أبو بكر و عمر و عثمان و علي و طلحة
والزبير و عبد الرحمٰن ابن عوف و سعد بن أبي وقاص و سعيد ابن زيد و أبو عبيدة ابن الجراح

عشرہ مبشرہ رض اور اہلِ بیت

تصنیف لطیف

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیقات و تعلیقات و تخریج احادیث

ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی
(فاضلِ جامعہ علوم اسلامیہ بِنوری ٹاؤن، کراچی)

www.besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

تقریظات

تقریظ فاضل متین عالم عدیم السھیم جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

فانی اجلت قداح النظر فی ھذاالکتاب (فوجدتہ بحراذاخرافی مناقب الآل والاصحاب للہ درالمصنف حیث افاد فاجاد واورد فی کتابہ الاثار القویة والآحادیث صحیحة الاسناد ولعمری فی ھذا الزمان مثل ھذا الکتاب کبریت احمر حیث شاع الفساد فی البلاد فاندرس المدارس وانھدم المساجد: وخربت الدیارو انتفت الماثر والمماجد: وشاع الالحاد فی البلاد ،وغلب التنصرعلی العباد فیا حسرتا علی زمان کان انوار الایمان فیہ ظاھرة . وحجج الاسلام علی اللئام باھرةوأحداق الفسق زنفجورساھرةوأیدی المسلمین علی أعداء الدین قاھرة ھیھات ھیھات لماترون . والی اللہ المشتکی من رب المنون اللھم اصلح شأننا وافتح بالحق بین اعدائنا وبین اخواننا فمنک الرجاء والیک ترقی ایدی الدعاء آمین آمین بحرمة النبی الامین کتبہ ابو محمد عبدالحق

besturdubooks.wordpress.com

تقریظ

ریختہ قلم ندرت رقم فدائی ائمہ اطہار تولائی اصحاب کبار ناثر نسرہ شکار راجی رحمت ذوالمنن حکیم سید محمد حسن صاحب حسن خلف حکیم سید منور علی خان آشفتہ دہلوی مقیم ریاست الور۔

جیسے طعام، بے نمک، آنکھ بے نور، کشت بے آب، سبزہ بے بارش، کتاب بے شیرازہ، پھول بے خوشبو، قرآن بے اعراب معشوق بے پیرایہ، رات بے چاند مستورہ بے حجاب، ملک بے سیاست شجاع بے سلاح، درخت بے ثمر نثر بے نظم طبیب بے تجربہ عالم بے عمل، جہاد بے امام، باغ بے باغبان، رعیت بے بادشاہ، شہر بے حصار، عشق بے قلق، دودھ بے ولد، آئینہ بے جلا، خانہ بے چراغ قلب بے تعلق، زیست بے صحت، زناشوئی بے موانست، عبادت بے عبودیت بے مزہ ناقص بری معلوم ہوتی ہے، اسی طرح ہر فرد کا کلمہ گو مقر اسلام بے حب اہلبیتِ عظام و بے محبت اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی چاشنی ایمان سے بے لطف خسر الدنیا والآخرۃ رہ جاتا ہے، باطن کی صفائی، قلوب کا تزکیہ، نفوس کی تہذیب، اسلام کی تکمیل، ایمان کی رونق، شریعت کی تقویت، طریقت کا مدار، حقیقت کا منحصر علیہ کیا ہے حضرت سرور عالم کے اصحاب کبار اور عترت اطہار کا کمال عقیدت وارادت سے دوست رکھنا۔

ارتقائے مدارج علیہ اور استعلائے مراتب عظمیٰ انہیں حضرات کی تعظیم پر وابستہ ہے اور استحقاق خلود و جنات النعیم اور حصول رضائی رب رحیم انہیں ذوات اخیار وابرار کی تکریم پر منحصر

منزل مقصود کا خضر بے رہبر شجر اسلام کا خوش ذائقہ ثمر، رہروئے عقبےٰ کا توشہ کافی، سالکان مسالک نجات کا زاد وافی کحل الجواہر جلاء عیون طالبان مزید نور ہدایت، سند دوام معافی جاگیر قصور جنت، سہام نوائر دوزخلکی سیر آب پاش شرر سعیر وسقر گراں کن پلہ حسنات سر منشاء خیرات مبرات متمم فضائل اعمال، مکمل محاسن افعال کیا ہے حب اہلبیت مہدیئین اور تولا ہے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، اگرچہ تعظیم ان حضرات ائمہ دین مبین اور قدوۃ ابرار شرع متین باب دادا کی دیکھا دیکھی اور بزرگوں کی تقلید و پیروی کے طور پر کرتے ہیں مگر جس حال میں کہ ان ذوات قدسی صفات کی خوبیاں اور فضیلتیں آیات کلام رب اکبر اور احادیث حضرت خیر البشر اور حالات مفصلہ کتب سیر سے شرح وبسط کے ساتھ مومنین کی دیکھنے اور سننے میں آتی ہیں تو ازدیاد محبت کا باعث اور معرفت پایہ عظمت اور استحکام بنیان عقیدت کا سبب ہوتے ہیں لیکن یہ امر کمال مادہ علمی پر موقوف ہے اور اکثر افراد اہل اسلام اس سے بے بہرہ اسلئے بمر لیو روزمرہ مسلمین عالم باعمل نحریر فقید المثل مولوی محمد عبداللہ بن مولانا

besturdubooks.wordpress.com

عبدالعلی القرشی الہاشمی نے بجد و جہد خلفائے راشدین اور اہلبیت حضرت سید المرسلین کے مناقب و فضائل کے باب میں جس قدر حدیثیں صحاح ستہ میں ہیں اور کلام الٰہی میں جو آیات بینات کرامت و عظمت میں نازل ہوئیں اور کتب سیر میں جو متفرق حالات ان حضرات کے درج ہیں ان سب کو اپنے اپنے مقام سے التقاط اور اپنے اپنے محل سے استنباط کر کے بہیئت مجموعی ایک کتاب مکمل کی اور نام اسکا "تفریح الاحباب فی مناقب الآل و الا صحاب" رکھا۔ روایات صحیحہ و معتبرہ اور تحریر ثقات کے حوالہ سے ان بزرگان دین کی ابتداء سے انتہا تک حالات ایسے بیان شافی کے ساتھ سلسلہ وار ضبط کئے ہیں کہ خوبیاں ان کی اہل نظر کے دیکھنے پر منحصر ہیں اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو مغفور اور اس کے سعی کو مشکور فرماوے مگر یہ کتاب چونکہ زبان عربی میں لکھی گئی ہے جس کا جاننے والا فی ہزار ایک بھی نہیں ملتا، اس لیے عالم فرید العصر، فاضل وحید الدہر، مروج ملت بیضاء ، حضرت سید الانام متبوع خاص و عام، خیر اندیش کافہ اہل اسلام، جناب مولانا محمد رحیم بخش صاحب نے فیض عام کی نظر اور افادہ عام کی غرض سے روز مرہ زبان اردو میں حامل المتن اس کتاب کا ترجمہ فرما کر اذ خار ثواب دارین اور استحقاق حصول اجر عظیم پیدا کیا اور سب سے بڑھ کر ہوا خواہ برادران اسلام، مصدر فیض انام، جامع الحسنات، باذل الخیرات، مرزا منشی عبدالغفار بیگ صاحب مہتمم اکمل المطابع دھلی کا تہہ دل سے شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جنکی ہمت والا نہمت اس مجموعہ کرامت کے باعث اشاعت ہوئی اور اس نخلستان حلاوت صوری و معنوی کی رطب چینی کا اذن عام ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب فائض البرکات کے مؤلف اور مترجم اور تمامی ساعیان طبع و اشاعت کو جزائے خیر دے۔ اور محرر تقریظ حسن ہیچکارہ درماندہ کور عر سواد کا بتصدق ائمہ اطہار و اصحاب کبار کے خاتمہ بخیر فرماوے۔ آمین ثم آمین فقط

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

از حضرت مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی دامت برکاتہم العالیہ

میرے استاذ محترم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھیؒ فرماتے ہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی بن طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وہ اجتہادات جو یقیناً کتاب وسنت سے ہی ماخوذ ومستنبط ہوتے ہیں ان کے لئے بھی شریعت کی اصطلاح میں سنت کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کی دو وجہ ہیں۔

پہلی وجہ: خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ ذیل حدیث میں خلفاء راشدین کے لئے لفظ سنت استعمال فرمایا ہے اور انتہائی تاکید کے ساتھ اس کے اتباع کا حکم دیا ہے۔ ﴿**فانّہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھتدین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ**(سنن ابوداود: ۲/۶۳۵)

ترجمہ: (بیشک جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بکثرت (دین میں) اختلافات دیکھے گا پس تم اپنے اوپر میری سنت کو لازم کر لینا اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اسی سے استدلال کرنا اور اس کو دانتوں سے پکڑ لینا (مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہنا)۔

دوسری وجہ: حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رسول اللہ ﷺ سے طول مصاحبت، ہمہ وقتی رفاقت اور علوم وحی والہام سے غیر معمولی فطری مناسبت کی وجہ سے ایسا روحانی قرب واتحاد حاصل ہو گیا تھا کہ ان کا علمی اور ذہنی مزاج تشریعی بن چکا تھا اور علل واغراض تشریع احکام سے بخوبی واقف ہو چکے تھے بلکہ درحقیقت یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کی خارق العادۃ تعلیم وتربیت کا ''زندہ معجزہ'' تھے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا ارشاد گرامی اور وصیت اسی کی شہادت وتوثیق ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضوان اللہ عنہما کی پیروی اور اتباع کا ان کے ناموں کی تصریح کے ساتھ حکم فرمادیا تھا بالفاظ دیگر اپنے بعد تشریع احکام شرعیہ کے منصب کے لئے ان کو نامزد کر دیا تھا چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں کتنی مدت اور مزید تمہارے درمیان زندہ رہوں گا (موت اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں) لہٰذا تم میرے بعد (دینی امور میں) ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا ایک روایت میں ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات کی جانب اشارہ کر کے بتلایا (جامع الترمذی ۲/۲۰۷)

قرآن کریم کی سورہ احزاب آیت نمبر ۲۳ پر حق تعالیٰ جل جلالہ نے صحابہؓ کے متعلق فرمایا یہ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو عہد انہوں نے اللہ سے باندھا بعض نے تو جان عزیز تک اسی راستہ میں دیدی اور بعض (بے چینی سے) اس کے منتظر ہیں اور ان کے عزم واستقلال میں ذرا تبدیلی نہیں ہوئی۔

میرے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ فرماتے ہیں ''انہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں بتایا جانے لگا کہ نہ وہ صدق وامانت سے موصوف تھے نہ اخلاص وایمان کی دولت انہیں نصیب تھی جن مخلصوں نے اپنے بیوی بچوں کو، اپنے گھر بار کو، اپنے عزیز واقارب کو، اپنے دوست احباب کو، اپنی ہر لذت وآسائش کو، اپنے جذبات وخواہشات کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے، اس کے رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دیا تھا، انہی کو یہ طعنہ دیا گیا کہ وہ محض حرص وہوس کے غلام تھے، اور اپنے مفاد کے مقابلے میں خدا اور رسول کے احکام کی انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ﴿لقد جئتم شیئاً ادّا﴾

اب ظاہر ہے کہ اگر امت کا معدہ ان بے ہودہ نظریات کی مردہ مکھی کو قبول کر لیتا اور ایک بار بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امت کی عدالت میں مجروح قرار پاتے تو دین کی پوری عمارت گر جاتی قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے امان اٹھ جاتا اور یہ دین جو قیامت تک رہنے کیلئے آیا تھا ایک قدم آگے نہ چل سکتا مگر یہ سارے فتنے جو بعد میں پیدا ہونے والے تھے علم الٰہی سے اوجھل نہیں تھے اس لئے اس کا اعلان کیا تھا۔

﴿واللہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکافرون''﴾ (اور اللہ اپنا نور پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو یہ ناگوار ہو)۔'' یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے بار بار مختلف پہلوؤں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تزکیہ فرمایا ان کی توثیق و تعدیل فرمائی۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے شمار فضائل بیان فرمائے بالخصوص خلفائے راشدین حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ذی النورین، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے فضائل کی تو انتہا کر دی جس کثرت وشدت اور تواتر وتسلسل کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب ان کے مزایا وخصوصیت اور ان کے اندرونی اوصاف وکمالات کو بیان فرمایا اس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے علم میں یہ بات لانا چاہتے تھے کہ انہیں عام افراد امت پر قیاس کرنے کی غلطی نہ کی جائے ان حضرات کا تعلق چونکہ براہ راست آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے ہے اس لئے ان کی محبت عین محبت رسول ﷺ ہے اور ان کے حق میں ادنیٰ لب کشائی ناقابل معافی جرم ہے فرمایا:

﴿اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً بعدی فمن احبّھم فبحُبّی احبّھم ومن ابغضھم فببُغضی

besturdubooks.wordpress.com

ابغضهم ومن اٰذاهم فقد اٰذاني ومن اٰذاني فقد اٰذى الله ومن اٰذى الله يوشک أن ياخذه﴾

(جامع الترمذی ۲/۲۲۵)

ترجمہ: (اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں (مکرر کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملہ میں، ان کو میرے بعد ہدفِ تنقید نہ بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بنا پر، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض رکھنے کی بنا پر جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی سو تحقیق اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے۔

امت کو اس بات سے آگاہ کیا کہ تم میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ فرد کی بڑی سے بڑی نیکی ادنیٰ صحابی کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے ان پر زبان تشنیع دراز کرنے کا حق امت کے کسی فرد کو حاصل نہیں ارشاد ہے۔

﴿لا تسبّوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مداحدهم ولا نصيفه﴾ (جامع ترمذی، صحیح بخاری و مسلم ۲/۲۲۵)

ترجمہ: (میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ تمہارا وزن ان کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جتنا پہاڑ کے مقابلہ میں ایک تنکے کا ہو سکتا ہے چنانچہ تم سے ایک شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو ان کے ایک سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کے عشر عشیر کو۔

مقام صحابہ کی نزاکت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ امت کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ ان کی عیب جوئی کرنے والوں کو نہ صرف ملعون و مردود سمجھیں بلکہ یہ برملا اس کا اظہار کریں فرمایا:

﴿اذا رايتم الذين يسبون اصحابی فقولوا لعنة الله علی شركم.﴾ (جامع الترمذی: ۲/۲۲۵)

ترجمہ: (جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور انہیں ہدفِ تنقید بناتے ہیں تو ان سے کہو تم میں سے (یعنی صحابہ اور ناقدین صحابہ میں سے) جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو (ظاہر ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنے والا ہی بدتر ہوگا)

یہاں صحابہ کے متعلق تمام احادیث کا استیعاب مقصود نہیں بلکہ کہنا یہ ہے کہ ان قرآنی و نبوی شہادتوں کے بعد بھی اگر کوئی شخص حضرات صحابہ کرام میں عیب نکالنے کی کوشش کرے تو اس بات سے قطع نظر کہ اس کا یہ طرز عمل قرآن کریم کے نصوص قطعیہ اور ارشادات نبوت کے انکار کے مترادف ہے۔ یہ لازم آئے گا کہ حق تعالیٰ جل جلالہ نے نبی کریم ﷺ پر جو فرائض بحیثیت منصب نبوت کے عائد کئے تھے اور جن میں اعلیٰ ترین منصب تزکیہ نفوس کا تھا گویا حضرت رسالتمآب ﷺ اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے قاصر رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تزکیہ نہ کر سکے اور یہ قرآن کریم کی صریح تکذیب

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔حق تعالیٰ جل جلالہ تو ان کے تزکیہ کی تعریف فرمائے اور ہم انہیں مجروح کرنے میں مصروف رہیں۔اور جب نبی کریم ﷺ ان کے تزکیہ سے قاصر رہے تو گویا حق تعالیٰ جل جلالہ نے آپ ﷺ کا انتخاب صحیح نہیں فرمایا تھا انا اللہ بات کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے انتخاب میں قصور نکلا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا علم غلط ہوا (**نعوذ باللہ من الغواية و السفاهة**) چنانچہ اہل ہوا کی بڑی جماعت کا دعویٰ یہی ہے کی اللہ جل جلالہ کو ''بداء'' ہوتا ہے یعنی اسے بہت سی چیزیں جو پہلے معلوم نہیں تھیں بعد میں معلوم ہوتی ہیں اور اس کا پہلا علم غلط ہو جاتا ہے جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ تصور ہو رسول اور نبی اور ان کے بعد صحابہ کرام کا ان کے نزدیک کیا درجہ رہیگا۔

الغرض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تنقید کرنے ،ان کی غلطیوں کو اچھالنے اور انہیں مورد الزام بنانے کا قصہ صرف ان ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ خدا اور رسول، کتاب وسنت اور پورا دین اسکی لپیٹ میں آجاتا ہے اور دین کی ساری عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔

زیر نظر کتاب ''**تفريح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب**'' جس کا نام تسہیل کے بعد ''عشرہ مبشرہ اور اہلبیت'' رکھا گیا ہے ہندوستان کے ایک قدیم عالم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی شاہکار ہے جسمیں خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ اور اہلبیت حضرات کے متعلق صحاح کی کتب متداولہ اور دوسری اسماء الرجال اور تواریخ وسیر سے متعلق کتب سے انکی حقانیت اور حضور اکرم ﷺ سے والہانہ محبت کو نہایت عرق ریزی کے ساتھ بیان کیا ہے یہ کتاب تقریباً گزشتہ ۱۳۰ سال پہلے دھلی (انڈیا) میں چھپ کر نایاب ہوگئی تھی کراچی کے بڑے بڑے دینی اداروں میں تلاش بسیار کے باوجود بھی فراہم نہ ہوسکی بندہ نے ایک عالم سے کافی کتابیں خریدیں ان کتابوں میں یہ کتاب موجود تھی پہلے اکابرین سیدھی سیدھی عبارت لکھتے تھے نہ پیراگراف ہوتے نہ ہی حوالہ جات ہوتے علمی انحطاط جتنا آج ہے اس وقت اتنا نہ تھا پہلے عوام وخواص بحسن وخوبی سمجھ جایا کرتے تھے لیکن آج کل جبکہ علمی انحطاط ہے عوام تو کیا خواص کے اندر بھی علمی صلاحیتوں کا فقدان نظر آتا ہے کتاب علمی معلومات اور احادیث مقدسہ سے پُر ہے اور یہ ایک نہایت عظیم اور قیمتی سرمایہ ہے۔بندہ نے اس نادر اور نایاب نسخہ کو جو نہایت خستہ حالت میں تھا مطالعہ کیا تو دل چاہا کہ اس کتاب پر اسطرح کام کیا جائے کہ تمام کتاب پر حوالہ جات کتب متداولہ کی مراجعت کے بعد درج کر دیئے جائیں اور اسپر حواشی وتعلیقات ،تخریج احادیث بھی کر دی جائے تاکہ کتاب عام فہم ہو جائے۔

قدیم کتاب ۴۲۶ صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب تھی بنام خدا کتاب پر کام شروع کیا اسی اثناء میں دیکھا تو کتاب نامکمل تھی خاصے اوراق غائب تھے جس کی وجہ سے مضمون ٹوٹ گیا اور دل برداشتہ ہو کر کام روک کر تشکیل کرا کے شام ویمن کے سفر

besturdubooks.wordpress.com

پر سات ماہ کیلئے بیرون چلا گیا۔ واپسی پر گمشدہ اوراق کی تلاش کی اور ان کے حصول کیلئے ہندوستان دھلی اور میرٹھ کا سفر کیا حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کے پوتے مفتی یاد الٰہی مدظلہ دارالعلوم دیوبند میں مفتی ہیں ان سے تعاون حاصل کیا۔ اوراق کی دستیابی کے بعد پھر کام شروع کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ دو سال کی شب و روز کاوشوں کے بعد کتاب کی تکمیل ہوئی کتاب ٹائپ ہو کر آتی رہی اس کی تصحیح ہوتی رہی یکم رجب المرجب ۱۴۳۲ھ کو فارغ ہوتے ہی بقایا کام حضرت مولانا مفتی محمد سلیمان صاحب فاضل دارالعلوم کراچی کے حوالہ کر کے سالانہ چلّہ پر رائے ونڈ روانہ ہو گیا کچھ حوالہ جات سے کتاب اب بھی تشنہ رہ گئی ہے جس کا ہم ناظرین حضرات سے معذرت خواہ ہیں انشاء اللہ آئندہ کے ایڈیشن میں بقایا حوالہ جات کو تحقیق کے بعد مندرج کر دیا جائے گا۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اس محنت کو اپنی بارگاہ ایزدی میں قبول و منظور فرما کر شرف عطا فرمائے اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو زیغ و ضلال سے محفوظ فرمائے اور اتباع حق کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین بحرمة سید المرسلین

وصلّی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه اجمعین

کتبہ محمد امیر علوی میرٹھی ۲۲ / شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ م ۲۵۔ جولائی ۲۰۱۱ء م

besturdubooks.wordpress.com

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤ من به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور أنفسنا ومن سيئا ت أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له نشهدأن لا إله الاالله وحده لا شريک له ونشهدأن سيد نا ومولانا محمدا عبده و رسوله،أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدى الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد واهتدى ومن يعصهما فانه لا يضرإلا نفسه ولا يضر الله شيئا أما بعد:

فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار نسأل الله لنا أن يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويجتنب سخطه ويتبع رضوانه فانما نحن به وله

ترجمہ

سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے مغفرت مانگتے ہیں، اسی پر ہمارا بھروسہ ہے، ہم اسی پر ایمان لائے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی بدی اور عملوں کی برائی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں' وہ ذات جو ہر حال میں ہدایت کا آفتاب چمکاتا ہے اس کو گمراہی کے گڑھے میں کوئی ڈال نہیں سکتا اور جسکو اس نے گمراہ کیا پھر ہدایت کی شاہراہ پر اسے کون لاسکتا ہے، گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اپنی ذات میں اکیلا اپنی صفات میں یکتا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمد ﷺ اسکے ایک خاص بندہ اور پیغمبر ہونے گئے بھی ہم گواہ ہیں وہ ہمارے آقا ہمارے سردار ہیں اللہ پاک نے آپکو قیامت تک کے لئے حق کے ساتھ مومنوں کو خوشی اور کافروں کو ڈرانے کے لئے بھیجا ہے۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی وہ سیدھی راہ پر چلا جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی اس نے گمراہی اور سرکشی کا طوق پہنا، حمد وصلوۃ کے بعد واضح ہو کہ بہترین حدیث کتاب اللہ اور عمدہ ترین طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے، سب سے بدتر کام (دین میں) نئی نئی باتیں ایجاد کرنا ہے اور جتنی نئی باتیں شرع میں (اپنی طرف سے) اختراع کی جاتی ہیں وہ بدعت ہیں اور ہر قسم کی گمراہی دوزخ میں لیجانے والی ہے۔ جس نے اللہ رسول کا کہا مانا وہ نیک راہ پر لگا اور جس نے ان کی نافرمانی کی اور اس نے کسی کو تو کیا اور اپنے ہی نفس کو ضرر دیا ہم اللہ سے اس کی اطاعت اور اس کے رسول کی انقیاد کی توفیق مانگتے اور اس کی جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اپنے عذاب سے بچنے اور اپنی رضامندی کی پیروی کی ہمت دے کیونکہ ہم اسی کے غلام ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

لے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانھم یعمھون ۔یعنی اللہ جن کو گمراہ کرتا ہے انہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور خدائے تعالیٰ ان کو ڈھیل اور چھوٹ دیتا ہے کہ اپنی سر کشی اور گمراہی میں بھٹکتے رہیں۔

متن

یٰا أیھا الذین أمنو اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون فیقول العبد الضعیف النحیف الراجی رحمۃاللہ القوی أبو عبداللہ محمد عبداللہ بن عبدالعلی القرشی الھاشمی جمعت فی ھذا المختصر الموسوم بتفریح الأحباب فی مناقب الأل والأصحاب الأ حادیث التی حوت بھا الکتب المتداولۃ من الصحاح وأردت بھا النسخ المعتورۃ من الحسان والغرائب فی فضائل آلہ الأطھار والصحابۃ الأخیار سیما الخلفاء الراشدین رضوان اللہ علیھم أجمعین واللہ أسئل أن ینفع بہ کما نفع بأصولہ من الکتب المذکورۃ واللہ الموفق والمعین لأ ھل الخیر أجمعین

ترجمہ

اے لوگو اللہ سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور مسلمانی حالت میں مرنا۔

اسکے بعد بندہ ضعیف ونحیف خدا کی رحمت کا امیدور ابو محمد عبداللہ بن عبدالعلی قریشی ہاشمی کا بیٹا عرض کرتا ہے کہ میں نے اس مختصر (رسالہ) میں جسکا نام تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب ہے ایسی حدیثیں جمع کیں جنہیں معمولہ کتب صحاح حاوی ہیں اہل بیت اطہار کے فضائل صحابہ اخیار کے خصائل ہیں عموماً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیھم اجمعین کے شمائل میں خصوصاً بہت سے ایسے غریب نسخے زائد کئے جو معتبر ومشہور ہیں آخر میں خدا سے التجا کرتا ہوں کہ جس طرح اس کے اصول (صحاح) سے خدا نے لوگوں کو نفع پہنچایا اسی طرح یہ بھی نافع واقع ہو اللہ معین ومددگار اور اہل خیر کو توفیق دینے والا ہے۔

مناقب أمیر المومنین إمام المسلمین والمتقین عبداللہ بن عثمان أبی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھربن مالک بن النضر بن کنانۃ قرشی ابی بکر الصدیق العتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ الصلوۃ والسلام

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

مومنوں کے سردار پرہیزگار مسلمانوں کے امام عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ قریش (۱)

تحقیقات وتعلیقات

ابی بکر صدیق عتیق اسم مبارک عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ ہے ساتویں پشت میں آپ کا نسب رسول اللہ ﷺ کے سب سے ملتا ہے جملہ مشاہد میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ رہے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے آپ کا حلیہ شریف صحیح روایتوں میں یوں لکھا ہے رنگت سفید، خفیف البدن نحیف العاضین خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھیں، بلند پیشانی، بن انگشتان کے پیوند ملے ہوئے آپ نے اسلام اور جاہلیت میں کبھی شراب کا استعمال نہیں کیا نہ کبھی کسی بت کو سجدہ کیا آپ کے ماں باپ اولاد سب کے سب صحابی ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ درجہ بجز آپ کے اور کسی کو صحابہ میں سے عنایت نہیں فرمایا ابی بکر صدیق عتیق (۲) اسم مبارک عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ ہے ساتویں پشت میں آپ کا نسبِ رسول اللہ ﷺ کے نسب سے ملتا ہے جملہ مشاہد میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ رہے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے آپ کا حلیہ شریف صحیح روایتوں میں یوں لکھا ہے رنگت سفید، خفیف البدن نحیف العاضین خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھیں، بلند پیشانی، بن انگشتان کے پیوند ملے ہوئے آپ نے اسلام اور جاہلیت میں کبھی شراب کا استعمال نہیں کیا نہ کبھی کسی بت کو سجدہ کیا آپ کے ماں باپ اولاد سب کے سب صحابی ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ درجہ بجز آپ کے اور کسی کو صحابہ میں سے عنایت نہیں فرمایا

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث : ۱۹

متن

عن عبدالرحمن بن صخر أبی هريرة الدوسی أن رسول الله ﷺ قال من أنفق زوجين فی سبيل الله نودی فی الجنة يا عبدالله!هذا خير فمن كان من أهل الصلواة دعی من باب الصلوٰة ومن كان من أهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن كان من أهل الصيام دعی من باب الريان ومن كان من أهل الصدقة دعی من باب الصدقة فقال أبو بكر بابی أنت وأمی يا رسول

besturdubooks.wordpress.com

الله!ما علي من دعي من هٰذه الأبواب من ضرورة فهل يدعى أحد من تلك الأبواب كلها قال نعم وأرجو أن تكون منهم رواه الشيخان أبو عبدالله محمد بن إسمعيل البخاري وأبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري وأبو عبدالله مالك في المؤطا مثله عن عبدالرحمن بن ابى بكر أن أصحاب الصفة كا نوا أناساً فقراء وإن النبي ﷺ قال من كان عنده طعام إثنين فليذهب بثالث وإن أربع فخامس أو سادس و إن أبا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي ﷺ بعشرة فهو أنا وأبي وأمي ولا أدري قال وامراتي وخادم بين بيتنا وبين بيت ابى بكر وان أبا بكر تعشى عند النبي ﷺ

ترجمہ

بخاری اور مسلم (١) میں عبدالرحمٰن بن صخرہ ابو ہریرہ دوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو چیزیں یعنی جوڑا (دو اشرفی دو روپے دو کپڑے) اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے ندا دی جائے گی کہ اے خدا کے بندے اِدھر سے آ۔ پس یہ بہتر ہے کہ نمازی کو باب صلوۃ سے آواز دی جائے گی اور مجاہد کو باب جہاد سے روزہ دار کو باب ریان سے اہل صدقہ کو باب صدقہ سے (یعنی صفاتِ مذکورہ سے جس میں جو صفت غالب ہوگی وہ اسی داروزے سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ بولے میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں یا رسول اللہ ان دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ میں سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔[1] کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا فرمایا ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تو انہیں میں سے ہے (١) بخاری مسلم میں عبدالرحمٰن ابو بکرؓ کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ اصحاب صُفہ بیچارے فقیر غریب تھے نبی کریم ﷺ نے فرما رکھا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کے لائق کھانا ہو وہ ان میں سے تیسرے کو لے جائے اور اگر چار آدمیوں کی قوت ہو تو پانچواں لے جائے۔ اسی طرح اگر پانچ کی ہو تو چھٹا ایک دن حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو اپنے گھر لائے اور نبی اکرم ﷺ دس غریبوں کو لے گئے پس گھر میں ایک میں ایک میرے ماں باپ اوپر کا راوی (عثمان نہدی) کہتا ہے مجھے یاد نہیں کہ بی بی کا نام لیا یا نہیں اور خادم ہمارے اور ابو بکرؓ کے گھر کے درمیان آتا جاتا تھا ابو بکرؓ گھر میں مہمان چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

[1] حضرت ابو بکرؓ کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ یا رسول اللہ ایک شخص کو تمام دروازوں سے بلائے جانے کی تو کوئی ضرورت نہیں مراد تو صرف دخول جنت ہے اور وہ ایک دروازے سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے مگر باوجود اس کے میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے شرافت اور بندگی کے اعتبار سے تمام دروازوں سے پکارا جاوے گا آپ نے جواب دیا وہ تم ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲، سنن نسائی: ۵۷/۲: ۴۸۲، مؤطا مالک: ۴۸۲ صحیح البخاری: ۵۱۷/۲،
صحیح مسلم، ماجاء فی الخیل والمسابقه بینها

متن

ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی ﷺ فجاء بعد ما مضی من اللیل ماشاء الله قالت له امرأته وما حبسک عن أضیافک أوقالت ضیفک قال أبو بکر أوما عشیتهم قالت أبوا حتی تجئی قد عرضوا فأ بوا قال فذهبت أنا فاختبأت فقال یا غنثر فجدّع وسب وقال کلوا لا هنیئا فقال والله لا أطعمه أبداو أیم الله ما کنا نا خذمن لقمة إلا ربی من أسفلها أکثر منها قال شبعوا وصارت أکثر مما کانت قبل ذلک ونظر إلیها أبو بکر فاذا هی کما هی أو أکثر فقال لا مرأته یا أخت بنی فراس!ما هذا قالت لا ولا قرة عینی لهی الآن أکثر منها قبل ذلک بثلٰث مرات فاکل منها أبو بکروقال انماکان ذلک من الشیطان یعنی یمینه

ترجمہ

اور شب کو وہیں کھانا کھا کر ٹھہرے رہے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر پھر رسول اللہ ﷺ کے در دولت کدہ پر آئے اور بیٹھے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے اتنے میں کچھ رات بھی آگئی آپ وہاں سے مکان پر آئے ان کی بی بی نے کہا مہمانوں کی طرف سے کس چیز نے تم کو روکا (یعنی مہمان اب تک تمہارے منتظر ہیں) حضرت ابوبکرؓ بولے تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا ان کی بی بی نے کہا ہر چند کہ کھانا ان کے آگے رکھا مگر انہوں نے انکار کیا اور تمہارے آنے کے منتظر رہے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں تو چھپ گیا حضرت ابوبکرؓ نے خفگی کے انداز میں کہا اے بیوقوف سر مونڈی نکٹی تو نے بُرا ہی کیا (اور اپنے اہل بیت کو خطاب کر کے فرمایا) لو تم ہی کھاؤ اٹھو سو خدا کی قسم میں یہ کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا (عبدالرحمٰن کہتے ہیں) بخدا جتنا ہم لقمہ لیتے تھے اُس سے زائد اُسکے نیچے ہوتا تھا یہاں تک کہ سب سیر بھی ہو گئے اور پہلے سے زیادہ کھانا بھی باقی رہا حضرت ابوبکرؓ دیکھتے کیا ہیں کہ کھانا جوں کا توں بلکہ اس سے زائد موجود ہے آپ نے بی بی سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے اُنہوں نے جواب دیا آنکھوں کی خنکی قسم یہ تو پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ بھی تناول کرنے لگے اور فرمانے لگے غصہ کی حالت میں میرا قسم کھانا شیطان کے وسوسہ سے تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

صفہ مسجد نبوی میں ایک جگہ تھی وہاں چند فقرائے صحابہ شب باشی کرتے تھے جب کوئی شخص مدینہ منورہ میں آتا اگر وہاں اس کا کوئی جان پہچان والا ہوتا تو اس کے پاس اترتا ان کو اضیاف المسلمین کہتے تھے۔ کیونکہ یہ بیچارے اہل وعیال مال ومنال نہ رکھتے تھے ان سب میں مشہور حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عمار بن یاسر، حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب، حضرت بلالؓ، حضرت ابو ہریرہ اور خباب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ ہیں۔

متن

ثم أكل منها لقمة ثم حملها الى النبى ﷺ فأصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الأجل فعرفنا إثنى عشر رجلا مع كل رجل منهم أناس أوكما قال والله أعلم كم مع رجل فاكلوا منها أجمعون رواه البخارى والمسلم **عن** عبدالله بن عمرؓ أن عمر ابن الخطابؓ دخل على ابى بكر الصديقؓ وهو يجذب لسانه فقال عمر مه غفرالله لك فقال أبو بكر إن هذا أوردنى الموارد رواه مالك فى الموطا قال الله تعالىٰ إلاتنصروه فقد نصره الله إذأخرجه الذين كفروا ثانى اثنين إذهما فى الغار الاية قالت عائشة و أبو سعيد الخدرى وابن عباس كان أبو بكر مع النبى ﷺ فى الغار وقال الله تعالىٰ ولا يأتل أولوا الفضل منكم والسعة....الاية قالت عائشة:" نزلت فى ابى بكر الصديق حين حلف أن

ترجمہ

اس میں سے دو لقمے کھا کر حضور ﷺ کے پاس لائے (عبدالرحمٰن کہتے ہیں) وہ کھانا صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم میں اور ایک قوم میں عہد تھا مگر اسکی مدت گزر چکی تھی پس ہم نے بارہ چودھری مقرر کئے اور ان میں سے ہر مرد کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے غرضیکہ سب نے اس میں سے سیر ہو کر کھایا اور ان کی تعداد کا علم اللہ کو ہے (١) مئوطا میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ عمر بن الخطاب نے فرمایا خدا آپ کو بخشے ٹھہرو کیا کرتے ہو فرمایا اس نے مجھ کو محل ہلاکت میں ڈالا (٢) حضرت عائشہ ابوسعید ابن عباس اس آیت (اگر تم اسکی یعنی محمد کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پرواہ نہیں خدا اس کی اس وقت مدد کر چکا ہے جب منکروں نے اسے وطن سے نکالا اور دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوبکرؓ ہی تھے کہ

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے غار تک بھی رفاقت نہ چھوڑی اسی طرح دوسری آیت (صاحب فضل و وسعت والوں کو قسم کھانی لائق نہیں) میں بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ جس وقت مفتریوں نے مجھ پاک دامن پر بہتان باندھا اور ان میں حضرت ابوبکرؓ کا بھانجا مسطح نام بھی تھا آپ اُس کے ساتھ ہمیشہ مسلوک رہتے تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

(۳) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضلیت میں آیات واحادیث بکثرت وارد ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ کبھی اپنی قسم کھانے میں حانث نہ ہوتے تھے یہاں تک کہ آیت کفارہ یمین نازل ہوئی اور اس میں آیت والذی جاء بالحق وصدق بہ کی یوں تفسیر فرماتی ہیں والذی جاء بالحق محمد وصدق بہ ابوبکر۔ ابن عساکر کہتے ہیں شاید یہ قرات حضرت علیؓ کی ہے (علوی)

تخریج احادیث

۱) جامع کرامات الاولیاء :۲۷، ۱۲۱۱ صحیح البخاری :۲/۷۰۹، صحیح مسلم:۲/۲۷۴

۲) مؤطا للامام مالک :ص ۷۳۲،کتاب الزهد للام احمد :۱۱۲

متن

لا یقسم علی مسطح فی قصة الإفک رواه کله البخاری معنی وقال الله تعالیٰ وسیجنبها الأتقی الایة نزلت فی ابی بکر رواه الحاکم فی صحیحه و البزار وقال الله تعالیٰ :الذین استجابوا للّٰه والرسول من بعد ما أصابهم القرح ...الأیة قالت عائشة نزلت فی ابی بکر رواه البخاری عن عائشة زوج النبی ﷺ أنها قالت إن أبا بکر الصدیق کان نحلها جا دعشرین وسقامن ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال: والله یا بنیة ما من الناس أحد احب إلی غنی بعد ی منک ولا أعز علی فقرا بعدی منک وإنی کنت نحلتک جا دعشرین وسقافلو کنت جد د تیه واحتز تیه کان لک وإنما هو الیوم مال وارث إنما هماأخواک وأختاک فاقتسموه علی کتاب الله قالت عائشة فقلت یا أبت والله لو کان کذا وکذالترکته إنما هی أسماء فمن الأخری فقال ذو بطن إبنة خارجة أراها جاریة رواه مالک فی الموطا وأخر جه ابن سعد وقال فی أخره:"ذات بطن قد ألقی فی روعی أنها جاریة فاستوصی بهاخیرا فولدت أم کلثوم

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

حضرت عائشہؓ کی برائت کے بعد آپ نے قسم کھائی کہ جو میں مسطح کو دیا کرتا تھا آئندہ نہ دوں گا اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل کی اس کو بخاری (۱) نے روایت کیا ہے ۱؎ حاکم اور بزار میں ہے کہ یہ آیت (عنقریب آگ سے بچے گا جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکرؓ کے حق میں نازل ہوئی ۲؎ ،اسی طرح آیت ''الذین استجابوا'' الخ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ کے حق میں نازل ہوئی یہ بھی بخاری میں ہے ۳؎ ،موطا میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے بیس وسق کھجوروں کا ایک قطعہ اپنی ملکیت میں سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل میں تھا مگر جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے فرمایا اے بیٹی! بخدا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے کہ میرے بعد تو سب سے زیادہ غنی رہے اور فقر کا غلبہ میرے بعد تجھ پر نہ ہو اگر تو ان بیس وسق کھجوروں کو کاٹ کر خزانہ میں رکھ لیتی تو وہ خاص تیرا ہی مال ہوتا مگر اب وہ سب وارثوں کا مال ہے تیرے دو بھائی اور دو بہنیں اور بھی اس میں سے حصہ لیں گے اب تم کو کتاب اللہ کے موافق تقسیم کر لینا چاہیے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ابا جان! یہ بات تو ٹھیک ہے کیسا ہی بڑا مال کیوں نہ ہوتا میں چھوڑ دیتی مگر میری تو صرف ایک ہی بہن اسماء ہیں اور دوسری کون سی ہے فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ میں بھی میرے گمان میں لڑکی ہی ہے،(۴) ابن سعد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ ذات بطن لڑکی ہے پس اُسکے حق میں بھی میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے) آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

تحقیقات وتعلیقات

۱؎ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہاں ''فضل'' کی نسبت حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف ہی کی گئی ہے (علوی) روح المعانی میں علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات صحیح طور پر ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب یہ آیت سنی تو کہا بخدا کیوں نہیں اے ہمارے رب ہم تو چاہتے ہیں کہ تو ہماری مغفرت کر دے پھر یہ خرچ دوبارہ دینا شروع کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ پیسے جتنا دیتے تھے اب دوگنا دینے لگے (روح المعانی: ۱۸/ ۱۲۵)۔امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اتقیٰ سے یہاں مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں (تفسیر کبیر: ۳۱/ ۲۰۴) لفظ أتقیٰ سے یہاں مراد افضل الخلق بعد الانبیاء ہیں جب بات یوں ہے تو اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔۳؎ اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی غایت درجہ فضیلت مفہوم ہوتی ہے بلکہ صراحۃ کرامت پر دال ہے کیونکہ اپنی بیوی بنت خارجہ کے پیٹ میں فرمایا لڑکی ہوگی اور انجام کار ایسا ہی ہوا جیسا کہ آئندہ کی روایت مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد بنت خارجہ کے ہاں ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ (علوی)

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۶۹۸/۲

۲) رواہ مالک فی الموطاء" باب مالا یجوزمن النحل" ص. ۶۴۵، سنن بیھقی : ۱۷۰/۶

۳) طبقاتِ ابن سعد ۴۲/۳ وبیھقی : ۱۷۰/۶ موطا مالک : ۲۱۳

متن

عن یحیٰ بن سعید أن عائشة زوج النبی ﷺ قالت رأیت ثلثة أقمارسقطن فی حجرتی فقصصت رؤیا ی علی ابی بکرن الصدیق قالت فلما تو فی رسول اللّٰہ ﷺ ودفن فی بیتها قال لها أبو بکر هذا أحد أقمارک وهو خیر ها رواه مالک فی الموطا عن أبی النضر مولی عمر بن عبید الله أنه بلغه أن رسول الله ﷺ قال لشهداء أحد: هو لاء أشهد علیهم فقال أبو بکرن الصدیق یا رسول الله! ألسناباخوانهم أسلمنا کما أسلمو ا وجاهدنا کما جا هدوا فقال رسول الله ﷺ بلی ولا أدری ماتُحدثون بعدی قال فبکی أبو بکر ثم بکی ثم قال أئنا لکائنون بعدک رواه مالک فی الموطا عن ربیعة بن أبی عبدالرحمن أنه قال قدم علی ابی بکرن الصدیق مال من البحرین فقال من کان له عندرسول الله ﷺ وعد أوعده فلیأ تنا فجائه جابر بن عبدالله فحفن له ثلث حفنات رواه مالک

ترجمہ

(۱) مؤطا میں یحییٰ بن سعید سے روایت ہے: کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: کہ میں نے خواب میں تین چاندوں کو دیکھا کہ میرے حجرے میں گر رہے ہیں صبح کو حضرت ابوبکرؓ سے یہ قصہ بیان کیا آپ اس وقت خاموش ہو رہے، مگر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور میرے حجرے میں مدفون ہوئے تو آپ نے فرمایا: ۱ یہ ان تین چاندوں میں ایک چاند ہے۔ اور یہ سب سے بہتر ہے ۲ (۲) مؤطا میں ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے حق میں فرمایا: میں قیامت کے دن ان کی گواہی دوں گا ۲ ابوبکرؓ صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں؟ ان جیسے ہم بھی مسلمان ہیں جیسے انہوں نے جہاد کیا، ہم نے بھی اپنی جانیں لڑادیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے، مگر مجھے خبر نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کرو گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو دیئے اور بہت رونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کہا: کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہیں گے (۳) مؤطا میں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے: کہ

besturdubooks.wordpress.com

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپ نے اعلان کرادیا، جس سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا کوئی قرض خواہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے پس جابر بن عبداللہ آپ کے پاس آئے آپ نے تین لپیں بھر کر دیں (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۱ یہ تعبیر ہے تمہارے اس خواب کی جو تم نے دیکھا تھا اس سے کنایۃً اور ضمناً حضرت ابوبکر کی بھی فضیلت سمجھی گئی وہ یہ کہ ان تین چاندوں میں سے ایک میں بھی ہوں۔

۲ یعنی ان کی کوشش، ان کی سعی ان کے صبر، ان کے صحت ایمان کی قیامت کے دن میں گواہی دوں گا۔

تخریج احادیث

۱) صحيح البخاری : ۲۰۷/۱، مؤطا امام مالک : ۴۸۳

۲) كنز العمال : ۵۱۴/۱۵، مصنف ابن ابی شيبه : ۱۲۹/۲

۳) موطا امام مالک : ۴۷۷ و موطا امام مالک : ۴۸۳ مطبوعه (قديمی کتب خانه

۴) صحيح البخاری : ۲۰۷/۱

متن

عن عبدالله بن مسعود عن النبی ﷺ قال لكل نبی خاصة من أصحابه وإن خاصتی من أصحابی أبو بكر رواه الطبرانی **عن** عائشة قالت مر النبی ﷺ بابی بكر وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت إليه فقال: "لعانين وصديقين كلا ورب الكعبة" فأعتق أبو بكر يومئذ بعض رقيقه ثم جاء إلى النبی ﷺ فقال لا أعود رواه البيهقي في شعب الإيمان **عن** أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من أصبح منكم اليوم صائما قال أبو بكر أنا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال أبو بكر أنا قال فمن أطعم منكم اليوم مسكينا قال أبو بكر أنا قال فمن عادمنكم اليوم مريضا قال أبو بكر أنا فقال رسول الله ﷺ مااجتمعن فی امرء إلا دخل الجنة رواه مسلم **عن** عبدالله بن مسعود عن النبی ﷺ انه قال لو كنت متخذا خليلا لا تخذت أبا بكر خليلا ولكنه أخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبكم خليلاً رواه مسلم

ترجمہ

طبرانی میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے اصحاب میں سے ایک

besturdubooks.wordpress.com

خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرے اصحاب میں میرا خاص مصاحب ابوبکر ہیں۔ بیہقی شعب الایمان میں عائشہ سے نقل کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ کا حضرت ابوبکرؓ پر اس حال میں گزر ہوا کہ وہ اپنے بعض غلاموں کو لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم لعانین اور صدیقین میں مناقضت ہے (یعنی تو صدیق ہے اور صدیقوں کا شیوہ لعنت نہیں) حضرت ابوبکرؓ نے اسی دن غلام کو آزاد کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا۔ (۳) مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون آج روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں، پھر فرمایا: آج جنازہ کے ساتھ تم میں سے کون گیا؟ ابوبکرؓ بولے: میں، فرمایا: کس نے تم میں سے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکرؓ بولے: میں نے فرمایا: بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) تم میں سے آج کس نے کی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میں نے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ خصلتیں جمع ہوں گی وہ ضرور جنتی ہے مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو دوستی میں اختیار کرتا[1] مگر وہ میرے دینی بھائی اور یار ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے خلق میں بایں صفت کہ اس کی محبت میرے دل میں بیٹھ جاتی اور وہ میرے تمام بھیدوں سے مطلع ہوتا تو اس لائق ابوبکر تھے، مگر اس صفت سے میرا کوئی محبوب حق سبحانہ تعالیٰ کے سوا نہیں ہاں: اسلام کی برادری اور بھائی چارہ کافی ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱/۲۰۷

۲) سنن بیهقی

۳) صحیح مسلم: ۲/۲۷۴

متن

زاد أحمد "أخي في الدين وصاحبي في الغار" عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال. وهو في قبة يوم بدر: اللهم إني أنشدک عهدک ووعدک اللهم إن تشاء لا تعبد بعد اليوم فاخذ ابوبکر بيده فقال: حسبک يا رسول الله ألححت على ربک وهو يثب في الدرع فخرج وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الدبر رواه البخاري عن أبي سعيد ن الخدري رضي الله عنه

besturdubooks.wordpress.com

قال خطب رسول الله ﷺ الناس وقال إن الله خيّر عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذالك العبد ماعندالله. قال: فبكى أبو بكر الصديق فتعجبنا لبكائه أن يخبر رسول الله ﷺ عن عبدٍ خُيِّر فكان رسول الله ﷺ هو المخير وكان ابو بكر هو أعلمنا

ترجمہ

احمد کی روایت میں ''اخی فی الدین صاحبی فی الغار'' زیادہ ہے، یعنی ابوبکر میرے دینی بھائی اور غار کے رفیق ہیں، پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی ذات کو دوست بنایا ہے [1] (۱) بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ بدر کے دن ایک چمڑے کے قبہ (بڑے خیمہ) میں تشریف رکھتے تھے، فرمانے لگے: بار خدایا میں تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں (یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں) اگر تجھے منظور ہوتا تو آج کے بعد تو زمین میں عبادت نہ کیا جاتا (یعنی تمام مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیتا) حضرت ابوبکرؓ نے اسی وقت آپ کے ہاتھ پکڑ لیے اور کہا: یارسول اللہ! بس کیجیے [2] آپ نے اپنے رب سے بہت التجا کی پس رسول اللہ ﷺ قبہ سے نکل آئے اور وہ لباس پہنے ہوئے زبان فیض بنیان سے فرماتے تھے ''سیهزم الجمع ویولون الدبر'' (عن قریب لشکر شکست کھا کر پسپا ہو جائیگا) (۲) بخاری میں ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے: کہ ایک دن نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ سنا کر فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اس چیز کو اختیار کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی نعیم آخرت اور ثواب عقبیٰ) چاہے دنیا کے ناز ونعم اختیار کرے سو اس نے چاہا جو اللہ کے پاس ہے، یہ سن کر ابوبکرؓ رونے لگے (ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا: اس شیخ کے رونے کا کیا باعث ہے اللہ تعالیٰ نے ایک (غیر معین) بندہ کو اختیار دیا ہے چاہے وہ دنیا کو اختیار کرے چاہے آخرت کو، پس اس بندہ نے عقبیٰ کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول اللہ ﷺ ایک بندہ ہیں باوجود یہ کہ ابوبکرؓ ہم سب سے دانا تر ہیں (جو مقتضی وقار اور زیادتی عقل وفہم کا ہے) پر نہ معلوم کیا سبب ہے

تحقیقات وتعلیقات

[1] اس حدیث سے حضرت ﷺ کا جناب باری کو دوست بنانا مفہوم ہوا اور دوسری حدیث سے حق سبحانہ کا جناب سرور کائنات ﷺ کو دوست بنانا معلوم ہوتا ہے اس میں اشارہ ہے کہ جو کوئی محبت میں صادق ہوتا ہے، وہ محبوبیت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور یحبھم ویحبونہ اس کی طرف مشیر ہے صاحب کو (ذات محمدی) دوست بنایا ہے۔

[2] یعنی آپ کی دعا مقبول ہوئی اب بس کیجیے اس قول ابوبکرؓ کا ماحصل یہ ہے کہ دعا کی مقبولیت آپ کو بذریعہ الہام معلوم کرادی گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم: ۲/ ۲۷۳

۲) صحیح البخاری: ۲/ ۲۲۷

متن

فقال رسول الله ﷺ ان من أمن الناس علی فی صحبته وماله أبو بکر ولو کنت متخذا خلیلا عند ربی لا تخذت أبا بکر خلیلاً ولکن أخوة الا سلام ومودته لا یبقین فی المسجد باب إلا سدإلا باب ابی بکر رواه البخاری وزاد الطبرانی: فانی رأیت علیه نورا" عن قیس أن بلا لا قال لابی بکر إن کنت إنما اشتریتنی لنفسک فأمسکنی وإن کنت إنما اشتریتنی لله فد عنی وعمل الله (رواہ البخاری) وأعتق أبو بکر الصدیق بلا لا لأجل الله وطاعته فنزلت: "وسیجنبها الأتقی الذی یؤتی ماله یتزکی ...الا یة ذکره أهل العلم.

ترجمہ

اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بوبکرؓ! تو مت روسب سے محسن زیادہ میرے حق میں مال اور صحبت کی رو سے ابوبکر ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسی کی دوستی منظور ہوتی تو ابوبکرؓ کو دوست بناتا مگر اسلام کی برادری اور مودت کافی ہے مسجد میں آمد ورفت کے لیے کوئی کھڑکی اور دروازہ بند کئے بغیر نہ چھوڑا جائے مگر ابوبکر کا دروازہ[۱] (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہؓ کھلا رہنے دو) (۱) طبرانی کی روایت میں یہ لفظ (فانی رایت علیہ نور) زائد ہیں، یعنی میں اس کے دروازے پر نور دیکھتا ہوں (۳) (طبرانی)۔ بخاری میں قیس سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے عرض کیا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات (یعنی خدمت کے لیے خریدا ہے تو رکھئے اور اگر آپ نے اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ دیجیے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خاص اللہ اور اس کی رضامندی کے لیے آزاد کردیا اور یہ آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی "**وسیجنبها ا الاتقی الذی یوتی ماله یتزکی**" یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی بچایا جائے گا جو اپنا مال دیتا اور پاک ہوتا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

[۱] ابوحاتم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس قول (سدوا) نے حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام لوگوں کی طمع خلافت اور حرص نیابت بالکل منقطع کردی گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۲/۵۱۶

متن

عن ابن عباس قال: خرج رسول الله ﷺ فی مرضه الذی مات فیه عاصباً راسه بخرقة فقعد علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال: انه لیس من الناس احد امن علی فی نفسه وما له من ابی بکر ابن ابی قحافة لو کنت متخذا من الناس خلیلالا تخذت ابابکر خلیلا ولکن خلة الا سلام افضل سد واعنی کل خوخة فی هذا المسجد غیرخوخة ابی بکرؓ رواه البخاری **عن** جبیربن مطعم قال ان عمر و بن العاص قال: ان النبی ﷺ بعثه علی جیش ذات السلاسل فأتیته فقلت ای الناس احب الیک قال عائشة فقلت من الرجال قال: ابو ها قال فقلت: ثم من قال: ثم عمربن الخطاب فعد رجالاً رواه البخاری ومسلم **عن** عبدالرحمن بن صخر الدوسی أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مالاحد عند نا یداِلاوقد کافیناه ماخلاأبا بکر فان له عند نا یدا یکافئه الله بهایوم القیمة

ترجمہ

بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اس میں آپ ایک کپڑے کی پٹی سے سر باندھے ہوئے منبر پر تشریف رکھتے تھے حمد وثناء کے بعد فرمایا: کہ جیسا ابوبکر بن ابی قحافہ کا مال اور ذات کی رو سے مجھ پر احسان ہے ایسا اور لوگوں میں سے کسی کا نہیں اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو دوستی کے لائق ابوبکرؓ ہی ہوتے مگر اسلام کی دوستی افضل ہے اس مسجد کی آمد ورفت کے کل دروازے بند کردو مگر ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہنے دو۔(۱) بخاری مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کے لشکر میں (ایک زمین کا نام ہے) امیر بنا کر بھیجا تھا وہ کہتے ہیں، جب میں وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو عرض کیا: ان موجودہ لوگوں میں سے آپ کے نزدیک محبوب تر کون شخص ہے فرمایا: عورتوں میں سے عائشہؓ، میں نے عرض کیا کہ میرا سوال تو مردوں میں ہے فرمایا عائشہؓ کے والد۔ میں نے کہا، ابوبکرؓ کے بعد فرمایا: عمر اس کے بعد جو جو میں سوال کرتا گیا آپ کئی آدمیوں کو گنتے گئے (۲) ترمذی میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا عوض اور مکافات ہم نے دنیا ہی

besturdubooks.wordpress.com

میں نہ دیا ہو (یعنی جس نے ہمارے ساتھ مال ونعمت سے سلوک کیا ہم نے جوں کا توں بلکہ کچھ زیادہ اس سے دیدیا) ابوبکرؓ کے سوا کیونکہ اس کا ہم پر ایسا احسان ہے جس کا بدلہ دنیا میں ہم سے ہو نہیں سکتا ہاں عقبیٰ میں اس کا عوض اسے خدا دے گا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا (یا اس سے لشکر کے لوگ مراد ہیں کیونکہ عمرو بن العاصؓ کو جب رسول اللہ ﷺ نے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تو ان کے پہنچنے کے بعد ان کی کمک کے لیے ابوعبیدہ بن جراح کو دو سو انصار و مہاجرین کے بزرگوں کے ساتھ جن میں ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے بھیجا مگر اس زمانہ میں امامت عمروؓ ہی کرتے رہے پس جب کافروں کو شکست اور مسلمانوں کو فتح ہوئی تو عمرو بن العاص کو خیال گذرا کہ چونکہ میں ان لوگوں کا امام ہوں تو مرتبہ میں بھی افضل ہوں گا چنانچہ جب لشکر کامیاب واپس آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور دل میں خیال آیا کہ شاید وہ ان سب سے افضل ہیں اسی لیے انہیں امیر بنایا گیا ہے)

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۵۲/۱، جامع الترمذی : ۲۰۷/۲

۲) صحیح البخاری : ۵۱۷/۲، صحیح مسلم: ۲۷۳/۲

متن

وما نفعني مال احدقط مانفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذاخليلاً لا تّخذت ابابكر خليلا آلا وان صاحبكم خليل الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: ابو بكر سيدنا وخير نا واحبنا الى رسول الله ﷺ رواه الترمذي عن ابي عبدالرحمن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله ﷺ قال لأبي بكر انتَ صاحبي على الحوض وصاحبي في الغارر واه الترمذي عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال: امرنا رسول الله ﷺ: ان نتصدق وافق ذلک عندي مالا فقلت اليوم أسبق أبا بكر ان سبقتة يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله ﷺ، ما ابقيت لا هلک قلت مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال: يا ابا بكر، ما أبقيت لا هلک فقال: أبقيت لهم الله ورسوله

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

مجھے جس قدر ابوبکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کسی کے مال نے نہیں دیا اگر میں کسی کو دوستی میں اختیار کرتا تو ابوبکر کو اختیار کرتا مگر ہو حقیقی خدا کا دوست تمہارا ہی صاحب ہے (١) ترمذی میں عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حسب اور نسب کی رو سے ہمارے سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سب سے افضل اور رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارے ہیں (٢) ترمذی میں عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تو میرا یار تھا غار میں اور آخرت میں حوض کوثر پر میرا مصاحب ہوگا۔ بخاری اور ابوداؤد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم فرمایا اور آپ کا یہ حکم میرے نزدیک کثیر المال کے موافق ہوا (یعنی اتفاقاً اس وقت میں کثیر المال تھا) میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابوبکرؓ پر سبقت ممکن ہے تو آج اس امر خیر کو میں لے جاؤں گا۔ (عمر کہتے ہیں) میں اپنا آدھا مال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا آپ نے فرمایا اے عمر! تم نے اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا عرض کیا: اسی کے برابر چھوڑ آیا ہوں اور ابوبکرؓ جو کچھ تھا سب لے آئے پس حضرت نے فرمایا: اے ابوبکر! تم نے اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑا فرمایا اللہ در رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی ابوبکر دنیا و آخرت میں میرا ہمراہی ہے اور یار غار کا لفظ غالباً اسی سے نکالا گیا ہے اور غار مراد جبل ثور کا غار ہے جو مکہ کے قریب واقع ہے حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے پہلے پہل وہی مخفی ہوئے تھے جمہور علماء کا مقولہ ہے کہ ابوبکر کی صحبت کا منکر کافر ہے کیونکہ نص جلی کا انکار ہے بخلاف حضرت عمرؓ، عثمان، وعلیؓ کی صحبت ان کے انکار سے کافر نہیں ہوتا۔

تخریج احادیث

- جامع الترمذی مناقب ابو بکر الصدیقؓ : ٢ /٢٠٨
- جامع الترمذی : ٢٠٨/٢

متن

قال النبی ﷺ: ما بینکما مابین کلمتیکما قلت لا اسبقه الی شئی ابدارواه الترمذی و ابوداؤد عن ام المومنین أم عبدالله عائشة الصدیقة بنت ابی بکر الصدیق وریحانة وحبیبة رسول الله ﷺ قالت: ان ابا بکر دخل علی رسول الله ﷺ فقال: انت عتیق الله من النار فیومئذ سمی عتیقاً رواه الترمذی عن ابی هریرة قال، قال رسول الله ﷺ: أتانی جبرئیل علیه

besturdubooks.wordpress.com

السلام فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی فقال ابو بکر: یا رسول الله ،وددت انی کنت معک حتی انظر الیه فقال رسول الله ﷺ: اما انک یا أبا بکر، اول من یدخل الجنة من امتی رواه ابو داؤد عن ابی الدرداء قال: کنت جالساً عند النبی ﷺ اذاقبل ابو بکر أخذبطرف ثوبه حتی أبدی عن رکبتیه فقال النبی ﷺ: وأما صاحبکم فقد غامر فسلم

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم دونوں کی فضیلت میں فرق ہے جیسا تمہارے باتوں میں (عمر کہتے ہیں) میں نے کہا میں ابوبکرؓ پر کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا (۱) ترمذی میں ام المومنین ام عبداللہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی حبیبہ آپ کی ریحانہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزاد کر دیا پس اس دن سے آپ کا لقب عتیق ہو گیا (۲) ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔ (شاید یہ واقعہ شب معراج کا ہے یا اور کسی دن کا) ابوبکر نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اچھی بات ہوتی کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازے کو دیکھتا آپ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! آگاہ ہو میری امت میں سب سے پہلے تم ہی جنت میں جاؤ گے (۳) ؎ بخاری میں ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی لنگی کا ایک کونا اس طرح پکڑے ہوئے جس سے آپ کے زانو تک کھل گئے تھے تشریف لائے نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا یار (ابوبکرؓ) کسی سے لڑ کر آیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے سلام کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

؎ گو وجوہ تشبیہ میں علماء کے بہت سے اقوال مختلفہ مبین ہیں، مگر حدیث میں صراحۃً آ گیا ہے کہ عتیق کے معنیٰ آزاد کئے گئے آگ سے، ہیں چنانچہ دوسری روایت قال رسول اللہ ﷺ: من اراد ان ینظر الیٰ عتیق من النار فلینظر الیٰ ابی بکر "جسے آتش دوزخ سے آزاد کی طرف دیکھنے سے مسرت ہو، وہ ان کی طرف دیکھے" اس کی مؤید ومعاون ہے۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲

۲) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲، المطالب العالیة لابن حجر: ۳۶/۴

۳) سنن ابو داؤد، کتاب السنة: ۲۴۰

besturdubooks.wordpress.com

متن

فقال: انی کان بینی وبین ابن الخطاب شیء فاسرعت الیه ثم ندمت فسالته ان یغفر لی فابی علی ذلک فاقبلت الیک فقال یغفر الله لک یا ابا بکر ثلثاً ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فسال اثم ابو بکر قالوا لا فاتی النبی ﷺ فجعل وجه النبی ﷺ یتمعر حتی أشفق ابو بکر فجثا علی رکبتیه فقال: یا رسول الله والله !انا کنت اظلم مرتین فقال النبی ﷺ: ان الله بعثنی الیکم فقلتم: کذبت وقال ابو بکر: صدق وواسانی بنفسه وما له فهل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدها رواه البخاری اخرج ابن عدی من حدیث ابن عمر نحوه وفیه: فقال رسول الله ﷺ: لا تؤذونی فی صاحبی فان الله بعثنی بالهدی ودین الحق فقلتم: کذبت وقال ابو بکر: صدقت ولو لا ان الله سماه صاحبه لاتخذته خلیلا ولکن اخوة الاسلام

ترجمہ

اور کہا: مجھ میں اور عمر بن الخطاب میں کوئی رنجش ہوگئی، گو مبادرت میرے ہی طرف سے تھی مگر میں نے اپنی خطا پر نادم ہو کر ان سے معافی چاہی انہوں نے انکار کیا اب میں آپ کے پاس آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابو بکرؓ تجھ پر خدا رحم کرے۔ یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے غصہ پر نادم ہو کر ابو بکرؓ کے مکان پر آ کر آواز دی: کیا ابو بکر گھر میں ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ بھی نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور رسول ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت ابو بکرؓ ڈر کر دوزانو مؤدب ہو بیٹھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں ہی ظالم تھا اس میں حضرت عمر کا قصور نہیں دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا، آپ کا غصہ کچھ دھیما ہوا فرمایا: میں تمہارے قریش کی طرف بھیجا گیا تم سب نے میری تکذیب کی، مگر ابو بکر نے میری تصدیق بھی کی اور اپنے مال و جان سے میری غمخواری اور مدد بھی کی، کیا تم میرے مصاحب کو مجھ سے چھڑانا چاہتے ہو اور اس کا انکار کرتے ہو پھر اس کے بعد وہ کبھی ایذا نہ دیئے گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کے سامنے اس کی تعریف کرنا جائز ہے، لیکن یہ اس وقت جب اس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اگر اس تعریف سے اس کے اندر خود پسندی کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے تو اجتناب کرنا چاہئے (۱) ابن عدی نے جو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یار کو ایذا نہ دو، دیکھو خدا نے مجھے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا، تم سب لوگ میری تکذیب کے درپے ہوئے، مگر ابو بکرؓ نے اس وقت تصدیق ہی کی اگر اس کے حق میں خدا تعالیٰ صاحب کا لفظ

besturdubooks.wordpress.com

(اذیقول لصاحبه لاتحزن" جزء : ۱۰) نہ فرماتے تو میں اسے جانی دوست بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور برادری افضل ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور صراط مستقیم کے ساتھ خلق کی طرف مبعوث کیا اور دین حق کے ساتھ بھیجا تو تمام قریش نے میری تکذیب کی اور میری نبوت کو نہ مانا، مگر ابوبکر صدیقؓ نے بدون شک وشبہ میری تصدیق کی، مجھ پر اپنا مال اپنی جان قربان کی، خوفناک مواضع میں غمخواری کی، اپنی پیاری بیٹی سے میری شادی کی، کیا تم میرے رفیق کو مجھ سے علیحدہ کرنا چاہتے ہو؟

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۲/ ۵۱۶، فتح الباری : ۷/ ۳۱

متن

عن هما م قال سمعت عما را يقول رأ يت رسول الله ﷺ وما معه الّا خمسة أعبد و امرأ تان خديجة وأ م الفضل وأ بو بكر رواه البخاری عن ابن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ من جرّ ثوبه خيلاء لم ينظرالله اليه يوم القيمة فقال ابو بكر: ان احدشقی ثوبی يسترخي الاان اتعا هد ذلک منه فقال رسول الله ﷺ: انک لست تصنع ذلک خيلا ء رواه البخاری عن زيد بن اسلم قال عرس رسول الله ﷺ ليلة بطريق مكة و وكّل بلا لاً ان يوقظهم للصلاة فرقد بلال ورقد واحتى استيقظوا وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم وقد فزعوا فأ مرهم رسول الله ﷺ ان ير كبو ا حتى يخرجوا من ذلک الوادی وقال ان هذا وادبه شيطان فركبواحتى خرجوامن ذلک الوادی

ترجمہ

(۱) بخاری میں ہمام سے روایت ہے کہ میں نے عمار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ کے نزدیک پانچ غلام دو عورتیں خدیجہ، ام الفضل ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا ۱ (۲) بخاری میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی فخر وتکبر کی راہ سے نیچے اور لمبے کرتے اور پائجامے پہنے گا قیامت کے دن

besturdubooks.wordpress.com

خدا اس پر نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک طرف لٹکا رہتا ہے گو میں حفاظت بھی کرتا ہوں مگر بلا قصد کبھی کبھی لٹک جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شیخی کی راہ سے نیچا نہیں کرتے (۳) مؤطا میں زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں پچھلی رات کو اتر پڑے ۲ اور بلال کو اس بات پر مقرر کیا کہ صبح کی نماز کے لئے انہیں جگا دیں اتفاق سے بلال اور سب ساتھی سو گئے یہاں تک کے سورج کی حرارت نے سب کو جگایا جب لوگ جاگے تو نماز کے فوت ہونے سے بہت گھبرائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں جلد سوار ہو کر اس جنگل سے نکل چلو اس وادی میں شیطان کا تسلط ہے تمام صحابہ سوار ہو گئے اور جھٹ پٹ اس وادی سے نکل آئے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱ حضرت عمارؓ کا مطلب ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آزاد لوگوں سے پہلے شخص ہیں، جنہوں نے اپنے اسلام کا برسر عام اظہار کیا تھا ویسے بے شمار ایسے مسلمان موجود تھے جو اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ (فتح الباری :۲۹۔ ج/۷) حضرت ابوبکر صدیقؓ نحیف جسم والے تھے اس بنا پر کمر میں کچھ جھکاؤ تھا کوشش کے باوجود آپ کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو جاتی ایسے حالات میں انسان وعید شدید کی زد میں نہیں آتا۔

۲ بخاری شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ کو چلتے چلتے بہت رات ہو گئی تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اسی جنگل میں اتر یئے آپ نے فرمایا نماز کا وقت قریب ہے ایسا نہ ہو کہ نماز جاتی رہے، چنانچہ سب لوگ وہی اتر گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم جاگتے رہو فجر ہونے کے بعد ہمیں اٹھا دینا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اونٹ کے کجاوہ سے سہارا لگا کر بیٹھ گئے اور یوں ہی بیٹھے بیٹھے سو گئے۔ الیٰ آخر الحدیث

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۵۴، فتح الباری :۱۸۴/۷، طبقاتِ ابن سعد: ۱۵۴/۱، صحیح البخاری : ۵۱۶/۱

۲) صحیح البخاری : ۵۱۶/۲

۳) صحیح البخاری : ۵۱۷/۲

متن

ثم أمرهم رسول الله ﷺ ان ينزلوا وان يتو ضؤوا وأ مر بلالا أ ن ينادى بالصلاة أويقيم فصلّى رسول الله ﷺ بالناس ثم انصرف اليهم وقدراى من فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله قبض ارواحنا ولوشاء لردها الينا فى حين غير هذا فا ذارقد احدكم عن الصلوة اونسيها

besturdubooks.wordpress.com

ثم فرغ اليها فليصلها كما كان يصليها في وقتها ثم التفت رسول الله ﷺ الى ابى بكر ن الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا وهو قائم يصلى فاضجعه ثم لم يزل يهدئه كما يهدأ الصبى حتى نام ثم دعا رسول الله ﷺ بلالا فاخبر بلال رسول الله ﷺ مثل الذى اخبر رسول الله ﷺ فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله رواه مالك فى المؤطا عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ذكر عنده ابوبكر فبكى وقال وددت ان عملى كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة واحدة من لياليه اما ليلته فليلة سار

ترجمہ

تھوڑی دور چل کر آپ نے فرمایا کہ یہاں اتر کر وضو کرو اور بلال کو فرمایا آذان دے یا اقامت پڑھے پس آپ نے سب کو نماز پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد جب آپ نے صحابہ میں خوف کے آثار ملاحظہ فرمائے تو کہا اے لوگو خدا نے ہماری روحوں کو تھام رکھا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت بھی ارواح کو نہ پھیرتا اس وقت کے گزرنے کے بعد پھیرتا جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جائے یا سو رہے تو جب یاد آئے یا اُٹھے اسی وقت جیسا اس کے وقت میں پڑھنی چاہئے، پڑھ لے، پھر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ شیطان بلال کے پاس آیا وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے پس شیطان نے بلال کو لٹا دیا اور ایسا تھپک کر سلایا جیسے بچے کو اسکی ماں سلاتی ہے حتیٰ کہ بلال خوب سوئے اور ہمیں جگا نہ سکے اس کے بعد آپ نے بلال کو بلا کر پوچھا انہوں نے وہی بیان کیا جو رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے بیان فرما چکے تھے ابوبکرؓ بولے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہیں۔ (۲) رزین میں حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہوا عمر نے رو کر کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا سارا عمل ابوبکرؓ کے تمام دنوں میں سے ایک دن کے عمل کی مانند اور ان کی تمام راتوں میں سے ایک رات جیسا عمل ہوتا لیکن ابوبکرؓ کی رات پس وہ رات ہے کہ جس میں

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اگرچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کے سچے اور ہادی برحق ہونے کا **کامل یقین تھا مگر** اس **معجزہ** سے اور بھی زیادہ یقین پر یقین حاصل ہوا اسی واسطے اس قول کے کہنے کی حاجت ہوئی۔

تخریج احادیث

۱۔ مؤطا امام مالک، "ماجاء فی دلوک الشمس وغسق اللیل": ۱۰ (قدیمی کتب خانہ)، **صحیح مسلم**: ۲۳۸/۱، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۴۵۲/۴

besturdubooks.wordpress.com

متن

مع رسول الله ﷺ الی الغار فلما انتهيا اليه قال والله لاتدخله حتى اد خل قبلک فان كان فيه شيء اصابني دونک فدخل فكسحه ووجد في جانبه ثقبا فشق ازاره وسد هابه وبقى منهااثنا ن فالقمهما رجليه ثم قال لرسول الله ﷺ ادخل فدخل رسول الله ﷺ ووضع راسه في حجر ه ونام فلدغ ابوبكرفي رجله من الحجر ولم يتحرک مخافة ان ينتبه رسول الله ﷺ فسقطت دمو عه على وجه رسول الله ﷺ فقال مالک ياابا بكر قال لدغت فد اک ابی وامی فتفل رسول الله ﷺ فذهب مايجده ثم انتقض عليه وكان سبب موته واما يو مه فلما قبض رسول الله ﷺ ارتدت العرب وقالو الا نؤدی زکوٰة فقال لو منعو نی عقالا

ترجمہ

جس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب درِ غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ابھی اس میں داخل نہ ہوں پہلے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار میں کوئی موذی (سانپ بچھو وغیرہ) ہو تو اس کا ضرر مجھ ہی کو پہنچے آپ اس سے محفوظ رہیں پھر آپ نے غار میں گھس کر شب کی تاریکی میں اپنے ہاتھ سے غار کو صاف کیا اس غار کی ایک جانب کئی سوراخ آپ نے پائے اور ان کو اپنا تہ بند پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیا مگر دو سوراخ باقی رہ گئے اور کپڑا ختم ہو گیا تو آپ نے ان دونوں سوراخوں میں اپنے پیر دے دیئے اور آنحضرت سے عرض کیا آیئے تشریف لایئے رسول اللہ ﷺ غار میں داخل ہوئے اور ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ یہاں سوراخوں میں سے سانپ حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹنے لگا مگر حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے جاگنے کے خوف سے جنبش تک نہ کی اور تکلیف سے آنسو ٹپک کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر گرے پس آپ جاگ اٹھے اور فرمایا اے ابوبکرؓ کیوں روتے ہو عرض کیا میرے ماں باپ حضور ﷺ پر سے قربان ہوں پاؤں میں سانپ نے کاٹا ہے حضرت نے اس جگہ اپنے منہ کا لعاب ڈال دیا جس سے فوراً زہر کا اثر جاتا رہا مگر آخر عمر میں اسی زہر نے رجوع کیا اور آپ کی وفات کا یہی سبب ہوا۔ (۱) لیکن ابوبکرؓ کا دن (جسکی میں آرزو کرتا ہوں) وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد عرب کی ایک جماعت مرتد ہوگئی اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ تو ابوبکرؓ نے کہا اگر ایک رسی تک (جس سے اونٹ بندھتا ہے) کالوگ مجھ سے مضایقہ کریں گے

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

١۔ چونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ آخر عمر میں سانپ کے زہر کے اثر سے فوت ہوئے تو اس وجہ سے شہادت فی سبیل اللہ کے درجہ کو پہنچے یہاں ایک عجیب نکتہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کو یہود یہ نے خیبر میں بکری زہر ملی ہوئی کھلائی اور وفات کے وقت اس کا اثر ظاہر ہوا جس کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کو یہ واقعہ پیش آیا پس رفاقت رسول اللہ ﷺ ہر امر میں حتیٰ کہ وفات میں بھی پوری ہوئی پس اس سے بڑھ کر اور کون سی فضیلت ہوگی۔ (فتح الباری)

٢۔ یہ کہنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بطور انکار کے تھا کیونکہ وہ وجوب زکوٰۃ سے منکر ہوئے یا قصداً ترک کیا تھا چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ جس سے کہا جائے کہ زکوٰۃ دے اور وہ کہے نہیں ادا کرتا پس وہ کافر ہو چکا تھا۔ (فتح الباری)

تخریج احادیث

کنز العمال: ۵۷۶/۱۲، دلائل النبوۃ: ۵۴۲/۲، البدایۃ والنہایۃ: ۱۸۰/۳، حلیۃ الاولیاء: ۳۳/۱، زرقانی: ۳۸۹/۱

متن

لجاهد تهم عليه فقلت يا خليفة رسول الله ﷺ ! تالف الناس وارفق بهم فقال لى أجبار فى الجاهلية وخوّار فى الاسلام انه قد انقطع الوحى وتم الدين اينقص وانا حى رواه ابو الحسن رزين بن معوية العبدرى عن عروة ابن عبدالله قال سئلت ابا جعفر يعنى محمد ن الباقر بن على بن الحسين ابن على بن ابى طالب رضى الله عنه عن حلية السيف فقال لاباس فقد حلى ابوبكر الصديق سيفه قلت تقول الصديق قال نعم الصديق نعم الصديق نعم الصديق من لم يقل الصديق فلا صدق الله قوله فى الدنيا و الاخرة رواه ابو الحسن على بن عمر الدار قطنى عن امير المومنين امام المتقين ابو الحسن على بن ابى طالب قال قال لى رسول الله ﷺ سالت الله ان يقدمك ثلثافابى على الا تقديم ابى بكررواه الدارقطنى عن ابى هريرة قال بعثنى ابو بكر

ترجمہ

تو میں ان سے جہاد کروں گا میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ نرمی کیجئے ان کے ساتھ الفت پکڑیئے فرمایا (١) تم ایام جاہلیت میں تو بڑے شجاع تھے اب اسلام کے زمانے میں سستی اور نامردی کرتے ہو اب وحی

besturdubooks.wordpress.com

تو منقطع ہوگئی اور دین کامل ہو چکا (۲) کیا دین میں نقص ہو اور میں زندہ رہوں۔ (۳) دارقطنی میں عورہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفرؒ یعنی محمد باقر حسین بن علی کے پوتے سے پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے انھوں نے کہا اس میں کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے اپنی تلوار کا قبضہ مرصع بنوایا تھا (عورہ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفر سے کہا کیا ان کو تم صدیق کہتے ہو! فرمایا اچھا صدیق ہے، اچھا صدیق اچھا صدیق، جو شخص انہیں صدیق نہ کہے خدا تعالی اسکے قول کی تصدیق دنیا اور آخرت میں کبھی نہ کرے۔ (۴) دارقطنی میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تین دفعہ جناب باری میں التجا کی کہ تجھ کو فضیلت تقدیم حاصل ہو مگر انکار ہی ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو تشریف تقدیم ملا۔ (۵) بخاری مسلم میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل ہے کہ حجۃ الوداع کے قبل جس حج میں رسول اللہ ﷺ نے

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ فرمانا حضرت عمرؓ کی سستی اور مدانت پر کمال غصہ کی وجہ سے تھا اور اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمال شجاعت اور قوت دینی ہے ہر چند کہ حضرت علیؓ بھی اس رائے میں حضرت عمرؓ کے شریک تھے مگر آپ کے اس دینی جوش نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔

۲۔ علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ جب قول حق سبحانہ تعالیٰ کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ما حصل اس کا یہ ہوا کہ اب وحی تو منقطع ہوگئی جس سے ہم یقین کی طرف پہنچ سکیں سو اس وقت ہمیں اجتہاد میں کوشش تمام اور سعی مالا کلام کی ضرورت ہوگی دین بھی خدا پورا کر چکا اب اس میں کسی طرح کا نقص اپنی حیات میں نہ آنے دوں گا اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت دینی بہت بڑی مفہوم ہوتی ہے۔ کذا فی العینی

تخریج احادیث

۱) فتح الباری :۱۸۵/۷
۲) در منثور :۲۴۱/۳
۳) مشکوٰۃالمصابیح باب مناقب ابی بکر الفصل الثالث :۵۵۶/۲
۴) کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ از علی بن عیسیٰ اردبیلی
۵) دار قطنی بحوالہ تاریخ الخلفاء :۵۷

متن

فی الحجۃ التی امرہ علیھا رسول اللہ ﷺ قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط امرہ

besturdubooks.wordpress.com

يوذن في الناس لا يحج بعد العام المشرك ولا يطوفن بالبيت عريان رواه البخاري و مسلم **عن** نزال بن سبرة عن علي رضي الله عنه قال ذلك امرء سماه الله الصديق على لسان محمد لانه خليفة رسول الله ﷺ رضيه عن ديننا فرضيناه عن دنيا نا رواه الحاكم **عن** ابن عباس عن رسول الله ﷺ قال ماكلمت في الا سلام احد الأبى علىّ وراجعنى فى الكلام الا ابن ابى قحافة فانى لا اكلمه شيئا الا قبله واستقام عليه **عن** عائشة عن رسول الله ﷺ قال الناس كلهم يحاسبون الا ابا بكر رواهما ابن عساكر **عن** انس بن مالك رضي الله عنه قال لماتو فى النبى ﷺ دخل (۲) رجل اشهب اللحية جسيم صبيح فتخطى رقابهم

ترجمہ

حضرت ابوبکرؓ کو امیر بنایا تھا۔(۱) مجھے حضرت ابوبکرؓ نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ لوگوں میں ندا کردے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ حج کرے نا کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔(۲) حاکم منزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے (حضرت ابوبکرؓ کی بابت فرمایا یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبیؐ کی زبان سے صدیق نکلوایا وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول برحق ہیں آپ نے انہیں ہمارے دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا۔(۳) پس ہم انہیں اپنی دنیا پر فضیلت دیں گے۔(۴) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار سے پیش آیا اور کلام میں میرے ساتھ مراجعت کی سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس باب میں ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں کیا بلکہ اس پر مستقیم اور ثابت بھی رہے۔(۵) ابن عساکر عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا حساب ہوگا مگر ابوبکر بدون حساب جنت میں داخل ہوں گے۔(۶) متدرک میں حاکم حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص جسیم حسین جسکی سفید داڑھی تھی لوگوں کو چیرتا پھاڑتا آیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کا حاجیوں پر امیر ہونا رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بخوبی ثابت ہے اور منجملہ اور فضیلتوں اور مرتبوں کے یہ بھی ایک عمدہ فضیلت اور اعظم درجہ ہے۔

۲۔ حضرت علیؓ کے قول کا حاصل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امامت کا مستحق جان کر انہیں ہم لوگوں کی موجودگی میں امام بنایا تو ہم انہیں امور دنیا میں خلافت وغیرہ پر کیوں نہ پسند کریں پس ظاہرو

besturdubooks.wordpress.com

باطن خلافت کے وہی مستحق ہیں۔

تخریج احادیث

صحيح البخاری : ۱/۲۲۰، صحيح مسلم : ۲/۴۳۵

۴) طبقات ابن سعد : ۳/۱۸۳، مطبوعه بيروت،

۵) السيرة النبوية : ۲/۲۵، سيرت حلبيه : ۱/۳۱۰

متن

فبكى ثم التفت الى الصحابة رضى الله عنهم فقال ان فى الله عز اءً من كل مصيبة وعوضا من كل فائت وخلفا من كل ها لك فالى الله فانيبوا واليه فارقبوا ونظره اليكم فى البلاء فانظروا فانما المصاب من لم يجبروانصرف فقال ابوبكرو على رضى الله عنهما هذا الخضر عليه السلام رواه الحاكم فى المستدرك عن ام المومنين عائشة زوج النبى ﷺ قالت دخلت على ابى بكررضى الله عنه فقال فى كم كفنتم النبى ﷺ فقالت فى ثلثة اثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة فقال لها فى اى يوم توفى رسول الله ﷺ قالت يوم الاثنين قال فاى يوم هذا قالت يوم الاثنين قال ارجوافيما بينى و بين الليل فنظر الى ثوب كان عليه يمرض فيه ،به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبى هذا وزيد وا عليه ثوبين فكفنو نى فيهما

ترجمہ

اور رونے لگا تھوڑی دیر کے بعد صحابہؓ کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ہر مصیبت سے اللہ کے دین میں تسلی ہے(۱) ہر فوت ہونے والی چیز کے لئے عوض ہے ہر ہلاک ہونے والی شئے کے لئے اس کا قائم مقام ہے اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسکی رحمت کے منتظر رہو کیونکہ بلاو مصیبت کے وقت اسکی نظر رحمت تم پر ہے خوب غور کرو جسے مصیبت پہنچی ہے وہ ثواب سے محروم نہیں ہوتا یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا ابوبکرؓ وعلیؓ فرماتے ہیں وہ خضرؑ تھے (۲) بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکرؓ کی بیماری میں ان کے پاس گئی آپ نے مجھے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو تم نے کتنے کپڑوں میں کفنایا تھا میں نے کہا سحول (ملک یمن میں ایک بستی کا نام ہے) کے تین سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیض تھا نہ عمامہ (۳) پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کون سے دن وفات پائی میں نے عرض کیا پیر کو فرمایا آج کیا دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے میرا بھی کوچ ہو بیماری کی حالت میں جو کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے اس میں زعفران یا گیرو کا دھبہ

besturdubooks.wordpress.com

لگ گیا تھا آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھو کر اور دو کپڑے لے کر ان میں مجھے کفن دینا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس عبارت سے علماء نے کئی معنی کئے ہیں ایک تو یہ کہ خدا کی کتاب میں ہر مصیبت سے تسلی دینی ہے اور یہ اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف ہے "وبشر الصابرين الذين اذااصابتهم مصيبةقالوا انالله وانا اليه راجعون " پس اس وقت تعزیت کے معنی میں ہے دوسرے یہ معنی ہیں کہ خدا کے دین میں تسلی دینی ہے کہ اسکی رغبت شارع نے دلائی تیسرے معنی یہ ہیں کہ خدا صبر عطا فرمانے والا اور تسلی دینے والا ہے جسے علم بیان میں تجرید بولا کرتے ہیں جیسے رأیت زیدا فی اسد یعنی میں نے زید کو شیر میں یعنی زید کو شیر کی مانند پایا اور اسی کلام کے موافق بمعنی اول ہیں جسے مترجم نے اختیار کیا ہے۔

تخریج احادیث

۲) مستدرک حاکم بحواله معارف القرآن :۵/۱۱۲

۳) صحيح البخاری : ۱/۱۶۹

متن

قلت ان هذا خلق قال ان الحی احق بالجديد من الميت انما هو للمهلة فلم يتوقف حتى أمسى من ليلة الثلثاء ودفن قبل أن يصبح رواه البخاری عن عائشة زوج النبی ﷺ قالت كان لابی بكر غلام يخرج له الخراج وكان ابوبكريا كل من خراجه فجاء يومًا بشی فاكل منه ابوبكرفقال له الغلام تدری ماهذا فقال ابوبكروما هو قال كنت تكهنت لانسان فی الجاهلية وما أحسن الكهانة الا انی خدعته فلقينی فاعطانی بذلک فهذاالذی اكلت منه فادخل ابوبكريده فقاء كل شیء فی بطنه رواه البخاری وفی رواية عن ابی بكر ن الصديق رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لا يدخل الجنة جسد غذی بالحرام رواه ابوبكراحمد بن الحسن البيهقی فی شعب الايمان

ترجمہ

میں نے عرض کیا بابا جان یہ کپڑا تو پرانا ہے فرمایا نئے کپڑے کا مستحق میت سے زیادہ زندہ ہے کفن تو پیپ اور خون کے لئے ہے۔(۱)(عائشہ فرماتی ہیں) دوشنبہ کی پوری شام نہ ہو چکی تھی کہ آپ نے دار باقی میں رحلت فرمائی اور صبح سے کچھ پہلے

besturdubooks.wordpress.com

مدفون ہوئے۔(۲) بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا۔(۳) جو اپنے پاک کسب سے حضرت ابوبکرؓ کو اپنی کمائی دیتا تھا ابوبکرؓ اس کی آمدنی کھاتے تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے بحسب دستور تناول فرمایا غلام نے کہا آپ کو نہیں معلوم یہ کیا تھا فرمایا مجھے خبر نہیں تو بتلا یہ کہاں سے لایا اور کس طرح لایا اس نے کہا جاہلیت کے زمانے میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں (۴) دیکھ کر کچھ بتایا تھا میں اچھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر فریب دہی کے لئے یہ کام کیا تھا اتفاقاً وہ آج مجھے ملا اور جو آپ نے تناول فرمایا اس نے دیا تھا حضرت ابوبکرؓ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کے ذریعے سارا کھانا نکالا۔(۵) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جسم حرام غذا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نہ جائے گا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے(۶)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔　یعنی زندہ کو کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے مردہ کو کچھ آرائش مقصود نہیں کیسا ہی عمدہ کفن ہوگا پیپ اور خون میں مل کر خاک ہو جائے گا۔

۳۔　عرب کا دستور ہے کہ آقا لوگ اپنے غلاموں کی کمائیاں کھاتے ہیں حضرت ابوبکرؓ بھی اپنے غلام کی کچھ کمائی لیتے تھے

۴۔　یعنی غیب کی ایک بات بتائی تھی کیونکہ نجومی اسے کہتے ہیں جو امور مستقبلہ کی خبر قرائن حالیہ یا مقالیہ سے دے۔

۵۔　حرمت مغلظہ کی وجہ سے آپ نے قے کی کیونکہ کہانت اور فریب دہی کا اجتماع تھا یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے اس دعوے پر کہ جو کوئی دانستہ حرام چیز کھائے یا نادانستہ پھر اس کی حرمت کا اسے علم ہو تو اسے فوراً قے کرنا واجب ہے مگر امام غزالی منہاج العابدین میں لکھتے ہیں کہ یہ ورع وزھد کے قبیلہ سے ہے اور ورع کا حکم ظاہر ہے **سیرت ابن اسحاق فی غزوة ذات السلاسل ،البدایه والنهایه : ۲/۲۷۵**

تخریج احادیث

۲)　صحیح البخاری "باب موت یوم الثنیتن" ۱/۱۸۶، مصنف عبدالرزاق : ۴۲۳/ج.

۳)　ابن ابی شیبة: ۱/۱۴۴، الموطا : ۱/۲۰۴، سنن بیقھی : ۳۱/۴

۴)　المغنی لا بن قدامه : ۴۶۶/۲

۵)　صحیح البخاری: ۵۴۲/۱

۶)　مشکاة المصابیح : ۲۴۳

متن

عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال حدثنی ابوبکر وصدق

besturdubooks.wordpress.com

ابوبکرقال سمعت رسول الله ﷺ يقول مامن رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر له ثم قرأ "والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكر والله فاستغفروا لذنوبهم" رواه الترمذی وابو داود سليمان بن الا شعث السجستانی البصری وابو عبدالله محمدبن يزيد ابن ماجه القزوينی عن عائشة انها قالت لعبد الله بن الزبير يا ابن اختی ان اباک وجدک يعنی ابا بكر والزبير عن الذين قال الله لهم عزو جل:" الذی استجابوا الله والرسول من بعد ما اصابهم القرح" رواه الحاكم وقال هذاحديث صحيح علی شرط الشيخين ولم يخرجاه عن ابی هريرة قال لماتوفی النبی ﷺ فاستخلف ابوبكربعده و كفر من كفر من العرب قال عمر بن الخطاب لا بی بكر كيف تقاتل

ترجمہ

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابوبکر صدیقؓ نے حدیث بیان کی اور وہ سچے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی شخص پہلے گناہ کرے پھر وضو کر کے کھڑا ہو اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر خدا سے بخشش چاہے خدا اس پر رجوع کرتا ہے اور اسکی معافی منظور فرماتا ہے پھر آپ نے (بطریق استشہاد) یہ آیت پڑھی اور جو لوگ جب کسی قسم کی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر اللہ کو یاد کریں اس سے بخشش چاہیں (۱) الخ حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیر سے فرمایا اے میرے بھانجے تیرا باپ (زبیر) تیرا نانا (ابوبکر) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے آیت بھیجی۔ جن لوگوں نے قبول کر لیا خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم اسکے بعد کہ انہیں سخت زخم پہنچ چکا تھا الخ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث شیخین کی شرط پر ہے۔ (۲) بخاری مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہ جب حضرت کا انتقال ہوا اور ابوبکرؓ آپ کے قایم مقام ہوئے اور عامہ بعض عرب دین سے پھر منکر ہو گئے۔ (۳) (اور بعض نے زکوۃ دینا بند کردی تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے قتال کا ارادہ کیا حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جہاد کرنا

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ غطفان اور نبی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ نہ دی۔

۲۔۳۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انہیں کافر کہنا یا تو بطریق تغلیظ وتشدید کا تھا کیونکہ انہوں نے زکوٰۃ نہ دی تھی۔ حقیقی کفر نہ کیا

besturdubooks.wordpress.com

تھا اس جہت سے ان کا اول حال دیکھکر حضرت عمرؓ نے آپ پر اعتراض کیا یا حقیقت میں وہ کافر تھے کیونکہ جب حضرت ابوبکرؓ نے ان سے زکوٰۃ کا مطالبہَ یا تو انہوں نے صاف انکار کیا جس سے حقیقی کافر ہو گئے اسی وجہ سے آخر حضرت عمرؓ آپ کے موافق ہو گئے اور اقرار کیا کہ جو ابوبکرؓ فرماتے ہیں وہ ہی حق ہے اس حدیث سے مجتہدوں نے یہ مسئلہ استنباط کیا کہ جب کوئی شخص ایسے مسئلہ کا انکار کرے جو نص قطعی سے ثابت ہے یا اسے حقارت کی نظروں سے دیکھے تو وہ شخص اہل سنت و جماعت کے نزدیک کافر ہو چکا۔

تخریج احادیث

جامع الترمذی : ۲/۱۳۰

متن

الناس وقد قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولو الا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الابحقه وحسابهم علی الله فقال ابوبکر والله لا قاتلن من فرق بین الصلوٰة والزکوٰة فان الزکوٰة حق المال والله لومنعو نی عناقاکانوا یؤدو نها الی رسول الله ﷺ لقاتلتهم علی منعه قال عمر فو الله ماهوالا ان رایت ان الله قدشرح صدرابی بکر للقتال فعرفت انه الحق رواه ابو عبدالله محمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن المغیرة بن البردزبة البخاری وابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابو ری وفی روایة لابن سعد عن الزهری قال قال النبی ﷺ لحسان بن ثابت هل قلت فی ابی بکر شیأً؟ فقال نعم فقال قل:و انا اسمع فقال:

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد	طاف العدوبه اذصعدا الجبلا
وکان حب رسول الله قد علموا	من البریة لم یعدل به رجلا

ترجمہ

چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے کا حکم ہے مگر جس وقت وہ لوگ اپنے منہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ نکالیں تو ان کا مال ان کی جان مجھ سے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نہ کروں گا مگر حق پر (قصاص ارتداد زنا میں) اور ان کا حساب اللہ پر ہے (۱) ابوبکر نے فرمایا بخدا میں ان لوگوں سے لڑوں گا جو نماز و زکوۃ

besturdubooks.wordpress.com

میں بھی کسی قسم کا فرق کریں گے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اگر لوگ کسی ایک ادنے بکری کا بچہ (۲) دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو میں اس نہ دینے پر ان سے جہاد کروں گا۔ عمر بن الخطابؓ نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ قتال کے لئے کھول دیا ہے پس میں نے پہچان لیا کہ ان کا یہ دعوی حق ہے۔ (۳) ایک روایت ہے کہ ابن سعد زہری سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا۔ تم نے ابوبکرؓ کے حق میں بھی کچھ کہا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ذرا پڑھو تو میں بھی سنوں حسان نے کہا ابوبکرؓ دو میں کا دوسرا بلند (یا تنگ) غار میں تھا اس حال میں کہ اس پر دشمن پھر رہے تھے جس وقت وہ پہاڑ پر چڑھے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ تمام مخلوق سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے برابر کسی مرد کو بزرگی نہیں دی۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی اگر کوئی شخص وجوب زکوۃ کا منکر اور وجوب صلوۃ کا قائل ہو یا نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے تو اس سے میں ضرور جہاد کروں گا دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ سوائے حضرت عمر اور صحابہ نے بھی حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابوبکرؓ کو منع کیا اور فرمایا خلافت کا اول عہد ہے مخالف بکثرت ہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام میں کوئی فتور پڑے آپ کو ابھی توقف کرنا چاہیئے مگر آپ نے فرمایا کہ سب لوگ مجھے تنہا چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں مگر میں جہاد سے منہ نہ موڑوں گا اس سے آپ کی کمال شجاعت اور فضیلت دین مفہوم ہوتی ہے۔

۲۔ عناق اس بکری کے بچے کو کہتے ہیں جو ایک سال کم کا ہو حضرت ابوبکرؓ کا یہ فرمانا حقوق واجبہ کے مطالبہ میں کمال مبالغہ کی راہ سے ہے ورنہ حقیقتاً بکری کا بچہ زکوۃ میں نہیں لیا جاتا اور نہ بچوں میں زکوۃ ہے ادنیٰ درجہ ایک سال کا ہونا چاہیئے۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری۔: ۱۰۸۲/۲

۳) مصنف عبدالرزاق :۶۸/۶، المغنی :۱۴/۸، البدایة والنهایة : ۳۱۱/۱،تاریخ الخلفاء: ۴۷،جامع الترمذی : ۸۸/۲

متن

فضحک رسول الله ﷺ حتی بدت نواجذه ثم قال صدقت یا حسان هو کما قلت

وفی روایة عن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی الله عنه قال خطبنا علی بن ابی طالب رضی الله فقال یا ایها الناس من اشجع الناس فقلت انت یا امیر المومنین فقال ذاک ابوبکر الصدیق انه

besturdubooks.wordpress.com

لما كان يوم بدر وضعنا لرسول الله ﷺ العريش فقلنا من يقوم عنده لا يدنو أحدا من المشركين فما قام عليه الا ابوبكر وانه كان مشاهر السيف على راسه فلما دنى احداهوى اليه ابوبكر بالسيف عن عبدالله بن عباس وام المومنين عائشة زوج النبى ﷺ ان ابا بكر قبل النبى ﷺ بعد مامات عن عائشة ام المومنين رضى الله عنها قالت لماقبض رسول الله ﷺ اختلفوا

ترجمہ

آپ یہ سن کر اسقدر ہنسے کہ کچلیاں تک ظاہر ہو گئیں اور فرمایا اے حسان تم سچ کہتے ہو جیسا تم نے کہا وہ فی الواقع ایسے ہی ہیں (۱) ایک روایت میں محمد بن عقیل بن ابی طالب سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی ابن ابی طالبؓ نے خطبہ سنا کر فرمایا اے لوگو سب آدمیوں میں شجاع ترین کون شخص ہے (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں بول اٹھا آپ سے بڑھ کر اور کون شجاع ہوگا فرمایا وہ ابوبکرؓ ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے عریش رکھ کر کہا کوئی ایسا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین کو آپ کے قریب نہ ہونے دے پس تمام لشکر میں سے حضرت ابوبکرؓ کے سوا اور کوئی نہ اٹھا اور وہ آنحضرت ﷺ کے سر پر شمشیر برہنہ لئے کھڑے رہے جو مشرک آپ کے قریب ہوتا اسی کو تلوار سے قتل کرتے (۲) بخاری میں عبداللہ بن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا بوسہ لیا (۳) ترمذی میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کی گئی تو آپ کے دفن (یعنے موضعِ دفن یا نفسِ دفن) میں صحابہؓ نے اختلاف کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں صحابہ کا اختلاف دفن کی جگہ میں تھا کہ کہاں دفن کرنا چاہیئے بعضوں نے کہا بقیع میں دفن کریں بعضوں نے کہا مسجد نبوی میں بعضوں کی یہ رائے ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں مدفون ہوں بعضوں نے بیت المقدس کہا وہاں انبیاء کی قبریں ہیں یہاں دفن کرنے میں اختلاف تھا کہ آیا دفن کریں یا نہیں چنانچہ شمائل ترمذی میں اسکی تصریح موجود ہے کہ صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ اے صاحب رسول اللہ ﷺ کیا رسول اللہ دفن کئے جائیں گے انہوں نے فرمایا ہاں صحابہ نے کہا کون سی جگہ ابوبکرؓ نے کہا جس جگہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی روح قبض کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی روح قبض نہیں کی مگر پاک جگہ پس صحابہ نے جان لیا کہ حضرت ابوبکرؓ سچ فرماتے ہیں اور ان کا سینہ اللہ رب العزت نے حق کی طرف کھول دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) سیرت حلبیه : ۱۶۶/۲ / و طبقات ابن سعد : ۲۱/۲

۲) منتخب کنز العمال بر حاشیه مسند احمد : ۳۵۹/۴ م، ابن ابی شیبه : ۱۵۵/۱ کنزالعمال: ۱۵/۵۰

۳) صحیح البخاری: ۱۶۶/۱

متن

فی دفنه فقال ابوبکرسمعت من رسول الله ﷺ شیا مانسیته قال ماقبض الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه فی موضع فراشه رواه الترمذی عن عائشة زوج النبی ﷺ ان ابا بکر رضی الله عنه دخل علی النبی ﷺ بعد وفاته فوضع فمه بین عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه واخلیلاه رواه الترمذی عن عروة بن الزبیر قال سألت عبدالله بن عمر رضی الله عن اشد ماصنع المشرکون برسول الله ﷺ قال رایت عقبة بن ابی معیط جاء الی النبی ﷺ وهو یصلی فوضع ردآءه فی عنقه به فخنقه خنقا شدیدا فجاء ابوبکرحتی دفعه عنه فقال أتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جائکم بالبینات من ربکم رواه البخاری فی صحیح باسناد صحیح عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنه ان عائشة زوج النبی ﷺ اخبرته قال اقبل ابوبکرعلی فرسه من مسکنة بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة فیتمم النبی ﷺ وهو مسجی ببرد حبرةفکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبّله

ترجمہ

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے ایک حدیث سنی ہے جسے بھولا نہیں آپ نے فرمایا پیغمبر جس جگہ مدفون ہونا چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کی روح کو اس جگہ قبض کرتا ہے سو تم آپ کو موضع فراش یعنی جہاں وفات پائی تھی وہیں دفن کرو۔ (۱) ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آئے اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان اپنا منہ اور دونوں پہنچوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر (بطریق ندبہ) کہا ہائے پیغمبر خدا کے ہائے میرے دوست ہائے سب سے بزرگ (۲) بخاری نے اپنی صحیح میں باسناد صحیح عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ سب سے اشد ایذا مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا دی

besturdubooks.wordpress.com

(ابن عمر نے) جواب دیا کہ میں نے عقبہ بن معیط کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک کو نماز کی حالت میں اپنی چادر ڈال کر ایسے زور سے کھینچا جس سے آپ کا گلا گھٹ گیا حضرت ابوبکرؓ نے اسے دفع کیا اور فرمایا کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لایا۔ (٣) بخاری میں ابی سلمہ بن عبدالرحمن بن عوفؓ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ اپنی منزل سخ (مدینہ کے قریب ایک موضع ہے) سے گھوڑے پر چڑھ کر آئے اور سید عالم ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

١۔٢۔٣۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ عقبہ نے (جو بدر کی لڑائی میں کافر مارا گیا) آپ کی گردن میں چادر ڈال کر کھینچا اور چادر کے کنارے آپ کی گردن میں ایسے بیٹھے کہ قریب تھا کہ حضور اکرم ﷺ کی آنکھیں باہر نکل آئیں مگر آپ کا تحمل کہ آپ نے اف تک نہ کی اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور اس چادر کو رسول اللہ ﷺ کے گلے سے نکالا اور فرمایا کیا ایسے شخص کو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے مار ڈالو گے اس میں حضرت ابوبکرؓ کی بڑی فضیلت ہے آپ نے وہ کلمے فرمائے جو آل فرعون نے حضرت موسیٰ کی بابت فرمائے تھے مگر ابوبکرؓ کی بزرگی ان کی بزرگی سے چند درجہ بڑھی ہوئی ہے چنانچہ حضرت علیؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ آل فرعون کا مومن اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا آپ نے ایمان کو ظاہر کیا اس نے صرف قول سے مدد کی آپ نے قول وفعل دونوں سے مدد کی۔

تخریج احادیث

١) جامع الترمذی ١/١٩٧، خصائص کبری: ٢/٢٧٨، سیرة ابن هشام: ٤/٢٧١

٢) جامع الترمذی ١/١٩٣

٣) صحیح البخاری: ٢/٥١٩، ٥٤٤، فتح الباری: ١/١٢٩

متن

بكى فقال بابى انت يا نبى الله! لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة التى كتب الله عليك فقد متها فقال ابو سلمة فاخبر نى ابن عباس رضى الله عنه ان ابابكر خرج و عمريكلم الناس فقال اجلس فابى عمر فقال اجلس فابى فتشهد ابوبكرفأ قبل الناس اليه وتر كو ا عمرفقال اما بعد فمن كان منكم يعبد محمدا فإن محمد اقدمات ومن كان يعبد الله عز وجل فان الله حى لا يموت قال الله تعالىٰ:" وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل" الى

besturdubooks.wordpress.com

"الشاكرين" والله لكان الناس لم يكونوا يعلمون أن الله انزل حتى تلاها ابوبكر فتلقاها منه الناس فما يسمع بشر الا يتلوها رواه البخارى عن ابى هريرة ان رجلا شتم ابا بكر والنبى ﷺ جالس يتعجب و يتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبى ﷺ وقام فلحقه ابوبكر وقال يا رسول الله! كان يشتمنى وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه

ترجمہ

کا اوندھے ہوکر بوسہ لیا پھر زار زار رونے لگے اور فرمایا میرا باپ آپ پر سے قربان ہو رسول اللہ ﷺ آپ پر دو موتوں کا کبھی اجتماع نہ ہوگا (۱) (یعنی اس کے بعد موت نہ آئے گی) جو موت آپ کے لئے مقرر ہوئی تھی وہ آپ چکھ چکے ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے ابن عباسؓ نے خبر دی یہ کہہ کر ابوبکرؓ باہر آئے حضرت عمرؓ لوگوں سے کلام کر رہے تھے آپ نے انہیں بٹھایا وہ نہ بیٹھے پھر بٹھایا نہ بیٹھے سو آپ نے خطبہ شروع کر دیا سب لوگ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے پس آپ نے فرمایا حمد وصلوۃ کے بعد واضح ہو جو تم میں سے محمد ﷺ کو پوجتا تھا وہ تو انتقال کر گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ ہمیشہ سے زندہ ہے کبھی نہ مرے گا دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے "وما محمد الا رسول" یعنی محمد رسول اللہ ﷺ پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت پیغمبر گزر چکے ہیں کیا جب وہ مر جاویں یا مارے جاویں تم مرتد ہو جاؤ گے راوی حدیث کہتے ہیں بخدا لوگوں کا یہ حال تھا کہ گویا انکو اس آیت کے نزول کا علم ہی نہ تھا مگر جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو تمام لوگوں نے آپ سے سیکھ لی پس میں کسی آدمی کو نہ سنتا تھا مگر وہ یہی آیت پڑھتا تھا۔ (۲) امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوبکرؓ کو کچھ برا بھلا کہہ رہا تھا اور نبی اللہ ﷺ بیٹھے تعجب کرتے اور تبسم فرماتے تھے مگر جب اس نے بہت زیادتی کی تو ابوبکرؓ نے بھی بعض بات کا جواب دیا کیا رسول اللہ ﷺ غصہ میں آکر کھڑے ہو گئے دوسرے روز ابوبکرؓ آپ سے ملے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص مجھے برا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے پس جب میں نے اس کی بات کا جواب دیا آپ غصہ میں آکر کھڑے ہو گئے فرمایا جب تک تم خاموش رہے تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا مگر جب تم جواب کے درپے ہوئے

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس قول کے تین معنی ہو سکتے ہیں یا تو آپ نے اس سے حقیقی موت مراد لی ہے یعنی جیسا کہ حضرت عمرؓ کے گمان میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابھی زندہ ہو کر جو آپ کی موت کے قائل ہیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹیں

besturdubooks.wordpress.com

گے یہ بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے پاک کیا اور جس طرح اور لوگوں پر دو موتیں آئیں یعنی بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت جو موت کے خوف سے کسی جنگل میں بھاگ نکلی اور حضرت جبرئیل کی ایک آواز سے سب مر گئے تھے پھر ایک مدت کے بعد حضرت حزقیل کی دعا سے زندہ ہوئی اور پھر اپنی طبعی موت مری یا حضرت عزیز علیہ السلام جن پر دو دفعہ موت آئی آپ اس سے منزہ ہیں یا حضرت ابوبکرؓ کی دوسری موت سے مراد جو قبر میں ہے یعنی اور لوگ قبروں میں سوال کے لئے زندہ ہوکر پھر مریں گے رسول اللہ ﷺ اس سے پاک ہیں۔

۳) یا دوسرے موت کنایہ کرب غم سے ہے یعنی اس موت کے بعد رسول اللہ ﷺ پر کوئی کرب و رنج نہ ہوگا۔ (علوی)

تخریج احادیث

۱) البداية والنهاية : ۲۴۱/۵، طبقات ابن سعد : ۲۶۷/۲ صحيح البخاری : ۵۱۷/۱، ۶۴۰/۲

۲) صحيح البخاری : ۱۶۶/۱

متن

وقع الشيطان ثم قال يا ابابكر ثلث كلهن حق مامن عبد ظلم مظلمة فيغضى عنه الله عزوجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زادالله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها كثرة الا زادالله بها قلة رواه امام المحدثين ابو عبدالله احمد بن محمد بن حنبل فی مسنده عن ابی عبدالله جابر بن عبدالله الانصاری قال لما مات رسول الله ﷺ جاء أبا بكر من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابوبكر من كان له على النبی ﷺ دين او كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول الله ﷺ ان يعطينی هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لی حثية فعددتها فاذا هی خمسمائة وقال خذ مثليها رواه البخاری و مسلم عن النعمان بن بشير قال استاذن ابوبكر على النبی ﷺ فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال الا اراك ترفعين صوتك على النبی ﷺ

ترجمہ

تو درمیان میں شیطان آگیا (۱) پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تین چیزیں ہیں جو ہوکر رہتی ہیں (۱) جب کوئی بندہ

besturdubooks.wordpress.com

مظلوم کہ ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضامندی کے لئے چشم پوشی کرتا ہے تو خدا کی مدد اسکی مونس و رفیق ہوتی ہے (۲) جب کوئی شخص صلہ کے ارادے سے سخاوت وعطیے کے دروازے کھولتا ہے اللہ اس کو اسکے مال میں کثرت وافر کرتا ہے (۳) جب کوئی شخص زیادتی کے قصد سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے (یعنی بلاضرورت لوگوں سے مانگتا ہے) اللہ اس میں قلت و کمی زیادہ کرتا ہے۔ (۲) بخاری مسلم میں ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ کے پاس علاء بن الحضرمی (بحرین کے تحصیلدار) کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جس کسی کا حضرت ﷺ پر قرض ہو یا آپ نے کسی کو دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ایسے ایسے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ (۳) اور تین دفعہ جابر نے دونوں لبیں کھول کر دکھائیں (یعنی اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا) جابر کہتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے دونوں لبیں بھر کر میرے دامن میں ڈال دیں جب میں نے اسے گنا تو پانچ سو تھے۔ ابوبکر نے فرمایا اسکے دو چند اور لے لو۔ (۴) ابوداؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ نے نبی ﷺ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور باہر ہی سے حضرت عائشہؓ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں آتے ہی حضرت عائشہ کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑنے لگے اور فرمایا میں نے تجھے خود دیکھا کہ

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی فرشتہ تو چلا گیا اور شیطان کا کام برائی اور بے حیائی کا ہے چنانچہ میں ڈرا کہ کہیں مظلوم پر زیادتی نہ ہو جائے تو ظالم نہ بن جائے اس لئے میں اٹھ کر چلا گیا۔

۳۔ وعدہ خیر وشر دونوں پر ہوتا ہے مگر بایں شرط کہ خیر وشر مذکور بھی ہوں چنانچہ عرب میں محاورہ ہے ''وعدته خيرا أو عدته شرا'' لیکن جس وقت ان دونوں کا ذکر نہ ہو تو وعدہ کا استعمال صرف خیر اور وعید وایعاد کا شر میں ہوتا ہے جیسا کہ عینی میں ہے۔

۴۔ اس سے حضرت ابوبکرؓ کی محبت رسول اللہ ﷺ سے اظہر من الشمس ہے کہ اپنے خلیل کے وعدہ پورا کرنے میں نہایت مبالغہ فرمایا اور اسی سے یہ مسئلہ بھی مستنبط ہو سکتا ہے کہ جو شخص کسی کا نائب ہو وہ اس کے وعدے اور فرض پورا کرنے کا مجاز ہے۔

تخریج احادیث

۲) مسند احمد

۳) تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی: ۷۵

۴) کنز العمال: ۵۹۲/۵، صحیح البخاری: ۳۰۷/۱، صحیح مسلم ۲۵۴/۲، تاریخ الخلفاء: ۷۹

besturdubooks.wordpress.com

متن

فجعل النبی ﷺ یحجزہ وخرج ابوبکر مغضبا فقال النبی ﷺ حین اخرج ابوبکر کیف رایتنی أنقذ تک من الرجل قال فمکث ابوبکر ایاما ثم استاذن فوجدھما قد اصطلحا فقال لھما اد خلانی فی سلمکما کما ادخلتما فی حربکما فقال النبی ﷺ قد فعلنا قد فعلنا عن ابی ھریر ۃ ان رسول اللہ لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم واخرج ابن عساکر و عبدالجبار ثقة وشیخه ابن ابن ملیکة الا انه مرسل وھو غریب قلت واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن شاھین فی السنه من وجه اخرمو صولا عن ابن عباس واخرج ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریقه عن صدقة بن میمون القرشی عن سلیمان بن یسار قال قال رسول اللہ ﷺ خصال الخیر ثلثمائة وستون خصلة اذاأراد اللہ بعبد خیر اجعل فیه خصلة منھا یدخل بھا الجنة قال ابوبکر یا رسول اللہ أفی شی منھا ،قال "نعم جمعاً من کل"

ترجمہ

آپ یہ فرما رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں منع کرتے تھے پس حضرت ابوبکرؓ غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے ابوبکرؓ کے جانے کے بعد آپ نے عائشہ سے فرمایا کیوں دیکھا میں نے تجھے ابوبکرؓ سے کیسا بچایا (راوی کہتے ہیں) ابوبکرؓ کچھ روز ٹھہر کر پھر گئے اور اجازت آنے کی مانگی۔ گھر میں جا کر دیکھتے ہیں حضرت اور بی بی عائشہ سلوک کے ساتھ بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا جس طرح تم دونوں نے مجھے لڑائی میں داخل کیا تھا ایسی ہی صلح میں داخل کرو نبی ﷺ نے فرمایا ہم نے منظور کیا ۔مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ وہ بہت لعنت کرنے والا ہو (۱) سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جب اللہ کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتا ہے تو ان خصلتوں میں سے اس میں سے ایک خصلت پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے ابوبکر بولے یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا تم میں کل ہیں اس کو ابن عساکر اور عبدالجبار نے روایت کیا اور اس کا استاد ابن ابی ملیکہ ہے مگر یہ روایت مرسل اور غریب ہے ہاں طبرانی نے کبیر میں اور ابن شاہین نے ''سنۃ'' میں دوسری وجہ سے موصولا ابن عباس سے روایت کی ہے (۲) اور ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں اور ابن عساکر نے اپنے طریق سے صدقہ بن اشرف القریشی سے۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی کثرت سے سچ بولنے والا ہے مگر اصطلاح صوفیہ میں نبوت کے بعد ایک مقام ہے چنانچہ آیت کریمہ "فأولئک مع الذین أنعم الله علیهم من النبیین والصدّیقین و الشهداء والصالحین" اسی طرف اشارہ ہے چونکہ صدق اور راستی مرد کا شیوہ اور مقام نبوت میں وصول اس کا طریقہ ہے اور جملہ انبیاء رحمت کے لئے مبعوث ہیں پس صدیق کو لعنت کرنی رحمت خداوندی سے دور کرنا ہرگز لائق نہیں اور صدیقیت کے مقام کو زیبا نہیں اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت کے نزدیک کسی کو لعن طعن کرنا درست نہیں گویا کہ دوسرا لعنت کا مستحق ہو۔ چنانچہ اکابر سلف فرماتے ہیں کہ کسی کی لعن طعن میں اپنی زبان کو آلودہ کرنا اور اپنا پیارا اور عزیز وقت اس میں ضائع کرنا بہتر نہیں جو خدا کے نزدیک خود ملعون ہے اسے لعنت سے کیا فائدہ مگر جس کے کفر کی خبر مخبر صادق نے فرمائی ہو کہ اس کی موت کفر پر ہوگی اس پر لعنت کرنا مضائقہ نہیں اور لعان صیغہ مبالغہ ہے جس کے معنی بکثرت لعنت کرنے والا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم ۳۲۳/۲

۲) تاریخ الخلفاء: ۵۸

متن

واخرج ابن عساکر من طریق اخر عن صدقة القرشی عن رجال قال قال رسول الله ﷺ خصال الخیر ثلثة مائة وستون فقال ابوبکر یا رسول الله لی منها شیء قال کلها فیک فهنیئالک یاابا بکر هکذا ذکر جلال الدین السیوطی فی تاریخ الخلفاء فی ترجمة عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتی رسول الله ﷺ بنسخةٍ من التورٰة فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول الله ﷺ یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ما تری مابوجه رسول الله ﷺ فنظر عمر الی وجه رسول الله ﷺ فقال اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله رضینا بالله رباً وبالاسلام دیناً و بمحمد نبیا فقال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لو بداء لکم موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لا تبعنی

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

اس کے سوا دوسرے طریق سے ابن عساکر نے صدقۃ القریشی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا اے ابو بکرؓ تجھے خوشی ہو تجھ میں سب موجود ہیں اس کو جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں ذکر کیا ہے۔

(۱) دارمی میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تورات کا نسخہ لائے آپ تو چپکے ہو گئے اور حضرت عمرؓ نے (تورات کو) پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا ابو بکرؓ بیتاب ہو گئے اور حضرت عمرؓ سے خطاب کر کے فرمایا روئیں (۲) تجھے رونے والیاں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک (۳) کو نہیں دیکھتا ہے حضرت عمرؓ آپ کے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے میں اللہ سے اس کے غصے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی خفگی سے پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ سے اور اس کے رب ہونے کے رو سے اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد ﷺ سے پیغمبر ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے سامنے موسے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے تو ضرور سیدھی راہ سے بہک جاتے اور اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری پیروی کرتے۔ (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی اے عمر! تیری بیٹیاں بہنیں اور مائیں تجھے روئیں یہ الفاظ درحقیقت موت اور بد دعا کے ہیں مگر اہل عرب جب اپنے محاورات میں ان کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے حقیقی معنی منظور نہیں ہوتے صرف زجراً استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ کیسے آثار غضب رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر طاری ہیں حضرت عمرؓ دیکھ کر کانپ گئے اور فرمانے لگے ہم اللہ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء از جلال الدین سیوطیؒ :۵۸

۴۔ سنن دارمی

متن

استخلاف امیر المومنین امام المسلمین عبد اللہ بن عثمن ابی بکرن الصدیق

besturdubooks.wordpress.com

رضی الله عنه

عن ام المومنين عائشه الصديقة زوج النبى ﷺ انها قالت وا راساه فقال رسول الله ﷺ ذاک لو كان وانا حى فاستغفر لک وادعو لک فقالت عائشة واثكلياه والله انى لاظنک تحب موتى ولو كان ذلک لظللت اخر يومک معر سابعض ازواجک فقال النبى ﷺ بل انا واراساه لقد هممت اواردت ان ارسل الى ابى بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون اويتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المومنون اويدفع الله ويابى المومنون رواه البخارى عن ام عبدالله عائشة زوج النبى ﷺ قالت قال لى رسول الله ﷺ فى مرضه ادعى لى اباک واخاک حتى اكتب لكم كتابا فانى اخاف ان يتمنى متمن اويقول قائل انا أولى ويابى الله والمومنون الا ابا بكر رواه مسلم وفى كتاب الحميدى انا اولى بدل انا ولا

ترجمہ

امیر المومنین امام المسلمین عبداللہ بن عثمانؓ حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ بنانے کا بیان

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے دردسر کی شدت کی وجہ سے کہا ہائے میرا سر نبی ﷺ نے فرمایا وہ (یعنی تیری موت) اے عائشہ اگر واقع ہوئی اور میں زندہ رہتا تو تیرے گناہوں کے لیے بخشش اور رفع درجات کے لیے دعا مانگتا حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہائے مصیبت بخدا میرا گمان ہو کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں گی تو آپ دوسرے ہی دن دوسری بیبیوں میں مشغول ہونگے اور مجھے بھول جائیں گے۔ آپ نے فرمایا چلو اس ذکر کو جانے دو میرے دردسر کی خبر لو میں نے قصد یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابو بکرؓ اور اس کے بیٹے (عبدالرحمٰن) کے پاس بھیجوں تا کہ اپنے سامنے اسے اپنا ولی عہد کر جاؤں۔ ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کہیں یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ انکار کریگا اللہ تعالیٰ (غیر ابی بکر کی خلافت کا) اور رفع کریں گے۔ مسلمان (غیر خلافت ابی بکر کو) یا اس کے برعکس فرمایا (۱) صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مرض موت میں فرمایا کہ اے عائشہؓ اپنے والد (ابو بکرؓ) اور اپنے بھائی (عبدالرحمٰن) کو بلاؤ کہ میں خلافت کی بابت کتابت کر جاؤں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی متمنی تمنا کرے یا کوئی کہنے والا کہے میں خلافت کا زائد مستحق ہوں حالانکہ وہ مستحق ہوگا۔ اللہ اور مومنین نہ مانیں گے، (غیر ابو بکرؓ کی خلافت کو) مگر ابو بکرؓ کو یعنی ان کی

besturdubooks.wordpress.com

خلافت میں کسی کو انکار نہ ہوگا حمیدی کی کتاب میں (اَنَا ولا) کی جگہ ''اَنَا اَولی'' آیا ہے (۲)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا اس پر افسوس کیا بعض کہتے ہیں کہ سر سے ذات مراد ہے اور اس سے اپنی موت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

۲۔ مقصود یہ ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں مرجاؤں گی اور آپ زندہ رہیں گے تو میرے بعد مجھے بھول جائیں گے اور دوسری بیوی میں مشغول ہو جائیں گے۔

۳۔ یعنی میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تم میرے بعد بہت زندہ رہو گی اور یہ بات وحی کے ذریعہ معلوم ہوئی اور دونوں کے اکٹھا بیمار ہونے سے اشارہ ہے دونوں میں کمال محبت جیسا کہ مشہور ہے کہ لیلیٰ کے فصد کے وقت مجنوں کے ہاتھ سے خون نکلا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد خلافت ابوبکر صدیقؓ کو ذکر کیا تاکہ حضرت عائشہؓ کا دل بھی خوش ہو اور خلافت بھی صدیق کی ہو۔

۵۔ میرے پیچھے لوگ یوں نہ کہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے خلافت کبریٰ کی وصیت نہیں کی بلکہ خلافت صغریٰ یعنی نماز کی امامت پر اکتفا کیا اس واسطے میں وصیت لکھ جاؤں کہ میرے بعد انکی خلافت میں کسی کو یہ بات کہنے کی گنجائش نہ رہے۔

تخریج احادیث

۱) فتح الباری: ۱۰/۱۲۳، مسند احمد: ۶/۵۲، البدایة والنهایة: ۵/۲۲۴، صحیح مسلم: ۲/۲۷۳، فتح الباری: ۱۳/۱۷۷، قسطلانی: ۱۰/۲۶۰، صحیح البخاری: ۲/۸۴۶

۲) صحیح البخاری باب الاستخلاف: ۲/۱۰۷۱

متن

عن جبیر بن مطعم رضی الله عنه قال اتت النبی ﷺ امرأة فكلمته فی شی فامرها ان ترجع الیه قالت یا رسول الله ارایت ان جئت ولم اجدک كانها ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابابكر رواه البخاری والمسلم و فی روایة عن ابن عباس فاتی ابابكر فهو الخلیفة بعدی عن ام المومنین عائشة زوج النبی ﷺ قالت قال رسول الله لا ینبغی لقوم فیهم ابوبكر ان یومهم غیره رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن عبدلله بن زمعه قال: لما استعز برسول الله ﷺ وانا عنده فی نفر من المسلمین دعاه بلال الی الصلوٰة فقال مروا من

besturdubooks.wordpress.com

یصلی للناس فخرج عبدالله بن زمعة فاذا عمر فی الناس وکان ابو بکر غائبافقلت یا عمر!قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول الله ﷺ صوته وکان عمر رجلا مجهر اقال فاین ابوبکر یابی الله ذلک والمسلمون یابی الله ذلک والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجآء بعد ان صلی عمر تلک الصلوة فصلی بالناس

ترجمہ

(انا اولی) آیا ہے، صحیح بخاری ومسلم میں حضرت جبیرؓ بن مطعم سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آ کر باتیں کرنے لگی آپ نے فرمایا اب تو جاؤ پھر آنا اس نے کہا اگر میں آؤں اور اتفاق سے آپ کو نہ پاؤں گویا اس سے آپ کی وفات کی طرف اشارہ کرتی تھی (مطلب یہ تھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں) فرمایا میری عدم موجودگی میں ابوبکر کے پاس آنا (۱) ابن عباس کی ایک روایت میں یوں ہے کہ تو ابوبکرؓ کے پاس آنا کیونکہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ فرمایا جس قوم میں ابوبکرؓ ہوں انہیں آپ کے ہوتے غیر کو امام بنانا لائق نہیں۔ (۲) ابوداؤد میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانوں کی جماعت میں سے ایک میں بھی آپ کے پاس بیٹھا تھا تو بلالؓ نے حضور کو نماز کے لئے ندا کی فرمایا کسی کو کہدو نماز پڑھادے (عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں) میں باہر آیا تو ابوبکرؓ موجود نہ تھے حضرت عمر لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے حضرت عمر سے کہا کھڑے ہو جایئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی چونکہ حضرت عمر بڑی آواز کے آدمی تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سن کر فرمایا ابوبکرؓ کہاں ہیں (یہ امامت و جماعت) اللہ اور مسلمانوں کے ناپسند ہے پھر آپ نے کسی آدمی کو بھیج کر حضرت ابوبکرؓ کو بلایا آپ آئے اور جو نماز حضرت عمر پڑھا چکے تھے وہی آپ نے پھر پڑھائی (۳)

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اس حدیث میں ابوبکر صدیقؓ کی خلافت مفہوم ہوتی ہے گو کہ نص قطعی نہیں ہے مگر پھر بھی فضیلت ومنقبت سے خالی نہیں جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ کسی کی خلافت پر رسول اللہ ﷺ سے نص قطعی ثابت نہیں اور ابوبکرؓ کی صحت خلافت اجماع صحابہ سے ثابت ہے مگر علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں ابوبکرؓ کی خلافت کی نص قطعی کا دعویٰ کیا ہے واللہ اعلم سہل بن ابی حیثمہ سے ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ کچھ اونٹ ایک وعدے پر بیچے حضرت علی نے اعرابی سے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ سے معلوم کرو کہ اگر وعدے کے درمیان آپکی وفات ہو جائے یا میں قیمت لینے آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو میری قیمت کون ادا کرے گا فرمایا ابوبکرؓ، اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور یہ جواب سنایا حضرت علی نے فرمایا کہ تو

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر جا کر پوچھ کہ میں آؤں اور ابوبکرؓ کو بھی نہ پاؤں تو پھر کون قیمت ادا کرے گا اعرابی حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بیان کیا پس آپ نے فرمایا عمر اس قیمت کو ادا کر دیں گے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے اعرابی جا کر پوچھ عمر کے بعد کون ادا کرے گا اس کے جواب میں فرمایا کہ عثمانؓ، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جا کر پوچھ کہ اگر حضرت عثمان و عمر کے انتقال کے وقت میں آؤں تو پھر کون ادا کرے گا اعرابی نے پھر پوچھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب ابوبکر و عمر و عثمان انتقال کر جائیں تو اس وقت اگر تو مر سکے تو مر جانا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۱۶/۲، صحیح مسلم

۲) جامع الترمذی : ۲۰۸/۱

۳) سنن ابو داؤد

متن

رواه ابو داود عن عبدالله بن زمعة قال لما سمع النبی ﷺ صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبی ﷺ حتى اطلع راسه من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل الناس ابن ابی قحافة يقول ذلك مغضبا رواه ابو داود سليمان بن الاشعث السجستا نی البصری عن ابی عبدالرحمن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال لما قبض رسول الله ﷺ قالت الانصار منا امير و منكم امير فاتاهم عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال يا معشر الانصار الستم تعلمون ان رسول الله ﷺ قد امر ابابكر ان يئوم الناس وايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابابكر فقالت الانصار نعوذ بالله ان نتقدم ابابكر روه ابو عبدالرحمن احمد بن شعيب النسائی و ابو يعلی والحاكم وصححه عن ابی سعيد بن مالك بن سنان رضی الله عنه انهم لما اجتمعوا بالسقيفة بدار سعد بن عبادة و فيهم ابوبكرؓ و عمرؓ فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منهم يقول يا معشر المها جرين ان رسول الله ﷺ

ترجمہ

ابوداؤد میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے عمرؓ کی آواز سنی آپ اٹھے اور حجرے سے سر نکال کر جھانکا پھر تین دفعہ فرمایا یہ امامت و جماعت ٹھیک نہیں ابن ابی قحافہ نماز پڑھاویں (۱) یہ فرمار ہے تھے کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ سے نمایاں تھے (۲) نسائی ابویعلی حاکم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

besturdubooks.wordpress.com

بعد (انصار ومہاجرین میں خلافت کی بابت اختلاف ہوا) انصار بولے کہ ایک امیر تو ہم میں سے اور ایک مہاجرین تم میں سے ہونا چاہئے انصار کے پاس حضرت عمر بن الخطابؓ تشریف لائے اور فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو لوگوں کی امامت کا حکم فرمایا تھا تم میں سے کس کے نفس کو ابوبکرؓ پر پیش قدمی پہلے لگتی ہے انصار باہم متفق ہو کر بولے نعوذ باللہ ہم ابوبکرؓ پر تقدیم نہیں چاہتے (۳) حاکم میں ابوسعد بن مالک بن سنانؓ سے روایت ہے کہ جب صحابہ سعد بن عبادہ کے گھر کی پولی میں امر خلافت کے مشورے کے واسطے جمع ہوئے اور ان میں حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ بھی موجود تھے سب سے پہلے انصار کے خطیب کھڑے ہوئے اور انمیں سے ایک مرد نے کہا اے مہاجروں کے گروہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو تم میں سے عامل بناتے تھے تو اسکے ساتھ ہم میں سے ایک مرد کو ملا لیتے تھے پس اس

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ حضرات علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تمام صحابہ میں افضل ہونے میں واضح دلیل ہے اور آپ کا امامت کے ساتھ اولیٰ اور خلافت کے ساتھ احق معلوم ہوتا ہے امام اشعریؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات تو بداہۃً معلوم ہے کہ باوجود مہاجرین وانصار کے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا کہ لوگوں کی امامت کا وہ شخص زیادہ مستحق ہے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا اور عمدہ طریقے سے پڑھتا ہو اس سے معلوم ہوا کہ آپ تمام لوگوں میں سب سے اچھا قرآن پڑھنے والے اور سب سے زیادہ کتاب اللہ کے جاننے والے تھے اسی سے صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے احق اور اولیٰ ہونے پر استدلال کیا اور سب سے اول مستدل حضرت عمرؓ ہیں۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابو داؤد: ۲/ ۶۴۱

۲) تاریخ الخلفاء: ۵٦، سیرت حلبیة: ۳/ ۳۸۷

۳) سنن نسائی و تاریخ الخلفاء: ٦٢

متن

كان اذا استعمل رجلا منكم قرن معه رجلا منا أن يلي هذا الا مر رجلان منا و منكم فتتابعت خطبا ئالانصار على ذلک، فقام زيد بن ثابت فقال أتعلمون رسول الله ﷺ كان من المهاجرين و خليفته من المهاجرين و نحن كما انصار رسول الله ﷺ فنحن انصار خليفته كما كنا انصاره ثم اخذ بيد ابى بكر فقال هذا صاحبكم فبا يعه عمر ثم با يعه المهاجرون

besturdubooks.wordpress.com

والانصار وصعد ابوبكر المنبر و نظر في وجوه القوم فلم ير الزبير فدعا به فجاء فقال قلت ابن عمة رسول الله ﷺ وحواريه اردت ان تنشق عصا المسلمين فقال لا تثريب يا خليفة رسول الله ﷺ فقام فبايعه ثم نظر في وجوه القوم فلم ير عليا فدعابه فجاء فقال قلت ابن عم رسول الله ﷺ وختنه على ابنته اردت ان تشق عصا المسلمين فقال لا تثريب

ترجمہ

مشورے میں ہماری یہ رائے ہے کہ خلافت کے دو شخص والی بنیں ایک ہم میں سے دوسرا تم میں سے اس کے بعد جانبین سے خطباء اٹھ اٹھ کر اپنی رائے بیان کرنے لگے زید بن ثابت انصاری نے کھڑے ہو کر کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور ان کا خلیفہ بھی انہیں میں سے ہے ہم لوگ تو صرف رسول اللہ ﷺ کے یار و مددگار ہیں پس جس طرح ہم ان کے معاون و مددگار تھے اسی طرح انکے خلیفہ ہونے کے مناسب ہیں یہ کہہ کر حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ تمہارے خلیفہ ہیں پس سب سے اول حضرت عمرؓ نے بیعت کی پھر مہاجرین وانصار نے اس کے بعد حضرتؓ نے منبر پر چڑھ کر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پایا مگر وہ اسی وقت بلانے سے چلے آئے آپ نے فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے اور ان کے حواری ہونے کی وجہ سے خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کے جماعت تتر بتر کرنا چاہتے ہو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس میں کوئی ملامت نہیں یہ کہہ کر اٹھے اور حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کی پھر آپ نے دوبارہ لوگوں کو دیکھا اور حضرت علیؓ کو نہ پایا وہ بھی بلانے سے فوراً چلے آئے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اے علیؓ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بھتیجے اور ان کے داماد ہونے کی وجہ سے خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کے عصا کو پھاڑنا چاہتے ہو حضرت علی نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علیؓ خلافت کے مشورہ میں شریک نہ ہوئے تھے پہلے دن حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے متخلف رہے یہ بات نہ تھی کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سے ناراض یا انکی بزرگی اور فضیلت میں شک کرنے والے تھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم حضرت ابوبکر کی فضیلت اچھی طرح جانتے ہیں اور مانتے ہیں ہم جو بیعت سے پیچھے رہے تو صرف یہ وجہ تھی کہ ہم قرابت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے خلافت کے قائم کرنے کے مشورہ میں اپنے آپ کو مستحق سمجھتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ اس سبب سے کہ وہ وقت ایسا ہی نازک تھا کہ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی ہم کو شریک مشورہ نہ کر سکے ورنہ ہم ان کی فضیلت کو پہچانتے ہیں ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات میں لوگوں کا امام بنایا واللہ اعلم

besturdubooks.wordpress.com

متن

یا خلیفۃ رسول اللہ ﷺ فبایعہ رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ والبیھقی وابن حبان **عن** ام المومنین ام عبداللہ عائشۃ زوج النبی ﷺ ان رسول اللہ ﷺ مات و ابوبکر بالسنح یعنی بالعالیۃ فقام عمر یقول واللہ ما مات رسول اللہ ﷺ قالت وقال عمر واللہ ما کان یقع فی نفسی الا ذلک ولیبعثنہ اللہ فلیقطعن أیدی رجال وأرجلھم فجاء ابوبکر فکشف عن رسول اللہ ﷺ فقبلہ فقال بابی وامی طبت حیا و میتا والذی نفسی بیدہ لا یذیقک اللہ الموتتین ابدًا ثم خرج فقال ایھا الحالف علی رسلک فلما تکلم ابوبکر جلس عمر فحمد اللہ ابوبکر واثنی علیہ وقال الا من کان یعبد محمدا فان محمدا ﷺ قدمات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیی لا یموت وقال انک میت وانھم میتون وقال "وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

ترجمہ

اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ نہیں میں اس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہہ کر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی (۱) بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ سخ یعنی عالیہ میں تھے حضرت عمرؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے فرمارہے تھے لوگو بخدا محمد ﷺ کا انتقال نہیں ہوا (عائشہؓ فرماتی ہیں) حضرت عمرؓ کہتے تھے بخدا میں یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی ابھی اٹھائے دیتا ہے پھر دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں ابوبکرؓ بھی آئے اور رسول ﷺ کا منہ کھول کر بوسہ لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں خدا کی قسم اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہ چکھائے گا یہ کہہ کر وہاں سے نکلے (اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھہرے رہو پس حضرت ابوبکرؓ کے کلام کرنے سے عمرؓ چپکے ہو کر بیٹھ گئے آپ نے خطبہ پڑھ کر فرمایا اے لوگو ہوشیار ہو جو شخص محمد ﷺ کو پوجتا تھا وہ تو وفات کر گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرنے والا نہیں اللہ تعالیٰ صاحب خود فرماتا ہے اے محمد ﷺ تم مرو گئے اور فرمایا محمد ﷺ ایک پیغمبر ہیں ان سے پہلے اور بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ مدینہ کے عوالی میں سے ایک عالیہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل پر ہے اسکی تحقیق اوپر گزر چکی

besturdubooks.wordpress.com

۳۔ حضرت عمرؓ شاید یہ سمجھے ہوں کہ پیغمبروں اور نبیوں کی موت نہیں ہوتی ہے یا خیال ہو کہ رسول اللہ کی بہت بڑی عمر ہو گی چنانچہ اس خیال کو انہوں نے صاف ظاہر کر دیا کہ میں یوں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں بہت دن تک رہ کر عمدہ عمدہ نصیحتیں اور مواعظ فرمائیں گے اور اس قدر جلدی اللہ تعالیٰ ان سے ہماری صحبت منقطع نہ کرے گا یا ان کو رسول اللہ ﷺ کی مفارقت اور اچانک جدائی نے کچھ ایسا اثر ڈالا جس سے بے آپے ہو کر یہ الفاظ زبان پر جاری ہو گئے کہ خدا کی قسم محمد ﷺ فوت نہیں ہوئے مرض کی سختی کی وجہ سے بیہوشی ہو گئی ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاريخ الخلفاء : ٦٨، ٦٩

۲) البداية والنهاية : ٦/٣٠٢

متن

أفـئـن مـات أو قـتـل انـقـلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و سيـجزى الله الشاكرين" قال فنشج الناس يبكون قال واجتمعت الانصار الى سعد بن عبادة فى سقيفة بنى ساعدة فقالوا منا أمير و منكم أمير فذهب اليهم ابوبكر و عمر بن الخطاب و ابو عبيدة بن الـجـراح فذهب عمر يتكلم فاسكته ابوبكر و كان عمر يقول و الله ما اردت بذلك الا انى قـد هيـات كلاما قد اعجبنى خشيت ان لا يبلغه ابوبكر ثم تكلم ابوبكر فتكلم ابلغ الناس فقال فـى كـلامه:" نحن الا مراء و أنتم الوزراء فقال خباب بن المنذر لا والله لا نفعل منا أمير و منكم أميـر فـقـال ابـوبـكـر لا ولـكـنـا الا مـراء وأنـتـم الـوزاء هـم اوسـط الـعـرب داراً واعـربـهـم احسـابـا فبايعوا عمر وأبا عبيدة بن الـجـراح فـقـال عمر بل نبايعك أنت فانت سيدنا وخير نا وأحبنا الى رسول الله ﷺ فاخذ عمر بيده فبا يعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة فقال عمر قتله الله رواه البخارى

ترجمہ

سو کیا جب وہ مر جائیں گے یا شہید ہو جائیں گے تو کیا مرتد ہو جاؤ گے جو کوئی دین سے پھر جائے اس سے اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں اور قریب ہے کہ اللہ شاکروں کو جزا دیگا یہ سن کر حاضرین پھوٹ پھوٹ کر روئے پھر سب انصار سقیفہ (بولی) بنی

besturdubooks.wordpress.com

ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے پاس (امر خلافت کے مشورے کے لئے جمع ہوئے) بعض انصار بولے اے مہاجرین کے گروہ ایک امیر ہم میں سے ہونا چاہئے اور ایک تم میں سے یہاں سے حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ بھی سقیفہ میں تشریف لے گئے حضرت عمرؓ تو تھے ہی غصے والے لگے بولنے مگر ابو بکرؓ نے بزور انہیں چپکا کیا (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میرے بولنے کی صرف یہ وجہ تھی میں نے عمدہ عمدہ الفاظ جو مجھے نہایت درجہ مرغوب تھے اس وقت کے لئے سوچے تھے اور اس کا بھی خوف تھا کہ شاید ابو بکرؓ اس خوبی کے ساتھ ادا نہ کرسکیں مگر ابو بکرؓ نے بڑے بلیغ لوگوں کی طرح کلام کیا اور اثناء کلام میں یہ بھی فرمایا (اے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو خباب بن منذر نے کہا بخدا ہم کبھی راضی نہ ہونگے جب تک ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے خلافت کا والی نہ ہو آپ نے فرمایا نہیں ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو (۱) اُمرائے مکہ کے اعتبار سے اشرف عرب حسب کی رو سے اغر عرب ہیں تم لوگ حضرت عمرؓ اور ابو عبید بن جراحؓ سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو بکرؓ تم ہمارے سردار ہم میں سے بہتر ہم سب سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر ہو ہم تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کی پھر سب لوگ آپکی بیعت پر راضی ہو گئے ان میں سے ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا حضرت عمرؓ نے فرمایا منظور خدا یہی تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ انصار کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے جہاں تک وہ اپنا مرتبہ سمجھتے ہیں بالکل صحیح اور درست ہے مگر نسبی شرافت اور حسبی کرامت میں قریش سب سے بڑھے ہوئے ہیں مکہ مکرمہ میں قریش کے نسب سے زیادہ کسی کا نسب بڑھا ہوا نہیں ہے تمام عرب کے لوگ قریش کے حسب کو معزز و مکرم جانتے ہیں عرب جیسا کہ کسی کے آگے گردن نہ جھکا ویگا اور کسی کی اطاعت کو منظور نہ کرے گا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہؓ تمہارے سامنے کھڑے ہیں ان دونوں میں سے جسے منتخب کرنا چاہتے ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرلو میں ہرگز ناراض نہ ہوں گا بلکہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس میں تم لوگ خوش رہو حضرت عمرؓ بولے ہمیں یہ بات ہرگز منظور نہیں ہم تو آپ سے بیعت کریں گے کیونکہ آپ تو ایسے ایسے ہیں۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری : ۱/۵۱۷، سیرت ابن هشام ق ۲/۶۵۵, ۶۵۶

متن

عن ابی حمزة انس بن مالک رضی الله عنه قال اخر نظرة نظر تها الی رسول الله

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ کشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه کأنه ورقة مصحف والناس خلف ابی بکر فاشار الی الناس أن اثبتوا وابوبکر یومهم والقی السجف وتوفی من اخرذالک الیوم رواه الترمذی **عن** نبیط بن شریط عن سالم بن عبیدو کانت له صحبة قال اغمی علی رسول الله ﷺ فی مرضه فافاق فقال حضرت الصلواة فقالوا نعم فقال مروابلا لافلیؤذ ن ومروا ابابکر فلیصل للنا س اوقال بالناس ثم اغمی علیه فا فاق فقال مر وابلا لا فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت عائشة ان ابی رجل اسیف اذا قام ذلک المقام یبکی فلا یستطیع فلو امرت غیره قال ثم اغمی علیه فا فاق فقال مروا بلا لا فلیوذن ومروا ابابکر فلیصل بالناس فانکن صواحب او صواحبات یوسف علیه الصلوة والسلام

ترجمہ

ترمذی میں ابوحمزہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک پر میری اخیر نظر اس وقت پڑی کہ جب ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر جھانک رہے تھے وہ پیر کا دن تھا میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا (صفائے اور چمک میں) جیسے مصحف کا ورق ہوتا ہے اس وقت لوگوں کے امام حضرت ابوبکرؓ تھے رسول اللہ ﷺ کی آہٹ پا کر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا خیال ہوا آپ نے ان سے اشارہ کر کے فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر پردہ چھوڑ کر حجرے میں چلے گئے اور اسی دن (دوشنبہ کی) شام سے پہلے آپ نے وفات پائی ترمذی میں نبیط بن شریط سالم صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ مرض موت میں رسول اللہ ﷺ پر بیہوشی ڈالی گئی افاقہ کے بعد فرمایا کیا ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا حاضرین نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بلالؓ کو آذان کا حکم کرو اور ابوبکرؓ کو کہو لوگوں کو نماز پڑھادیں (۱) حضرت عائشہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میرے والد کو رقت وغم بہت جلد آجاتا ہے آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی رو دیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ اگر غیر ابوبکرؓ کو حکم فرمادیں تو بہت اچھا ہے (راوی کہتا ہے) آپ پھر بیہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد فرمایا بلالؓ سے آذان دلواؤ اور ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں تم اے عورتوں یوسف علیہ السلام کی مصاحب (جنہوں نے باوجود اپنی خطا کے انہیں قید خانہ بھیجا) ہو۔ (۳)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں دوشنبہ (پیر کا دن) جو سید خیر البشر کا آخری دن تھا میں دروازہ

besturdubooks.wordpress.com

کے سامنے کھڑا تھا اور حضرت ابوبکرؓ لوگوں کے امام تھے جناب سرور کائنات ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر لوگوں کو دیکھا مجھ کو جو آپ کے رخساروں کا جلوہ نظر آیا اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا جبکہ آپ نے بھی جماعت میں آنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ آپ کے واسطے جگہ چھوڑنے لگے مگر آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ سے مت ہٹو یونہی کھڑے رہو پھر آپ نے پردہ چھوڑ دیا اور حجرہ کے اندر تشریف لے گئے۔

۲۔ یعنی میرے باپ کو بہت جلدی رقت آجاتی ہے اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے اور آپکی جگہ خالی دیکھیں گے تو انہیں یہ طاقت نہ ہوگی کہ رقت کو ضبط کر سکیں بلکہ وہ فوراً رو دیں گے اور قرات پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے اس سے شاید حضرت عائشہؓ کی یہ مراد ہو کہ لوگ مجھ پر اس بات کی تہمت نہ لگائیں کہ عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہکر ابوبکر صدیقؓ کو امامت کا حکم دلوایا اور بات بھی صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ جو بار بار فرماتی تھیں کہ ابوبکرؓ کے غیر کو آپ امام بنائیں تو ان کی غرض یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ انتقال فرما جائیں اور لوگ ابوبکرؓ کو بدشگون جانیں کہ ان کا رسول ﷺ کی جگہ کھڑا ہونا سعید نہ ہوا۔

تخریج احادیث

۳) سیرت ابن هشام ق ۲: ۶۴۳، ۶۴۶، صحیح البخاری: ۱/ ۹۳

متن

فقال فامر بلا ل فاذن و امر ابوبکر فصلی بالناس ثم ان رسول الله ﷺ وجد خفة فقال انظر والی من اتکی علیه نجاء ت بریرة ورجل اخر فاتکا ء علیهما فلما راه ابوبکر ذهب لینکص فاوما الیه ان یبثت مکانه حتی قضی ابوبکر صلواته ثم ان رسول الله ﷺ قبض فقال عمر و الله لا اسمع احد اً یذکر ان رسول الله ﷺ قبض الا ضربته بسیفی هذا قال و کان الناس امیین لم یکن فیهم نبی قبله فامسک الناس قالو ایا سالم انطلق بنا الی صاحب رسول الله ﷺ فادعه فاتیت ابابکر وهو فی المسجد فاتیته ابکی دهشا فلما رانی قال لی اقبض رسول الله ﷺ قلت ان عمر یقول لا اسمع احداً یذکر ان رسول الله ﷺ قبض الا ضربته بسیفی هذا فقال لی انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا علی رسول ﷺ

ترجمہ

سالم کہتے ہیں بلالؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے آذان دی اور ابوبکرؓ نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ نے تخفیف پا کر فرمایا میرے لئے کسی ایسے شخص کو بلاؤ جس کے سہارے سے مصلے تک پہنچوں چنانچہ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد لونڈی) اور دوسرے شخص (حضرت علیؓ) کے کندھوں پر ہاتھ ٹیک کر تشریف لے گئے مگر جب حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے آنے کی آہٹ پائی تو لگے پیچھے ہٹنے آپ نے اشارہ سے منع کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو حتی کہ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھ چکے پھر جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت عمرؓ نے (مجمع میں کھڑے ہو کر) کہا بخدا جس کے منہ سے میں یہ لفظ سنوں گا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو اسکا سر اپنی تلوار سے اڑا دوں گا۔(۱) (راوی کہتے ہیں) چونکہ لوگ محض امی تھے آپ سے پہلے ان میں کوئی پیغمبر نہ ہوا تھا بیچاروں نے اف تک نہ کی خاموش ہو رہے لاچار ہو کر بولے اے سالم ہمارے خاطر سے رسول اللہ ﷺ کے صاحب کے پاس جا اور انہیں بلا لا میں ابوبکرؓ کے پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے جونہی مجھے پریشان اور روتے ہوئے دیکھا (بیتاب ہو کر) مجھ سے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے میں نے کہا کچھ عرض نہیں کر سکتا حضرت عمرؓ فرما رہے ہیں جسے میں یہ کہتے ہوئے سن لوں گا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا اسکا اپنی تلوار سے سر اوڑا دوں گا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میرے ساتھ چل میں آپ کے ساتھ ساتھ مسجد تک آیا آپ نے سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے جانے کا ارادہ کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمرؓ کے اس کہنے کا باعث صرف جوش الفت تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اگلے دن کی صبح کو سب لوگ مسجد میں جمع ہوئے تو حضرت عمرؓ نے اس بڑے مجمع میں سب کو خطاب کر کے فرمایا اے لوگو میں نے کل جو کچھ تم سے کہا تھا کہ پیغمبر کی وفات نہیں ہے وہ صحیح نہ تھا میرا یہ کہنا خدا کی کتاب اور اس کے وعدہ کے خلاف تھا مجھے اس وقت یہ خیال تھا کہ پیغمبر خدا ابھی اور ایک مدت تک ہم میں رہ کر اپنے مبارک زبان فیض ترجمان سے مواعظ اور نصیحت کے ابواب فرمائیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے پاس سے اپنے پاس بلا لیا مگر خدائے پاک کا کلام جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر بھیجا اور ہماری ہدایت کا راستہ بتایا وہ ہمارے پاس موجود ہے تم اس پر عمل کرو اور اپنا ہادی اس ہی کو بناؤ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاش و معاد کے امور کا انتظام ایک شخص کے سپرد کیا تھا جو ہم سب سے بزرگ اور بہتر ہے اور جو خدا کے رسول ﷺ کا رفیق اور غار میں ان کا ساتھی تھا اٹھو ان کے ہاتھ پر بیعت کرو آپکی تقریر نے لوگوں پر ایسا اثر ڈالا کہ تمام لوگ آنے لگے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت ہونے لگے چنانچہ یہ واقعہ سہ شنبہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱ھ کو ہوا۔

تخریج احادیث

۱) فتوح الشام لبلاذری ،فتح بیت المقدس

besturdubooks.wordpress.com

متن

فقال یا ایها الناس! افرجوالی فافرجواله فجاء حتی اکب علیه ومسه فقال انک میت وانهم میتون ثم قبله قالو ایا صاحب رسول الله ﷺ اقبض رسول الله ﷺ قال نعم فعلموا ان قد صدق قالو ایا صاحب رسول الله ﷺ ایصلی علی رسول الله ﷺ قال نعم قالو او کیف قالو اید خل قوم فیکبرون ویصلون ویدعو ن ثم یخرجون حتی ید خل الناس قالو ایاصاحب رسول الله ﷺ اید فن رسول الله ﷺ قال نعم قالوا این قال فی المکان الذی قبض الله فیه روحه فان الله لم یقبض روحه الا فی مکان طیب فعلموا ان صدق ثم امر هم ان یغسله بنو ابیه واجتمع المهاجرون یتشاورون فقالوا انطلق بنا الی اخواننا من الانصار ندخلهم

ترجمہ

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے لوگو میرے لئے راستہ چھوڑ و سب لوگ ہٹ گئے آپ نے جھک کر رسول اللہ ﷺ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں لوگوں نے یہ کلمہ سن کر عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے یار اے نبی کے مصاحب کیا واقع میں آپکا انتقال ہی ہو گیا فرمایا ہاں صحابہ نے جان لیا کہ آپ نے سچ کہا پھر بولے اے صاحب رسول اللہ ﷺ کیا آپ پر نماز پڑھائی جائے گی فرمایا کیوں نہیں عرض کیا (اس کی کیفیت بتادو) کہ کیونکر نماز ہوگی فرمایا پہلے ایک قوم داخل ہو کر تکبیر نماز دعا پڑھ کر چلی جائے پھر دوسرا گروہ اس طرح کرے حتی کہ سب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں صحابہ بولے اے صاحب رسول اللہ ﷺ کیا رسول اللہ ﷺ دفن کئے جائیں گے فرمایا ہاں عرض کیا کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض کی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا آپ کو عبد المطلبؓ (۱) کی اولاد غسل دے پھر مہاجرین مشورۂ خلافت کے لئے جمع ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے انصار بھائیوں میں تشریف لے چلیں تا کہ ان کو بھی ہم

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کے غسل میں آپ کے چچا اور چچا کے بیٹے شریک ہوئے چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق حضرت عباسؓ، حضرت علی، فضل، قثم اور حضرت عباسؓ کے دونوں صاحبزادے اسامہ بن زید اور حضرت صالحؓ وغیرہ نے جناب سرور کائنات ﷺ کو غسل دیا ان حضرات کے سوا اور کوئی شخص غسل میں شریک نہ تھا ابھی تجہیز و تکفین سے فارغ بھی

besturdubooks.wordpress.com

نہ ہوئے تھے کہ یکا یک ایک شخص حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ قبیلہ سقیفہ نبی ساعدہ کے سردار اس غرض سے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے میں سے ایک شخص کو اپنے لیئے منتخب کر کے سردار بنالو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ یہ خبر سنتے ہی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور نبی ساعدہ کے سقیفہ کا راستہ لیا راستے میں حضرت ابوعبیدہؓ ملے اسی اثنا میں انصار کے دو اور شخص ان کے ساتھ ہو لئے اور پانچوں آ کر وہاں تک پہنچے۔

متن

معنافي هذا الا مرفقالت الا نصار منا ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه من له مثل هذه الثلاث ثاني اثنين اذهما في الغار اذيقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما ثم بسط يده فبايعه وبا يعه الناس بيعة حسنه جميلة رواه ابو عيسى الترمذى و في رواية ان ابابكر الصديق لما مات النبى ﷺ اصابه حزن شديد فما زال يجرى بدنه حتى لقى بالله تعالى وفى رواية ان ابابكر كان ارسل غلامه لياتيه بخبر رسول الله ﷺ وجاء ه الغلام فقال سمعت انهم يقولون مات محمد فركب ابوبكر على الفرس وقال وامحمداه! وانقطاع ظهراه! وبكى فى الطريق حتى اتى مسجد رسول الله ﷺ عن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه قال خطب ابوبكر فقال والله ماكنت حريصاً على الا مارة يوما ولاليلة قط ولا كنت راغباً ولا سالتها الله فى سرو لا علانية ولكنى اشفقت من الفتنة وما لى فى الامارة

ترجمہ

مشورۂ خلافت میں اپنے ہمراہ داخل کریں (سب لوگوں کے جمع ہونے کے بعد) انصار نے کہا ایک امیر تو ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ہونا چاہیئے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تین باتیں کس شخص میں پائی جاتی ہیں پھر یہ آیت پڑھی کہ) ثانی اثنین اذهمافى الغار اذيقول لصاحبه لاتحزن ان الله معنا اور فرمایا بتلاؤ وہ دونوں کون ہیں پس حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ پھیلا کر آپ سے بیعت کی اور تمام لوگوں نے بیعت حسنہ جمیلہ (بلا اکراہ) کی۔ (۱) ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال سے حضرت ابوبکرؓ کو ایسا سخت صدمہ ہوا جس سے دن بدن آپ کا بدن دبلا ہوتا اور گھلتا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے غلام کو رسول اللہ ﷺ کی خبر کے لئے بھیجا اور اس نے آ کر بیان کیا میں نے صحابہ کو کہتے سنا کہ محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا پس آپ گھوڑے پر سوار ہو کر ہائے محمد ﷺ ہائے

besturdubooks.wordpress.com

میری پیٹھ ٹوٹ گئی کہتے اور سارے راستے میں روتے ہوئے مسجد نبوی میں تشریف لائے (۲) حاکم نے مستدرک میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے خطبہ پڑھ کر فرمایا بخدا مجھ پر کوئی وقت رات دن ایسا نہیں آیا جس میں ،میں نے خلافت کا لالچ کیا یا اس کی کسی قسم کی رغبت یا کبھی پوشیدہ اور علانیہ خدا تعالیٰ سے سوال کیا ہو۔ مگر فتنہ کے خوف سے میں نے اسے قبول کیا مجھے خلافت میں کوئی راحت نہیں

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ نے اس آیت سے اپنے اجمال کی تفصیل ثابت کی ہے کہ یہ تین خصلتیں تم میں سے کسی اور میں نہیں تم ان فضیلتوں کے رکھنے والے نہیں تو استحقاق خلافت کیسا؟ پھر یہ آیت پڑھ کر ان تینوں فضیلتوں کو بتلا دیا کہ دیکھو جس وقت آنحضرت ﷺ غار میں تشریف رکھتے تھے تم میں سے کوئی ان کے ساتھ نہ تھا صرف ابوبکر صدیق اس وقت موجود تھے دوسری بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ غار میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں صاحب رسول ﷺ فرمایا تیسرے یہ فضیلت کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو فرمایا اے میرے یار غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا بھلا بتاؤ وہ کون شخص ہیں جن کی اس آیت میں تفصیل میں نے پڑھ کر سنائی ہے اس کے بعد سب نے بیعت کر لی اور بیعت حسنہ جمیلہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ سب لوگ اس بیعت پر راضی تھے خلوص قلب کے ساتھ بیعت کی بداعتقادی کے ساتھ نہیں کی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۱۸/۱، ۱۰۰۹/۲، طبری ۴۵۷/۲، مستدرک حاکم: ۶۶/۳، بیھقی: ۱۵۲/۸، البدایة والنهایة: ۲۵۰/۵، ۳۰۲/۶

۲) کنز العمال: ۴۸/۴

متن

من راحة لقد قلدت امراً عظيما مالي به من طاقة ولا بد الا بتقوية الله فقال علي والزبير ما أغضبنا الا لأنا أخرنا عن المشورة وانما نرى ابابكر احق الناس بها وانه لصاحب الغار وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلاة بالناس وهو حي رواه الحاكم في المستدرک و موسى بن عقبة وفي رواية انه رضيه لديننا افلا نرضاه لدنيانا عن عبدالله بن قيس ابي موسىٰ الاشعري رضي الله عنه قال مرض النبي ﷺ فاشتد مرضه فقال مروا ابابكر فليصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقيق اذا قام مقامک لم يستطع ان يصلي بالناس قال مري

besturdubooks.wordpress.com

ابابکر فليصل بالناس فعادت فقال مرى ابابكر فليصل بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه الرسول فصلى بالناس فى حيوٰة النبى ﷺ

ترجمہ

میرے گلے میں ایک ایسے سخت امر کا ہار ڈالا گیا ہے جس کے تحمل کی میں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جس کو میں دشوار جانتا ہوں مگر اللہ کی مدد سے حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ نے فرمایا ہم ابوبکرؓ کو امر خلافت میں تمام لوگوں سے مستحق زیادہ دیکھتے اور ان کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول تو وہ صاحب الغار ہیں دوسرے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات میں انہیں امامت کا حکم فرمایا مگر ہم کو تو صرف مشورے میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند کیا تو ہم اپنی دنیا کے لیے کیوں نہ پسند کریں (۱)۔ بخاری میں عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کو کہو لوگوں کو نماز پڑھا ویں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکرؓ ایک نرم دل شخص ہیں آپ کے مقام پر کھڑے ہونے سے ان کو ضبط نہ ہوگا اور لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا (اے عائشہ) ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھا دیں عائشہ نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ سے سہ بارہ وہی فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ کو کہو لوگوں کو نماز پڑھا دیں تم یوسف علیہ السلام کے مصاحب ہو حضرت ابوبکرؓ کے پاس قاصد آیا اور آپ نے رسول خدا ﷺ کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی (۲)

تخریج احادیث

۱) تاريخ الخلفاء : : ٦٩، صحيح البخارى : ١/٩٣

متن

رواه البخارى **عن** عروة عن عائشةؓ ان فاطمة بنت النبى ﷺ ارسلت الى ابى بكر تسأله ميراثها من رسول الله ﷺ مما افاء الله عليه عزو جل بالمدينة وفدک وما بقى من خمس خيبر فقال ابوبكران رسول الله ﷺ قال لا نورث ماتركنا صدقة انما يا كل 'ال محمد فى هذا المال وانى والله لا اغير شيئا من صدقة رسول الله ﷺ عن حالها التى كان عليها فى عهد رسول الله ﷺ ولأعملن فيها بما عمل به رسول الله ﷺ فابى ابوبكر ان يدفع الى فاطمة منها شيئا فوجدت فاطمة على ابى بكر فى ذلک فهجرته فلم تكلمه حتى

besturdubooks.wordpress.com

توفیت وعاشت بعد النبی ﷺ ستة اشهرٍ فلما توفیت دفنها زوجها علیّ لیلا ولم یوذن بها ابابکر وصلی علیها وکان لعلیّ من الناس

ترجمہ

بخاری میں عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرأ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے کسی شخص کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس لئے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے فدک اور مدینہ میں بدون جنگ کے رسول اللہ ﷺ کے واسطے ارزانی فرمایا تھا اور جو خیبر کے خمس میں سے آپ کا مال باقی رہا تھا میراث کہ دینا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا (۱) صدقہ یعنی وقف ہے ہاں اس مال میں سے آل محمد ﷺ کا کفاف جاری رہے گا بخدا رسول اللہ ﷺ کا روزینہ صدقہ اسی حال پر رہنے دوں گا جس طرح آپ کے زمانہ میں تھا ایک ذرہ بھر تغیر نکروں گا اور جیسا رسول اللہ ﷺ اس میں تصرف کرتے تھے میں بھی اسی طرح کروں گا غرض یہ کہ حضرت ابوبکرؓ نے انکار کیا (۲) اور فاطمہ زہرا کو اس مال میں سے (بطریق ترکہ) کچھ نہ دیا اس سے حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکرؓ پر اس درجہ غصہ آیا کہ گو کامل چھ مہینے رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہیں مگر نہ حضرت ابوبکرؓ سے مال کی بابت کلام کیا نہ ان سے ملیں (یعنی اس سے پہلے جو انبساط تھا وہ اب انقباض سے مبدل ہو گیا) پس جب حضرت فاطمہ کی وفات ہوئی تو ان کو حضرت علیؓ نے بدون حضرت ابوبکرؓ کی اطلاع کے رات ہی کو نماز پڑھ کر دفن کر دیا اب تک تو حضرت علی

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس زمین مدینہ منورہ، فدک اور خیبر میں تھی آپ کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیبیوں کا سال بھر کا خرچہ نکال کر باقی محتاج مسلمانوں میں خرچ کرتے اس لئے فرمایا یہ مال وقف ہے وارثوں کی میراث اس میں جاری نہ ہوگی ہاں اس زمین کا محاصل بیویوں اور کارندے کے خرچ کے بعد وہ بھی صدقہ ہے کارندے سے مراد یا تو خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں عدم وراثت کی وجہ سے ایک دقیق حکمت ہے کہ خلق خدا کو یہ معلوم ہو جائے کہ پیغمبروں کی محنت اور جانفشانی صرف خدا کے لئے ہے دنیا کا کچھ بھی لگاؤ نہیں حتیٰ کہ اولاد اور وارثوں کا بھی حصہ نہیں (علوی)

۲۔ یعنی بطریق میراث اور ترکہ مال دینے سے انکار کیا نہ کہ مطلق روزینہ اور سال بھر کے نان ونفقہ سے، اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمال دیانت کی دلیل ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوتا رہا آپ نے اس میں ذرہ بھی تغیر وتبدل جائز نہ رکھا اور صاف صاف فرمایا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اسی طرح کروں گا۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱، ۲) صحیح البخاری : ۱/۵۲۶، ۲/۵۷۲، طحاوی : ۱/۲۹۸

متن

وجہٌ حیاة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجوه الناس فالتمس مصالحة ابی بکر ومبا یعته ولم یکن یبایع تلک الا شهر فارسل الی ابی بکر أن ائتنا ولا یأ تنا احد معک کراهیة لیحضر عمر فقال عمر لا والله لا تدخل علیهم وحدک فقال ابوبکر وما عسیتهم أن یفعلوه بی والله لأتینهم فدخل علیهم ابوبکر فتشهّد علی فقال اناقد عرفنا فضلک وما اعطاک الله ولم ننعس علیک خیراً ساقه الله الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نری لقرابتنا من رسول الله ﷺ نصیبا حتی فاضت عینا ابی بکر فلما تکلم ابوبکر قال والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله ﷺ احب الی ان اصل من قرابتی واماالذی شجر بینی وبینکم من هذه الاموال فانی لم آل فیها عن الخیر ولم اترک امراً رایت رسول الله ﷺ

ترجمہ

حضرت فاطمہ کے باعث عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کی انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے روکنا اور انکار کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (ا) حضرت ابوبکرؓ سے مصالحت اور بیعت کی جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ ان ایام میں حضرت فاطمہ کے اشتغال سے آپ کو فرصت ہوئی پس آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو بلایا اور کہلا بھیجا کہ آپ کے ساتھ دوسرا کوئی شخص نہ آئے (کیونکہ آپ کو خوف تھا کہ اگر حضرت عمرؓ تشریف لائیں گے تو عتاب زیادہ کریں گے اس وجہ سے) حضرت عمرؓ کے آنے کو اچھا نہ جانتے تھے یہاں حضرت عمرؓ نے فرمایا (اے ابوبکرؓ) بخدا آپ وہاں تنہا نہ جائیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برا کریں گے بخدا میں اکیلا ہی جاؤں گا پس حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے خطبہ پڑھ کر فرمایا (اے ابوبکرؓ) آپ کی فضیلت اور جو اللہ کی عنائتیں آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بزرگیاں اللہ تعالی نے آپ کو مرحمت فرمائیں ہم کو ان پر مطلق حسد و بغض نہیں مگر چونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے مشورۂ خلافت میں شریک ہونے کے مستحق تھے اور آپ نے ہمیں کسی خاص وجہ سے علیحدہ کر دیا اس سے کچھ خیال تھا یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ کی آنکھیں بہہ نکلیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے ناتے کی صلہ رحمی سے رسول اللہ ﷺ کے اہل

besturdubooks.wordpress.com

قرابت مجھے بہت محبوب ہیں ہاں مجھ میں اور تم میں تنازع واختلافات کا باعث جو یہ اموال ہوئے ہیں سو میں کبھی بھلائی میں تقصیر نہ کروں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اسے کبھی ترک نہ کروں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اس باب میں تحقیق یہ ہے کہ اول تو حضرت فاطمہؓ کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی اس وجہ سے حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ نے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس مال کے بابت جو رسول اللہ ﷺ کے قبضہ تصرف میں تھا سوال کیا مگر جب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میراث کے طریق تو میں آپ کو نہ دوں گا البتہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جس طرح آپکو ملتا تھا وہی لئے جایئے تو آپ سمجھ گئیں گو آپ کو اس وقت کچھ ملال بھی ہوا جیسا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے لیکن بعد میں بہت خوشی سے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دلاتی ہوں کہ میرے والد کے طریقہ کو نہ چھوڑنا اور میں خدا کو گواہ کرتی ہوں جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوتا ہے صرف اتنی بات ہے نیز یہ حدیث صرف حضرت صدیق اکبرؓ ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی بداعتقاد طعنہ زنی کرے بلکہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ بھی اس کے راوی ہیں غرضیکہ ایمان دار کو اتنا ہی کافی ہے اور بدگمانی کا علاج تو پیغمبر کے پاس بھی نہیں۔

متن

يصنعه فيها الا صنعته فقال علی لابی بكر موعدک العشية للبيعة فلما صلی ابوبكر الظهر رقی علی المنبر فتشهد وذكر شان علیّ وتخلفه عن البيعة وعذره بالذی اعتذ راليه ثم استغفر وتشهد علی فعظم حق ابی بكر وحدث انه لم يحمله علی الذی صنع نفاسة علی ابی بكر ولا انكار للذی فضله الله به ولكنا كنا نری لنا فی هذا الامر نصيبا فاستبد علينا فوجد نا فی انفسنا فسر بذلک المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الی علی قريبا حين راجع الا مر بالمعروف رواه البخاری وفی رواية منهاج السالكين ان ابابكر لمارای ان فاطمة انغضبت وهجر ته ولم تتكلم بعد ذلک فی امر فدک كبر ذلک عنده فاراد استرضاء ها فاتا ها فقال لها صدقت يا ابنة رسول الله ﷺ فيما ادعيت ولكنی رايت رسول الله ﷺ يقسمها فيعطی الفقراء

ترجمہ

حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا میرے بیعت کا وعدہ کل زوال کے بعد ہے حضرت ابوبکرؓ تشریف لے گئے اور

besturdubooks.wordpress.com

ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر چڑھے خطبہ پڑھ کر کچھ حضرت علیؓ کا تذکرہ آپ کا بیعت سے تخلف اور وہ عذر جو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علیؓ کے لئے استغفار اور دعا مانگ کر نیچے اتر آئے اس کے بعد حضرت علی نے منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کی بڑائی اور استحقاق بیان کیا یہ بھی بیان میں فرمایا مجھ سے تخلف بیعت ہوئی یہ کوئی حضرت ابوبکرؓ پر حسد کی وجہ سے نہ تھی اور خدا تعالی نے جو فضیلت انہیں دی ہے نہ اس کا ہمیں انکار تھا لیکن ہم اس مشورے میں اپنا بہت بڑا حصہ خیال کرتے تھے اس کی علیحدگی نے البتہ ہمیں کچھ رنج پہنچایا اس گفتگو سے تمام مسلمان خوش ہو گئے اور اصبت (آپ سید ھے راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے گے پس جس وقت حضرت علیؓ نے امر معروف (تمام صحابہ کی موافقت) کی طرف مراجعت فرمائی تو تمام صحابہ کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے (١) ایک روایت میں یوں ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا فاطمہ زہراؓ مجھ سے ناراض ہیں فدک کی بابت اب مجھ سے کلام نہیں کرتیں وہ پہلی سی خوش مزاجی کے ساتھ پیش نہیں آتیں تو آپ کو بہت ناگوار ہوا آپ انکی دل جوئی کے لئے ان کے پاس آئے اور فرمایا اے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی آپ اپنے دعوے میں سچی ہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ تمہاری اور تحصیلدار کی قوت نکالنے کے بعد وہ اس مال کو فقیروں

تحقیقات وتعلیقات

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت ابوبکر و حضرت علیؓ کے درمیان کچھ بھی کہے تو یہ امر بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ ہر ایک ان میں سے دوسرے کی فضیلت ومنقبت کا معترف ومقر تھا اور بلا شبہ ان کے دل آپس میں ایک دوسرے کے ادب و احترام میں متفق تھے اگر چہ طبع بشری اور جبلت انسانی کے کبھی کبھی ایسے خیالات غالب آ جاتے ہیں مگر دیانت ان امور کو قبول نہیں کرتے اور دونوں میں طلب صادق تھی جیسا کہ ان دونوں حضرات کو پیش آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیعت ابوبکرؓ کی تاخیر پر روافض منہ کھولتے ہیں اور ان کے ہذیان اس باب میں مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر ثابت ہیں۔

تخریج احادیث

١) صحیح البخاری باب غزوۃ خیبر : ٢/٦٠٩

متن

والمساکین وابن السبیل بعد ان یوتی منها قوتکم والصانعین بها فقالت افعل فیها کما کان ابی رسول الله ﷺ یفعل فیها فقال ذلک علی ان افعل فیها ما کان یفعل ابوک فقالت والله لتفعلن فقال والله لا فعلن ذلک فقالت اللهم اشهد فرضیت بذلک واخذت العهدعلیه وکان ابوبکر یعطیهم منها قوتهم ویقسم الباقی فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل عن

besturdubooks.wordpress.com

الشعبی ان ابابکرؓ عاد فاطمةؓ فی مرضها فقال علیؓ هذا ابوبکر یستاذن علیک قالتؓ اتحب ان اذن له قال نعم فاذنت له فدخل علیها فرضاها حتی رضیت رواه البیهقی باسنادصحیح وفی الریاض النضرة للمحب الطبری دخل ابوبکر علی فاطمةؓ فاعتذر الیها وکلمها فرضیت عنه وعن الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمة غضبت علی ابی بکر فخرج ابوبکرؓ حتی قام علی بابها فی یوم حار

ترجمہ

اور مسکینوں مسافروں کو تقسیم کرتے تھے(۱) حضرت فاطمہؓ نے فرمایا آپ بھی اس میں وہی کیجئے جو میرے والد رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھ پر فرض ہے کہ جس طرح آپ کے والد کرتے تھے اسی طرح میں بھی کروں حضرت فاطمہ نے فرمایا بخدا تم ویسا ہی کرو آپ نے فرمایا خدا کی قسم ویسا ہی کروں گا پھر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے اللہ تو اس امر پر شاہد رہ کہ میں اس پر عہد کرتی ہوں اور میں اس پر راضی ہوگئی اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ ان کا حصہ نکال کر پہلے بھیج دیتے اور باقی فقیروں، مسکینوں اور مسافروں کو بانٹتے۔(۲) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی بیماری میں حضرت ابوبکرؓ ان کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے حضرت علیؓ نے کہا اے فاطمہ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے ہیں اور تمہارے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا تم ان کا آنا محبوب رکھتے ہو کہا ہاں آپ کو اندر آنے کی اجازت ہوئی حضرت ابوبکرؓ نے نرم نرم باتوں سے آپ کو راضی کیا اور وہ راضی ہوگئیں اس کو بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے، ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہ سے اپنی معذرت چاہی اور کچھ ایسی باتیں کیں جس سے وہ راضی ہوگئیں۔(۳) اوزاعی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکرؓ سے خفا ہوئیں تو وہ گرمی کی سخت دھوپ میں آپکے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوگئے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ واضح ہو کہ اس حدیث میں دو ایسی باتیں ہیں جن سے بڑے بڑے مطالب مفہوم اور مغلق اشکال مکشوف ہوئے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں اول اتباع سنت کہ حضرت فاطمہؓ نے صرف حضور اکرم ﷺ کے قول لانورث ماترکنا صدقۃ کے سنتے ہی اپنے قول سے رجوع فرمالیا اور قسمیں دلا کر فرمانے لگیں میں اسی وقت خوش ہوں گی جب رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کے موافق اس باب میں فیصلہ ہوگا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کا یہ فرمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ جیسا اس مال میں تصرف کروں گا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت فاطمہؓ دل سے ان سے راضی ہوگئیں اور اپنی رضا پر اللہ تعالیٰ کو شاہد بنایا دوسرا اہم مطلب یہ نکلا کہ بعض متعصبین جو ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کو ناجائز سمجھ کر آپ کی خلافت کو دھبہ لگانا چاہتے تھے اور استدلال حدیث بالا

besturdubooks.wordpress.com

بخاری شریف کی حدیث سے کرتے تھے وہ اشکال تارِ عنکبوت کی طرح نیست ونابود ہوگیا کیونکہ حدیث میں صراحت کے ساتھ بیان ہے کہ حضرت فاطمہؓ آپ سے بالکل راضی ہوگئیں اور اپنے دعوے سے جو دراصل ان کی سمجھ میں نہیں آیا تھا مراجعت فرمائی۔

تخریج احادیث

۲) سنن بیھقی: ۲۳۵/۶، ۵۰/۹، کنز العمال: ۵۷۰/۴

۳) الریاض النضرة فی مناقب العشره للمحب الطبری :۱۷۶/۱ طبع بیروت

متن

ثم قال لا ابرح مكانی حتی ترضی علی بنت رسول الله ﷺ فدخل علیها علیؓ فاقسم علیها فرضیت علیه رواه ابن السمان فی الموافقة وقال رسول الله ﷺ فی مرضه سدوا لی هذه الابواب الشوارع الی المسجد الا باب ابی بكر فانی لا اعلم رجلا احسن یدا عندی فی الصحابة من ابی بكر و عن ابن عمر جاء ابوبكرؓ فقال یا رسول الله ائذن لی فامرضک واكون الذی اقوم علیک قال یا ابابكر ان لم احمل ازواجی وبناتی واهل بیتی علاجی ازدادت مصیبتی علیهم عظما وقد وقع اجرک علی الله وفی سیرة ابن هشام فلما خرج رسول الله ﷺ تفرج الناس فعرف ابوبكر الناس لم یصنعوا ذلک الا لرسول الله ﷺ فنكص عن مصلی فدفع رسول الله ﷺ فی ظهره وقال صل بالناس وجلس رسول الله ﷺ الی جنبه فصلی قاعدا عن یمین ابی بكر فلما فرغوا من الصلواة قال ابوبكر یا رسول الله انی اراک

ترجمہ

اور فرمایا جب تک حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی مجھ سے راضی نہ ہوں گی میں یہیں کھڑا رہوں گا حضرت علیؓ فاطمہ زہراؓ کے پاس آئے اور انہیں اسباب میں قسم دلائی پس وہ حضرت ابوبکرؓ سے راضی ہوگئیں اس کو حضرت ابن سمانؒ نے موافقہ میں روایت کیا ہے کہ نیز رسول اللہ ﷺ نے مرض موت میں فرمایا یہ سب دروازے مسجد میں آمد ورفت کے بند کردو مگر ابوبکرؓ کا دروازہ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں سے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جو انہوں نے کیا ہے۔(۱) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آئے اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اپنی تیمارداری اور خدمت کرنے کی

besturdubooks.wordpress.com

اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ اس حال میں اگر میں اپنی بیبیوں، بیٹیوں اہل بیت سے علیحدہ ہوں گا اور وہ میرے علاج میں مصروف نہ ہوں گے تو میری یہ مصیبت سب سے زیادہ ان پر ہو جائے گی ہاں اس کا اجر تمہارے لئے اللہ تعالیٰ پر ثابت ہو چکا۔ سیرۃ ابن ہشامؒ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے تو لوگ (جو نماز پڑرہے تھے) آپ کے آنے کے لئے جگہ چھوڑنے لگے حضرت ابوبکرؓ پہچان گئے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے واسطے ہی کشادگی کررہے ہیں آپ بھی مصلے سے کھسکنے لگے مگر حضرت ﷺ نے آپکی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا نماز پڑھائے جاؤ اور آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی دائیں کروٹ میں بیٹھ کر نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

٢۔ یعنی صفیں چیر پھاڑ کر اول صف میں پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کے دائیں کروٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے اس سے معلوم ہوا کہ صفوں کو چیر کر صف اول میں جانا درست ہے مگر اسی وقت جب وہاں جگہ خالی ہو یا وہ شخص امام ہو دوسری روایتوں میں یوں بھی آیا ہے کہ ابوبکرؓ پیچھے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو اماموں کے پیچھے درست ہے اور اگر امام غائب ہو تو دوسرے کو امام بننا جائز ہے پھر جب اصلی امام آجائے تو اس کو اختیار ہے چاہے اقتداء کرے یا خود امام ہو جائے ابن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ یہ بات اور امام کے لئے نہیں ہو سکتی بلکہ یہ آنحضرت ﷺ کے خصائص میں سے تھا اور اس کے عدم جواز پر اجماع کا دعوٰی کیا ہے علامہ زرقانیؒ کہتے ہیں اجماع کا دعوٰی غلط ہے اور شوافع حضرات کے نزدیک یہی صحیح و مشہور ہے۔

تخریج احادیث

١) احیاء العلوم للغزالی: ٢٦٢/٤، تاریخ بغداد: ٣٦٩/٤، مسند احمد: ١٦٩/٤، صحیح البخاری: ١٦٢/١

متن

قد أصبحت بنعمة من الله وفضل كما نحب واليوم يوم بنت خارجة افاتيها قال نعم ثم قال دخل رسول الله ﷺ وخرج ابوبكر الى اهله بالسنح والروايات متعاضده على ان الامام كان ابوبكر وروى عن ابن عباس انه قال لم يصل النبى ﷺ خلف احد من امته الا خلف ابى بكر وصلى خلف عبدالرحمن بن عوف فى سفر ركعة وروى عن رافع بن عمرو بن عبيد عن ابيه انه قال لما ثقل النبى ﷺ عن الخروج امر ابابكر ان يقوم مقامه فكان يصلى بالناس وربما خرج النبى ﷺ بعد ما دخل ابوبكر فى الصلوة ويصلى خلفه ولم يصل خلف احد غيره الا

besturdubooks.wordpress.com

انه ﷺ صلى خلف عبدالرحمن بن عوف ركعة واحدة فى سفروفى اسد الغابة عن الحسن البصرى عن على بن ابى طالب قال قدم رسول الله ﷺ ابابكر وصلى بالناس وانى شاهد غير غائب وانى لصحيح غير مريض

ترجمہ

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ویسی صحت آپ کی ہمیں دکھائے آج بنت خارجہ (حضرت ابوبکرؓ کی بیوی) کی باری ہے اگر آپ فرمائیں تو چلا جاؤں فرمایا بہتر ہے یہ کہہ کر آپ تو حجرے میں تشریف لے گئے اور ابوبکرؓ اپنی بی بی کے پاس موضع سخ میں چلے گئے غرضکہ تمام مرویات حضرت ابوبکرؓ کی امامت پر متفق ہیں ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے امتیوں میں سے کسی کے پیچھے حضرت ابوبکرؓ کے سوا نماز نہیں پڑھی (حضر میں نہ سفر میں) ہاں ایک سفر میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی۔(۱) رافع بن عمرو بن عبیدؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر مرض کی سختی سے باہر نکلنا دشوار ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا کہ ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں حضرت ابوبکرؓ کے سوا کسی کے پیچھے آپ نے نماز نہیں پڑھی مگر عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں۔ اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو مقدم کیا اور انہوں نے نماز پڑھائی باوجود یہ کہ میں موجود تھا کہیں غائب نہ تھا تندرست تھا بیمار نہ تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے نماز پڑھنا مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے مگر اس فضیلت سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت میں کچھ نقص پیدا نہیں ہوتا کیونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امامت کا آپ نے خود حکم فرمایا اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اس کا حکم نہیں کیا گیا چونکہ وقت نماز کا تنگ ہو گیا تھا اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے کہیں دور نکل گئے تھے یہاں لوگوں نے کہا کہ نماز کا وقت جاتا ہے عبدالرحمٰن نماز پڑھائیں لہٰذا انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی اور جب ایک رکعت رہ گئی تو رسول اللہ ﷺ بھی آملے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

تخریج احادیث

۱) البداية والنهاية: ۲۴۴/۵

۲) طبقات ابن سعد: ۲۷/۳

besturdubooks.wordpress.com

متن

ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا لدنيا نا من رضى الله ورسوله لديننا وما وقع في مرضه اشتد وجعه يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ايتني بكتف اولوح اكتب لا بي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبدالرحمن ليقوم قال ابى الله والمؤمنون ان يختلف عليك يا ابابكر عن ايوب بن بشير ان رسول الله ﷺ خرج عاصبا راسه حتى جلس على المنبر ثم قال اول ماتكلم به انه صلى على اصحاب محمد و استغفر لهم فاكثر الصلوة عليهم ثم قال: ان عبدامن عبادالله خيره الله عزو جل بين الدنيا والاخرة وبين ماعنده فاختار ما عندالله قال ففهما ابوبكر وعرّف انه نفسه يريد فبكى وقال بل نفديك بانفسنا وابنا ئنا فقال على رسلك يا ابابكر ثم قال انظر واهذه الابواب اللا حظه فى المسجد فسد وها الا بيت ابى بكر فانى لا اعلم احد اكان افضل فى

ترجمہ

اگر رسول اللہ ﷺ کو میری تقدیم منظور ہوتی تو وہ مجھ ہی کو مقدم کرتے پس جس کو اللہ رسول نے ہمارے دین پر ترجیح دی اور پسند کیا ہم اسے اپنی دنیا پر فضیلت دیں گے (ا) بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب جمعرات کے دن آپ کے مرض نے شدت پکڑی تو آپ نے کتابت کے ارادہ سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے اشارہ کر کے فرمایا میرے پاس ایک ہڈی کا شانہ یا تختی لاؤ جس پر حضرت ابوبکرؓ کے لئے خلافت کا ایسا فرمان لکھ دوں جس سے اس پر اختلاف نہ ہو عبدالرحمٰنؓ جانے لگے کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے اشارہ کر کے فرمایا اللہ اور مؤمنین تمہاری خلافت کے اختلاف میں انکار کریں گے (یعنی تمہاری خلافت میں کسی کو اختلاف نہ ہوگا) ایوب بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سر سے پٹی باندھے ہوئے مسجد میں تشریف میں لائے اور منبر پر بیٹھ گئے پس سب سے پہلے جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے اپنے یاروں پر دعا پڑھی اور بخشش مانگی کثرت سے درود پڑھے اور پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا مگر اس بندہ نے عقبےٰ کی نعمتیں دنیا پر پسند کیں حضرت ابوبکرؓ آپ کے کلام کی رمز سمجھ گئے اور پہچان لیا کہ آپ تو اپنے تئیں فرما رہے ہیں (چیخ چیخ کر) فرمانے لگے ہم اپنی جانیں اپنی اولادیں آپ پر سے فدا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوبکر ٹھہر جاؤ (حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا اس مسجد کے کل دروازوں کو بند کر دو مگر ابوبکرؓ کا گھر سوکھلا رہنے دو [ا] کیونکہ جیسے اپنی صحت

besturdubooks.wordpress.com

میں ابوبکرؓ کے احسان مجھے معلوم ہیں اس سے بڑھ کر اور کسی کے نہیں۔ (٢)

تحقیقات وتعلیقات

ا

مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے دروازے تھے حضور اکرم ﷺ نے وفات کے قریب فرمایا کہ سب دروازے بند کردو صرف ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہے اور دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ میں سب کے دروازوں میں اندھیرا دیکھتا ہوں مگر ابوبکرؓ کے دروازے پر نور معلوم ہوتا ہے اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کی کمال فضیلت تمام اصحاب پر ثابت ہوئی اور صاف اشارہ آپ کی خلافت کی جانب کیا گیا ہے۔

تخریج احادیث

١) اسد الغابة: ٢١٦/٣

٢) صحیح البخاری: ٥١٦/١

٣) جامع الترمذی: برقم ٣٥٩٣

متن

صحبته عندی يد امنه قال ابن هشام يروی الا باب ابی بكر عن بعض آل ابی سعيد المعلی ان رسول الله ﷺ قال يومئذفی كلا مه هذا فانی لو كنت متخذامن العباد خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ولكن صحبه واخاء ايمان حتی يجمع الله عزو جل بيننا عنده رواهما محمد ابن اسحق فی مغازيه عن ابی جحيفة قال دخلت علی علی فی بيته فقلت يا خير الناس بعد رسول الله ﷺ فقال سهلايا ابا جحيفة الا اخبرک بخير الناس بعد رسو ل الله ﷺ ابوبكر وعمر ويحک يا ابا جحيفة! لا يجتمع بغضی وحب ابی بكر و عمر فی قلب مومن رواه الدارقطنی وعنه انه كان يری ان عليا افضل الا مة تسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدافقال له علی بعد ان اخذ بيده و ادخله بيته ما احزنک يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبر ک بخير الامة خير ها ابوبكر ثم عمر قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا

ترجمہ

ابن ہشام کی روایت میں (بیت کی جگہ) اَلَاباب ابی بکر واقع ہے بعض ابوسعید معلیٰ کی آل میں سے روایت کرتے

besturdubooks.wordpress.com

ہیں کہ اس دن آپ نے یہ بھی فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو دوستی میں اختیار کرتا مگر ایمانی برادری اور اسلامی (۱) دوستی کافی ہے حتی کہ اپنے پاس اللہ ہمیں اسے جمع کرے ان دونوں حدیثوں کو ابن اسحٰق نے اپنے مغازی میں بیان کیا ہے دارقطنی میں ابوجحیفۃ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کے گھر میں جا کر کہا اے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے، آپ نے فرمایا خاموش اے ابوجحیفۃ رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین صحابہ ابوبکر و عمر ہیں اے ابوجحیفۃ تجھے خرابی ہو ابوبکر و عمر کی محبت اور میری دشمنی مومن کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتی (۲) دارقطنی میں ابوجحیفۃ سے دوسری روایت یہ ہے کہ میں حضرت علی کے افضل امۃ ہونے کا معتقد تھا مگر جب میں نے اپنے اعتقاد کے مخالف لوگوں کی باتیں سنیں تو سخت صدمہ اور نہایت رنج ہوا ایک دن حضرت علیؓ میرا ہاتھ پکڑ کے اپنے گھر لے گئے اور فرمایا اے ابوجحیفۃ تیرے غمگین ہونے کا کیا باعث ہے میں نے لوگوں کے اقوال بیان کئے آپ نے فرمایا میں تجھے بہترین امت میں سے اطلاع کرتا ہوں (اے جحیفہ) افضل ترین امت میں ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ۔ ابوجحیفۃ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی بالمشافہہ اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے خدا سے عہد کیا۔ (۳)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ شرح صحیح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس باب میں بہت سی ایسی حدیثیں جو اس کے ظاہر میں مخالف معلوم ہوتی ہیں بطریق متعددہ مروی ہیں چنانچہ حدیث سعد بن وقاص کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کے اندر آنے کے جس قدر دروازے ہیں سب بند کر دیئے جائیں مگر حضرت علیؓ کا دروازہ کھلا رہے اسی طرح طبرانی نے رجال ثقات سے اسی مضمون کو روایت کیا ہے دونوں حدیثوں میں مطابقت اسی طرح ہوسکتی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے پہلے حکم فرمایا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کی بابت آخری موت کے وقت فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱/۵۱٦، صحیح مسلم: ۲/۲۷۲

۲) تاریخ الخلفاء: ۵۳

۳) اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں ج ۳: ۲۲۸ میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۹۳۲ پر ج ۱: ۱۱۵ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں ج ۱: ۲۲۸ پر نقل کیا ہے۔

متن

ان لا أکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی ما بقیت رواه الدار قطنی عن عبد خیر

besturdubooks.wordpress.com

قال قام علی علی المبنر فذکر رسول اللہ ﷺ فقال قبض رسول اللہ ﷺ واستخلف ابوبکر فعمل بعملی وساربسیرته حتی قبضه اللہ عزو جل علی ذلک ثم استخلف عمر فعمل بعملهما وسار بسیر تهما حتی قبضه اللہ علی ذلک رواہ احمد **عن** ابی جحیفة قال کنت اری ان علیا افضل الناس بعدرسول اللہ ﷺفذکر الحدیث قلت لا واللہ یا امیر المومنین انی لم اکن اری ان احد امن المسلمین افضل منک قال افلاحد ثک با فضل الناس کان بعد رسول اللہ ﷺوابی بکر قلت بلی قال عمر رواہ احمد فی مسندہ **عن** عمر انه قال حین اصیب ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی یعنی ابابکر وان اترککم فقد ترککم من ھو خیر منی رسول اللہ ﷺرواہ الشیخان **عن** عمر و بن سفیان ان رسول اللہ لم یعهد علینا فی ھذہ الامارة

ترجمہ

کہ اس حدیث کو کبھی نہ چھپاؤں گا امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک دن منبر پر چڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا کچھ ذکر کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر خلیفہ ہوئے آپ انتقال کے زمانے تک رسول اللہ ﷺ جیسے کام کرتے اور ان جیسی چال چلتے رہے حضرت ابوبکرؓ کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے آپ بھی اپنی وفات تک دونوں صاحبوں کے قانون پر عملدرآمد کرتے رہے ان دونوں کی چال نہ چھوڑی۔ امام احمد اپنی مسند میں ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علیؓ کے افضل الناس ہونے کا معتقد تھا سو حضرت علیؓ نے اوپر کی حدیث بیان کی میں نے کہا اے امیر المومنین بخدا میں تمام مسلمانوں میں آپ ہی کو افضل سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے بعد افضل الناس کی میں تجھے حدیث بیان کروں میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا وہ عمرؓ ہیں بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے زخمی ہونے کے وقت فرمایا اگر میں اپنا کسی کو خلیفہ بناؤں (تو بھی کوئی جرح نہیں) کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابوبکرؓ انہوں نے خلیفہ بنایا اور اگر تم کو یونہی چھوڑ جاؤں (تو بھی کچھ نقصان نہیں) کیونکہ جو مجھ سے بہترین شخص محمد ﷺ نے تمہیں بدون خلیفہ چھوڑا۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ اور امام احمد نے مسند میں عمرو بن سفیان سے روایت کی ہے کہ اس خلافت کی بابت رسول اللہ ﷺ نے کیا تو ہم میں سے کوئی عہد لیا ہی نہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

١۔ حضرت عمرؓ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ میں اپنے بعد کسی کو اپنا نائب اور (جانشین بناؤں یا نہ بناؤں مجھ پر کسی صورت

besturdubooks.wordpress.com

میں ملامت نہیں بلکہ ایک طرح کا ثواب ہے اگر میں بغیر خلیفہ منتخب کئے دنیا سے کوچ کر جاؤں تو رسول اللہ ﷺ کا متبع ٹھہروں اور سنت کے تعامل کا ثواب پاؤں اور اگر اپنے سامنے کسی کو خلیفہ بنا جاؤں تو رسول اللہ ﷺ کے رفیق اور مصاحب کے طریق پر عامل بنوں اور اس میں بھی ثواب ہے غرضیکہ ہمارے لئے ہر طرح دو نیکیوں میں سے ایک نیکی ضرور ہے۔

متن

شیئـا حتیٰ راینا من الرای ان نستخلف ابابکر فاقا م و استقام حتی مضی بسیله ثم ان ابـابـکـر رای مـن الـرای ان یستـخـلف عمر فاقا م حتیٰ ضرب الدین بحر انه ثم ان اقواماً طلبوا الـدنیا فکانت امور یقضی الله فیها رواه احمد والبیهقی فی دلائل النبوة عن أبی وائل قال قیل لـعـلـی الا تستخلف علینا قال ما استخلف رسول الله فاستخلف ولکن ان یرد الله بالناس خیرا فیستـجـمـعهـم بـعـدی عـلـی خیر هم کما جمعهم بعد نبیهم علی خیر هم رواه الحاکم وصححه والبیهقی فی دلائل النبوة عن الحسن قال قال علی لماقبض النبی ﷺ نظرنا فی امر نا فوجد ناالنبی ﷺ قـد قـدم ابـابـکـر فـی الصلوة فرضینا لدنیا نا من رضی رسول الله ﷺ لـدیـننا فقد منا ابابکر رواه ابن سعد عن انـس قـال بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله ﷺ ان اساله الی من ندفع صدقا تنا بعدک فاتیته فسالته فقال: الی ابی بکر

ترجمہ

ہم نے اپنی رائے سے ابو بکرؓ کو خلیفہ بنالیا ہے پس وہ مرتے دم تک نہایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر ابو بکرؓ نے اپنی رائے سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا یہاں تک کہ ان کی وجہ سے دین نے راحت پائی پھر ایک قوم دنیا طلبی میں مشغول ہوئی اور ان میں بہت سے اس قسم کے کام پیدا ہوئے جن میں اللہ ہی فیصلہ کرے گا تو ہوگا بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابو وائل سے روایت کی ہے کہ کسی نے حضرت علیؓ سے کہا آپ ہم پر کوئی خلیفہ کیوں نہیں بناتے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ خلیفہ بنا گئے جو میں بنا جاؤں ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا چاہے گا تو جس طرح ان کے نبی کے بعد ان کے بہترین (ا) پر لوگوں کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے بعد بھی بہترین شخص پر جمع کر دے گا۔ ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد خلافت کے ملنے کی ہمیں امید تھی مگر ہم نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے ابو بکرؓ کو نماز میں مقدم کیا پس جسے رسول اللہ ﷺ ہمارے دین کے لئے پسند فرمادیں ہم دنیا پر اسے پسند کریں گے سو آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو پیشوا

besturdubooks.wordpress.com

بنایا حاکم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنوالمصطلق نے حضرت کے پاس یہ بات دریافت کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ کے پیچھے صدقہ کسے دیں میں نے آکر پوچھا۔ فرمایا

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ یہاں بہترین شخص سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں حضور اکرم ﷺ نے اپنے بعد صراحۃً حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا اشارہ نہیں فرمایا گو ضمناً اور کنایۃً یا اس وجہ سے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اہلیت تامہ اور استحقاق کامل رکھتے تھے آپکی خلافت مفہوم ہوتی ہے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ نے آپکی فضیلت وکرامت کے اعتبار سے آپکی خلافت پر اجماع کیا چنانچہ امام شافعیؒ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ مضطر و بے بس ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ سے بہتر وافضل آسمان کے نیچے کسی کو نہ پایا پس آپکی خلافت پر اجماع کرلیا یہ ہی مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے بعد بہترین شخص پر لوگوں کا اجماع کر دیا تھا اگر اسے بھلائی پہنچانی ہوگی تو میرے بعد کسی بہترین شخص پر جمع کردے گا۔

متن

رواه الحاكم وصححه عن ابن عباس قال جاء ت امرأ ة الى النبى ﷺ تساله شيئا فقال تعودين فقالت يا رسول الله ان عدت ولم اجدك تعرض الموت فقال ان جئت فلم تجديني فاتي ابابكر فانه الخليفة بعدى رواه ابن عساكر عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ في مرضه ادعى لى عبدالرحمن بن ابى بكر اكتب لا بى بكر كتابا لا يختلف عليه احد بعدى ثم قال دعيه معاذ الله ان يختلف المومنون فى ابى بكر رواه احمد وغيره عن عبدالله بن زمعة عن على قال لقد امر النبى ﷺ ابابكر ان يصلى بالناس وانى لشاهد مانا بغائب ومابى مرض فرضينا لدنيانا ما رضى به النبى ﷺ لديننا قال الا شعرى قال العلماء وقد كان معروفاً باهلية الا مامة فى زمن النبى ﷺ عن حفصة ام المومنين انها قالت لرسول الله ﷺ اذا انت مرضت قدمت ابابكر قال لست

ترجمہ

ابوبکرؓ کے پاس صدقہ بھیج دینا۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس کچھ

besturdubooks.wordpress.com

مانگنے کے لئے آئی آپ نے فرمایا پھر آنا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آئی اور آپکو نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد رکھتی تھی فرمایا اگر تو آئے مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس جانا کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے (۱) احمد: غیرہ نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو میرے پاس بلاؤ میں ابوبکرؓ کے لئے خلافت لکھ جاؤں کہ اس پر میرے بعد کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا جانے دو مؤمنین ابوبکرؓ کی خلافت میں معاذ اللہ انکار کریں۔(۲) عبداللہ بن زمعہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست بیمار نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کے لئے پسند کیا جسے حضرت ﷺ نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا۔(۳) اشعری کہتے ہیں جمہور علماء کا مقولہ ہے کہ ابوبکرؓ حضرت کے زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور تھے۔ام المؤمنین حضرت حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا بیماری کی حالت میں ابوبکرؓ کو آپ امام بنائیں حضرت نے فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۲/ ۵۱۶

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ اس احادیث سے ظاہراً حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے لیکن نص قطعی نہیں مگر تب بھی حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت ومنقبت پر دلالت کرتی ہے جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت کے باب میں کسی کی جانب نص قطعی نہیں مگر حضرت ابوبکرؓ کی صحت خلافت باجماع صحابہ ثابت ہے شیخ علامہ ابن ہمامؒ نے مشاھرہ میں ابوبکرؓ کی خلافت پر نص کا دعویٰ کیا ہے مگر جمہور علماء اس کے قائل نہیں متفق علیہ مسئلہ وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا اس کے علاوہ ایک اور روایت علامہ اسماعیلی نے اپنی معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے روایت کی ہے جسے صاحب فتح الباری اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں اگر وہ صحت کے درجہ کو پہنچ جائے تو وہ واضع ہے۔

تخریج احادیث

۳) سیرت حلبیہ: ۳/ ۳۸۷

متن

انا اقدمه ولكن الله يقدمه رواه ابن عساكر عن ابی بكرة قال اتيت عمر و بين يديه قوم يأكلون فاومى فی اخر القوم الى رجل فقال ما تجد فيما تقرا قبلك من الكتب قال خليفة النبی ﷺ صديقة رواه ابن عساكر الديلمی عن محمد بن الزبير قال ارسلنی عمر بن عبدالعزيز الى

besturdubooks.wordpress.com

الحسن البصری اسئله عن اشياء فجئته فقلت له اشفنی فيما اختلف الناس فيه هل كان رسول الله ﷺ استخلف ابابكر فاستوى الحسن فاعتزل قال اوفی شک هو لاء لا ابا لک! ای والله الذی لااله الاهولقد استخلفه وهو كان اعلم بالله واتقى له و اشد له مخافة من ان يموت عليها لو لم يا مره رواه ابن عسا كر عن الحسن البصری فی قوله تعالیٰ:" يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يا تی الله بقوم يحبهم ويحبونه" قال هو والله ابوبكر واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم

ترجمہ

میں انہیں کیا امام بناؤں گا خدا خود بنائے گا ابن عسا کر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا ان کے سامنے ایک قوم بیٹھی کھانا کھارہی تھی لوگوں کے پیچھے ایک شخص بیٹھا تھا آپ نے اسے اشارہ کر کے فرمایا تو نے پہلی کتابوں میں خلافت کی بابت کیا لکھا دیکھا ہے اس نے جواب دیا نبی کا خلیفہ اس کا دوست ہوسکتا ہے۔ ابن عسا کر محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کئی چیزیں دریافت کرنے کے لئے حسن بصری کے پاس مجھے بھیجا میں نے آکر کہا جس اختلاف کی بیماری میں اکثر لوگ گرفتار ہیں آپ مجھے اس سے شفا دیجئے کیا رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا حسن بصری یہ سن کر سید ہے بیٹھ گئے اور ترش رو ہو کر فرمانے لگے اس میں ان لوگوں کو شک ہے تیرا باپ مرے ہاں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا۔(۱) وہ اللہ کی معرفت اور اس کے خوف میں سب سے بڑھے ہوئے تھے انہیں اگر خلافت کا حکم نہ ہوتا تو اس پر مرنے سے بہت خوف کرتے بیہقی میں ہے کہ حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کہ اے ایمان والو جو کوئی تم میں اپنے دین سے پھر جائے گا سو قریب اللہ ایسی قوم کو لائے گا وہ اللہ کو دوست رکھیں گے اور وہ انہیں محبوب رکھے گا فرماتے ہیں بخدا وہ ابوبکرؓ اور ان کے رفیق ہیں جب عرب دین سے پھر گئے تو ابوبکرؓ اور ان کے یاروں نے ان سے جہاد

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس سے حسن بصریؒ کی یا تو یہ مراد ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی حیات میں ان کے خلیفہ بنانے کی طرف اشارہ فرما گئے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اپنے بھائی عبدالرحمٰن کو بلاؤ کہ وہ کوئی تختی یا شانہ کی ہڈی لیکر میرے پاس آئیں اور میں ابوبکرؓ کی خلافت کے بابت جو کچھ لکھوانا ہے لکھوا دوں عبدالرحمٰن قلم دوات لانے والے ہی تھے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور

besturdubooks.wordpress.com

تمام مسلمان ابوبکرؓ کے غیر کی خلافت میں انکار کریں گے اور ابوبکرؓ کی خلافت میں سب متفق ہوں گے پس اس مضمون کا لحاظ کر کے حسن بصریؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خود انہیں خلیفہ بنا گئے ہیں یا اس سے ان کی مراد دین کی خلافت ہو اور وہ باتفاق رسول اللہ ﷺ کی حیات میں آپؓ کو ثابت ہے جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوا ہے۔

متن

ابوبکر و اصحابه حتیٰ ردوهم الی الا سلام رواه البیهقی عن جویبر فی قوله تعالیٰ:" قل للمخلفین من الا عرا ب ستدعون الی قوم اولی باس شدید" قال هم بنو حنیفة رواه ابن ابی حاتم قال ابن ابی حاتم و ابن قتیبة هذه الایة حجة علی خلافة الصدیق فی القرآن فی هذه الایة لان اهل العلم اجمعوا علی انه لم یکن بعد نزو لها قتال دعوا الیه الا دعا ء ابوبکرِ لهم وللناس الی قتال اهل الردة ومن منع الزکوة قال فدل ذلک علی وجوب خلافة ابی بکر وافتراض طاعته اذاخبر الله ان المتولی عن ذلک یعذب عذابا الیما قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانهم فارس والروم فالصدیق هوالذی جهز الجیوش الیهم و تمام امر هم کان علی یدعمر و عثما ن وهما فرعا الصدیق وقال:" وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض الایة" قال ابن کثیر علی خلافة الصدیق

ترجمہ

کر کے اسلام پر واپس لوٹا لیا جویبر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کہ آپ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے فرما دیجیے تم کو عنقریب ایسے لوگوں کے مقابلہ کی دعوت دی جائیگی جو سخت جنگجو ہونگے۔ وہ (۱) بنو حنیفہ ہیں ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ نے کہا یہ آیت قرآن میں صدیق کی خلافت پر حجت ہے کیونکہ اہل علم کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی لڑائی نہیں ہوئی (۲) جس کی طرف لوگ بلائے جاتے ہیں مگر ابوبکرؓ ہی نے اہل ردۃ اور مانعین زکوۃ سے لڑنے کے لئے لوگوں کو بلایا۔ پس یہ آیت ابوبکرؓ کے وجوب خلافت اور ان کے فرض اطاعت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ خبر دے چکا ہے کہ اس سے پیٹھ پھیرنے والے کو دردناک عذاب پہنچے گا ابن کثیر نے کہا جنہوں نے قوم سے فارس اور روم مراد لیا ہے ان کے نزدیک حضرت صدیق وہ ہیں جنہوں نے روم فارس میں لشکر تیار کر کے بھیجا اور ساری حکومت اس وقت عمر و عثمان کے ہاتھ میں تھی اور یہ دونوں صاحب ابوبکرؓ کے تابع تھے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اللہ نے وعدہ کیا ایمان والوں اور

besturdubooks.wordpress.com

صالحین سے کہ وہ ان کو زمین میں نائب اور خلیفہ بنائے گا صدیق کی خلافت پر منطبق ہے۔ (۳)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی جن سے حضرت ابوبکرؓ نے قتال کیا کہ وہ بنوحنیفہ اہل تہامہ مسیلمہ کذاب کے ماننے ہیں۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد ان اعراب مخلفین کو سخت قوم کی لڑائی کی جانب سوائے ابوبکر صدیقؓ کے اور کسی نے نہیں بلایا آپ نے مرتدین اور مانعین زکوٰۃ پر جب جہاد کا ارادہ کیا تو ان اعراب کو لڑائی کے لئے بلایا پس قرآن مجید کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور اس کی وجہ سے آپ کی خلافت بطریق اشارۃ النص ثابت ہوئی والعلم عنداللہ

تخریج احادیث

۳) تاریخ الخلفاء : ٦٦

متن

عن عبدالرحمن بن عبدالحميد المهدى قال ان ولاية ابى بكر وعمر فى كتاب الله يقول الله:" وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات" الاية رواه ابن ابى حاتم فى تفسيره عن ابى بكر بن عياش قال ابوبكر الصديق خليفة رسول الله ﷺ فى القرآن لا ن الله تعالىٰ يقول(للفقراء المهاجرين)الى قوله (اولئک هم الصاد قون) فمن سماه الله صادقا فليس يكذب وهم قالوا يا خليفة رسول الله رواه الخطيب قال ابن كثير استنباط حسن عن الزعفرانى قال سمعت الشافعى يقول اجمع الناس على خلافة ابى بكر الصديق وذلک انه اضطر الناس بعد رسول الله ﷺ فلم يجد وا تحت اديم السماء خير امن ابى بكر فولوه رقابهم رواه البيهقى عن ابن مسعود قال مارآه المسلمون حسنا فهو عندالله حسن وما راه المسلمون شيئا فهو عندالله سيئ وقد راى الصحابة جميعا ان يستخلفوا ابوبكر رواه الحاكم وصححه

ترجمہ

ابی حاتم اپنی تفسیر میں عبدالرحمٰن بن عبدالحمید البصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمر کی خلافت کتاب اللہ سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا کہ مؤمنین صالحین کو اللہ نے خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے الخ خطیب ابی بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کا خلیفۂ رسول اللہ ہونا قرآن میں موجود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مال فقراء مہاجرین کے

besturdubooks.wordpress.com

لئے ہے اور یہی لوگ سچے ہیں سو جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے سچا نام رکھا ہے وہ کاذب نہیں ہو سکتے اور سب صحابہ نے انہیں خلیفہ رسول اللہ کہا۔ ابن کثیر نے کہا یہ استنباط صحیح ہے۔ بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب لوگ بے بس ہوئے تو انہوں نے ابوبکرؓ سے زائد بہتر زمین پر کسی کو نہ پایا پس انہوں نے اپنی گردنیں ان کے سامنے جھکا دیں۔(۱)

(۱) حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہوتی ہے اور جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بری سمجھی جاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے پس تمام صحابہ نے ابوبکرؓ کی خلافت کو مستحسن جانا(۲)

تخریج احادیث

۱،۲) تاریخ الخلفاء : ۶۰

متن

عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف قال توفى رسول الله ﷺ وابوبكر فى طائفة من المدينة فجاء فكشف عن وجهه فقبله وقال فد اك ابى وامى ما أطيبك حيا وميتامات محمد و رب الكعبة فذكر تمام الحديث قال وانطلق ابوبكر و عمر يتفاودان حتى اتو هم فتكلم ابوبكر فلم يترك شيئا انزل فى الانصار ولا ذكره رسول الله ﷺ فى شأنهم الا ذكره قال لقد علمتم ان رسول الله قال لوسلك الناس واديا وسلكت الا نصار واديا لسلكت وادى الانصار ولقد علمت يا سعد ان رسول الله ﷺ قال وانت قاعدٌ:" قريش ولا ة هذاالا مرفبرُّ الناس تبع لبرّ هم وفاجر هم تبع لفاجرهم" فقال سعد صدقت نحن الوزاء وانتم الا مراء رواه احمد عن ابى سعيد الخدرى قال لما بويع ابوبكر راى من الناس بعض الا نقباض فقال ايها الناس! ما يمنعكم ألست احقكم بهذا الا مرألست أول من اسلم ألست ألست فذكر خصالا رواه ابن عسا كر

ترجمہ

امام احمد نے حمید عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو ابوبکرؓ مدینہ کی عالیہ میں تھے۔(انتقال کی خبر سن کر) آئے اور آپکا منہ کھول کر بوسہ لیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں آپ کی

besturdubooks.wordpress.com

زندگی اور موت بہت اچھی ہوئی کعبہ کے رب کی قسم محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا پھر پوری حدیث بیان کی راوی کہتا ہے اس کے بعد ابوبکر وعمر جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ سب لوگوں میں آئے اور حضرت ابوبکرؓ کلام کرنے لگے پس جو قرآن اور حدیث میں انصار کی مدح بیان تھی ابوبکر نے سب کو ذکر کر کے کہا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں تو میں انصار کی وادی میں (۱) چلوں اے سعد جب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ قریش ہی خلافت کے والی ہونگے تم بیٹھے سن رہے تھے سو نیک نیکوں کے اور بد بدوں کے تابع ہوتے ہیں سعد نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں ہم وزیر اور تم امیر ہو (۲) ابن عساکر نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب ابوبکرؓ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے بعضوں کا کچھ تامل اور رکنا دیکھ کر کہا کیا میں سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ مستحق نہیں ہوں کیا میں آزاد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا کیا میں فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں کیا فلاں بزرگی مجھ میں نہیں ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ وادی اوس مزجہ اور کاواک دو نام ہیں یہ دو پہاڑوں کے بیچ کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حجاز مقدس میں وادی اور شعب بکثرت ہوتے ہیں جب وادی کا رئیس شعب میں چلتا ہے تو اسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے چلتی ہے پس حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی راہ پر چلے اور لوگ دوسری راہ پر تو میں انصار والی راہ پر چلوں گا اس سے آنحضرت ﷺ کی کمال عنایت ثابت ہوتی ہے دوسری توجیہہ یہ ہے کہ وادی اور سمت سے مراد رائے اور مذہب ہے یعنی اگر لوگ آراء اور مذہب میں مختلف ہوں تو میں انصار کی رائے اور مذہب اختیار کروں گا اور ان کا موافق ہوں اس توجیہہ سے ان کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حسن موافقت اور مرافقت ثابت ہوتی ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ ان کی اتباع کروں۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء: ۷۰، البدایہ والنہایۃ: ۲۴۷/۵

متن

عن رافع الطائی قال حدثنی ابوبکر عن بیعته وما قالته الانصار وما قاله عمر قال فبایعونی وقبلتها منهم وتخوفت ان تکون فتنه یکون بعد ها ردة رواه احمد عن قیس بن ابی حازم قال انی لجالس عند ابی بکر الصدیق بعد وفاة رسول الله ﷺ بشهر فذکر قصته فنودی فی الناس ''الصلواة جامعة'' وهی اول المسلمین نودی لها ''الصلواة جامعة'' فاجتمع الناس فصعد المنبر

besturdubooks.wordpress.com

ثم قال ایها الناس لوردت ان هذا کفانیه غیری و لو اخذتمونی بسنة نبیکم ما اطیقها انکان لمعصومامن الشیطان وان کان لینزل علیه الوحی من السماء رواه احمد عن ابی هریرة قال لماقبض النبی ﷺ ارتجت مکة فسمع ابو قحافة بذلک فقال ماهذا قالو ا قبض رسول الله ﷺ قال امر جلل فمن قام با لا مر بعده قالوا ابنک قال فهل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغیر ة؟ قالوانعم قال

ترجمہ

امام احمد رافع الطائی سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے مجھے اپنی بیعت اور انصار کی گفتگو اور حضرت عمرؓ کے قول کی بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے بیعت کی اور میں نے اس خوف سے کہ اسکے بعد کوئی ایسا فتنہ نہ کھڑا ہو جائے جس کے بعد لوگ دین چھوڑ دیں قبول بیعت کر لی۔امام احمد قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھا تھا (اس کے بعد) انہوں نے سارا قصہ بیان کیا پس لوگوں میں منادی کی گئی کہ ''الصلوۃ جامعة'' اور یہ مسلمانوں کی پہلی نماز تھی جس میں ''الصلوۃ جامعة'' کی ندادی گئی سولوگ جمع ہو گئے ابوبکرؓ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا اے لوگو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس خلافت کو میرا غیر کافی ہوا گر تم اپنے نبی کی چال اور طریقہ پر میرا مواخذہ کرو گے تو میں اس کی کبھی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ شیطان کے (وسوسہ) سے محفوظ تھے ان پر آسمان سے وحی اترتی تھی (۱) مستدرک میں حاکم ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو مکہ گونج اٹھا ابوقحافہ نے سن کر پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے کہا بڑا امر حادث ہوا اب آپ کے بعد خلافت کا کون والی ہوا لوگوں نے کہا تمہارا بیٹا کہا کیا اسکی خلافت پر بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ راضی ہو گئے جواب دیا ہاں ابوقحافہ نے کہا۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی میں خود بخود نہ اس خلافت کا خواستگار رہا اور نہ میں نے چاہا مگر حضرت عمرؓ کے کہنے اور انصار کے مصر ہونے سے میں نے اس خلافت کو قبول کر لیا میں چاہتا تو یہی ہوں کہ کوئی اور شخص اس پر والی ہو اور میں الگ رہ کر گوشہ عافیت میں رہوں مگر مجھے خوف ہوا کہ اگر میں بیعت کرنا قبول نہ کروں تو لوگ خودسر ہو کر تتر بتر ہو جائیں گے اور خدانخواستہ ہوسکتا ہے کہ دین چھوڑ کر مرتد ہو جائیں میں پوری طرح وہ کام نہیں کرسکتا جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے ان پر ہر امر پر آسمانی تائید ہوتی تھی وہ وساوس شیطانی سے محفوظ تھے خطاء سے بھی معصوم تھے اور مجھ میں ان باتوں میں سے ایک بھی نہیں اگر میں سیدھا سیدھا رہوں تو میری اعانت کرنا اور اگر کجی کروں تو سیدھا کرنے میں کوشش کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۱۷

متن

لا واضع لمارفعت ولا رافع لماوضعت رواه الحاكم فى المستدرك **عن** ابن عمر قال لم يجلس ابوبكر الصديق فى مجلس رسول الله ﷺ على المنبر حتى لقى الله ولم يجلس عمر فى مجلس ابى بكرحتى لقى الله ولم يجلس عثمان فى مجلس عمر حتى لقى الله **عن** عروة قال لماولى ابوبكر خطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال **اما بعد** ! فانى قدوليت امركم ولست بخيركم ولكن نزل القرآن و سنن ﷺ السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ايها الناس ان اكيس الكيس التقوى وان احمق الحق الفجو روان اقواكم عندى الضعيف حتى اخذمنه الحق وان اضعفكم عندى القوى حتى اخذ له الحق ايها الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا احسنت فاعينونى واذا زغت فقومونى اقول قولى هذا واستغفر الله لى ولكم قال مالک لا يكون احداماماً ابد االا على هذا الشرط عن ابى هريرة قال والذى لا اله الا هو

ترجمہ

جو چیز اٹھالی اس کو کوئی رکھنے والا نہیں اور جو کوئی موجود ہے اسے اٹھانے والا نہیں طبرانی اوسط میں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق ممبر پر رسول اللہ ﷺ کی جگہ کبھی نہیں بیٹھے یہاں تک کہ ابوبکرؓ فوت ہو گئے پھر حضرت عمرؓ ابوبکرؓ کی جگہ مرتے دم تک نہ بیٹھے پھر حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ کی شہادت تک کبھی ان کی جگہ نہ بیٹھے۔(۱) امام مالک عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے والی ہونے کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا،

أمابعد: گو میں تمہارے کاموں پر والی بنایا گیا ہوں مگر میں تم سے کسی طرح بہتر نہیں ہوں بات اتنی ہے کہ قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے اپنے طریقے بیان کئے اور ہمیں سکھائے پس ہم نے سیکھ لئے سوائے لوگوں اچھی طرح جان لو تقوے سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں فجور سے زیادہ کوئی حمق نہیں تمہارے قوی لوگ میرے پاس ضعیف ہیں جب تک میں ان سے حق نہ لے لوں اور تمہارے ضعیف میرے نزدیک قوی ہیں جب تک میں ان کا حق نہ دلوادوں اے لوگو میں سنت کا تابع ہوں بدعتی نہیں جب مجھ سے کوئی عمدہ بات ہو تو اس میں میری مدد کرو اور جس میں مجھ سے کجی ہو تو اس میں سیدھا کرو میں اپنے

besturdubooks.wordpress.com

اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہوں امام مالک کہتے ہیں جب تک یہ شرط امام میں نہ پائی جائے وہ کبھی امامت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ (۲) بیہقی اور ابن عساکر ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

تخریج احادیث

۱) البدایۃ والنہایۃ، الطبقات الکبریٰ: ۳/۲۴۸، ۵/۱۸۳، کنز العمال: ۵/۲۰۷، ۲۰۸، تاریخ الخلفاء: ۶۶

تحقیقات وتعلیقات

کیونکہ میں معصوم تو ہوں نہیں یہ خاصہ تو حضور اکرم ﷺ کا تھا ان پر وحی اترتی تھی حضرت جبریل امین آتے تھے شیطانی وساوس اور کج خیالوں سے بالکل منزہ اور مبرا تھے اور میں شیطان کے وسوسوں سے کبھی بچ نہیں سکتا مگر جب اللہ چاہے پس اس وجہ سے گناہ وثواب دونوں مجھ سے صادر ہوں گے اور کوئی بھلائی اور نیکی کا کام اللہ مجھ سے کرادے تو اس میں میری مدد کرنا اور اگر شیطانی وسوسہ کی وجہ سے کوئی شر اور برائی مجھ سے صادر ہو جائے تو سب مل کر مجھے سیدھا کرنا یعنی راستہ اور ہدایت کا راستہ بتانے میں کوشش کرنا۔

متن

لو لا ان ابابكر استخلف ماعبد الله ثم قال الثانيه ثم قال الثالثة فقيل له مه يااباهريرة! فقال ان رسول الله ﷺ وجه اسامة بن زيد فى سبعما ئة الى الشام فلما نزل بذى خشب قبض رسول الله ﷺ وارتدت العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله فقالوا ردوا توجه هؤ لاء الى الروم وقد ارتد العرب حول المدينة فقال والذى لا اله الا هو لو جرّت الكلاب بارجل أزواج رسول الله ﷺ ماردت جيشا وجهه رسول الله ﷺ ولا حللت لواء عقده فوجه اسامة فجعل لا يمر بقتيل يريدون الا رتد ادالا قالوالو لا ان بهؤ لاء قوة ماخرج مثل هولاء من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين فثبتوا على الا سلام رواه البيهقى وابن عساكر عن عروة قال جعل رسول الله ﷺ يقول فى مرضه:" انفذو اجيش أسامة فسار حتى بلغ الجرف" فارسلت اليه امرأتهٔ

ترجمہ

اگر ابوبکرؓ خلیفہ نہ بنتے تو اللہ نہ پوجا جاتا تین دفعہ یہی کلمہ کہا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ کیا کہتے ہو رسول اللہ ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

نے اسامہ بن زید کو(۱) سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کیطرف بھیجا جب وہ ذی خشب (موضع) میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا اور عرب شام کی طرف پھر گئے یہاں اصحاب رسول ﷺ ابو بکرؓ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے روم کی طرف یہ لوگ جاتے ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے جاتے ہیں (اس سے ان کی غرض لشکر کے واپس کرنے کی تھی) ابو بکرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاؤں کتے بھی گھسیٹیں تو جس لشکر کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے میں اسے کبھی نہ پھیروں گا [۱] اور جس جھنڈے کو آپ نے باندھا ہے اسے ہرگز نہ کھولوں گا سو آپ نے اسامہ کو چلتا کیا پس جو لوگ دین سے پھر جانے کا ارادہ رکھتے تھے ان کے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گذر نہ ہوتا تھا تو ایسے لوگ ان کے پاس سے نہ نکلتے اب تو ان کو چھوڑے دیتے ہیں (یعنی قتال نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ روم سے جا کر لڑیں لشکر اسامہ نے ان کو قتل کیا شکست دے دی اور سلامتی کے ساتھ مدینہ منورہ میں واپس آئے وہ لوگ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

بیہقی اور ابن عساکر عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مرض موت میں فرماتے تھے اسامہ کے لشکر کو کوچ کا حکم کرو سو اسی حال میں لشکر چلا حتی کہ موضع جرف میں پہنچا اسامہ کی بی بی فاطمہ بنت قیس نے انکی طرف کسی کو بھیجا کہ

تحقیقات وتعلیقات

[۱] اسامہ بن زیدؓ کے امیر بننے اور جہاد کے لیے جانے کا مختصر قصہ یہ ہے کہ جب حضرت زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ کو امیر بنایا کہ وہ وہاں جائیں اور اس قوم سے اپنے باپ کا بدلہ لیں اور بڑے بڑے انصار و مہاجرین کو جن میں حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ بھی تھے حضرت اسامہ کے ہمراہ کیا چنانچہ اس بارے میں اکثر لوگوں نے کلام کیا کہ ایک غلام کو ایسے ایسے بزرگان انصار و مہاجرین کا سردار نہ بننا چاہیئے حضور اکرم ﷺ اس وقت بیمار ہو گئے درد سر شروع ہو گیا جب لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو سر سے پٹی باندھے ہوئے تشریف لائے اور ممبر پر خطبہ پڑھ کر فرمایا کیا تم اسامہ کی امارت میں عیب جوئی اور طعنہ زنی کرتے ہو یہاں تک کہ درد سر شدید ہوتا گیا لشکر کے کوچ کرنے سے پہلے پہلے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ابو بکر صدیقؓ نے خلافت کے بعد اس لشکر کو روانہ کیا۔

تخریج احادیث

تاریخ طبری: ۲/۱۶۴، تاریخ الخلفاء: ۷۴، تاریخ ابن عساکر: ۱/۱۱۷

متن

فـاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله ﷺ ثقل فلم يبرح حتى قبض رسول الله ﷺ فلماقبض رجع الى ابى بكر فقال ان رسول الله ﷺ بعثنى وانا على غير حالكم هذه

besturdubooks.wordpress.com

وانا تخوف ان تكفر العرب وان كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر مضيت فان معى سروات الناس وخيار هم فخطب ابوبكر الناس ثم قال والله لئن تخطفني الطير احب الى من ان أبدأ بشيئ قبل امر رسول الله ﷺ فبعثه رواه البيهقي وابن عساكر عن عروة بن الزبير قال:

" خرج ابوبكر في المهاجرين والانصار حتى بلغ نقعاً حِذاءَ نجد وهربت الا عراب بذراريهم فكلم الناس ابابكر وقالو أرجع الى المدينة والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزالو ابه حتى رجع وامر خالدبن الوليد وقال له اذا أسلموا وأعطوا الصدقة فمن شاء منكم أن يرجع فليرجع ورجع ابوبكر الى المدينة رواه البيهقي وابن عساكر

ترجمہ

جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ سخت علیل ہیں چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک اسی جگہ ٹھہرے رہے جب حضرت کا انتقال ہوگیا تو ابوبکرؓ کی طرف واپس آ کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا تھا اور اب میں تمہیں حالت غیر میں دیکھتا ہوں نیز عرب کے کفر سے مجھے خوف ہے کہ اگر وہ کافر ہو جائیں تو اولا انہیں سے جہاد کیا جائے جو وہ کافر (۱) نہ ہوں تو میں چلا جاؤں میرے ساتھ بڑے بڑے بہادر اور بہترین لوگ ہیں پس حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خطبہ سنا کر فرمایا بخدا پرندوں کا میرے گوشت و پوست کو اچک لینا اس سے بہت بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس لشکر کو اس سے پہلے کوچ کا حکم فرمایا میں اسے روکوں ، (۲) بیہقی اور ابن عساکر عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ انصار و مہاجرین کے ساتھ ہو کر نکلے یہاں تک کہ نجد کے بالمقابل موضع ''نقع'' میں پہنچے ، یہاں دیہاتی لوگ اپنے اولاد سمیت بھاگ کھڑے ہوئے ، لوگوں نے ابوبکرؓ سے اس بارے میں کلام کیا اور باہم اتفاق کر کے کہا آپ اہل وعیال کے ہمراہ مدینہ تشریف لے جائیں اور لشکر پر ایک امیر مقرر کر دیں غرضیکہ وہ ہمیشہ اس کے درپے رہے حتیٰ کہ آپ نے خالد بن ولید کو امیر بنا کر مدینہ منورہ کی طرف چلتے وقت حضرت خالد سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے فرمانبردار ہوں اور صدقہ دیں تو تم میں سے جسکا جی چاہے رجوع کرے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی عرب کے کفر سے مجھے اندیشہ ہے کہ جب میں ادھر کو چلا گیا تو ان سے مقاتلہ کون کرے گا اور یہاں اتنی جمیعت نہیں ہے البتہ اگر یہ عرب کے لوگ کفر اختیار کریں تو میں فارغ ہو کر روم وشام کی طرف چلا جاؤں پھر بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ

besturdubooks.wordpress.com

نے حضرت اسامہ کو ان کے لشکر کے ساتھ شام کی جانب روانہ کیا اور عرب کے مرتد ہونے سے کچھ خوف نہ فرمایا۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء : ۷۴، ۷۵

متن

عن ابن عمر قال لما برزابوبکر واستوی علی راحلته اخذ علی بن ابی طالب بزمامها وقال الی این یاخلیفة رسول الله! اقول لک ماقال لک رسول الله ﷺ یوم احد شم سیفک ولا تفجعنا بنفسک وارجع الی المدینة فوالله لئن فجعنا بک لا یکون للاسلام نظام ابداً رواه الدار قطنی عن عبدالله بن عمر و بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ یقول یکون خلفی اثناء عشر خلیفة ابوبکر لا یلبث الا قلیلا رواه ابو القاسم البغوی بسند حسن عن انس بن مالک قال لمابویع ابوبکر فی السقیفة وکان الغد جلس ابوبکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله قد جمع امر کم علی خیر کم صاحب رسول الله ﷺ وثانی اثنین اذهما فی الغار فقومو افبا یعوه فبایع الناس ابابکر البیعة العامة بعدبیعة السقیفة ثم تکلم ابوبکر

ترجمہ

دار قطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر چلنے کے لیے مستعد ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں بھی کہتا ہوں تلوار میان میں رکھو اور ہمیں اپنی ذات کے سبب خوف وگھبراہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں رہیں گے تو اسلام کا انتظام کبھی نہ رہے گا (۱) ابوالقاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے ۔ ابو بکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کرینگے ۔ ابن اسحق سیرت میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اسکی دوسری صبح کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے کلام کیا حمد وثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مہمات کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ رسول اللہ کے رفیق ہیں اور جب حضرت اور ابو بکر غار میں

besturdubooks.wordpress.com

تھے تو وہ دو میں کے دوسرے تھے سو کھڑے ہو کر اس سے بیعت کر لو گوں نے ابوبکر سے سقیفہ کی بیعت کے بعد عامہ بیعت کی اس کے بعد ابوبکر بولے۔

تحقیقات وتعلیقات

علماء نے اس حدیث پر اشکال کیا ہے کیونکہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلیفہ حضور اکرم ﷺ کے بعد پیدا ہونگے اور دین مستقیم قائم رہیگا چنانچہ چند روز بعد ہی ان میں ظالم اور مفسد پیدا ہوئے جیسے مروان وغیرہ کہ ان کی سیرت و خصلت مذموم تھی نیز دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خلافت میرے بعد کل تیس برس ہوگی پھر اس کے بعد ظلم کی بادشاہت ہوگی اور علماء کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ تیس برس کے بعد خلفاء نہیں رہے امراء بادشاہ پیدا ہوئے اس حدیث کی توجیہ میں کئی قول ہیں ہم اس جگہ صرف ایک ہی قول بیان کرینگے وہ یہ کہ بارہ خلیفہ سے مراد بارہ نفس ہیں کہ جن سے حضور اکرم ﷺ کے بعد امور سلطنت و امارت منتظم ہوئے اور مسلمانوں کے امور رعایا کے کام بغیر کسی نزاع و اختلاف کے جاری رہے گو کہ اول میں سے ظالم اور بے انصاف بھی تھے اور سب سے بڑا اختلاف مسلمانوں کے امور میں جو واقع ہوا وہ ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان کے عہد میں ہوا اور تھوڑے ہی دنوں بعد مسلمانوں نے اس سے مقاتلہ کر کے فتنہ کو دور کر دیا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۷۴

متن

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد: ايها الناس إفانى قد وليت عليكم ولست بخير كم فان احسنت فاعينو نى وان اسات فقوّمونى الصدق امانة و الكذب خيانة والضعيف فيكم قوى عند ى حتى اريح عليه حقه انشاء الله والقوى فيكم ضعيف حتىٰ اخذ الحق منه ان شاء الله لا يد ع قوم الجهاد فى سبيل الله . الاضربهم الله تعالىٰ بالذل. ولا يشيع الفاحشة فى قوم قط الاعمهم الله بالبلا ء اطيعو نى فى ماطعت الله ورسوله فلا طاعة لى عليكم وقومو ا الى صلاتكم ير حمكم الله رواه ابن اسحق فى السيرة عن عمر قالو الوزن ايمان ابى بكر با يمان اهل الارض لرجح بهم رواه البيهقى فى شعب الا يمان عن علىؓ انه دخل على ابى بكر وهو مسجى فقال ما احد لقى الله بصحيفة احب الى من هذا المسجى رواه ابن عسا كر

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو اگرچہ میں تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اس میں میری مدد کرو اور اگر برائی کر بیٹھوں تو مجھے سیدھا کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ خیانت تم میں سے ضعیف لوگ میرے نزدیک قوی ہیں تاوقتیکہ میں ان کا حق دلا کر ان کو خوش نہ کردوں اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور تمہارے قوی میرے پاس ضعیف ہیں حتیٰ کہ میں ان سے حق نہ لے لوں اگر اللہ چاہے جب کوئی قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے (چہروں پر) ذلت ڈال دیتا ہے اور جس قوم میں جب کبھی بے حیائی پھیلتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگوں کو بلا میں پھنساتا ہے جس چیز میں میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم بھی اس میں میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو پھر تم کو میری فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیئے اللہ تم پر رحم کرے نماز کے لئے کھڑے ہو۔(۱) شعب الایمان میں بیہقی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے اگر ابوبکرؓ کا ایمان تمام زمین (۲) والوں کے ایمان کے مقابل میں موازنہ کیا جائے تو ان کا ایمان سب سے بھاری ہوگا۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابوبکرؓ پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں کہ ان پر کپڑا پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس کپڑا اوڑھے ہوئے سے کوئی شخص جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے صحیفہ اعمال کے ساتھ ملاقات کی ہو میرے نزدیک زائد محبوب نہیں۔(۳)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرات انبیاء اکرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد جو کمال واتمام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایمان میں تھا وہ کسی اور میں نہیں یا یہ معنیٰ کہ حضور اقدس ﷺ کے صحابہ میں جو نور ایمان کی شعائیں تھیں اور ان کے بعد تمام اہل زمین میں اس آفتاب کی روشنی چمکتی تھی ان سب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایمان میں زیادہ روشنی تھی۔

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد :۱۳۳/۳، ۱۳۸، کنز العمال :۶۰۷/۵، ۶۰۸، البداية والنهاية:۲۴۸/۵
طبقات ابن سعد :۱۲۹/۳
۲) کنز العمال:۵۷۶/۱۲
۳) مجمع الزوائد:۱۰/۹

متن

اخرج مسدد فی مسنده وقال وددت انی فی الجنة حتی اری ابابکر عن عبدالرحمن

besturdubooks.wordpress.com

ابن ابی بکر الصدیقؓ قال حدثنی عمر بن الخطاب انه ما سبق ابابکر الی خیر قط الا سبقه رواه ابن عساکر **عن** علیؓ قال والذی نفسی بیده مااستبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه ابوبکر رواه الطبرانی **عن** ابی جحیفةؓ قال قال علی خیر الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبکر لا یجتمع حبی وبغض ابی بکر فی قلب مومن رواه الطبرانی فی الاوسط **عن** ابن عمر قال ثلثة من قریش أصبح وجهاً وأحسنها اخلاقاً وأثبتها جنانا وان حد ثوک لم یکذبوک وان حد ثتهم لم یکذبوک ابوبکر الصدیق وابو عبیدة بن الجراح و عثمان بن عفان رواه الطبرانی فی الکبیر **عن** ابراهیم النخعی قال کان ابوبکر

ترجمہ

مسدد اپنی مسند میں کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں ابوبکرؓ کو جنت میں دیکھنا دوست رکھتا ہوں۔ ابن عساکر عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن الخطاب نے حدیث بیان کی کہ میں نے جس بھلائی کے کام میں ابوبکرؓ سے کبھی سبقت کا ارادہ کیا تو آپ ہی اس پر سبقت لے گئے۔ طبرانی علیؓ سے روایت کرتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہم نے کسی بھلے کام میں کبھی سبقت کا ارادہ نہیں کیا مگر ابوبکرؓ اس میں سبقت لے گئے۔ (۱) طبرانی اوسط میں ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین شخص ابوبکرؓ ہیں میری محبت اور (۲) ابوبکرؓ کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی جمع نہ ہوگی۔ طبرانی کبیر میں ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص جوان صفات کے ساتھ موصوف ہیں (۱) صورت میں سب قریش سے زائد ملیح اور وجیہہ ہیں (۲) خلق میں ان سب سے بہتر ہیں (۳) تمام قریش میں دل کے مضبوط ہیں اگر تجھ سے بات کہیں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں اور اگر تو ان سے بات کہے تو وہ تجھے جھوٹا نہ جانیں وہ ابوبکر صدیقؓ ابوعبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ہیں ابن سعید ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابوبکرؓ کا نام اوّاہ (بہت آہ آہ کرنے والا) رکھا تھا ان کی شفقت اور رحمت کی وجہ سے (۳)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دشمنی اور میری دوستی دو چیزیں یکجا جمع نہیں ہوسکتیں یعنی جو شخص میری دوستی رکھے اور ابوبکر صدیقؓ سے عداوت رکھے وہ کسی طرح مومن نہیں ہوسکتا اسی طرح اس کا عکس غرضیکہ ایمان کی سلامتی دونوں کی محبت میں ہے۔

تخریج احادیث

besturdubooks.wordpress.com

۱) کنز العمال : ۳۵۵/۴

۳) طبقات ابن سعد : ۱۷۱/۳

متن

یسمی الا وّاه لر أفته ورحمته رواه ابن سعید عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق مثل المطر اینما وقع نفع رواه ابن عساکر عن الربیع ابن انس قال نظر نا فی صحابة الا انبیاء فما وجدنا نبیا کان له صاحب مثل ابی بکر الصدیق رواه ابن عسا کر عن الزهری قال من فضل ابی بکر انه لم یشک فی الله ساعة قط رواه ابن عسا کر عن الزبیر بن بکّار قال سمعت بعض اهل العلم یقول خطباء اصحاب رسول الله ﷺ ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب رواه ابن عساکر عن ابی حصین قال ما ولدلا دم من ذریته بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر ولقد قام ابوبکر یوم الردّة مقام نبی من الانبیاء رواه ابن عسا کر عن الشعبی قال خص الله تعالیٰ ابابکرباربع خصال لم یخص بها احدا من الناس

ترجمہ

ابن عساکر ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابوبکرؓ کی مثل مینہہ کے مانند لکھی ہے کہ جس جگہ پڑے نفع دے۔ابن عساکر ربیع بن انس سے نقل کرتے ہیں اور ہم نے انبیاءؑ کے یاروں اور رفیقوں کے وصف ٹٹولے سوہم نے کسی پیغمبر کو نہ پایا کہ اس کا مصاحب ابوبکر صدیقؓ جیسا ہو۔ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ سب سے بڑی بزرگی حضرت ابوبکرؓ کو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے معاملہ میں ایک ساعت کبھی شک نہیں کیا۔ابن عساکر زبیر بن بکار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے بڑے واعظ ابوبکرؓ اور علیؓ ہیں۔ابن عساکر ابی حصین سے روایت کرتے ہیں کہ آدمؑ کی اولاد میں نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابوبکرؓ سے زائد بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا عرب کے مرتد ہونے کے زمانہ میں ابوبکرؓ نبیوں میں سے ایک نبی (۱) کے قائم مقام تھے۔ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حق سبحانہ نے ابوبکرؓ کو چار ایسی خصلتوں کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے اور کسی کو ان کے ساتھ خاص نہیں کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی نہایت بہادری اور دلیری سے جہاد میں جان و مال قربان کرنے پر آمادہ ہوئے گو کہ خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا اور بہت سے صحابہ اکرامؓ عرب کے ساتھ جہاد کرنے سے مانع رہے یہاں تک کہ سیدنا حضرت علیؓ نے آپ کی سواری کی باگ

besturdubooks.wordpress.com

پکڑ کر فرمایا کہ آپ بھی ہرگز جہاد کا ارادہ نہ کریں مبادا خلافت میں اختلال اور دین میں اختلاف واقع ہو مگر آپ نے ان باتوں کا بالکل خیال نہ کیا اور خلافت کے اختلال سے مطلق بے پرواہ ہو کر فرمایا واللہ ثم باللہ اگر تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ نہ ہوگا تو کچھ پرواہ نہ کروں گا اور تنہا ان لوگوں سے جہاد کروں گا۔

متن

سمّاہ الصدیق ولم یسم احد الصدیق غیرہ وھو صاحب الغار مع رسول اللہ ﷺ ورفیقہ فی الھجرۃ وامرہ رسول اللہ ﷺ بالصلواۃ والمسلمون شھود رواہ ابن عساکر عن ابی جعفر محمد الباقرؒ قال کان ابوبکر لیسمع منا جاۃ جبرئیل للنبی ﷺ ولا یراہ رواہ ابن عساکر عن سعید بن المسیب قال کان ابوبکر من النبی مکان الوزیر فکان یشاورہ فی جمیع امورہ وکان ثانیہ فی الاسلام وثانیہ فی الغار وثانیہ فی العریش یوم بدر وثانیہ فی القبر لم یکن رسول اللہ ﷺ یقدم علیہ احد ارواہ الحاکم فی صحیحہ عن المقدام قال استب عقیل بن ابی طالب وابوبکر قال وکان ابوبکر سبابا ونسابا غیر انہ تحرج من قرابتہ ﷺ فاعرض عنہ وشکاہ الی النبی ﷺ فقام رسول اللہ ﷺ فی الناس فقال الا تدعون لی صاحبی ماشانکم وشانہ فو اللہ مامنکم رجل الا علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر

ترجمہ

آپ کا نام صدیق رکھا اور کسی کا یہ نام نہیں رکھا وہ رسول اللہ ﷺ کے صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور تمام مسلمان حاضر تھے۔ (۱) ابن عساکر ابوجعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر جبرئیل کی وہ سرگوشی جو نبی ﷺ سے ہوتی تھی سنتے اور ظاہر میں نہ دیکھتے۔ حاکم اپنی صحیح میں سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ حضرت کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ ان سے اپنے تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابوبکرؓ اسلام میں غار میں بدر کے دن چھپر میں قبر میں رسول اللہ ﷺ کے دوسرے تھے آنحضرت آپ پر کسی کو مقدم نہ کرتے تھے۔ (۲) ابن عساکر مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابیطالب اور ابوبکرؓ میں سب وشتم تک نوبت پہنچی گو ابوبکرؓ بھی نسب سے خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے اسے برا کہنا گناہ جان کر اس سے روگردانی کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امر کی شکایت کی رسول مقبول ﷺ لوگوں میں

besturdubooks.wordpress.com

کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم میرے یار کو میرے خاطر کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔(۳) تم کو اس سے کیا مناسبت بخدا تم میں سے ہر شخص کے دروازہ پر اندھیرا ہے مگر ابوبکرؓ کے دروازے پر

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی تم اس سے (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کسی قسم کا نزاع اور جھگڑا نہ کرو اسے میرے واسطے خالص کر دو اور کسی قسم کی ایذا نہ دو۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۳۵۵/۴

۲) تاریخ الخلفاء: ۵۴

۳) صحیح البخاری: ۵۱۶/۱

متن

ابی بکر فان علی بابه النور فو الله لقد قلتم کذبت وقال ابوبکر صدقت وامسکتم الاموال وجاد لی بما له خذلتمونی و اسانی واتبعنی رواه ابن عساکر **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیقؓ قال صلیّ رسول الله صلواة الصبح ثم اقبل علی اصحابه بوجهه وقال من اصبح منکم الیوم صائما قال عمر یا رسول الله لم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت مفطراً فقال ابوبکر لکن حدثت صائما فقال هل منکم احد الیوم عادمریضاً قال عمر یا رسول الله لم نبرح فکیف نعود المریض فقال ابوبکر بلغنی ان اخی عبدالرحمن بن عوف شاک فجعلت طریقی علیه لا نظر کیف اصبح فقال هل منکم احد اطعم الیوم مسکیناً فقال عمر صلینا یا رسول الله ثم لم نبرح فقال ابوبکر دخلت المسجد فاذایسائل فوجدت کسرة من خبز الشعیر فی ید عبدالرحمن فاخذتها فد فعتها لم الیه فقال فأبشر بالجنة ثم قال کلمة ارضی بها عمروزعم

ترجمہ

نور ہے۔ خدا کی قسم تم نے مجھے جھٹلایا اور ابوبکرؓ نے تصدیق کی تم نے اپنے مال روکے اور مجھ سے مضائقہ رکھا ابوبکرؓ نے اپنا مال مجھ پر فدا کیا تم نے مجھے رسوا کرنا چاہا اس نے میری غم خواری اور پیروی کی (۱)۔ امام بزار نے عبدالرحمٰن ابوبکر صدیق کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھ کر صحابی کی طرف منہ کر کے فرمایا تم میں سے آج

besturdubooks.wordpress.com

کون روزہ دار ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے رسول خدا میں نے آج کی رات روزہ کی نیت نہیں کی اس وجہ سے افطار کی حالت میں صبح کی ابوبکرؓ نے کہا۔ (۲) میں روزے سے ہوں پھر آنحضرت نے فرمایا کیا تم میں سے آج کسی۔ نے بیمار کی عیادت کی ہے حضرت عمرؓ بولے یارسول اللہ ﷺ ہم تو صبح سے یہیں ہیں کسی کی بیمار پرسی کیونکر کرتے حضرت ابوبکرؓ نے کہا مجھے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن عوف کے بیمار ہونے کی خبر پہنچی تھی تو میں ان کے گھر کی طرف سے ہوکر آیا ہوں کہ دیکھوں اس نے صبح کس حال میں کی پھر آنحضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے عمر نے کہا ہم فجر کی نماز پڑھ کر یہیں موجود ہیں حضرت ابوبکرؓ بولے کہ جب میں مسجد میں آیا ہوں تو ایک فقیر دروازے پر تھا میں نے جو کی روٹی کا ٹکڑا عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں دیکھا سو اس سے لے کر سائل کو دے دیا آنحضرت نے فرمایا تجھے جنت کی بشارت ہو پھر آپ نے ایک ایسا کلمہ فرمایا جو حضرت عمر کو بہت پیارا معلوم ہوا حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں آج کون روزہ دار ہے ابوبکر صدیقؓ بولے میں پھر فرمایا تم میں سے آج جنازہ کے ساتھ کون گیا تھا ابوبکر صدیقؓ بولے میں۔ اسی طرح آخر حدیث تک فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ''انا'' میں کہنا منع نہیں ہے اپنی فضیلت اپنے حال کی خبر دینے کے طور پر یا طلب سوال کی غرض سے ظاہر کرنا شرعاً جائز ہے منع نہیں ہے بعض صوفیہ کا یہ کہنا کہ فقیر کی زبان پر لفظ ''انا'' نہیں آنا چاہئیے ان کا اس سے منع جہالت ہے ہاں اگر لفظ '' أنا ''، تکبر، تجبر اور انانیت کی نیت سے کہے جیسا کہ شیطان نے جناب باری کے جواب میں کہا تھا '' أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين '' یہ بالاتفاق منع اور حرام ہے۔ (علوی)

تخریج احادیث

ا) کنزالعمال: ۳۵۵/۴

متن

انہ لم یرد خیراً قط الا سبقهٔ الیه ابوبکر رواه البزار عن عبدالله بن مسعود قال کنت فی المسجد اصلی فد خل رسول الله ﷺ ومعه ابوبکر وعمر فوجدنی ادعو افقال سل تعطه ثم قال من احب ان یقرء القرآن غصاً طریا فلیقرأه بقراة ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی ابوبکر فبشر نی ثم اتانی عمر فوجدابابکر خارجا قد سبقه فقال انک سبا ق بالخیر رواه ابو یعلی الموصلی عن ربیعة الا سلمی قال جری بینی وبین ابی بکر کلام فقال لی کلمة کرهتها وندم

besturdubooks.wordpress.com

فقال لی یا ربیعة ردعلی شلها حتی تکون قصا صاً قلت لا افعل قال لتقولن اولا ستعدین علیک رسول الله ﷺ فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابوبکر وجاء اناس من أسلم فقالو الی رحم الله ابابکرفی ای شیء یستعدی علیک وهو الذی قال لک ماقال فقلت اتدرون من هذا هذا

ترجمہ

جب کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ ہی اس میں سبقت لے گئے ۔(۱) ابویعلی الموصلی عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ مع ابوبکرؓ وعمر تشریف لائے آپ نے مجھے دعا مانگتے ہوئے پایا فرمایا مانگ تجھے ملے گا پھر فرمایا جو آسانی اور میانہ روی سے قرآن پڑھنا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد(۲) کی قراۃ پڑھے میں تو اپنے گھر چلا آیا اتنے میں ابوبکرؓ آئے مجھے اس کی بشارت دی اس کے بعد حضرت عمرؓ میرے پاس اس وقت آئے کہ ابوبکرؓ سبقت لے جا چکے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوبکرؓ نیکی میں بڑی سبقت کرنے والے ہو امام احمد حسن سند کے ساتھ ربیعہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ میں اور ابوبکرؓ میں کوئی گفتگو ہوئی آپ نے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسکو میں ناپسند جانتا تھا مگر کہتے ہی نہایت شرمندہ ہوئے اور فرمانے لگے اے ربیعہ تو بھی اس جیسا مجھے کہہ لے تاکہ عوض ہو جائے میں نے کہا میں تو نہ کہوں گا فرمایا کہو ورنہ رسول اللہ ﷺ کو تم پر غصہ دلاؤں گا میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو کبھی نہ کہوں گا ابوبکرؓ تو تشریف لے گئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مجھ سے آکر کہنے لگے اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے وہ تیری شکایت رسول اللہ سے کس باب میں کریں گے انہوں نے ہی تو تجھے برا کہا میں نے ان سے کہا تم جانتے بھی ہو یہ کون شخص ہیں ۔ یہ

تحقیقات وتعلیقات

ابن ام عبد کے بیٹے سے مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں اور ان کی والدہ کی کنیت ام عبد تھی یہ بہت بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور قرات قرآن کے ماہر تھے چنانچہ تمام صحابہ میں بھی چار صحابی قاری تھے ان میں بھی سب میں اول درجہ میں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن مجید حضور اکرم ﷺ سے بالمشافہ سیکھا تھا اور دوسرے صحابہ نے آپس میں سیکھنے پر اقتصاء کیا تھا جیسا عینی اور فتح الباری شرح بخاری میں مذکور ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم : ۲/۲۷۴

besturdubooks.wordpress.com

متن

هو ابوبكر الصديق هذا ثاني اثنين وهذا ذوشيبة المسلمين اياكم لا يلتفت فير اكم تنصر وني عليه فيغضب فياتي رسول الله ﷺ فيغضب لغضبه فيغضب الله لغضبهما فيهلك ربيعة وانطلق ابوبكر وتبعته وحد ى حتى اتى رسول الله فحدثه الحديث كما كان فرفع الّي راسه فقال يا ربيعة مالک وللصديق فقلت يا رسول الله كان كذاو كذافقال لي كلمة كرهتها فقال لي قل كما قلت حتى يكون قصا صاًفا بيت فقال رسول الله ﷺ اجل لا ترد عليه ولكن قل غفر الله لک يا ابابكر فقلت غفر الله لک يا ابابكررواه الا مام الا حمد بسند حسن في مسنده عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ابوبكر صاحبي ومونسي في الغار اسناده حسن رواه عبدالله ابن احمد بن حنبل عن حذيفة قال قال رسول الله ان في الجنة طيراً كامثال البخاتي قال ابوبكر انها لنا عمة يا رسول الله! قال انعم

ترجمہ

ابوبکر صدیق ہیں یہ غار میں دو میں کے دوسرے ہیں یہ مسلمانوں کے بڑے بوڑھے ہیں تم ان کے دیکھنے سے بچو اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور ان کے غصہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے غصہ کے سبب سے اللہ غصہ کرے تو ربیعہ ہلاک ہو جائے گا وہاں سے جب ابوبکرؓ چلے تو میں ان کے پیچھے ہولیا یہاں تک کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور واقعی بات جو تھی بیان کی آنحضرت نے میری طرف سر اٹھا کر فرمایا اے ربیعہ تیری اور صدیق کی کیا گفتگو ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ باتوں باتوں میں حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو مجھے بری لگی پھر ابوبکرؓ نے فرمایا جیسا میں نے کہا ہے تو بھی کہہ کہ برابری ہو جائے میں نے انکار کیا آنحضرت نے فرمایا ہاں کچھ جواب نہ دینا بلکہ یوں کہو اے ابوبکرؓ اللہ تجھ کو بخشے میں نے ایسا ہی کہا۔
(۱) امام احمد حنبل حسن سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ غار میں میرے یار اور رفیق تھے (۲) امام بیہقی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں پرندے بختی اونٹ جیسے ہوں گے ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ ﷺ وہ تو بڑے خوش حال ہونگے فرمایا خوشحال زیادہ

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

اس حدیث سے غایت درجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اگر کبھی حضرت ابوبکر صدیقؓ غصہ میں آ کر کسی کو بری بات کہہ بیٹھیں تو اس کے جواب کے درپے نہ ہو بلکہ انکے لئے بخشش کی دعا مانگے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ربیعہ سے فرمایا کہ خبردار انہیں جواب نہ دو بلکہ غفر اللہ لک یا ابا بکر کہنا۔

تخریج احادیث

۱) فتح الباری :۱۸/۷ ،تاریخ الخلفاء: ۹۲، ۹۳ ،مسند احمد: ۵۹/۴

۲) فضائل الصحابة: ۳۹۶/۱

متن

منها من يا كلها وانت من يا كلها رواه البيهقى **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ عرج بى الى السماء فما مررت بسماء الاوجدت فيها اسمى محمد رسول الله وابوبكر الصديق خلفى رواه ابو يعلى الموصلى ورد ايضا من حديث ابن عباس وابن عمر وانس وابى سعيد وابى الداداء باسانيد ضعيفة بعضها يشد بعضاً **عن** عامر بن عبدالله بن الزبير قال لمانزلت ولوانا كتبنا عليهم ان اقتلو انفسكم قال ابوبكر يا رسول الله! والله لوامرتنى ان اقتل نفسى لفعلت قال صدقت عن ابن عباس قال دخل رسول الله ﷺ غديراًفقال يسبح كل رجل الى صاحبه قال فسبح كل رجل منهم الى صاحبه حتى بقى رسول الله وابوبكر فسبح رسول الله ﷺ الى ابى بكر حتى اعتنقه وقال لو كنت متخذ اخليلا حتى القى الله لا تخذت ابابكر خليلا ولكنه صاحبى رواه الطبرانى **عن** سليمان بن يسار قال قال

ترجمہ

وہ لوگ ہوں گے جو انہیں کھائیں گے اور تو ان میں سے ہے جو اُنہیں کھائے (۱)۔ ابویعلی موصلی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب (جبریل) مجھے آسمان پر لے کر چڑھ گئے تو جس آسمان پر میں گیا اس میں اپنا نام محمد ﷺ اور اپنے پیچھے ابوبکر صدیقؓ لکھا ہوا پایا یہی حدیث ابن عباس ابن عمر انس ابوسعید ابوالدرداء سے ضعیف سندوں سے مروی ہے کہ بعض کی بعض معین و موید ہے۔ عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ولوانا کتبنا علیھم الخ نازل ہوئی تو ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا اگر آپ مجھے حکم فرمائیں کہ اپنی جان مار ڈال تو میں مار ڈالوں آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ (۱) طبرانی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حوض پر آئے اور فرمایا ہر

besturdubooks.wordpress.com

آدمی اپنے یار کے ساتھ تیرے چنانچہ ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ نہانے لگا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر باقی رہ گئے سو آپ اور ابوبکر دونوں ملکر نہائے اور آپ نے انکا معانقہ کر کے فرمایا اگر میں مرنے تک کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو دوست بناتا لیکن وہ میرے مصاحب ہیں۔ (۲) ابن عساکر سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ثابتؓ بن قیس بن شماس اور ایک یہودی کے درمیان مباحثہ چھڑ گیا یہودی بطور فخر کہنے لگا اللہ نے ہم پر خودکشی کو واجب کیا تو ہم نے خود اپنے آپ کو قتل کر دیا ثابتؓ بولے خدا کی قسم اگر اللہ ہم پر خودکشی کو فرض کر دیتا تو ہم بھی اپنے کو قتل کر دیتے حسن اور مقاتل راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کچھ صحابہ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ ہم کو ایسا حکم دیتا تو ہم ضرور عمل کرتے لیکن الحمد اللہ اللہ ہی نے ہم کو محفوظ رکھا اس کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو بھی پہنچ گئی تو آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ زمین گڑے ہوئے پہاڑوں سے بھی زیادہ ایمان ان کے دلوں میں جما ہوا ہے۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۲۶۴/۱۱

۲) صحیح مسلم: ۲۷۳/۲، صحیح بخاری: ۵۱۶/۱

متن

رسول اللہ ﷺ خصال المرء ثلاثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خير اجعل فيه خصلة منها يد خل بها الجنة قال ابوبكر يا رسول الله الىّ شى منها قال نعم جمعاً من كُلّ رواه ابن عسا كر **عن** مجمع بن يعقوب الا نصارى عن ابيه قال ان كانت حلقة رسول الله ﷺ تشتبک حتى تصير كا لا سورة وان مجلس ابى بكر منها الفارغ ما يطمع فيه احد من الناس فاذاجاء ابوبكر جلس ذلک المجلس واقبل عليه النبى ﷺ بوجهه والقى عليه حديثه وسمع الناس رواه ابن عسا كر **عن** عبدالله بن عمر قال كنت عند النبى فاقبل ابوبكر و عمر فقال الحمد لله الذى ايدنى بكما رواه البزار والحاكم عن ابى اروى الدو سى والطبرانى فى الا وسط **عن** البراء بن عازبؓ عن عبدالرحمن بن غنم ان رسول الله قال لا بى بكر و عمر لو اجتمعتما فى مشورة ما خلفتكما رواه احمد والطبرانى

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

آدمی کی عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو خصائل مذکورہ میں سے کوئی خصلت اس میں رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں جاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تجھ میں سب ہیں۔ مجمع بن یعقوب انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں لوگ آپس میں ایسا ملکر سر جوڑ کر حلقہ باندھتے تھے کہ وہ کنگن (۱) جیسا ہو جاتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کے بیٹھنے کی جگہ اس حلقہ میں خالی رہتی تھی لوگوں میں کوئی اس جگہ بیٹھنے کا لالچ نہ کرتا تھا پس جب ابوبکرؓ آتے تو اس جگہ بیٹھتے اور نبی کریم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرتے اور سب لوگ سنتے اس کو ابن عساکرؒ روایت کرتے ہیں بزاز، ابن عمر اور حاکم ابواروی دوسی اور طبرانی اوسط میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کے پاس تھا اتنے میں ابوبکر و عمر آئے آپ نے فرمایا سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے تم دونوں سے میری مدد کی امام احمد عبدالرحمٰن بن غنم اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا اخلاف نہ کروں

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں صحابہ گول حلقہ بنا کر پاس پاس بہت مل مل کر بیٹھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب تھوڑی سی جگہ باقی رہ جاتی تھی صحابہ جانتے تھے کہ یہ حضرت ابوبکر کی جگہ ہے وہاں کوئی نہ بیٹھتا جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تو اس خالی جگہ ابوبکر صدیقؓ تشریف رکھتے اور رسول اللہ انکی طرف جھک کر باتیں کرتے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ایسا اکثر ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ سے باتیں کررہے ہیں اور ہم سنتے مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اس کا مطلب اور غرض کیا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ سمجھ جاتے اور مناسب جواب مرحمت فرماتے ہم سن کر حیران اور ششدر رہ جاتے یہ ہی آپ کے جملہ فضائل میں سے ایک بڑی فضیلت ہے۔

متن

عن البراء بن عازب عن علیؓ قال قال رسول الله ﷺ رحم الله ابابکر زوجنی ابنته وحملنی الی دار الهجرة و اعتق بلالا رحم الله عمر يقول الحق وانكان من ابو يه اظهر الحق وما له من صديق رحم الله عثمان يستحيیه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار رواه ابن عسا كر **عن** ابـن ابی حازم قال جاء رجل الی علی ابن الحسين بن علی بن ابی طالب

besturdubooks.wordpress.com

فقال ما كان منزلة ابى بكر و عمر قال كمنزلتهما منه الساعة عن ابن مسعود قال حب ابى بكروعمرومعرفتهمامن السنةرواهماابن عساكرعن انس مرفوعا قال انى لا رجو لأمتى فى حبهم لابى بكر و عمر ما ارجو الهم فى قول لا اله الا الله رواه ابن عساكر عن ابن عباس فى قوله تعالى:" فانزل الله سكينته عليه" قال على ابى بكر ان النبى ﷺ لم تزل السكينة عليه رواه ابن ابى حاتم عن ابن مسعود ان ابابكر اشترى بلالا من

ترجمہ

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ابوبکرؓ پر رحمت کرے انہوں نے اپنی بیٹی مجھے بیاہ دی اور ہجرت کی گھر (۱) مجھے لے آئے بلال کو آزاد کیا اللہ عمرؓ پر رحمت کرے وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ اس کے ماں باپ ہی ہوں اس نے ایسے وقت حق کو ظاہر کیا کہ اس کا کوئی دوست نہ تھا۔ (۲) اللہ عثمان پر رحم کرے کہ اس سے فرشتے تک حیا کرتے ہیں اللہ علی پر رحم کرے یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے جہاں کہیں ہو (۳) ابن عساکر ابن حازم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی کے پوتے زین العابدین کے پاس آیا اور کہا ابوبکر و عمر کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نزدیکی ان دونوں کو موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تھی۔ ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ابوبکر و عمر کی محبت ان دونوں کی معرفت سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت سے ابوبکر و عمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو قول "لا الہ الا اللہ" میں میں ان سے امید کرتا ہوں۔ ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول "فانزل اللہ سکینتہ" میں کہتے ہیں کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوئی کیونکہ نبی کریم ﷺ پر تو ہمیشہ اطمینان و سکینہ تھی۔ ابن ابی حاتم ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے بلال کو امیہ

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دو اونٹنیاں پال کر تیار کر رکھی تھیں کہ کب ہجرت کا حکم ہو اور میں رسول اللہ کے ہمراہ ہجرت کروں جب ہجرت کا حکم ہوا تو ایک اونٹنی حضور اکرم ﷺ کے پاس لائے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کو قبول کیجئے اور سوار ہو جائیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت تک سوار نہ ہوں گا کہ اسے میرے ہاتھ بیچ دے اس کے بغیر میں قبول نہ کرونگا پس وہ اونٹنی سو درہم قرض پر آپ نے خرید لی۔

۲۔ یعنی ایسے جگری دوست کہ ان کی دوستی میں کوئی شک ہی نہیں کہ صدیق اکبر آپ کے جانی دوست تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۔ یہ حدیث اول حدیث کے موافق ہے جس کو علامہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ "القرآن مع علي وعلي مع القرآن" یعنی قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

متن

امیةبن خلف وابی بن خلف ببردة وعشرة اواق فاعتقه لله فانزل الله "والليل اذايغشى " الى قوله ان سعيكم لشتى سعى ابى بكر واميه وابى رواه ابن ابى حاتم عن عامر بن عبدالله بن الزبير قال كان ابوبكر يعتق على الاسلام بمكة فكان يعتق عجائزو نساء اذا أسلمن فقال له ابو ه اى بنيَّ! اراک تعتق اناساضعافافلو انک تعتق رجالا جلدا يقومون معک ويمنعونک ويد فعون عنک؟ قال اى ابت انما اريد ما عند الله قال فحد ثنى بعض اهل بيتى ان هذه الاية نزلت فيه: "فاما من اعطٰى واتّقٰى وَصَدَّقَ بالحسنىٰ "الى اخر ها رواه ابن جرير عن عروة ان ابابكراعتق سبعة كلهم يعذب فى الله وفيه نزلت وسيجنبها الا تقى الى اخر السورة رواه الطبرانى وابن ابى حاتم عن عبدالله بن الزبير قال نزلت هذه الاية وما لا حد عنده

ترجمہ

بن خلف اور ابی بن خلف سے (غلام دینے کے علاوہ) عوض میں ایک چادر (۱) اور چار سو درہم میں خرید کر اللہ کے واسطے آزاد کر دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی: "واللیل اذا یغشی" سے ان سعیکم لشتی تک یعنی ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کوشش مختلف ہے۔ (۲) ابن جریر عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر مکہ میں مسلمان ہونے پر لوگوں کو آزاد کرتے تھے اکثر بوڑھے عورتیں ضعیف بیچارے جب مسلمان ہو جاتے تو انہیں آزاد کر دیتے ایک دن ان کے والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں تجھ سے ایذا دور کریں فرمایا ابا جان جو اللہ کے نزدیک محبوب ہے میں اسے ہی چاہتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے) مجھے میرے بعض اہل بیت نے حدیث بیان کی کہ یہ آیت: "فاما من اعطیٰ واتقیٰ وصدّق باالحسنیٰ" الخ ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ (۳) طبرانی اور ابن ابی حاتم عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے سات آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب دین الٰہی میں تکلیف دیئے جاتے تھے اور آیہ "وسیجنبها الاتقی"

besturdubooks.wordpress.com

الی آخرہ آپ کے حق میں اتری (۳) بزار عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ مالا حد عندہ

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ ایک مشہور روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بلال اور ایک رومی غلام کو کچھ مال کے عوض امیۃ سے خریدا تھا اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک چادر اور چار سو درہم کے عوض میں خریدا اگر پہلی روایت صحت کے درجہ کو پہنچ چکی ہے تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے کہ اس غلام کے علاوہ آپ نے ایک چادر اور چار سو درہم کے مقابل خریدا۔

۲۔۳۔۴ تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ شیعی مفسر ابو علی طبرسی لکھتا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں اتری (مجمع البیان: ۵۰۲۔ج ۱۰) امام رازیؒ لکھتے ہیں اتقیٰ سے یہاں مراد ابوبکرؓ ہیں (تفسیر کبیر: ۲۰۴/ج۔۳۱) حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ایک نہیں کئی مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اتری ہیں (تفسیر ابن کثیر: ۵۲۱/ج۔۴) علوی

تخریج احادیث

۱، ۲، ۳) تاریخ الخلفاء: ۴۸

متن

من نعمةٍ تجزیٰ الی اخر السورة فی ابی بکر الصدیق رواه البزار عن عائشةؓ ان ابابکرلم یکن یحنث فی یمین حتی انزل الله کفارة الیمین رواه البخاری عن امیة بن صفوان وکانت له صحبة قال علی بن ابی طالب والذی جاء بالصدق وصدّق به ابوبکر الصدیق رواه البزار وابن عسا کر عن ابن عباس فی قوله :"وشاورهم فی الا مر "قال نزلت فی ابی بکر و عمر رواه الحاکم فی مستد رکه عن ابی شوارب قال نزلت ولمن خاف مقام ربه جنتان فی ابی بکر رضی الله عنه رواه ابن ابی حاتم عن ابن عمر و ابن عباس فی قوله وصالح المومنین قال نزلت فی ابی بکر و عمر رواه الطبرانی فی الاوسط عن مجاهد قال لمانزلت ان الله وملائکته

ترجمہ

من نعمةٍ تجزیٰ آخر سورت تک ابوبکر صدیق کے باب میں اتری (۱) بخاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کی آیت نہ اتاری ابوبکرؓ اپنی قسم کو توڑنے سے گنہگار رہوتے۔ بزار اور ابن عسا کر امیہ بن صفوان سے نقل کرتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب نے فرمایا کہ آیت (۲) والذی جاء با لصدقِ وَصدقِ به میں ابوبکرؓ مراد

besturdubooks.wordpress.com

ہیں اور امیہ کی حضرت علی سے ملاقات بھی حاکم اپنی مستدرک میں ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول: ''و شاورھم فی الامر'' میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر اور عمر کے باب میں اتری ہے۔ ابن ابی حاتم ابوشوارب سے نقل کرتے ہیں کہ ''ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن'' خاص ابوبکرؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ (۴) طبرانی اوسط میں ابن عمر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آیۃ ''وصالح المومنین'' ابوبکر و عمر کے حق میں اتری ہے (۵) عبد.. ابن حمید اپنی تفسیر میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیۃ ''ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی'' نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ اور نہیں ہے کسی کے لئے اللہ کے پاس کوئی نعمت کہ بدلا دیا جائے۔

۳۔ اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں ابوالعالیہ کے علاوہ علّیہ، کلبی اور ایک جماعت مفسرین کی یہی کہتی ہے (روح المعانی: ۲۴/ج۔۳) چھٹی صدی کا مشہور شیعی مفسر ابوعلی الطبرسی بھی یہی لکھتا ہے (مجمع البیان ص ۴۹۸/ج۔۸) سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں مروی ہے (تفسیر کبیر: (۲۷۹/ج۔۲۶) (علوی) قاضی ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کا قول منقول ہے کہ اس آیت: ''وشاورھم فی الامر'' میں ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لینے کا حکم ہے دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے حق میں نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں کے مشورہ میں متفق الرائے ہو تو میں مخالفت نہیں کروں گا، حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ جنگ کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ مشورہ لیا کرتے تھے اس لئے تم بھی مشورہ لیا کرو ضحاک نے کہا کہ حضرت عمرؓ مشورہ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ عورت سے بھی، ملاحظہ کیجئے تفسیر مظہری: ۳۹۷/ج۔۲۔

۵۔ و صالح المومنین: یعنی رسول اللہ ﷺ کے متبعین، اعوان اور آپکے گرد اگرد جمع ہونے والے بھی رسول اللہ ﷺ کے رفیق اور ساتھی ہیں، کلبی نے کہا اس سے مراد مخلص مومن جو منافق نہیں ہیں، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابی بن کعب کا قول مروی ہے کہ اس سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوامامہ نے اس قول کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی کی ہے، ابن عمر، ابن عباس اور سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکرؓ و عمرؓ کے حق میں نازل ہوئی۔

تخریج احادیث

۱) تفسیر مظہری: ۴۳۵/۱۲

متن

یصلون علی النبی قال ابوبکر یا رسول اللہ ما انزل اللہ علیک خیراً الا اشرکنا فیہ

besturdubooks.wordpress.com

فنزلت هذا الآ ية :"هو الذی یصلی علیکم وملائکته" رواه عبد ابن حمید فی تفسیره **عن** علی بن الحسینؓ ان هذه الآیة نزلت فی ابی بکر و عمر :"و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین"رواه ابن عسا کر **عن** ابن عباس قال نزلت فی ابی بکر الصدیق :"ووصینا الا نسان بوالدیه احسانا "الی قوله" وعد الصدق الذی کانوایوعدون" رواه ابن عسا کر **عن** سفیان بن عیینه قال عاتب الله المسلمین کلهم فی رسول الله ﷺ الا ابابکروحد ه فانه خرج من المعاتبة ثم قرأ:" الا تنصر و ه فقد نصره الله اذاخر جه الذین کفر واثانی اثنین اذهما فی الغار" رواه ابن عسا کر

ترجمہ

یارسول اللہ ﷺ حق سبحانہ نے جو بھلائی آپ پر اتاری اس میں ہمیں ضرور شریک کیا (مگر اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں) پس اس وقت یہ آیت اتری (۱) هو الذی یصلی علیکم وملا ئکته (۲) ابن عسا کر زین العابدین سے نقل کرتے ہیں کہ آیہ و نزعنا مافی صدور هم من غل اخوانا علی سرر متقبلین ابوبکرؓ کے حق میں اتری ہے (۳) ابن عسا کر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ (۴) وو صینا الاانسان بو الدیه احسانا سے وعد الصدق الذی کانوا یوعدون تک ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ (۴) ابن عسا کر سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں تمام مسلمانوں کو جناب باری نے عتاب کیا مگر صرف ابوبکرؓ کو کہ وہ اس عتاب سے خارج رہے۔ پھر راوی نے استشہاد کے لئے) یہ آیت پڑھی:" الا تنصر وه فقد نصره الله اذااخر جه الذین کفروا ثانی اثنین اذهما فی الغار (۵)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اللہ کی ذات وہ ذات ہے کہ وہ اور اس کے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

۲۔ عبد بن حمید نے اس روایت کی نسبت مجاہد کی طرف کی ہے۔

۳۔ اور ہم ان کے سینوں سے بغض اور کینہ کھینچ لیں گے اور اس حال میں جنت میں داخل کریں گے کہ وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور آمنے سامنے تختوں پر منہ کئے بیٹھے ہوں گے۔

۴۔ اور ہم نے اپنے ماں باپ سے نیکی کرنے کی وصیت کی کہ اس کی ماں کس مشقت سے حمل اٹھائے پھرتی ہے اور کس سختی سے جنتی ہے اس کا حمل اور دودھ چھوڑنا پورے تیس مہینہ میں ہے حتیٰ کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچا تو بولا کہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے

besturdubooks.wordpress.com

اور مجھے ایسی توفیق دے کہ ایسے کام کروں کہ تو پسند کرے۔

۵۔ حسن بن فضل کا قول ہے کہ اگر کوئی ابو بکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کا صحابی نہ کہے تو وہ کافر ہے قرآنی صراحت کا انکار کرنا ہے باقی صحابہ میں سے اگر وہ کسی کو صاحب رسول اللہ نہ کہے تو بدعتی (فاسق) ہوگا کافر نہ ہوگا۔ حضرت شیخ شہید مرزا مظہر جان جاناںؒ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کی یہی فضیلت بہت بڑی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ کو اپنے ساتھ ملا کر دونوں کی یکجائی ثابت کی اللہ کی جو معیت اپنے لئے ثابت کی وہی معیت حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے بھی ثابت کی۔

تخریج احادیث

۶) تاریخ الخلفاء: ۴

فصل

فی انه افضل الصحابة وخير هم

اجمع اهل السنة على ان افضل الناس بعد النبی ﷺ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم سائر العشرة ثم باقی اهل بدر ثم باقی اهل احد ثم باقی اهل البيعة ثم باقی الصحابة هکذا حکی الاجماع عليه ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخير بين الناس فی زمان رسول الله ﷺ فنخير ابابکر ثم عمر ثم عثمان زاد الطبرانی فی الکبير فيعلم بذلک النبی ولا ينکره عن ابن عمر قال کنا وفينا رسول الله ﷺ نفضل ابابکر و عمر و عثمان وعليا رواه ابن عساکر عن ابی هريرة قال کنا معاشر اصحاب رسول الله ﷺ ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبيها ﷺ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم نسکت رواه ابن عساکر عن علیؓ قال خير هذه الامة بعد نبيها ابوبکر فمن قال غيرها فهو مفتر عليه ما على المفتری رواه احمد وغيره عن ابی يعلى قال قال علیؓ لا يفضلنی احد على ابی بکر الا جلدته

فصل

اس باب میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے بہتر اور افضل ہیں

اہل سنت کا اجماع ہو چکا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد افضل بشر ابو بکرؓ ہیں (۶) پھر عمر پھر عثمان پھر علی پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر باقی اہل بدر پھر باقی اہل احد پھر باقی اہل بیت پھر باقی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی طرح ابو منصور بغدادی نے

besturdubooks.wordpress.com

اس پر اجماع نقل کیا ہے۔(۱) بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمام(۲) لوگوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے تو اول ابو بکرؓ کو اختیار کرتے پھر عمر پھر عثمان کو طبرانی نے کبیر میں یہ لفظ زائد کئے ہیں کہ نبی ﷺ اس کو جانتے اور انکار نہ کرتے تھے۔(۳) ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو اس ترتیب سے اوروں پر فضیلت دیتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے (۴) ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ کے گروہ نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ کو کہتے تھے پھر عمر پھر عثمان پھر ہم خاموش ہو رہتے حالانکہ ہم بہت بڑی جماعت تھے (۵) احمد وغیرہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین شخص نبی ﷺ کے بعد ابو بکرؓ ہیں جو ان کے غیر کی بزرگی کا قائل ہو اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفتری ہے اور جو سزا مفتری پر ہے پھر اسی کا یہی مستحق ہوگا (۶) احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مجھے ابو بکرؓ پر جو کوئی فضیلت دے گا اسے مفتری جیسی حد لگاؤں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہتے تھے کہ فلاں شخص فلاں شخص سے افضل ہے تو سب میں بزرگ و افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ کو کہتے تھے اس کے بعد سب میں مساوات کے قائل تھے حضور اکرم ﷺ ان باتوں کو سنتے اور منع نہ فرماتے اور نا ہی انکار کی علامتیں آپ پر معلوم ہوتیں اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی مرضی تھی کہ سب سے اول ابو بکرؓ بزرگ خیال کئے جائیں خیال ہی نہیں بلکہ اعتقاد اُ ہونا چاہیے اور اعتقاد بھی ایسا راسخ اعتقاد یعنی ان کی محبت سب کی محبت سے زائد دل میں بیٹھ جائے اس کے بعد حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ پھر عشرہ مبشرہ پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر فلاں پھر فلاں۔

تخریج احادیث

۱۔۳۔۴۔۵) تاریخ الخلفاء: ۴۴،۴۵

۶) صحیح البخاری: ۱/۵۱۸

متن

حد المفتری رواہ احمد عن ابی الدارداء ان رسول اللہ قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبیا رواہ ابو نعیم وابن حمید فی مسندہ وفی لفظ:" علیٰ احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وقدورد ایضا من حدیث جابر ولفظہ

besturdubooks.wordpress.com

:"ماطلعت الشمس علی احد منکم افضل منه" رواه الطبرانی وغیره **عن** سلمة بن الاکوع قال قال رسول الله ﷺ ابوبکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی رواه الطبرانی **عن** سعد بن زرارة قال، قال رسول الله ﷺ ان روح القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابوبکر رواه الطبرانی الاوسط **عن** ابی جحیفة قال دخلت علی علیؓ فی بیته فقلت یا خیر الناس بعد رسول الله! فقال مهلا یا ابا جحیفة!

ترجمہ

ابونعیم ابودردار سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبی کے بعد ابوبکرؓ سے زائد کوئی ایسا بزرگ اور افضل شخص نہیں ہے جس پر سورج نکلا (۱) اور ڈوبا ہو (۲) ابن حمید نے اپنی مسند میں یہ ہی حدیث بیان کی ہے مگر یہ لفظ زائد ہے کہ نبیوں (۳) اور پیغمبروں کے بعد ابوبکرؓ سے افضل ایسا کوئی نہیں الخ یہ ہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث جابر سے مروی ہے اس کے لفظ یہ ہیں کہ ابوبکرؓ سے افضل تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس پر سورج چمکا ہو (۴) طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ تمام لوگوں سے بہتر ہیں (۵) مگر یہ کہ کوئی نبی ہو (۶) طبرانی اوسط میں سعد بن زرارہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاک روح جبریل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی تمام امت میں بہترین شخص ابوبکر ہیں۔ (۷) دارقطنی میں ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے گھر میں میں نے جا کر کہا اے رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین شخص آپ نے فرمایا ٹھیرا اے ابوجحیفہ!

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی پیغمبروں کے بعد تمام مخلوق میں جو فضیلت و بزرگی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہے وہ کسی اور کو نہیں۔

۳۔ یعنی نبی کے بعد آپ ہی کا درجہ اور آپ کا ہی مرتبہ ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۴۱

۴، ۵، ۶، ۷) تاریخ الخلفاء علامہ سیوطیؒ : ۴۱

متن

الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبکر و عمرُ ویحک یا ابا جحیفة لا

besturdubooks.wordpress.com

یجتمع بغضی وحب ابی بکر وعمر فی قلب مومن رواھما الدار قطنی **و اخرج** ایضاان اباجحیفة کان یری ان علیا افضل الا مة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا فقال له علیّ بعد ان اخذ بیده وادخله بیته ما احزنک یا ابا جحیفة فذکر له الخبر فقال الا اخبرک بخیر الا مة خیر ھاابوبکر ثم عمر قال ابو جحیفة فاعطیت الله عھدا ان لا اکتم ھذا الحدیث بعد ان شافھنی به علیّ مابقیت **عن** عبدالله بن شقیق قال قلت لعائشة ای اصحاب رسول الله ﷺ کان احب الی رسول الله ﷺ قالت ابوبکر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدة بن الجراح قال قلت ثم من فسکتت رواه الترمذی والنسائی والحاکم وصححه

ترجمہ

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی میں تجھے خبر سناؤں وہ ابوبکر اور عمر ہیں اے ابوجحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض اور ابوبکر وعمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (۱) نیز دار قطنی میں روایت ہے کہ ابوجحیفہ حضرت علیؓ کے افضل امت ہونے کا معتقد تھا جب اس نے اپنے اعتقاد کے مخالف لوگوں کے اقوال سنے تو سخت غمگین ہوا تو حضرت علی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور کہا اے جحیفہ تجھے کس چیز نے ایسا غمناک کیا اس نے آپ سے سارا قصہ بیان کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین آدمی کی خبر نہ دوں اے ابوجحیفہ پھر یہ حدیث بیان کی کہ بہترین اس امت کے ابوبکر ہیں پھر عمر۔ ابوجحیفہ کہتے ہیں اس کے بعد کہ حضرت علی نے بالمشافہ یہ حدیث مجھ سے بیان کی میں نے خدا سے عہد کیا کہ مرتے دم تک نہ اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا [۱]۔

(۲) ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو سب سے پیارا شخص کون تھا فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پھر کون۔ تو وہ چپ ہو رہے (۳)

تحقیقات وتعلیقات

[۱] اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دل سے عاشق تھے اور انکی کمال فضیلت کے قائل تھے اب جو کوئی یہ بات کہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابوبکر وحضرت عمرؓ سے سخت ناراض تھے وہ دروغ گو اور مفتری ہے ایسے شخص کے متعلق حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت ابوبکرؓ پر مجھے بھی کسی بھی قسم کی فضیلت دے گا تو میں اسے مفتری جیسی حد ماروں گا۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱۔۲) تاریخ الخلفاء :۵۳

۳) تاریخ الخلفاء : ۴۱

متن

عن عمار بن یاسر قال من فضل علی ابی بکر و عمر احد امن اصحاب رسول اللہ ﷺ فقد اذری علی المهاجرین والانصار رواہ الطبرانی فی الاوسط **عن** سمرة قال قال رسول اللہ ﷺ مرت ان اوول الرویا ابابکر روہ ابن عسا کر **عن** یعقوب بن عتبة عن شیخ من الانصار قال کان جبیر بن مطعم من انسب قریش لقریش وللعرب قاطبة و کان یقول انما اخذت النسب من ابی بکر الصدیق مع ذلک غایة فی علم تعبیر الرویا وقد کان یعبر الرؤیا فی زمن النبی ﷺ وقد قال محمد بن سیرین وھو المقدم فی ھذا العلم بالا تفاق کان ابوبکر اعبر ھذہ الامة بعد النبی ﷺ و کان مع ذلک اشد الصحابة رأیا و اکملھم عقلا **عن** عبداللہ بن عمر بن العاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

طبرانی اوسط میں عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکرؓ عمرؓ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی اور کو فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار پر عیب لگایا۔(۱) ابن عساکر سمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابوبکرؓ کے سامنے خوابوں کی تعبیر بیان کروں (۲) یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب سے واقف تھے وہ کہتے تھے میں نے ابوبکر سے نسب حاصل کیا ہے پس ابوبکرؓ انسب عرب تھے اور ابوبکرؓ مع اس فضیلت کے خوابوں کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے آپ نبی ﷺ کے زمانے میں خوابوں کی تعبیریں بتاتے تھے۔محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں مقدم تھے اور نبی ﷺ کے بعد تمام اس امت سے تعبیر میں افضل تھے اور مع اس کے تمام صحابہ سے رائے میں اشد اور عقل میں کامل تھے۔ابن عساکر عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

۲۔ یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ خوابوں کی تعبیر حضرت ابوبکرؓ پر پیش کروں اور ان کے سامنے بیان کروں تا کہ معلوم ہو کہ میری تعبیر دینا صحیح ہے یا نہیں اس سے ابوبکر صدیقؓ کی بہت بڑی فضیلت نکلتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا حکم کیا گیا ہے۔

تخریج احادیث

تاریخ الخلفاء : ۴۲

متن

یقول:" اتانی جبرئیل فقال ان الله امرک ان تستشیر ابابکررواه ابن عساکر **عن** معاذ بن جبل ان النبی لمااراد ان یسرح معاذاً الی الیمن استشار نا سا من اصحابه فیهم ابوبکر وعمر و عثمان و علی وطلحه والزبیر واسید بن حضیر فتکلم القوم کل انسان برایه فقال ماتری یا معاذ فقلت اری ما قال ابوبکر فقال النبی ﷺ ان الله یکره فی السماء ان یخطی ابوبکر فی الارض رواه الطبرانی وابو نعیم وغیر هما **عن** سهل بن سعد الساعدی قال قال رسول الله ﷺ ان الله یکره ان یخطی ابوبکر رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات **قال** النووی فی تهذیبه الصدیق احد الصحابة الذین حفظوا القرآن کله

ترجمہ

کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ نے آپکو ابوبکرؓ سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا ہے۔طبرانی اور ابونعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف امیر بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اصحاب میں سے لوگوں سے مشورہ لیا ان میں ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وطلحہؓ وزبیرؓ واسید بن حضیرؓ بھی تھے۔پس قوم میں سے ہر ایک آدمی نے اپنی رائے بیان کی رسول خدا نے فرمایا اے معاذ تم کیا کہتے ہو میں نے کہا جو ابوبکرؓ فرماتے ہیں وہ ہی میں بھی کہتا ہوں پس نبی ﷺ نے فرمایا اللہ آسمان میں اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ ابوبکرؓ زمین میں خطا کریں (۱)۔طبرانی اوسط میں فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد الساعدی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کا خاطی ہونا مکروہ جانتا ہے اس حدیث کے کُل راوی ثقہ ہیں۔نووی تہذیب میں کہتے ہیں کہ صدیق ان تمام اصحاب میں سے ایک صحابی ہیں جنہوں نے کُل قرآن حفظ یاد کیا تھا

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

۱۔ یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ توفیق الٰہی نے مرافقت کی ہے کہ جس مسئلہ میں وہ غور وخوض اور فکر کرتے ہیں حق سبحانہ وتعالیٰ ان کے دل میں الہام القاء کرتا ہے جس سے وہ حق کی جانب متوجہ رہتے ہیں اور باطل کے پاس بھی نہیں بھٹکتے

۲۔ پوری آیتیں ختم سورۃ تک حضرت ابو بکرؓ کی شان میں اتری ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ دوزخ سے بچے گا جو بہت متقی ہے وہ اپنا مال دے کر پاک ہوتا ہے اور اللہ کے پاس کسی کے لئے کوئی ایسی نصیحت نہیں جس کا بدلہ دیا جائے مگر اپنے رب کی رضامندی ڈھونڈنے کے لئے خرچ کرے اور وہ جلد راضی ہوگا۔

تخریج احادیث

۱) رواہ احمد فی فضائل الصحابۃبرقم : ۶۵۹، ج ا ص ۴۲۱، الطبرانی فی الکبیر برقم ۱۲۴، ج ۲۰ ص ۶۷

متن

فصل فی انفاقہ مالہ علی رسول اللہ وانہ اجود الصحابۃ

قال تعالیٰ :"وسیجنبھا الا تقی الذی یوتی مالہ یتزکی" الی اخر السورۃ قال ابن الجوزی:" اجمعوا علی انھا نزلت فی ابی بکر الصدیق **عن** ابی ھریرۃقال قال رسول اللہ ﷺ ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابوبکر و قال وھل انا وما لی الا لک یا رسول اللہ! رواہ احمد وابو یعلی **عن** علی واخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا وزادوکان رسول اللہ ﷺ یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ **عن** عائشۃ وعروۃ بن الزبیر ان ابابکرأسلم ولہ اربعون الف دینار فانفقھما علی رسول اللہ ﷺ رواہ ابن عسا کر **عن** عائشۃ ان ابابکراعتق سبعۃ کلھم یعذب فی اللہ رواہ ابن عسا کر **عن** ابن عمر قال أسلم ابوبکر وفی منزلہ اربعون الف درھم فخرج الی المدینۃ فی الھجرۃ ومالہ غیر خمسۃ الا ف کل ذلک

فصل

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے رسول اللہ ﷺ پر مال خرچ کرنے کے بیان میں اور یہ کہ آپؓ تمام صحابہ سے زیادہ سخی تھے

besturdubooks.wordpress.com

آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وسیجنبها الاتقى الذى يوتى ماله يتزكى" یہاں سے سورت تک ابن جوزی کہتے ہیں لوگوں کا اسبات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ آیت مذکورہ ابوبکرؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔(۱) امام احمد اور ابویعلی حضرت ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس قدر ابوبکرؓ کے مال نے مجھے نفع دیا ہے ایسا کسی کے مال نے نہیں دیا ابوبکرؓ روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا مال سب آپ ہی کے لئے ہے یا رسول اللہ ﷺ لے، خطیب سعید بن المسیب سے یہی روایت بیان کرتے مگر مرسلا اور یہ لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر عائشہ اور عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار دینار تھے پس سب کو رسول اللہ ﷺ کی مدد میں خرچ کر دیا (۳) ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جو اللہ کے دین کے خاطر عذاب دیئے جاتے تھے (۴) ابوسعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن ابوبکرؓ اسلام لائے آپکے گھر میں چالیس ہزار درہم تھے سو جب مدینہ ہجرت کر کے گئے تو سوائے پانچ ہزار کے اور کچھ نہیں رہا تھا سارا مال آپ نے

تحقیقات وتعلیقات

لے اس اثر سے رسول اللہ ﷺ کی کمال خصوصیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مفہوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ابوبکر صدیقؓ کی ملکیت کو اپنی ہی ملکیت سمجھتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) تفسیر ابن کثیر: ۵۲۱/۴

۲) کنز العمال: ۳۱۶/۶

۳) طبقات ابن سعد: ۱۲۳/۳

متن

ينفقه فى الرقاب والعون على الا سلام رواه ابو سعيد بن الا عرابى **عن** الحسن البصرى ان ابابكر اتى النبى ﷺ بصد قته فاخفاها فقال يا رسول الله! هذه صدقتى ولله عندى معاد و جاء عمر بصدقته فاظهر ها فقال يا رسول الله! هذه صدقتى ولى عندالله معاد فقال رسول الله ﷺ بينكما وما بين صدقتكما كما بين كلميتكما رواه ابو نعيم اسناده جيد لكنه مرسل **عن** ابى بكر الصديق قال جئت بابى قحافة الى النبى ﷺ قال هلا تركت الشيخ حتى آتيه قال

besturdubooks.wordpress.com

بل هو احق ان یاتیک قال انا نحفظه لا یادی ابنه عندنا رواه البزار عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ما احد عندی اعظم یداً من ابی بکر واسانی بنفسه وما له وانکحنی ابنته رواه ابن عسا کر

ترجمہ

غلاموں کے آزاد کرنے اور اسلام کی مدد کرنے میں خرچ کر دیا۔(۱) ابونعیم حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نبی ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لائے اور اسے پوشیدہ کر کے لائے اور فرمایا اے رسول اللہ ﷺ یہ میرا صدقہ ہے اور اللہ کے میرے پاس ودیعت تھی اتنے میں عمرؓ بھی اپنا صدقہ لائے اور ظاہر کر کے کہنے لگے اے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور میرے اللہ کے پاس ودیعت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں کے صدقہ میں (بزرگی کی رو سے) وہ فرق ہے جیسا کہ تم دونوں کی باتوں میں۔ اس حدیث کی اسناد جید ہے۔(۲) مگر مرسل بزار حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوقحافہ کو حضرت کے پاس لایا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے شیخ کو گھر میں چھوڑا ہوتا اور میں خود ان کے پاس آنے کا زیادہ مستحق تھا فرمایا ہم کو انکا حفظ رتبہ چاہیے کیونکہ ان کے فرزند کے احسانات ہم پر بہت ہیں۔(۳) ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک ابوبکرؓ سے احسان کرنے میں کوئی (۴) اعظم تر نہیں ہے اس نے اپنے مال اور جان سے میری غم خواری کی اپنی بیٹی مجھے بیاہ دی۔(۵)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲۔۳۔۴۔۵ یعنی جتنا احسان ابوبکرؓ کا ہم پر ہے ویسا کسی کا نہیں ہم ان کے احسان کو نہ بھولیں گے اور نہ ہی ان کے احسانوں کا بدلہ ادا ہوسکتا ہے خدائے تعالیٰ آخرت میں انہیں اسکی جزائے خیر دے۔

تخریج احادیث

۱۔۲۔۳۔۴۔۵) تاریخ الخلفاء: ۳۹، ۴۰

۲) حلیة الاولیاء: ۱/۴۵، والجامع الکبیر للسیوطی: ۱/۹۷۰

متن

فصل فی شجاعته وانه اشجع الصحابة

عن علی رضی الله عنه انه قال أخبرونی من اشجع الناس قالوا انت قال اما انی ما بارزت احداً الا انتصفت منه ولکن اخبرونی با شجع الناس قالوا لا نعلم فمن قال ابوبکر انه لما کان

besturdubooks.wordpress.com

یوم بدر جعلنا لرسول اللہ ﷺ عریشا فقلنا من یکون مع رسول اللہ ﷺ لئلا یھوی الیہ احدٌ من المشرکین فواللہ ماد نا منا احد الا ابوبکر شاھراً بالسیف علی راس رسول اللہ ﷺ لا یھوی الیہ احد الا ھوی الیہ فھو اشجع الناس قال علی ولقد رایت رسول اللہ ﷺ واخذ تہ قریش وھذا یجبا ہ وھذا یتلتلہ وھم یقولون انت الذی جعلت الا لھۃ الھا واحداً قال فواللہ مادنی منا احد الا ابوبکر یضرب ھذا ویجبأہ ویتلتل ھذا وھو یقول ویلکم اتقتلون رجلاان یقول ربی اللہ ثم رفع علی بردۃ کانت علیہ فبکی حتی اخضلت لحیتہ ثم قال انشد کم اللہ

فصل

حضرت ابوبکر کی شجاعت میں اور یہ کہ آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر تھے۔

بزار صحیح سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا۔ تمام لوگوں سے بہادر کون ہے انہوں نے کہا آپ فرمایا میں تو جس سے لڑا اس سے برابر رہا لیکن سب لوگوں میں جو سب سے زیادہ بہادر ہے اس کی خبر دو۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ کون ہے! فرمایا ابوبکرؓ جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے حضرت کے لئے سائبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے کسی کو آپ پر جھکنے نہ دے تو قسم خدا کی قسم ابوبکرؓ کے سوا ہم میں سے اور کوئی ان کے نزدیک نہ ہوا آپ تلوار ننگی کیئے ہوئے کھڑے رہے کوئی مشرک حضرت پر نہ جھکتا تھا مگر حضرت ابوبکرؓ اسے قتل کر دیتے تھے پس ابوبکرؓ سب سے بہادر تھے (۱) حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ قریش آپ کو پکڑے ہوئے ہلا رہے ہیں اور زمین پر لٹا لٹا کر کہتے تھے تو وہی شخص ہے کہ ہمارے جملہ معبودوں کو ایک معبود بناتا ہے (علیؓ کہتے ہیں) بخدا ہم میں سے کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے پاس جاتا مگر ابوبکرؓ انہیں مارتے اور ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے تمہیں خرابی ہو کیا ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حضرت علیؓ پر ایک چادر تھی اسے اٹھایا اور اتنا روئے کہ داڑھی بھی تر ہو گئی پھر فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شجاعت و دلیری کے ساتھ مشہور تھے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شجاعت ان سے بڑھی ہوئی تھی اور سب سے زائد شجاعت کا موقع یہ تھا کہ جب رسول اللہ وفات پا چکے تو آپ نے مرتدین عرب اور مانعین زکوۃ سے جہاد کیا گو بڑے بڑے مشاہیر صحابہ آپکو مانع ہوئے مگر آپ نے فرمایا اللہ پاک کی قسم اگر تم میں سے

besturdubooks.wordpress.com

کوئی میرا ساتھ نہ دے گا تو اس کی پرواہ نہ کروں گا بلکہ تن تنہا اس سے جہاد کروں گا چنانچہ آپ نے بڑی دلیری سے ان کے ساتھ جہاد کیا اور سب کو دین پر واپس لوٹا لیا کسی نے اشعار کی شکل میں نقل کیا ہے۔

تخریج احادیث

مسند احمد : ۳۵۹/۴

متن

امؤمن آل فرعون خیرام ابوبکر ؟ فسکت القوم فقال الا تجیبو ننی فوالله لساعة من ابی بکر خیر من الف ساعة من مثل مومن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانه وهذا رجل اعلن ایمانه رواه البزار بسند صحیح **عن** عائشة قالت لما اجتمع اصحاب النبی ﷺ فکانو اثمانیة وثلثین رجلا الحّ ابوبکر علی رسول الله ﷺ فی الظهور فقال یا ابابکر انا قلیل فلم یزل ابوبکر یلحّ علی رسول الله ﷺ حتی ظهر رسول الله ﷺ وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد کل رجل فی عشیرته وقام ابوبکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی الله والی رسوله وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین و ضربوا فی نواحی المسجد ضرباً شدیداً رواه ابن عساکر **عن** علیؓ قال لما أسلم ابوبکر اظهر اسلامه ودعا الی الله والی رسو له رواه ابن عساکر **عن** ابی بکر قال کفی وکف علی فی العد ل سواء رواه ابن عسا کر

ترجمہ

بتاؤ آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابوبکرؓ قوم سن کر خاموش ہوگئی پھر آپ نے فرمایا تم کیوں نہیں جواب دیتے واللہ ابوبکرؓ کی ایک ساعت اس کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ ایک مرد تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابوبکرؓ نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ (۱) ابن عساکر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کے اصحاب قریب اڑتیں آدمی ہو گئے تو ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے اظہار میں اصرار کیا حضرت نے فرمایا اے ابوبکرؓ ابھی ہم تھوڑے ہیں لیکن ابوبکرؓ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ پر مبالغہ کرتے رہے حتے کہ رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوئے اور مسلمان مسجد کے اطراف میں متفرق ہو گئے ہر شخص اپنے کنبے قبیلہ میں جا ملا اور ابوبکرؓ لوگوں میں کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے پس پہلے خطیب جنہوں نے اللہ و رسول کی طرف لوگوں کو بلایا وہ ابوبکرؓ ہی تھے اتنے میں مشرکین ابوبکرؓ اور مسلمانوں پر چل گئے اور مسجد کے کونوں میں مسلمانوں کو سخت مارا

besturdubooks.wordpress.com

پیٹا۔(۳) ابن عساکر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے مسلمان ہوتے ہی اپنا اسلام ظاہر کر دیا اور اللہ و رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ ابن عساکر ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا اور علی کا پلڑا عدل میں برابر ہے۔(۴)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲ ظہور اسلام کے لئے صدیق اکبرؓ نے اصرار کیا اور فرمایا کہ کھلم کھلا حق تعالیٰ شانہ کی عبادت کیجئے اپنے آپ کو اس کا رسول ظاہر کیجئے تا کہ اسلام کی شوکت بڑھے اور کفر کا زور ٹوٹے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکرؓ ہم میں ابھی قوت نہیں ہے یہ تھوڑے سے آدمی کیا کریں گے ذرا آدمیوں کی اور جمعیت ہو جائے تو کھلم کھلا اسلام کا اعلان کریں گے مگر ابوبکرؓ کی رائے اس بات کی متقاضی رہی اور جب تک حضور اکرم ﷺ نے کھل کر اعلان نہ فرمایا تقاضہ کرتے ہی رہے اور کمال شجاعت کے ساتھ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا سب سے پہلے جس نے خطبہ پڑھا وہ ابوبکرؓ ہی ہیں۔(۳)

تخریج احادیث

۱۔۲) تاریخ الخلفاء: ۳۸،۳۷

۴) تاریخ الخلفاء: ۳۸

متن

(فصل)

فی صحبته و مشاهده

قال العلماء صحب ابوبکر النبی ﷺ من حین أسلم الی أن توفیّ لم یفارقه سفرا ولا حضراً الا فیما اذن له ﷺ فی الخروج فیه من حج و غزو وشهد معه المشاهد کلها وها جرمعه وترک عیا له واولا ده رغبه فی الله ورسوله ﷺ وهو رفیقه فی الغار قال تعالی ثانی اثنین اذهما فی الغار اذیقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا وقام بنصر رسول الله ﷺ فی غیر موضع وله الاثار الجمیلة فی المشاهد وثبت یوم احد و یوم حنین و قد فر الناس اخرج الهیثم بن کلیب فی مسنده عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصر ف الناس کلهم

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

فصل حضرت ابوبکرؓ کی حضور ﷺ کے ساتھ مختلف مواضع میں صحبت

جمہور علماء کا قول ہے کہ ابوبکرؓ اسلام لانے کے زمانہ سے وفات تک نبی ﷺ کے ساتھ رہے سفر وحضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مگر جس وقت رسول خدا نے کسی حج یا جہاد میں آپ کو خروج کی اجازت دے دی آپ تمام مشاہد میں حضرت کے ساتھ حاضر ہی رہے۔(۲) اور آپ کے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ و رسول اللہ ﷺ کی رضامندی اور رغبت کے لئے اہل وعیال کو چھوڑا غار میں وہ حضرت کے رفیق تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا جس وقت وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا غم نہ کہا اللہ ہمارے ساتھ ہے آپ نے بہت سے مواضع میں حضرت کی مدد کی آپ کے جملہ مشاہد میں آثار جمیلہ ہیں احد اور حنین کے دن آپ ثابت قدم رہے حالانکہ اور لوگ چھوڑ کر چلے گئے تھے (۳) ہیثم بن کلیب اپنی مسند میں ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن آیا تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ سے منہ پھیر گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱-۲ نبی اکرم ﷺ بھی آپ کو اپنے پاس سے ایک آن بھی جدا کرنا پسند نہ فرماتے تھے پس جس قدر حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اکرم ﷺ کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور جس قدر قرب آپؓ کو ملا اس طرح اور صحابہؓ میں کسی کو نہ اتنا قرب ملا اور نہ اتنی مصاحبت، ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں میں نور بدون طلعت ھمایوں کے نہ ہوتا تھا اور ان کا روز روشن بدون خورشید جمال آنحضرت کے شب تار ظاہر ہوتا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۳٦

متن

عن ابی هریرة قال تباشرت الملائكة يوم بدر عن رسول الله ﷺ فكنت اول من فاء فقالوا اما ترون ابابكر الصديق مع رسول الله ﷺ في العريش ؟رواه ابن عساكر عن علی قال قال رسول الله يوم بدر ولا بی بكر مع احدكما جبرئيل و مع الآخر ميكائيل رواه احمد و ابو يعلى والحاكم عن محمد بن سيرين ان عبدالرحمن بن ابی بكر كان يوم بدر مع المشركين فلما أسلم قال لا بيه لقد اهدفت لی يوم بدر فانصرفت عنك ولم اقتلك فقال ابوبكر لكنك لو اهدفت لی لم انصرف عنك رواه ابن عساكر

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

سو جنہوں نے آپکی طرف رجوع کیا ان سب کا پہلا میں ہی تھا (۱) ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے لڑے تو کہنے لگے کیا سائبان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ کو نہیں دیکھتے۔ (۲) احمد ابو یعلی حاکم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے بدر کے دن مجھ سے اور ابوبکرؓ سے فرمایا تم میں ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل۔ (۳) ابن عساکر محمد بن سیریں سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن ابوبکرؓ کے بیٹے بدر کے دن مشرکوں کے ساتھ تھے جب اسلام لائے تو آپ نے اپنے باپ سے کہا کہ بدر کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ مجھے دکھائی دیئے تو میں آپ کو دیکھ کر واپس لوٹ گیا اور قتل نہ کیا۔ ابوبکرؓ نے فرمایا اگر میں تمہیں دیکھتا تو بدون قتل (۴) کئے تجھ سے نہ پھرتا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲۔۳۔۴ حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول کمال تصلب دین ثابت ہے کہ اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ جس طرح تو نے مجھے دیکھا اور محبت پدری کے خیال سے چھوڑ دیا اور مجھے اپنے تیر کا نشانہ نہ بنایا اور اگر میں تجھے اس طرح دیکھتا تو اللہ ورسول ﷺ کی محبت کے آگے کبھی تیری محبت کا خیال مجھے نہ آتا اور فوراً تجھے قتل کر ڈالتا سبحان اللہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس چھوٹے سے مختصر جملہ میں کس قدر بزرگیاں اور فضیلتیں ہیں جنکا بیان احاطۂ تصرف سے باہر ہے۔

تخریج احادیث

۱،۲،۳،۴) تاریخ الخلفاء: ۳۶

فصل فی اسلامه

عن ابی سعید الخدری قال قال ابوبکر الست احق الناس بها الست اول من أسلم الستُ صاحب كذا الست صاحب كذارواه الترمذی وابن حبان فی صحيحه **عن** همام قال سمعت عمارایقول رايت رسول الله ﷺ وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان خديجة وام الفضل و ابوبكر رواه البخاری فی باب اسلام ابی بکر الصديق رضی الله عنه **عن** الحارث عن علیؓ قال اول من أسلم من الرجال ابوبكر رواه ابن عساكر **عن** زيد بن ارقم قال اول من صلی مع النبی ﷺ ابوبكر الصديق رواه خيثمة بسند صحيح وجيد **عن** ابی اروی الدوسی الصحابیؓ قال اول من أسلم ابوبكر الصديق رواه ابن سعد **عن** الشعبی قال سئلت ابن عباس

besturdubooks.wordpress.com

ای الناس کان اول اسلاماً قال ابوبکر الصدیق الم تسمع قول حسان حیث یقول :شعر

۱)اذاتذکرت شجواً من اخی ثقة فاذکر اخاک ابابکربما فعلا

۲)خیر البریة اتقاها واعدلها الاالنبی وأوفاها بما سملا

۳)والثانی التالی المحمودمشهده واول الناس سهم صدّق المرسلا

(فصل)

حضرت ابوبکر کے اسلام میں

ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق نہیں ہوں کیا میں (آزادوں) میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا۔ کیا میں فلانی فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں (۱) بخاری میں ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عمار سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے سوائے پانچ غلاموں اور دو عورتوں خدیجہ اور ام الفضل اور ابوبکرؓ کے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ (۲) ابن عساکر حارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکرؓ مسلمان ہوئے خیثمہ جید اور صحیح سند کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ جس نے سب سے پہلے نماز پڑھی وہ ابوبکرؓ ہیں۔ (۳) ابن سعد ابواروئی دوسی سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے اول ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے۔ (۴) طبرانی نے اوسط کبیر میں اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں شعبی سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا لوگوں میں سب سے اول کون اسلام لایا جواب دیا ابوبکرؓ اور فرمایا کیا تو نے (اے شعبی) حسان کا قول نہیں سنا (وہ کہتے ہیں) جب تو اپنے ثقہ بھائی کی کوئی مصیبت اور اندوہ یاد کرے تو بھائی ابوبکرؓ کو اس چیز کے ساتھ جو انہوں نے کیا ہے یاد کر وہ نبی کے سوا ساری مخلوق سے بہتر سب سے زائد متقی اور منصف تھے اور آدمیوں کی صلاح میں جو انہوں نے کوشش کی اسے بہت پورا کرنے والے وہ خدا کی مرضی ڈھونڈنے والے اور رسول اللہ ﷺ کے دوسرے تھے۔ انکا مشہد محمود تھا سب سے پہلے انہوں ہی نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ (۵)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲۔۳۔۴ ہر چند کے اس قول میں مختلف احادیث اور آثار مروی ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے عورتوں میں حضرت خدیجہؓ یا ام ایمن اسلام لائیں اسی طرح آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ہی مسلمان ہوئے گو غلاموں میں عمار بن یاسر وغیرہ آپ سے پہلے مسلمان ہوئے ہوں چنانچہ اس حدیث

besturdubooks.wordpress.com

سے یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ بعض اس کے بھی قائل ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام لائے۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲

۲) صحیح البخاری: ۵۱۶/۱

۳) طبقات ابن سعد: ۳۹/۳

۴) البدایة والنهایة: ۲۶/۳، ۲۷، طبقات ابن سعد: ۳۹/۳

۵) فتح الباری: ۱۳۰/۷

متن

رواه الطبراني في الاوسط الكبير وعبدالله بن احمد بن حنبل في زوائد الزهد عن فرات بن السائب قال سالت ميمون بن مهران قلت علي افضل عندك ام ابوبكر وعمر قال فارتعد حتى سقطت عصاه من يده ثم قال ماكنت اظن ان ابقى الى زمان يعدل بهما، لله درهما كانا رأس الاسلام قلت فابوبكر كان اول اسلاما اوعلي قال والله لقد آمن ابوبكر بالنبي ﷺ زمن بحيرى الراهب حين مرّبه واختلف فيما بينه و بين خديجة حين انكحها اياه وذلك كله قبل ان يولد عليّ رواه ابو نعيم وقد قال انه اول من اسلم خلائق من الصحابة والتابعين و غيرهم بل ادعى بعضهم الاجماع عليه وقيل اوّل من أسلم عَلّي و قيل خديجة وجمع بين الا قوال بأنّ

ترجمہ

ابونعیم فرات بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک علیؓ بہتر ہیں یا ابوبکرؓ (راوی کہتا ہے) وہ یہ سن کر کانپ گئے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سے لکڑی گر پڑی پھر کہا میں گمان نہ کرتا تھا ایسے زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں وہ دونوں (ابوبکر و علی) برابر ٹھرائے جائیں (یعنی مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل ان دونوں کی بھلائیاں اللہ کے لئے ہیں وہ دونوں اسلام کے سردار تھے (راوی کہتا ہے) میں نے کہا اچھا ابوبکرؓ پہلے اسلام لائے یا علی کہا بخدا بحیرا راہب کے زمانہ میں ابوبکرؓ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور ابوبکرؓ نے حضرت خدیجہ اور حضرت کے درمیان آمدورفت کی حتیٰ کہ آپ نے خدیجہ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کروایا۔(۱) اور یہ سب واقعات علیؓ کی پیدائش سے پہلے ہوئے تھے تمام صحابہ اور تابعین وغیرہم اسی کے قائل ہیں کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ ہی اسلام لائے بلکہ بعض تو اس پر اجماع ہونے کے مدعی ہیں ایک ضعیف قول میں

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ سب سے اول علیؓ اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے بھی قائل ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہوسکتی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی حضرت خدیجہؓ کے نکاح کے باعث حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی تھے کہ آپ نے بیچ میں پڑ کر رسول اللہ ﷺ کا نکاح ان سے کرادیا اور حضرت خدیجہ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت سے پہلے ہوا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت علیؓ سے پہلے اسلام لاچکے تھے (علوی)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۳۳

متن

ابابکر اوّل من أسلم من الرجال وعلّی اول من أسلم من الصبیان وخدیجة اول من أسلمت من النساء و اول امن ذکر هذا الجمع الا مام ابو حنیفةؒ عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابوبکر اول القوم اسلاماً؟ قال لا قلت فبم علا ابوبکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر ؟قال لا نه کان افضلهم اسلاماً حین أسلم حتی لحق بربه رواه ابن ابی شیبة وابن عساکر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انه قال لا بیه سعد أکان ابوبکر الصدیقؓ أولکم اسلاماً قال لا ولکنه أسلم قبلهٗ أکثر من خمسة ولکن کان خیر نا اسلاماً رواه ابن عساکر قال ابن الکثیر والظاهر ان اهل بیته ﷺ آمنوا قبل کل احدٍ زوجتهٗ خدیجة ومولاه زید

ترجمہ

کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکرؓ۔ بچوں میں سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ (۱) ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابوبکرؓ اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا نہیں۔ (۲) میں نے کہا پھر ابوبکرؓ کس چیز کے سبب سے برتر اور سابق ہوئے حتیٰ کہ ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا کہا ان کی بزرگی کی وجہ یہ تھی کہ اسلام کے زمانہ سے مرتے دم تک وہ اسلام میں سب سے افضل رہے۔ (۳) ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد سے پوچھا کہ تم سب میں اول مسلمان ابوبکرؓ تھے کہا نہیں ان سے پہلے پانچ آدمی

besturdubooks.wordpress.com

بلکہ اس سے زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابوبکرؓ اسلام میں ہم سب سے بہتر تھے (۴) ابن کثیر کہتے ہیں ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲۔۳۔۴ ہر چند کہ محمد بن حنیفہ وغیرہ اس کے قائل ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ مسلمان نہیں ہوئے بلکہ ان کی شہرت کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے اسلام میں عمدہ عمدہ کاروائیاں کیں مگر یہ قول اور آئندہ کا اثر ضعیف ہے حجت کے لائق نہیں کیونکہ وہ صحیح اثر جس میں حضرت ابوبکرؓ کا سب سے اول اسلام لانا مذکور ہے اس کے مقابل موجود ہے نیز اس تطبیق کے بھی یہ قول مخالف ٹھہرتا ہے جو علمائے سلف نے بیان کیا ہے خاص کر وہ تطبیق جو امام اعظم ابوحنیفہ نے اس باب میں ارشاد فرمائی ہے۔

تخریج احادیث

۱) فتح الباری: ۱۳۰/۷، البدایة والنهایة: ۲۹/۳، ۲۷، طبری: ۲۰/۲

۲) البدایة والنهایة: ۲۹/۳

۳۔۴) تاریخ الخلفا: ۳۴

متن

وزوجة زيد ام ايمن وعلى وورقة والصحيح ان ابابكر الصديق اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن يزيد قال قال ابوبكر الصديق كنت جالساً بفناء الكعبة وكان زيد بن عمرو بن نفيل قاعداً فمر به امية بن أبى الصلت فقال كيف اصبحت يا باغى الخير؟ قال وهل بخير وجدت قال لا،قال كل دين يوم القيمة الاما قضى الله فى الحقيقه بورأما ان هذا النبى الذى ينتظر مناومنكم قال ولم اكن سمعت قبل ذالک بنبى ينتظر ويبعث قال فخرجت أريد ورقة بن نوفل و كان كثير النظر الى السماء كثير همهمة الصدر فاستوقفتهُ ثم قصصتُ عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخى انّا اهل الكتب والعلماء الا ان هذا النبى الذى ينتظر من اوسط العرب نسباً ولى علمٌ بالنسب وقومک اوسطُ العرب نسباً قلت يا عم! وما يقول النبى قال يقول

ترجمہ

حضرت کی اہل بیت اوروں سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام ام ایمن زید کی بیوی علی اور ورقہ اور صحیح یہ بات ہے کہ صحابہ میں سب سے اول حضرت ابوبکر ہی اسلام لائے ہیں (۱) ابن عساکر عیسیٰ بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے کہا میں ایک دن کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہیں بیٹھا تھا اتنے میں امیہ

besturdubooks.wordpress.com

بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر کے ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا جو دین خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا اس کے علاوہ قیامت تک ہر دین ہلاک ہوگا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے نہیں معلوم وہ ہم میں سے ہیں یا تم میں سے کہا میں نے اس سے پہلے کسی ایسے نبی کا جس کا انتظار کیا جاتا ہے ذکر نہیں سنا ابوبکرؓ کہتے ہیں میں یہ سن کر وہاں سے نکلا اور ورقہ بن نوفل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کے بھیدوں سے خوب واقف تھے اور ان کی سینہ سے نرم اور جوش کی آواز آتی تھی میں نے ان کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے بھتیجے ہم صاحب کتاب اور اہل علوم خبردار ہیں جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب سے نسب میں اشرف ہے مجھے نسب سے خوب واقفیت ہے اور تیری قوم بھی نسب میں اشرف عرب ہے میں نے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

متن

ما قيل له الا انه لا يظلم و لا يظلم و لايظالم قال فلما بعث رسول الله ﷺ امنت وصدقته رواه ابن عساكر عن محمد بن عبدالرحمن بن الحصين التميمي ان رسول الله ﷺ قال مادعوتُ احداً الى الاسلام الا كانت له عنه كبوة وتردُّدٌ ونظر الا ابابكرما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه رواه البيهقي وابن عساكر وعتم اى تلبَّث قال البيهقي وهذا لا نه كان يرى دلائل نبوة رسول الله ﷺ ويسمع اثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر و نظرفاسلم فى الحال عن ابى ميسرة ان رسول الله ﷺ كان اذابرز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولّى ها رباً فأسرّ ذلك الى ابى بكر وكان صديقا له فى الجاهلية رواه البيهقي عن ابى الدرداء قال قال رسول الله ﷺ

ترجمہ

خواہش سے کچھ نہ کہے گا جو اسے حکم ہوگا وہی کرے گا وہ ظلم نہ کرے گا اور نہ ظلم کیا جائے گا اور نہ کسی سے داد لے گا ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا میں نے آپ کی تصدیق کی اور ایمان لایا۔(۱) بیہقی اور ابن عساکر محمد بن عبدالرحمٰن بن حصین التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جسے اسلام کی طرف بلایا اس نے اسلام میں توقف اور تفکر کی نظر ضرور کی مگر جس وقت ابوبکرؓ کے سامنے میں نے اسلام کا ذکر کیا انہوں نے نہ تو اس میں تردد کیا نہ تاخیر کی اور عتم کے معنی تلبث کے ہیں۔ بیہقی نے کہا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے

besturdubooks.wordpress.com

دلائل پہلے ہی سے دیکھ چکے تھے اور آپ کے آثار دعوت پہلے ہی سن چکے تھے سو جس وقت حضرت نے ابوبکرؓ کو دعوت دی آپ تو پہلے ہی سے اس میں فکر اور نظر کر چکے تھے فوراً اسلام لے آئے۔(۲) بیہقی نے ابومیرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے تو ایک منادی کی آواز یا محمد ﷺ آپ نے سنی پس اس آواز کے سنتے ہی آپ بھاگے ہوئے ابوبکرؓ کے پاس گئے اور یہ بھید بیان کیا کیونکہ ابوبکر صدیق جاہلیت میں بھی حضرت کے دوست تھے۔(۳) امام بخاری حضرت ابودرداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا

تحقیقات وتعلیقات

۱-۲-۳ ایک صحیح روایت میں ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت جبریل امین کی آواز سنی کہ ''یا محمد'' آپ دہشت سے کانپتے ہوئے گھر تشریف لے گئے اور حضرت خدیجہؓ سے اسکا بیان کیا حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ آپ ورقہ بن نوفل کے پاس جا کر اس واقعہ کو بیان کیجئے اور ابوبکرؓ جو آپ کے یار صادق ہیں انہی بھی اپنے ہمراہ لے لیں حضرت نے ابوبکرؓ کو ساتھ لیا اور ورقہ بن نوفل کے پاس جا کر اس حادثہ کو مفصل بیان کیا ورقہ نے کہا یا حضرت جب وہ آواز دینے والا آواز دے تو آپ اس کے کہنے کو اچھی طرح سنیں کہ کیا کہتا ہے آپ نے اسی طرح کیا جب ہاتف غیب نے تخلیہ میں یا محمد یا محمد کہہ کر پکارا آپ نے فرمایا لبیک یعنی میں حاضر ہوں اس نے کہا کہ کہہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین پھر اس کے بعد وحی آنا شروع ہوگئی۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۳۴،۳۵

۲) تاریخ الخلفاء: ۳۵

متن

هل انتم تار كون لی صاحبی؟ انی قلت یا ایها الناس! انی رسول الله الیكم جمیعاً فقلتم كذبت وقال ابوبكر صدقت رواه البخاری عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ما كلمت فی الاسلام احداً الا ابی علی وراجعنی فی الكلام الا ابنُ ابی قحافة فانی لم اكلمه فی شیئ الا قبله و استقام علیه رواه ابو نعیم و ابن عسا كر

ترجمہ

میری خاطر سے چھوڑ دو گے اے لوگو میں نے کہا میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر

besturdubooks.wordpress.com

ابوبکرؓ نے کہا آپ سچے ہیں ۲ (۱) ابونعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اسلام کی بابت جس سے کلام کیا اس نے انکار کیا اور میرے کلام میں مراجعت اور منازعت کی مگر ابن ابی قحافہ سے جس چیز میں میں نے کلام کیا انہوں نے اسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱ بخاری شریف میں پوری حدیث ابوالدرداءؓ سے یوں روایت ہے کہ ایک دن ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ میں کچھ رنجش ہو گئی صدیق اکبرؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی ہے میں ان پر غصہ ہوا پھر شرمندہ ہو کر اپنے قصور کی معافی چاہی مگر انہوں نے معاف نہ کیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ اللہ تجھے معاف کرے گا پھر حضرت عمرؓ بھی اس گفتگو سے پچھتا کر معاف کرانے صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں سنا کہ وہ حضرت کے پاس گئے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہے صدیق اکبر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ عمر کا اس میں کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہے تب حضور اکرم ﷺ نے حدیث فرمائی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱/۵۱۷
۲) تاریخ الخلفاء: ۳۵

فصل فی اسمه

عن القاسم بن محمد انه سئل عائشةؓ عن اسم ابی بکر فقالت عبدالله فقال ان الناس یقولون عتیق قالت ان ابا قحافة کان له ثلثة اولاد سماهم عتیقا ومعتقاً ومعیتقا رواه الطبرانی **عن** موسی بن طلحة قال قلت لابی طلحه لم سمی ابوبکر عتیقا قالت کانت امه لا یعیش لها ولد فلما ولدته استقبلت به البیت ثم قالت اللهم ان هذا عتیق من الموت فهبه لی رواه ابن منده وابن عساکر

فصل

ابوبکرؓ کے اسم شریف میں

طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے ابوبکرؓ کا نام دریافت کیا فرمایا ان کا نام عبداللہ

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں فرمایا ابوقحافہ کے تین اولادیں تھیں جنکا انہوں نے عتیق معتق معتیق نام رکھا ابن عساکر اور ابن مندہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابوبکرؓ کا نام عتیق کیوں رکھا گیا فرمایا ان کی والدہ کی ہاں کوئی فرزند نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ کعبہ میں لائیں اور کہا یا خدایا اسے موت سے آزاد کر کے مجھے بخش دے(۱)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء:۲۸

متن

عن ابن عباسؓ قال انما سمی عتیقا لحسن وجهه رواه الطبرانی **عن** عائشةؓ قالت اسم ابی بکر الذی سما به اهله عبدالله ولکن غلب علیه اسم عتیق وفی لفظ "ولکن النبی ﷺ سماه عتیقا" ذکره جلال الدین السیوطی فی تاریخ الخلفاء من بعض الرواة واسناده ثابت **عن** عائشةؓ قالت والله انی لفی بیتی ذات یوم ورسول الله ﷺ واصحابه فی الفناء والستر بینی وبینهم اذاقبل ابوبکر فقال النبی من سره ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر وان اسمه الذی سما ه اهله عبدالله فغلب علیه اسم عتیق رواه أبو یعلی فی مسنده والحاکم وصححه وابن سعد **عن** عائشة ان ابابکر دخل علی رسول الله ﷺ فقال انت عتیق الله من النار فیومئذ سمی عتیقا رواه الترمذی والحاکم **عن** عبدالله بن النربیرؓ قال کان اسم ابی بکر عبدالله فقال رسول الله ﷺ انت عتیق الله فی النار فیو مئذ سمی عتیقا

ترجمہ

طبرانی ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ خوبصورتی کی وجہ سے عتیق نام رکھے گئے علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکرؓ کا نام ان کے اہل نے عبداللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب ہو گیا ایک لفظ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ان کا نام عتیق رکھا (۱) ابویعلی اپنی مسند میں اور حاکم اور ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایک دن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ گھر صحن میں تشریف رکھتے تھے مجھ میں اور ان میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا اچانک ابوبکرؓ آئے تو نبی ﷺ نے

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا جسے دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا بھلا معلوم ہو وہ ابوبکرؓ کو دیکھے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبداللہ رکھا تھا، مگر عتیق لفظ آپ پر غالب ہوگیا (۲) ترمذی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو سو اس دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔ (۳) عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابوبکر کا نام عبداللہ تھا ایک دن رسول اللہ نے آپ کو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو اس روز سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔ [۴]

تحقیقات وتعلیقات

گو علمائے سلف وخلف نے وجوہ تشبیہ عتیق میں بہت سے اقوال نقل کئے ہیں چنانچہ بعض علماء فرماتے ہیں عتیق کا معنیٰ حسن و جمال اور حریت کے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ کرم ونجابت کے معنیٰ میں ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عتیق ہونا شرافت نسب کے اعتبار سے تھا کیونکہ تمام قبائل عرب میں آپ کے حسب ونسب سے بڑھ کر کسی کا نسب نہ تھا لیکن حدیث میں صریح آ گیا ہے کہ عتیق کے معنیٰ آگ سے آزاد کئے ہوئے کے ہیں چنانچہ دوسری روایت میں اس معنیٰ کو مویّد کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا ''قال ﷺ من ارادان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر''

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ :۲۸
۲) طبقات ابن سعد: ۱۸/۳
۳) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲
۴) تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ :۲۸

متن

فصل فی لقبه

فقیل کان یلقب بالصدیق فی الجاهلیة لما عرف منه من الصدق ذکره ابن سدی وقیل لمبادرته الی تصدیق رسول الله ﷺ فیما کان یخبر به ،قال ابن اسحٰق عن الحسن البصری وقتادة: واول ماشتهر به صبیحة الاسراء عن عائشةؓ قال جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا اهل لک الی صاحبک یزعم انه اسری به الملائکة الی بیت المقدس قال اوقال ذلک قالوا انعم قال لقد صدق انی لا صدقه با بعد من ذلک بخبر السماء غدوة وروحة فلذ اسمی

besturdubooks.wordpress.com

ابوبکر الصدیق رواہ الحاکم فی المستدرک واسنادہ جید عن ابی ہریرۃ قال لما رجع رسول اللہ ﷺ لیلۃ اسری بہ

فصل

حضرت ابوبکرؓ صدیق کے لقب

ابن سدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھ معروف تھے۔(۱) اور بعض کہتے ہیں آپ کے صدیق ملقب ہونے کی یہ وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی انہیں خبر دی اس کی تصدیق کی طرف آپ نے مبادرت اور جلدی کی۔ پھر ابن اسحٰق نے حسن اور قتادہ سے نقل کیا ہے چنانچہ شب معراج کی صبح سب سے پہلے آپ ہی نے تصدیق کی اور شب معراج کی صبح آپ اس لقب سے مشہور ہوئے۔(۲) حاکم مستدرک میں حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین ابوبکرؓ کے پاس آ کر کہنے لگے تم اپنے صاحب (محمد ﷺ) کے حق میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے رات کو بیت المقدس فرشتے لے گئے (ابوبکرؓ نے) کہا انہوں نے سچ فرمایا کیونکہ میں اس خبر کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح شام ان کے پاس آتی ہے پس اس سبب سے آپ کو صدیق کہا گیا (۳) طبرانی صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج سے واپس آئے تو

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اول لقب عتیق کی وجوہ تشبیہ میں اختلاف ہے اسی طرح صدیق میں بھی اختلاف ہے کہ آپ کا لقب صدیق کس وجہ سے رکھا گیا بعض علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی آپ ہی نے تصدیق کی اس وجہ سے صدیق کے لقب سے مشہور ہوئے بعض فرماتے ہیں کہ آپ نے کبھی زمانۂ جاہلیت اور اسلام میں جھوٹ نہیں بولا اس سچائی کے سبب آپ کا لقب صدیق ہوا بعض حضرات اس کے علاوہ اور بھی اقوال نقل کرتے ہیں جو تاریخ الخلفاء اور ازالۃ الخلفاء وغیرہما میں مذکور ہیں من شاء التفصیل فلیرجع الیہما

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء از سیوطی : ۲۸

۲) المصدر السابق

۳) المصدر السابق

besturdubooks.wordpress.com

متن

فکان بذی طوی قال یاجبرئیل! ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابوبکر وھو الصدیق رواہ الطبرانی با سناد صحیح جید **عن** النزال بن سبرۃ قال قلنا لعلی یا امیر المومنین! اخبر نا عن ابی بکر فقال ذلک امرأ سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمد ﷺ علی الصلا ۃ رضیہ لدیننا فرضینا ہ لدنیانا رواہ الحاکم باسناد جید عن ابی یحی قال لا أحصی کم سمعت علیا یقول علی المنبر:''ان اللہ سمی ابابکر علی لسان نبیہ صدیقا'' رواہ الدارقطنی والحاکم **عن** حکیم بن سعد قال سمعت علیا یحلف لأنزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق رواہ الطبرانی بسند صحیح وفی حدیث اُحُد :''اسکن فانما علیک نبی و صدیق وشھید ان'' وام ابی بکر بنت عمہ ابیہ اسمھاسلمی بنت صخر ابن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قالہ الزھری رواہ ابن عسا کر

ترجمہ

(موضع) ذی طوی میں ٹھہرے اور جبرئیل سے فرمایا میری قوم اس باب میں میری تصدیق نہ کرے گی (جبرئیل نے) کہا ابوبکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ بہت سچے ہیں۔(۱) حاکم جید اسناد سے نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی سے کہا اے امیر المومنین! ابوبکرؓ کیسے ہیں خبر دیجئے فرمایا ایک مرد تھے (۲) حق سبحانہ نے جبرئیل اور محمد ﷺ کی زبان پر انکا نام صدیق رکھا اور وہ نمازوں پر رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام تھے رسول اللہ ﷺ نے انکو ہمارے دین پر پسند کیا ہم نے ان کو اپنی دنیا پر ترجیح دی (۳) دارقطنی اور حاکم ابو یحیی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بیشمار مرتبہ حضرت علی سے سنا کہ وہ منبر پر تشریف رکھے ہوئے فرماتے تھے کہ اللہ نے ابوبکرؓ کا صدیق نام اپنے نبی کی زبان سے نکالا (۴) طبرانی صحیح سند کے ساتھ حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا نام آسمان سے صدیق اتارا۔ اُحد کی حدیث میں ہے کہ اے پہاڑ ہل مت! تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں (۵) ابن عسا کر زہری کا قول روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی والدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ اور وہ صخر بن عامر بن کعب کی صاحبزادی تھیں اور انکی کنیت ام الخیر تھی۔(۱)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ باوجود ان بزرگیوں کے حضرت ابوبکر صدیقؓ نہایت متواضع اور فروتنی کرنے والے تھے اور صدیقیت کے مرتبہ کی

besturdubooks.wordpress.com

یہی شان ہے چنانچہ کسی کہنے والے نے فارسی زبان میں فرمایا ہے:

زخاک آفرید ت خداوند پاک — پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک

حریص جہانسوز و سرکش مباش — زخاک آفرید ت چوں آتش مباش

چو گردن کشید آتش ہولناک — بہ بیچارگی تن بینداخت خاک

چواں سرفرازی نمود ایں کمی — ازاں دیو کردند ازیں آدمی

تواضع سر رفعت افراز دت — تکبر بخاک اندر اندازدت

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۲۹،۲۸

۲،۳،۴،۵) المصدر السابق

متن

فصل فی مولده ومنشأه

ولد بعد مولد النبی ﷺ بسنتين واشهر فانه مات وله ثلث وستون سنة قال ابن كثير **عن** عائشة قالت والله ماقال ابوبكر شعراقط فی جاهلية ولااسلام ولقد ترک هو وعثمان شربه الخمر فی الجاهلية رواه ابن عساكر بسند صحيح **عن** عائشة قالت لقد حرم ابوبكر الخمر علی نفسه فی الجاهلية رواه ابو نعيم بسند جيد **عن** عبدالله بن الزبير قال ماقال ابوبكر شعر اقط عن ابی العالية الرياحی قال قيل لابی بكرالصديق فی مجمع من اصحاب رسول الله ﷺ هل شربت الخمر فی الجاهلية فقال اعو ذبالله منه فقيل له ولم قال كنت احفظ مروتی واصون عرضی

ترجمہ

فصل

آپکی پیدائش اور نشوونما کے بیان میں

besturdubooks.wordpress.com

ابن کثیر کہتے ہیں ابوبکرؓ نبی ﷺ کے پیدا ہونے کے ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا (۲) ابن عساکر صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم ابوبکرؓ نے جاہلیت اور اسلام میں کبھی شعر نہیں کہا اور جاہلیت ہی میں آپ نے اور عثمان نے شراب پینی چھوڑی تھی، ابونعیم جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابوبکرؓ نے اپنے نفس پر شراب حرام کرلی تھی۔ (۳) عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ (۴) نے کبھی شعر نہیں کہا ابولعالیہ نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے مجمع میں کسی نے ابوبکرؓ سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی شراب پی ہے فرمایا خدا کی پناہ۔ پھر کہا گیا کیوں نہیں پی۔ فرمایا میں اپنی مروت اور آبرو کو بہت بچانے والا اور حفاظت کرنے والا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۵۔ ابن الزبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ زمانہ جاہلیت میں قرض داروں کو قرض سے چھڑاتے اور غریب مفلسوں کو آزادی کے عوض دیت دیتے تھے اور قریش میں سب سے زیادہ شریف اور حسیب تھے تمام لوگ آپکو اپنا امیر بنائے ہوئے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ قریش کا کوئی بادشاہ ایسا نہ تھا جس کی طرف ہر شخص اپنے جزوی اور کلی امور لے جاتا بلکہ ہر ہر قبیلہ کا ایک رئیس تھا کہ اس کو ولایت عامہ حاصل تھی چنانچہ بنی ہاشم میں سقایت اور افادیت تھی یعنی کوئی شخص ان کے بغیر نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اور بنی عبدالدار میں حجابت اور لواء تھے یعنی ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص گھر میں نہ داخل ہوتا اور قریش جب لڑائی کا جھنڈا باندھتے تو بنی عبدالدار ان کیلئے جھنڈا باندھتے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۲۹

۲) تاریخ الخلفاء : ۳۰

۳) المصدر السابق

۴) المصدر السابق

متن

فان من شرب الخمر کان مضیعا فی عرضه ومروته قال فبلغ ذلک رسول الله ﷺ

فقال صدق ابوبکر صدق ابوبکر مرتین هذ امرسل غریب سند اومتنا رواهما ابن عساکر

فصل فی صفته

besturdubooks.wordpress.com

عن عائشة ان رجلا قال لها صفي ابابكر فقالت رجل ابيض نحيف خفيف العارضين حبالا الايستمسک ازاره يسترخي عن حقويه معروق الوجه غائر العينين ناتيء الجبهة عاري الاشاجع هذه صفته رواه ابن سعد **عن** عائشة ان ابابكر كان يخضب بالحنا و الكتم **عن** انس قال قدم النبي ﷺ المدينة وليس في اصحابه اشمط غير ابي بكر فغلفها بالحنا و الكتم رواه ابن سعد **عن** علي وقال اعظم الناس اجرا في المصاحف ابوبكر ان ابا بكر كان اول من جمع بين الدوحين رواه أبو يعلى عن

ترجمہ

توجس نے شراب پی اس نے اپنی آبرو اور مروت کو ضائع کیا جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے دو دفعہ فرمایا کہ ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کی ہیں اور آخری حدیث متن کی رو سے غریب و مرسل ہے (۱)

فصل

حضرت ابوبکرؓ کی صفت میں

ابن سعد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد نے آپ سے کہا ابوبکرؓ کی صفت بیان کیجئے فرمایا: وہ ایک مرد سفید لاغر بدن، خفیف رخساروں کے تھے، ان کی ناف اور پیٹ زائد اُبھرا ہوا تھا، جس سے تہہ بند نہ ٹھہرتا تھا، دونوں کولوں کی طرف لٹکتا رہتا تھا، چہرہ پر پسینہ رہتا تھا، خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھیں، بلند پیشانی، منہ پر کم گوشت تھا، انگلیوں کے پورے گوشت سے خالی تھیں، پس یہ ان کی پوری صفت اور تام حلیہ ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکرؓ مہندی اور کتم کا خضاب کرتے تھے (۱) ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ابوبکرؓ کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل ہوں سو آپ نے انہیں مہندی اور کتم سے رنگین کر لیا تھا (۲) ابویعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جمع کرنے میں حضرت ابوبکرؓ سب لوگوں سے ثواب میں اعظم تر ہیں کیونکہ اول جس نے لوحین میں قرآن کو جمع کیا وہ ابوبکرؓ ہی ہیں (۳)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بدن کے دبلے تھے اور یہ دبلا پن کمال مجاہدہ و ریاضت اور درد و اندوہ وحزن سے تھا جب تک

besturdubooks.wordpress.com

کہ قالب ضعیف نہ ہو قلب قوی نہیں ہوتا اور جب تک نفس کشی نہ کرے دل زندہ نہیں ہوتا!

عمر تا تن راچرب وشیریں سے دہی گوہر دل رانہ بینی فربہی

ہر کہ شیریں می دہداو تلخ مرد + ہر کہ او تن ے پرستد جاں نبرد

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۳۲

۲) تاریخ الخلفاء : ۳۰

۳) تاریخ الخلفاء : ۷۲، طبقات ابن سعد : ۳/۱۴

متن

ابن ابی ملیکة قال قیل لابی بکر یا خلیفة الله! قال انا خلیفة رسول الله وانا راض به رواه احمد **عن** عطاء بن السائب قال لمابویع ابوبکر اصبح وعلی ساعده ابراد وهوذاهب الی السوق فقال عمر أین ترید قال الی السوق قال تصنع ماذا؟ وقد ولیت امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی فقال عمر انطلق یفرض لک ابو عبیدة فانطلقا الی ابی عبیدة فقال الفرض لک قوت رجل من المهاجرین لیس بافضلهم ولا اوکسهم وکسوة الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئارددته واخذت غیره ففرضا له کل یوم نصف شاة وما کساه فی الرأس والبطن رواه ابن سعد **عن** میمون قال لما استخلف ابوبکر جعلواله الفین فقال زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی عن التجارة فزادوه خمس مأة رواه ابن سعید **عن** الحسن بن علی بن ابی طالب قال لما احتضر ابوبکر

ترجمہ

امام احمد، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابوبکرؓ کو کہا اے اللہ کے نائب! فرمایا میں رسول خدا کا نائب ہوں اور اسی سے راضی ہوں۔ (۱) ابن سعد عطاء بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کی خلافت پر بیعت ہوئی تو آپ صبح کو بازار چلے جاتے تھے اور آپکے باہوں پر چادریں پڑی تھیں حضرت عمرؓ راستے میں ملے اور کہا آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ فرمایا بازار میں کہا وہاں کیا کریں گے؟ اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیر ہیں فرمایا پھر میں اپنے عیال کو کہاں سے کھلاؤں عمر نے کہا چلئے آپ کے لئے ابوعبیدہ کچھ مقرر کردینگے سو دونوں صاحب ابوعبیدہ کے پاس آئے انہوں نے کہا میں

besturdubooks.wordpress.com

آپ کے لئے مہاجرین میں سے ایک مرد کا گذران اور جاڑے گرمی کا کپڑا مقرر کرتا ہوں نہ تو بڑے شخص جیسے دوں گا نہ گھٹیا کی طرح دوں گا وہ بھی اس شرط پر کہ پرانے ہونے کے بعد آپ اسے واپس کر دیں اور نیا لے لیں پس ہر دن کے لئے آدھی بکری اور بقدر ضرورت کپڑا مقرر کر دیا۔ (۲) ابن سعد، میمون سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے کا بعد لوگوں نے آپ کے دو ہزار درہم مقرر کئے فرمایا مجھے کچھ اور زائد دو کیونکہ میرا کنبہ میرے ساتھ ہے اور جو تجارت میں کرتا تھا اس سے تم نے روک دیا سوانہوں نے پانچ سو درہم اور زیادہ کئے۔ (۳) طبرانی حسن بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ •

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۷۳

۲) المصدر السابق

۳) المصدر السابق

متن

قال یا عائشة! انظری اللقحة التی کنا نشرب من لبنها والجفنة التی کنا نصطبغ فیها والقطیفة التی کنا نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک حین کنا نلی امر المسلمین فاذامت فارددبه الی عمر فلما مات ابوبکر ارسلت به الی عمر فقال رحمک الله یا ابابکرلقد اتعبت من جاء بعدک رواه الطبرنی عن ابی بکر بن حفص قال قال ابوبکر لما احتضر لعائشة یا بنیة! انا ولینا امر المسلمین فلم نا خذ لنا دیناراولادرهما ولکنا اکلنا من جریش طعامهم فی بطوننا ولبسنا من خشن ثیابهم علی ظهور نا وانه لم یبق عندنا من فیء المسلمین قلیل ولا کثیر الا هذاالعبد الحبشی وهذا البعیر الناضح وجردهذه القطیفة فاذا مت فابعثی بهن الی عمر رواه ابن ابی الدنیا عن میمون بن مهران قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام علیک یا خلیفة رسول الله ﷺ قال من بین هؤلاء اجمعین رواه احمد فی الزهد

ترجمہ

آپ نے عائشہ سے فرمایا: دیکھ یہ وہ دودھ والی اونٹنی ہے جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور تغار جن میں لگے رہتے ہیں اور یہ چادریں جنہیں ہم پہنتے تھے جب تک مسلمانوں کے امیر رہے ان سے نفع حاصل کرتے رہے جب میں مروں تو عمر کے

besturdubooks.wordpress.com

پاس ان سب کو واپس کر دینا چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد عائشہ نے انکو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوبکرؓ! اللہ آپ پر رحم کرے، آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کو (۱) رنج میں ڈالا (۲) ابی الدنیا ابوبکر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ جب موت کے آثار حضرت ابوبکرؓ کو معلوم ہوئے تو آپ نے عائشہ سے فرمایا اے بیٹی! گو ہم مسلمانوں کے خلیفہ بنائے گئے لیکن اپنی ذات کے لئے ہم نے دینار اور درہم نہیں لئے ہاں ان کے ردی کھانوں سے اپنے پیٹ بھرے ان کے سخت کپڑوں سے پیٹھیں ڈھانکیں۔ ہمارے پاس مسلمانوں کی غنیمت میں سے تھوڑا بہت کچھ مال نہیں مگر یہ حبشی غلام اور یہ پانی کھینچنے والا اونٹ اور یہ پرانی چادریں ہیں سو میرے مرنے کے بعد ان کو بھی عمر کے پاس بھیج دینا۔ (۳) احمد نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکرؓ کے پاس آکر السلام علیک یا خلیفہ اللہ! کہا آپ نے فرمایا میں ان تمام میں سے ایک ہوں (یہ کہنا تواضعاً تھا یعنی میں کوئی بزرگ آدمی نہیں انہیں میں کا ایک ہوں) (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی تم نے ایسے تمام کام کئے جس سے تمہارے بعد لوگ سخت مشقت اور تکلیف میں رہیں گے کیونکہ اے ابوبکرؓ! تم نے اپنی حیات میں کبھی پیٹ بھر کر روٹی نہ کھائی، کبھی تن بھر کپڑا نہ پہنا اور اگر روٹی بھی کھائی ہے تو اور لوگوں کی بچی ہوئی ردی اور موٹے اناج کی، کپڑے پہنے تو موٹے جھوٹے کپڑے زیب تن فرمائے اور وفات کے بعد جو چیزیں تمہارے پاس بیت المال کی تھیں اسے اسی طرح واپس کر گئے سو جو لوگ تمہارے بعد تمہارے جانشین ہوں گے ان پر تمہارے طریقہ کی رعایت کرنا ضروری ہوگی اور وہ بھی مرتے دم تک اسی طرح زندگی گزاریں گے۔

مترجم مسکین عرض کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا تھا بلکہ انہوں نے علی الاعلان اسے کر دکھایا چنانچہ ان کے مناقب میں اس بات کا ذکر آتا ہے کہ انہوں نے تمام عمر دو کھانے ایک جگہ جمع نہ کئے، مہینوں اور ہفتوں گوشت نہ کھاتے تھے، آٹے کی کبھی روٹی نہ کھائی ہمیشہ لوگوں نے چار چار پانچ پانچ پیوند کرتے اور تہبند میں لگے دیکھے۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء : ۷۴

۳) تاریخ الخلفاء از سیوطی : ۳۰

۴) طبقات ابن سعد : ۱۴۱, تاریخ الخلفاء : ۷۵

متن

عن ابی صالح الغفاری ان عمر بن الخطاب کان یتعاهد عجوزا کبیرة عمیاء فی بعض حواشی المدینة من اللیل فیسقی لها ویقوم با مرها فکان اذا جاء ها فوجد غیره قد سبقه الیها

besturdubooks.wordpress.com

فاصلح ماارادت فجاء ها غير مرة كيلا يستبق اليها فرصده عمر فاذاهوبا بى بكر الذى يا تيها وهو يومئذ خليفة فقال عمر انت هو لعمر ى رواه ابن عسا كر **عن** ابن عمر قال استعمل النبى ﷺ ابابكرعلى الحج فى اول حجة كانت فى الاسلا م ثم حج رسول الله السنة المقبلة فلما قبض رسول الله واستخلف ابوبكر استعمل عمر بن الخطاب على الحج ثم حج ابوبكر من قابل فلما قبض واستخلف عمر استعمل عبدالرحمن بن عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج كل سنة حتىٰ قبض فاستعمل عبد الرحمن بن عوف على الحج رواه ابن سعد **عن** ابى مليكة قال كان ربما سقط الخطام من يدابى بكر الصديق فيضرب بذرا ع ناقنة فينيخها فقالو اله

ترجمہ

ابن عساکرابوصالح غفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب ایک اندھی بڑھیا کی جو مدینہ کی اطراف رہتی تھی رات کو جا کر خبر گیری کرتے تھے اس کو پانی پلاتے اور درستی کام میں مصروف ہوتے اس کے بعد پھر جب عمر آتے تو کوئی دوسرا شخص ان سے پہلے ہی اس بڑھیا کے پاس آکر جو وہ چاہتی درست کر کے چلا جاتا حضرت عمر کئی مرتبہ اس ارادہ سے آئے کہ اس شخص سے سبقت لے جائے چنانچہ ایک دفعہ وہ اس کے منتظر بیٹھے رہے پس وہ شخص جو بڑھیا کے پاس آتا ابوبکرؓ تھے اور اس زمانہ میں خلیفہ تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی جان کی قسم یہ آپ (۱) ہی تھے ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام میں جو سب سے پہلے حج ہوا ہے اس میں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو امیر بنایا اور آئندہ سال خود حضرت حج کو تشریف لے گئے پھر آپ کے انتقال کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو پہلے برس آپ نے عمر بن الخطاب کو حاجیوں کا امیر بنایا اور دوسرے سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی اور حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو اس سال عبدالرحمٰن بن عوف کو حج پر عامل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ ہی حج کرتے رہے حتیٰ کہ وفات ہوگئی حضرت عمرؓ کے بعد جب عثمان بن عفان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو حج پر امیر مقرر کیا (۲) امام احمد ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کبھی ابوبکرؓ کے ہاتھ سے اونٹنی کی مہار چھوٹ جاتی تو آپ اونٹنی کا بٹھا کر مہار اٹھاتے ۔لوگ کہتے ۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلافت کے زمانہ میں اس قسم کے کام کرتے تھے جوادنیٰ آدمی یعنی چوکیدار سے کرنا عار سمجھتا ہے یعنی آپ نے خلافت کے زمانے میں اپنا ذاتی کام کبھی کسی شخص سے نہیں کرایا اور اگر کبھی کسی نے کر بھی دیا تو ان کو از حد ناگوار معلوم ہوتا تھا چنانچہ آئندہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ کے ہاتھ اونٹنی کی مہار چھوٹ کر گر پڑتی تو اونٹنی کو بٹھا کر اترتے اور پھر مہار لے کر سوار ہوتے اس کے علاوہ اور بہت سے اس قسم کے آثار آپکے مشاہدہ میں لوگوں کے آئے ہیں جو در

besturdubooks.wordpress.com

حقیقت تعجب خیز اور حیرت انگیز ہیں اور وہ انہی کا حصہ تھا جو اپنے ساتھ لے گئے۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء : ۷۵

متن

افلاتامرنا ففنناولكه؟ فقال ان حبيبى رسول الله امر نى ان لاأسئل الناس شيئا ابدا رواه احمد عن ابن عمر قال كان سبب موت ابى بكر وفات رسول الله ،كَمِدَ فما زال جسمه يجرى حتى مات ،يجرى اى ينقص رواه الحاكم عن ابن شهاب ان ابابكروالحارث بن كلدة كانا يا كلان خزيرة اهديت لا بى بكر فقال الحارث لا بى بكر ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله فيها سم سنة وانا وانت نموت في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ما تا في يوم واحد عند انقضاء السنة رواه الحاكم وقد روى ايضا عن الشعبى قال ما ذا نتو قع من هذا الدنيا الدنيّة وقد سم رسول الله وابوبكر عن عائشة قالت اول بدء مرض ابى بكر انه اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون من جمادى الاخرى وكان يوماً

ترجمہ

آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے کہ اٹھا کر دے دیا کریں آپ نے فرمایا میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں (۱) حاکم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا صدمہ ہوا چنانچہ ہمیشہ آپ کا جسم گھٹتا گیا یہاں تک کہ وفات پائی۔ (۲) حاکم ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ (۳) ابو بکر اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا حلیم جو حضرت ابو بکرؓ کو تحفۃً بھیجا گیا تھا وہ اور حارث بن کلدہ دونوں اسے کھا رہے تھے اتنے میں حارث نے ابو بکرؓ سے کہا اے خلیفہ رسول خدا! اس حلیم سے اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے خدا کی قسم اس میں ایسا زہر ہے جو سال بھر میں ہلاک کر دیتا ہے اور آپ ایک ہی دن مریں گئے ابو بکر نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور دونوں بیمار ہو گئے حتیٰ کہ ایک سال گزرنے کے بعد ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال ہو گیا۔ (۴) شعبی کہتے ہیں کہ ہم اس خسیس اور ذلیل دنیا سے کیا امید رکھیں حالانکہ رسول خدا اور ابو بکرؓ زہر سے وفات پا گئے (۵) حاکم عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیماری کی ابتدا یوں (۶) ہوئی کہ آپ نے پیر کے دن ٹھنڈک کے وقت غسل کیا جمادی الاخریٰ کی سات تاریخیں گذر چکی تھیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۲۔۳۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے سلسلہ میں محققین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے آپکی دعوت کی اور کھانے میں زہر ہلاہل ملا کر کھلایا جس سے پورے ایک سال بیمار رہے آخر اسی میں وفات پائی بعض کہتے ہیں کہ آپ کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ غار میں جس پاؤں میں سانپ نے کاٹا تھا اس میں درد ہوا اور اسی کی تکلیف سے وفات پا گئے جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کے قول سے صریح معلوم ہوتا ہے۔

۶۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے ٹھنڈک کے دن غسل کیا تھا جس سے سخت بخار ہو گیا اور پندرہ دن اس میں مبتلاء رہ کر دار بقاء کی طرف روانہ ہوئے علاوہ ان کے اور بھی کئی مختلف اقوال ہیں جنہیں بخوف تطویل ترک کر دیا گیا۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء : ۷۶

۴) تاریخ الخلفاء : ۷۶،طبقات بن سعد: ۴۷/۳

۵) تاریخ الخلفاء : ۷۶

متن

باردافحم خمسة عشريوما لا يخرج الى صلوة وتوفى ليلة الثلثاء لثمان بقين من جمادى الاخرى سنة ثلاث عشرة وله ثلاث وستون سنة رواه الحاكم **عن** ابى السفر قال دخلوا على ابى بكر فى مرضه فقالو ايا خليفة رسول الله! الا ند عولك طبيبا ينظر اليك قال قد نظر الى فقالواما قال لك قال قال انى فعال لما أريد رواه ابن ابى الدنيا **عن** ابن مسعود قال افرس الناس ثلاثة: ابوبكر حين استخلف عمر و صاحبة موسى حين قالت استاجره والعزيز حين تفرس فى يوسف فقال لا مراته اكرمى مثواه رواه الحاكم **عن** مسماد ابى حمزة قال لما ثقل ابوبكر اشرف على الناس من كوة فقال ايها الناس انى قد عهد ت لكم عهدافترضون به فقال الناس رضينا يا خليفة رسول الله فقام على فقال ما نرضى الا ان يكون عمر قال فانه عمر رواه ابن عساكر

ترجمہ

تو پندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ آتے تھے آخر کار منگل کی شب ۲۳ء جمادی الاخری ۱۳ھ میں انتقال کیا

besturdubooks.wordpress.com

اور آپ کی ۶۳ سال کی عمر تھی۔ (۱) ابن ابی الدنیا ابوالسفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی بیماری کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفہ رسول خدا! کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں جو آپ کو دیکھے فرمایا: طبیب (اللہ) مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا پھر اس نے آپ سے کیا کہا فرمایا: کہ میں کر ڈالتا ہوں جو چاہتا ہوں۔ (۲) حاکم، عبد اللہؓ ابن مسعود سے رویات کرتے ہیں کہ تمام لوگوں میں تین آدمی زیادہ دانا گزرے ہیں: ایک ابوبکرؓ جس وقت آپ نے اپنا نائب حضرت عمرؓ کو مقرر کیا، دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی جس وقت اس نے اپنے باپ سے کہا اسے مزدور بنا لے، تیسرا عزیز مصر کے جب اس نے یوسف علیہ السلام میں عقلمندی کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے عزت سے رکھیو۔ (۳) ابن عساکر مسماد ابوحمزہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کو مرض شدت ہوئی تو آپ نے گھر کے روشندان سے سر نکال کر فرمایا اے لوگو میں نے تمہارے لئے ایک ولی عہد مقرر کیا ہے کیا تم اسے پسند کرو گے اتنے میں حضرت علی (۴) کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم تو سوائے عمرؓ کے اور کسی سے راضی نہیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔ (۵)

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ فرمانا کہ ہم بجز حضرت عمرؓ کے اور کسی پر راضی نہیں ہیں نہ ان کے سوا کسی کو ولی عہد مقرر کریں گے ان کا یہ قول وضاحت سے بتلا رہا ہے کہ آپ حضرت عمرؓ کا نہایت اکرام واحترام کرتے تھے اور دل سے ان کے خیر خواہ اور ان پر مشفق تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ غلیظ الفاظ کہنا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان کمال عداوت تھی، حضرت علی پر ایک قسم کا صریح بہتان اور تہمت ہے"**نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له**"

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۷۷

۲) المرجع السابق

۳) تاریخ الخلفاء: ۷۸

۴) تاریخ الخلفاء: ۷۹، اسد الغابة: ۴/۷۰، الصواعق المحرقة: ۵۴

متن

عن عائشة قالت ان ابابكر لما حضرته الوفاة قال ای يوم هذا يوم الا ثنين قال فان مت من ليلتی فلا تنتظروا بی لغد فان احب الايام والليالی الی اقربها من رسول الله ﷺ رواه احمد

عن عائشة قالت لماثقل ابوبكر تمثلت بهذا البيت:

besturdubooks.wordpress.com

لعمرک ما یغنی الثرام عن الفتی اذ احشرجت یوما وضاق بھا الصدر

فکشف عن وجھہ وقال لیس کذلک ولکن قولی:" وجاء ت سکرۃ المو ت بالحق ذالک ماکنت منہ تحید" انظر واثوبی ھذین فاغسلو ھما وکفنو نی فیھما فان الحی احوح الی الجدید من المیت..... رواہ ابن سعد عن عائشۃ قالت دخلت علی ابی بکر وھو فی الموت فقلت

شعر: من لا یزال دمعہ مقنعا فانہ فی مرۃ مدفوق

فقال لا تقولی ھذا ولکن قولی:" وجاء ت سکرۃ الموت بالحق ذلک ماکنت منہ تحید "ثم

ترجمہ

امام احمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا پیر، فرمایا اگر میں اسی رات کو مر جاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا مجھے تمام راتوں اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہے۔ (۱) ابن سعد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں: جب ابوبکرؓ علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔

تیری عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون سی چیز دفع کر سکتی ہے جب کسی دن سانس اکھڑ جائے اور دم سینے میں اٹکے۔ ابوبکرؓ نے یہ سنتے ہی منہ کھول دیا اور فرمایا یہ ٹھیک بات نہیں ہاں یوں کہو۔ موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی یہ وہ چیز ہے جس سے تو کتراتا تھا دیکھو میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفنانا کیونکہ زندہ میت کی بنسبت نئے کپڑے کا زیادہ محتاج ہے۔ (۲) ابویعلی موصلی عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نزع کی حالت میں ابوبکرؓ کے پاس آئی اور یہ شعر پڑھنے لگی: "جس کے آنسو ہمیشہ در پردہ رہیں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے اختیار نکلے پڑتے ہیں ابوبکرؓ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئے یہ وہ دن ہیں جس سے تو بھاگتا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اس سے پہلے گزر چکا کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے انہی دونوں کپڑوں میں تیسرا اور کپڑا ملا کر دفن کرنا اور ان میں جو دھبے زعفران اور سونٹھ کے لگے ہوئے ہیں انہی دھوڈالنا اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا بابا جان آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟ کیا آپ کے لئے نیا کفن بیت المال سے نہیں ملے گا؟ آپ نے ایک ٹھنڈا سانس کھینچ کر فرمایا اے بیٹی! زندہ نئے کپڑوں اور تجمل کا مردہ سے زائد محتاج ہے کفن تو خون اور پیپ کے لئے ہے یعنی قبر میں جا کر خون اور پیپ سے بھر جائے گا اور کسی کام نہ آئے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۷۹، طبقات بن سعد: ۳/ ۵۱

۲) تاریخ الخلفاء : ۸۰، طبقات ابن سعد : ۴۴، الزهد لامام احمد : ۱۰۹، ۱۱۰

متن

قال فی ای یوم توفی رسول الله قلت یوم الاثنین قال ارجو افیما بینه وبین اللیل فتو فی لیلة الثلثاء ودفن قبیل ان یصبح رواه أبو یعلی الموصلی **عن** عائشة انها تمثلت بهذ البیت وابوبکر یقضی شعر :

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

فقال ابوبکر ذلک رسول الله ﷺ رواه احمد **عن** ابن ابی ملیکة ان ابابکر اوصی ان تغسل امرء ته اسماء بنت عمیس ویعینها عبدالرحمن ابن ابی بکررواه ابن ابی الدنیا **عن** سعید بن المسیب ان عمر صلی علی ابی بکر بین القبر و المنبر فکبر علیه اربعا رواه ابن سعد **عن** عروة والقاسم بن محمد ان ابابکر اوصی عائشة ان یدفن الی جنب رسول الله فلما توفی حفرله وجعل راسه عنده کتفی رسول الله والصق اللحدبقبر رسول الله ﷺ

ترجمہ

پھر مجھے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے کون سے دن انتقال فرمایا؟ میں نے کہا پیر کو فرمایا میں بھی امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے کوُچ کروں۔ (عائشہ فرماتی ہیں) سومنگل کی رات آپ فوت ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے مدفون ہوئے۔ امام احمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی نزع کے وقت انہوں نے یہ شعر پڑھا:

ایسے سفید آدمی جن کے منہ کے سامنے پانی مانگا جاتا اور وہ یتیموں کی فریادرسی بیوہ عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں، کم ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سن کر کہا وہ رسول اللہ ﷺ ہیں (۲) ابن ابی الدنیا، ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے وصیت کی کہ مجھے میری بی بی (۳) اسماء بنت عمیس غسل دیں اور عبدالرحمٰن میرا بیٹا غسل میں انکا شریک ہو (۴) سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے قبر اور منبر کے درمیان ابوبکرؓ پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں عروہ اور قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عائشہ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کرنا۔ سو جب آپ کی وفات ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کے دوش مبارک کے پاس آپ کا سر رکھا گیا اور رسول اللہ کی قبر میں وہ لحد ملا دی گئی (۵)

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ حضرت ابوبکرؓ کی وصیت کمال حیاء کی وجہ سے تھی یعنی میرے اعضاء بدن بجز میری بیوں کے جو میری زندگی کی حالت میں میری محرم راز تھی اور کوئی نہ دیکھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی کمال حیاء معلوم ہوتی ہے چنانچہ آپ نے اس کو صاف صاف ظاہر کر کے فرمایا اے لوگو! اللہ سے شرم کرو بخدا میں قضاء حاجت کو جاتا ہوں تو حیاء کی وجہ سے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد : ۴۴، مسند احمد : ۱/ ۷۵،طبری: ۲/۶۱۳

۲) تاریخ الخلفاء : ۸۰

۴) تاریخ الخلفاء : ۸۱

۵) المصدر السابق

متن

عن ابن عمر قال نزل فی حضرة ابی بکر عمر وطلحة و عثمان وعبدالرحمن بن ابی بکر عن ابن المسیب ان ابابکر لمامات ارتجت مکة فقال ابو قحافة ما هذا؟ قالوا مات ابنک قال رزءٌ جلیلٌ ،من قام بالامر بعده؟ قالو اعمر صاحبه عن مجاهد ان اباقحافة رد میر اثه من ابی بکر علی ولدابی بکر ولم یعش ابو قحافة بعد ابی بکر الا سته اشهر وایاما ومات فی المحرم سنة اربع عشرة وهو ابن سبع وتسعین سنةهذه الاحادیث رواه ابن عساکر قال العلماء لم یلی الخلافة احد فی حیاة ابیه الا ابی بکر عن ابن عمر قال ولی ابن بکر سنتین وسبعة اشهر رواه الحاکم و اخرج الواقدی، من مطرف ان ابابکر لماثقل دعا عبدالرحمن بن عوف فقال له اخبر نی عن عمربن الخطاب

ترجمہ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی قبر میں عمر ،طلحہ ،عثمان اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر اترے (۱) سعید ابن میسب کہتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا تو مکہ گونج اٹھا۔ ابو قحافہ نے کہا یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے کہا تمہارے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا کہا بڑی مصیبت آئی ابوبکرؓ کے بعد خلافت پر کون قائم ہوا؟ لوگوں نے کہا ان کے مصاحب عمر۔ (۲) مجاھد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث ابوبکرؓ سے لی تھی وہ انہیں کی اولاد کو واپس کر دی اور ابوبکرؓ کے بعد وہ کل چھ مہینے چند دن زندہ رہے محرم ۱۴ھ

besturdubooks.wordpress.com

ستانوے سال کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن عسا کر نے روایت کی ہیں۔(۳) علماء کہتے ہیں (۴) ابوبکرؓ کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ حاکم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی (۵) واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابوبکر کی بیماری سخت ہوئی تو عبدالرحمٰن بن عوف کو بلا کر فرمایا مجھے عمر بن الخطاب کی خبر دے۔

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے من جملہ فضائل کے ایک یہ بھی ہے کہ آپ اپنے والد کی حیات میں خلیفہ ہوئے اور ان ہی کے سامنے انتقال کر گئے، آپ کے اور کسی کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہے اور اس کے متعلق کچھ احادیث اس کتاب کے اوائل میں بیان ہو چکی ہیں۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۸۱
۲) المصدر السابق
۳) المصدر السابق
۵) المصدر السابق

متن

فقال ماتسئلني عن امر الا وانت اعلم به مني فقال ابوبكر وإن، فقال عبدالرحمن هو والله افضل من رايك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال اخبرني عن عمر فقال انت اخبرنابه فقال على ذلک، فقال اللهم علمي به ان سريرته خير من علانيته وان ليس فينا مثله وشاور معهما سعيد بن زيد وسيد بن الحضير وغير هما من المهاجرين والا نصار فقال اسيد اللهم اعلمه الخير بعدک يرضى للرضى ويسخط للسخط الذى يسر خير من الذى يعلن ولن يلى هذا الامر احد اقوى عليه منه، دخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل مانت قائل لربک اذ اسالک عن استخلاف عمر علينا وقد ترى غلظه؟ فقال ابوبكر أبِالله تخوفوني، اقول لهم استخلفت

ترجمہ

عبدالرحمٰن نے کہا آپ جس امر کا مجھ سے سوال کرتے ہیں آپ ہی مجھ سے بہتر اسے جانتے ہیں ابوبکرؓ نے فرمایا پھر

besturdubooks.wordpress.com

بھی ،تو کہا بخدا جو آپ کی رائے اس کے حق میں ہے وہ اس سے افضل ہے پھر عثمان بن عفان کو بلایا اور کہا عمر کے احوال سے مجھے اطلاع دو انہوں نے کہا اس باب میں آپ ہم سے زیادہ خبر دار ہیں فرمایا گو میں خوب جانتا ہوں مگر تم بھی تو کہو عثمان نے کہا : خدا شاہد ہے عمر کے ساتھ میرا یہ اعتقاد ہے کہ انکا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان جیسا کوئی نہیں ،آپ نے سعید بن زید اور اسید بن حضیر وغیرہ کو انصار و مہاجرین میں بلا کر مشورہ کیا اسید بولے: خدا گواہ ہے میں آپ کے بعد حضرت عمرؓ کو بہتر دیکھتا ہوں ،وہ رضا کے موقع پر راضی اور غصہ کے محل میں غصہ کرتے ہیں ان کا باطن ظاہر سے بہتر ہے اس امر خلافت پر عمر سے زیادہ قوی کوئی اور شخص ہرگز خلیفہ نہیں بن سکتا اس کے بعد بعض صحابہ آپکے پاس آئے اور ان میں سے ایک شخص نے کہا آپ حضرت عمر کا غصہ دیکھتے ہیں ہم پر (۱) انہیں خلیفہ بنانے میں جب خدا تعالیٰ آپ سے پوچھے گا تو آپ اسے کیا جواب دیں گے ابوبکرؓ نے فرمایا کیا تم مجھے اللہ سے خوف دلاتے ہو میں جواب میں عرض کروں گا اے بار خدا میں نے ان پر تیرا بہترین مخلوق خلیفہ بنایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت کی مخالفت میں سب سے پہلی رائے جس نے بیان کی وہ طلحہ بن عبداللہ ہیں اور حضرت طلحہ کی اس مخالفت کی وجہ درحقیقت یہ نہ تھی کہ وہ سب سے الگ ہو کر حضرت عمرؓ کے استخلاف میں کوئی نقص پیدا کریں بلکہ انہوں نے ایک امر واقعی کی اطلاع حضرت ابوبکرؓ کو کردی اور منشاء یہ تھا کہ آپ تخلیہ میں بلا کر اس امر کی وصیت کریں چنانچہ ابوبکرؓ اس بات کو سمجھ گئے اور سب کو رخصت کر کے حضرت عمر کو خلوت میں طلب فرمایا اور جو کچھ وصیت کرنی تھی کی اور سب سے زیادہ رعیت کے باب میں اصلاح اور نیک کاری کرنے کو تاکید فرمائی۔

متن

علیهم خیر اهلک ابلغ عنی ما قلت من وراء ک ثم دعا عثمان فقال اکتب:

"بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما عهد ابوبکر ابن ابی قحافة فی اخر عهده بالدنیا خارجامنها وعند اول عهده بالاخرة داخلافیها حیث یومن الکافر ویوقن الفاجر ویصدق الکاذب انی استخلفت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطیعوا انی لم آلُ لله ورسوله ودینه ونفسی وایاکم خیرا فان عدل فذالک ظنی به وعلمی فیه وان بدل فلکل امرء ما اکتسب فالخیر اردت ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون والسلام

besturdubooks.wordpress.com

علیکم ورحمة الله و برکاته" ثم امر بالکتاب فختمه ثم امر عثمان فخرج بالکتاب مختوما فبایع الناس ورضوا به ثم دعا ابوبکر عمر خالیا فاوصاه بما اوصاه به ثم

ترجمہ

میں نے جو کچھ کہا اسے ان لوگوں کو پہنچا دو جو تمہارے پیچھے ہیں پھر عثمانؓ کو بلا کر فرمایا لکھو:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی عمر کے آخر زمانہ میں جس وقت وہ دنیا سے آخرت کی طرف نکلا، اول زمانہ میں جب وہ اس میں داخل ہوا یہ عہد اس وقت کا ہے جس وقت کافر مومن ہو جاتا ہے اور فاجر یقین کرنے والا اور کاذب تصدیق کرنے والا ہوتا ہے میں نے تم پر اپنے بعد عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنایا سو تم اس کی سنو اور اطاعت کرو میں نے اللہ اور اس کے رسول رسول اللہ ﷺ کی اور اس کے دین اور اپنے اور تمہارے حق میں بھلائی سے تقصیر نہیں کی (یعنی حتیٰ الامکان بھلائی کا قصد کیا) اگر عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میرا اعتقاد اور علم ان کے حق میں ہے اور اگر ظلم کریں تو ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا، میں نے تو بھلائی کا ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم لوگ عن قریب جانیں گے کہ کونسی طرف لوٹیں گے، تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اسکی برکت ہمیشہ رہے پھر اس کتاب پر مہر لگانے کا حکم فرمایا (۱) اور عثمانؓ کو حکم کیا وہ اس مہر شدہ وصیت کو لے کر باہر نکلے اور لوگوں سے بیعت کرائیں گے اس سے سب راضی ہو گئے پھر ابوبکرؓ نے عمرؓ کو خلوت میں بلا کر جو وصیت کرنی تھی کی۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ بعض روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمانؓ کو مضمون بالا کی وصیت لکھوائی اور وہیں بیٹھے بیٹھے انصار و مہاجرین کو بلا کر اس وصیت کو انہیں سنایا اور تمام لوگوں کی خوشی اور رضامندی کے ساتھ اس تقریب کو انجام پہنچایا تمام لوگوں میں صرف حضرت طلحہ بن عبداللہ نے اس جماعت کے مخالف رائے بیان کی اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا! حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے جس قدر لوگ سختی میں ہیں اور آپ انہیں ہم پر خلیفہ مقرر کرتے ہیں خدا کے سامنے اس کا کیا جواب دو گے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ سن کر جوش غضب سے بھڑک اٹھے اور فرمایا کہ تو مجھے خدا کا نام لے کر ڈراتا ہے واللہ باللہ جب خدا مجھ سے اس کی باز پرس کرے گا تو صاف صاف کہہ دوں گا تیری مخلوق پر بہترین شخص کو خلیفہ بنایا۔

تخریج احادیث

۲) طبقات بن سعد: ۳/۴۸، ۴۹، ابن الاثیر: ۲/۲۹۲

besturdubooks.wordpress.com

متن

خرج من عنده فرفع ابوبکر یدیه فقال اللهم انی لم ارد بذلک الا صلاحهم وخفت علیهم الفتنة فعملت فیهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم راسی فولیت علیهم خیر هم واقواهم علیهم واحرصهم علی ما ارشد هم فهم عبادک ونواصیهم بیدک اصلح اللهم ولا تهم واجعله من خلفائک الراشدین واصلح له رعیة ،عن الا سود بن هلال قال قال ابوبکر الصدیق لاصحابه ما تقولون فی هاتین الایتین :"ان الذین قالو اربنا الله ثم استقاموا"" والذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم" قالو اثم استقامو فلم یذنبوا ولم یلبسو ایمانهم خطیئة قال لقد حملتموها علی غیر المحل ثم قال:" قالو اربنا الله ثم استقاموا"فلم یمیلوا الی اله غیره ولم یلبسوا ایمانهم بشرک رواه ابو نعیم فی الحلیة عن عامر بن سعد البجلی عن ابی بکر الصدیق فی قوله

ترجمہ

اتنے میں عمرؓ وہاں سے نکل آئے اور ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! اس سے میں نے لوگوں کی خیرخواہی کا قصد کیا ہے اور ان پر فتنہ کا خوف کر کے جو کچھ ان کے بارے میں کیا اسے تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی رائے سے ان کے لئے اجتہاد کیا جو شخص ان سب میں بہتر اور سب سے زائد قوی اور نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اسے امیر بنایا سو وہ تیرے بندے ہیں ان کی باگیں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں ان کے والیوں کو اے اللہ صلاحیت کی توفیق دے اور عمرؓ کو اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اس کے رعیت کو اس کے لئے سنوار۔(۱) ابونعیم حلیہ میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتوں کے بارے میں کیا کہتے ہو پہلی آیت کا مضمون یہ ہے جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے تو وہ جنتی ہیں دوسری آیت کا مضمون یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا وہ جنت میں جائیں گے ان دونوں کے کیا معنی ہوئے لوگوں نے کہا استقاموا کے معنی یہ ہے کہ انہوں نے گناہ نہ کیا اور ظلم کے معنی خطا کے ہیں آپ نے فرمایا تم نے اس کے غیر محمل پر حمل کیا پہلی آیت کے یہ معنی ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے یعنی اسکے علاوہ کسی اور معبود کی طرف توجہ نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا۔

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

ا۔ اس کے بعد اس عہد نامہ پر مہر لگا کر اسی مضمون کے چند خط لکھے اور ایک ایک لشکر ہر ایک امیر کے پاس بھیجا پھر حضرت عمرؓ کو طلب کر کے اس بات کی خبر دی اور فرمایا کہ میں نے تجھے اصحاب رسول خدا پر خلیفہ بنایا حضرت عمرؓ نے فرمایا اے خلیفہ رسول خدا! اس زحمت سے مجھے معاف کیجئے کیونکہ مجھے خلافت کی حاجت نہیں ہے آپ نے خلافت کا کیا خط اٹھایا جو میں اٹھاؤں گا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور وہ آپ ہی کو پہنچی۔

تخریج احادیث

ا) طبقات ابن سعد :۳/۵۰، تاریخ الخلفاء :۹۴

متن

تعالی:" للذین احسنوا الحسنی وزیادة" قال النظر الی وجه الله **عن** ابی بکر الصدیق فی قوله تعالی :"ان الذین قالو اربنا الله ثم استقاموا" قال قد قالها الناس فمن مات علیها فهو ممن استقاموا رواهما ابن جریر **عن** ابی المخلد قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ارأیت،الزنا بقدر ؟ قال نعم قال فان الله قدره علیّ ثم یعذبنی قال نعم یا ابن اللخنا اما والله لو کان عندی انسان امرت ان یجأ انفک رواه الالکائی فی السنة **عن** الزبیر ان ابابکرقال وهو یخطب الناس یا معشر الناس استحیوامن الله فو الذی نفسی بیده انی لا اظل حین اذهب الی الغائط فی الفضاء مغطیا راسی استحیاءاً من ربی رواه ابوبکر بن ابی شبیة فی المصنف **عن** عمر و بن دینار قال قال ابوبکر استحیوامن الله فوالله انی لا أدخل الکنیف فاسند ظهر ی الی الحائط حیاء من الله

ترجمہ

عامر بن سعد صحابی ابوبکر صدیقؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں جنہوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی ہے اور زیادہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اور اس کے نور کو دیکھنا ہے۔ ابن جریر حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (ان الذین قالو اربنا الله ثم استقاموا) میں فرمایا لوگ اس کو کہہ چکے اب جو اس پر مرے گا وہ ثابت قدم رہے گا (۱) لالکائی میں ابی مخلد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آ کر کہا آپ زنا کو اللہ کی قدر سے دیکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ کہا خود ہی تو اللہ نے اس کو میرے مقدر میں کیا پھر اس پر مجھے عذاب بھی کرے گا فرمایا اے ابن اللخنا! بخدا اگر اس وقت میرے پاس کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔ (۲) ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں زبیر

besturdubooks.wordpress.com

سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ اللہ سے شرماؤ اللہ میں جس وقت قضاء حاجت کے لئے صحرا میں جاتا ہوں تو اپنے رب سے شرما کر منہ پر کپڑا ڈال (۳) لیتا ہوں۔عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں عمر بن دینار سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ نے فرمایا اے لوگو! اللہ سے شرماو بخدا میں جب پائخانہ میں جاتا ہوں تو اللہ سے شرما کر اپنی پیٹھ دیوار پر ٹکا دیتا ہوں (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ ابن اللخناء کلام عرب میں گالی اور دشنام کے قائمقام بولتے ہیں۔

۳۔ گو حضرت عثمانؓ کمال حیاء کے ساتھ مشہور وموصوف تھے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی ان سے اس خاص وصف میں کسی درجہ سے کم نہ تھے چنانچہ اس قول سے ان کے کمال حیاء ثابت ہوتی ہے اسی طرح اس سے پہلے کئی بار اس امر کی تشریح بیان ہو چکی ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۹۵، سیرت الحلبیة: ۳۰/۱، حلیة الاولیاء: ۴۳/۱

۴) تاریخ الخلفاء : ۹۵

متن

رواہ عبدالرزاق فی مصنفه **عن** ابن عیینة قال کان ابوبکر اذا عزی رجلا قال لیس فی العزاء مصیبة ولیس مع الجزع فائدة الموت اهون مما قبله واشد مما بعده اذکر وافقد رسول الله ﷺ تصغر مصیبتکم واعظم الله اجرکم رواہ ابن عساکر **عن** أبی عمران الجونی ان ابابکر بعث جیوشا الی الشام امر علیهم یزید ابن ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأة ولا صبیا ولا کبیرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرشاة ولا بعیرا الا لمأکله ولا تغرقن نخلا ولا تحرقنه ولا تغلل ولا تجبن رواہ البیهقی **عن** ابی برزة الاسلمی قال غضب ابوبکر من رجل فاشتد علیه غضبه جدا فقلت یا خلیفة رسول الله اضرب عنقه قال ویلک ما هی لاحد بعد رسول الله ﷺ

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

ابن عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں صبر ہو وہ مصیبت نہیں جزع وفزع میں کوئی فائدہ نہیں موت اس چیز سے جو اسکے پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اس کے بعد ہے اس سے سخت ہے رسول اللہ کی موت یاد کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جائے گی اور حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دے گا۔(۱) امام بیہقیؒ ابوعمران الجوانی سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور یزید بن ابی سفیان کو ان پر امیر بنایا چلتے وقت آپ نے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں:

۱) عورتوں کو قتل نہ کرو۔

۲) بچوں کو نہ مارو۔

۳) ضعیف بوڑھے کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

٤) پھل دار درخت نہ کاٹو۔

٥) بستی کو ویران نہ کرو۔

٦) اونٹ بکری کی بجز کھانے کے کونے میں سے نہ کاٹو۔

٧) کھجور کے درخت کو مت جلاؤ۔

٨) خیانت مت کرو۔

٩) نامردی نہ کرو۔

١٠) کھجور کے درخت کو مت اکھیڑو۔ (۲) احمد ابوداؤد اور نسائی ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کو ایک شخص سے سخت رنج ہوا۔ آپ اس پر بہت غصہ ہوئے میں نے کہا اے خلیفہ رسول خدا! اس کی گردن ماروں فرمایا تجھے خرابی ہو یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو جائز نہیں۔(۳)

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ یعنی مجھے لائق نہیں کہ کسی کو اپنی وجہ سے تکلیف دوں اور اپنے بدلہ لینے کی وجہ سے کسی کو ستاؤں رسول خدا ﷺ نے جب کسی ایسے بد بخت کو دیکھا تو آپ نے درگذر کا معاملہ فرمایا مگر جب اس کے سبب سے تمدن کے معاملات اور شرع میں فتور واقع ہوا تو آپ نے اسے قتل کی سزا دلائی۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۹٦، ۹۷

۲) تاریخ طبری: ۲/۳٦۴، ابن الاثیر : ۲/۲۷۷

besturdubooks.wordpress.com

۳) مسند ابی یعلی : ۷۹۔۸۰، تاریخ الخلفاء :۹۷

متن

رواه احمد و ابو داؤد والنسائی عن محمد بن سیرین قال لم اعلم احدااستقاء من طعام اکله غیر ابی بکر وذکر القصة رواه احمد فی الزهد عن ابی بکر انه مربعبد الرحمن وهویماظ جارا له فقال لا تماظ جارک فانه یبقی ویذهب عنک الناس،ا لمماظه المنازعة والمخاصمة رواه ابو عبید فی الغریب عن موسی بن عقبة ان ابابکرالصدیق کان یخطب فیقول الحمد الله رب العالمین احمده ونستعینه نسئله الکرامة فیما بعد الموت فانه قد دنی اجلی واجلکم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمد اعبده ورسوله ارسله بالحق بشیر اونذیر او سراجا منیرا الینذ رمن کان حیا و یحق القول علی الکافرین ومن یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما

ترجمہ

امام احمد، زہد میں محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے بجز ابوبکرؓ کے اور کسی کو نہیں دیکھا کہ کھانا کھا کر قی ءکی ہو(۱)اور اس کے آگے اس نے قصہ بیان کیا۔ابوعبید نے غریب میں کہا ہے کہ ابوبکرؓ عبدالرحمٰن پر گذرے اور وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے آپ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن !اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑا کرو کیونکہ وہ باقی رہے گا اور لوگ تمھاری باتیں کرتے پھریں گے۔(۲)ابن عساکر موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر فرمانے لگے سب تعریف اس خدا کو ہے جو تمام جہان کا رب ہے میں اس کی حمد کرتا اور اس سے مدد چاہتا ہوں موت کے پیچھے ہم اس کی کرامت کے طالب ہیں اے لوگو میری تمہاری موت قریب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہ ہوں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ مومنوں کی خوشی اور کافروں کو ڈرسنانے کے لئے ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا تا کہ زندہ دلوں کو خوب ڈرادیں اور کافروں پر عذاب ثابت کریں جو کوئی خدا اور رسول کی اطاعت کرے وہ کامیاب ہوا اور جو کوئی ان کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ جب آپ کو کسی کھانے میں شبہ ہوا تو فوراً اسے قی ءکی اور نکال دیا کمال

besturdubooks.wordpress.com

احتیاط کی وجہ سے تھا چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ کا غلام کچھ لایا اور آپ نے بلا تامل کھالیا غلام نے کہا کہ میں نے اسلام سے پہلے ایک شخص کو آئندہ کی خبر دی مگر میں علم نجوم سے اچھی طرح واقف نہ تھا جھوٹ موٹ فریب دہی کے واسطے یہ کام کیا تھا آپ نے یہ سن کر کھانے کو قئی کر کے نکال دیا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۹۹

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۰۰

متن

فقدضل ضلالا مبینا اوصیکم بتقوی الله والا عتصام بامر الله الذی شرع لکم وهد اکم به فان جو امع هدی الا سلام بعد کلمة الا خلاص السمع والطاعة لمن ولا ه الله امر کم فانه من یطع الله واولی الامر بالمعروف و النهی عن المنکر فقد افلح وادی الذی علیه من الحق وایاکم واتباع الهوی فقد افلح من حفظ من الهوی والطمع والغضب وایاکم والفخر و ما فخر من خلق من تراب ثم الی التراب یعود ثم یا کله الدود ثم هو الیوم حی وغدامیت فاعلموا یو ما بیوم وساعة بساعة وتوقّوادعاء المظلوم وعُدُّ وا انفسکم من الموتی واصبروا فان العمل کله بالصبر واحذرواوالحذر ینفع واعملوا والعمل یقبل وحذروابما حذرکم الله من عذابه وسارعوافیما وعدکم الله من رحمته وافهمو اوتفهمو اوتقوا وتو قو افان الله قد بین لکم ماهلک به من کان قبلکم ومانجابه من نجا قبلکم

ترجمہ

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور حکم پر جو اس نے تمہارے لئے مقرر کیا اور اس کے ساتھ تمہیں ہدایت کی چنگل مارنے کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلمہ اخلاص (۱) کے بعد اسلام کے ہدایت کا جامع ان لوگوں کی سماعت اور اطاعت کرنا ہے جن کو اللہ نے تم پر امیر بنایا سو جس نے اللہ اور اچھی بات کرنے کے حکم کرنے والوں بُری بات سے منع کرنے والوں کی اطاعت کی اس نے مراد پائی اور جو اس کے اوپر حق تھا ادا کر چکا اپنی جانوں کو خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ جو شخص خواہش سے، طمع سے، غضب سے محفوظ رہا وہ نجات پا چکا اور اپنے آپ کو شیخی تکبر سے بچاؤ اور کیا فخر کے لائق ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا اور خاک ہی میں مل جائے گا پھر کیڑے کھا کر خاک کر دیں گے گو وہ آج زندہ ہے مگر کل مردہ؟ سو آج کا کام آج ہی کر لو۔ اور اس

besturdubooks.wordpress.com

وقت کا عمل دوسرے وقت کے بھروسہ پر نہ چھوڑو مظلوموں کی بددعا سے بچو اور اپنی جان کو مردوں میں شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کا کام صبر پر موقوف ہیں اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر نفع دیتا ہے اور عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جس رحمت کا تم سے وعدہ کیا ہے اس میں جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے پہلے عذاب سے ہلاک کیا اسے اچھی طرح بیان کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جس سے نجات دی اسے بھی ظاہر کر دیا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ کلمہ اخلاص سے مراد کلمۂ توحید ہے یعنی اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کے اقرار واعتقاد کے بعد اعمال فرعیہ میں سب سے افضل اور جامع امیر کی اطاعت ہے مگر اسی وقت تک کہ اللہ ورسول کے حکم کے موافق ہو اور جب کوئی امیر یا بادشاہ اللہ ورسول کے مخالف حکم کرے اس وقت اسکی اطاعت نہ کرے جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

متن

قد بین لکم فی کتابه حلاله وحرامه وما یحب من الا عمال وما یکره فانی لا الوکم ونفسی نصحاً والله المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله واعلمو انکم ماخلصتم لله من اعمالکم فربکم اطعتم وحظکم حفظتم اغتبطتم وما تطو عتم به لدینکم فاجعلوه نوافل بین ایدیکم تستوفوا لسلفکم وتعطوا جرایتکم حین فقر کم وحاجتکم الیها ثم تفکر واعبادالله فی اخوانکم وصحابتکم الذین مضوا قدوردوا علی ما قدمو افا قامو اعلیه وحلوافی الشقاء والسعادة فیها بعد الموت ان الله لیس له شریک ولیس بینه وبین احد من خلقه نسب یعطیه خیرا ولا یصرف عنه سوء ا الا بطاعته واتباع امره فانه الا خیر فی خیر بعده النار ولا شر فی شربعده الجنة اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم لی ولکم وصلو اعلی نبیکم ﷺ

ترجمہ

حلال وحرام اور جو عمل تمہارے لئے مکروہ یا محبوب تھے سب کے سب اس نے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کر دیئے میں اپنی اور تمہاری خیر خواہی میں تقصیر نہ کروں گا اللہ سے مدد مانگتے ہیں کہ ہم کو برائیوں سے پھرنے اور نیک کام کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہیے کہ جو اعمال خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سوا اپنے رب کی اطاعت بجالائے اپنے حصہ کی

besturdubooks.wordpress.com

حفاظت کی لوگوں کو رشک میں ڈالا اور جو پہلے کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں انہیں آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ(۱) کو کامل پاؤ گے اور احتیاج وفقر کے وقت ان کی جزا دئے جاؤ گے پھر اے اللہ کے بندو اپنے ان بھائیوں اور یاروں میں فکر کرو جو گذر گئے اور جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اس کو پہنچے اور اس پر مقیم رہے اور موت کے بعد شقاوت یا سعادت میں اترے بیشک اللہ کا کوئی شریک نہیں اس میں اور اس کی مخلوق میں کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور اس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی حکم کے نہیں پھیرتا ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ ہو نہ اس برائی میں کوئی برائی ہے جس کے بعد جنت ہو میں یہ کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے بخشش چاہتا ہوں پس اپنے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھو۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ گے کیونکہ نوافل کی وجہ سے فرائض کے نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب نمازوں کا حساب کیا جائے گا اول فرائض تولے جائیں گے اور اگر ان میں کوئی نقص رہ گیا تو اس کے نوافل دیکھے جائیں گے اگر نوافل پائے گئے تو اس سے اس نقصان کو پورا کردیں گے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۰۱

متن

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته رواه ابن عساكر **عن عبدالله بن حكيم قال خطبنا ابوبكر الصديق فحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال:"اوصيكم بتقوى الله وان تثنوا عليه بماهو اهله وان تخلطوا الرغبة بالرهبة فان الله اثنى على ذكريا واهل بيته فقال "انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين" ثم اعلموا اعباد الله! ان الله قد ارتهن بحقه انفسكم واخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي وهذا كتاب الله فيكم ولا يطفى نوره ولا تنقضي عجائبه فاستضيئوا بنوره واستنصحوا كتابه واستضيئوا منه ليوم الظلمة فانه لما خلقكم لعبادته ووكل بكم كراما كاتبين يعلمون ماتفعلون ثم اعلموا عبادالله انكم تغدون وتروحون في اجل قد غيب عنكم عليه فان استطعتم ان تنقضي الاجال وانتم في عمل الله فافعلوا**

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

اور اللہ کی رحمت اس کی برکت ان پر بھیجو۔(۱) حاکم اور بیہقی عبداللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جس تعریف کے وہ لائق تھا وہ تعریف کر کے فرمایا: ''میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور خواہش کو خوف کے ساتھ ملانے کی وصیت کرتا ہوں، دیکھو اللہ نے حضرت زکریا اور ان کے اہل بیت کی اس وجہ سے ثنا فرمائی (چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا) کہ: '' بھلائیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے ہی لئے عاجزی کرتے تھے پھر اے خدا کے بندو! خوب جانو کہ حق سبحانہ نے تمہاری جانوں کو اپنے حق میں گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے عہد بھی لیا ہے۔ اور تمہاری دنیا کو عقبی کے عوض میں خرید لیا ہے یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جس کا نور کبھی نہ بجھے گا اس کے عجائب کبھی کم ہوں گے سو اس سے اندھیرے دن کے لئے روشنی طلب کرو۔ بے شک اس نے اپنی عبادت کے لئے تمہیں پیدا کیا اور کراماً کاتبین تم پر مقرر کئے جو تم کرتے ہو وہ جانتے اور لکھ لیتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو یہ بھی جانو کہ تم صبح اور شام ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ ہے اگر تم سے ہو سکے کہ تمام اوقات کے گذرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو بہت بہتر ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۰۰، ۱۰۱

متن

ولن تستطيعوا ذلك الا باذن الله سابقوا في اجالكم قبل ان تنقضي اجالكم فتردكم الى اسوء اعمالكم فان قوما جعلوا اجالهم لغيرهم ونسوا انفسهم فانها كم ان تكونوا امثالهم فالوحا الوحا! ثم النجا النجا! فان ورائكم طالبا حثيثا امره سريع رواه الحاكم والبيهقي

عن يحيى بن ابي بكر ان ابابكر كان يقول في خطبته اين الوضاة الحسنة وجوههم المعجبون بشباهم؟ اين الملوك الذين بنو المدائن وحصّنوها ؟اين الذين كانوا يعطون الغلبة في مواطن الحرب ؟ قد تضعضع اركانهم حين اخنى بهم الدهر واصبحوا في ظلمات القبور؟ الوحا الوحا! ثم النجا النجا! رواه احمد في الزهد وابو نعيم في الحلية عن سلمان الفارسيؓ قال اتيت ابابكر فقلت اعهد الى فقال يا سلمان! اتق الله واعلم انه سيكون فتوح فلا اعرفن ما كان

besturdubooks.wordpress.com

حظک منھا ما جعلته فی بطنک او القیته علی ظهر ک واعلم انه من صلی الصلوٰت الخمس فانه یصبح فی ذمة اللّٰه ویمسی فی ذمة اللّٰه فلا تقتلن احد امن اهل ذمة الله فتخفروا الله فی ذمة الله فیکبک الله فی النار علی وجهک رواه الهمد انی فی الزهد عن معاویةبن قرة

ترجمہ

مگر یہ امر بجز مدد خدا کے تم کبھی نہیں کر سکتے اپنی اوقات کے گذرنے سے پہلے ان میں بھلائی کے ساتھ جلدی کرو مبادا وہ اوقات برے کاموں کی طرف تمہیں پھیر دیں کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم نے اپنے وقتوں کو ضائع کر ڈالا اور اپنی جانوں کو بھول گئے سو میں ان جیسا ہونے سے تمہیں روکتا ہوں پس عمل خیر میں جلدی کرو۔ (کہ مہلت بہت قلیل ہے) اور تمہارے پیچھے ایک جلد باز طالب ہے (یعنی موت) جس کے بعد تمام اعمال منقطع (۱) ہو جائیں گے۔ امام احمد نے زہد میں اور ابونعیم حلیہ میں یحییٰ بن ابی بکر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے خطبہ میں فرماتے تھے: ''وہ لوگ جن کے مونہہ خوبی میں بینظیر تھے، جو اپنی جوانی پر اتراتے تھے، کہاں ہیں جب بادشاہوں نے بڑی بڑی گجکاری کے شہر بنائے وہ کہاں ہیں؟ جو لوگ لڑائی کے مواضع میں غلبہ دئے جاتے تھے کہاں گئے؟ جب ان پر ایک زمانہ آیا تو انکی قویٰ پست ہو گئے اور قبروں کے اندھیروں میں جا پڑے پس عمل خیر میں جلدی کرو اور دنیا کے مکروہات سے درگذر کرو۔ (۲) امام احمد زہد میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکرؓ کے پاس جا کر کہا کہ مجھ سے عہد کیجئے فرمایا اے سلمان! اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ قریب زمانہ میں فتوحات ہونگی۔ مگر تیرا حصہ اس میں بجز اس چیز کے جو پیٹ میں ڈال لے اور پیٹھ ڈھانک لے اور کچھ نہ دیکھوں، جان! جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں صبح و شام کرتا ہے سو تو اللہ کے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل نہ کر! کیونکہ ایسے لوگوں کا مار ڈالنا اللہ کے ذمہ میں عہد شکنی کرنا ہے پس اس وقت خدا تجھے اوندھا دوزخ میں ڈالے گا (۳) سعید بن منصور اپنے سنن میں معاویہ بن قرۃ

تحقیقات وتعلیقات

محاضرات میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت ابوبکو صدیقؓ نے آپ کی عیادت کی نبی کریم ﷺ کو شفاء ہوگئی اور حضرت صدیق اکبرؓ بیمار ہو گئے پھر حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے اللہ نے ابوبکر صدیقؓ کو شفا دی جس وقت حضور اکرم ﷺ بیمار ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس بارہ میں یہ اشعار پڑھے!

مرض الحبیب + فمرضت من خدری علیه

شفی فعادنی + فشفیتُ من نظری الیه

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۰۲

۲) المرجع السابق

متن

ان ابابکرالصدیق یقول فی دعائه:" اللهم اجعل خیر عمری آخره وخیر عملی خواتمه وخیر ایامی یوم لقائک رواه سعید بن منصور فی سننه **عن** الحسن قال بلغنی ان ابابکرالصدیق کان یقول فی دعائه اللهم انی اسئلک الذی هو خیر لی فی عاقبة الا مراللهم اجعل آخرماتعطنیی من الخیر رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم رواه احمد فی الزهد **عن** عرفجة قال قال ابوبکر من استطاع ان یبکی فلیبک والافلیتباک رواه احمد فی الزهد **عن** عروة عن ابی بکر قال اهلکهن الاحمران الذهب والزعفران رواه احمد فی الزهد **عن** عبید من لبید الشاعرانه قدم علی ابی بکر فقال:" الا کل شیء ماخلاالله باطل" فقال صدقت فقال:" وکل نعیم لا محالة زائل" قال کذبت "عند الله نعیم لایزول" فلما ولی ابوبکر قال :ربما قال الشاعر الکلمة من الحکمة رواه عبدالله بن احمد بن حنبل فی زوائد الزهد **عن** معاذ بن جبل قال دخل ابوبکر حائطا واذا بدبسی فی ظل شجرة فتنفس الصُّعَداء ثم قال طوبی لک یاطیر!تاکل من الشجر وتستظل بالشجرو تصیر الی غیر حساب یالیت!

ترجمہ

ابن مرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے بار خدایا میری بہترین عمر آخر عمر کر اور میرا انجام اور خاتمہ بہترین عمل پر کر اور میرے بہترین دنوں کا دن اپنی ملاقات کا دن کر۔(۱) احمد زہد میں حسن سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابوبکرؓ اپنی دعا میں فرماتے تھے اے اللہ! میں وہ چیز تجھ سے مانگتا ہوں کہ انجام کار میں میرے لئے بھلی ہو اے اللہ! جو مجھے بھلائی تو عنایت فرمائے وہ سب سے آخر تیری رضامندی اور جنات نعیم میں بڑے درجے ہوں ۔(۲) امام احمد زہد میں عرفجہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے فرمایا جو رو سکے تو وہ خوب روئے اور جو نہ رو سکے وہ قصداً رووے۔(۳) امام احمد زہد میں عرفجہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے فرمایا عورت کو دو سرخ چیزوں سونے اور

besturdubooks.wordpress.com

زعفران نے ہلاک کیا (۴) عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں کہا ہے کہ: لبید شاعر ایک دن حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا ما سوا اللہ جو چیز ہے باطل ہے آپ نے فرمایا یہ تو سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا۔ ہر نعمت ضرور زائل ہونے والی ہے ابوبکرؓ نے فرمایا یہ جھوٹ بولا اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں ان کو زوال نہیں جب لبید چلا گیا تو آپ نے فرمایا کبھی شاعر حکمت کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔ (۵) حاکم معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ایک باغ میں گئے ایک پرند جانور کو درخت کے سایہ میں دیکھ کر آہ سرد کھینچ کر فرمایا اے جانور! تجھے خوشی ہو درخت سے کھاتا اور اسکے سایہ میں آرام لیتا ہے (آخرت میں) حساب کے کھٹکے عذاب کے اندیشے سے پاک ہے کاش!

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب الطبقات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جہاں اور بہت سے کلمات نقل کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے: ''اکیس الکیس التقوی، و احمق الحمق الفجور، واکذب الکذب الخیانة'' ۔یعنی تقوی سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور فجور سے زیادہ کوئی احمق نہیں اور امانت سے زیادہ کوئی راستی نہیں اور خیانت سے بڑھ کر کوئی دروغ نہیں کبھی کبھی یوں بھی فرماتے تھے: ''ان ھذا الامر لایصلح آخرہ الاماصلح بہ اولہ ولا یحتملہ الا افضلکم بقدرتہ والمتکلم لنفسہ''

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۰۳

۲) المصدر السابق

۳) المصدر السابق

۴) المصدر السابق

۵) المصدر السابق

متن

ابابکر مثلک! رواہ ابو حاتم عن الاصمعی قال کان ابوبکر اذا مدح قال اللھم انت اعلم منی بنفسی وانا اعلم بنفسی منھم اللھم اجعلنی خیرا مما یظنون واغفر لی بما لا یعلمون ولا تواخذنی بما یقولون رواہ ابن عساکر عن مجاھد قال کان ابن الزبیر اذ قام فی الصلوۃ کانہ عود من الخشوع قال و حدثت ان ابابکر کان کذلک رواہ احمد فی الزھد عن الحسن قال قال ابوبکر واللہ لوددت انی کنت ھذہ الشجرۃ توکل وتعضد عن قتادۃ قال

besturdubooks.wordpress.com

بلغني ان ابابكرقال وددت اني خضرة تا كلني الدواب **عن** ضمرة بن جيب قال حضرت الوفاة ابنالابي بكر الصديق فجعل الفتي يلحظ الى وسادة فلما توفي قالوا الا بي بكر: " رأينا ابنك يلحظ الى وسادة فد فعوه عن الوسادة فوجدواتحتها خمسة دنا نير اوستة فضرب ابوبكربيده علی الاخری یرجع ویقول اناللہ وانااليه راجعون يا فلان ماحسبت جلدك يتسع لها رواهما احمد في الزهد **عن** محمد بن سيرين قال لم يكن احد بعد النبی ﷺ اهيب لمالم يعلم من ابی بكر ولم يكن احد بعد ابی بكر أهيب لمالا يعلم من عمر ان ابابكرنزلت به قضيت فلم يجد لها في كتاب الله اصلاو لا في السنة اثرافقال اجتمد برائی فان كان صوابا فمن الله وان يكن خطأ فمني واستغفر الله رواه ابن سعد عن ابی بكر الصديقؓ قال لا خر صلاة صلاها النبی ﷺ خلفي في ثوب واحد رواه أبو يعلى

ترجمہ

ابوبکرؓ تجھ جیسا ہوتا۔ (۱) امام اصمعی سے منقول ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی جب کوئی مدح کرتا تو آپ فرماتے خداوند! تو مجھے میرے نفس سے زیادہ جانتا ہے اور میں اپنے نفس کا لوگوں سے زیادہ واقف ہوں اے خدا! میرے حق میں جس چیز کا لوگ گمان کرتے ہیں مجھے اس سے بہتر کر اور میرے جن امور سے واقف نہیں بخش دے اور ان کے کہنے پر میرا مواخذہ نہ کر۔ (۲) مجاہد نے کہا: ابن زبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا گویا ایک لکڑی کھڑی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابوبکرؓ بھی ایسے ہی تھے۔ (۳) حسن کہتے ہیں ابوبکرؓ فرمایا کرتے تھے: کاش! میں یہ درخت ہوتا کہ لوگ کھاتے اور توڑ کر کام میں لاتے۔ قتادہ نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ ابوبکرؓ نے کہا: کاش میں گھاس ہوتا تا کہ مجھے جانور (۴) چرتے

امام احمد نے زہد میں حمزہ بن حبیب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے کا جب وقتِ وفات قریب ہوا تو وہ گھڑی گھڑی تکیہ کو دیکھتے تھے وفات کے بعد ابوبکرؓ سے لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ کے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ تکیہ کو اُلٹ پلٹ کر رہے تھے سو میت کو جب تکیہ سے الگ کیا گیا تو اس کے نیچے سے پانچ چھ دینار پائے حضرت ابوبکرؓ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے اور انا للہ وانا الیہ راجعون فرما کر کہتے تھے: اے فلانے! میں نہیں گمان کرتا کہ تیرا جسم اس سے منقطع ہوا (۵) ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ جو لاعلمی کی وجہ سے ابوبکرؓ سے زیادہ خوف والا ہو (یعنی جو چیز ابوبکرؓ نہ جانتے اس میں دخل دینے سے سب سے زائد خائف تھے) اور نہ ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ سے زیادہ خوف والا کوئی شخص اس باب میں تھا حضرت ابوبکرؓ کے پاس ایک ایسا مقدمہ آیا کہ جس میں اسکے

besturdubooks.wordpress.com

لئے نہ تو کتاب اللہ میں کوئی اصل تھی نہ سنت میں کوئی اثر تھا آپ نے فرمایا: اس میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر صواب واقع ہو تو من جانب اللہ ہے اور اگر خطا ہو تو میری طرف ہے اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں (٦) ابو یعلی کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخر عمر میں جو نماز پڑھی وہ میرے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی۔ (۷)

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ اکثر اوقات حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان پر اس کلمہ کا ورد رہتا لودت انی شعرة فی جنب عبد مؤمن مجاھد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو گویا ایک لکڑی ہوتے تھے بوجہ خشوع خضوع چپ چاپ سکتہ کی حالت آپ پر طاری رہتی، حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: "لیتنی کنت شجرة تعضد ثم توکل" یعنی کاش میں کوئی ایسا درخت ہوتا کہ لوگ مجھے توڑ توڑ کر کھاتے اور کبھی کبھی اپنی زبان کی نوک پکڑ کر فرماتے تھے: "ھذا الذی اور دنی الموارد" یعنی اس زبان نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال دیا۔

تخریج احادیث

۱) کتاب الحلیة لابی نعیم : ۱/ ۳۲
۲) مصنف ابن ابی شیبه : ۸/ ۱۴۴
۳) ازالة الخفاء: ۳/ ۸۴
۴) ازالة الخفاء: ۳/ ۸۴
۵) تاریخ الخلفاء: ۱۰۵

فصل

فیما ورد عنه فی تعبیر الرؤیا

عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول الله! رایتنی ردفت غنم سود ثم اردفتها غنم بیض حتی ما تری السود فیها فقال ابوبکر یا رسول اما الغنم السود فانها العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی لا یری العرب فیهم من کثرتهم فقال رسول الله : "کذلک عبر ھا الملک سحرا" نزل علیّ رواہ سعد بن منصور **عن** ابن شھاب قال رای رسول الله رؤیا فقصھا علی ابی بکر فقال رایت کانی استبقت انا وانت درجة فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول یقبضک الله الی مغفرة ورحمة ،و أعیش بعدک سنتین وصفا رواہ ابن

besturdubooks.wordpress.com

سعد عن ابی قلابة ان رجلا قال لابی بکر الصدیقؓ رایت فی النوم ان ابو ل دمافقال انت رجل تاتی امرأتک وھی حائض فاستغفر الله ولا تعدرواہ عبدالرزاق فی مصنفه عن سعید بن المسیب قال رأت عائشة کان وقع فی بیتھا ثلاثة اقمار فقصتھا علی ابی بکر و کان من اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لید فنن فی بیتک خیر اھل الارض ثلاثاً

فصل

حضرت ابوبکرؓ کی خوابوں کی تعبیر دینے میں

سعید بن منصور عمر بن شرجیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ بکریوں کا ریوڑ آیا پھر ان کے پیچھے سفید بکریوں کا ریوڑ تھا اور وہ اتنی تھیں کہ کالی بکریاں ان میں معلوم نہیں ہوئیں ابوبکرؓ نے فرمایا: اے رسول خدا! سیاہ بکریاں تو عرب ہیں جو اسلام لائیں گے اور بکثرت ہوں گے اور سفید بکریاں اہل عجم ہیں جو اسلام لائیں گے اور ان کی کثرت کی وجہ سے عرب ان میں دکھائی بھی نہ دیں گے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہی تعبیر صبح کے وقت مجھے فرشتہ دے گیا ہے۔ (۲) ابن سعد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ایک خواب دیکھا اور صبح کو ابوبکرؓ سے بیان کیا آپ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور تم ایک درجہ میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں سو میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا کہا اے رسول خدا! حق سبحانہ آپ کو اپنی رحمت اور بخشش کی طرف اٹھائے گا اور میں آپ کے بعد کل ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔ (۳) عبدالرزاق اپنی مصنف میں ابو قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر حضرت ابوبکرؓ سے کہا: میں نے خواب میں اپنے پیشاب میں خون کرتے دیکھا ہے آپ نے فرمایا: تو اپنی عورت سے اس حال میں صحبت کرتا ہے کہ وہ حائضہ ہوتی ہے جا اللہ سے بخشش مانگ اور پھر ایسا نہ کر۔ (۴) سعید بن منصور سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ میں نے خواب میں تین چاند اپنے حجرے میں پڑے دیکھے سو اس کا قصہ حضرت ابوبکرؓ سے بیان کیا کیونکہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ تعبیر جانتے تھے فرمایا اے عائشہ! اگر تو خواب میں سچی ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیرے گھر میں تمام زمین والوں سے بہتر تین شخص مدفون ہونگے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جس طرح حبر امت تھے یعنی تمام امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد آپ سے زیادہ خوابوں کی تعبیر اور کوئی نہیں جانتا تھا اسی طرح آپ کو کرامت سے بھی اتنا حصہ ملا تھا یقیناً اوروں کو نہ ملا تھا چنانچہ آپ کی کرامت ایک

besturdubooks.wordpress.com

اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے جو امام مالک نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک کھجور کا باغ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دیا تھا مگر وفات کے وقت فرمانے لگے اے بیٹی! کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکا تجھ سے زیادہ مالدار رہنا مجھے پسند ہو اور نہ تجھ سے زیادہ کسی آدمی کا مفلس رہنا مجھ کو ناپسند ہو اپنے بعد، تجھے میں نے بیس وسق میں کھجور کے ہبہ کئے تھے اگر تو ان درختوں سے کھجور کاٹ لیتی اور اپنا قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا (کیونکہ ہبہ میں موہوب لہ کا قبضہ شرط ہے بدون قبضہ کے اس کی ملک ثابت نہیں ہوتی) اے عائشہ! اب تو وہ سب وارثوں کا ہے اور وراثت میں تمہارے دو بھائی عبدالرحمٰن اور محمد اور دو بہنیں ہیں چنانچہ تم اس مال کو آپس میں کتاب اللہ کے موافق بانٹ لینا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: کہ میرے باپ! خدا کی قسم بڑے سے بڑا مال بھی ہوتا تو بھی میں اسے چھوڑ دیتی لیکن میں حیران ہوں کہ ایک تو میری بہن اسماء ہیں دوسری بہن کون ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا وہ جو حبیبہ خارجہ کے بطن میں ہے میں اسے لڑکی سمجھتا ہوں پس یہ کرامت ابوبکر صدیقؓ کی تھی کہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا یعنی حبیبہ کے پیٹ میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام کلثوم رکھا گیا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء:۱۰۵، ازالۃ الخفاء:۷۳/۳

۲) تاریخ الخلفاء:۱۰۶

۳) السابق

۴) ازالۃ الخفاء:۷۴/۳، تاریخ الخلفاء:۱۰۵

متن

فلما قبض النبی ﷺ قال یا عائشة! ھذا خیر اقمارک رواہ سعید بن منصور **اخرج** ابو نعیم ان ابابکر قیل لہ یا خلیفة رسول اللہ! الا تستعمل اھل بدر قال انی اری مکانھم ولکنی اکرہ ان ادنسھم بالدنیا عن اسمعیل بن محمد ان ابابکر قسم فسوی فیہ بین الناس فقال لہ عمر تسوی بین اصحاب بدر وسواھم فی الناس فقال ابوبکر انما الدنیا بلاغ وخیل البلاغ اوسعہ وانما فضلھم فی اجورھم رواہ احمد والترمذی **عن** ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابابکر الصدیق کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء رواہ احمد فی الزھد عن حبان الصائغ قال کان نقش خاتم ابی بکر: "نعم القادر اللہ" رواہ ابن سعد **عن** موسی بن عقبہ قال لا نعلم اربعة ادرک النبی ﷺ ھو وابناؤھم الا ھؤلاء الربعہ ابو قحافة وابنہ ابوبکر الصدیق وابنہ

besturdubooks.wordpress.com

عبدالرحمن وابو عتیق ابن عبدالرحمن واسمه محمد رواه الطبرانی عن عائشة قالت ما اسلم ابو واحد من المهاجرین الا ابی بکر رواه ابن عساکر عن انس قال کان اسنّ اصحاب رسول الله ابوبکر الصدیق وسهیل بن عمروبن بیضاء رواه البزار وابن سعد بسند حسن عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق قالت لما کان عام الفتح

ترجمہ

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ! تیرے ان تینوں چاندوں کا بہتر چاند ہے (۱) ابونعیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ سے لوگوں نے کہا اے خلیفہ رسول خدا! اہل بدر میں سے آپ کسی کو امیر کیوں نہیں بناتے انہوں نے فرمایا کہ میں انکی عزت تو خوب جانتا ہوں مگر انکی عزت کو دنیا سے ملوث کرنا ناپسند کرتا ہوں (۲) امام احمد زہد میں کہتے ہیں : کہ حضرت ابوبکرؓ نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور سب کو برابر بانٹا، حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا اہل بدر اور ان غیروں میں آپ برابر حصہ بانٹتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: دنیا بلاغ ہے اور بہترین بلاغ اسکا وسیع ہونا ہے اور ان کی بزرگی تو ثواب میں ہے ۔ (۳) احمد نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ تو گرمیوں میں روضہ رکھتے اور جاڑوں میں افطار کرتے تھے ۔ (۴) ابن سعد حبان سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی انگوٹھی کا نقش "نعم القادر الله" تھا۔ (۵) طبرانی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان چار شخصوں کے سوا اور ایسے چار آدمی جن کے بیٹے پوتے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو نہیں جانتے: ۱۔ ابوقحافہ ۲۔ ان کے بیٹے ابوبکر صدیق۔ ۳۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن

۴۔ عبدالرحمٰن کے بیٹے ابوعتیق جسکا نام محمد تھا۔

(۵) ابن مندہ اور ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے سوا مہاجرین میں سے اور کسی کے والدین ایمان نہیں لائے ابن سعد اور بزار حسن سند کیساتھ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور سہیل بن عمرو بیضاء کے سوا زائد عمر والا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور کوئی نہ تھا۔ (۶) بیہقی دلائل میں اسماء بنت ابی بکر سے نقل کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا سال ہوا۔

تخریج احادیث

۱) الخلفاء الراشدون : ۱۰۴ تا ۱۰۷ ، تاریخ الخلفاء : ۱۰۵

۲) حلیة الاولیاء : ۳۷ / ج ۱ ، مؤطا امام مالک : ۲۱۳

۳) تاریخ الخلفاء : ۱۰۱ ، ۱۰۲

۴،۵) تاریخ الخلفاء : ۱۰۷

۶) المصدر السابق

besturdubooks.wordpress.com

۷) المصدر السابق

متن

خرجتُ ابنة لا بی قحافة فلقیتها الخیل وفی عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من عقبها فلما دخل رسول الله المسجد قال ابوبکر قال انشد بالله والاسلام طوق اختی فو الله ما اجابه احد ثم قال الثانیه فما جاء احد فقلا یا اختی احتسبی طوقک فوالله ان الا مانة الیوم فی الناس لقلیل رواه البیهقی فی دلائل النبوة **عن** ابی مالک قال کان ابوبکر اذ اصلی علی المیت قال اللهم عبدک اسلمه المال والا هل والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم رواه ابن القاسم **عن** قیس بن ابی حازم قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یا خذ مالی کله یحتاجه فقال لابیه انما لک من ماله یا یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله! الیس قد قال رسول الله ﷺ انت وما لک لابیک قال نعم وانما یعنی بذلک النفقة رواه البیهقی **واخرج** ابن القاسم ان ابابکراتی برجل انتفی من ابیه فقالابوبکر اضرب الراس فان الشیطان فی الراس عن سالم بن عبید الله قال کان ابوبکر الصدیق یقول لی قم بینی وبین الفجر حتی السحر روه الدار قطنی

ترجمہ

تو ابوقحافہ کی بیٹی باہر نکلیں اور ان کی گردن میں چاندی کا گلوبند تھا راہ میں چند سوار ان سے ملے اور ایک شخص نے ان کی گردن سے گلوبند کاٹ لیا جب رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں آئے تو ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر اپنی بہن کا گلوبند مانگتا ہوں سو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوسری مرتبہ اسی طرح فرمایا مگر جواب نہ ملا پھر آپ نے فرمایا اے بہن! گلوبند پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگوں میں امانت قلیل ہے۔(۱) ابن القاسم ابو مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کسی میت پر نماز پڑھتے تو فرماتے بار خدایا! تیرے بندے کو اس کے مال اور اہل اور کنبے نے تیرے سپرد کیا، گناہ بڑا ہے اور تو بخشنے والا مہربان ہے۔بیہقی نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آ کر کہا: میرا باپ محتاج ہے اور میرا کل مال کھانا چاہتا ہے آپ نے اس کے باپ سے کہا: جتنا مال تجھے کافی ہو صرف اس قدر لینا تجھے جائز ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔(۲) حضرت ابوبکرؓ نے

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا رسول اللہ ﷺ کی مراد اس سے نفقہ ہے۔ (۳) ابن قاسم کہتے ہیں کہ ابوبکر کے پاس ایک شخص لایا گیا جو باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتا تھا (یعنی کہتا تھا یہ میرا باپ نہیں ہے) آپ نے فرمایا اسکے سر میں مار کیونکہ شیطان سر میں ہے۔ ابن ابی شیبہ اور دار قطنی سالم بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ مجھ سے فرمایا کرتے تھے میرے اور فجر کے درمیان تو کھڑا رہ حتیٰ کہ سحری کھالوں (یعنی فجر کی اطلاع دے دینا)

تحقیقات وتعلیقات

محاضرات ومسامرات میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے حضرت عمرؓ بن خطاب کو فرمایا: ''میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اگر تم قبول کرو، وصیت یہ ہے: '' کہ اللہ تعالیٰ کا ایک حق دن میں جسے رات میں قبول نہیں کرتا اور ایک حق رات میں ہے جس دن میں قبول نہیں کرتا اور اللہ عز وجل نافلہ کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ فرائض ادا نہ ہوں اللہ نے جنت کا ذکر احسن اعمال کیساتھ فرمایا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ: میرا عمل ان کے اعمال کے برابر کب ہوسکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سیئات اعمال سے تجاوز کیا اور ان کو ملامت نہیں کی اور اہل نار کا ذکر سوء اعمال کیساتھ کیا ہے، اور کہنے والا کہتا ہے کہ میں ان سے بہتر ہوں یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احسن مال رد کردئے اور ان کو قبول نہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جس کی ترازو بھاری ہوئی وہ نجات پاچکا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۰۷

۲) الخلفاء الراشدون : ۸۲

۳) المصدر السابق

متن

عن عائشة ام المومنين انها قالت ان رسول الله ﷺ قال فی مرضه مروا ابابكر يصلى بالناس قالت عائشة قلت ان ابابكر اذا قام فی مقامک لم يُسمع الناس من البكاء فمر عمر فليصل بالناس فقالت عائشة فقلت لحفصة: " قولى له ان ابا بكر اذ ا قام فى مقامک لم يسمع الناس من البكاء فمر عمر فليصل للناس ففعلت حفصة فقال رسول الله ﷺ مه! انكن لا نتن صواحب يوسف مروا ابابكر فليصل للناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لا صيب منک خيرا رواه البخارى **عن** الزهرى قال اخبرنى ابو حمزة انس وبن مالک النصارى و كان

besturdubooks.wordpress.com

تبع النبی ﷺ وخدمه وصحبه ان ابابکر کان یصلی لهم فی وجع النبی ﷺ الذی توفی فیه حتی اذا کان یوم الاثنین وهم صفوف فی الصلوة فکشف النبی ﷺ ستر الحجرة

ترجمہ

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کرو (یعنی انہیں امام بناؤ) عائشہ نے کہا اے رسول خدا ﷺ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرأت نہ سنا سکیں گے (اس سے بہترین یہ ہوگا) کہ آپ عمر کو نماز پڑھنے کا حکم فرمادیں حضرت ﷺ نے پھر فرمایا ابوبکرؓ کو ہی امامت کا حکم کرو سو حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا کہ تم حضرت ﷺ سے کہو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قرأت نہ سنا سکیں گے آپ لوگوں کی امامت کا حضرت عمرؓ کو حکم فرمائیں حضرت حفصہ نے اسی طرح حضرت ﷺ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تم وہی تو ہو جنہوں نے حضرت یوسف کو تنگ کیا۔ ابوبکرؓ کو حکم کرو کہ وہی لوگوں کو نماز پڑھادیں تو حفصہؓ نے عائشہؓ سے (بطرز شکایت) کہا میں تمہاری طرف سے کبھی بھلائی کو نہ پہنچی (۱) یعنی تم نے ایسی بات بتائی جو حضرت ﷺ کے خفگی کا باعث ہوا۔ (۲) صحیح بخاری میں زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابی حمزہ یعنی حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور وہ ایک مدت تک نبی ﷺ کی صحبت میں اور آپ کی خدمت اور تابعداری میں مصروف رہے وہ کہتے ہیں کہ جس مرض میں نبی ﷺ نے وفات پائی تو ابوبکرؓ صحابہ کو برابر نماز پڑھاتے رہے یہاں تک کہ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے ہوئے تھے تو رسول خدا ﷺ نے حجرہ کا پردہ کھول کر

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی طرف صریح اشارہ ہے کہ احق بالخلافت آپ ہی ہیں کیوں کہ وہ احق بالامامۃ ہیں اور نماز جملہ ارکانِ دین سے ایک بڑا رکن ہے اور افضل بنا ہے پس جب وہ اس میں سب سے افضل ہیں اور امامت کے مستحق ہیں تو اور امور میں بدرجہ اولیٰ امام ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کی امامت میں کسی کو کلام نہ تھا تمام صحابہ اور رسول خدا آپ کے مقتدی تھے اور اس میں روافض متمرد پر رد ہے جو احق بالخلافۃ حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۹۳/۱، صحیح مسلم: ۱۷۸/۱

besturdubooks.wordpress.com

متن

ینظر الینا وھو قائم کان وجھه ورقة مصحف ثم تبسم یضحک فھممنا ان نفتتن من الفرح برؤیة النبی ﷺ فنکص ابوبکر علی عقبیه لیصل الصف وظن ان النبی ﷺ خارج الی الصلوۃ فاشار الینا النبی ﷺ ان اتموا صلاتکم وارخی الستر فتوفی من یومه ﷺ رواہ البخاری عن سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ ﷺ ذھب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینھم فحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی للناس فاقیم قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللہ ﷺ والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق

ترجمہ

ہماری طرف ملاحظہ فرمایا اور آپ کھڑے ہوئے تھے ہم نے آپ کے منہ کو ورق مصحف کی مانند پایا پھر رسول خدا ﷺ مسکرا کر ہنسنے لگے پس ہم نے رسول ﷺ کے دیکھنے کی خوشی میں نماز سے خاج ہونے کا ارادہ کیا ابوبکرؓ صف میں ملنے کے لئے الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگے اور گمان کیا کہ نبی ﷺ نماز کے وقت تشریف لاتے ہیں حضرت ﷺ نے یہ دیکھ کر ہمیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو یہ فرما کر پردہ چھوڑ دیا اور اسی دن جناب نے وفات پائی (۱)۔ بخاری میں سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے تشریف لے گئے تھے جب نماز کا وقت قریب آیا تو مؤذن (بلال) ابوبکرؓ کے پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں گے؟ میں اقامت کہوں فرمایا ہاں۔ پس ابوبکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ پھر حضرت ﷺ تشریف لائے اور صحابہ نماز میں تھے آنحضرت ﷺ پیچھے پہنچ کر صف میں کھڑے ہوگئے (ابوبکرؓ کے خبردار کرنے کے لئے) لوگوں نے دستک دی اور

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۹۳/۱، صحیح مسلم: ۱۷۹/۱

متن

الناس وکان ابوبکر لا یلتفت فی صلوته فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ ﷺ فاشا الیه رسول اللہ ﷺ ان امکث مکانک فرفع ابوبکر رضی اللہ عنه یدیه فحمد اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علی ما امر رسول الله ﷺ من ذالک ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول الله ﷺ فصلی فلما انصرف قال یا ابابکر ما منعک ان تثبت اذأمر تک فقال ابوبکر:" ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین یدی رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ مالی رأیتکم اکثرتم التصفیق من نابه شی من صلوتهفلیسبح فانه اذا سبح التفت الیه وانما التصفیق للنساء رواه البخاری عن سهل بن سعد رضی الله عنه قال کان قتال بین بنی عمر وبن عوف فبلغ.

ترجمہ

اورابوبکرؓ کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے۔ جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو صدیقؓ نے نظر کر کے رسول اللہ ﷺ کو صف میں دیکھا (آپ پیچھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق کواشارہ کیا کہ وہیں ٹھہرے رہو پس ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ حضرت نے انہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابوبکرؓ پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کر امامت کی پھر جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابوبکرؓ! میرے حکم کے بعد تمہیں وہاں کھڑے رہنے سے کس نے منع کیا؟ ابوبکرؓ نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کو کب لائق ہے(۱) کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے لوگوں کا امام بنے پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا مجھے کیا ہوا کہ میں نے تم کو بہت تالیاں بجاتے دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آئی (جس سے امام کو خبردار کرنا ہو) تو بلند آواز سے سبحان اللہ کہے۔ کیونکہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اسکی طرف التفات کیا جائے گا اور تالیاں بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔ (۲) ابوداؤد نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا تھا۔ نبی ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے نام کا تواضع اور انکساری کی وجہ سے نہیں لیا ابوقحافہ حضرت ابوبکرؓ کے باپ کی کنیت ہے اور ان کا نام عثمان عامر ہے اگر کوئی دیدوں پھوٹا عقل کا اندھا یہ اعتراض کرے کہ ابوبکرؓ نے حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کیوں کی، آپ نے فرمایا تھا کہ اپنی جگہ کھڑے رہ کر نماز پڑھائے جاؤ اور" الامر فوق الادب" کا ابوبکر لحاظ نہ کر کے پیچھے آ گئے اس کا جواب ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو قرینہ حال سے معلوم ہو گیا تھا یہ امر اختیاری ہے وجوبی نہیں اور رسول اللہ ﷺ کا نماز پڑھانے کا ارادہ تھا ورنہ آپ صفیں چیر کر کیوں آتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز میں دائیں بائیں دیکھنا اور التفات کرنا مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک تو قطعی حرام ہے جیسا کہ حدیث عائشہؓ میں بیان ہوا ہے کہ نماز میں، دائیں بائیں دیکھنا شیطان کی اُچک ہے کہ نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱/ ۹۴،صحیح مسلم: ۱/ ۱۷۹

متن

ذلک النبی ﷺ فاتهم لیصلح بینهم بعد الظهر فقال لبلال:" ان حضرت صلوة العصر ولم اتک فمر ابابکرفلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابابکرفتقدم قال فی اخره:" اذانا بکم شیء فی الصلوةفلیسبح الرجال ولیصفح النساء رواه ابو داؤد عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید:" یا ابابکر کیف استخلف الناس ابابکرالصدیق ؟ قلت یا امیر المومنین !سکت الله وسکت رسول الله وسکت المومنون' قال والله مازدتنی الاغما قال یا امیر المومنین مرض النبی ﷺ ثمانیة ایام فد خل علیه فقال یا رسول الله! من یصلی بالناس فقل مرابابکریصلی بالناس فصلی ابوبکر ثمانیة ایام والوحی ینزل فسکت رسول الله ﷺ بسکوت الله تعالیٰ

ترجمہ

تو آپ ان کے پاس ظہر کے بعد صلح کرانے تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر کے نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو لوگوں کی امامت کا ابوبکرؓ کو حکم کیجئے ،سو جب عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہہ کر اقامت پڑھی اور حضرت ابوبکر کو آگے بڑھنے کا حکم کیا سو آپ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور آخر حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں۔ اور عورتیں تالیاں بجائیں۔(۱) ابن عدی ابوبکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ہارون رشید نے کہا۔اے ابوبکر! لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کس طرح خلیفہ بنایا میں نے کہا :اے مسلمانوں کے خلیفہ! اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں نے خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا بخدا تو نے تو اور بھی ایک نیا غم زیادہ دیا (یعنی اسکی تفسیر کر)(۲) میں نے کہا اے خلیفہ! نبی ﷺ آٹھ روز بیمار رہے۔ حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں سو ابوبکرؓ نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی باوجودیکہ وحی آتی تھی سو جناب رسول اللہ ﷺ نے خدا کے سکوت کے سبب سے سکوت کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

۲۔ یعنی اس جواب سے تشفی تو کیا اور تردد پیدا ہو گیا میں تو پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ کو امام بنایا یا آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ کی رائے سے خلافت مقرر ہوئی اور تو نے ایسا جواب دیا کہ جس سے بالکل شبہ دور نہ ہوا اگر اچھی طرح تفسیر کریں تو شاید یہ شک دفع ہو پھر ابو بکر بن عیاش راوی نے اسکی تفصیل بیان کرنی شروع کی، جس سے ہارون رشید کا شبہ جاتا رہا اور دعا دے کر کہا کہ خدائے پاک تیرے فہم وعلم میں برکت عطا فرمائے۔

متن

وسكت المومنون بسكوت رسول الله ﷺ فاعجبه فقال بارك الله فيك رواه ابن عدى عن عبيد الله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود قال دخلت على عائشة فقلت الا تحد ثيني عن مرض رسول الله ﷺ قالت بلى ثقل النبى ﷺ فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظر ونك يا رسول الله !قال ضعوالى ماء افى المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لاهم ينتظر ونك يا رسول الله! قال ضعوالى ماء افى المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظر ونك يا رسول الله! قال ضعوالى ماء افى المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظر ونك يا رسول الله! والناس عكوف فى المسجد ينتظرون النبى ﷺ لصلوة العشاء الآخرة فارسل النبى ﷺ الى ابى بكر بان يصلى بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله ﷺ

ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ کے سکوت سے مسلمان خاموش ہو رہے۔ ہارون رشید کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے علم میں برکت دے۔(۱) صحیح بخاری ومسلم میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کے پاس جا کر کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی تم کیوں خبر نہیں دیتیں فرمایا کیوں نہیں۔(۲) جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا! وہ آپکے منتظر ہیں فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں پانی بھر دیا سو آپ نے خفیف غسل کیا پھر اٹھنے کا قصد ہی کیا تھا جو بیہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا! وہ آپ کے منتظر ہیں فرمایا لگن

besturdubooks.wordpress.com

میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا (۲) اور اٹھنے کا ارادہ کیا کہ بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا اے رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں (عائشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے کسی آدمی کو ابوبکرؓ کے پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت ابوبکر کی پاس قاصد نے آ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

ا۔۲۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہاں سے حضور اکرم ﷺ کی بیماری کا حال بیان کرنا شروع کیا۔

۳۔ یہیں سے لوگوں نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ جس پر بیہوشی طاری ہوا کرے اس کے لئے غسل واجب ہے۔

متن

یامرک ان تصلی بالناس فقال ابوبکر وکان رجلا رقیقا یا عمر! صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلک فصلی ابوبکر تلک الایام ثم ان النبی ﷺ وجد فی نفسه خفة فخرج بین رجلین احدهما العباس لصلوة الظهر وابوبکر یصلی بالناس فلما رأه ابوبکر ذهب لیتاخر فاومی الیه النبی ﷺ بان لا یتاخر قال اجلسانی الی جنبه فأجلساه الی جنب ابی بکر قال فجعل ابوبکر یصلی وهو یاتم بصلوة النبی ﷺ والناس بصلوة ابی بکر والنبی ﷺ قاعد قال عبید الله فدخلت علی عبدالله بن عباس فقلت له الااعرض علیک ماحدثتنی عائشة عن مرض النبی ﷺ فقال هات فعرضت علیه حدیثها

ترجمہ

آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نرم دل آدمی تھے فرمایا (۱) اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو حضرت عمر نے جواب دیا کہ امامت کے لائق آپ ہی ہیں۔ (۲) سو ابوبکرؓ نے ان دنوں میں نماز پڑھائی پھر جب نبی ﷺ نے اپنے جسم میں تخفیف پائی تو دو شخصوں کے سہارے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے ان میں سے ایک عباس تھے اور ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے مگر آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ ﷺ نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ وہیں کھڑے رہو اور اپنے دونوں ہم راہیوں سے فرمایا کہ مجھے ابوبکرؓ کی پہلو میں بٹھا دو۔ سو ان دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا کرتے رہے اور باقی لوگ ابوبکرؓ مقتدی تھے۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ

besturdubooks.wordpress.com

کرنماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکرؓ کھڑے کھڑے آپ کی اقتدا کرتے تھے۔ عبیداللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہا کیا میں تم پر وہ خبر جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی مجھے دی ہے پیش نہ کروں۔ کہا لا! سومیں نے یہ تمام حدیث ان پر پیش کی۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی رسول اللہ کی محبت کی وجہ اور اپنی نرم دلی کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ نے سمجھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقام میں کھڑا نہ ہوسکوں گا اور ان کی جگہ خالی دیکھ کر رقت طاری ہوگی اس وقت لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکوں گا سو اس سے یہ بہتر ہوگا کہ اے عمر تم آگے بڑھو اور ان لوگوں کو نماز پڑھا دو مگر حضرت عمر نے اس خدمت کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ امامت کے آپ ہی مستحق ہیں۔

۲۔ ابھی تک صحابہ اس رمز کو نہ سمجھے تھے کہ یہ حضور اکرم ﷺ کا حکم ابوبکرؓ کی امامت کے لئے معین ومقرر ہے وہ سمجھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کا اتفاقاً نام لے دیا ہے اور غرض یہ ہے کہ کوئی بھی نامزد پڑھائے پھر بعد کو معلوم ہوا کہ یہ حکم بطریق وجوب ہے اس کا ماننا فرض وواجب ہے اسی واسطے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ امامت آپ ہی کو پہنچتی ہے۔

تخریج احادیث

۱) طبقات بن سعد: ۲٦/۳

۲) الروض الانف: ۳٦۹/۲، طبقات بن سعد: ۲۷/۳

متن

فماانكر منه شيئاً غير انه قال اسمّت لک الرجل الذى كان مع العباس ؟ قلت لاقال هو على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه رواه البخارى و مسلم عن عروة بن الزبير ان عائشة قالت لماااستخلف ابوبكر الصديق قال لقد علم قومى ان حرفتى لم تكن تعجز عن مؤنة اهلى وشغلت بامرالمسلمين فسيا كل ال ابى بكرمن هذا المال ويحترف للمسلمين فيه رواه البخارى عن ابى بكر قال الست اول الناس بالخلافة الست اول من اسلم :الحديث رواه الترمذى وابن حبان والصلوةالتى صلاهارسول الله ﷺ خلف افضل الصديقين ماروى ام المومنين قالت صلاها النبى فى مرضه الذى توفى فيه خلف ابى بكرقاعدا رواه الترمذى وقال

besturdubooks.wordpress.com

حسن صحيح وروى أنس اخر

ترجمہ

انہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار نہیں کیا۔ ہاں یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو دوسرا شخص تھا اس کا نام حضرت عائشہؓ نے لیا؟ میں نے کہا نہیں: وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔(۱) صحیح بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب (۲) میری اہل و عیال کے خرچ سے عاجز نہیں کرتا تھا۔ (یعنی میری کمائی میرے عیال کیگذر اوقات کو کافی تھی) اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں سو آل ابو بکر اس بیت المال سے کھاویگی اور ابو بکر مسلمانوں کے لیے پیشہ کریگا۔(۳) ترمذی اور ابن حبان ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں خلافت میں سب لوگوں سے اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا۔۔۔۔۔۔اِلیٰ آخر الحدیث، اور جو نماز کہ رسول اللہ نے افضل الصدیقین کے پیچھے پڑھی وہ وہ ہے کہ ام المومنین نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ابو بکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جس مرض میں آپ نے انتقال فرمایا اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر

تحقیقات وتعلیقات

حضرت ابو بکر صدیقؓ خلافت سے پہلے بازاروں میں کپڑے کی تجارت کرتے تھے خلیفہ ہونے کے بعد حضرات صحابہ کو اطلاع دی کہ اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں تجارت کا پیشہ اب نہیں کر سکتا۔ میں اپنے خرچ کے مقدار بیت المال میں سے لیا کروں گا اسی طرح حضرت عمرؓ غلہ کی تجارت کرتے تھے اور حضرت عثمان کھجور کی تجارت کرتے اور کپڑا بھی بیچتے تھے حضرت عباسؓ عطاری کرتے تھے جمہور علماء نے لکھا ہے سب تجارتوں میں بہت بہتر تجارت کپڑے کی ہے بعد ازاں عطر کی تجارت چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اہل بہشت اگر تجارت کرتے تو کپڑے کی کرتے اور اگر دوزخ والے تجارت کرتے تو وہ صرف سونے چاندی کی تجارت کرتے۔

تخریج احادیث

۱) صحيح البخاری : ۹۵/۱

۲) طبقات ابن سعد : ۳۳/۳

۳) البداية والنهاية : ۲۳۴/۵ مطبوعه قاهره

besturdubooks.wordpress.com

متن

صلوۃ صلاها مع القوم فی ثوب واحدمتوشحاخلف ابی بکر قال البیهقی الصلوة التی کان فیها اماما صلوة الظهر یوم السبت اویوم الا حد والتی کان فیهامامو ما صلوة الصبح یوم الاثنین اخر صلاۃ صلاها حتی خرج من الدنیا وهذا ماثبت عن الزهری عن انس فی صلوتهم یوم الاثنین وکشف الستر ثم ارخائه فانه کان فی الرکعة الاولی ثم انه وجد فی نفسه خفة فخرج فادرک معه الثانية وقداسند هذا موسی بن عقبة وحدیث ارخاء الستر مذکور فی صحیح البخاری ومسلم

ترجمہ

جونماز قوم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑھی وہ ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی جس میں آپ لپٹے ہوئے تھے۔امام بیہقی کہتے ہیں کہ جس نماز میں رسول اللہ امام تھے وہ ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن کی تھے اور جس میں آپ مقتدی تھے۔وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی اور یہ ہی آپ کی آخری نماز تھی اور اسی دن میں آپ نے دنیا چھوڑی۔اوراس طرح زہری نے انس سے روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی تھے۔پیر کی صبح تھی اور پردہ کا چھوڑنا اور کھولنا پہلی رکعت میں تھا پھر جب آپ نے تخفیف پائی تو حجرے سے باہر نکلے اور دوسرے رکعت ابوبکر کے ساتھ ادا کی اور اس حدیث کی سند موسیٰ بن عقبہ تک پہنچتی ہے اور پردہ چھوڑنیکی حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے۔(١)

تخریج احادیث

١) صحیح البخاری : ٩٣/١ ،صحیح مسلم: ٧٩/١

besturdubooks.wordpress.com

امير المومنين امام المتقين ابى حفص عمر الفاروق بن الخطاب العدوى القرشى رضى الله عنه

ترجمہ

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر فاروق بن خطاب عدوی قریشی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل میں

تحقیقات وتعلیقات

آپ کا نام عمر ہی تھا اور کنیت ابو حفص خطاب فاروق امیر المومنین کے ساتھ ملقب تھے آپ قریشی عدوی نسب رکھتے تھے شجرہ نسب کے بارے میں علماء کا قدرے اختلاف بھی ہے علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے آپ کا نسب نامہ یوں لکھا ہے:

عمر بن خطاب بن نفيل بن عبدالعزى بن رياح بن قرط بن زراح بن عدى بن كعب بن لوى

اور علامہ طبری آپ کا نسب نامہ یوں تحریر کرتے ہیں:

عمر بن خطاب بن نفيل بن عبدالعزى بن رياح بن عبدالله بن قرط بن عدى بن كعب بن لوى

غرضیکہ حضرت عمرؓ کا شجرہ نسب آٹھویں پشت یعنی کعب بن لوی میں حضرت کے پاس جاملتا ہے آپ تمام قریش میں اشراف ترین مرد تھے اس کے علاوہ آپ کے نسب نامہ میں اور بھی مختلف اقوال ہیں۔

متن

عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ: لقد كان فيما قبلكم محدثون فان يك فى امتى احد فانه عمر رواه البخارى و مسلم **عن** أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لقد كان فيمن قبلكم من بنى اسرائيل رجال يكلمون من غيران يكونوا انبياء فان يك فى امتى منهم احد فعمر، عن عبدالله بن هشام قال كنا مع النبى ﷺ وهو اخذ بيد عمر بن الخطاب، عن قيس قال قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه مازلنا اعزة منذ اسلم عمر رواه هذه الاحاديث البخارى **عن** سعد بن ابى وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب على رسول الله ﷺ وعنده نسوة من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية

besturdubooks.wordpress.com

اصواتھن فلمااستاذن عمرقمن فبادرن الحجاب فد خل عمرورسول اللہ ﷺ یضحک فقال عمر: اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ

ترجمہ

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔تم سے پہلے لوگوں میں محدثین (جن سے فرشتے باتیں کریں یا جن کے دل میں فوراً بات آجائے یا جن کا گمان صحیح نکلے یا جن کی زبان پر حق وصواب جاری ہوا) ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو عمر بن الخطاب ہیں۔(۲) بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے۔مگر وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔اگر میری امت میں کوئی ان میں سے ہو تو عمر بن الخطاب ہیں۔(۳) بخاری میں عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔(۴) بخاری قیس سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب سے عمر بن الخطاب اسلام لائے ہم غالب ہو گئے (۵) بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے رسول اللہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔اور آنحضرت کے پاس کئی عورتیں قریش کی بیٹھی باتیں کرتی تھیں اور اپنی آوازیں (۶) رسول اللہ کی آواز سے بلند کرتی تھی (مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نان نفقہ طلب کرتی تھیں سو جب عمر نے آنے کی اجازت مانگی تو عورتیں کھڑی ہو گئیں (اور چھپنے کے لیے) پردہ کی طرف دوڑیں۔ عمرؓ حضرت کے پاس آئے۔اور آپ کو ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے دانت ہنساوے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ مجمع البحار میں محدث کے معنی لکھے ہیں کہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کوئی بات ڈالی جائے پھر وہ اس کی لوگوں کو خبر دے ایمان کی فراست کے ساتھ جسے خدا چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کے ساتھ مخصوص کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے محدث وہ ہے کہ جب کسی بات کا گمان کرے تو وہ صحیح ہی واقع ہو بعضے کہتے ہیں محدث وہ ہے جس سے فرشتے کلام کریں ایک روایت میں ''محدثون'' کی جگہ ''مکلمون'' کا لفظ آیا ہے۔

۲۔ ان کا آوازیں بلند کرنا اس سے پہلے تھا کہ ابھی تک آواز بلند کرنے کی ممانعت نہ اتری تھی اور یہی احتمال ہے کہ ان سب کی آوازیں مل کر رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہو گئیں نہ یہ کہ ہر ایک کا کلام انفرادی طور پر آنحضرت ﷺ پر بلند ہونا۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری: ۵۲۱/۱ ، صحیح مسلم: ۲۷۶/۲

besturdubooks.wordpress.com

۳) صحیح البخاری : ۲/۵۲۱

۴) صحیح البخاری : ۱/۵۲۲

۵) صحیح البخاری : ۱/۵۲۰

متن

فقال النبی ﷺ عجبت من هو لا ء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتد رن الحجاب قال عمریا عدوات انفسهن أتهبننی ولا تهبن رسول الله ﷺ فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول الله ﷺ ایهٍ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیده مالقیک الشیطان سالکاً فجاقط الا سلک فجا غیر فجک رواه البخاری والمسلم عن جابر بن عبدالله الانصاری قال قال النبی ﷺ رأیتنی دخلت الجنة فاذا أنا بالرمیصاامراۃابی طلحة و سمعت خشفةفقلت من هذافقال هذا بلال ورایت قصراً بفنائه جاریة فقلت لمن هذا فقال لعمربن الخطا ب فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتک فقال عمربا بی انت وامی یا رسول الله اعلیک اغار رواه البخاری ومسلم

ترجمہ

یعنی خوشی کے ساتھ رہیں) ہنسنے کا سبب کوئی امر غریب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں مجھے تعجب آیا کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں ہوگئیں عمر نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے اپنی جانوں کے دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے ہیبت نہیں کرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تجھ سے خوف کرتی ہیں کہ تو سخت گو اور سخت خو ہے پس حضرت نے فرمایا اے عمر بن الخطاب ان کے جواب کی طرف التفات نکرو واللہ تم سے نہیں ملتا ہے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والے ہو مگر وہ تمہاری راہ چھوڑ کر دوسری راہ سے چلتا ہے۔ (۱) بخاری مسلم میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا پس میں اچانک رمیصا (۲) ابوطلحہ کی بی بی کے ساتھ تھا۔ وہاں کسی کے پاؤں کی آہٹ سن کر میں نے کہا یہ کون ہے؟ جبرائیل نے کہا یہ بلال ہیں۔ پھر آگے بڑھ کر ایک بڑا محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان خوبصورت عورت تھی۔ میں نے کہا یہ کس کا محل ہے اس گھر کے رہنے والوں نے کہا کہ یہ محل عمر بن الخطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہو کر اندر سے دیکھوں پس اے عمر تمہاری غیرت مجھے یاد آ گئی۔ عمر نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں یا رسول اللہ۔ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔ (۳)

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۲) رمیصاء حضرت ابوطلحہ کی بیوی کا نام ہے جو حضرت انس بن مالک کی والدہ تھیں ان کا پہلا نکاح حضرت مالک سے ہوا تھا پھر ابوطلحہ کے نکاح میں آئیں اور ان کو غمیصہؓ بھی کہتے ہیں رمص کے معنی سفید چیپڑ ے کے ہیں جو آنکھ کے گوشہ میں جمع رہتا ہے۔

۳) بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا ''وهل رفعنی الله الا بک وهل هدانی الله الا بک'' یعنی اے رسول خدا کیا آپ کی وجہ سے خدا نے مجھے یہ بلندی نہیں دی اور کیا آپ کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت نہیں کی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱، صحیح مسلم : ۲۷۶/۲

۲) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱، صحیح مسلم : ۲۷۵/۲

۳) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱، صحیح مسلم : ۲۷۵/۲

متن

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ بینا انا نائم رایت الناس عرضوا علی وعلیهم قمص فمنها مایبلغ الثدی ومنها مایبلغ دون ذلک ومر علیّ عمربن الخطاب وعلیه قمیص یجره قالوا اما اوّلت ذلک یا رسول الله قال الدین رواه البخاری و مسلم عن ابی عبدالرحمن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لا ری الری یخرج فی اظفاری ثم اتیت فضلی عمربن الخطاب قالو افمااولته یا رسول الله قال العلم رواه البخاری و مسلم عن ابن ابی ملیکة ان عبدالله بن الزبیراخبر هم انه قدم رکب من بنی تمیم علی النبی فقال ابوبکر

ترجمہ

صحیح بخاری اور مسلم میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں ایک وقت سوتے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے مجھ پر لائے جاتے ہیں کچھ تو ان میں سے ایسے ہیں جن کے کرتے سینہ تک پہنچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کمتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ ان پر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ سے اسے کھینچتے

besturdubooks.wordpress.com

جاتے تھے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر دی فرمایا اس کی تعبیر دین ہے۔(۱) بخاری مسلم میں ابو عبدالرحمٰن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودھ کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا۔ میں نے اسے یہاں تک پیا کہ اس کی تری کو ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا۔صحابہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ اس دودھ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔(۳) بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ انہیں عبداللہ بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ نبی ﷺ کے پاس آیا اُبوبکر نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ خلاصہ ان لفظوں کا یہ ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ یعنی ان کے ایام خلافت میں دین کو قوت ہوگی اور انکی حکومت کا زمانہ دراز ہوگا اور بکثرت فتوحات میسر ہوں گی۔انکی حیات کے زمانے میں برکات الٰہیہ کا نزول ہوگا۔اور کرتے کو دین کے ساتھ اس وجہ سے تشبیہ دی ہے کہ دین انسان کو شامل ہے اور اس کا محافظ اور آفات دارین سے بچانے والا جس طرح کہ کپڑا انسان کو شامل اور اس کی حفاظت کرتا ہے۳۔یعنی بہت سا خالص اپنا جھوٹا اور بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا اور یہ قول حضرت کا اس کو منافی نہیں کہ حضرت صدیق کو نہ ملا ہو اور نہ اس کو منافی ہے کہ حضرت عثمان وحضرت علیؓ اس سے محروم رہے ہوں کیونکہ حدیث کے الفاظ سے حصر معلوم نہیں ہوتا اس واسطے کہ ایک شخص کے ذکر سے اس کی تخصیص اور تقیید لازم نہیں آتی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۲۱/۱،صحیح مسلم : ۲۷۴/۲

۳) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱،صحیح مسلم : ۲۷۴/۲،جامع ترمذی: ۲۰۹/۲

متن

امر القعقاع بن معبدوقال عمربل امرالا قرع بن حابس فقال ابوبکر مااردت الی اوالا خلافی فقال عمرمااردت خلافک فتماریاحتی ارتفعت اصواتهمافنزل فی ذلک:"یا ایها الذین امنوا لاتقدموا بین یدی الله ورسوله" حتی انقضت الا یة قال ابن الزبیرفماکان عمریسمع رسول الله بعدهذه الایة حتی یستفهمه ولم یذکر ذلک عن ابیه یعنی ابا بکر رواه البخاری عن امیر المومنین أبی بکر الصدیق قال لمانزلت :"لا ترفعوااصواتکم فوق صوت النبی" قلت یا رسول الله! والله لا اکلمک الاکاخی السرار رواه البزار عن أبی هریرة قال

besturdubooks.wordpress.com

لما نزلت: " ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله" الاية قال أبو بكر الصديق و الذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله! لا اكلمك الا كاخي السرار

ترجمہ

کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنانا چاہیے حضرت عمر نے فرمایا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو امیر کیجیے۔ اُبوبکر نے کہا کہ تم میری مخالفت چاہتے ہو عمر نے فرمایا میں آپ کی مخالفت نہیں چاہتا۔ پس دونوں صاحب خوب جھگڑے یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تب یہ آیت اتری۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیشی نہ کرو۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رسول اللہ کو اپنی آواز نہ سناتے جب تک خوب نہ سمجھ لیتے۔ اور ابن زبیر نے یہ حدیث اپنے نانا اُبوبکر سے مذکور نہیں کی۔ بزار حضرت اُبوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو (۱) اتری تو میں نے کہا اے رسول خدا۔ واللہ میں آپ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ مگر آہستگی کے ساتھ اپنے بھائی عمر کی طرح حاکم ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ جو لوگ اپنی آوازیں رسول خدا کے نزدیک پست کرتے ہیں نازل ہوئی تو ابوبکر صدیق نے کہا اے رسول خدا اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب اتاری میں اس کے بعد مرتے دم تک بجز آہستگی کے اپنے بھائی عمر جیسے سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ بخاری ومسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس جو بلند آواز والے آدمی تھے۔ اس آیت کے نزول کے بعد کہنے لگے میں تو رسول اللہ ﷺ پر آواز بلند کرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ میرے عمل بالکل برباد اور رائیگاں ہو جائیں اور اہل جہنم ہو جاؤں یہ سوچ کر اپنے گھر میں غمگین ہو کر بیٹھ گئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو مسجد میں آتے جاتے نہ دیکھا تو لوگوں سے استفسار کیا۔ تو کوئی آدمی ان کے پاس گئے اور جا کر معلوم کیا کہ تمہیں کیا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کیوں نہیں کرتے حضور اکرم ﷺ نے تمہارا حال دریافت کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میری آواز بڑی ہے اگر میں رسول خدا پر اونچی آواز سے بولوں گا تو میرے سارے عمل اکارت ہو جائینگے اور میں دوزخیوں میں سے ہو جاؤں گا۔ تو صحابہ نے حضور اکرم ﷺ سے آ کر اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں وہ تو اہل جنت سے ہے چنانچہ ثابت بن قیس یمامہ کے دن شہید ہوئے۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری: ۷۱۸/۲

متن

حتى القاه عزوجل هذا حديث صحيح على شرط مسلم رواه الحاكم وصححه عن

besturdubooks.wordpress.com

نافع قال ان الناس یتحد ثون ان ابن عمر اسلم قبل عمر ولیس کذلک ولکن عمر یوم الحدیبیۃ ارسل عبداللہ الی فرس لہ عند رجل من الانصار یاتی بہ لیقاتل علیہ ورسول اللہ ﷺ یبایع عند الشجرۃ وعمر لایدری بذلک فبایعہ عبداللہ ثم ذھب الی الفرس فجاء بہ الی عمر وعمر یستلئم للقتال فاخبرہ ان رسول اللہ یبایع تحت الشجرۃ قال فانطلق فذھب معہ حتی بایع رسول اللہ فھی التی یتحدث الناس ان ابن عمر اسلم قبل عمر رواہ البخاری عن حبیب بن ابی ثابت قال اتیت اباوائل اسئلہ فقال کنا بصفین فقال رجل الم ترالی الذین یدعون الی کتاب اللہ فقال

ترجمہ

یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے (۱) جس کو حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح بخاری میں نافع سے روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لائے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے اصل امر یہ ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے دن عبداللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری مرد کے پاس اس لیے بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اس کے پاس سے لے آویں تا کہ اس پر بیٹھ کر جہاد کریں عبداللہ اس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ شجرہ کے پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اس کی خبر نہ تھی سو عبداللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لے کر حضرت عمر کے پاس واپس آئے یہاں حضرت عمر لڑائی کے لئے زرہ پہن رہے تھے عبداللہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ شجرہ کے نیچے لوگوں سے بیعت کر رہے ہیں (سفیان اوپر کا راوی) کہتا ہے عمر چلے اور عبداللہ بھی ان کے ہمراہ ہولیے حتیٰ کہ عمرؓ نے رسول اللہ سے بیعت کی پس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر ،عمر سے پہلے اسلام لائے۔(۲) بخاری میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ابووائل کے پاس آ کر خوارج کی حضرت علی کے ہاتھ سے مقتول ہونیکی حقیقت پوچھی کہا ہم صفین میں تھے۔ایک مرد نے علی سے کہا کہ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو کتاب (۲) اللہ کیطرف بلائے جاتے ہیں (اس شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجود یہ کہ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ باہم مقاتلہ کریں تو ان میں صلح کرادو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو جب تک کہ وہ امر الٰہی کا مطیع نہ ہو اس سے قتال کیے جاؤ اور یہ لوگ علی کیساتھ ہو کر معاویہ سے نہ لڑے) حضرت علی نے کہا

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ چنانچہ حق تعالیٰ شانہ سورۃ الحجرات میں فرماتے ہیں:"و ان طائفتان من المومنین اقتتلو فاصلحوا بینھما فان بغت احد اھماعلی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ فان فاء ت فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین " یعنی مسلمانوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑیں جھگڑیں تو ان میں

besturdubooks.wordpress.com

اصلاح کی راہ پیدا کر دو اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والی جماعت سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کریں پھر ان دونوں میں انصاف سے صلح کراؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ منصفوں کو دوست رکھتا ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱۰۸۵/۲

۲) صحیح البخاری: ۲۰۱/۲

متن

علی نعم فقال سهل بن حنيف اتهموا انفسكم فلقد رايتنا يوم الحديبية يعنى الصلح الذى كان بين النبى ﷺ والمشركين ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء عمر فقال السنا على الحق وهم على الباطل اليس قتلانا فى الجنة وقتلاهم فى النار قال بلى قال ففيم اعطى الدنية فى ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا فقال يا ابن الخطاب انى رسول الله ولن يضيعنى الله ابدا فرجع متغيظا فلم يصبر حتى جاء ابابكر فقال يا ابابكر السنا على الحق وهم على الباطل قال يا ابن الخطاب انه رسول الله ﷺ ولن يضيعه ابدا فنزلت سورة الفتح رواه البخارى

فصل فى اسلامه

عن ابن عمر ان النبى قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليک بعمر بن الخطاب او بابى جهل بن هشام رواه الترمذى ورواه

ترجمہ

ٹھیک ہے سو، سہل بن حنیف نے (جب اس پر صفین میں نہ لڑنے کی لوگوں نے تہمت لگائی۔ کہا اے لوگو اپنی جانوں پر تہمت لگاؤ ہم نے اپنے آپ کو حدیبیہ کی صلح میں جو مشرکین اور نبی میں ہوئی تھی دیکھا (باوجود یہ کہ وہ لڑائی کا موقع تھا مگر مصلحت وقت کی وجہ سے نہ لڑے) اگر ہم رسول اللہ کی مخالفت کر کے لڑنا چاہتے تو ضرور لڑتے سو اسی مصلحت کے سبب سے صفین میں بھی ہم نے لڑنا مناسب نہ جانا۔ حدیبیہ کا واقعہ یوں ہے کہ جب رسول اللہ نے باوجود زیادتی اہل مکہ کیساتھ قتال نہ کیا تو عمرؓ آپ کے پاس آ کر کہنے لگے کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول دوزخ میں نہیں ہیں حضرت نے فرمایا۔ ہاں عمرؓ نے کہا بس تو ہم ذلیل خصلت کو اپنے دین میں کیوں جگہ دیں اور یوں ہی کیوں مر

besturdubooks.wordpress.com

جاویں حالانکہ ابھی کوئی حکم (صلح) اللہ نے ہم میں نہیں کیا۔حضرت نے فرمایا اے عمر بن خطاب! اللہ کبھی مجھے ضائع نہ کرے گا یہ سن کر حضرت عمر غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے پھرے اور اُبو بکر کے پاس آ کر کہنے لگے اے اُبو بکر کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں انہوں نے کہا اے ابن الخطاب وہ اللہ کے رسول ہیں خدا کبھی انہیں ضائع نہیں کریگا پس سورۃ فتح نازل ہوئی۔(۱)

فصل

حضرت عمر کے اسلام میں

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان دو مردوں میں (عمر بن الخطاب (۲) اور بوجہل بن ہشام) میں سے جو تجھے زائد محبوب ہو اس کے ساتھ اسلام کو غالب کر (۲)

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ حضرت عمرؓ کے اسلام سے مسلمانوں کو بڑی قوت حاصل ہوئی اور اس دن سے مسلمان مکہ میں کھلم کھلا نماز پڑھنے لگے ور کفر کی شوکت ٹوٹ گئی کفار بہت دب کر رہنے لگے حضرت عمرؓ کے اسلام سے پہلے کوئی مسلمان کھل کر نماز نہیں پڑھ سکتا تھا اور حضور اکرم ﷺ دار ارقم میں خفیہ رہتے تھے چنانچہ ابن مسعودؓ کی ایک صحیح روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم صحابہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے پہلے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور اذان وغیرہ کی تو کہاں نوبت ہوگی، ہاں جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو ہم نے مسجد الحرام میں نماز پڑھی اور اللہ اکبر کا ایسے زور سے نعرہ مارا کہ مکہ کے سارے بازار والوں نے سنا اور قریش کی پیٹھ ٹوٹ گئی جس دن حضرت عمرؓ اسلام لائے تو حضور اکرم ﷺ دار ارقم میں پوشیدہ تھے۔جب وہاں سے نکلے تو ایک طرف حضرت حمزہ اور ایک طرف حضرت عمرؓ صف باندھ کر نکلے قریش دیکھتے تھے لیکن خوف کی وجہ سے کچھ نہ کہتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۲/۷۱۷

۲) مسند احمد: ۲/۹۵،جامع ترمذی: ۲/۲۰۹،دلائل النبوۃ: ۲/۳۶۴،مسند ابی عوانۃ: ۱۸۰۱

متن

الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس عن عائشة ان رسول الله قال اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة رواه الحاکم ورواه الطبرانی عن أبی بکر الصدیق عن عمر قال خرجت اتعرض رسول الله فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقه

besturdubooks.wordpress.com

فجعلت اتعجب من تاليف القران فقلت هذا والله شاعر كماقالت قريش فقراء انه لقول رسول كريم وماهو بقول شاعرقليلا ماتومنون الايات فوقع في قلبي الاسلام كل موقع رواه احمد عن جابر قال كان اول اسلام عمرأن عمر قال ضرب اختي المخاض ليلافخرجت من البيت فد خلت في استار الكعبة فجاء النبي ﷺ فدخل الحجر وعليه بتّان وصلى الله ماشاء الله ثم انصرف فسمعت

ترجمہ

اسی حدیث کوطبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت کیا ہے حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت نے فرمایا یا اللہ صرف عمر بن الخطاب سے اسلام کو غلبہ دے۔(۱) طبرانی نے ابوبکر سے یہ ہی حدیث روایت کی ہے۔امام احمد حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو مسجد جانے سے روکنے کے لیے نکلا سو میں نے آپ کو مسجد حرام میں پایا کہ مجھ سے آگے بڑھ گئے تھے میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورۃ الحاقہ پڑھنی شروع کی میں (اس سورت کو سن کر) قرآن کی نظم وتالیف پر تعجب کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا واللہ یہ تو شاعر ہیں جیسا قریش کہتے ہیں پس آپ نے یہ آیتیں جو سورۃ الحاقہ کے آخر میں ہیں۔ بیشک یہ فرمان بزرگ رسول (جبرائیل) کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تھوڑا سا ایمان لاتے ہو پڑھیں اس وقت تو میرے دل میں اسلام کی وقعت بیٹھ گئی اور رگ وریشہ میں اس کی محبت پیوست ہوگئی۔(۲) ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام لانیکی ابتداء یوں ہوئی کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو درد زہ شروع ہوا سو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں میں آیا اتنے میں نبی ﷺ بھی آئے اور حطیم میں داخل ہوئے اور آپ پر دوصوف کی چادریں تھیں سو جس قدر اللہ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی اور گھر کی طرف تشریف لے جانے لگے میں نے اس وقت آپ سے ایسے کلمے سنے جو اس سے بیشتر کبھی نہیں سنے تھے آپ وہاں سے نکلے

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ یعنی میری بہن کے بچہ پیدا ہونے کو تھا اور جس طرح عورتوں کو قریب الولادت درد ہوتا ہے اسے بھی تھا میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ آیا، ہمارے زمانے کے ایک فاضل اور عصری عالم اڈیٹر سر مور گزٹ نے اس مضمون کی تالیف اس طرح کی کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی ابتداء یوں ہوئی کہ وہ اپنی بہن مخاض کو مار کر استار کعبہ میں آئے عجیب حیرت کی بات ہے کہ فاضل اڈیٹر نے یہ مضمون کہاں سے اخذ کیا۔حضرت عمر کی بہن کا نام مخاض کس نے رکھا اور مولف نے کس تاریخ سے اخذ کیا اور اس جگہ ضرب کے معنی مارنیکے کہاں سے سوجھے اور مخاض کے علم ہونے پر ان کے پاس کون سی دلیل ہے؟ اگر یہ الفاظ

besturdubooks.wordpress.com

''ضرب اختی المخاض'' جنکا ترجمہ ہمارے غیر منصف مؤلف نے ''عمر نے اپنی بہن کو مار کر'' کیا ہے ہم بھی اس مضمون کی آئندہ تشریح کسی موقع پر اچھی طرح کرینگے۔

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد :۳/۶۵ ،تاریخ الخلفاء : ۱۰۹

۲) مسند احمد بن حنبل : ۱/۱۷ ,تاریخ الخلفاء: ۱۰۹

متن

شیئا لم اسمع مثله فخرج فاتبعته فقال من هذا قلت عمر قال یا عمرماتدعنی لالیلاولانهارافخشیت ان یدعو علی فقلت اشهدان لااله الا الله وانک رسول الله فقال یا عمراسره قلت لاوالذی بعثک بالحق لا علننه کمااعلنت الشرک رواه ابن ابی شبیة عن انس قال خرج عمرمتقلدا سیفه فلقیه رجل من بنی زهرة فقال له این تعمدیا عمر؟ قال ارید ان اقتل محمداً قال فکیف تامن من بنی هاشم وبنی زهرة وقد قتلت محمدا؟ فقال ما اراک الا قد صبأت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبئا وترکادینک فمشی عمرواتاهماوعندهما خباب فلما سمع بحس عمرتواری فی البیت فدخل فقال ماهذه الهمهمة وکانو ایقرون یقرئون طه قالا ماعدا حدیثا تحدثناه بیننا قال فلعلکما قدصبا تما

ترجمہ

اور میں پیچھے پیچھے ہولیا حضرت نے آہٹ پا کر فرمایا یہ کون ہے میں بول اٹھا عمر نے فرمایا تو رات کو دن کو میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اس وقت میں ڈرا کہ مبادا آپ مجھ پر بددعا کریں پس میں نے کہا کہ گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا ہیں حضرت نے فرمایا اے عمر ابھی اسے پوشیدہ رکھ میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جیسا میں شرک ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا۔(۱) ابن سعد اور ابویعلی اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر تلوار لٹکا کر باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے انسے مل کر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جب تم محمد کو قتل کرو گے تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیوں کر امن ملے گا؟ عمر نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی بے دین ہو گئے اس مرد نے کہا کیا اس سے زیادہ عجیب کی تمہیں خبر نہ دوں تمہارے بہن بہنوئی دونوں بے دین ہو گئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا۔ سو عمر اسے چھوڑ کر اپنی بہن آمنہ کے گھر کی طرف چلے اور ان کے پاس آئے وہاں ان

besturdubooks.wordpress.com

دونوں کے پاس (ایک انصاری مرد) خباب بن الارت (سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے) سو جب انہوں نے عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گھر میں چھپ گئے عمر نے بہن بہنوئی پر داخل ہوکر کہا یہ نرم آواز کیسی تھی اور وہ اس سے پہلے سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے جواب دیا ہم تو آپس میں باتیں کرتے تھے عمر نے کہا شاید تم دونوں بے دین ہو گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمرؓ کے اسلام کی بابت مختلف اقوال محدثین نے بیان کئے ہیں گو ہر اثر کے الفاظ مختلف ہیں مگر ان سب کا مرجع اور مآل ایک ہی ہے یعنی حضرت عمر گھر سے چلے اور ایک شخص نے ان کے بہن بہنوئی کے مسلمان ہونے کی خبر دی وہ وہاں پہنچے اور حضرت خباب سے اپنے اسلام کی خوشخبری سنکر حضرت کے پاس دارارقم میں تشریف لے گئے وہاں جا کر حضرت سے ملاقات کی اور شرف اسلام سے مشرف ہوکر مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر کھلم کھلا اللہ اکبر کا نعرہ مارتے ہوئے کعبہ میں آئے اور نمازیں پڑھنے لگے۔

تخریج احادیث

تاریخ الخلفاء للسیوطی: ۱۱۰، مصنف ابن ابی شیبة: ۳۱۹/۱۴، حلیة الاولیاء: ۵۲/۱

متن

فقال له ختنه یاعمر! ان کا ن الحق فی غیر دینک فوثب علیه عمر فوطئه وطئاً شدیداً فجائت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها نفحة بیده فدمی وجهها فقالت وهی غضباء وانکان الحق فی غیر دینک انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمداعبده ورسوله فقال عمر اعطونی الکتاب الذی هو عندکم فاقرئه وکان عمر یقرأ الکتاب فقالت اخته انک رجس وانه لا یمسه الا المطهرون فقم واغتسل اوتوضافقام فتوضا ثم اخذ الکتاب فقرء طٰهٰ حتی انتهی الی:" اننی انا الله لااله الا انا فاعبدنی واقم الصلٰوة لذکری" فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج وقال ابشریا عمر! فانی ارجوا ان تکون دعوة رسول الله علیه الصلوة والسلام لک لیلة الخمیس اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او

ترجمہ

عمر کے بہنوئی نے کہا اے عمر اگرچہ حق تمہارے دین کے غیر میں ہے (تب بھی ہم بیدین ہیں) عمر نے اپنے بہنوئی

besturdubooks.wordpress.com

پر جست کی اور زمین پر پٹک کر خوب ہی مارا یہ دیکھ کر ان کی بہن اپنی خاوند کے چھڑانے کے لیے آئی عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طمانچہ مارا جس سے سارا منہ چھل گیا اور خون ٹپکنے لگا اب تو وہ بھی غصہ میں آکر کہنے لگی اے عمر حق تیرے غیر کے دین میں ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور محمد اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں عمر کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اور جسے تم پڑھ رہے تھے مجھ پر پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قاری کتب تھے۔ان کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں چھوتا جا نہا کر آیا وضو کر (۲)۔عمر اٹھے اور وضو کر کے صحیفہ کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک میں ہی معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھو پہنچے۔تو کہنے لگے مجھے محمد ﷺ کے پاس لے چلو۔خباب نے جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمہیں خوشی ہو۔میں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمہارے حق میں سبقت کر گئی ہے۔حضرت فرماتے تھے اے اللہ عمر بن الخطاب

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ یعنی کیا تمہارے غیر دین میں حق ہو اور اسے کوئی قبول کرے تب بھی وہ بے دین ہے حضرت عمر کے بہنوئی نے ضمناً اور کنایۃً اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ بے شک ہم مسلمان ہو گئے۔کیونکہ جس دن میں ہم داخل ہوئے ہیں وہ حق کی طرف سے ہے اور اس سے پہلے جس دین پر تھے وہ باطل اور شیطان کی طرف سے ہے گو حضرت عمر کے بہنوئی نے اسلام کو در پردہ رکھ کر یہ امر ظاہر کیا مگر حضرت عمر ان کے رمز کو سمجھ گئے اور یقین ہو گیا کہ انہوں نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن میں ایسا ڈالا ہے کہ وہ اترنے والا نہیں پہلے تو کچھ مارا پیٹا مگر جب انکی زبان کلمہ حق کے سوا اور کسی شے کے ساتھ گویا نہ ہوئی اور مدد الٰہی حضرت عمر کی رفیق ہوئی اور افضال الٰہی کا پرتو ان کے احوالِ ماضیہ پر چمکا جس سے ان کا دل خود بخود اسلام کی طرف مائل ہو گیا تو کہنے لگے لاؤ جس سورت کو تم پڑھ رہے تھے میرے پاس لاؤ اور میں بھی پڑھ کر دیکھوں چنانچہ انہوں نے سورۃ طٰہٰ دی اور وہ پڑھ کر فی الفور مسلمان ہو گئے۔

متن

بابی جهل بن هشام وكان رسول الله ﷺ فی اصل الدار التی فی اصل الصفا فانطلق عمرحتی اتی الدار وعلی با بها حمزة وطلحة وناس فقال حمزة هذا عمران يريد به خيرا يسلم وان يرد غير ذلک يكن قتله علينا هيناقال وكان النبی ﷺ داخلا يوحی اليه فخرج حتی اتی عمرفاخذ بمجامع ثوبه وحمائل السيف فقال ماانت بمنتهٔ يا عمر حتی ينزل الله بک من الخزی والنكال ماانزل بالوليدبن المغيرة فقال عمراشهدان لااله الا الله وانک عبدالله

besturdubooks.wordpress.com

ورسوله رواه الحاكم وابو يعلى والبيهقى فى دلائل النبوة وابن سعد ايضا عن اسلم قال قال لنا عمر كنت اشد الناس على رسول الله ﷺ فبينا انا فى يوم حار بالهاجرة فى بعض طريق مكة اذلقينى رجل فقال عجبا لك يا ابن الخطاب انك تزعم انك

ترجمہ

یا ابوجہل بن ہشام سے اسلام کو غلبہ دے اور اس دن حضرت ارقم کے گھر میں جو کوہ صفا کی جڑ میں تھا تشریف رکھتے تھے پس عمر چلے حتیٰ کہ ارقم کے گھر پر آئے تو یہاں دروازہ پر حمزہ، طلحہ اور چند لوگ کھڑے تھے حمزہ نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے سلامت رہے گا اور نہ اس کا قتل ہم پر آسان ہے آنحضرت گھر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ تک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حمائل سیف خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی اور عذاب ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھ پر بھی اتارے عمر نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور اسکے بھیجے ہوئے رسول ہیں (۱)

بزار اور بیہقی اور طبرانی دلائل النبوۃ میں اور ابونعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے فرمایا۔ میں تمام لوگوں سے رسول اللہ ﷺ پر زائد سخت تھا۔ (یعنی مجھے آپ سے بہت ہی عداوت تھی) ایک دفعہ میں گرمی کے موسم میں دو پہر کو مکہ کے راستہ پر میں چلا جاتا تھا۔ اچانک ایک شخص نے مجھ سے مل کر کہا کہ اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ تو اپنے آپ کو ایسا ویسا گمان کرتا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی تم کہتے ہو کہ میں اسلام سے سخت عداوت رکھتا ہوں اور محمد ﷺ کے قتل کے درپے ہوں حالانکہ تمہارے بہن بہنوئی اسلام لے آئے۔ حضرت عمر جھلائے ہوئے اپنی بہن کے گھر پہنچے کہ پہلے انہی کا کام تمام کرتا ہوں اور یہ خبر نہ تھی کہ اسلام کا تیر اپنے ہی جگر دوز ہوگا اور وحدانیت کی شمشیر کے تلے یہ سر سرنگوں ہوگا جن سے عداوت تھی اب ان سے زیادہ کوئی بھی محبوب نہ ہوگا جن سے کمال صداقت اور محبت تھی اب وہ بیگانے اور دشمن بن جاوینگے کیونکہ اللہ کی رحمت سے کسی شخص کو ناامید نہ ہونا چاہئے۔

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد: ۶۵ تا ۶۷، تاریخ الخلفا: ۱۱۰، المنتظم: ۱۳۲/۴

متن

وانك وقد دخل عليك الامر فى بيتك قلت وماذاك قال اختك قداسلمت

besturdubooks.wordpress.com

فرجعت مغضباحتى قرعت الباب قيل من هذا قلت عمرفتبادروه واختفوامنى وقدكانو ايقرئون صحيفة بين ايديهم تركواها ونسوها فقامت اختى تفتح الباب فقلت يا عدوة نفسها!أصبوت و ضربتها بشىء كان في يدى على راسها فسال الدم وبكت فقالت يا ابن الخطاب! ماكنت فاعلا فافعل قد صبات، قال ودخلت حتى جلست على السرير فنظرت الى الصحيفة فقلت ماهذا ناولينيها قال لست من اهلها انك لا تطهر من الجنابة وهذا كتاب لايمسه الا المطهرون فمازلت بها حتى نا ولتنيها ففتحتها فاذافيها:" بسم الله الرحمن الرحيم" فلمامررت باسم من اسماء الله تعالیٰ ذعرت منه فالقيت الصحيفة ثم رجعت الى نفسى فتنا ولتهافاذا فيها:"سبح لله

ترجمہ

اور گھر کی خبر نہیں۔ دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب داخل ہوا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ کہا تمہاری بہن مسلمان ہو چکیں پس میں غصہ میں بھرا ہوا دروازہ پر آیا اور کنڈی کھڑکھڑائی اندر سے لوگوں نے کہا کون میں نے کہا عمر اتنا سنتے ہی سب نے مجھ سے چھپنے میں جلدی کی اور جو صحیفہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) چھوڑ کر یا بھول کر چھپ گئے۔ اور میری بہن نے آکر کنڈی کھولی میں نے پکار کر کہا اے اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین ہوگئی اور جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ اس کے سر پر ایسا زور سے مارا کہ خون بہنے لگا میری بہن رو رو کر کہتی تھی اے ابن الخطاب جو تیرا جی چاہے سو کر ڈال میں تو تیرا دین چھوڑ چکی۔ میں وہاں سے گھر کے اندر تخت پر جا بیٹھا اور اس صحیفہ کو دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے۔ میری بہن نے کہا تو اس کے لینے کا لائق نہیں، کیونکہ تو جنابت سے پاک نہیں ہے۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جسے پاک ہی لوگ چھوتے ہیں پس میں اسی گفتگو میں رہا یہاں تک کہ (غسل کے بعد) وہ صحیفہ اس نے مجھے دیا جو میں نے اسے کھولا تو بسم اللہ الرحمن الرحیم نکلی۔ (۱) سو جب میں اللہ کے ناموں پر گذرا تو اس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر اپنے نفس کی طرف مراجعت کی اور اسے اٹھا لیا۔ ناگہاں اس میں یہ مضمون نکلا آسمان و زمین میں جو چیز ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت عمر کی بہن نے سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیتیں ان کو سنائیں بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے خود یہ آیتیں پڑھیں اور جب "لہ الاسماء الحسنی" تک پہنچے تو اس کا سننا تھا کہ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر فریفتہ ہو گئے اور دل میں کامل یقین ہو گیا کہ بیشک یہ خدا کا سچا اور پاک کلام ہے بعض روایتوں میں یوں

besturdubooks.wordpress.com

بھی آیا ہے حضرت عمر نے ان آیات کو سن کر فرمایا کہ کیا قریش اس سے بھاگتے ہیں۔ یہ چیز تو بھاگنے اور نفرت کے لائق نہیں پس اسی وقت آپ اسلام لے آئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تا کہ اس فیض رحمت الٰہی سے بہرہ ور ہونیکا اقرار کرلیں اس وقت آنحضرت ﷺ ارقم کے گھر میں جو صفا کی جڑ میں تھا تشریف رکھتے تھے۔

متن

مافی السموا ت ومافی الا رض" فذعرت فقرأت الی "امنوا باللہ ورسولہ" فقلت اشھدان لا الہ الا اللہ فخر جو الی متبادرین وکبروا وقالو ابشر فان رسول اللہ ﷺ دعا یوم الاثنین فقال (اللھم اعز دینک باحب الرجلین الیک امابو جھل بن ھشام واما عمر) ودلو نی علی النبی فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتی قرعت الباب فقالوا من ؟ قلت ابن الخطاب وقدعلموا شدتی علی رسول اللہ ﷺ فمااجترأ احد یفتح الباب حتی قال ﷺ افتحوا لہ ففتحوا فاخذ نی رجلان بعضدی حتی اتیابی النبی فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللھم اھدہ فتشھد ت فکبر المسلمون تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم أشأ ان اری رجلا یضرب ویضرب الا رایتہ ولا یصیبنی من ذلک شیء

ترجمہ

مجھ پر خوف طاری ہوا سو دوبارہ میں نے اس میں یہ مضمون پڑھا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ پس بے اختیار میری زبان سے کلمہ شہادت نکلا یہ آواز سن کر گھر میں جو لوگ چھپے ہوئے تھے وہ نکل کر میری طرف دوڑے اور سب مل کر تکبیر کا نعرہ مارا اور کہا تجھے خوشی ہو رسول اللہ ﷺ نے پیر کو یہ دعا مانگی تھی کہ اے خداوند! اپنے دین کو ابوجہل یا عمر بن الخطاب میں سے جونسا تجھے محبوب ہو اس کے ساتھ غالب کر پس لوگوں نے مجھے رسول اللہ کے پاس جانے کا راستہ بتلایا چنانچہ کوہ صفاء کے نیچے ایک گھر تھا جس میں رسول اللہ تشریف رکھتے تھے سو میں وہاں آیا اور اس کی کنڈی کھڑکھڑائی لوگوں نے کہا کون ہے میں نے کہا عمر بن الخطاب ۔ کیونکہ میری شدت اور سختی جو رسول اللہ پر تھی اس سے لوگ واقف تھے۔ لہٰذا کسی کو دروازہ کھولنے کی جرات نہ ہوئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر کے لیے دروازہ کھولدو سوانہوں نے کھول دیا پس دو آدمی میرے بازو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لائے آپ نے فرمایا کہ عمر سے الگ ہٹ جاؤ اور میرا کرتا پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور فرمایا ۔ اے عمر اسلام لا ۔ بار خدایا عمر کو اسلام کی راہ بتا۔ سو میں نے کلمہ شہادت پڑھا تو مسلمانوں نے ایسے زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کے بازار

besturdubooks.wordpress.com

میں لوگوں کو آواز پہنچی۔اس وقت تک مسلمان نہایت حقیر شمار کئے جاتے تھے میں ہر چند چاہتا تھا کہ کسی مسلمان کو مارتے پیٹتے نہ دیکھوں۔مگر ہمیشہ دیکھتا تھا۔ہاں مجھے اس مار پیٹ سے کچھ اثر نہ پہنچا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ بعض روایتوں میں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر کے سینہ پر تین دفعہ ہاتھ رکھا اور فرمایا بار خدایا ان کے سینہ میں جو کفر کی آلودگی ہے اسے اسلام کے پاک پانی سے دھو دے اور ان کی شدت کو روشنی رحمت وشفقت سے بدل دے اسی اثناء میں جب نماز کا وقت ہوا اور حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے اٹھے تو حضرت عمر نے کہا کہ یا حضرت خانہ خدا میں کفار بتوں کی عبادت کھلم کھلا کریں اور آپ خدا کی عبادت چھپ کر کریں۔یہ گوارہ نہیں۔چلئے اور خانہ خدا میں کھل کر نماز ادا کیجیے۔پس آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ خانہ کعبہ کا ارادہ کیا اور وہاں اعلانیہ طور پر نماز ادا کی۔

تخریج احادیث

۲) سیرۃ النبی :۲/۲۰۹۔۲۱۰، بحوالہ اسد الغابہ و ابن عساکر و کامل ابن اثیر ،دلائل النبوۃ:۲/۲۰۵تا۲۰۷

متن

فجئت الی خالی ابی جهل بن هشام و كان شريفه فقرعت عليه الباب فقال من هذا فقلت ابن الخطاب وقد صبات قال لا تفعل ثم دخل فاجاف البيت دونی فقلت ماهذا بشیء فذهبت الى رجل من عظماء قريش فناديته فخرج الى فقلت له مثل مقالتي لخالي وقال لی مثل ما قال خالی فدخل فاجاف الباب دونی فقلت ماهذ ابشیء ان المسلمين يضربون وانا لا اضرب فقال لى رجل اتحب ان يعلم با سلامک قلت نعم قال فاذاجلس الناس فی الحجر فات فلانا لرجل لم يكن يكتم السرفقل له فيمابينک وبينه اننی صبات قدصات فانه قل مايكتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فيمابينی وبينه انی قدصبوت قال اوقد فعلت فقلت نعم فنادى باعلى صوته ان ابن الخطاب قد صبأ فبادر وا الى فما زلت اضربهم و

ترجمہ

سو میں اپنے ماموں ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا وہ قوم میں شریف تھے میں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے کہا کون؟ میں نے کہا ابن الخطاب اور میں نے تمہارا دین چھوڑ دیا انہوں نے کہا ایسا نہ کرنا یہ کہہ کر مجھے باہر کھڑا چھوڑ کر دروازہ بند

besturdubooks.wordpress.com

کر کے اندر چلے گئے میں نے اپنے دل میں کہا یہ کچھ نہ ہوا بعد کو میں نے وہاں سے قریش کے بزرگوں میں سے ایک شخص کے پاس جا کر آواز دی، جب وہ نکل کر آیا میں نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں کیساتھ کی تھی اور اس نے وہی جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا۔ پھر کواڑ بند کر کے اندر چلا گیا میں نے کہا یہاں بھی کام نہ بنا یہ کیسی بات ہے کہ مسلمان پٹتے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہاں تک کہ ایک شخص نے کہا کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں کہا جب لوگ حطیم میں مشورہ کے لیے بیٹھیں تو تم اپنے ساتھ ایک ایسے شخص کو جو خفیہ بات چھپا نہ سکے لے کر وہاں پہنچو اور اپنے اور اس کے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو چھوڑ دیا۔ چونکہ اس میں بات چھپانے کی عادت نہ ہوگی۔ تم ظاہر ہو جاؤ گے۔ میں نے ایسا ہی کیا اور جب حطیم میں لوگ جمع ہو گئے تو میں نے ایک ایسے شخص سے جس کا اوپر تذکرہ ہوا کہہ دیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اس نے کہا کیا ایسا ہی تم نے کیا ہے میں نے کہا بے شک سو اس نے بلند آواز سے کہا لوگو عمر بے دین ہو گیا۔ یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھ پر پل پڑے اور سب طرف مجھے مارنے لگے میں بھی مار پیٹ کرتا رہا اتنے میں ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ میں اسلام لاتے ہی وہ جوش پیدا کیا کہ جس نے ان کو اسلام کی آئندہ جمہوری سلطنت کا ایک عضو اور جزء لازمی بنا دیا حضور اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی آپ نے وہ خدمات کیں جو ان کے نام کو تواریخ کے صفحوں پر کندہ ہونے کا باعث ہو گئیں۔

انہوں نے اسلام میں وہ وہ کاروائیاں کیں جن سے غیر قوموں میں سخت تہلکہ عموماً اور قریش کے گروہ میں خصوصاً ہوا آپ کے اسلام لاتے ہی اس کو وہ رونق ہوئی کہ گلی کوچوں میں اپنا سر چھپانے اور پوشیدہ رہنے اور چھپ کر خدا کی عبادت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی اور حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی خبر سن کر قریش پر بجلی گر گئی اور معاملہ کے نازک ہو جانے کو اچھی طرح سمجھ گئے۔

متن

یضربونی واجتمع علی الناس فقال خالی ماھذہ الجماعۃ ؟ قیل عمر قدصبأ فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی فتکشفو اعنی فکنت لااشاء ان اری احد امن المسلمین یضرب ویضرب الارأیتہ فقلت ماھذا بشی قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک ردٌ علیک فمازلت اضرب و اضرب حتی اعزاللہ الاسلام رواہ البزار والطبرانی والبیھقی فی دلائل النبوۃ وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس قال سالت عمر لای شیء سمیت الفاروق قال

besturdubooks.wordpress.com

اسلم حمزة قبلي بثلاثة ايام فخرجت الى المسجد فاسرع ابو جهل الى النبى يسبه فاخبر حمزة فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقه قريش التى فيها ابو جهل فاتكأ على قوسه مقابل ابى جهل فنظر اليه فعرف ابو جهل الشرفى وجهه فقال مالك يا ابا عمارة! فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسال الدماء فا صلحت ذلك قريش مخافة الشر قال ورسول الله ﷺ مختف فى دار الارقم المخزومى فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعده بثلثة

ترجمہ

میرے ماموں نے کہا یہ لوگ کیسے اکٹھے ہوئے لوگوں نے کہا عمر بے دین ہو گیا انہوں نے حطیم پر چڑھ کر آستین سے اشارہ کیا کہ اپنے بھانجے کو میں نے پناہ دی لوگ ہٹ گئے اور مجھے چھوڑ دیا اس کے بعد پھر میں لوگوں کو پٹتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اور مجھ سے کوئی متعرض نہ ہوتا تھا میں نے کہا یہ مقتضائے حمیت نہیں ہے کہ لوگ پٹیں اور مجھے کوئی ایذا نہ پہنچے۔ میں پھر اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا تیری پناہ مجھ پر مردود ہے میں اس پناہ سے بیزار ہوں پھر میں ہمیشہ مارتا اور پیٹتا رہا حتیٰ کہ حق سبحانہ نے اسلام کو غلبہ دیا۔ (۱) ابونعیم دلائل میں اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا؟ فرمایا تین دن مجھ سے پہلے حمزہ اسلام لائے تھے میں سجدہ میں آیا اور ابوجہل نبی ﷺ کو سخت برا کہہ رہا تھا (۲) جب اس کی خبر حمزہ کو لگی تو اپنا کمان لے کر مسجد میں اس قریش کے حلقہ میں جہاں ابوجہل تھا آئے اور اپنے کمان پر ہاتھ ٹیک کر ابوجہل کے سامنے کھڑے ہوئے پھر بری نگاہوں سے اسے گھورنے لگے۔ ابوجہل نے حمزہ کے چہرہ پر برائی کے آثار دیکھ کر کہا اے ابوعمارہ تجھے کیا ہوا حمزہ نے یہ سن کر کمان اٹھایا اور ابوجہل کے پیٹ کی رگوں پر ایسا زور سے مارا کہ رگ کٹ کر خون بہنے لگا سو قریش فساد کے خوف سے خاموش ہو رہے اور کچھ نہ کہا اور اس دن رسول اللہ ﷺ ارقم بن ابی ارقم مخزومی کے گھر میں چھپے ہوئے تھے حمزہ وہاں سے چلے اور اسلام لے آئے میں اس واقعہ کے تین دن بعد باہر نکلا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ کفار کا عموماً اور قریش کا خصوصاً جس قدر غصہ اور غضب بھڑکتا جاتا اور اپنی غایت اور انتہا کو پہنچتا جاتا تھا اسی قدر حضرت عمرؓ کے اسلام کا زمانہ قریب ہوتا جاتا تھا ابوجہل تو حضرت حمزہؓ سے اور بھی غصہ سے بھڑک گیا اور اس کی تدبیریں جس میں وہ ہمیشہ روز و شب غلطاں و پیچاں رہتا تھا کہ کس طرح حضور اکرم ﷺ کے خون سے اپنے غصہ کی آگ ٹھنڈی کرے چنانچہ اس نے ایک دن عظماء قریش کی جماعت میں اپنے دلی بھید کو علانیہ طور پر ظاہر کیا کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ کو قتل کرے اور ان کا سر میرے پاس لائے تو اسے سو اونٹ اور چالیس ہزار درہم دوں گا حضرت عمر نے اس کام کے لیے بیڑا اٹھالیا

besturdubooks.wordpress.com

اور تلوار گلے میں حمائل کر کے باہر نکلے کہ میں ابھی اس تلوار سے ان کا سر کاٹ کر لاتا ہوں۔

تخریج احادیث

(۱) تاریخ الخلفاء ص ۱۱۰، تا ۱۱۳ (عربی) میر محمد کتب خانہ ،ابن هشام: ۳۶۶/۱،دلائل النبوۃ: ۴۰۷/۲،حلیۃ الاولیاء: ۵۳/۱

متن

ایام فاذ افلان (بن فلان) المخزومی فقلت ارغبت عن دین ابائک واتبعت دین محمد قال ان فعلت فقد فعله من هو اعظم علیک حقامنی قلت ومن هو؟ قال اختک وختنک فانطلقت فوجدت الباب مغلقا سمعت همهمة قد خلت فقلت ماهذا فمازال الکلام بیننا حتی اخذت براس ختنی فضربته فقامت الی اختی فاخذت براسی وقالت قد کان ذلک علی رغم انفک فاستحییت حین رایت الدماء فجلست فقلت ارونی هذا الکتاب فقالت انه لا یمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت فاخرجو الی صحیفة فیها بسم الله الرحمن الرحیم فقلت اسماء طیبة طاهرة:" طٰهٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ" الی قوله "له الاسماء الحسنیٰ" فتعظمت فی صدری فقلت من هذا فرت قریش فاسلمت وقلت این رسول الله قالت فانه فی دارالارقم فاتیت فضرب الباب فاستجمع القوم فقال لهم حمزة مالکم قالو اعمرقال وان کان عمر

ترجمہ

اور اسی مخزومی سے ملاقات ہوئی میں نے اس سے کہا کہ کیا تو نے اپنے آبائی دین سے روگردانی کر کے محمد کی پیروی کی وہ بولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہوا جن پر تمہارا حق مجھ سے زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کر چکے ہیں میں نے کہا وہ کون کہا تمہاری بہن بہنوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک نرم آواز گھر سے سنی۔ گھر میں آنے کے بعد میں نے کہا یہ کیسی آواز تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے حتیٰ کہ اپنے بہنوئی کا میں نے سر پکڑ کر ایسا مارا کہ خون نکال دیا سو میری بہن نے کھڑے ہو کر میرا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی۔ بے شک ہم اسلام لے آئے اور تیری ناک خاک آلودہ ہو۔(۱) (میں نے مار تو لیا) مگر خون بہتا دیکھ کر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کتاب کو مجھے دکھاؤ بہن نے کہا کہ اس کو بغیر پاکی کے کوئی نہیں چھوتا۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آیا سو انہوں نے میری لیے صحیفہ نکالا جس میں بسم الله الرحمن الرحیم لکھی تھی میں نے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہے۔ اس کے آگے کا مضمون یہ تھا "طٰهٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی" سو میں جب "له الاسماء

besturdubooks.wordpress.com

الحسنی'' تک پہنچا تو میرے دل میں اس کی بے حد عظمت بیٹھ گئی۔ میں نے کہا کیا قریش اس سے بھاگتے ہیں سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تشریف رکھتے ہیں بہن نے کہا ارقم کے گھر میں میں نے وہاں آ کر دروازہ کھڑکھڑایا اور لوگ جو وہاں موجود تھے گھبرا کر ایک جگہ جمع ہو گئے حمزہ نے کہا۔ تمہیں کیا ہوا وہ بولے عمر آئے ہیں کہا ان کے لیے دروازہ کھول دو۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ عرب کے محاورہ میں اس لفظ کو ایسی جگہ استعمال کرتے ہیں جہاں انہیں بددعا دینی مقصود ہوتی ہے اور غصہ میں آ کر سب وشتم کے قائم مقام بولتے ہیں چنانچہ حضرت عمر کی بہن نے اس لفظ کو ایسے ہی موقع پر استعمال کیا اور کہا تو اگر مار بھی ڈالے تو میں اس دین کو کبھی نہ چھوڑوں گی کیونکہ یہ دین حق ہے اور جس پر تو ہے وہ صریح باطل اور صاف گمراہی ہے اس کہنے سے حضرت عمر کا دل پسیجا اور اپنے بہنوئی کو چھوڑ کر کہا لاؤ تم جو کتاب پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھاؤ پھر ان سے کتاب لے کر پڑھنے لگے۔

متن

افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا منه وان ادبر قتلناه فسمع ذلک رسول الله ﷺ فخرج وتشهد عمر فكبر اهل الدار تكبيرة سمعها اهل المسجد قلت يا رسول الله السنا على الحق قال بلى قلت ففيم الاختفاء فخرجنا صفين انا في احد هما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد فنظرت قريش الى والى حمزة فاصابتهم كابة شديدة فسماني رسول الله الفاروق يومئذ لانه ظهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل وابن عساكر باسناد صحيح عن ذكوان مولى عائشة قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبي ﷺ رواه ابن سعد عن ابن عباس قال لما اسلم عمر نزل جبرئيل فقال يا محمد لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر رواه ابن ماجة والحاكم عن ابن عباس قال لما اسلم

ترجمہ

اگر خیر لے کر آیا ہے تو قبول کریں گے اگر برائی کے لیے آیا ہے تو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرت ﷺ یہ سن کر باہر نکل آئے اور عمر نے کلمہ شہادت پڑھا پس گھر والوں نے اللہ اکبر کا ایسا نعرہ مارا کہ سب مسجد والوں نے سنا۔ میں نے کہا اے رسول خدا! کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا پھر خفیہ ہونے کی وجہ۔ پس ہم دو صفیں باندھ کر نکلے ایک میں میں دوسری میں حمزہ تھے حتیٰ کہ مسجد حرام میں آئے تو قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھ کر سخت صدمہ جھیلا سو اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرا نام فاروق رکھا اور

besturdubooks.wordpress.com

اس واسطے کہ اسلام ظاہر ہوا اور حق و باطل میں جدائی ہوگئی (۱)۔ابن سعد حضرت عائشہ کے غلام ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ عمر کا نام فاروق کس نے رکھا فرمایا نبی ﷺ نے۔(۲) ابن ماجہ اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد جبرائیل نے اتر کر کہا۔اے محمد ﷺ عمر کے اسلام سے آسمان (۳) والے خوشی میں ہیں۔(۳) بزار اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب اسلام لائے تو

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے رسول اللہ ﷺ کو بہت بڑی قوت ملی اور مسلمانوں کو ازحد شوکت ہوئی۔اور اس وجہ سے بھی کہ حضرت عمر اور حضرت حمزہؓ تقریباً ایک ہی زمانہ میں اسلام لائے اس لیے اس کی اور بھی شوکت دوبالا ہوگئی اور قریش کی کمریں ٹوٹ گئیں اور ان کے دل بیٹھ گئے

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد: ۱۹۴/۳
دلائل النبوۃ لابی نعیم: ۸۰/۱،مشکاۃ المصابیح: ۶۰۳۴، کنز العمال: ۳۵۸۴۲،حلیۃ الاولیاء: ۵۲/۱

۲) سنن ابن ماجہ: ۱۱۱،زرقانی: ۲۷۷/۱،عیون الاثر لابن سید الناس: ۱۲۶/۱

۳) تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ: ۱۰۹،طبقات ابن سعد: ۶۷/۳

متن

عمر قال المشركون قد انتصف القوم اليوم فنزل :يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المومنين رواه البزار والحاكم وصححه **عن** ابن مسعود قال فمازلنا اعزة منذ اسلم عمررواه البخارى **عن** عبدالله بن مسعود قال كان اسلام عمرفتحاو كانت هجرته نصر او كانت امامته رحمة ولقد رايتنا وما نستطيع ان نصلى فى البيت حتى اسلم عمر فلمااسلم عمر قاتلهم حتى تركونا فصلينا رواه الطبرانى وابن سعد **عن** حذيفة قال لما اسلم عمركان الاسلام كالرجل المقبل لايزداد الاقربا فلما قتل عمركان الاسلام كالرجل المدبر لا يزدادالا بعدارواه الحاكم وابن سعد **عن** ابن عباس قال اول من جهر بالاسلام عمربن الخطاب رواه الطبرانى اسناده صحيح **عن** صهيب قال لما اسلم عمر ظهر الاسلام ودعا اليه علانية

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

مشرکوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داد لے گئے سو یہ آیت اتری اے نبی! تجھے اللہ اور مومنین تابعین بس ہیں (۱) بخاری میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے۔ (۲) طبرانی اور ابن سعد عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا (۳) فتح ان کی ہجرت مدد ان کی خلافت رحمت تھی ہم نے اپنے آپ کو ایسے حال میں دیکھا کہ جب تک عمر اسلام نہ لائے تھے کعبہ میں نماز پڑھ سکتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے مشرکوں سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے ساتھ مار پیٹ چھوڑ دی پھر ہم نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ (۴) طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اس کے ساتھ ازدیاد قربت چاہتا تھا اور آپ کی شہادت کے بعد اسلام ایک بد بخت جیسا آدمی ہو گیا کہ ہر شخص اس سے دوری زیادہ چاہتا ہے۔ (۵) طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں (۶) ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر اسلام لائے تو۔ آپ نے

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ چنانچہ ایک عیسائی مورخ حضرت حمزۃ کے اسلام لانے کا ذکر کر کے کہتا کہ اسی زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عمر بن الخطاب تھا اسلام لایا جس کے عظیم قد و قامت اور ہیبت اور بے انتہا جسمانی قوت اور بہادرانہ اور شجاعانہ دلیری نے اس کو حضرت حمزۃ کا ایک موزوں ساتھی اور جوڑ بنا دیا پھر کہتا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے محمد ﷺ کو نہایت تقویت ملی کوئی شخص پیغمبر خدا کے پاس جانے اور انہیں ایذا پہنچانے کی جرات نہ رکھتا تھا عمر اور حمزہ دونوں خوفناک دلیران جنگ اور مردان میدان کی نگاہوں کے خوف سے لوگ خوف کھاتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء ۱۱۳ تا ۱۱۴

۲) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱

۴) تاریخ الخلفاء : ۱۱۰، طبقات بن سعد: ۱۹۳/۳، سیرت ابن ہشام: ۲۷۷/۱، عیون الاثر لابن سید الناس: ۱۲۶/۱

۶،۵) المصدر السابق

متن

وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا ممن غلظ علینا ورددنا علیه بعض

besturdubooks.wordpress.com

مـاياتی به رواه ابن سعد عن اسـلـم مـولی عمرؓ قال اسلم مولی عمر فی ذی الحجة من السنة السـادسة من النبوة وهو ابن ست وعشر ين سنة رواه ابن سعد عن قيس قال سمعت سعيد بن زيـد بن عمر و بن نفيل فی مسجد الكوفة يقول والله لقد رايتنی وان عمر لموثقی علی الاسلام قبـل ان يسـلـم عـمـرولو ان احد ا ارفض للذی صنعتم بعثمان لكان رواه البخاری عن زيد بن عبـدالـله بن عمر عن ابيه قال بينا هو فی الدار خائفا اذجاء ه العاص بن وائل السهمی ابو عمرو و عـلـيـه حلة حبرة وقميص مكفوف بحرير و هو من بنی سهم وهم حلفائنا فی الجاهلية فقال له مابالک؟ قال عمرقد زعم قو مک انهم سيقتلو ننی ان اسلمت

ترجمہ

اسے ظاہر کیا اور اس کی طرف کھلم کھلا دعوت کی ہم لوگ حلقہ باندھ کر کعبہ کے گرد بیٹھنے لگے اور بدون روک ٹوک طواف کرنے لگے اور جنہوں نے ہم پرسختی کی تھی ان سے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ وہ کرتے تھے اب ہم بھی کچھ کچھ ردکرنے لگے۔ (۱) ابن سعد حضرت عمر کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ۲۶ برس کی عمر میں نبوت کے چھ برس بعد ذی الحجہ کے مہینے میں مسلمان ہوئے (۲) بخاری میں قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تھے خدا کی قسم مجھے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمر نے اپنے اسلام سے پہلے مجھے دین اسلام پر ثابت اور برقرار رہنے کی تاکید کی اور اب تمنے جو عثمان کے حق میں کیا ہے اس سے اگر کوہ احد اپنی جگہ سے ٹلجاوے تو سزاوار ہے (۳) ۔ بخاری میں زید بن عبداللہ بن عمر حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ قریش کے خوف سے گھر میں خفیہ تھے یکا یک عاص بن وائل سہمی ، ابوعمرو بن العاص آپ کے پاس آیا اور اس پر ایک حلہ یمانی چادر کا اور ایک کرتا جسکے حاشیے حریر سے محفوظ تھے موجود تھا اور قبیلہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا حلیف تھا اس میں سے تھا عمرؓ نے آکر کہا تیرا کیا حال ہے آپ نے فرمایا۔ تیری قوم کا گمان ہے کہ اگر میں اسلام کو ظاہر کروں تو مجھے۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ یعنی ناحق ان کا خون اپنی گردنوں پرلیا اور بدون کسی شرعی حرمت کے ان کے قتل کے مرتکب ہوئے اگر اس قتل کی وجہ سے احد پہاڑ گر پڑتا تو لائق تھا سعید بن زید کی اس سے غرض صرف اپنے زمانہ اور اس زمانہ کا موازنہ کرنا تھا کہ دیکھو اس زمانہ میں بیدین لوگ بھی اسلام کی حرمت اور عزت کرتے تھے اور آج مسلمان مسلمان کو حقیر وذلیل سمجھ کر کھائے جاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد :۳/۶۷، ۶۸، تاریخ الخلفاء :۱۱۵، زرقانی: ۱/۲۷۲

۲) صحیح البخاری: ۱/۵۴۵

متن

قال لا سبيل اليک بعد ان قالها امنت فخرج العاص فلقى الناس قد سال بهم الوادى فقال اين تريدون قالو انريد هذا ابن الخطاب الذى قد صبا فقال لا سبيل اليه فكر الناس رواه البخارى **عن** عبدالله بن عمرقال ماسمعت عمرلشيئ قط يقول انى لا ظنه كذاالاكان كما يظن بينما عمرجالس اذمربه رجل جميل فقال لقد اخطأظنى وان هذا على دينه فى الجاهلية اولقد كان كاهنهم على الرجل فدعى له فقال له ذلک فقال مارايت كاليوم استقبل به رجل مسلم قال فانى اعزم عليک الا ما اخبرتنى قال كنت كاهنهم فى الجاهلية قال فما اعجب ماجائتک به جنيتک قال بينما انايوما فى السوق اذجاءتنى اعرف فيها الفزع قالت:

الم ترالجن وابلاسها ويأسهامن بعد انكاسها

ولحوقها بالقلاص واحلاسها

قال عمر صدق بينما انانائم عند الهتهم اذجاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم اسمع صارخاقط أشد صوتامنه يقول يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ماوراء هذا ثم نادى يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله فقمت فمانشبناأن قيل هذا نبى رواه البخارى

ترجمہ

فوراً قتل کرڈالیں وہ بولا ان کو تیرے قتل سے کچھ فائدہ نہیں عمر کہتے ہیں کہ اس کے اس کہنے کے بعد میں بے خوف ہوگیا پس وہاں سے عاص نکلا اور لوگوں سے اس حال میں ملاقات کی کہ مکہ کی وادی اُن سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، سو عاص اُن سے بولا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا ابن الخطاب بے دین ہوگیا ہے اس کے پاس جانا چاہتے ہیں عاص بولا اسے ایذا پہنچانے کی تمہیں طاقت نہیں یہ سن کر لوگ واپس لوٹ گئے (۱)۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے عمر کو کسی

besturdubooks.wordpress.com

چیز کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میں اسے ایسا گمان کرتا ہوں مگر جیسا وہ گمان کرتے ویسا ہی ہوتا تھا ایک وقت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت مرد ان کے پاس سے گذرا آپ نے فرمایا میرا گمان خطا پر ہے یا تو یہ شخص اپنی قوم کے دین پر جو جاہلیت میں تھا باقی ہے یا ان کا کاہن ہے۔ اس مرد کو میرے پاس لاؤ پس لوگوں نے اسے بلایا حضرت عمر نے اس سے پھر وہ تقریر۔ جو اس کے پیٹھ پیچھے بیان کی تھی، پیش کی۔ اس نے کہا میں نے آپ آج کے دن سے کوئی چیز عجیب زائد نہیں دیکھی کہ ایک مسلمان مرد اس کلام کیساتھ آگے لایا گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اس نے کہا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاھن تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو جن خبر لاتے تھے اس سے کون سی خبر عجیب خبر ہے اس نے کہا کہ میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ جن میرے پاس آیا میں اس میں خوف کے آثار دیکھتا تھا کہنے لگا کیا تو جنوں کی اور ان کی ناامیدی کو جو آسمان سے پلٹنے کے بعد حاصل ہوئی اور ان کا اونٹنیوں اور ان کے پالانوں سے ملنا نہیں دیکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا سچ کہا میں بھی ایک وقت ان کی بتوں کے پاس سوتا تھا یکایک ایک شخص نے ایک بچھڑے کو لا کر ذبح کیا اور اس کے ساتھ ایک چیخنے والا ایسا چیخا کہ اس کی آواز سے زیادہ زوردار میں نے کبھی کسی چیخنے والے کی آواز نہ سنی تھی وہ کہتا تھا کہ اے جلیح ایک شخص کا نام ہے۔ ایک امر مراد کو پہنچنے والا ہے ایک فصیح آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ آواز سن کر لوگ اس پر جھپٹے میں نے کہا جو چیز اس پردہ کے پیچھے ہے جب تک مجھے اچھی طرح معلوم نہ ہوگی یہاں سے نہ نکلوں گا۔ اتنے میں پھر کسی نے آواز بلند کی انہیں لفظوں کے ساتھ پکارا میں وہاں سے کھڑا ہو گیا ہم دونوں وہاں ٹھہرے رہے تھے کہ سنا گیا یہ نبی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ اس حدیث کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی طبیعت پر اسلام لانے سے پہلے کچھ نہ کچھ اسلام کا اثر موجود تھا اور اسلام لانے سے پہلے اسلام کی صداقت کا ایک غیر محسوس اثر دل میں رکھتے تھے مگر مسلمانوں کی مخالفت اور اسلام کی توہین وتذلیل یہ ایک مخفی اثر مٹا نہیں سکتا تھا کیونکہ آبائی دین کی غیرت وحمیت اور اپنے قبیلہ اور مذہب کے دباؤ سے یہ پوشیدہ خیال کا رہنا۔ کچھ بعید نہیں غرضیکہ حضرت عمرؓ اسلام سے پہلے حق ضرور کہتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۴۵/۱،فتح الباری:۱۳۵/۷ ،صحیح البخاری: ۵۴۶/۱،فتح الباری:۱۳۸/۷ ،زرقانی شرح مواھب: ۲۷۶/۱

فصل فی هجرته

عن علی قال ماعلمت احداهاجر الا مختفیا الاعمر بن الخطاب فانه لما هم بالهجرة

besturdubooks.wordpress.com

تقلد سيفه وتنكب قوسه وانتضى في يده اسهما واتى الكعبة واشراف قريش بفنائها فطاف سبعا ثم صلى ركعتين عند المقام ثم اتى حلقهم واحدة واحدة فقال شاهت الوجوه من اراد ان تثكله امه وييتم ولده وترمل زوجته فليا تني وراء هذا الوادى فما تبعه منهم احد رواه ابن عسا كر

عن البراء قال اول من قدم علينا من المهاجرين مصعب بن عمير ثم ابن ام مكتوم ثم عمر بن الخطاب في عشرين راكبا فقلنا ما فعل برسول الله ﷺ قال هو على اثرى ثم قدم رسول الله ﷺ وأبوبكرؓ معه رواه ابن عسا كر قال النووى شهد عمر مع رسول الله ﷺ المشاهد كلها وكان ممن ثبت معه يوم احد

فصل

حضرت عمرؓ کی ہجرت کے بیان میں

ابن عساکر حضرت علی سے روایات کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کے سوا ہم نے کسی کو نہیں جانا کہ علی الاعلان ہجرت اختیار کی ہو سب نے خفیہ ہجرت کی مگر جب عمر نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لٹکائی اپنی کمان کندھے پر لگائی اور ترکش سے تیر کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں آئے اس وقت قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے سو آپ نے سات مرتبہ طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حلقہ میں آ کر فرمایا تمہارے منہ برے ہوں جسے اپنی ماں کو بے فرزند کرنا اپنی اولاد کو یتیم چھوڑنا اپنی جو بیوی کو بیوہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھ سے ملاقات کرے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پس ان میں سے کسی نے حضرت عمرؓ کا پیچھا نہ کیا۔ (۲) ابن عساکر حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے پھر ابن ام مکتوم ان کے بعد عمر بن الخطاب بیس آدمیوں سمیت سوار ہو کر آئے ہم نے کہا رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا وہ میرے پیچھے پیچھے تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ آئے۔ (۳) نووی کہتے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کل مقاموں میں حاضر رہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد میں ثابت قدم رہے۔ (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ کی ہجرت میں ایک مورخ کا قول نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ عیاش و ہشام کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف چل نکلے ہشام کو اس کے کنبہ نے ہجرت سے باز رکھا۔ اور چند دن بت پرستی پر مجبور کر دیا حضرت عمر کہتے ہیں میں اور

besturdubooks.wordpress.com

عیاش تنہا چل نکلے مگر ابوجہل پیچھے پیچھے مدینہ پہنچا اور عیاش سے کہا کہ تیری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تیرا منہ نہ دیکھے گی سایہ میں نہ بیٹھے گی اور بالوں میں تیل نہ لگائے گی۔ اس وقت میں نے عیاش سے کہا کہ تجھے دین سے برگشتہ کرنے کی یہ ایک نئی چال ہے اس نے کہا کہ میں دین سے نہیں پھر سکتا اپنی ماں کی قسم تڑوا کر چلا آتا ہوں مگر ابھی مکہ نہ آنے پایا تھا کہ اس کے ہمراہیوں نے رسی سے جکڑ کر مکہ میں لا ڈالا اور روک لیا۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء: ۱۱۵

۳) تاریخ الخلفاء: ۱۱۶

۴) المصدر السابق

فصل

فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم فی ترجمة الصدیقؓ

عن أبی هریرة قال قال رسول الله ﷺ بینا انا نائم رایتنی فی الجنة فاذا امرأة تتوضا الی جانب قصر قلت لمن هذا القصر قالو العمر فذكرت غیرته فولیت مدبرا وبكی وقال أعلیك أغاریا رسول الله! (۱) رواه الشیخان **عن** أبی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لقد كان فیما قبلكم من الامم ناس محدثون فان یكن فی امتی احد فانه عمر ای ملهمون رواه البخاری **عن** ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر و قلبه وقال ابن عمر مانزل بالناس امر قط فقالوا وقال الانزل فیه القرآن علی نحو ما قال عمر رواه الترمذی **عن** عقبه بن عامر قال قال رسول الله لو كان بعدی نبی لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذی **عن** عائشة قال قال رسول الله انی لا نظرالی

فصل

ان حدیثوں میں جو حضرت عمرؓ کی فضیلت میں وارد ہیں، اس فصل میں وہ حدیثیں مذکور نہ ہونگی جو صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں ایک دفعہ سو رہا تھا اسی حال میں میں نے اپنے

besturdubooks.wordpress.com

کو جنت میں دیکھا کہ اچانک ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی اور وہاں سے پلٹ آیا حضرت عمر یہ سن کر رونے لگے اور عرض کی کیا آپ کو مجھ ہی پر غیرت آئی یا رسول اللہ (۲) بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے پہلی امتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو عمرؓ ہی ہونگے۔ (۳) ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا (۴) ابن عمر کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ اترا کہ اس میں لوگوں نے اور عمر نے کلام کیا ہو مگر قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موفق اترا۔ (۵) اور حاکم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ کے متعلق تردد وشک نہیں ہے اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور جس وقت ایسے لوگوں کا اگلی امتوں میں وجود ہے تو اس امت میں بدرجہ اولیٰ ہوں گے بلکہ اس سے مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسا کہ عرف میں بولا کرتے ہیں کہ اگر کوئی میرا دوست ہوتا تو فلان ہوتا اس سے مراد اختصاص فلانے کا کمال دوستی کے ساتھ ہے۔

۴۔ یعنی حضرت عمرؓ جو بات کہتے ہیں حق سے خالی نہیں ہوتی اور ان کا دل کمال حق سے بھرا ہوا ہے

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری : ۵۲۰/۱ ، صحیح مسلم : ۲۷۵/۲ ،ابن ماجه : ۱۱

۳) تاریخ الخلفاء از علامه سیوطیؒ : ۱۱۷

۵) جامع الترمذی : ۲۰۹/۲

۶) المصدر السابق

متن

شیاطین الجن ولانس قد فروا من عمر رواه الترمذی عن ابی بن کعب قال قال رسول الله ﷺ اول من یصافحه الحق عمر و اول من یسلم علیه رواه ابن ماجة عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول الله یقول ان الله وضع الحق علی لسان عمر یقول به رواه ابو داؤد و ابن ماجة والحاکم عن أبی هریرة قال قال رسول الله ان الله جعل الحق علی لسان عمر و قلبه رواه احمد والبزار رواه الطبرانی عن عمر بن الخطاب وبلال و معاویه وام المومنین

besturdubooks.wordpress.com

عائشه ورواه ابن عساکر عن ابن عمر عن علی قال کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینة تنطق علی لسان عمر رواه ابن منیع مسنده عن ابن عمر قال قال رسول الله عمر سراج اهل الجنة رواه البزار ورواه ابن عساکر من حدیث ابی هریرة وصعب بن جثامة عن قدامة بن مظعون عن عثمان بن مظعون قال قال رسول الله ﷺ

ترجمہ

جن دانش کی شیطانوں کو کہ وہ عمر سے بھاگ گئے۔(۱)ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ جس سے مصافحہ کریگا اور سب سے اول جس پر سلام پڑے گا وہ عمر ہیں۔(۲)ابوداؤد ابن ماجہ حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بلاشبہ حق تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے اور وہ اس حق کے ساتھ کہتے ہیں۔(۳)احمد اور بزار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا۔(۴)اس روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور بلال اور معاویہ اور ام المومنین عائشہ سے اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ابن منیع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد اس میں شک نہ کرتے تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمرؓ کی زبان پر گویا ہے۔بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمر جنتیوں کے چراغ ہیں۔یہ ہی روایت ابوہریرہ اور صعب بن جثامہ سے مروی ہے۔(۵)بزار قدامہ بن مظعون سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

اگرچہ حضرت عمرؓ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے ۶ سال بعد مسلمان ہوئے جب کہ بہت سی صحابہ ان سے پہلے فوت ہو چکے تھے مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور ان کا توسط اور نبی کریم ﷺ کے درمیان نشر علوم اور ترویج فنون میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں وہ گو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مفضول تھے مگر آخر میں ان کے سہم و شریک بن گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں امروں کو بخوبی بیان کیا امر اول میں اس طرح کہ جب شخص میں آپس میں تکرار ہوئی تو حضرت نے عمر بن خطابؓ کو خطاب فرمایا اور رویائی قلیب کی روایت میں حضرت عمرؓ کو فضیلت حاصل ہوئی۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۰، کنز العمال: ۳۲۷۲۱

۲) ابن ماجه: ۱۱، مستدرک حاکم: ۴۵۰۱

besturdubooks.wordpress.com

۳) سنن ابی داؤد :۲/۱۱/۴
۳) تاریخ الخلفاء :۱۱۷
۴) صحیح ابن حبان: ۶۸۸۹ ،تاریخ الخلفاء :۱۱۸

متن

هـذا غـلـق الفتنة واشار بيده الى عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة با ب شديد الغلق ما عاش هـذا بين اظهر كم رواه البزار عن ابن عبـاس قـال جاء جبرئيل الى النبى ﷺ وقـال أقرى عمر السـلام واخبـره ان غضبه عز ورضاه حكم رواه الطبرانى فى الاوسط عن عائشة ان النبى قال ان الشيطان يفرق من عمر رواه ابن عسا كر عن بريدة ان النبى ﷺ قال ان الشيطان يفرق منک يا عـمـر رواه احمد و اخرج ابن عسا كر عن ابـن عبـاس قال قال رسول الله ﷺ مـافى السماء مـلـك الاوهـويـوقـر عمر ولا فى الارض شيطان الا وهو يفرق من عمر عن أبـى هـريرة قال قال رسول الله ﷺ الـحـق بعدى مع عمر حيث كان رواه الطبرانى فى الاوسط عن سديسة قالت قال رسول الله ﷺ ان الشيطان لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لو جهه رواه الطبرانى

ترجمہ

یہ فتنہ کے دروازہ کا بند ہونے کا سبب ہے اور حضرت عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ تم میں اور فتنہ میں ہمیشہ دروازہ سخت بندر ہے گا۔ جب تک یہ شخص تم میں زندہ رہے گا۔(۱) طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے رسول خدا کے پاس آ کر کہا آپ عمر پر سلام پڑھیئے اور خبر دید یجیے کہ ان کا غصہ عزیز انکی رضا حکم ہے۔(۳) ابن عسا کر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شیطان عمر سے خوف کرتا ہے۔(۴) احمد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان بلاشبہ خوف کرتا ہے ابن عسا کرابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایسا فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نہ کرتا ہو اور نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے جو ان سے نہ ڈرتا ہو۔(۵) طبرانی ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے جہاں کہیں وہ ہوں (۶) طبرانی سدیسہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے عمر اسلام لائے ہیں اس وقت سے جب شیطان انسے ملتا ہے تو منہ کے بل گر پڑتا ہے۔(۷)

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی حضرت عمرؓ کی زندگی کا سد فتنہ کا باعث ہے کہ جب تک کہ وہ زندہ رہینگے فتنہ سر نہ اٹھائیگا اور ان کی وفات کے بعد طرح طرح کے فتنہ وفساد واقع ہوں گے۔ یہ حدیث حضرت عمرؓ کی صلابت دین اور استمرار حال پر دلالت کرتی ہے چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے یعنی شیطان جب آپ کو دیکھتا ہے تو فوراً بھاگتا ہے مگر قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بھی احتمال ہے کہ بطور ضرب المثل کہا گیا ہو اور معنی یہ ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے شیطان کا راستہ بند کر دیا اور آپ نیکی کے راستہ پر چلے پس جو چیز شیطان کو دوست رکھتی تھی حضرت عمرؓ اس کی مخالفت کرتے ہیں مگر پہلے معنی زیادہ صحیح ہیں۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۱۸
۳) المرجع السابق
۴) المرجع السابق
۵) المرجع السابق
۶) تاریخ الخلفاء: ۱۱۹
۷) تاریخ الخلفاء: ۱۱۹، کنز العمال: ۳۲۷۱۹

متن

عن ابی بن کعب قال قال رسول الله قال لی جبرئل لیبک الاسلام علی موت عمر رواه الطبرانی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان الله باهی بالناس عشیة عرفة عامة وباهی بعمر خاصه وانه لم یبعث الله نبیا الا کان فی امته محدث وان یکن فی امتی منهم احد فهو عمر قالوا یا رسول الله کیف محدث قال تتکلم الملائکة علی لسانه روه الطبرانی واسناده حسن

فصل فی اقوال الصحابة و السلف فیه

قال أبوبکر الصدیق ماعلی ظهر الارض رجل احب الیّ من عمر رواه ابن عسا کر وقیل لا بی بکر فی مرضه ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر؟ قال اقول له قدولیت علیهم خیر هم رواه ابن سعد **قال** علیؓ اذا ذکر الصالحون فحیهلا بعمر ما کنا نبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھ سے جبرائیلؑ نے کہا البتہ عمر کی موت پر اسلام روئیگا۔(۱) طبرانی حسن سند کے ساتھ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جس نے عمر کو غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن تمام لوگوں سے عموماً اور حضرت عمرؓ سے خصوصاً فخر کیا خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو مخلوق پر نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں ایسے شخص جن پر الہام ہوا ہے (۲) ضرور تھے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو عمر ہے۔ لوگوں نے پوچھا اے حضرت (محدث) کے کیا معنے اور کسے کہتے ہیں۔ (۳) فرمایا جس کی زبان پر فرشتے بولیں۔

فصل

حضرت عمرؓ کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال

ابن عساکر سے روایت ہے کہ ابُوبکر صدیق نے فرمایا روئے زمین پر عمر سے زیادہ مجھے اور کوئی آدمی دوست نہیں (۱) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابُوبکر سے ان کی بیماری میں لوگوں نے کہا آپ نے عمر کو خلیفہ تو بنایا مگر جب خدا پوچھے گا تو کیا جواب دیگا۔ فرمایا میں عرض کرونگا (اے خدا) میں نے ان کے بہترین شخص کو ان پر والی بنایا (۲)۔ طبرانی اوسط میں علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نیک بخت لوگ ذکر کئے جاویں تو عمر کو اول ضرور ذکر کرنا چاہئے۔ ہم اس بات کو دور نجانتے تھے کہ عمر کی زبان پر

تحقیقات وتعلیقات

(۲) اس روایت سے حضرت عمرؓ کی صائب الرائے اور پختگی دماغ ثابت ہوتی ہے دنیوی امور میں بھی ان کی رائے اور ان کا مشورہ ایسا مفید اور مناسب ہوتا تھا جیسا کہ ایک دن لڑائی کے موقع پر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو چکی تھیں اور بھوک سے بیتاب ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ سے اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے کی اجازت مانگی حضور کا ارادہ حکم فرمانے کا تھا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ اگر ہم اپنی سواریوں کو اب ذبح کر لیتے ہیں تو آئندہ بھوکے اور پیاسے دشمنوں سے کس طرح لڑائی کر سکیں گے آپ نے فرمایا پھر تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے عرض کیا سارے لشکر کا کھانا جمع کر کے ایک جگہ اکٹھے ہو کر کھالیں حضرت نے ایسا ہی کیا پس حضرت عمرؓ کی یہ تدبیر ایسی کارگر ہوئی کہ کوئی شکایت باقی نہ رہی۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۱۲۰، طبقات بن سعد: ۷۲/۳

besturdubooks.wordpress.com

متن

رواه الطبرانی فی الاوسط **عن** ابن عمر مارأیت احد اقط بعد رسول الله ﷺ من حین قبض أجدّ ولا اجود من عمر رواه بن سعد **عن** عبدالله بن مسعود لو ان علم عمر وضع فی کفة میزان ووضع علم احیاء الارض فی کفة لرجح علم عمر بعلمهم ولقد کانوا یرون انه ذهب بتسعة اعشار العلم رواه الطبرانی فی الکبیر والحاکم **وقال** حذیفة والله ما اعرف رجلا لا تاخذه فی الله لومة لائم الا عمر وقال معاویة اما أبوبکر فلم یرد الدنیا ولم ترده واما عمر فارادته الدنیا ولم یردها واما نحن فتمرغنا فیها ظهرالبطن أخرجه الزبیر بن بکار فی الموافقات **وقال** جابر دخل علیٌّ علی عمر وهو مُسجیّ فقال رحمة الله علیک ما من احد احبّ الیّ من أن ألقی الله بما فی صحیفته بعد صحبة النبی ﷺ من هذا المسجیّ رواه الحاکم

ترجمہ

سکینہ گویا ہوتا ہے۔(۱) ابنِ سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے بعد جسوقت سے آپ نے وفات پائی میں نے کبھی کسی کو حضرت عمر سے زائد کوشش کرنیوالا اور نیک کہیں نہیں دیکھا۔(۲) طبرانی کبیر میں اور حاکم اپنی مسند میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عمر کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں اور تمام اہل زمین کے زندوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جاوے تو عمر کا علم ان کے علم پر ترجیح رکھے گا اور بلا شبہ صحابہ جانتے تھے کہ عمرؓ علم کے نو دسویں لے گئے اور ایک دسواں حصہ چھوڑ گئے۔(۳) حذیفہؓ کہتے ہیں بخدا میں سوائے عمر کے اور کسی آدمی کو ایسا نہیں جانتا کہ اسے اللہ کے دین میں ملامت کرنے والی کی ملامت کے خوف نے نہ پکڑا ہو۔(۴) زبیر بن بکار موافقات میں معاویہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے نہ تو دنیا کو چاہا نہ دنیا نے آپ کی طرف التفات کیا، مگر حضرت عمر نے گو دنیا نہ چاہی ہاں دنیا نے آپ کو چاہا۔ اور ہم تو بالکل دنیا میں پھنسے اور مل گئے، حاکم جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ پر اس حال میں داخل ہوئے کہ ان پر کپڑا ڈال دیا گیا تھا سو آپ نے فرمایا تم پر خدا کی رحمت ہو مجھے اس کپڑا پڑے ہوئے سے زائد اور کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات کروں اس چیز کے ساتھ جو اس کے صحیفہ میں ہے بعد صحیفہ رسول خدا کے (۵)

تخریج احادیث

۱. ۲) تاریخ الخلفاء: ۱۲۰

۳. ۴. ۵) تاریخ الخلفاء: ۱۲۰

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

(۳) حضرت حذیفہؓ کا قول ہے کہ گویا لوگوں کا علم کوٹ کوٹ کر حضرت عمرؓ کی گود میں بھر دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا کہ میں نے کسی کو اللہ کے کام میں حضرت عمرؓ کے سوا ایسا نہیں دیکھا کہ لوگوں کی ملامت سے بے خوف رہا ہو حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ عمر فہم کی تیزی میں یکتا تھے امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چھ آدمیوں میں قضا تھی تین مدینے، تین کوفہ، مدینہ میں حضرت عمر، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور کوفہ میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰؓ تھے، حضرت مسروقؒ کا قول ہے کہ اصحاب رسول اللہؐ میں سب سے بڑے عالم حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زین بن ثابت اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم تھے۔

متن

وقال ابن مسعود اذاذكر الصالحون فحيهلاً بعمر، ان عمر كان اعلمنا بكتاب الله وافقهنا في دين الله رواه الطبراني والحاكم عن عميربن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال لكعب الاحبار كيف تجد نعتي قال اجد نعتك قرناً من حديد قال وما قرن من حديد؟ قال أمير شديد لا تاخذه في الله لومة لائم قال ثم مه؟ قال ثم يكون من بعدك خليفة يقتله فئة ظالمة قال ثم مه قال ثم يكون البلاء رواه الطبراني عن مجاهد قال كنا نتحدث ان الشيا طين كانت مصفدةً في امارة عمر فلما اصيب بُثّت رواه ابن عسا كر عن سالم بن عبدالله قال ابطا ء خبر عمر على ابي موسىٰ فاتي امرأ ة في بطنها شيطان فسالها عنه فقالت حتي يجيئني شيطاني فجاء فسالته عنه فقال تركته مؤتزرابكساء يهنأ

ترجمہ

ابن مسعود کہتے ہیں جب نیکوں کا ذکر ہو تو عمر سے شروع کرو کیونکہ حضرت عمر ہم سب سے کتاب اللہ زائد جانتے تھے (۱) اور اللہ کے دین میں ہم سب میں، بہت بڑے فقیہ تھے، (۲) طبرانی میں عمرو بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کعب الاحبار سے فرمایا تو نے میرا وصف (اگلی کتابوں میں) کیوں کر پایا (کعب نے) کہا میں آپ کی تعریف یوں پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا پہاڑ ہے، فرمایا اس کے کیا معنی، کہا سخت سردار جسے اللہ کے دین میں ملامت کرنے والے کی ملامت نہ پکڑے، عمر نے فرمایا پھر اس کے بعد کیا ہوگا کہا آپ کے بعد ایک اور خلیفہ ہوگا جسے ظالم جماعت قتل کرے گی، آپ نے فرمایا

besturdubooks.wordpress.com

پھر کیا ہوگا، کہا پھر تو جدال وقتال اور فتنے واقع ہونگے (۳) ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کئے جاتے تھے کہ شیاطین عمر کی خلافت میں مقید تھے سو جب آپ شہید ہو گئے تو وہ پراگندہ ہو کر پھیل گئے ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ پر حضرت عمر کی خبر نے دیر کی سو وہ ایک عورت کے پاس جسکے پیٹ میں شیطان تھا آئے اور عمر کی خبر پوچھنے لگے عورت نے کہا جب تک شیطان آئے (تم ٹھہر جاؤ) جب شیطان آیا تو اس نے عمر کی خبر پوچھی شیطان بولا میں عمر کو چادر کا تہ بند باندھتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں، اور وہ خیرات کے

تخریج احادیث

۳.۲) تاریخ الخلفاء : ۱۲۱

تحقیقات وتعلیقات

۱) فقہ کی دونوں حیثیتیں مسائل شریعت اور احکام تشریعی کی تخریج اور احکام قانونی کے واسطے حضرت عمر کا علم اور قابلیت نہایت ہی شایان اور اعلیٰ درجہ کا تھا حضرت عمرؓ نے مسائل تشریعی اور غیر تشریعی کے لحاظ سے بعض مسائل میں خاص اجتہاد کیا اور رسول خدا کے احکام کے منشاء کو سب سے بہتر جاننے کے اعتبار بعض وقتوں میں کوئی ضروری تغیر وتبدل کیا حج اور نکاح کے متعہ کو قطعاً حرام کر دیا، ام ولد کی بیع کو بالکل منع کر دیا یہ اجتہاد حضرت عمرؓ کا فی الواقع آنحضرت کی منشاء مبارک کے مطابق تھا۔

متن

ابل الصدقة وذاک رجل لایراه شیطان الاخر لمنخریه الملک بین عینیه وروح القدس ینطق بلسانه رواه ابن عساکر

ترجمہ

اونٹ تقسیم کر رہے ہیں اور عمر ایک ایسے آدمی ہیں کہ جب شیطان انہیں دیکھتا ہے تو نتھنوں کے بل گر پڑتا ہے ایک فرشتہ ان کی آنکھوں کی درمیان اور روح القدس (جبرئیل) اس کی زبان پر بولتا ہے (۱)

فصل

قال سفیان الثوری من زعم ان علیا کان احق بالولایة من ابی بکر فقد أخطأ وخطّأ ابو بکر وعمر والمهاجرون والانصاروقال ابو اسامة اتدرون من أبوبکر وعمر ؟ هما اب الاسلام وامه قال جعفر الصادق انابری ممن ذکر ابا بکر و عمر الا بخیر

besturdubooks.wordpress.com

فصل

سفیان ثوری کہتے ہیں جو اس بات کا گمان کرے کہ حضرت علی حضرت ابوبکر وعمر سے خلافت کے زائد مستحق ہیں میں تو اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا (۲) ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابوبکر وعمر کون ہیں وہ اسلام کے ماں باپ ہیں (۳) امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ جو حضرت ابوبکر وعمر کو بھلائی سے یاد نہ کرے میں اس سے بیزار ہوں (۴)

فصل فی موافقات عمر رضی الله عنه

قد أوصلها بعضهم الى اكثر من عشرين عن مجاهد قال كان عمر يرى الراى فينزل به القرآن رواه ابن مرد ويه **عن** عليؓ قال ان في القران لرأياً من رأى عمر رواه ابن عسا كر **عن** ابن عمر مرفوعاقال ماقال الناس في شي وقال فيه عمر الاجاء القران بنحو ما يقول عمر رواه ابن عسا كر **عن** عمر قال وافقت

فصل

حضرت عمرؓ کے موافقات کے بیان میں

بعض محدثین نے بیس سے زائد جمع کیے ہیں۔(۱) ابن مردویہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی رائے لگاتے تو اللہ تعالیٰ اس باب میں قرآن اتارتا۔(۲) ابن عساکر علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں عمر کی رائے میں سے ایک رائے ہے (۳) ابن عساکر ابن عمر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شہر میں لوگوں نے اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے قول کی موافق آیا۔(۴) مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۲۲

۲، ۳، ۴) المصدر السابق

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

(۵) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس مقام میں تین چیزوں کی تحقیق سے زیادتی کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ ان کے علاوہ کئی چیزوں میں ان کو مواقفت حاصل ہوئی چنانچہ ان میں سے ایک بدر کا قصہ مشہور ہے اسی طرح منافقوں پر نماز پڑھنے کا بھی قصہ مشہور ہے ہم نے جہاں تک ان کے موافقات کا تتبع کیا ہے تو پندرہ معلوم ہوئے ہیں صاحب ریاض النضرۃ فرماتے ہیں کہ نو تو اس میں سے لفظی ہیں اور چار معنوی اور دو توریت میں ہیں اسی طرح اور علماء نے اس سے زائد بیان کئے ہیں، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں بیس سے زائد بیان کئے ہیں اور تقریباً بیس اکیس اس کتاب میں بھی مذکور ہیں۔

متن

ربی فی ثلاث: فی الحجاب وفی اساری بدر وفی مقام ابراهیم ففی هٰذا الحدیث خصلة رابعة رواه مسلم **عن** انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت هذه الآیة ولقد خلقنا الا نسان من سلالة من طین فلما نزلت قلت انا:" فتبارک الله احسن الخالقین " فنزلت"فتبارک الله احسن الخالقین"(المومنون:۱۲) **وفی** فضائل الامامین لا بی عبدالله الشیبانی قال :وافق عمر ربه فی احد وعشرین موضعا:قصة عبدالله بن ابی قال عمر لما تو فی عبدالله بن ابی دعی رسول الله ﷺ للصلوة علیه فقام الیه فقمت حتی وقفت فی صدره فقلت یا رسول الله أوعلی عدو الله ابن ابی القائل یوم کذاو کذ افو الله ماکان الایسیراحتی نزلت : "ولا تصل علی احد منهم مات ابد اولاتقم علی قبره" الآیة "ویسئلونک عن الخمر والمیسر "الآیة و"یا ایها الذین امنو الا تقربو ا"

ترجمہ

پردہ میں بدر کے قیدیوں میں اور مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں (۱) انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں اپنے رب سے چار چیزوں میں موافق ہوا، جب یہ آیت (۱) "ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین" اتری تو میں نے کہا (۲) "فتبارک الله احسن الخالقین"، پس یہ آیت بعینہ اتری، ابوعبداللہ شیبانی فضائل امامین میں کہتے ہیں کہ حضرت عمر اکیس مواضع میں اپنے رب سے موافق ہوئے (۱) عبداللہ بن ابی کا قصہ عمر بن الخطاب کہتے ہیں جب عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مر گیا تو رسول خدا کو اس کی نماز کے لیے لوگوں نے بلایا سو آپ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور میں

besturdubooks.wordpress.com

بھی کھڑا ہوا (جب آپ نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا) میں آپ کے سینہ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے رسول خدا کیا آپ اللہ کے دشمن ابن ابی پر نماز پڑھتے ہیں جو فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہتا تھا۔ (عمر کہتے ہیں) بخدا تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی کہ یہ آیت اتری (۳) ولا تصل علی احدمنهم مات ابداً ولا تقم علی قبره الخ (۴) یسئلونک عن الخمر والميسر (۵) ياايهاالذين امنوا لا تقربوا الصلوة

تحقیقات وتعلیقات

(۱) ہم نے آدمی کو کھن کھناتی مٹی سے بنایا۔ (۲) بس برکت والا اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے (۳) یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر نماز مت پڑھو اگر وہ مرجائے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے کبھی کسی منافق پر نماز نہ پڑھی اور نہ کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ انہیں ہم میں سے اٹھالیا (۴) اے محمد ﷺ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ (۵) اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم: ۲/۱۰۶، کنزالعمال ۱۰۶/۱۲

متن

وانتم سكارىٰ الآية ولما اكثر رسول الله ﷺ الاستغفار لقوم قال عمر سواء عليهم فانزل الله سواء عليهم أستغفرت لهم أم لم تستغفر لهم'' الآية ،لما استشار رسول الله ﷺ الصحابة فی الخروج الی بدر اشار عمر بالخروج فنزلت:'' كما اخرجک ربک من بيتک بالحق'' الآية رواه الطبرانی عن ابن عباس ،لما استشار الصحابة فی قصة الا فک قال عمر من زوجكها يا رسول الله ﷺ؟قال الله، قال أفتظن ان ربک دلس عليک فيها ؟سبحانک هذا بهتان عظيم فنزلت كذلک وقصته فی الصيام لماجامع زوجته بعد الانتباه وكان ذلک محرما فی اول الاسلام فنزلت احل لكم ليلة الصيام الآية عن عبدالرحمن بن ابی ليلی ان يهود يا لقی عمر فقال ان جبرئيل الذی يذكره صاحبكم عدونا فقال له عمر من كان عدوا الله وملائكته ورسله و جبريل

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

وانتم سکاریٰ: (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم کے لیے بکثرت بخشش مانگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''ان کے لیے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے'' پس یہ آیت اتری (۱) سواء علیهم استغفرت لهم الخ (۶) جب رسول خدا نے بدر میں نکلنے کے لیے صحابہ سے مشورہ کیا تو حضرت عمر نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت اتری (۲) کما اخرجک ربک من بیتک بالحق ،اس کو طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے (۷) جب رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہ کی تہمت کے قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول! حضرت عائشہ کو آپ سے کس نے بیاہا فرمایا اللہ نے کہا کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ پر ان کا عیب پوشیدہ رکھا، اے خدا تجھے پاکی ہے یہ تو بڑا ہی بہتان ہے پس یہ ہی آیت (۳) (سبحانک هذا بهتان عظیم) اتری، (۸) روزوں کے قصہ میں جب کہ حضرت عمرؓ نے خبر ہونے کے پیچھے اپنی بیوی سے صحبت کی حالانکہ ابتدائے اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت (۴) احل لکم لیلة الصیام الرفث نازل ہوئی۔ (۹) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر سے مل کر کہا کہ جبرائیل جسے تمہارے صاحب (محمد ﷺ) ذکر کرتے ہیں، وہ ہمارے دشمن ہیں حضرت عمر نے فرمایا جو کوئی خدا اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرائیل

تحقیقات وتعلیقات

(۱) برابر ہے کہ ان کے لیے اے محمد ﷺ بخشش مانگے یا نہ مانگے اللہ تو ان کو ہرگز بخشنے والا نہیں ہے۔

(۲) یعنی جس طرح تجھ کو تیرے رب نے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا۔ (۳) یعنی تجھ کو پاکی ہے اے خدا یہ تو بڑا ہی بہتان ہے۔

(۴) یعنی تمہارے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع کرنا حلال کر دیا ابتدائے اسلام میں روزہ دار عشاء کی نماز سے پہلے یا جب تک وہ سوتا نہیں کھانا پینا جماع کرنا جائز تھا مگر عشاء کی نماز کے بعد یا سو کر اٹھنے کے بعد، کھانا پینا اور جماع کرنا حرام تھا حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے اس کے بعد بہت نادم ہوئے اور روتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور رات کا سارا واقعہ بیان کیا اتنے میں اور بھی کئی اس قسم کے واقعات بیان کیے گئے اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

متن

ومیکال فان الله عدو للکافرین فنزلت علی لسان عمر رواه ابن ابی حاتم عن أبی الاسود قال اختصم رجلان الی النبی ﷺ فقضی بینهما فقال الذی قضی علیه رُدّ نا الی عمر بن

besturdubooks.wordpress.com

الخطاب فاتيا اليه فقال الرجل قضى لى رسول الله ﷺ على هذا فقال رد نا الى عمر فقال أكذلك قال نعم فقال عمر مكانكما حتى اخرج اليكما فخرج اليهما مشتملا على سيفه فضرب الذى قال رُدّ نا الى عمر فقتله وادبر الآخرفقال يا رسول الله قتل عمر والله صاحبى فقال ماكنتُ اظن ان يجترئ عمر على قتل مومن فانزل الله:" فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم" الآية فاهدر دم الرجل وبرء عمر من قتله رواه ابن ابى حاتم وابن مردويه الا ستيذان فى الدخول وذلك انه دخل عليه غلامه وكان نا ئما فقال اللهم حرم

ترجمہ

اور میکائیل کا دشمن ہو سو خدا کا فروں کا دشمن ہے، پس حضرت عمر کے قول کے موافق یہ آیت اتری من کان عدوا لله و ملائكته الخ، اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے(۱۰) ابوالاسود سے روایت ہے کہ دو شخص نبی کے پاس جھگڑا لائے آپ نے ان دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی وہ کہنے لگا ہمیں عمرؓ کے پاس بھیج دیجئے چنانچہ وہ دونوں عمر ابن الخطاب کے پاس آئے، ایک شخص نے ان سے کہا جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے ڈگری دی اس نے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیج دیجئے آپ نے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا، یہ ٹھیک بات ہے اس نے کہا ہاں فرمایا یہیں ٹھہرے رہو جب تک میں تمھارے پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں ان کے پاس تلوار لیے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن الخطاب کی طرف بھیج دیجئے'' تو اس کے تلوار ماری اور قتل کر ڈالا (۱) دوسرا شخص بھاگا ہوا رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا کے قسم عمر نے میرے یار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کو قتل پر جرأت کریں پس یہ آیت فلا وربک لا یومنون الخ نازل ہوئی سو اس شخص کا خون رائیگاں گیا اور حضرت عمر اس کے قتل سے بری ہوئے اس کو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔(۱۱) گھر میں اجازت سے داخل ہونا اور یہ یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام ان پر ایسے وقت آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ سوتے تھے پس فرمایا اے اللہ بغیر اجازت کے ہم پر آنا حرام کردے۔

تحقیقات وتعلیقات

(۱) بعض مورخین کے قول میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ جن امور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہ اترتی تھی ان میں آپ حضرت عمر سے مشورہ لے کر ان کی رائے کے موافق کیا کرتے تھے چنانچہ شام کی لڑائی کی نسبت رسول خدا نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ تمہاری اس میں کیا رائے ہے حضرت عمر نے جواب دیا کہ اگر آپ پر وحی نازل ہوئی ہے تو شام کا ارادہ کیجئے اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب حکم خدا نازل ہو چکتا تو تمہاری رائے لینے کی ضرورت نہ تھی اس سے صاف

besturdubooks.wordpress.com

ظاہر ہے کہ حضرت عمر سے ان تمام چھوٹوں بڑے امروں میں مشورہ لیا جاتا تھا جن میں وحی کا نزول نہ ہوتا تھا، اس کے لیے اور بھی بہت سی اس قسم کی حکایتیں بیان کی گئی ہیں جن سے حضرت عمرؓ کی پختگی دماغ اور صواب رائے ہونا بخوبی ثابت ہوسکتا ہے۔

متن

الدخول فنزلت اٰیۃالاستیذان فی الیھود انھم قوم بُھت قولہ تعالی: ثلّۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین ،رفع تلاوۃ" الشیخ والشیخۃ اذازنیا الآیۃ ،قولہ یوم احد لما قال ابو سفیان أفی القوم فلان لانجیبنہ فوافقہ رسول اللہ ﷺ،عن سالم بن عبداللہ ان کعب الاحبار قال ویل لملک الا رض من ملک السماء فقال عمر الا من حاسبَ نفسہ فقال کعب والذی نفسی بیدہ انھا لفی التورٰۃ لتابعتھا فخرّ عمر ساجداً رواہ عثمان بن سعید الدار می

ترجمہ

سو آیت (۱) یا ایھاالذین آمنو الیستاذنکم الخ اتری (۱۲) یہود کی بابت کہ وہ ایک قوم بہونچکی ہے، (۱۳) یہ اللہ تعالیٰ کا قول ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآ خرین (۲) (۱۴) (۲) الشیخ والشیخۃ اذازنیا الخ اس کی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہے (۱۵) احد کے دن جب ابوسفیان نے کہا کیا کوئی قوم میں باقی ہے (عمرؓ نے رسول خدا سے کہا) آپ اسے کیوں نہیں جواب دیتے سو آنحضرت نے آپکی موافقت کی عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب احبار نے کہا آسمان کے بادشاہ کی طرف سے زمین کے بادشاہ کے لیے خرابی ہے، حضرت عمر نے فرمایا جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا کعب بولا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ جملہ توراۃ میں ہے آپ نے اس سے موافقت کی حضرت عمر یہ سن کر سجدے میں گر پڑے۔ (۴)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۱۲۳ تا ۱۲۵

فصل فی کراماتہؓ

عن ابن عمر قال وجّہ عمر جیشاورأس علیھم رجلا یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب جعل ینادی یا ساریۃ الجبل ثلاثاقدم رسول الجیش فسالہ عمر فقال یا أمیرالمومنین ھز منا فبینا نحن کذلک اذسمعنا صوتا ینا دی یاساریۃ الجبل

besturdubooks.wordpress.com

فصل

حضرت عمر کی کرامات کے بیان میں

دلائل النبوۃ میں بیہقی نے اور ابونعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف) بھیجا اور ان پر ایک مرد کو جسے لوگ ساریہ کہتے تھے، اُمیر بنایا پس ایک وقت حضرت عمر خطبہ پڑھتے پڑھتے چلا کر کہنے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے تین دفعہ یہ جملہ فرمایا پھر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمر نے اس سے وہاں کا حال دریافت کیا اس نے کہا اے اُمیر المومنین ہمیں شکست ہو چکی تھی یکا یک ایک چلاّ نے والے کی آواز ہم نے سنی کہتا تھا، اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم کو چاہیے کہ اجازت مانگو وہ لوگ جو تمہارے لونڈی اور غلام ہیں بغیر اجازت کے اندر داخل نہ ہوں۔

۲) یعنی کچھ پہلوؤں میں سے اور کچھ پچھلوں میں سے ہیں۔

۳) یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو سنگسار کرو۔

۵) اس حدیث میں حضرت عمرؓ کی کئی کرامتیں بیان کی گئی ہیں ایک تو معرکہ جنگ کا مدینہ سے بیٹھے ہوئے دیکھنا اور دوسرے یہاں سے وہاں ان کی آواز کا پہنچنا اور ہر ایک لشکر میں سے اس آواز کا سننا تیسرے حضرت عمرؓ کی برکت سے اس لشکر کا فتح یاب ہونا۔

تخریج احادیث

۴) تاریخ الخلفاء: ۱۲۰

متن

فاسند نا ظهور نا الى الجبل فهزمهم الله قال قيل لعمر انک کنت تصيح بذالک رواه البيهقي و ابو نعيم کلاهما في دلائل النبوة عن ابن عمر قال کان عمر يخطب يوم الجمعة يا سارية الجبل من استرعى الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض قال لهم عليّ: لتخر جن مما قال فلما فرغ سالوه فقال وقع في خلدی ان المشرکين هزموا اخواننا وانهم يمرون بجبل فان عدلوا اليه قاتلوا من وجه واحد وان جائوا اهلکوا فخرج مني ماتزعمون انکم سمعتموه قال فجاء

besturdubooks.wordpress.com

البشير بعد شهر فذكر انهم سمعو اصوتَ عمر فی ذلک اليوم قال فعد لنا الی الجبل ففتح الله علينا رواه ابن مردويه **عن** ابن عمر قال قال عمربن الخطاب لرجل ما ا سمک؟ قال جمرة قال ابن من؟ قال ابن شهاب قال ممن ؟قال من الحرقة قال اين مسكنک قال الحرّة قال بأ يّها؟

ترجمہ

سوہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ سے لگادیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بھگا دیا (ابن عمر کہتے ہیں) لوگوں نے عمرؓ سے کہا بلاشبہ آپ ہی چلّا رہے تھے (۱) ابن مردویہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے جس نے بھیڑیئے کو چرواہا بنایا اس نے ظلم کیا حاضرین حضرت عمر کا یہ قول سن کر آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، حضرت علی نے ان لوگوں سے کہا جو عمر نے فرمایا ہے اس کا کھوج تم نکال لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ مشرکوں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ چھوڑ کر آگے چل دیئے تھے اگر پہاڑ کی طرف پھریں تو ایک ہی جہت سے لڑیں گے اور اگر وہ اس سے تجاوز کرینگے تو ہلاک ہو جائیں گے سو اس وقت میرے منھ سے نکلا جو تم نے سنا (ابن عمر کہتے ہیں) ایک مہینہ کے بعد وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا کہ لشکریوں نے جمعہ کے دن حضرت عمر کی آواز سنی پھر ہم سب کے سب پہاڑ کی طرف پھر واپس لوٹ آئے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب کی (۲) مالک مؤطا میں ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے کہا جمرہ فرمایا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں ہے، کہا حرہ، فرمایا کون سا حرہ۔

تخریج احادیث

۱) تاريخ الخلفاء : ۱۲۵

۲) تاريخ الخلفاء : ۱۲۲ ، اسد الغابه : ۴/۴۵، البداية والنهاية : ۷/۱۳۱ ، كنز العمال : ۴/۳۸۶

تحقیقات و تعلیقات

(۳) جمرہ کے معنی انگارہ (۴) شہاب کے معنی شعلہ (۵) حرقہ کے معنی جلنا (۶) حرہ کے معنی بھی آگ اور شعلہ کے ہیں۔

اس میں حضرت عمرؓ کی ایک صریح کرامت بیان کی گئی ہے کہ جب اس شخص کا نام دریافت کیا تو جمرۃ انگارہ بتایا اور اپنے باپ کا نام شعلہ اور سکونت حرۃ اور ذات لظیٰ (شعلہ اور آگ) بتایا راوی حدیث کہتا ہے کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کی طرف گیا تو حضرت عمرؓ کے کہنے کے موافق پایا یعنی دیکھا کہ سب جل بھن کر خاکستر ہو گئے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

متن

قال بذات اللظیٰ فقال عمر ادرک اهلک فقد احترقوا فرجع الرجل فوجد اهله قد احترقوا

رواه مالک فی المؤطا عن قیس بن الحجاج قال لما فتحت مصر اتی اهلها عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشهر العجم فقالوا یاایها الامیران لنیلنا هذا سنة لایجری الا بها قال وما ذالک قال اذاکان احدی عشرة لیله تخلو امن هذا الشهر عمدنا الی جاریة بکر بین ابو یها فارضینا ابو یها وجعلنا علیها من الثیاب والحُلی افضل ما یکون ثم القیناها فی هذا النیل ، فقال لهم عمر وانّ هذا لایکون ابد افی الاسلام وانّ الاسلام یهدم ما کان قبله فاقاموا والنیل لا یجری قلیلا ولا کثیر احتی هموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب الی عمر بن الخطاب بذلک فکتب له ان قد اصبت بالذی قلت وان الا سلام یهدم ما کان قبله وبعثه بطاقةً فی داخل کتابه وکتب الی

ترجمہ

کہا "ذات اللظی" حضرت عمر نے فرمایا جا اپنے اہل کو دیکھ کر جل گئے پس اس شخص نے پلٹ کر اپنے لوگوں کو جلا ہوا پایا ۔ [1] (۱) ابن درید اخبار منثورہ میں قیس بن حجاج سے روایت کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور جس وقت عجم کے مہینوں میں ایک دن خوشی کا آیا تو اہل مصر عمرو بن العاص سے آ کر کہنے لگے اے امیر المومنین ہمارے اس دریائے نیل کی ایک عادت ہے کہ جب تک اس کو بھینٹ نہ دیں جاری نہیں ہوتا عمرو بن العاص نے کہا وہ کیا ہے بولے جب اس مہینے کے گیارہ تاریخیں گزر چکتی ہیں تو ہم ایک کنواری لڑکی کے متلاشی ہوتے ہیں اور اس کے والدین سے لے کر انہیں راضی کر کے عمدہ عمدہ کپڑے اور بیش قیمت زیور پہناتے ہیں اور بنا سنوار کر اس نیل میں ڈالا کرتے ہیں عمرو بن عاص نے مصریوں سے کہا یہ رسم تو اسلام کبھی جائز نہ رکھے گا کیونکہ اسلام امور جاہلیت کو نیست و نابود کرتا ہے سو اہل مصر اس رسم سے باز رہے اور دریائے نیل جاری نہ ہوا نہ تھوڑا نہ بہت (جس سے قحط کے آثار معلوم ہوئے) حتی کہ لوگوں نے شہر سے نکل جانے کا ارادہ کیا عمرو بن العاص کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے سارا قصہ عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا، آپ نے جواب میں لکھا تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا، بے شک اسلام ڈھا دیتا ہے، جو اس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ کا پرچہ اپنے خط میں رکھ کر عمرو بن العاص کو لکھا

تحقیقات وتعلیقات

[1] امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے، ابوالقاسم ابن بشران نے اپنی امالی میں موصلا موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے

besturdubooks.wordpress.com

براویت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کے آخر میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ شخص گھر واپس لوٹا تو گھر والے جل چکے تھے۔

امام مستغفریؒ سے منقول ہے کہ جب موسیٰ علیہ اسلام کی دعا سے دریائے نیل بہنے سے رک گیا اور آل فرعون نہایت تنگ ہوئے اور جلا وطنی تک نوبت پہنچی تو موسیٰ علیہ السلام کے سامنے روتے ہوئے آئے آپ نے اس امید پر کہ شاید اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان لے آویں حق سبحانہ سے دعا کی کہ سولہ گز بلند پانی بہنے لگے ان کی دعا مقبول ہوئی مگر آل فرعون ایمان نہ لائے پس جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی امیر المومنین حضرت عمرؓ کی بھی حق تعالیٰ نے دعا مقبول فرمائی۔

تخریج احادیث

۱) موطا امام مالک "مایکرہ من الاسماء" : ۷۴۸، مناقب أمیر المومنین : ۷۴، مصنف عبدالزاق : ۴۴/۱۱، کنز العمال: ۶۳۸/۱۲

متن

عـمـر وانی قد بعثت الیک بطاقة فی داخل کتابی فالقها فی النیل فلما قدم کتاب عمر الـی عمر و بن العاص اخذالبطاقه ففتحها فاذا فیها:" من عبدالله عمربن الخطاب أمیر المومنین الی نیل مصر اما بعد!

فان کنت تجری من قبلک فلا تجروان کان الله یجریک فأسأل الله الواحد القهار ان یُجریک والقی البطاقة فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراه الله ستة عشر ذراعاً فی لیـلة واحـدة فـقطع الله تلک السنة عن اهل مصر الی الیوم رواه ابن درید فی الاخبار المنثورة عـن الـحسن قال انکان احد یعرف الکذب اذا حدث به فهو عمر بن الخطاب رواه ابن عسا کر عن شـریـح بـن عبید قال اخبر عمر با ن اهل العرا ق قد حصبو ا أمیرهم فخر ج غضبان فصلّی فسهی فی صلاته

ترجمہ

میں تمہارے پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میرے خط میں رکھا ہے بھیجتا ہوں سو اس کو نیل میں ڈال دو پس جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص کے پاس آیا تو انہوں نے اس کاغذ کے پرچہ کو کھول کر پڑھا اس میں لکھا تھا، یہ خط اُمیر المومنین اللہ کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر کی طرف ہے امابعد، اگر تو اپنے آپ ہی جاری رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ کیلئے زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کردے،

besturdubooks.wordpress.com

سوعمرو بن العاص نے اس کاغذ کے پرچے کو یوم الصلیب کے ایک دن پہلے نیل میں ڈالا پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ۱۶ گز بلند ایک ہی رات میں جاری کیا پس یہ غلط طریقہ اللہ تعالیٰ نے اہل مصر سے منقطع کر دیا (۱) ابن عساکر حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بات پہنچانتا تھا جب بات کی جائے تو وہ عمر بن الخطاب تھے۔ (۲) ابن عساکر شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ عراقیوں نے اپنے اُمیر کو سنگسار کیا، آپ غصہ میں بھرے ہوئے باہر آئے اور نماز پڑھی، نماز میں سہو ہو گیا۔

تخریج احادیث

۱) دیکھئے تاریخ دمشق : ۳۴۸، ۳۴۹، و تفسیر ابن کثیر : ۴۶۴ و کنز العمال ۱۲/۴۰۴ (ابن عبدالحکیم فی فتوح مصر و ابوالشیخ فی العظمة، ابن عساکر)، تاریخ الخلفاء : ۱۲۳

تحقیقات وتعلیقات

واضح ہو کہ اہل سنت کے معتقدات میں یک یہ بھی ہے کہ اولیاء کی کرامات برحق ہیں بلکہ تتمہ معجزات میں سے ہیں اور اس کا ثبوت قرآن مجید اور آثار صحیحہ سے ثابت ہے قرآن کریم میں ہے کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا یعنی جب زکریا علیہ السلام حضرت مریم کی محراب میں آتے تو ان کے پاس جاڑوں کے میوے گرمی میں اور گرمی کے میوے جاڑے میں پاتے اور ظاہر ہے کہ حضرت مریم نبی نہ تھیں چنانچہ یہ کرامات ان سے صادر ہوئیں اور ایک صحیح اثر یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ جب عرب میں فتنہ برپا ہوا اور تلوار کے نکلنے تک نوبت پہنچی تو اس غار میں چلے جانا جس میں ہم اور پیغمبر تھے اور کسی بات کا خوف نہ کرنا کہ وہاں صبح وشام کا کھانا تجھے پہنچے گا پس اس سے دو کرامتیں ظاہر ہیں۔

متن

فلما سلم قال اللھم انھم قد لبسوا علی فالبس علیھم وعجل علیھم با لغلام الثقفی لایحکم فیھم بحکم الجاھلیة یقبل من محسنھم ولا یتجاوز عن مسیئھم رواہ ابن عسا کر قلت اشاربه الی الحجاج بن یوسف

ترجمہ

جب سلام پھیرا فرمایا بارخدایا انہوں نے مجھ پر شبہہ ڈالا تو بھی ان پر شبہہ ڈال اور ان پر جلد ایک ثقفی غلام ایسا بھیج کہ وہ انھیں جاہلیت جیسا حکم کرے نہ تو وہ ان کے نیکیوں کی نیکیاں قبول کرے اور نہ بڑوں سے درگزر رے میں کہتا ہوں اس سے اشارہ حجاج بن یوسف کی طرف ہے (۱)

besturdubooks.wordpress.com

فصل فی نبذمن سیرته

عن احنف بن قيس قال كنا جلوساًبباب عمر فمرت جارية فقالوا سريّه أمير المومنين فقال ماهي لامير المومنين بسُرّية ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فما ذا يحل له من مال الله فقال انه لا يحل لعمر من مال الله الا حلتين حلة للشتاء و حلة للصيف ما أحج به وما اعتمر وقوتي وقوت اهلي كرجل من قريش ليس با غناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من انمسلمين رواه ابن سعدو قال خزيمة بن ثابت كان عمر اذا استعمل عاملاكتب له واشترط عليه ان لاتركبوا برذونا ولا

فصل

حضرت عمر کی حیاۃ طیبہ کے بعض واقعات

ابن سعد احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک لونڈی گزری لوگوں نے کہا یہ اُمیر المومنین کی حرم ہے آپ نے فرمایا اُمیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اسے اس میں تصرف حلال ہے یہ تو اللہ کا مال ہے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کے مال میں سے عمر کو کیا کیا حلال ہے فرمایا بلاشبہ عمر کو دوحلوں کے سوا ایک حلہ تو جاڑے میں اور ایک گرمی میں اور کچھ حلال نہیں اور اسقدر مال جس سے وہ حج وعمرہ کر لے اور میری اور میرے اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہے کہ جونہ قریش میں سب سے غنی زائد ہو اور نہ فقیر، پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک مرد ہوں خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی کو عامل مقرر کرتے تو اسے یہ لکھتے اور شرط کر لیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمرؓ کا ترکی گھوڑے کی سواری کا منع کرنا صرف تکبر اور اترانے کی وجہ سے ہے سو اگر اسی کی یہی علت ہے تو عربی گھوڑے پر سوار ہونا بطریق اولیٰ منع ہوگا، طیبی کہتے ہیں کہ ترکی گھوڑے سے منع کرنا تکبر اور شیخی سے منع کرنا ہے اور میدہ کی روٹی باریک کپڑا پہننے سے منع کرنا ہے آسائش اور اسراف سے منع کرنا ہے اور دروازے بند کرنا درحقیقت مسلمانوں کی حاجت روائی میں تنگی کرنا ہے اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے ان تین باتوں کو جمع کر کے اپنا دستور العمل اور قاعدہ کلیہ بنا رکھا تھا جب کسی کو عامل بناتے تو پہلے ان امور کی فہمائش کر دیتے پھر انہیں رخصت کرنے کو ان کے ساتھ ساتھ تھوڑا دور تک جاتے۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۲) مصنف عبدالزاق: ۱۱/۱۰۴، طبقات ابن سعد: ۱۹۷/۳ قسم اول، تاریخ الخلفاء: ۱۲۸
تاریخ الخلفاء: ۱۲۳

متن

یا کل نقیا ولا یلبس رقیقا ولا یغلق بابه دون ذوی الحاجات فان فعل فقد حلّت علیه العقوبة وقال عکرمة بن خالد وغیره ان حفصة وعبدالله وغیر هما کلمو اعمر فقالوا لو اکلت طعا ما طیبا کان اقوی لک علی الحق قال اکلکم علی هذا الرای؟ قالوا نعم قال قد علمت نصحکم ولکنی ترکت صاحبی علی جادة فان ترکت جادتهما لم ادرکهما فی المنزل قال وأصاب الناس سنة فما اکل عامئذ سمنا ولا سمینا قال ابن ابی ملیکة کلّم عتبة بن فرقد عمر فی طعامه فقال ویحک اکل طیباتی فی حیاتی الدنیا واستمتع بها وقال الحسن دخل عمر علی ابنه عاصم وهو یا کل لحما فقال ماهذا؟ قال قرمنا الیه قال اوکلما قرمت الی شی اکلته کفی بالمرء سرفا ان یاکل کل ما اشتهی وقال اسلم قال عمر: لقد خطر علی قلبی شهوة

ترجمہ

میدہ کی روٹی نہ کھانا باریک کپڑا نہ پہننا حاجتمندوں سے اپنا دروازہ بند نہ کرنا اگر ایسا کرے گا تو سزایاب ہوگا (۱)، عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ وعبداللہ وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا اور کہا اگر آپ عمدہ کھانا کھائیں تو حق کے کاموں پر آپ کو بہت بڑی قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی رائے ہے کہا ہاں فرمایا میں نے تمہاری خیر خواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں مصاحبوں (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر کو اسی راہ پر چھوڑا ہے اگر میں ان کی اس راہ کو چھوڑ دونگا تو مرتبہ میں ان دونوں کو نہ پاؤں گا، راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک برس لوگوں کو قحط پہنچا تو آپ نے دوسال تک روغن اور فربہ (گوشت وغیرہ نہیں کھایا) (۲) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے حضرت عمر سے ان کے کھانے کے باب میں کلام کیا فرمایا تجھے خرابی ہو میں اپنی زندگانی دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق) عمدہ چیزیں کھاتا اور (بقدر مباح) دنیا سے فائدہ اٹھاتا ہوں حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند عاصم کے پاس سے گزرے تو وہ گوشت کھا رہے تھے فرمایا یہ کیا ہے کہا اس کو ہمارا جی چاہا تھا فرمایا کیا جس چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کھاتا ہے، مرد کو یہ ہی گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اس کا جی چاہے کھالے (۳) اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے دل میں تازی مچھلی کی خواہش کا خطرہ گزرا۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمرؓ خود مستلذات دنیا سے مجتنب اور محترز تھے، اسی طرح اوروں کو بھی لذات دنیا کے فائدہ حاصل کرنے سے ترغیب وترہیب دیتے تھے چنانچہ ایک دن آپ نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ایک گوشت کا ٹکڑا لیے ہوئے چلے آرہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو گوشت کھانے کی خواہش ہوئی سو ایک درم کا گوشت خرید کر لایا ہوں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مارے اور اپنے ہمسایہ یا چچا کے بیٹے کو کھلا دے، اسی طرح اور بہت سے اقوال ایسے پائے جاتے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ نے دنیا کی لذتوں سے کچھ بھی تلذذ حاصل نہ کیا

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۱۲۸ ،مصنف عبدالرزاق : ۱۱/۳۳۳،مشکوۃ شریف : ۳۲۴،کتا ب الزھدلامام احمد:۱۵۳

۲) مصنف عبدالرزاق : ۱۱/ ۲۲۳

۳) تاریخ الخلفاء: ۱۲۹

متن

السّمک الطری قال فرحل یر فأراحلته وسار اربعامقبلاو اربعاً مدبر اًو اشتری مکتلا فجاء به وعمد الی الراحله فغلسها فاتی عمر فقال انطلق حتی انظر الی الراحلة فنظر وقال أنسیت ان تغسل هذا العرق الذی تحت اذنیها عذبت بهیمة فی شهوة عمر ؟ لاوالله لا یذوق عمر مکتلک وقال قتادة کان عمر یلبس وهو خلیفة جبةً من صوف مرقوعة بعضها بادم ویطوف فی الا سواق علی عاتقه الدرة یؤدب بهاالناس ویمربالنکت والنویٰ فیلتقطه ویلقیه فی منازل الناس ینتفعون به و قال انس رایت بین کتفی عمر اربع رقاع فی قمیصه قال ابو عثمان النهدی رایت علی عمرازارامرقوعابادم وقال عبدالله بن عامر بن ربیعة حججت مع عمر فما ضرب فسطاطاً ولا خباءا کان یلقی کساءً ا والنطع علی الشجرة ویستظل تحته وقال

ترجمہ

سوان کے غلام یرفانے اپنی سواری پر پالان رکھا اور آگے پیچھے چار میل تک دوڑ کر ایک عمدہ مچھلی خرید لایا اور وہاں سے ایک زنبیل خرید کر لایا اور اپنی سواری کو زخموں کے خون سے دھو دھلا کر صاف کیا پھر حضرت عمر کے پاس آکر کہنے لگا آپ

besturdubooks.wordpress.com

چلئے اور راحلہ کی طرف ملاحظہ فرمایئے حضرت عمر نے فرمایا تو اس رگ کو جو اس کے کان کے نیچے ہے دھونا بھول گیا کیا عمر کی خواہش پوری کرنے کے لیے ایک جاندار ستایا جائے بخدا عمر اس زنبیل سے کچھ نہ چکھے گا (۱) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت کی حالت میں ایک صوف کا جبہ جس میں بعض پیوند اوہوڑی کے لگے ہوئے تھے پہنتے اور اپنے کندھے پر درہ رکھ کر بازاروں میں گشت کرتے تاکہ لوگوں کو اس سے ادب دیں اور لوگوں کی آمد ورفت کے راستہ میں کھجور کی خستہ وغیرہ ڈال دیتے تاکہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں، انس کہتے ہیں (۲) میں نے حضرت عمر کے کرُتے کے مونڈھوں پر چمڑے کے چار پیوند دیکھے (۳) عثمان نھدی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کے تہ بند میں چار پیوند دیکھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کے ساتھ حج کیا سو نہ تو آپ نے کوئی چھوٹا خیمہ گاڑا نہ کوئی بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا، منزل میں چادر اور چمڑے کا فرش درخت پر ڈال دیتے اور اس کے سایہ میں آرام کرتے (۴)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخصوص عادات اور طرز زندگی میں سب سے زیادہ ان کی وہ ممتاز جفاکشی اور نفس کشی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کی ایک پوری تصویر اور عمدہ نمونہ تھا موجود تھیں اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت وپیروی اور ان کے قدم بہ قدم چلنا ویسا ہی تھا جیسا کہ حضور کے ساتھ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہاں تک ادب کرتے کہ خلافت کے پہلے دن جب آپ خطبہ پڑھنے منبر رسول خدا پر چڑھے تو حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں قدم رکھتے تھے وہاں بیٹھ گئے اور اپنے قدم زمین پر رکھے جب لوگوں نے استفسار کیا کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق کی جگہ کیوں نہیں بیٹھتے فرمایا کہ ان کے پاؤں کی جگہ مجھے بیٹھنا مناسب ہے۔

تخریج احادیث

۱) کنزل العمال : ۱۲/۶۳۶ (ابن عساکر)

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۲۹، طبقات ابن سعد :۳/ ۱۲۹، طبقات ابن سعد :۳/ ۷۸

متن

عبدالله بن عيسى كان فى وجه عمر بن الخطاب خطان اسو د ان من البكاء وقال انس دخلت حائطا فسمعتُ عمر يقول وبينى وبينه جد ارعمر بن الخطاب أمير المومنين بخ بخ والله لتتقين الله ياابن الخطاب اوليعذبنک الله وقال عبدالله بن عامر بن ربيعه رايت عمر أخذ تبنة من الارض فقال يليتنى لم اک شيئا ليت امى لم تلد نى وقال عبيدالله بن عمر بن حفص حمل

besturdubooks.wordpress.com

عمر بن الخطاب قِربة على عنقه فقيل له فى ذلک فقال ان نفسى اعجبتنى فاردت ان اذلها **وقال** محمد ابن سير ين قدم صهر لعمر من مكة عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردتَّ ان القى الله ملكاً

ترجمہ

عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے چہرہ پر دو سیاہ خط روتے روتے پڑ گئے تھے، (۱) انس کہتے ہیں، میں ایک باغ میں گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو یہ کہتے سنا اے عمر بن خطاب، اے امیر المومنین! واہ واہ خدا کی قسم تو اللہ سے ڈرورنہ وہ تجھ پر عذاب کرے گا۔ (۲) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ آپ زمین سے ایک تنکا لیے ہوئے کہہ رہے ہیں کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں کوئی چیز نہ ہوتا، کاش مجھے میری ماں نہ جنتی۔ (۳) عبداللہ بن عمر بن حفص کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اٹھائے چلے جا رہے تھے لوگوں نے اسباب میں آپ سے استفسار کیا فرمایا میرے نفس نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈالا تھا، (۴) سو میں نے اس کو ذلیل و پست کرنا چاہا محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپ کے پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال میں سے آپ اسے کچھ دے دیں حضرت عمر نے اسے جھڑک دیا اور فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں کہ میں

تحقیقات وتعلیقات

۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے خوف سے ایسا روتے تھے کہ روتے روتے ان کے چہرہ مبارک پر دو سیاہ خط آنسو بہنے کی جگہ پڑ گئے تھے اور اکثر تلاوت قرآن میں مشغول رہتے مگر جب کوئی ایسی آیت جس میں وعید اور خوف دلایا جاتا تو گھنٹوں اور پہروں روتے رہتے اور بار بار اسی آیت کو مکرر پڑھتے رہتے اور اگر ترغیب اور خوشی کی آیت سنتے تو پھولے نہ سماتے اور نہایت خوشی اور مسرت کی وجہ سے بے خود ہو کر بار بار اس کو زبان پر لاتے اور ذوق وشوق سے وجد میں آتے۔

تخریج احادیث

۱) تاريخ الخلفاء : ۱۲۹

۲) المصدر السابق

۳) كنز العمال : ۲۴۵/۲، طبقات ابن سعد : ۱۶۴/۳، تاريخ الخلفاء : ۱۲۹

متن

خائنا ثم اعطاه من صلب ماله عشرة الآف درهم وقال النخعى: وكان عمر يتجر و هو

besturdubooks.wordpress.com

خليفة **وقال** انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الرماد وكان قد حرّم نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه وقال انه ليس عند نا غيره حتىٰ يحيا الناس قال عمر بن الخطاب احبُ الناس اليّ من رفع اليّ عيو بى **وقال** اسلم رايت عمر بن الخطاب يا خذ باذن الفرس ويا خذبيده الاخرى اذنه ثم ينزو على متن الفرس وقال ابن عمر مارايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف اوقرأ عنده انسان اٰية من القرآن الا وقف عما كان يريد **وقال** بلال لأسلم كيف تجدون عمر ؟فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقالٰ بلال لو كنت عنده اذا غضب قرأتُ عليه القران حتى يذهب غضبه **وقال** الا حوص بن حكيم عن ابيهٖ اتى عمر بلجم فيه سمن فابى ان يا كلهما وقال كل واحد منهما ادم رواه هذه الآثار كلها ابن سعد **عن** الحسن البصرى قال قال عمر هان شيء اصلح به قوماً ان بد لهم أميراًمكان اميرٍ رواه ابن سعد

ترجمہ

خیانت کرنے والا ہوں، پھرا سے اپنے اصلی مال میں سے دس ہزار درہم دے،(۱) نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت کے زمانہ میں تجارت کرتے تھے(۲) انس کہتے ہیں عام الرماد(جس میں قحط کے سبب سے جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے) میں روغن زیت کھانے کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور آپ نے گھی کا استعمال اپنے نفس پر حرام کرلیا تھا سوانگلی سے اپنے پیٹ کو بجا کر کہنے لگے ہمارے پاس بجزاسکے اور کچھ نہیں جب تک کہ لوگ زندہ ہوں یعنی مینہ برسائے جاویں(۳) سفیان بن عیینہ نے کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے تمام لوگوں سے وہ شخص زائد محبوب ہے جو میرے عیب میرے سامنے ظاہر کرے۔(۴) اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گھوڑے کا کان پکڑ کے اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا کان پکڑ کے اس کی پیٹھ پراچک کر چڑھ جاتے،(۵) ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہوتے مگر جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آدمی ان کے پاس قرآن کی آیت پڑھتا تو اسی وقت آپ رک جاتے، بلال نے اسلم سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کہا، وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوتے ہیں تو خدا کی پناہ، وہ ایک دشوار امر ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت ان کے پاس ہوتا تھا تو ان کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ ان کا غصہ فروہو جاتا۔(۶) حوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت جس میں گھی تھا لایا گیا آپ نے دونوں کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے ان تینوں اثروں کو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔(۷) ابن سعد حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عمر نے فرمایا جس چیز سے میں قوم میں صلاحیت پیدا کرتا ہوں آسان ہے وہ یہ کہ ان کے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا ہوں۔(۸)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ بھوک اور بیداری کی حالت رکوع وسجود گریہ وزاری اور اضطراب بیقراری میں رات دن گزارتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی جوار رحمت اور رضوان کی طرف بلالیا اور آسائش اور کھانے کے بابت جب کسی نے پوچھا یا ترغیب دلائی تو اسی وقت آپ نے جواب دیا کہ عمر نا تو عمدہ کھانا کھائے گا نہ عمدہ کپڑا پہنے گا اس کی حالت اپنے دونوں یاروں کے مانند رہے گی وہ ترکاریوں میں زیتون کے علاوہ کسی چیز کو جمع نہ کرے گا یعنی دو ترکاریاں ایک وقت میں نہ کھائے گا اس وقت وہ لوگ جو کہنے جاتے تو جواب صاف سن کر چلے آتے اور اوروں کو سنا دیتے۔ جب ان کی بیٹی حضرت حفصہؓ اور ان کا بیٹا عبداللہ جب اس قسم کی باتیں کرتے تو حضرت عمرؓ بول اٹھتے کہ سختی میں اور صبر کرنے میں اپنے دونوں مصاحبوں کی طرح اس لیے بسر کرتا ہوں کہ شاید حق سبحانہ وتعالیٰ کی آسائش اور نرمی میں مجھے ان کے ساتھ شریک کرے۔(مصنف عبدالرزاق ۱۱/۲۲۳)

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد:۳/۱۰۷،تاریخ الخلفاء: ۱۳۰
۲) مصنف عبدالرزاق : ۱۱/ ۱۰۵
۳) المجموع : ۱۰/ ۲۲۸
۴) تاریخ الخلفاء : ۱۲۶
۵) طبقات ابن سعد :۳/ ۹۵
۶) کنزالعمال:۱۲/ ۲۰۵، تاریخ الخلفاء : ۱۲۶
۷.۸) تاریخ الخلفاء :۳/ ۱۲۷

فصل فی صفته

عن ابی ذر الغفاریؓ قال خرجت مع اهل المدینة فی یوم عید فرایت عمر یمشی حافیا شیخاً اصلع ادم اعسر طوّالا مشر فأعلی الناس کانهٗ علی دابة رواه الحاکم وابن سعد قال الواقدی لایعرف عند نا ان عمر کان ادم الا ان یکون رآه عام الرّمادة فانه کان تغیر لونهٗ من اکل الزیت **عن** عثمان بن سعد عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابیض تعلوه حمرة" طوّال اصلع

besturdubooks.wordpress.com

اشیب رواہ ابن سعد والحاکم عن عبید بن عمیر قال کان عمر یفوق الناس طولا عن سلمة بن الاکوع قال کان عمر رجلا اعسر یعنی یعتمل بیدیه جمیعا رواهما ابن سعد والحاکم عن ابی رجاء العطاردی قال کان عمر رجلا طویلا جسیما اصلع شدید الصَّلع ابیض شدید الحمرة فی عارضیه خفة سبلته کبیرة وفی اطرافها صهبة رواه بن عساکر وفی تاریخ ابن عساکر من طرقٍ ان ام عمر بن الخطاب حنتمه بنت هشام بن المغیره اخت ابی جهل بن هشام فکان ابو جهل خاله

فصل

حضرت عمر کے حلیہ میں

ابن سعد ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ عید کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ ننگے پیر چلے جاتے تھے ادھیڑ سر کے بال گہن دار گیہواں رنگ دانتوں میں جھری اور کجی رکھتے تھے، دونوں ہاتھوں سے برابر کام کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقدی کہتے ہیں حضرت عمر کا گیہواں رنگ ہونا ہمارے نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابوذر نے آپ کو عام الرماد میں دیکھا ہوگا کہ تیل کھاتے کھاتے گندم گوں پڑ گئے تھے اور اس سے ان کا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا، ابن سعد اور حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عمر کی صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرخی ان پر چڑھی آتی تھی دراز قد سر کے گھنے بال ادھیڑ تھے عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے، سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایسر مرد تھے دونوں ہاتھوں سے یکساں اور برابر کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثروں کو ابن سعد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ (۴) ابن عساکر ابو رجاء عطاردی سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ دراز قد جسیم، سر کے بال بہت گہن والے۔ سفید رنگ سخت سرخی مائل تھے ان کے دونوں رخساروں میں گوشت کم تھا ان کی موچھیں بڑی بڑی جن کی نولیں سرخ تھیں، ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی ماں حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ابوجہل بن ہشام کی بہن تھیں سو ابوجہل آپ کا ماموں ہوا۔

تحقیقات و تعلیقات

چنانچہ ایک روایت جو اس سے پہلے گزر چکی ہے صاف ظاہر ہوگیا کہ ایام قحط میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوائے

besturdubooks.wordpress.com

زیت کے تیل سے اور کچھ نہ کھایا اور ایک دن ایک بدو جو آپ کے پاس کھانا کھا رہا تھا اس کا قصہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ بدو حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ نے اس کی مہمانی کے واسطے روٹی اور سمن (گھی) تیار کیا اس نے ساری روٹی جلدی جلدی کھالی اور روغن جو برتن میں لگا ہوا تھا اس نے خوب انگلیوں سے چاٹا حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا اندیدہ ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین دو سال سے میں نے گھی نہیں چکھا اس وجہ سے زیادہ مرغوب معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ میں بھی جب تک قحط دور نہ ہوگا اور لوگ نہایت آسائش میں نہ ہوں گے کبھی روغن کی قسم سے کوئی چیز نہ کھاؤں گا۔

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد : ۳/۳۲۶ و ابن ابی الحدید : ۳/۱۰۴

فصل

فی خلافته وشهادته

ولّی الخلافة بعهد من ابی بکر الصدیق فی جمادی الاخرة سنة ثلاث عشرة عن الحسن البصری قال استخلف عمر یوم توفی أبوبکر وهو یوم الثلثاء لثمان بقین من جمادی الآخره رواه الحاکم فقام بالامر اتم قیام وکثرت الفتوح فی ایامه عن یسار الا سلمی ان عمر لما خرج یستسقی خرج وعلیه برد رسول الله ﷺ عن ابن عون قال اخذ عمر بید العباس ثم رفعها وقال اللهم انا نتوسل الیک بعم نبیک ان تذهب عنا المحل وان تسقینا الغیث فلم یبرحوا

فصل

حضرت عمر کی خلافت وشہادت میں

آپ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں جمادی الآخر ۱۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے، حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر منگل کی صبح بائیسویں جمادی الآخر حضرت ابوبکر کی وفات کے دن خلیفہ ہوئے، آپ نے امر خلافت پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ میں بکثرت فتوحات ہوئیں۔

besturdubooks.wordpress.com

یسارا سلمی کہتے ہیں، جب حضرت عمر استسقاء کے لیے نکلے تو ان کے کندھوں پر رسول خدا کی چادر پڑی ہوئی تھی، (۲) ابن ابی عون کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور کہا بار خدایا! ہم تیرے نبی کے چچا کو تیرے پاس سفارشی لائے ہیں اس واسطے کہ یہ مشقت (قحط سالی) تو ہم سے دور کرے اور مینہ برسادے (راوی کہتا ہے) کہ ابھی وہاں سے لوٹے بھی نہ تھے کہ جو

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۲۸

تحقیقات وتعلیقات

۱) یعنی اس اثر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مستجاب الدعوات ہونا ثابت ہے اسی طرح بخاری شریف کی صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے الٰہی مجھے شہادت کا مرتبہ نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ) میں موت دے جب لوگ اس دعا کو سنتے تو حیرت میں کہتے کہ بھلا یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ حضرت عمر مدینہ میں بھی انتقال کریں اور شہادت سے بھی محروم نہ رہیں حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت عمر کی دعا کو قبول فرمایا اور ابولؤلؤ مجوسی نے عین نماز کی حالت میں آپ کو خنجر سے وار کر کے شہید کر ڈالا۔

متن

حتی سقوا فاطبقت السماء علیهم ایاما وفیها فتحت الاهواز صلحاً رواهما ابن سعد **عن** سعید بن المسیب قال لما نفر عمر من منی اناخ بالا بطح ثم استلقی ورفع یدیه الی السماء وقال اللهم قد کبرت سنی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیّع ولامفرّطٍ فما انسلخ ذوالحجة حتی قتل رواه الحاکم **عن** ابی صالح السمان قال کعب الاحبار لعمر اجدک فی التوراة تقتل شهید اقال وانّی لی بالشهادة وانا بجزیرة العرب ؟ وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلک واجعل موتی فی بلدرسولک رواه البخاری **عن** معدان بن ابی طلحة قال خطب عمر فقال رایت کان دیکا نقرنی نقرة اونقرتین وانی لا اراه الا حضور اجلی وان قوماً یامرونی ان استخلف وان الله لم یکن لیضیع دینه ولا خلافتهٗ فان عجل بی امر فالخلافة شوریٰ بین هولاء

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

مینہ برسائے گئے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا۔(۱) ان کو ابن سعد نے روایت کیا ہے، حاکم سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب منیٰ سے واپس آئے تو ابطح میں اونٹنی بیٹھائی پھر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہوگئی میرے قویٰ میں ضعف آگیا میری رعیت ملکوں ملکوں پھیل گئی سو اب مجھ کو اپنی طرف اس حال میں اٹھا کہ نہ تو میں ضائع کرنے والا ہوں نہ عبادت میں تقصیر کرنے والا (راوی کہتے ہیں) ذی الحج تمام نہ ہوا تھا کہ شہید ہو گئے،(۲) ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے کہا میں تورات میں پاتا ہوں کہ آپ شہید کیے جائیں گے فرمایا میرے لیے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں۔(۳) بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت دے۔(۴) حاکم معدان بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر خطبہ پڑھتے پڑھتے فرمانے لگے، میں نے خواب میں ایک مرغ دیکھا ہے کہ اس نے میرے ایک دو ٹھونگیں ماری ہیں اور میں اس کی یہی تعبیر دیکھتا ہوں کہ میری موت میرے سامنے آگئی ہے۔(۵) ایک قوم خلیفہ بنانے کا مجھے حکم کرتی ہے اور اللہ نہ تو اپنے دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔(۶) سو اگر مجھے جلدی سے موت آجائے تو خلافت ان چھ آدمیوں کے مشورہ سے ہو۔

تخریج احادیث

۱،۳) تاریخ الخلفاء : ۱۳۰

تحقیقات وتعلیقات

۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قصداً کسی کو خلیفہ نہ بنایا اور جب لوگوں نے دریافت کیا تو صاف فرما دیا کہ مجھے خلیفہ بنانے اور نہ بنانے میں کوئی ملامت نہیں اگر میں کسی کو خلیفہ بنا جاؤں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اَبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ کو خلیفہ بنا گئے اور وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بنا جاؤں تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر خلیفہ بنائے تشریف لے گئے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۳۲

۲) مصنف ابن ابی شیبہ : ۲/ ۱۵۶

۳) طبقات ابن سعد : ۱۰/ ۳۰۱، ۳۰۲، قرۃ العینین : ۱۲/ ۱۰۳، العبقرات الاسلامیۃ : ۷/ ۱۷، مصنف عبدالرزاق : ۵/ ۳۳۶

besturdubooks.wordpress.com

۴) صحیح البخاری: ۱/۲۵۳

متن

الستة الذين تو في رسول الله ﷺ وهو راض عنهم رواه الحاكم **عن** عمر وبن ميمون الانصاری ان ابا لؤلؤة عبدالمغيرة طعن عمر بخنجرله رأسان وطعن معه اثنی عشر رجلامات منهم ستة فالقی عليه رجل من اهل العراق ثوباً فلما اغتم فيه قتل نفسه **وقال** ابو رافع كان ابولؤ لؤة عبدالمغيرة يصنع الارحاء وكان المغيرة يستغلهٗ كل يوم اربعة دراهم فلقی عمر فقال يا أمير المومنين ان المغيرة قد اثقل علی فكلمه فقال احسن الی مولاک ومن نية عمر ان يكلم المغيرة فيه فغضب وقال يسع الناس كلهم عدله غيری واضمر قتله واتخذ خنجراً وشحّذه وسمّه وكان عمر يقول اقيموا صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام حذاءهٗ فی الصف وضربهٗ فی كتفه وفی خاصرته فسقط عمر وطعن ثلاثة عشر رجلا معه فمات منهم ستة وحمل عمر الی اهله وكادت الشمس تطلع فصلیّ وعبدالرحمٰن بن عوف

ترجمہ

جن سے رسول خدا انتقال کے وقت راضی تھے عمرو بن میمون انصاری کہتے ہیں کہ مغیرہ کے غلام ابولولو نے حضرت عمر کو خنجرِ دودُم (جسے دوباڑا کہتے ہیں) مارا اور آپ کے ساتھ اور بارہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ آدمی شہید ہو گئے، سو اہل عراق میں سے ایک شخص نے ابولؤلؤ پر اپنا کپڑا اڈال دیا جب اس نے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو خودکشی کی ابورافع کہتے ہیں ابولؤلؤ مغیرہ کا غلام تھا جو کہ چکیاں بناتا تھا اور مغیرہ اس سے ہر دن چار درہم لیتا تھا ابولؤلؤ نے حضرت عمر سے مل کر کہا اے اُمیر المومنین مغیرہ نے مجھ پر بوجھ رکھا ہے آپ اس سے اسباب میں کلام کیجئے حضرت عمر کی نیت میں تو یہ ہی بات تھی کہ مغیرہ سے اس کی سفارش کریں مگر ظاہراً فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ تو نیکی کر، اسے غصہ آیا اور کہنے لگا ان کا انصاف بجز میرے اور سب لوگوں کو شامل ہے اور دل میں ان کے قتل کا ارادہ کیا، پس ایک خنجر دودھارا بنا کر خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا حضرت عمر کی عادت تھی کہ تکبیر سے پہلے فرمایا کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو اور خود پھر چل کر دیکھتے بھی تھے ابولؤلؤ وہی خنجر لے کر آیا اور صف اول میں حضرت عمر کے مقابل کھڑا ہوا اور آپ کے کندھے پر کئی ضربیں اور کوک میں ایک ضرب ماری حضرت عمر زمین پر گر پڑے اور آپ کے ساتھ اور تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے حضرت عمر کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کے قریب تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

واضح ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت مختلف طور سے بیان کی گئی ہے ان سب کا ماحصل ایک ہے روایت میں بیان کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا ان کا ایک غلام مجوسی جس کی ابولؤلؤ کنیت اور فیروز نام تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ مغیرہ نے اپنی طرف سے حضرت عمر کو لکھا کہ میرے پاس ایک غلام ہے جو طرح طرح کی صنعت اور قسم قسم کی حرفت جانتا ہے اگر آپ اجازت دیں تو مدینہ میں بھیجوں آپ نے اسے آنے کی اجازت دے دی پس وہ مردود حضرت عمرؓ کے پاس آیا، اور کہا میرے سردار نے دو درہم روز مجھ پر مقرر کیے ہیں اور میں اس جزیہ کی ادا سے بالکل عاجز ہوں آپ کے انصاف سے امید کرتا ہوں کہ میرے آقا سے سفارش کریں کہ وہ اس جزیہ سے کچھ کم لیا کرے اور مجھ سے میری طاقت کے موافق معاملہ کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باوجود ان پیشوں اور کمائیوں کے تیرا جزیہ یومیہ زیادہ نہیں ہے بلکہ غایت اعتدال اور انصاف میں سے ہے جا اس کے کم کرنے کی کوشش نہ کر اور اپنے آقا کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ رہ بعض روایتوں میں یوں بھی آیا ہے کہ حضرت عمر کے ذہن میں تو یہ خیال تھا کہ میں اس کی سفارش کروں گا مگر ظاہراً اس کو یوں ہی فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ مہربانی کر اور جو مقرر کیا ہے برابر ادا کرتا رہ ابولؤلؤ بد بخت نابکار نے اس بہترین روزگار کی طرف سے اپنے سینہ میں کینہ پیدا کیا بعض روایتوں میں یوں بھی آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابولولو سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تو کہتا ہے کہ میں ایسی ایک چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا اور ابر کے ذریعہ چلے اگر ہمارے واسطے مدینہ میں یہ کام کرے تو بہت اچھا ہے اس نے جواب دیا کہ میں آپ کے واسطے ایسی چکی بناؤں گا جب تک آسمان گردش میں رہے اس کا ذکر آدمیوں کی زبان پر رہے ابن زبیر کہتے ہیں کہ ابولؤلؤ کی اس بات سے میرے دل پر عجیب اثر ہوا ایک اور روایت میں آیا ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ شخص مجھے یہ کہنے سے قتل کی دھمکی دے گیا ہے دوسرے روز حضرت کعب الاحبار نے چپکے سے حضرت عمر کے کان میں کہا کہ جو کچھ آپ نے کرنا ہے کر لیجئے کیونکہ توریت سے معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ کی عمر میں تین دن باقی رہ گئے ہیں حضرت عمرؓ نے چونکہ مرض کی کوئی صورت اپنے میں نہ پائی نہایت متعجب ہوئے غرضیکہ ایک روز فیروز ایک خنجر جس کے درمیان دستہ لگا ہوا تھا اور جس کے دونوں طرف کی دھاریں لگی ہوئی تھیں زہر میں بجھا کر لایا اور جس وقت حضرت عمرؓ نے اپنی عادت کے موافق صبح کی نماز میں تکبیر تحریمہ کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھی اور سورۃ یوسف شروع کی اس بد بخت نے ایک روایت کے مطابق تین وار ایک شانہ دوسرا پہلو تیسرا ناف سے نیچے مارا بعض روایتوں میں سات زخم بھی وارد ہوئے ہیں پس حضرت عمرؓ گر پڑے اور فرمایا: ''وکان امر اللہ قدرا مقدورا'' پھر فرمایا: ''قتل الخبیث'' اور ایک روایت میں ''قتلنی'' آیا ہے آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اپنی جگہ خلیفہ بنایا تو انہوں نے چھوٹی سورتوں سے نماز تمام کی اور

besturdubooks.wordpress.com

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبدالرحمٰن نے سورۃ عصر اور کوثر دونوں رکعتوں میں پڑھیں یہاں ابولولو بد بخت دروازہ کی طرف دوڑا اور راستہ میں جو ملتا گیا دو رُخی خنجر ہر ایک کو مارتا گیا حتیٰ کہ بارہ آدمیوں کو جن میں سے چھ شہید اور چھ کو زخمی کر دیا بالآخر ایک عراقی نے اپنی چادر اس پر ڈالدی جس سے وہ گر پڑا اور اس شخص نے ایک جست مار کر مضبوط پکڑ لیا ابولولو نے جب یہ محسوس کیا کہ لوگ مجھے پکڑ کر اب بری طرح سے ماریںگے تو وہی خنجر اپنے گلے میں مار لیا اور جہنم واصل ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کثرت خون بہنے سے غشی طاری ہوئی چنانچہ لوگ اٹھا کر آپ کو گھر لے گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ نماز پڑھ چکے ہو کہا ہاں فرمایا: ''الحمد الله لا اسلام عن ترک الصلوة'' اس کے بعد آپ نے وضو کیا اور صبح کی دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ العصر دوسری رکعت میں سورۃ کافرون پھر آپ نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے یہ کام کس کا ہے کہا ابولولو کا فرمایا خدا کا شکر ہے کہ مجھے کسی مسلمان نے قتل نہیں کیا کہ قیامت میں مجھ سے خصومت کرتا میں نے تو اس کے حق میں بجز امر معروف کے اور کچھ نہ کہا تھا اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم اچھے وقت پر آئے میں امر خلافت تمہیں سونپنا چاہتا ہوں انہوں کہا کہ اے مسلمانوں کے خلیفہ میں خلافت کا متحمل نہیں ہوں فرمایا اچھا تھوڑی دیر میرے پاس ٹھہرو کہ ان لوگوں کو جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک راضی تھے بلاؤں اور امر خلافت تفویض کر دوں اس وقت آپ نے عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، اور زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص کو بلایا۔ مگر طلحہ بن ابی عبداللہ کسی کام کو مدینہ سے باہر گئے ہوئے تھے پھر ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے بہت تامل کیا لیکن تم سے بہتر کسی کو نہ پایا مجھے یہ بات منظور نہیں کہ سوائے تمہارے اور کوئی اس خلافت پر اقدام نہ کرے تم پر لازم ہے کہ میرے فوت ہونے کے تین دن تک طلحہ کا انتظار کرو اور اس اثناء میں وہ آجائیں تو انہیں مشورہ میں شریک کرو، ورنہ موقوف کرو اور ان چھ شخصوں میں سے جسے چاہو خلیفہ بناؤ مگر ان میں کوئی اختلاف پیدا نہ ہو تو جس جانب اکثر ہوں ان کی رعایت رکھو اور اگر دونوں فریق مساوی ہوں تو جس طرف عبدالرحمٰن بن عوف ہوں اس کو راجح جانو اور جو شخص خلاف کرے اسے مار ڈالو اور جب تک خلافت قائم نہ ہو تو میرا جانی دوست صہیب بن سنان رومی نماز کی امامت کریں اور ابوطلحہ انصاری سے فرمایا کہ میرے فوت ہونے کے بعد تین دن بعد اصحاب شوریٰ کو اپنے گھر میں رکھنا کہ امر خلافت قرار پائے میرا بیٹا عبداللہ بھی اس مجلس میں ہو مگر اس امر میں دخل نہ دے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ منصب خلافت تمہیں پہنچے تو منعم کا شکر ادا کرنا اور اپنے تمام قرابتوں کی لوگوں کو ترجیح دینا اسی طرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو عامل میری طرف سے مقرر ہیں انہیں ایک سال تک موقوف نہ کرنا اس کے بعد جسے چاہے موقوف کرنا میں نے اسلام کے خاطر بہت سارے شہر فتح کیے کچہری و دیوانی مقرر کی لوگوں کے وظیفے مقرر کیے اور خدائے تعالیٰ کی توفیق سے ایمان اور ارکان اسلام کے جھنڈے بلند کئے اور دین کی بنیادوں کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اگر میرے بعد دین و شریعت کی رعایت کی جائے گی تو امید ہے کہ انشاء اللہ دین میں کوئی

besturdubooks.wordpress.com

خلل نہیں آئے گا اب تم سے جدا ہوتا ہوں اور اپنے خدا کو تم پر خلیفہ بنا جا تا ہوں اور خدا سے امید کرتا ہوں کہ تمہیں دین کی تقویت اور ملت متین کی مشیت میں کامیاب فرمائے میں تم سے ایسے وقت میں جدا ہو رہا ہوں کہ شریعت کے جملہ مہمات اور مجملات مفصل اور مفسر ہو گئے سب کو میں نے واضح کر دیا ہے کہ اب مجھے صرف دو باتوں کا خوف ہے ایک تو یہ کہ کوئی اپنے کو خلیفہ ہونے کا مستحق ٹھہرائے اور یہ گمان اس کے حق میں بہتر نہیں دوسرے یہ کہ کوئی شخص کتاب اللہ میں تاویل کرے پھر آپؓ نے عبداللہ بن عمر کو بلا کر وصیت کی کہ میرا سارا قرضہ معلوم کرو کہ کتنا ہے انہوں نے حساب کر کے چھ ہزار درھم بتائے فرمایا کہ اگر آل عمر کا اتنا مال ہو تو ادا کر دو ورنہ بنی عدی سے مدد طلب کرو اور اگر ان سے بھی پورا نہ ہو سکے تو قریش سے استمد ادلو اور ان سے تجاوز نہ کرو یہ فرما کر انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

متن

بالناس باقصر سورتين واُتى عمر بنبيذفشربهٔ فخرج من جرحه فلم يتبين ،فسقوه لبنافخرج من جرحه فقالو الاباس عليك فقال ان يكن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس يثنون عليه ويقولون كنت و كنت فقال اما والله لوددت انني خرجت منها كفافا لاعليّ ولا ليَ وان صحبة رسول الله ﷺ سلمت لى واثنى عليه ابن عباس فقال لو ان طلاع الارض ذهباً لا فتديت به من هول المطلع وقد جعلتها شورىٰ فى عثمان و على وطلحة والزبير وعبدالرحمن بن عوف وسعد وامر صهيباان يصلى بالناس رواه الحاكم وقال ابن عباس كان ابو لؤلؤة مجو سيا عن الزهرى كان عمر لا يا ذن لسبى قد احتلم فى دخول المدينة حتى كتب اليه المغيرة بن شعبة وهو على الكوفة يذكرله غلاما عنده جملا صنائع ويستاذنه ان يدخل المدينة ويقول ان عنده اعمالا كثيرة فيها منافع للناس انه حدّاد نقاش نجار فاذن له أن يرسله

ترجمہ

یہاں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے چھوٹی چھوٹی دو سورتوں سے نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے اسے پیا مگر زخموں کی راہ سے نکل گیا پھر لوگوں نے دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا حاضرین نے کہا آپ خوف نہ کیجئے فرمایا اگر قتل میں خوف ہے تو میں مقتول ہو چکا پس لوگ آپ کی تعریفیں کر کے کہنے لگے، آپ ایسے ہیں آپ ویسے ہیں، فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سرا سر نکلوں نہ تو اس کا کچھ مجھ پر رہے نہ میرا اس پر اور رسول خدا کی صحبت میرے لیئے سالم

besturdubooks.wordpress.com

رہے اس کے بعد ابن عباس آپ کی تعریف کرنے لگے فرمایا اگر میرے پاس پوری زمین کے برابر سونا ہوتا تو قیامت کے موقف کے ہول سے سب کا سب فدیہ میں دیتا اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی طلحہ زبیر، (۱) عبدالرحمٰن سعد کے مشورے میں سونپا اور صہیب کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ (۲) حضرت عباسؓ کہتے ہیں ابولولو مجوسی تھا، ابن سعد زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے تھے حتی کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپ کو لکھا کہ یہاں ایک کاریگر لڑکا ہے (اور وہ اس کہنے سے) حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہو حضرت عمر سے کہا کہ اس لڑکے کو بہت سے ایسے کام آتے ہیں جن میں لوگوں کو بہت نفع ہے، جیسے نجاری، نقاشی لوہاری وغیرہ حضرت عمر نے اجازت دے دی کہ اسے مدینے میں بھیج دیں۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال :۳/ ۱۳۴

۲) المحلی :۴/ ۲۰۸، صحیح البخاری: ۱/ ۵۲۳

متن

المدينة وضرب عليه المغيرة مائة درهم في الشهر فجاء الى عمر يشتكى شدة الخراج فقال ما خراجك بكثير فانصرف ساخطايتذمر فلبث عمرليالى ثم اتاه فقال الم اخبرانك تقول لو اشاء لصنعت رحى تطحن بالريح ؟ فالتفت الى عمر عابساًوقال لا صنعن لك رحى يتحدث الناس بهافلما ولّى قال عمر لاصحابه اوعدنى العبد آنفاثم اشتمل ابولؤلؤة على خنجر ذى رأسين ونصابه فى وسطه فكمن بزاوية من زوايا المسجد فى الغلس فلم يزل هناك حتى خرج عمر يوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنهٗ ثلاث طعنات وذلك فى الصلواة رواه ابن سعد عن عمر انه قال ان ادركنى اجلى وابو عبيدة بن الجراح حي استخلفتهٗ فان سالنى ربى قلت سمعت رسول الله ﷺ يقول ان لكل نبى اميناً وامينى ابو عبيدة بن الجراح فان ادركنى اجلى وقد توفى ابو عبيدة استخلفت معاذ بن جبل فان سالنى ربى لم استخلفته

ترجمہ

اور مغیرہ نے ہر مہینے سو درہم اس غلام پر لگائے تھے اس نے حضرت عمر کے پاس آکر اس ٹیکس کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ ٹیکس تو بہت نہیں ہے (یہ سن کر وہ غلام غصہ میں بھرا ہوا چلا گیا اور چند دن ٹھہر کر عمرؓ کے پاس آیا آپ نے فرمایا مجھے خبر دی

besturdubooks.wordpress.com

گئی ہے کہ تو یوں کہتا ہے، اگر میں چاہوں تو ایک ایسی چکی بناؤں کہ خود بخود ہوا سے آٹا پسے اس غلام نے حضرت عمرؓ کی طرف ترش رو ہوکر دیکھا اور کہا میں آپ کے واسطے ایک ایسی چکی بناتا ہوں کہ اس سے لوگوں میں بہت شہرت ہو پس جب وہ غلام پیٹھ پھیر کر باہر نکلا آپ نے اپنے یاروں سے کہا مجھے یہ غلام دھمکی اور ڈراوا دے کر گیا ہے کہ پھر ابولؤلؤۃ (مغیرہ کا غلام) دورُخا خنجر جس کا دستہ بیچ میں تھا آیا اور اندھیرے میں مسجد کے کونوں میں سے کسی کونے میں چھپ گیا اور وہیں بیٹھا رہا حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نماز کیلئے لوگوں کو جگانے نکلے پس جب آپ اس کے قریب ہوئے تو اس نے تین ضربیں اس خنجر کی آپ کو ماریں اور یہ حالت نماز میں واقع ہوئی، مسند احمد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر مجھے موت آئی اور ابوعبیدہ بن جراح زندہ ہوں میں انھیں خلیفہ کر جاؤں اگر مجھ سے میرا رب پوچھے تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ ہر نبی کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے، اور اگر مجھے موت اس حال میں آئے کہ ابوعبیدہ مر چکے ہوں تو معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا جاؤں پھر اگر مجھے میرا رب پوچھے کہ

متن

قلت سمعت رسول الله ﷺ يقول انه يحشر يوم القيمه بين يدى العلماء نبذة وقد ما تا فى خلافته رواه احمد فى المسند عن اسمعيل بن زياد قال مر على بن ابى طالب على المساجد فى رمضان وفيها القنا ديل فقال نور الله عمر فى قبره كما نو رعلينا مساجد نا رواه ابن عسا كر قال ابن سعد ولقد قيل بعده لدرة عمر أهيب من سيفكم عن ابن شها ب ان عمر بن عبدالعزيز سأل أبا بكر بن سليمان بن ابى حثمة لا ىّ شىء كان يكتب "من خليفة رسول الله ﷺ" فى عهد ابى بكر ثم كان يكتب عمر اولا "من خليفة ابى بكر" فمن اول من كتب "من أمير المومنين" فقال حد ثتنى الشفاء وكانت من المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب" من خليفة رسول الله ﷺ" وكان يكتب عمر "من خليفة خليفة رسول الله ﷺ" حتى كتب عمر الى عامل العراق ان يبعث اليه رجلين جلدين يسالهما عن العراق واهله فبعث اليه

ترجمہ

تو نے انھیں خلیفہ کیوں بنایا، عرض کروں میں نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے کہ معاذ کا قیامت کے دن تمام علما کے آگے حشر ہوگا (راوی کہتے ہیں) یہ دونوں صاحب آپ کی خلافت ہی میں وفات پا چکے تھے ابن عسا کر اسمعیل بن

besturdubooks.wordpress.com

زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رمضان میں مسجدوں میں آئے اور ان میں قندیلیں دیکھ کر فرمانے لگے اللہ تعالیٰ عمر کی قبر میں روشنی کرے جیسا انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا ابن سعد سے نقل ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمر کا درہ تمہاری تلواروں سے زائد ہیبت ناک ہے، حاکم اور طبرانی کبیر میں ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اُبوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا کہ حضرت اُبوبکر کے زمانہ میں خلیفہ رسول اللہ کس وجہ سے لکھا جاتا تھا پھر حضرت عمر اول اول تو خلیفہ ابوبکر کو لکھتے تھے، مگر آخر میں ان کو سب سے پہلے کس نے اُمیر المومنین لکھا، اُبوبکر بن سلیمان نے جواب دیا شفانے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، اور وہ مہاجرات میں سے ہیں کہ حضرت اُبوبکرؓ خلیفہ رسولِ خدا لکھتے تھے، اور حضرت عمر خلیفہ خلیفہ رسول اللہ لکھے جاتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ میرے پاس دو ہشیار مردوں کو بھیجے کہ میں ان سے عراق اور اہل عراق کا حال پوچھوں سو اس نے عبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو آپ کے پاس بھیجا۔

متن

لبید بن ربیعة وعدی بن حاتم فقد ما المدینة ودخلا المسجد فوجد اعمر و بن العاص فقالا استاذن لنا علی أمیرالمومنین فقال عمر وانتما واللہ اصبتما اسمه فدخل علیه عمر و فقال السلام علیک یا أمیرالمومنین فقال ما بد الک فی هذا الاسم؟ لتخر جن مما قلت فاخبره وقال انت الأمیرو نحن المومنون فجری الکتاب بذلک من یومئذ رواہ الحاکم والطبرانی فی الکبیر عن معاویة بن قرة قال کان یکتب من أبی بکر خلیفة رسول اللہ ﷺ "فلما کان عمر بن الخطاب اراد وا ان یقولوا "خلیفة رسول اللہ" قال عمر هذا یطول قالوالا ولکناامّر نا ک علینا فانت أمیرنا قال نعم انتم المومنون وانا أمیرکم فکتب "أمیرالمومنین" رواہ ابن عسا کر عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب

ترجمہ

یہ دونوں مدینہ میں آکر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص کو مسجد میں پایا پھر انہوں نے کہا ہمارے لیے اُمیر المومنین پر داخل ہونے کی اجازت مانگ عمرو نے کہا کہ بخدا تم نے حضرت عمر کا ٹھیک نام لیا، یہ کہہ کر عمرو بن عاص حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا، السلام علیک یا اُمیر المومنین، حضرت عمر نے فرمایا، اس نام لینے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا جو کچھ تو نے کہا ہے اسکو کھول کر بیان کر، سو اس نے گزشتہ قصہ بیان کیا اور کہا آپ تو اُمیر ہیں اور ہم مومنین (ابوبکر نے عمر بن عبدالعزیز

besturdubooks.wordpress.com

سے کہا) پس اس دن سے یہ لکھنا جاری ہوا۔(۱) ابن عساکر معاویہ بن قرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُبوبکر خلیفہ رسول خدا لکھے جاتے تھے، جب عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے چاہا کہ آپ کو خلیفہ رسول خدا کہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت لمبا چوڑا نام ہے لوگوں نے کہا نہیں، چونکہ ہم آپ کو اپنا اُمیر بنا چکے ہیں تو اب آپ ہمارے اُمیر ہیں فرمایا ہاں تم مومنین ہو اور میں تمھارا اُمیر ہوں سو آپ کو اُمیر المومنین لکھا گیا، ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب

تخریج احادیث

۱) امام بخاری کی کتاب الادب المفرد مطبوعہ آرہ : ۱۸۴

متن

کان اذا احتاج اتی صاحب بیت المال فاستقرضه فربما اعسر فیاتیه صاحب بیت المال یتقاضاه فیلزمه فیحتال له عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه رواه ابن سعد عن عمرؓ انه قال انی انزلت نفسی من مال الله منزلة والی الیتیم من ماله ان ایسرت استعففت وان افتقرت اکلت بالمعروف فان ایسرت قضیت رواه سعید بن منصور و ابن سعد عن ابن معرور ان عمر خرج یوما حتی اتی المنبر وکان قد اشتکی شکوی فنعت له العسل وفی بیت المال عکه فقال ان اذنتم لی فیها اخذتها والا فهی علی حرام فاذنو اله رواه ابن سعد عن سالم بن عبدالله ان عمر کان یدخل یده فی دبرة البعیرة ویقول انی لخائف ان اُسأل عمابک رواه ابن سعد عن ابن عمر قال کان عمر اذا اراد ان ینهی الناس عن شی

ترجمہ

جب تنگدست ہوتے تو بیت المال کے داروغہ سے کچھ قرض مانگتے اور آپ اکثر مفلس رہا کرتے تھے سو جب بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور سخت تقاضا کرتا تو اس سے کچھ حیلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب مال آ گیا فوراً ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے مال میں، میں نے اپنا وہ مرتبہ رکھا ہے جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر میں تونگر ہوں تو اس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس ہوں تو بقدر حاجت کھاؤں پھر اگر اس کے بعد تونگر ہو جاؤں تو اسے ادا کروں۔(۱) ابن سعد ابن معرور سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن نکلے اور منبر تک آئے، آپ کوئی مرض یا بھوک کی شکایت رکھتے تھے۔لوگوں نے آپ سے شہد کی تعریف کی اور بیت المال میں شہد کا ایک کُپّہ

besturdubooks.wordpress.com

بھی تھا حضرت عمر نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تھوڑا لے لوں، ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔(۲) ابن سعد سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ رکھ کر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری تکلیف سے پوچھا جاؤں۔(۳) ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

تخریج احادیث

۱) کتاب الخراج : ۶۷
۲) کنزالعمال : ۶/ ۳۵۹۰
۳) تاریخ الخلفاء : ۱۳۹

متن

تقدّم الی اهله فقال لا اعلمن احد ا وقع فی شیء مما نهیت عنه الا اضعفت علیه العقوبة رواه ابن سعد **عن** ابن مسعود قال رکب عمر فرساً فانکشف ثوبه عن فخذ ہ فرای اهل نجران بفخذه شامة سو دا ء فقالوا هذا الذی نجد فی کتابنا انه یخرجنا من ارضنا رواه ابن سعد **عن** سعد الجاری ان کعب الاحبار قال لعمر انا نجد ک فی کتاب الله علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس ان یقعوا فیها فا ذامتّ لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیٰمة واخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن حکیم بن عمیر قال کتب عمر بن الخطاب الالایجلدنّ أمیرجیش ولا سریة احداً الحد حتی یطلع الدرب لئلا تحملهٔ حمیة الشیطان ان یلحق بالکفارو کان عمر بن الخطاب یقول من ولد ی رجل بوجهه شامة یملاء الارض عد لا رواه الترمذی فی ظنه وصدق ظن ابیه عن ابن عمر قال کنا نتحدث

ترجمہ

پہلے اپنے گھر میں فرماتے (دیکھو) جس بات سے میں نے لوگوں کو منع کیا ہے اگر اس کا تم میں سے کسی کو پاؤں گا تو اوروں سے دوگنی سزا دوں گا،(۱) ابن سعد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک بار گھوڑے پر سوار تھے آپ کی ران سے کپڑا ہٹ گیا اہل نجران نے ران میں ایک کالا تل دیکھ کر کہا یہ وہی شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ وہ ہماری زمین سے ہمیں نکال دے گا،(۲) سعد بن جاریہ کہتے ہیں کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے کہا ہم آپ کو اللہ کی

besturdubooks.wordpress.com

کتاب میں جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پاتے ہیں کہ لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتے ہو، پر تمہارے مرنے کے بعد وہ قیامت تک آگ ہی میں گھستے رہیں گے، (۳) ابن ابی شیبہ مصنف میں حکیم بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے لکھا خبر دار کوئی لشکر کا اُمیر اور رجمنٹ کا سردار کسی کو حد نہ مارے حتیٰ کہ وہ پہاڑی کی تنگ راہ میں آوے ایسا نہ ہو کہ اسے حمیت شیطان ابھارے اور پھر کافروں میں جا ملے، (۴) عمر بن الخطاب فرماتے تھے کہ میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا اس کے منہ پر ایک تل ہوگا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) مصنف عبدالرزاق : ۱۱/ ۳۴۳

۲) طبقات ابن سعد : ۳/ ۱۳۳

۳،۴) تاریخ الخلفاء : ۱۴۰

متن

. ان الدنيا لا تنقضى حتى يلى رجل من ال عمر يعمل بمثل عمل عمر فكان هلال بن عبدالله بن عمر بوجهه شامة وكانو يرون انه هوحتى جاء الله بعمربن عبدالعزيز رواه ابن سعد عن سفيان بن ابى العرجاء قال عمر بن الخطاب والله ماادرى اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا فهذا امر عظيم فقال قائل يا أميرالمومنين ان بينهما فرقاقال ماهو قال الخليفة لا يا خذ الا حقا ولا يضعه الا فى حقه وانت بحمدالله كذلك والملك يعسف الناس فيا خذ من هذا اويعطى هٰذا فسكت عمر رواه ابن سعد عن الشعبى قال كتب قيصر الى عمر بن الخطاب :"ان رسلى اتتنى من قبلك فزعمت ان قبلكم شجرة ليست بخليقة شىء من الشجر تخرج مثل آذان الحمير ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم يخضرّ فيكون كالزمرد الا خضر ثم يحمر فيكون كاليا قوت الا حمر ثم يينع

ترجمہ

کہ دنیا نہ گزرے گی جب تک عمر کی اولاد میں ایک ایسا شخص جو عمر جیسا کام کرے نہ ہو ہلال بن عبداللہ بن عمر جن کے منہ پر تل تھا ظاہر ہوئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ وہ وہی ہیں یہاں تک کہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز کو لایا، ابن سعد سفیان

besturdubooks.wordpress.com

بن ابوالعرجا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا بخدا مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ اگر بادشاہ ہوں تو امر دشوار ہے پس ایک کہنے والے نے کہا اے أمیر المومنین خلیفہ اور بادشاہ میں فرق ہے فرمایا کیا کہا کہ تو اپنا حق ہی لیتا ہے اور حق کو حق کی جگہ رکھتا ہے اور آپ فضل خدا سے ایسے ہی ہیں اور بادشاہ لوگوں سے تعصب کر کے ایک سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے حضرت عمر خاموش رہے۔(۱) ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ قیصر روم نے عمر بن الخطاب کو نامہ لکھا کہ میرے قاصد جو آپ کی طرف آئے ہیں کہتے ہیں آپ کی ولایت میں ایک درخت ہے کہ ان درختوں جیسی اس کی پیدائش نہیں پہلے پہل گدھے کے کانوں جیسا ظاہر ہوتا ہے، پھر پھٹ کر موتی جیسا ہو جاتا ہے پھر ہرا ہو کر سبز زمرد کی طرح ہو جاتا ہے اس کے بعد سرخ یاقوت کے مانند احمر ہوتا ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۱۳۸

متن

فینضج فیکون کا طیب فالوذ ج اکل ثم ییبس فیکون عصمة للمقیم وزاداً للمسافرفان تکن رسلی صدقتنی فلا ادری هذه الشجرة الا من شجر الجنة فکتب الیه عمر:" من عبدالله عمر أمیرالمومنین الی قیصر ملک الروم ان رسلک قدصد قوک هذه الشجرة عندنا هی الشجرة التی انبتها الله علی مریم حین نفست بعیسی ابنها فاتق الله ولا تتخذ عیسی الهامن دون الله فان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب رواه ابن ابی حاتم تفسیره عن ابی امامة بن سهل بن حنیف قال مکث عمر زمانا لا یا کل مال من بیت المال شیئاً حتی دخلت علیه فی ذلک خصاصة فارسل الی اصحاب رسول الله ﷺ فاستشارهم فقال قد شغلت نفسی فی هذا الأمر فما یصلح لی منه فقال علی غداء وعشاء فاخذ بذالک عمر روی ابن سعد عن ابن عمر ان عمر أنفق

ترجمہ

پھر پک کر پختہ ہو کر خاصے اچھے فالودہ کی طرح کھایا جاتا ہے، پھر خشک ہو کر مقیم کے لیے عصمت اور مسافر کے لیے توشۂ راہ ہوتا ہے، اگر میرے قاصد سچے ہیں تو میں کہہ نہیں سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں کے یہ درخت ہو، حضرت عمر نے

besturdubooks.wordpress.com

اس کی طرف یوں جواب لکھا اللہ کے بندے عمر بن الخطاب امیر المومنین کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے قاصد سچے ہیں، اس قسم کا درخت ہمارے پاس ہے، یہ وہ درخت ہے کہ اللہ نے حضرت مریم پر جب ان کے بیٹے عیسیٰ پیدا ہوئے اگایا، سو تو اللہ سے ڈر اور اس کے سوا عیسیٰ کو معبود نہ بنا کیونکہ عیسی کی مثال اللہ کے پاس آدم کی مانند ہے انہیں مٹی سے پیدا کیا الخ، (۱) ابن سعد ابو امامہ سہیل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر (خلافت کے زمانہ میں) ایک عرصہ تک ٹھہرے رہے بیت المال کے مال سے کچھ نہ کھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کو اس میں احتیاج ظاہر ہوئی سو اصحاب رسول خدا کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے مشورہ کر کے فرمایا، میں اس خلافت میں ہمہ تن مصروف ہوں اب مجھے اس میں سے کس قدر لینا لائق ہے، حضرت علی نے فرمایا صبح اور شام کا کھانا آپ نے وہی لے لیا۔ (۲) ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت سے پہلے تجارت کرتے تھے اور خلافت کے بعد بھی ایک عرصہ تک اپنے پس ماندہ اور بقیہ مال سے خرچ نکالتے رہے جب تک اپنے کنبہ کا خرچ اپنے مال سے نکلتا رہا بیت المال سے کچھ نہ لیا بلکہ بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی اس مال سے پرورش کرتے رہے مگر جب آپ کو مفلسی اور درویشی لاحق ہوئی تو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم جانتے ہو میں نے خلافت کے واسطے اپنے آپ کو ھبہ کر دیا ہے اور ہمہ تن دین کے کاموں میں مشغول ہوں اب اپنے بال بچوں کا نفقہ بیت المال سے کس قدر لینا جائز ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صبح وشام کا کھانا مقرر کر دیا آپ اسی کو مغتنم سمجھ کر لینے لگے۔

تخریج احادیث

۱) کتاب النخلة : ۱۲۰ از ابو حاتم سبحستانیؒ، تاریخ الخلفاء : ۱۴۵

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۴۱

متن

فی حجته ستة عشر دینار افقال یا عبدالله اسرفنا فی هذا المال رواه ابن سعد عن قتادة والشعبی قالا جاء ت عمر امراء ة فقالت زوجی یقوم اللیل ویصوم النهار فقال عمر لقد احسنت الثناء علی زوجک ،فقال کعب بن سوّار لقد شکت فقال عمر: ''کیف'' قال یزعم انها لیس لها من زوجها نصیب قال فاذاً قدفهمت ذلک فاقض بینهما فقال یا أمیرالمومنین احل الله من النساء اربعا فلها من کل اربعة ایام یوم ومن کل اربع لیال لیلة رواه عبدالرزاق فی

besturdubooks.wordpress.com

مصنفه عن جابر بن عبدالله انه جاء الى عمر يشكوا اليه مايلقى من النساء فقال عمر انا لنجد ذلک حتى انى لاريد الحاجة فتقول لى ماتذهب الا الى فتيات بنى فلان تنظر اليهن فقال له عبدالله بن مسعود اما بلغک ان ابراهيم عليه السلام شكى الى الله خلق سارة فقيل له انها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها

ترجمہ

حضرت عمر نے اپنے حج میں کل سولہ دینار خرچ کیے پھر فرمایا اے عبداللہ ہم نے اس مال میں فضول خرچی کی، (۱) عبدالرزاق اپنی مصنف میں قتادہ اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میرا خاوند رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا تو نے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی، کعب بن سوار نے کہا یا حضرت یہ تو اس کی شکایت کر رہی ہے آپ نے فرمایا کیوں کہا وہ کہتی ہے میرے لیے خاوند میں کچھ بھلائی نہیں (یعنی رات دن کی عبادت سے اسے فرصت نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپ نے فرمایا جب تو اس بات کو سمجھا ہے تو تو ہی ان میں فیصلہ کر دے وہ بولا اے أمیر المومنین اللہ نے مرد کے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں، سو عورت کے لیے ہر چار دن میں ایک دن اور ہر چار راتوں میں ایک رات ہونی چاہیے، (۲) ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس آکر عورتوں کی سختیوں اور زیادتیوں کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا بھائی ہم بھی اسی میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ جب میں اپنی بی بی سے قضائے حاجت کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتی ہے تو بنی فلاں کی جوان لڑکیوں کو جا کر دیکھتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان سے کہا کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم نے سارہ کی عادت کی جناب باری سے شکایت کی وہاں سے حکم ہوا کہ عورت کی پیدائش پسلی سے ہے جب تک اس کے دین میں کوئی خرابی تمہیں معلوم نہ ہو تو جس حال پر وہ ہے اس سے موافقت کرو (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۳) اس سے آپ کے تحمل و برداشت کا غایت مفہوم ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک اور قصہ جو حضرت عمر کے تحمل کی بدیہی دلیل ہے نقل کرتے ہیں چنانچہ استیعاب میں آیا ہے ایک دن آپ مسجد سے باہر نکلے اور آپ کا غلام جارود آپ کے ہمراہ تھا سامنے سے خولہ بنت حکیم آئی جسے آپ نے جھک کر سلام کیا اس نے جواب دے کر کہا اے عمر میں تجھے پہچانتی ہوں کہ تیرا نام عکاظ کے بازار میں عمیرہ لیا جاتا تھا اور تھوڑے دنوں بعد لوگ تجھے عمر کہنے لگے اب بہت عرصہ نہ گزرا کہ تو امیر المومنین کے لقب سے مشہور ہو گیا اس کے بعد اس نے کئی ایک ایسے کلمے کہے جو شخص کو جوش میں ڈالنے والے اور غصہ میں لانے والے تھے مگر واہ رے تحمل آپ خاموش کھڑے سنتے رہے اور کسی کا جواب تک نہ دیا آپ کا غلام جارود زیروزبر ہونے لگا اور چاہتا تھا کہ

besturdubooks.wordpress.com

خولہ کو برا بھلا کہے آپ نے اسے فوراً روک دیا اور فرمایا کہ تو نہیں جانتا یہ کون ہے یہ رسول خدا ﷺ کی صحبت یافتہ ہے خبر دار اسے غصہ کی نظر سے بھی نہ دیکھنا۔

تخریج احادیث

٢) الاستيعاب : ١٣/٨، اخبار القضاة : ٢٧٤/١، المغني: ٥١/٩، تاريخ الخلفاء : ١٤٠

٤) تاريخ الخلفا : ١٤١، ابن ابي شيبه : ٢٥٨/١

متن

مالم ترعليها خربة في دينها رواه ابن جريح عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسا نا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه فقالت له حفصة لِمَ ضربتهُ؟ قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغر ها اليه ، عن معمر عن ليث بن ابي سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم ولا ابا الحكم فان الله هوالحكم ولا تسمو الطريق السكة رواهما ابن جريح عن الضحاك قال قال أبوبكر والله لوددت اني كنت شجرة الى جانب الطريق فمر على بعير فاخذ ني فادخلني فاه فلا كني ثم ازد ردني ثم اخرجني بعراً ولم اكن بشرافقال عمر ياليتني كنت كبش اهلي سمنو ني ما بدالهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم من يحبون فذبحوني لهم فجعلو بعضي شواء وبعضي قد يداً ثم اكلو ني ولم اكن بشرارواه البيهقي

ترجمہ

ابن جریج عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے کنگھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے باپ کے پاس آئے آپ نے انھیں درہ سے مارا یہاں تک کہ وہ رونے لگے، حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اس کے نفس نے اسے غرور اور عجب میں ڈالا، سو میں نے چاہا کہ اس کے نفس کو اس کے روبرو حقیر کروں، (۱) ابن جریج معمر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو کسی کا نام حکم رکھو نہ ابا الحکم، کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے اور راستہ کا نام سکہ نہ رکھو (۲) بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُبوبکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھ پر اونٹ گزرتا اور پکڑ کر اپنے منہ میں داخل کرتا پھر مجھے چبا کر ہضم کر لیتا اور مینگنی بنا کر نکال دیتا اور میں آدمی نہ ہوتا، پس حضرت عمر نے فرمایا اے کاش میں اپنے لوگوں کا مینڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فربہ کرتے جب تک چاہتے یہاں تک کہ جب میں بہت فربہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند کرتے تو میرے لوگ ان

besturdubooks.wordpress.com

مہمانوں کے لیے ذبح کر ڈالتے پھر اس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور ایک حصہ کوٹ کر سکھا دیتے، پھر مجھے خوب چبا چبا کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا (۳)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جزئی اور کلی امور میں خدا تعالیٰ سے ازحد خوف کرتے تھے چنانچہ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر زمانہ خلافت میں اس جانور کے مانند تھے جو ہر طرف حیران و پریشان پھرتا ہے اور جہاں کوئی جال دیکھتا ہے اپنی گرفتاری کا موجب سمجھ کر خوف کے مارے کانپنے لگتا ہے چنانچہ آپ ایک دن چلے جارہے تھے اور کوئی شخص سورہ طور پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت: ''ان عذاب ربک لواقع ماله من دافع'' پر پہنچا تو آپ پر وقوع عذاب کی صورت جلوہ گر ہوئی اور قوت ایمانی کیوجہ سے آپ کو اس کی صورت مشاہدہ اور محسوس ہوگئی اور ایک قسم کا ضعف اور غشی آپ پر طاری ہوگیا آپ کا یہ حال دیکھ کر لوگوں نے گھوڑے سے اتار لیا اور دیوار سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور بہت دیر تک یہی حال رہا یہاں تک کہ اٹھا کر گھر لے گئے اور اسی خوف کی وجہ سے پورے دو مہینے بیمار رہے، دیکھے ابن جوزی کی کتاب ''مناقب'': ۸۸

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۴۱
۲) تاریخ الخلفاء : ۱۴۲
۳) مصنف ابن ابی شیبة: ۱۴۴/۸

متن

فی شعب الایمان عن ابی البختری قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر فقام الیه الحسین بن علی فقال انزل عن منبرابی فقال عمر منبر ابیک لامنبر ابی من امرک وبهذافقام علی فقال امره بهذا احد اما لا وجعنک یا غدُر فقال لا توجع ابن اخی فقد صدق منبر ابیه رواه ابن عساکر عن ابی سلمة بن عبدالرحمن وسعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان کانا یتنازعان فی المسئلة بینهما حتی یقول الناظر انهما لا یجتمعان ابدافما یفترقان الا علی احسنه واجمله رواه الخطیب عن مالک عن ابن شهاب عن الحسن قال اول خطبة خطبها عمر حمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فقد ابتلیت بکم و ابتلیتم بی وخلفت بکم بعد صاحبی فمن کان بحضر تنا باشرنا ه بانفسنا

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

ابن عساکر ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا اے عمر میرے باپ کے منبر سے اتریئے حضرت عمر نے فرمایا یہ منبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں مگر یہ بات تمھیں کس نے سکھائی، حضرت علی نے کھڑے ہو کر فرمایا، اسے اس بات کا کسی نے حکم نہیں کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اے بے وفا میں تجھے ضرور سزا دوں گا، آپ نے فرمایا میرے بھتیجے کو نہ مارنا۔ اس نے سچ تو کہا، منبر اسکے والد ہی کا ہے۔(۱) خطیب نے اپنے رواۃ میں مالک سے اور وہ ابن شہاب سے بطریق واسطہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا، کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ان دونوں کا کبھی ملاپ نہ ہوگا سو وہ دونوں اس مجلس سے جدا نہ ہوتے تھے مگر عمدہ اور اچھی خصلت کے ساتھ۔(۲) ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمر نے جو خطبہ پڑھا اس میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میرا امتحان اور آزمائش تمہارے ساتھ اور تمھاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے میں تم میں اپنے یار (ابوبکرؓ) کے بعد خلیفہ بنایا گیا ہوں سو جو کوئی ہمارے سامنے ہے ہم اس سے اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے (۳)۔

تخریج احادیث

۱۔۲) تاریخ الخلفاء: ۱۴۲

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں جو خطبہ پڑھا اس میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اے خدا میں ضعیف ہوں مجھے قوت دے میں سختی کرنے والا ہو مجھے نرمی دے اور میں بخیل ہوں مجھے سخی کر انکی ابتدائے خلافت میں جو لوگ ان کی سختی کیوجہ سے خائف اور ہراساں تھے اسے سن کر انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت رسول خدا کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو سختی اور درشتی تھی اس کا باعث بیان کیا اور اب اس وقت نرمی اور خوش خوئی کرنے کا اطمینان دلایا چنانچہ سعید بن المسیبؒ اور عبدالرحمٰنؒ نے اسی خطبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اس امر کا ایفاء کیا۔

متن

ومن غاب عنا ولينا ہ اهل القوة والا مانة فمن يحسن نزد ہ حسنا ومن يسئ نعاقبه ويغفر الله لنا ولكم رواہ ابن سعد عن سعيد بن المسيب قال دون عمر الدواوين فى المحرم سنة عشرين عن جبير بن الحوير ث ان عمر بن الخطاب استشار المسلمين فى تدوين الداوين

besturdubooks.wordpress.com

علی فقال تقسم کل سنة مجتمع الیک من مال ولا تمسک منه شیئا وقال عثمان اری مالا کثیر ایسع الناس وان لم یحصو احتی تعرف من اخذ من لم یا خذ خشیت ان یلبس الا مر فقال له الولید بن هشام بن المغیرة یا امیر المومنین قد جئت بشام فرایت ملو کها قدد ونو ادواوینا دجند واجنودا فدون دیواناو جند جنودا فاخذ بقوله فد عی عقیل بن ابی طالب ومخرمة بن نوفل وجبیر بن مطعم وکانو امن نسأ بة قریش فقال اکتبو االناس علی منا زلهم فکتبوا فبدا ولبنی هاشم ثم اتبعوهم ابا بکر وقومه ثم عمر و قومه علی

ترجمہ

اور جو ہم سے غائب ہے اس پر اہل قوت اور امانت کو والی مقرر کرینگے جو کوئی بھلے کام کریگا ہم اس کے ساتھ بھلائی زیادہ کرینگے۔ اور جو برائی سے پیش آئے گا اسے سزا دینگے۔ اور اللہ ہم تم کو بخشے۔۱ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے سن ۲۰ محرمؓ میں حساب کے کاغذات جمع کئے۔۲ ابن سعد جبیر بن الحویرث سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات کے جمع کرنے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا۔۳ حضرت علی نے فرمایا جس قدر مال آپ کے پاس جمع ہوا کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اس میں سے کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمان نے فرمایا میں مال میں وہ کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سہالے گا۔ اب جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا آدمی شمار میں نہ آئیں گے میں تو اسبات کے مشتبہ ہوتا ہوں۔۴ ولید بن ہشام بن معیزہ بولے اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے بادشاہ کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور کاغذات جمع کئے ہیں آپ بھی لشکر مرتب کریں اور کاغذات جمع فرمادیں حضرت عمر نے ولید کے قول پر عمل کر کے عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا اور فرمایا لوگوں کو ان کے مراتب کے موافق لکھو سوانہوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے ساتھ ابتداء کی پھر انکے پیچھے ابو بکر اور ان کی قوم کو لکھا اس کے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور ان کی قوم کو

تحقیقات وتعلیقات

پس سب سے پہلا کام بیت المال اور خزانہ کی ترتیب تھی جو آپ نے نہایت قاعدہ انتظام واہتمام کے ساتھ انجام کو پہنچایا۔ بیت المال کی آمدنی کو جب زیادتی اور افزونی ہوئی تو آپ کو مال کی تقسیم کرنے میں ایک معین اور مستقبل دستور کے ایجاد اور داخل کرنے کا خیال پیدا ہوا تو انہوں نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ مال کی تقسیم کرنے کے بارے میں میری رائے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے سے مخالف اور مختلف ہے میں بیت المال میں خزانہ کو جمع کرنا اور ہر ایک شخص کا

besturdubooks.wordpress.com

سالانہ وظیفہ اور تنخواہ مقرر کرنا چاہتا ہوں اور جن اصول پر وہ تقسیم کی اس لیے دستور کو یقینی کرنا چاہتے تھے وہ بیان کئے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۴۱

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۴۲

۴) فتوح البلدان از علامہ بلاذریؒ : ۶۳۹

متن

الخلافة فلما نظر فيه عمر قال ابدؤ ابقرابة النبى ﷺ الا قرب فالا قرب حتى تضعوا بحيث وضعه الله رواه ابن سعد عن عايشةؓ قالت لما كان آخر حجة حجها عمر بامها ت المومنين اذصد ر ناعن عرفة رجلا على راحلته يقول اين كان عمر امير المومنين فسمعت رجلا آخر يقول ههنا كان امير المومنين فاناخ راحلته ثم رفع عقير ته فقال:

علیک السلام من امام وبارکٌ يد الله فى ذلک الا ديم الممزق

ابعد قتيل بالمدينة اظلمت له الارض تهتز العضاه باسؤق

قضيت امور اثم غادرت بعد ها بوائق فى اكما مها لم تفتق

فلم يتحرک ذاک الراكب ولم يدرمن هو وكنا نتحدث انه من الجن فقدم عمر من تلک الجنة فطعن فمات عن عبدالرحمن بن ابزى عن عمر قال هذا الا مر فى اهل بدر مابقى منهم احد ثم فى احد ما بقى سهم احد فى كذاوكذا

ترجمہ

درج کتابت کیا جب حضرت عمر نے اسے دیکھا تو فرمایا نبی ﷺ کے اہل قرابت کو (مجھ پر) مقدم کرو۔ اسی طرح پھر اکرم ان کو مقدم کرو جو زیادہ قریب ہیں حتیٰ کہ عمر کو اس جگہ رکھو جہاں اسے اللہ نے رکھا ہے۔[۱] حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر نے جب اخیر حج حضرات ازواج مطہرات کے ساتھ کیا تو ہمارا عرفہ سے پلٹتے وقت محصب پر گذر ہوا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھا ہوا کہتا ہے امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں دوسرے کو سنا کہتا ہے ابھی تو یہیں تھے پس اس نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور آواز گریہ اونچی کر کے کہا۔[۲] آپ پر اے امیر المومنین خدا کی طرف سے سلام ہو اور اس چمڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے ہیں (جسے ابو لولؤ خنجر سے پارہ پارہ کریگا) اللہ کی قدرت کا ہاتھ برکت دے۔۔۔ کیا ایسے مقتول

besturdubooks.wordpress.com

کے پیچھے جو مدینہ میں قتل ہوا اور جس کے لئے زمین تاریک ہوگئی بڑی بڑی شاخیں اپنے تنوں پر لہلہائیں گی، تو نے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا پھر اس کے بعد بہت سی مصیبتیں انکے ایسے غلافوں میں چھوڑی ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ ہم نے پھر اس کی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمر حج کر کے مدینہ آئے تو زخمی کیے گئے اور وفات پائی۔[۳] عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا۔ یہ خلافت بدریوں میں رہے گی جب تک ایک بھی ان میں باقی رہے گا۔ پھر اہل احد میں رہے گی جب تک ایک بھی ان میں باقی رہے

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ یہ شعر سماخ شاعر کے مرثیہ کے جو نہایت دلی درد کے ساتھ لکھا گیا ہے (مرثیہ)

جزی الله خیر امن امیر و بارکتُ یدالله فی ذالک الادیم الممزق

(ترجمہ) خدا امیر کو جزائے خیر دے اور برکت کرے اللہ کا ہاتھ اس کشادہ زمین میں[۲]

فمن عیش او یر کب جناحی نعامة لیدرک ماقدمت بالامس یسبق

(ترجمہ) جو شخص اس لیے چلے یا شتر مرغ کے بازوؤں پر سوار ہو کہ تم نے جو کچھ کل بھیجا ہے اسے پالے تو وہ پیچھے رہ جائیگا۔ اور تمہاری چیز اس کے آگے ہی رہیگی۔

۳۔ قصیت امورا ثم غادرت بعدها بوائق فی اکما مها لم تفتق

(ترجمہ) تم نے تمام امور پورے کر دیئے اس کے بعد انہیں تم نے اس حالت میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ کلیاں ہیں جو اپنے پردوں میں ہیں جواب تک چٹکی نہیں ہیں۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ جن نے حضرت عمرؓ پر نوحہ میں کہا۔[۴]

علیک سلام من امیر وبارکتُ یدالله فی ذاک الادیم المخرق

(ترجمہ) اے امیر تم پر سلام ہو اور برکت کرے، اللہ کے ہاتھ اس کشادہ زمین میں ہیں۔[۵]

فمن یسع اویر کب جناحی نعامة لیدرک ماقدمت بالامس یسبق

(ترجمہ) جو شخص اس لیے دوڑے یا شتر مرغ کے بازووں پر سوار ہو کہ کل جو تم نے آگے بھیجا ہے اسے پالے تو وہ پیچھے رہ جائیگا۔ ۶۔ ابعد قتیل بالمدینة اظلمت له الارض تهتزا لعصاه باسوق

(ترجمہ) کیا مقتول مدینہ کے بعد بھی جس کے لیے روئے زمین تاریک ہے درخت اپنے تنوں پر جھومتے رہینگے۔

۷۔ عاصم الاسدی نے کہا:

besturdubooks.wordpress.com

فما كنت اخشى ان تكون وفاته   بكفى سبنتى ازرق العين مطرق

(ترجمہ) مجھے یہ اندیشہ نہ تھا کہ ان کی وفات، نیلی آنکھ والے شب رو چیتے کے ہاتھوں سے ہوگی۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰنؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر فاروقؓ کا وصال ہوا تو ان پر رویا گیا (علوی)۔

تخریج احادیث

١. فتوح البلدان از بلاذری ٢٤٠ و كتاب الخراج از قاضى ابو يوسف ٢٥/٢٤، مطبع مصر،
٢. تاريخ الخلفاء: ١٤٣ و طبقات ابن سعد: ٣/ ١٣٥

متن

وليس فيها للطيق ولا لولد طليق ولا لمسلمة الفتح شى عن شد ادبن اوس عن كعب قال كان فى بنى اسرائيل ملك اذا ذكرنا ه ذكر نا عمر واذ اذكر نا عمر ذكرنا ه وكان الى جنبه نبى يوحى اليه فاوحى الله الى النبى ان يقول له اعهد عهد ك واكتب الى وصيتك فانك ميت الى ثلاثة ايام فاخبره النبى بذلك فلماكان اليوم الثالث وقع بين الجدار وبين السرير ثم جاء الى ربه فقال:" اللهم ان كنت تعلم انى كنت اعد ل فى الحكم واذااختلفت الا مورا تبعت هداك وكنت كذا وكنت كذا فرد فى عمرى حتى يكسر طفلى وتر بو امتى فاوحى الله الى النبى انه قد قال كذا وكذ اوقد صدق وقد زدته فى عمر ه خمس عشر سنته ففى ذلك يكبر طفله وير بوا متة فلما طعن عمر قال كعب لئن سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال اللهم اقبضى اليك غير عاجز ولا ملوم عن سليمان بن يسار ان الجن ناحت على عمر روى هذه الاحاديث ابن معد واخرج ابن جريج قال اخبر نى من صدق انّ عمر بينا هو يطوف اذا سمع امراء ة تقول :

تطاول هذا الليل واسود جانبه   وأرقنى أن لاخليل الا عبه

ترجمہ

اور اس خلافت میں نہ تو طلیق اور ولد طلیق کا حصہ ہے نہ ان لوگوں کا جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے! شداد بن اوس کعب سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب ہم اسے یاد کرتے تو عمر یاد آتے اور جب عمر کا ذکر

besturdubooks.wordpress.com

کرتے اسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں ایک نبی تھا جس پر وحی آتی تھی (ایک دفعہ) اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ سے کہو اگر اپنا کوئی ولی عہد کرنا ہے کر لے اور اپنی وصیت لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مریگا نبی نے اس امر کی بادشاہ کو اطلاع کر دی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنے تخت اور دیوار کے درمیان گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آ کر عرض کرنے لگا بار خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں ہر حکم میں داد دیتا ہوں اور جب کاموں میں اختلاف ہوتا تھا تو میں تیری مرضی اور ہدایت کی پیروی کرتا تھا اور میں ایسے ایسے کام بجالاتا تھا تو اس وقت میری عمر مجھے پھیر دے کہ میرے بچے بڑے اور میری امت بڑھ جاوے سو اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا ایسا کہا اور سچ کہا میں نے اس کی عمر میں پندرہ سال اور زیادہ کئے اس میں اس کی اولاد بڑی اور امت پھیل جاویگی جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو کعب نے کہا بخدا اگر عمر بھی اپنی عمر کی زیادتی میں اپنے رب سے التجا کریں تو ضرور خدائے تعالیٰ آپ کو ایک مدت تک باقی رکھے آپ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانے لگے اے اللہ مجھے اس حال میں اٹھا لے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا[۲] نہ ابن سلیمان بن لسیار سے روایت کرتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت عمر کی وفات پر نوحہ کیا ابن جریج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے ایک عورت کو یہ کہتے سنا:

آج کی رات کیسی دراز ہوگئی اور اس کے اطراف بالکل کالے ہیں۔ اور مجھے اس بات نے جگا دیا کہ میری پہلو میں یار نہیں جس سے میں بازی کرتی۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت امام مالکؒ اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ حج کو تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ ازواج مطہرات بھی تھیں؛ جب وہاں سے واپس آئے تو مقام بطحاح میں اپنی سواری کو بٹھائی اور کنکریوں پر کپڑا ڈال کر چت لیٹ گئے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا بار خدایا میرے قویٰ میں بالکل ضعف آ گیا اور میری رعیت ملکوں ملکوں پھیل گئی تو مجھے اس حال میں موت دینا کہ نہ تیری عبادت میں تقصیر کرنے والا ہوں نہ دین کے امور ضائع کرنے والا ہوں پس جب حج کے سفر سے واپس آئے تو زندیق ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (موطا امام محمد ص ۳۰۴)

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد: ۱۴۵/۳، وتاريخ الخلفاء: ۱۴۳

۲) تاريخ الخلفاء ۱۵۷، موطاء امام محمد: ۳۰۴

besturdubooks.wordpress.com

متن

فلو لا الله تخشى عواقبه لزعزع من هذا السرير جوانبه

فقال عمر مالک؟ فقالت قد اغربت زوجی منذ اشهر وقد اشتقت اليه قال اردت سوء ا ؟ قالت معاذ الله قال فا ملكی علیک نفسک فانما هو البرید الیه فبعث الیه ثم دخل علی حفصته فقال انی سائلک من امر قد اثمنی فاخرج عنی فبکم تشتاق المراة الی زوجها فخفضت راسها واستحیت قال فان الله لا یستحی من الحق فاشارت بیدها ثلاثة اشهر والا فاربعة اشهر فکتب عمر لا تحتبس الجیوش فوق اربعة اشهر **عن** ابن عباس ان العباس قال سالتُ الله حولا بعد ما مات عمر ان یرینیه فی المنام فرأیته بعد حول وهو یسلت العرق عن جبینه فقلت بابی انت وامی یا امیر المومنین ما شانک ؟ فقال هذا اوان فرغت و ان کادعرش عمر لیهدّ لولا انی لقیت رباروٴفارحیما **عن** زید بن اسلم

ترجمہ

اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جس کی برابر کوئی چیز نہیں تو اس چارپائی کی چولیں ہلائی جاتیں؛ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا میں کئی مہینے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور اب اس کا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کیا تو برائی (زنا) کرنا چاہتی ہے اس نے کہا خدا کی پناہ فرمایا تو اپنے نفس کو تھامے رہ۔ میں تیرے میاں کی طرف قاصد بھیجتا ہوں چنانچہ اس کی طرف آدمی بھیج دیا پھر حفصہ (اپنی صاحبزادی) کے پاس آ کر فرمانے لگے میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں جس نے مجھ سخت رنج میں ڈال دیا ہے سو اس رنج کو مجھ سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت بعد خواہش ہوتی ہے حضرت حفصہ نے شرم کے مارے سر نیچا کر لیا آپ نے فرمایا اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حفصہ نے تین انگلیوں کا اشارہ کر کے بتلایا کہ تین مہینے ورنہ چار اس کے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد لشکر نہ ٹھہریں [۱] ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک اللہ سے دعا کی کہ عمر کو مجھے خواب میں دکھا دے میں نے ایک سال کے بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پسینہ پوچھ رہے ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اس وقت حساب سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی امارت کی چھت ڈھ جاتی اگر اپنے رب کو شفیق ومہربان نہ پاتا۔[۲] زید بن مسلم

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ابن الجوزی کی سیرت عمر کا چونتیسواں باب حضرت عمرؓ کے گشت ہائے شبیہ کے واقعات پر مشتمل ہے اس قسم کے واقعات رات کو گشت کرنے اور لوگوں کے حالات کو تفحص کرنے اور خبر گیری کرنے کے بہت سارے ہیں اور اس شبینہ گشت سے بعض اوقات نہایت نتیجہ خیز باتیں پیدا ہوتی تھیں۔ مثلاً جب ایک مرتبہ اسی طرح ایک قافلہ کی حفاظت کے واسطے گئے تو ایک بچے کو دودھ چھڑانے کی وجہ سے روتا دیکھا جس کی وجہ سے دودھ چھڑانے پر وظائف مقرر ہونیکی قیدا ٹھائی اسی طرح اور متعدد واقعات ہیں۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۵۷٦/۱٦ رقم ۴۵۹۲۴، و سیرت عمر لابن جوزی ۷۱،

۲) تاریخ الخلفاء ص ۱۴۵ ،ابن قدامه: ۳۰۱/۷

متن

ان عبدالله بن عمرو بن العاص رای عمر فی المنام فقل کیف صنعت قال متی فارقتکم قال منذ اثنی عشر سنة فقال انما انفلتّ الان من الحساب رواهما ابن عساکر **عن** سالم بن عبدالله بن عمر قال سمعت رجالا من الانصار یقول دعوت الله ان یربنی عمر فی النوم فرایته بعد عشرین سنة وهو یمسح العرق عن جبینه فقلت یا امیر المومنین ما فعلت قال الآن فرغت ولو لا رحمة ربی لهلکت رواه ابن سعد **عن** علیؓ قال کنت عند النبی ﷺ اذا قبل ابو بکر وعمر فقال یا علی هذا ن سید اکهول اهل الجنة وشبا نها بعد النبین والمرسلین رواه احمد فی مسنده باسناد صحیح جید **عن** الشعبی قال رثت عاتکة بنت زید بن عمر و بن نفیل علی عمر فقالت =

یا عین جو دی بعبرة ونجیب لا تملّی علی الامام الصلیب

عصمة الدین والمعین علی الدهـــــــــــــر وغیث الملهوف المکروب

ترجمہ

اسلم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھ کر کہا آپ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا میں

besturdubooks.wordpress.com

تم سے کب سے جدا ہوا ہوں کہا بارہ برس سے فرمایا حساب سے اب مجھے فرصت ہوئی ہے ان دونوں اثر ون کو ابن عسا کر نقل کرتے ہیں۔ا سالم بن عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے ایک انصاری مرد سے سنا وہ کہتا تھا میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ مجھے عمر کو خواب میں دکھا دے سو میں نے بیس برس کے بعد انہیں ماتھے سے پسینا پونچھتے دیکھا میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ کے ساتھ کیا ہوا فرمایا اب میں حساب سے فارغ ہوا ہوں اور اگر میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہی ہوگیا تھا۔۲ احمد اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا یکا یک ابوبکر وعمر آئے حضرت نے فرمایا اے علی نبیوں اور پیغمبرون کے بعد یہ دونوں ادھیڑ اور جوان جنتیوں کے سردار ہیں۔۳ حاکم اپنی صحیح اسناد کے ساتھ شعبی سے روایت کرتے ہی کہ زید عمرو. ن نفیل کی بیٹی عاتکہ نے عمر پر یہ مرثیہ پڑھا:

اے آنکھ آنسوؤں سے رو اور بلند آواز سے اور زبردست سخت امام پر رونے سے مت تھک وہ دین کا بچاؤ اور زمانہ کی مصیبتوں پر معین تھا۔ اور مصیبت زدوں اور غمگینوں کی فریاد کو پہونچنے والا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ ترمذی شریف اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ ابوبکر وعمر پیغمبرون اور نبیوں کے علاوہ تمام ادھیڑ جنتیوں پہلوں اور پچھلوں کے سردار ہیں صاحب فتح الباری فرماتے ہیں کہ شیخین کو کہولت کے ساتھ وصف کرنا ان کے دنیا کے حال کے اعتبار سے ہے ورنہ یہ روایت تو ظاہر ہے کہ بہشت میں کوئی بھی ادھیڑ نہ ہوگا بس معنی یہ ہے کہ یہ دونوں دنیا میں ادھیڑ مرے ہیں اور پہلوں سے مراد اگلی امت کے لوگ مراد ہیں اس سے ان دونوں صحابہ کی فضیلت اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور اس قول کے بموجب جس میں حضرت خضر کو ولی کہا گیا ہے ثابت ہے اور پچھلوں سے اولیاء وعلماء اور اس امت کے شہداء ہیں اسی طرح نبیوں اور رسولوں کے استثناء سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضر اس قول کے اعتبار سے جسمیں انہیں نبی کہا گیا ہے خارج ہیں۔

تخریج احادیث

۱.۲) تاریخ الخلفاء: ۱۴۵

متن

قل لا هل الضراء والبؤس موتوا اذسقتنا المنون كأس شَعُوب

رواه الحاكم باسناد صحيح اصيب عمر يوم الا ربعا لا ربع بقين من ذى الحجة و د فن يوم الاحد مستهل المحرم وله ثلاث وستون سنة وقيل احدى وستون سنة وقيل ست وستون سنة ورجحه الواقدى وصلى عليه صهيب فى المسجد وفى حديث النسائى: كان نقش خاتم

besturdubooks.wordpress.com

عمر :"کفی بالموت واعظا" **عن** طارق بن شهاب قال قالت ام ایمن یوم قتل عمر الیوم وهی الا سلام رواه الطبرانی **عن** عبدالرحمن بن یسار قال شهدت موت عمر بن الخطاب فانکسفت الشمس رواه الطبرانی ورجاله ثقات **عن** مالک بن انس بن مالک قال بنی عمر رحبة فی المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد شعر او یرفع صوته فلیخرج الی هذه الرحبة رواه مالک فی الموطا

ترجمہ

نقصان اور سختی رسیدوں کو کہنا چاہئے مرجاؤ کیونکہ آرزوؤں نے موت کا پیالہ ہمیں پلا دیا ہے حضرت ذی الحجہ کے چار دن باقی رہے تھے جو زخمی ہوئے اور وہ بدھ کا دن تھا اور اتوار کے دن محرم کی چاند رات کو دفن ہوئے آپ کی عمر تریسٹھ، یا اکسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی تھی حضرت صہیب نے مسجد میں آپ کی نماز پڑھائی۔[۱] نسائی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مہر کفی بالموت واعظا کے نقش سے آراستہ تھی۔[۲] طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عمرؓ شہید ہوئے ام ایمن نے کہا آج اسلام سست ہو گیا اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔[۳] عبدالرحمٰن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت موجود تھا سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔[۴] مؤطا میں مالک بن انس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے کونے میں ایک حجرہ بنا دیا تھا جس کا نام بطیحا تھا اور فرما دیا تھا کہ جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑھنا چاہے یا کسی کو اونچی آواز سے پکارے تو اس جگہ چلا جائے۔[۵]

تحقیقات وتعلیقات

تا کہ مسجد کی تعظیم برقرار رہے کیونکہ مسجدیں نماز اور ذکر الٰہی کے لیے بنائی گئی ہے ابو داؤد اور شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں شعر پڑھنے سے منع کیا ہے اور خرید وفروخت سے بھی منع کیا ہے مگر جب شعر کے مضمون سے اللہ جلالہ کی اطاعت اور عبادت کا ذوق شوق زیادہ ہو تو بعضوں نے ان اشعار کا پڑھنا جائز رکھا ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت حسان بن ثابت کو مسجد میں شعر پڑھنے سے منع کیا تو حسان نے ان کے جواب میں کہا میں نے مسجد میں اس شخص کے سامنے شعر پڑھے جو تم سے (حضور اکرم ﷺ) بہتر تھے۔ مگر اصح یہی ہے کہ شعر اگر اچھے مضمون کے بھی ہوں تو بھی نہ پڑھنا اولیٰ اور بہتر ہے۔

تخریج احادیث

۱) المحلّٰی: ۲۰۸/۴، طبقات ابن سعد: ۱۴۳/۳، تاریخ الخلفاء: ۱۳۴

besturdubooks.wordpress.com

۲۔۳۔۴) تاریخ الخلفاء: ۱۳۴

۵) سنن البیھقی: ۱/۱۰۳

متن

عن عمر بن الخطاب قال استاذنت النبی ﷺ فی العمرة فاذ ن لی وقال اشرکنا یااخی فی دعائک ولا تنسنا فقال کلمةً ما یَسُرُّنی ان لی بها الدنیا رواه ابو داؤد والترمذی وانتهت روایته عند قوله :"ولا تنسنا" **عن** عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه رواه الترمذی **عن** جندب بن جنادة ابی جنادة ابی ذر الغفار ی قال انّ الله وضع الحق علی لسان عمر یقول به رواه الترمذی **عن** امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال ماکنانبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر رواه البیهقی فی دلائل النبوة **عن** ابی العباس عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال اللهم اعز الا سلام با بی جهل ابن هشام اوبعمر بن الخطاب قال

ترجمہ

ترمذی اور ابوداؤد شریف میں حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرہ کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت دیکر فرمایا اے میرے بھائی ہمکو اپنی دعا میں شریک کرنا اور ہمیں نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ خوش لگا۔ ترمذی کی روایت قولہ ولا تنسا ک ہے۔ (۱) ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (۲) ترمذی میں جندب بن جنادہ سے اور وہ ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ وہ اس کے ساتھ بولتے ہیں۔ (۳) بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اس بات کو بعید نجانتے تھے (۴) کہ سکینہ عمرؓ کی زبان پر گویا ہوتا ہے۔ (۵) احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خداوندا ابوجہل بن ہشام یا عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام کو غالب کردے (پس اس دعا کے بعد)

تحقیقات وتعلیقات

۱۔۴) یعنی حضرت عمرؓ کی زبان مبارک سے اس قسم کے کلمات نکلتے تھے جن سے نفس کو اطمینان اور قلب کو تسکین ہوتی تھی

besturdubooks.wordpress.com

اور یہ ایک امر غیبی تھا جو حضرت عمرؓ پر القاء کیا گیا تھا بعضوں نے فرمایا ہے سکینہ سے مراد فرشتہ ہے مطلب یہ ہے کہ ایک فرشتہ خدا کی طرف سے اس لیے مقرر ہوا ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کو نیک راہ سمجھاتا رہے اور ہر وقت نیک بات اور نیک کام کا الہام کرتا رہے، عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول کے معنی کہ میں نے کبھی حضرت عمر کو نہیں دیکھا مگر ایسے حال میں کہ ہر وقت ان کی دونوں آنکھوںؓ کے درمیان فرشتہ رہتا ہے جو انہیں سیدھے راستے کا حکم کرتا ہے آئندہ کا قول بھی اس کا موید و معین ہے۔

تخریج احادیث

۲) جامع الترمذی : ۲۰۹/۲

۳) مشکواۃ المصابیح : ۵۵۷/۲

۵) کنز العمال: ۶۲۰/۱۲

متن

فاصبح عمر فغدا علی النبی ﷺ فاسلم ثم صلیّ فی المسجد ظاهراً رواه احمد و الترمذی کلاهما باسناد صحیح عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول الله ﷺ فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول الله ﷺ یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن عقبة بن عامر قال قال النبی ﷺ لو کان بعد ی نبی لکان عمر بن الخطاب روه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن بریدة بن الحصیب الا سلمی رضی الله عنه قال خرج رسول الله ﷺ فی بعض مغازیه فلما انصرف جاء ت جاریة سوداء فقالت یا رسول الله انی کنتُ نذرتُ ان ردّک الله

ترجمہ

حضرت عمرؓ نے صبح کی اور اول روز آنحضرت ﷺ کے پاس آکر اسلام لے آئے پھر آنحضرت ﷺ نے مسجد میں کھلم کھلا نماز پڑھی۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ (۲) ترمذی میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابو بکرؓ کو کہا اے بہترین لوگوں کے رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے کہا خبردار ہو اے عمر اگر تم نے مجھے یہ کلمہ کہا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج نہیں چمکا یہ حدیث غریب ہے۔ (۴) ترمذی میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر بالغرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے۔ ۵

besturdubooks.wordpress.com

ترمذی میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی جہاد میں تشریف لے گئے سو جب وہاں سے پلٹ کر آئے تو ایک سیاہ لڑکی (حبشیہ تھی یا اس کا رنگ ہی کالا تھا) نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر خدائے تعالیٰ آپ کو فتحیاب کر کے بھیجے گا تو میں

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے کوئی شخص کھلم کھلا نماز نہیں پڑھ سکتا تھا اور حضور اکرم ﷺ بھی اس زمانہ میں قریش کی سخت ایذا رسانی سے بچنے کے لیے دار ارقم میں جو صفا کی جڑ میں واقع تھا مخفی و پوشیدہ تھے۔ (۳) حضرت ابو بکرؓ کا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یوں سنا تو یہ حضرت عمرؓ کی ایام خلافت پر محمول ہے کہ ان ایام میں حضرت عمرؓ سے کوئی فرد بہتر نہ تھا سب سے افضل واکمل آپ ہی تھے یا یہ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مقید ہے یعنی ابو بکر صدیقؓ کے بعد کلی فضیلت اور جمہوری بزرگی آپ ہی کو حاصل ہے یا باب عدالت یا طریق سیاست پر محمول ہے یعنی جیسا انصاف سے حضرت عمرؓ نے زمین کو بھر دیا اور جیسے سلطنت کے انتظام آپ نے کئے ویسے کسی نے نہیں کیے۔

تخریج احادیث

۱) مشکواۃ المصابیح : ۵۵۷/۲

۵،۴) جامع الترمذی : ۲۰۹/۲

متن

صالحا ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لها رسول الله ﷺ ان کنت نذرت فاضربی والا فلا فجعلت تضرب فد خل ابو بکر وهی تضرب ثم دخل علی وهی تضرب ثم دخل عثمان وهی تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استها ثم قعد ت علیه فقال رسول الله ﷺ ان الشیطان لیخاف منک یا عمر! انی کنت جالسا وهی تضرب فدخل ابو بکر وهی تضرب ثم دخل علی وهی تضرب ثم دخل عثمان وهی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواه الترمذی وقال هد احدیث حسن صحیح غریب **عن** عائشة زوج النبی ﷺ قالت کان رسول الله ﷺ جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول الله ﷺ فاذا حبشیة تزفن والصبیان حولها فقال یا عائشة تعالی فانظری فجئت فوضعت لحی علی منکب رسول الله ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا ورنہ نہیں۔ سو اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا حضرت ابوبکرؓ آئے اور وہ دف ہی بجا رہی تھی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ائے اور وہ دف بجائے گئی۔ پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے وہ اسی طرح بجاتی رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آتے ہی وہ لڑکی اپنے نیچے دف ڈال کر بیٹھ گئی پھر آنحضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم سے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ میں بیٹھا رہا اور وہ دف بجائے گئی ابوبکر آئے اور وہ بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی جب اے عمر تم آئے تو اس نے دف ڈال دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے جو ہم نے ایک شور اور بچوں کی آواز سنی۔ آنحضرت ﷺ یہ سن کر کھڑے ہو گئے۔ ناگہان ایک حبشیہ عورت اچھل اور کود رہی تھی اور بچے اس کے اردگرد تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو میں آئی اور اپنے کلے آنحضرت ﷺ کے مونڈھے پر رکھ کر

تحقیقات وتعلیقات

لمعات میں ہے کہ حدیث مذکور دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کا راگ سننا اس سے مباح معلوم ہوتا ہے جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ گانا شہوت اور زنا کی طرف مائل نہ کرے مگر حدیث میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اسے گانے دیا پھر ابوبکر علی وعثمان نے بھی گانے سے اسے منع نہ کیا پھر حضرت عمر کے آنے کے بعد آپ ﷺ نے اسے شیطان کا کام فرمایا بعض محدثین نے اس کا جواب یوں بھی دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جہاد سے صحیح وسالم واپس لوٹنا ایک بڑی نعمت وسرور اور فرحت کا موجب تھا اس لیے آپ نے اسے وفائے نظر کا حکم دیا اس نظر سے وہ فعل منجملہ لھو ولعب نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نظر تھوڑا سا بھی بجانے سے حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے اس سے زائد بجایا تو گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور حضرت عمرؓ کے آنے کے بعد آپ نے اسے منع تو نہ کیا کہ درجہ حرمت کو پہنچی مگر برائی سے یاد فرمایا کہ ثبوت کراہت ہو جائے۔

تخریج احادیث

۲) جامع الترمذی: ۲۱۰/۲ ،مشکواۃ المصابیح: ۵۵۸/۲

متن

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب فقال لى اما شبعت اما شبعت ؟ قالت فجعلت اقول لا، لا نظر منزلتى عنده اذطلع عمر قالت فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله ﷺ انى لا

besturdubooks.wordpress.com

نظر الی شیا طین الانس والجن قد فر وامن عمر قالت فرجعت روہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب **عن** انس بن مالک وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراھیم مصلی فنزلت :"واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی" وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امر تھن ان یحتجبن فنزلت ایۃ الحجاب واجتمع نساء النبی ﷺ فی الغیرۃ فقلت: عسی ربہ ان طلقکن ان یبد لہ ازواجاً خیراً منکن فنزلت کذالک رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ

آپ کے کندھے اور سر کے درمیان میں سے اس حبشیہ عورت کے تماشے کو دیکھنے لگی (تھوڑی دیر بعد) آپ نے مجھے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں۔ میں نے کہنا شروع کیا نہیں نہیں (اور اس سے میری غرض یہ تھی) کہ میں اپنا مرتبہ محبت آپ کے پاس دیکھوں کہ کس قدر ہے یکا یک حضرت عمر نمودار ہوئے سو لوگ اس کے گرد سے رفو چکر ہو گئے پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں جنی اور انسی شیطانون کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہوں۔ عائشہ فرماتی ہیں میں وہاں سے پھر آئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے (۲) بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا میں نے اپنے رب کی موافقت تین چیز میں کی ہے (ا) میں نے کہا اے رسول خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھہراتے تو بہتر ہوتا سو اس وقت یہ آیت اتری کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔ میں نے کہا اے رسول خدا آپ کی بیبیوں کے پاس اچھے اور برے لوگ آتے ہیں (اور یہ آپ کی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے) سو اگر آپ بیبیوں کو پردہ کا حکم کر دیں اور وہ لوگوں کے سامنے نہوں تو بہتر ہے پس پردہ کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بیاں قصہ غیرت میں (یعنی آنحضرت کا حضرت زینب کے پاس شہد پینے میں) متفق ہوئیں سو میں نے کہا (اے بی بیوں) اگر تمہیں آنحضرت طلاق دیدیں تو امید ہے کہ ان کا رب ان کو ایسی بیویاں بدل دیگا جو تم سے بہتر ہیں سو یہ آیت بعینہ نازل ہوئی اور ایک

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام لہو ولغو کی صورت میں ہو اگر چہ وہ حرام نہیں کیونکہ رسول خدا ﷺ نے اسے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا ہجوم ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو شہوت کے ابھارنے کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر اس کی حرمت ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر نہ بھاگے اور حضرت عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ یہ کیسی بات ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور حضرت عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں

besturdubooks.wordpress.com

اور قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر چور لوگ جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے خوف نہیں کرتے اور یہ فضیلت حضرت عمرؓ کو حضور اکرم ﷺ کے طفیل سے حاصل ہوئی۔ مقام ابراہیم بیت اللہ سے متصل تھا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ تک اپنے پہلے مقام پر رہا حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ اس سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو آپ نے اسے پیچھے ہٹا دیا۔

تخریج احادیث

۲) جامع الترمذی : ۲/۰ ۲۱

۳) صحیح البخاری : ۲/۱ ۳/۷، فتح الباری : ۸/۹ ۱۶ (علوی)

متن

وفی روایة لا بن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث:فی مقام ابراهیم وفی الحجاب وفی اساری بدر رواه الشیخان عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع بذکر الا ساری یوم بد ر امر بقتلهم فانزل الله تعالی:" ولو لا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذ تم عذاب عظیم" وبذکر الحجاب امر نساء النبی ﷺ ان یحتجبن فقالت له زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والو حی ینزل فی بیو تنا فانزل الله تعالی: "واذاسئلتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب" وبد عوة النبی ﷺ اللهم ایدا لا سلام بعمر وبرائیه فی ابی بکر کان اول الناس بایعه رواه احمد عن ابی سعید ن الخد ری رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ذاک الرجل ارفع امتی درجة فی

ترجمہ

روایت میں ابن عمر کے یوں آیا ہے کہ عمر کہتے ہیں میں نے اپنے رب سے تین چیز میں موافقت کی (۱) مقام ابراہیم میں (۲) پردہ میں (۳) بدر کے قیدیوں میں (۱) امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب چار چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دیئے گئے (۱) بدر کے دن (۲) قیدیوں کے ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے انہیں قتل کرنیکا حکم فرمایا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم جو لوح محفوظ میں سبقت لے گیا ہے یہ نہ ہوتا (یعنی مجتہد کا معذب نہ ہونا یا اہل بدر کا مغفور ہونا) تو فدیہ لے کر چھوڑ دینے میں تمہیں بڑا عذاب لگتا۔ (۲) پردہ کے ذکر کرنے کے سبب سے آپ نے ازواج نبی ﷺ کو پردہ کرنیکا حکم فرمایا تو حضرت زینبؓ نے آپ سے کہا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تم ہم پر حکم کرتے ہو حالانکہ

besturdubooks.wordpress.com

ہمارے گھروں میں وحی اترتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جب تم آنحضرت کی بیبیوں سے کچھ مانگو تو وہ پردہ کے پیچھے سے مانگو (۳) آنحضرت ﷺ نے انکے حق میں دعا کی کہ اے بار خدا اسلام کو عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کے وقت اپنی رائے کے سبب سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اُن سے بیعت کی۔ (۳) ابن ماجہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری امت میں مرتبہ کی رو سے جنت میں

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ بدر کے دن جو کفار سے فدیہ لیا گیا تو اس میں ضرور اجتہادی غلطی ہوئی مگر یہ سمجھ کر فدیہ لیا گیا تھا کہ اگر ان سے مال لیں گے تو اسلام کو بہت بڑی قوت مل جائیگی اور شاید اس کے بعد وہ خود بخود ایمان لے آئیں چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو ابوبکر صدیقؓ نے یہی رائے ظاہر کی اور حضرت عمر نے اپنی رائے یوں ظاہر فرمائی کہ یہ لوگ کفر کے سردار ہیں انہیں قتل ہی کرنا چاہیئے مگر رسول خدا ﷺ صفت جمال کی طرف زیادہ مائل تھے لہذا صدیق اکبر کا قول اختیار کیا گیا اور اسکی پوری تفصیل ریاض الصالحین میں موجود ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم: ۲/۲۷۶

۳) مشکواۃ المصابیح: ۲/ ۵۵۹

متن

الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله رواه ابو عبدالله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني عن اسلم قال سألنى ابن عمر بعض شانه يعنى عمر فاخبرته فقال ما رايت احدا قط بعد رسول الله ﷺ من حين قبض كان أجدّ واجود حتى انتهى من عمر رواه البخارى عن المسور بن مخرمة قال لما طعن عمر جعل يالم فقال له ابن عباس وكان يجزعه يا امير المومنين ولئن كان ذاك لقد صحبت رسول الله ﷺ فاحسنت صحبته ثم فارقت و هو عنك راض ثم صحبت ابا بكر فاحسنت صحبته ثم فارقت وهو عنك راض ثم صحبت المسلمين فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنك راضون قال اما ما ذكرت من صحبة رسول الله ﷺ ورضاء

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

جنت میں بلند مرتبہ ہے ابوسعید کہتے ہیں بخدا ہم نجانتے تھے کہ وہ کون شخص ہے مگر عمر بن الخطاب ہی پر ہمارا گمان تھا حتیٰ کہ آپ نے وفات پائی (۱) بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن عمر نے حضرت عمر کے بعض حال سے پوچھا سو میں نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جس وقت سے آپ قبض ہوئے میں نے ہرگز کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر حضرت عمر سے ہو یہانتک کہ آخر عمر کو پہنچے۔ (۲) بخاری مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو آپ درد کا اظہار کرنے لگے (۳) ابن عباس نے آپ سے کہا اور وہ آپ کی جزع وفزع دور کرتے تھے اے امیر المومنین یہ جزع وفزع نہ کرنی چاہیئے بلاشبہ آپ نے حضرت کی صحبت اختیار کی اور وہ آپ سے رضا کی حالت میں جدا ہوئے پھر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی صحبت برتی اور بہت اچھی طرح سے برتی پھر وہ آپ سے رضامندی کی حالت میں جدا ہوئے (پھر اپنی خلافت کے زمانہ میں) آپ نے مسلمانوں سے صحبت رکھی اور رکھی بھی عمدگی کے ساتھ اگر آپ اُنسے جدا ہونگے تو اس حال میں جدا ہونگے کہ وہ سب آپ سے راضی ہونگے ۔۴ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے جو رسول اللہ کی صحبت اور رضا کا ذکر کیا

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ یعنی زخم کا اثر اور اس کی تکلیف کا اظہار کرتے تھے یعنی ان کے منہ سے آہ آہ نکل رہی تھی (۴) یعنی یہ کلمہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تم اس سے راضی ہو پس اس قول کے ساتھ تم کو بشارت دی گئی ہے یا ایتھا النفس المطمئنہ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اور موت مومن کے لیے تحفہ ہے کیونکہ اس وجہ سے مقام اعلیٰ میں واصل ہوتا ہے اور لقاء رب العالمین حاصل کرتا ہے۔

تخریج احادیث

۱۔۲) مشکواۃ المصابیح : ۵۵۹/۲

۲) صحیح البخاری : ۵۲۱/۱

متن

فانما ذلک منٌّ من اللہ منَّ به علی واماما ذکرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما ذلک منٌّ مِنَ اللہ جل ذکرهٗ من به علی واماما تری بی من جزعی فهو من اجلک ومن اجل اصحابک واللہ لو ان لی طلاع الارض ذهبا لا فتدیت به من عذاب اللہ قبل ان اراه رواه

besturdubooks.wordpress.com

البخاری فی صحیحه باسناد ہ عن سلیمان الا عمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفة قال کنا جلو سا عند عمر رضی الله فقال ایکم یحفظ قول رسول الله ﷺ فی الفتنة قلت انا احفظ کما قاله قال هات انک علیه لجری قلت سمعت رسول الله ﷺ یقول فتنة الرجل فی اهله و ما له وولده وجاره تکفره الصلوة والصوم والصدقة والامر والنهی عن المنکر قال عمر لیس هذ ا ارید ولکن الفتنة التی تموج کما یموج البحر قال لیس علیک منها

ترجمہ

تو یہ خدا کی طرف سے نعمت ہے کہ اس نے اس کے ساتھ مجھ پر احسان فرمایا اور ابو بکر کی صحبت اور ان کی رضامندی جو تم کہتے ہو وہ بھی خدا کی جانب سے ایک احسان ہے جو مجھ پر ہوا اور تم جو بے صبری میری دیکھتی ہو (یہ نہ کسی اور وجہ سے ہے) بلکہ تمہارے اور تمہارے یاروں کے سبب سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس بھری زمین کی مقدار سونا ہوتا تو میں عذاب الٰہی کے عوض بدلا دیتا اس سے پہلے کہ عذاب الٰہی کا سامنا ہو (۲) بخاری میں سلیمان الاعمش کہتے ہیں کہ مجھے شفیق نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ سے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا فرمان فتنہ کے باب میں تم میں سے کونسا یاد رکھتا ہے (حذیفہ کہتے ہیں) میں نے کہا جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا بعینہ ویسا مجھے یاد ہے عمر نے فرمایا بیان کر بلا شبہ تو روایت حدیث میں دلیر ہے کہہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے آدمی کی آزمائش اور فتنہ اس کے اہل وعیال اس کے مال واولاد اس کے پڑوس میں ہے اسے روزہ وصدقہ و امر بالمعروف ونہی عن المنکر دور کرتے ہیں (حضرت عمر یہ جواب سن کر بولے) فتنہ سے یہ آزمائش میری مراد نہیں میرا مقصود تو وہ فتنہ ہے جو دریا کے موج کے مانند لہرائیگا (حذیفہ نے کہا) اے امیر المومنین آپ کو اس سے کچھ غم نہ کرنا چاہئے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ استیعاب میں ہے کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو ان کا سر ان کے بیٹے کی گود میں تھا اس وقت یوں فرماتے تھے

ظلوم النفسی غیرانی مسلم　　　اصلی الصلواة کلها و اصوم

ترجمہ

میں نے اپنی جان پر ظلم کئے ہیں ہاں اتنا ہے کہ مسلمان ہوں اور نمازیں پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔

۲۔ چونکہ حضرت حذیفہؓ نے صحابہ کی بڑی جماعت کے سامنے ضبط حدیث کا دعویٰ کیا اور کہا کہ جس طرح رسول خدا نے فرمایا بعینہ اسی طرح مجھے یاد ہے تو حضرت عمرؓ کو ان کی یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور فرمایا تو بڑا نڈر ہے تو نے اس چیز پر جرات کی جسے

besturdubooks.wordpress.com

میں اور تیرے سارے یار نہیں جانتے اور تو کہتا ہے کہ مجھے وہ حدیث بعینہ یاد ہے۔ بتا کہ آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا تھا اور ہوسکتا ہے کہ یہ کہنا حذیفہ کے حفظ وضبط کی تائید وتحسین ہو یعنی میں جانتا ہوں کہ تو آنحضرت ﷺ سے پوچھنے میں دلیر تھا اس وجہ سے تجھے زائد علم ہوگا اس کی پوری کیفیت بیان کرو۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری: ۱/ ۵۲۱ مشکوۃ شریف: ۲/۵۵۹

متن

بـاس يـا امير المومنين! ان بينک وبينها بابا مغلقا قال ايكسر ام يفتح ؟ قال يكسر قال اذًا لا يـغـلـق ابـدا قلنا اكان عمر يعلم الباب قال نعم كما انّ دون الغد الليلة انى حدثته بحديث لِيـس بـا لا غـاليـط فهبنـا ان نسئل حذيفة فامر نا مسروقا فساله فقال الباب عمر رواه البخارى **عن** ابـى الـعـاليـة عـن ابـن عبـاس قـال شهـد عـندى رجال مرضيُّون و ارضاهم عندى عمر بن الخطاب ان النبى ﷺ نهـى عـن الـصلـوٰة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب رواه البخارى **عن** انـس بن من مالک ان رسول الله ﷺ خرج حين زاغت الشمس فـصلـى الظهر فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها امورا عظا ما ثم قال من احب ان يسأل عن شى فليسأل عنه فو الله لا تسالو نى عن شىء الا اخبرتكم به ما دمتُ

ترجمہ

کیونکہ اس کی برائی آپ کو نہ پہونچے گی آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے (جو درحقیقت وجود حضرت عمر ہے) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائیگا (حذیفہ نے) کہا توڑا جائیگا (جو کبھی بند یعنی علاج پذیر نہ ہوگا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی جاویگا تو پھر اس کا کبھی بند ہونا لائق نہیں (شفیق کہتے ہیں) ہم نے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کو جانتے تھے کہا انہیں تو اس کا ایسا علم تھا کہ جیسا کل سے پہلے رات کا میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی جس میں غلطی بالکل نہیں (شقیق) کہتے ہیں ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ سے اس دروازہ کو نہ پوچھ سکے ہم نے مسروق کو حکم کیا اس نے حذیفہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمر ہیں (۱) بخاری میں ابو عالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میرے پاس کئی پسندیدہ آدمیوں نے جن کے دین وصدق میں کسی طرح کا شک نہیں اور جن میں سب سے زائد

besturdubooks.wordpress.com

پسندیدہ میرے نزدیک عمر بن الخطاب ہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (۲) بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ دوپہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر کھڑے ہوئے پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے خوفناک کام ہونگے اس کے بعد فرمایا جس شخص کو کسی چیز کے پوچھنے کی اگر آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز کے متعلق پوچھو گے اس کی ضرور اطلاع دونگا۔ مگر جب ہی تک کہ میں

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ جب حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم میں سے رسول خدا کی حدیث فتنہ کے باب میں کون شخص یاد رکھتا ہے اور یہ سوال یہ معنی کا متحمل ہے ایک تو یہ کہ فتنہ سے مراد امتحان اور آزمائش ہے باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے **ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع** اور دوسرے معنی یہ کہ اس سے مراد قتال وجدال کا وقوع ہو اور حضرت عمر کا سوال دوسری شق میں تھا مگر حضرت حذیفہؓ نے جب اول شق بیان کی تو آپ نے فرمایا میری مراد اس فتنہ سے نہیں میری مراد تو فتنہ سے قتل وقتال اور لڑائیاں ہیں کہ تمام لوگوں کو گھیر لیں اور ان کا شر عام لوگوں میں پھیل جائے اور بند دروازہ سے کنایہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے وجود سے جیسا کہ اور حدیث میں تفسیر آئی ہے۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری ۸۲/۱، ابن ابی شیبه ۱۰۳/۱، مصنف عبدالرزاق ۴۳۰/۲

متن

فی مقامی قال انس فاکثر الناس البکاء واکثر رسول ﷺ أن یقول سلو نی قال انس فقام الیه رجل فقال این مدخلی یا رسول الله!قال النار عبدالله بن حذا فة فقال من ابی یا رسول ا لله ! قال ابو ک حذافة قال ثم اکثر ان یقول سلونی سلونی فبرک عمر علی رکبتیه فقال: رضینا با لله رباً وّبالاسلام دینا و بمحمد نبیا قال فسکت رسول الله ﷺ حین قال عمر ذالک ثم قال النبی ﷺ أولی والذی نفسی بیدہٖ ثم قال عرضت علی الجنة والنار انفا فی عرض هذا الحائط وانا اصلی فلم ارکا لیوم فی الخیر والشر رواه البخاری عن عمار بن یاسر رضی الله عنه انه قال قال رسول الله ﷺ اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضا ئل عمر بن

besturdubooks.wordpress.com

الخطاب فقال لو حدثتک ما لبث نوح فی قومه ما نفدت فضائله و ان عمر حسنة من حسنات ابی بکر رواه ابو یعلی الموصلی با سناد صحیح عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال استشار رسول الله ﷺ فی الاساری ابا بکر قال قومک وعشیرتهم فخل سبیلهم فاستشار عمر فقال اقتلهم قال فلقد هم

ترجمہ

اس جگہ کھڑا ہوں سولوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ بار بار فرما رہے تھے مجھ سے پوچھو پس عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو پس حضرت عمر دوزانوں بیٹھ کر کہنے لگے ہم اللہ سے آرزوئے رب ہونے کے اسلام سے آرزوئے دین ہونے کے محمد سے آرزوئے نبی ہونے کی راضی ہوئے پس آنحضرت چپ ہو گئے پھر فرمایا اس وقت اس دیوار کی جانب مجھ پر جنت و دوزخ پیش ہوئی اور میں نے آج جیسی کبھی بھلائی برائی نہ دیکھی۔ (۱) ابویعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے میں نے کہا کہ آیئے کچھ عمر کے فضائل مجھ سے بیان کیجیے انہوں نے کہا جب تک نوح اپنے قوم میں رہے ہیں اگر اس زمانہ تک بھی عمر کے فضائل بیان کروں تو کم نہ ہوں۔ بیشک حضرت عمر ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں (۲) مستدرک میں حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں میں ابوبکر سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ وہ آپ کی قوم آپ کا کنبہ ہے ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیجیے۔ پھر عمر بن الخطاب سے مشورہ کیا انہوں نے کہا ان کو قتل کیجیے پس رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کے کہنے پر عمل کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ جنگ بدر میں ستر کفار مسلمانوں کی قید میں آئے تو مشورہ کے بعد پیغمبر خدا ﷺ اور ابوبکرؓ اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی رائے ہوئی کہ چونکہ ضعیف اور مفلس ہیں اور اسلام کی ابتدائی حالت نہایت نازک ہے تو ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے تاکہ مسلمان غنی ہوں اور ضعف سے رہائی پائیں مگر سب سے علیحدہ حضرت عمرؓ کی رائے یہی رائے تھی کہ انہیں قتل کرنا چاہیے اور اسطرح کہ ہر شخص کو اس کے قرابتی کو سونپ دو تا کہ وہ اپنے ہاتھ سے قتل کرے اس سے اہل اسلام کی صلابت کفار کے ذہن نشین ہو مگر جب حضرت کی خلافت رائے صورت وقوع میں آئی تو حضرت عمر کی رائے کے موافق یہ آیت ''لو لا کتاب من الله سبق لمسکم'' نازل ہوئی اس آیت کے نزول کے بعد رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کام پر غضب الہٰی اور عذاب لامتناہی نازل ہوتا تو بجز عمر کے اور کسی کو اس سے خلاصی نہ ہوتی۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

١) صحیح البخاری : ١٠٨٣/٢

متن

رسول الله ﷺ فانزل الله عز وجل ما كان لنبي ان يكون له اسرىٰ حتى يثخن في الارض الى قوله فكلو امما غنمتم حلا لا طيبا فلقي النبي ﷺ عمر قال كاد ان يصيبنا في خلافك بلاء رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الا سناد ولم يخرجاه عن عبدالله بن عباس رضى الله عنه قال لما نزلت هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآ ية فقال رسول الله ﷺ ان الله لم يفرض الزكوة الا ليطيب ما بقى من اموالكم وانما فرض المواريث وذكر كلمة لتكون لمن بعد كم فقال فكبّر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرأ ،المرأة الصالحة اذ انظر اليها سرته واذا امر ها أطاعته واذاغاب عنها

ترجمہ

اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''ما كان لنبي ان يكون له اسرىٰ حتى يثخن في الارض الىٰ قوله فكلو اما غنمتم حلا لاطيبا'' اسکے بعد نبی ﷺ حضرت عمر سے مل کر کہنے لگے قریب تھا کہ تیری مخالفت میں ہمیں مصیبت وبلا پہنچتی۔(ا) ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ''والذين يكنزون الذهب و الفضة'' اتری تو مسلمانوں پر شاق اور گران ہوئی حضرت عمر نے فرمایا گھبراؤ مت میں اس فکر کو تم سے دور کروں گا۔سو آپ گئے اور کہا اے رسول خدا آپ کے یاروں پر یہ آیت بھاری اتری ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف س واسطے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مالوں کو پاک کردے اور میراث کو اسی واسطے فرض کیا کہ جو شخص تمہارے پیچھے رہے اس کو میراث ملے (راوی کہتا ہے) اس کے بعد آپ نے ایک اور کلمہ ذکر کیا پس حضرت عمرؓ نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر حضرت ﷺ نے عمر سے فرمایا میں تم کو بہترین اس چیز کی خبر نہ دوں جسے آدمی جمع کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے کہ جب اس کی طرف دیکھے خوش کرے اور جب اسے حکم دے تو لونڈی بن جاوے اور جب شوہر اس سے غائب ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ والذین یکنزون الذهب والفضة آخر تک یعنی جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر دینی چاہیئے یعنی اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے انکی پیشانیان پہلو اور پیٹھیں داغیں گے پس جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ پر گراں گزری کیونکہ ظاہر آیت سے وہ یہ سمجھے کہ مطلق مال جمع کرنا منع ہے پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ﷺ سے عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے زکواۃ اسی واسطے فرض کی ہے کہ مابقی مال پاک ہو جائے پس جب زکواۃ ادا کر دی تو باقی مال پاک ہو گیا اب اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی آیت مذکورہ میں جو وعید ہے وہ اسی صورت میں ہے کہ مال جمع کیا جائے اور زکوٰۃ نہ دی جائے اور اگر زکوٰۃ دیکر مال جمع کرے تو داخل وعید نہیں۔ کذا فی العینی وفتح الباری

تخریج احادیث

١) سنن ترمذی: ١٣٩/٢

متن

حفظته رواه ابو داؤد **عن** عبدالله بن عباس قال حدثنی عمر قال لما كان يوم خيبر اقبل نفر من صحابة النبی ﷺ فقالو افلا ن شهيد و فلان ن شهيد حتى مر واعلى رجل فقالوا فلا ن شهيد فقال رسول الله ﷺ كلا انی رايته فی النار فی بردة غَلَّها او عباءةٍ ثم قال رسول الله ﷺ يا ابن الخطاب اذهب فناد فی الناس انه لا يدخل الجنة الا المومنون ثلثاً قال فخرجت فناديت الا انه لا يدخل الجنة الا المومنو ن ثلثا رواه مسلم **عن** عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قام عمر خطيبا فقال ان رسول الله ﷺ كان عامل يهو دخيبر على اموالهم قال نقرُّكم ما اقركم الله وقد رايت اجلاء هم فلما اجمع عمر على ذلک اتاه بنو ابی الحقيق

ترجمہ

تو اس کی رکھوالی کرے (١) مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ہمیں عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی ﷺ کے صحابیوں میں سے کئی شخص آپ کے پاس آئے اور کہا فلاں فلاں شہید ہوا یہاں تک کہ ایک شخص پر جو مرا ہوا پڑا تھا گزرے اور کہنے لگے فلاں شہید ہے آنحضرت نے فرمایا حاشا وکلا (یعنی تم شہید نہ کہو) بلاشبہ میں نے اسے دوزخ

besturdubooks.wordpress.com

میں ایک چادر یا کملی مخطط کی وجہ سے جو اسنے غنیمت کے مال میں سے چرائی تھی دیکھا ہے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے جا اور لوگوں میں تین بار پکار دے کہ جنت میں مومنون کے سوا اور کوئی نہ جائیگا۔ حضرت عمر کہتے ہیں میں نے نکلکر تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مومنوں کے سوا کوئی شخص بہشت میں نہ جائیگا۔

بخاری میں عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ خطبہ فرمانے کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود سے انکے مالوں پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک اللہ تمہیں ٹھیرائے گا۔ (یعنی نکالنے کا حکم نہ کریگا) ہم ٹھہرائینگے اور اب میں انکا جلاوطن کرنا مناسب دیکھتا ہوں۔ جب حضرت عمرؓ نے اس کا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے

تحقیقات وتعلیقات

ابن ملک کہتے ہیں کہ عرف میں اسے مومن کہتے ہیں کہ جو حضرت محمد ﷺ اور آپ کی شریعت پر ایمان لائے اور جس نے خیانت کی گویا اس نے حضور کی تصدیق نہ کی اور حضرت نے بھی اسے زجر و تشدد کے اعتبار سے مومن نہ فرمایا یا یوں کہو کہ مومن سے متقی مراد ہے یعنی گناہوں سے بچنے والا اور دخول جنت سے مراد دخول بلا عذاب ہے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ظاہر میں محل تردد معلوم ہوتا ہے کیونکہ حقیقی دخول دوزخ و جنت حشر کے بعد متیقن ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث تمثیل پر محمول ہے مطلب یہ ہے کہ جیسی تمثیل دے رہا ہوں اس کا انجام ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت بلالؓ کے جنت میں داخل ہونے کو مرنے سے پہلے فرمایا یا البتہ عذاب قبر حق ہے لیکن وہ اور طرح ہوتا ہے نہ اس طرح۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کا ٹکڑا مجاز پر محمول ہے۔ ھٰکذا فی اللمعات شرح مشکوۃ

تخریج احادیث

سنن ابی داؤد :"باب حقوق المال" ۱/۲۳۵

متن

فقال یا امیر المومنین اتخر جنا وقد اقر نا محمد وعاملنا علی الا موال فقال عمر اظنت انی نسیت قول رسول الله ﷺ کیف بک اذااخرجت من خیبر تعد وبک قلو صک لیلة بعد لیلة فقال ھذہ کانت ھزیلة من ابی القاسم فقال کذبت یا عد والله فاجلاھم عمر واعطاھم قیمة ما کان لھم من التمرمالا وعروضا من اقتاب وحبال وغیر ذلک رواہ البخاری عن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان بنتا کانت لعمر یقال لھا عاصیة فسماھا

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ﷺ جميلة رواه مسلم **عن** عبدالله بن عمر رضى الله عنه قال كانت تحتى امرأة احبها وكان عمر يكرهها فقال لى طلقها فابيت فاتى عمر رسول الله ﷺ فذكر

ترجمہ

ایک شخص آپ کے پاس آ کر کہنے لگا اے امیرالمومنین ! کیا آپ ہمیں یہاں سے نکالتے ہیں حالانکہ رسول اللہ نے ہمیں ٹھیرایا اور مالوں پر ہم سے معاملہ کیا تھا عمرؓ نے فرمایا کیا تو گمان کرتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو جو تجھ سے فرمایا تھا بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا کہ راتوں رات خیبر سے نکالا جاویگا اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑ یگی۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کلمہ تو ابوالقاسم ﷺ سے ہنسی کی وجہ سے نکلا تھا حضرت عمر نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے جھوٹ کہا پھر آپ نے انہیں جلاوطن کر کے اس چیز کی قیمت جو انکے لیے تھی کھجورین وغیرہ مال اونٹ اور اسباب پالان واسباب وغیرہ۔ دیدی مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام ایام جاہلیت میں عاصیہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انکا نام جمیلہ رکھا۔ (۲) ترمذی اور ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں ابن عمر نے کہا میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت دوست رکھتا تھا۔ اور حضرت عمر اس سے ناخوش تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دے میں نے انکار کیا پس حضرت عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس امر کا ذکر کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ عورت کو والدین کی رضا کی وجہ سے طلاق دینا مستحب ہے واجب نہیں تاوقتیکہ کوئی اور باعث اور مفسدہ پیدا نہ ہو بعض حضرات متقدمین اس حدیث کی یوں توجیہ بیان کرتے ہیں کہ اگر والدین کہیں کہ تو اپنی بیوی طلاق دے دے اور فی الواقع حق والدین کے ہی جانب ہو تو اس وقت اسے طلاق دینا واجب ہے اگر اس وقت طلاق نہ دیگا۔ تو عقوق کا نشان: حال پر رکھیگا۔ مگر عورت کی جانب حق ہو اور ماں باپ اس سے ناخوش ہو کر طلاق کو کہیں تو اس وقت طلاق دینا واجب نہیں اور شرع کیطرف سے یہ تکلیف اس پر نہیں ہاں اس صورت میں بھی اگر اپنے والدین کی رضاجوئی کے لیے اسے طلاق دیدے تو جائز ہے۔

متن

ذلک له فقال لى رسول الله ﷺ طلقها رواه الترمذى وابو داؤود **عن** عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال دخلت على رسول الله ﷺ فاذا هو مضطجع على رمال حصير ليس بينه وبينه فراش قد اثر الرّمال بجنبه متكئاً على وسادة من ادم حشوها ليف "قلت يا

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ادع الله فليو سع على امتك فان فارس والروم قد وسع عليهم وهم لا يعبدون الله فقال اوفى هذا انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيبا تهم فى الحيوة الدنيا وفى رواية اما ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا الاخرة رواه البخارى ومسلم عن ابى بُردة بن عبدالله بن قيس وهو ابن ابى موسى الاشعرى قال قال لى عبدالله بن عمر هل تدرى ما قال ابى لا بيك قال قلت لا قال فان ابى قال لابيك يا با موسى

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے طلاق دے دے۔(۱) بخاری مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ ناگہان رسول اللہ ﷺ ایک بوریے پر جو کھجور کے پٹھوں سے بنا ہوا تھا۔ بیٹھے تھے آپ کے اور اس بوریے کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اس بورریئے نے آپ کے پہلو میں نشان ڈال دیے تھے(۲) اور ایک چمڑے کے تکیہ پر جسکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا۔ تکیہ کیے ہوئے تھے۔ میں نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ دیکھیئے فارس اور روم کیسے چین اڑا رہے ہیں ان پر کیسی فراخی دی گئی ہے حالانکہ وہ خدا کونہیں پوجتے ہیں حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب کیا تم ابھی اسی درجہ میں ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ ان کی لذتیں انکی دنیا کی زندگی میں جلدی کی گئی ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہو۔ بخاری مین ابو بردہ بن عبداللہ بن قیس یعنی ابن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ سے کیا کیا ابو بردہ کہتے ہیں میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے والد سے کہا اے ابو موسےٰ

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضور اکرم ﷺ کا بستر ہ ایک بوریا قسم کا تھا جو چار پائی پر پڑا رہتا یا زمین پر بچھا رہتا بعض عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار پائی بھی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی جیسا کہ یہاں چار پائی کو بان سے بنتے ہیں اور جو تکیہ آپ کے سرہانے رکھا تھا اس میں کھجور کا پوست کوٹ کر بھرا ہوا تھا پس غنی لوگ جس طرح تکیوں میں نرم نرم روئی کو دھنوا کر بھرتے ہیں فقراء کھجور کا پوست کوٹ کر بھرتے ہیں پس حضرت عمرؓ نے رسول خدا ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ نے فقر اختیار کیا ہے تو امت کے ضعیف لوگوں میں نظر کر کے کہا کہ یہ لوگ تو فقر کی تاب نہ لائیں گے اور ان پر افلاس کی وجہ سے سخت دشواریاں واقع ہوں گی بس اس وجہ سے حضور اکرم ﷺ سے فراخی کا سوال کیا طیبی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کا مقصود حضور اکرم ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

کے لیے فراخی طلب کرنا تھا۔لیکن آپ کی عظمت شان کی وجہ سے مناسب نہ سمجھا جاتا کہ آپ کے لیے دنیائے خبیثہ طلب کریں جیسا کہ دوسری حدیث سے معنی مفہوم ہوتے ہیں ہم اول کو زائد مناسب سمجھتے ہیں کیونکہ آئندہ روم وفارس کا ذکر ہوا ہے۔

متن

هل يسرك ان اسلامنا مع رسول الله ﷺ وهجرينا معه وجها د نا معهٗ عملنا كله معه بر دلنا وان كل عمل عملناه بعده ينجو نا منه كفافا راسابرٲس فقال ابوك لا بی لا والله قد جاهدنا بعد رسول الله ﷺ وصلينا وصمنا وعملنا خير اًكثير اًواسلم على ايدينا بشر كثير وانا لنر جوا ذلك قال ابی ولكنی انا والذی نفس عمر بيده لوددت ان ذلك بر دلنا وان كل شئ عملنا ہ بعده نجو نا منه كفا فاًراساًبراس فقلت ان اباك والله كان خيراًمن ابی رواه البخاری **عن** عبدالرحمن بن ابی ليلى قال وحد ثنا اصحابناقال وكان الرجل اذا ا فطر فنام قبل ان يا كل حتى يصبح فجاء عمر فاراد امرأ ته فقالت انی قدنمت فظن انها تعتل فاتا ها فجاء رجل من الا نصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخر لك شيئا فنام فلما اصبحو اانزلت هذه الآية :احل

ترجمہ

کیا تجھے یہ بات خوش لگتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت ہمارا جہاد اور تمام عمل جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے ہیں ہمارے لیے ثابت اور باقی رہیں اور جتنے عمل کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم نے کئے ہیں ان سے (۱) برابر سرابر نجات پائیں سو تیرے باپ نے میرے باپ کے جواب میں کہا یہ بات نہیں بخدا ہم نے رسول ﷺ کے بعد جہاد کئے نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سی بھلائیاں اور کارگذاریاں کیں اور ہمارے ہاتھوں پر بہت سے آدمی مسلمان ہوئے۔ اور ہمیں پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیوں سے زائد اور ان کی سوا ہمیں ان کا بھی ثواب ملے میرے والد نے کہا لیکن میں تو اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میں یوں چاہتا ہوں کہ جو عمل میں نے رسول اللہ کے ساتھ کیے ہیں وہی باقی رہیں اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ کے بعد کیا ہے اس سے برابر سرابر رہائی پاویں ابو بردہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر سے کہا واللہ آپ کے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے۔ (۲) ابوداؤد میں عبدالرحمن ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے رفقیوں نے حدیث بیان کی کہ ابتدائے اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کر نیکے بعد کھانا کھانے سے پہلے سو رہتا تو پھر صبح تک کھانا نہ کھاتا سوایک دن حضرت عمر گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہی ان کی بی بی نے کہا میں سو چکی ہوں آپ

besturdubooks.wordpress.com

نے گمان کیا کہ وہ بہانہ کرتی ہے پس آپ نے قضائے حاجت کی اسی طرح ایک اور انصاری نے کھانا کھانا چاہا گھر کے لوگوں نے کہا ذرا ٹھہر جا کہ تیرے لیے کچھ کھانا گرم کرلیں پس اسے نیند آ گئی۔ صبح کو یہ آیت اتری کہ تمہیں روزہ کی رات میں

تحقیقات وتعلیقات

۱) یعنی نفع ونقصان اس کا ہم کو نہ پہنچے اور نہ موجب ثواب ہو اور نہ باعث عذاب ہو۔ شعر طاعت ناقص ما موجب غفران او نہ شود راضیم گر درد عت عصیان نشود۔ اور اگرچہ وہ عمل حضور اکرم ﷺ کے سایہ تربیت میں اور محبت نورانیت میں ہم نے کئے ہیں اور انکی قبولیت کا گمان ہے باقی رہیں تو زہے سعادت اور جو ہم نے آنحضرت ﷺ کے بعد کئے ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ملی ہے اگر برابر سرابر گزر یں تو بھی غنیمت ہے اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہیں کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے فضائل اور اعمال کے خوف ودہشت کے مقام میں ہے تو میرے باپ سے بہتر ہے اور ان کا مقام میرے باپ کے مقام سے بہت اعلیٰ ہے۔

متن

لکم ليلة الصيام الرفث الى نسأكم رواه ابو داؤد عن عبدالله بن زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول ﷺ با لنا قوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلواة طاف بى وانا نا ئم رجل تحمل نا قوسا فى يده فقلت يا عبدالله اتبيع النا قوس قال وما تصنع به فقلت ند عوابه الى الصلوة قال افلا ادلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى فقال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد اًرسول الله اشهد ان محمد اًرسول الله حى على الصلواة حى على الصلوةحى على الفلاح حى على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم استاخر عنى غير بعيد ثم قال ثم تقول اذا ا قمت الصلواة الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمداً رسول الله اشهد ان محمد ا رسول الله حى على

ترجمہ

اپنی بی بیوں سے جماع کرنا حلال ہوگیا۔ (۱) ابوداؤد میں عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنائے (۲) جانے کا حکم فرمایا کہ نماز میں جمع ہونے کے لیے لوگوں میں اسے بجادیں تو مجھے ایک شخص

besturdubooks.wordpress.com

خواب میں دکھائی دیا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بیچتا ہے اس نے کہا اسے تو کیا کریگا میں نے کہا اس سے لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ اس نے کہا میں اس کے بہتر چیز تجھے بتاؤں میں نے کہا ہاں اس نے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) کہہ پھر دو مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ (میں اس بات کا گواہ ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔) کہہ اور دودفعہ اشھد ان محمد ارسول اللہ (گواہ ہوں اس کا کہ محمد ﷺ رسول خدا ہیں) کہہ دودفعہ حی علی الصلواۃ (نماز کے لیے آؤ) کہہ اسی طرح دودفعہ حی علی الفلاح (مراد ملنے کے لیے آؤ) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الااللہ کہہ۔ یہ کہہ کر وہ شخص تھوڑی سی دیر میں مجھ سے پیچھے ہٹ کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ۔ اور پھر دوہی دفعہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہہ پھر دودفعہ اشھد ان محمد رسول اللہ اور دودفعہ حی علی الصلوٰۃ

تحقیقات وتعلیقات

۱،۲) اس کا ابتدائی مختصر قصہ یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمان آئے تو نماز کے واسطے ایک وقت معین ومقرر کرنا چاہا اور آپس کے مشورہ سے طے کیا کہ کوئی چیز مقرر کرنی چاہئے جس کو سن کر سب لوگ نماز میں جمع ہو جائیں۔ بعضوں کی یہ رائے ہوئی کہ ایک بلند مقام پر آگ روشن کرو جب لوگ اسے دیکھیں گے دوڑے چلے آئیں گے یا ناقوس بجاؤ اس پر بعض صحابہ بولے یہ عادت تو نصاریٰ کی ہے اور آگ روشن کرنا عادت یہود کی ہے اور ناقوس ایک موٹی لمبی لکڑی کو کہتے ہیں جو دوسری چھوٹی لکڑی سے بجائی جاتی ہے۔ (۳) امام مالک سے کسی نے دو مسئلوں کے متعلق سوال کیا کہ اذان واقامت دو بار کہی جائے اور اقامت کے کلمات مثلاً اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد ارسول اللہ آخر دودو بار کہے یا ایک ایک بار دوسرا مسئلہ یہ کہ جب لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوں تب تکبیر کہی جاوے تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ اذان واقامت میں پیچھے کوئی حدیث نہیں پہنچی۔ مگر میں نے اپنے شہر کے لوگوں کو جس طرح پایا وہی جانتا ہوں۔ لیکن لوگوں کا تکبیر کے وقت اٹھنا اس کی کوئی حدیث نہیں جو مقرر کروں۔

متن

الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلواۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ ﷺ فاخبر تہ بما رایت فقال انہا لرو یا حق نشاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ مارایت فلیوذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویوذن بہ قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخر ج یجر ردائہ یقول والذی بعثک بالحق یا

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله لقد رايت مثل الذى ارى فقال رسول الله ﷺ فلله الحمد رواه ابو داؤد **عن** عبدالله بن عباس رضى الله عنه عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه قال لما مات عبدالله بن ابى ابن سلو ل دعى له رسول الله ﷺ ليصلى عليه فلما قام رسول الله ﷺ وثبت اليه فقلت يا رسول الله اتصلى على ابن ابى وقد قال يوم كذاو كذا كذا و كذا عد دعليه قوله

ترجمہ

اسی طرح حی علی الفلاح کہہ کردودفعہ قد قامت الصلوۃ (قائم ہوئی نماز) کہہ پھر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله اور کہہ پس جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس آکر اس خواب کو جو میں نے دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا ہو کر جو کچھ دیکھا ہے اور اسے سکھا اور بتا تا کہ بلال ان کلموں کے ساتھ اذان دے کیونکہ بلال تجھ سے آواز میں زیادہ ہے۔ پس میں نے بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر انہیں ان لفظوں کو بتانا شروع کیا۔ بلال ان لفظوں سے اذان دیتے تھے راوی کہتے ہیں جب حضرت عمر بن الخطاب گھر میں سے یہ آواز سن کر اپنی چادر سنبھالتے ہوئے باہر آئے کہنے لگے اے رسول خدا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہ کو دکھلایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے اصحاب پر حق الہام ہو تے ہیں (۱) عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس منافقین) مر گیا تو اس پر نماز پڑھنے کے لیے لوگوں نے آپ کو بلایا سو جب آنحضرت ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو ئے تو وہاں سے میں جھپٹا اور آپ پر کود کر کہنے لگا اے رسول خدا کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کو اس کی بیہودہ باتیں شمار کر رہا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

(۲) عبداللہ بن ابی تمام منافقوں کا سردار تھا اور قرآن کریم میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے حضور اکرم ﷺ نے جو نماز پڑھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے اسی قول سے کہ اگر تم اے محمد منافقوں کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی اللہ انہیں نہ بخشیگا یہ سمجھا کہ یہ فرمان تحدیدی ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید امید مغفرت ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب فرمایا کہ اس سے مراد تحدید نہیں ہے بلکہ تکثیر ہے یعنی جس قدر مغفرت مانگی جاوے مفید نہ ہوگی دوسرے ترمذی شریف کی روایت میں اسے اپنا کرتا دینا روایت کیا گیا ہے یہ حضور اکرم ﷺ کے کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب سے تھا اور اس کے فرزند کی اس میں دلجوئی منظور تھی کیونکہ وہ مومن تھا پھر نہی اترنے کے بعد آپ اس سے باز رہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور

besturdubooks.wordpress.com

اکرم ﷺ کا یہ قیاس صائب نہ تھا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے کہ وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطاء ہے۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابی داؤد: ۱/۱/۷، ۷۲، سنن دارمی: ۱/۲۱۴، ابن ماجه ۱۵۱، جامع الترمذی: ۱/۵۴
صحیح ابن حبان ۱۳۹/۳

متن

فتبسم رسول الله ﷺ وقال اخر عني يا عمر! فلما اكثرت عليه قال انى خيرت فاخترت لو اعلم انى ان زدت على السبعين فغفر له لزدتُ عليها قال فصلى عليه رسول الله ﷺ ثم انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتى نزلت الا يتان من برآءة:" ولا تصل على احد منهم مات ابدا الى قوله وهم فاسقون" فعجبت بعد من جرأتى على رسول الله ﷺ يومئذ والله ورسوله اعلم عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل وعدنى ان يدخل الجنة من امتى اربعمائة الف فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله فقال وهكذا فحثا بكفيه وجمعهما فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله كلنا الجنة فقال ان الله عزوجل

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ مسکراتے تھے اور فرماتے تھے اے عمر مجھ سے ذرا پرے تو ہٹو سو میں نے جب آپ سے بہت کچھ کہا تو فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے اگر میں جانتا کہ ستر پر زیادہ بخشش طلب کرنے سے وہ بخشا جاویگا تو میں ضرور ستر پر زیادہ کرتا (راوی کہتے ہیں) پس رسول اللہ نے اس (منافق پر نماز پڑھی پھر وہاں سے لوٹنے میں تھوڑی دیر نہ لگی ہوگی کہ سورہ برأت کی یہ دو آیتیں اتریں۔ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا سے وہم فاسقون تک (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اس کے بعد مجھے اپنی جرات پر جو رسول اللہ ﷺ پر کی تعجب ہوا۔ اور اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں۔ (۲)

شرح السنہ میں انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا بزرگ و برتر نے میری امت میں چار لاکھ آدمی بلاحساب جنت میں داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے اس میں زیادتی مانگئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور زیادتی اس طرح ہے پس آپ نے دونوں لپین بنائی اور انہیں جمع کر کے دکھایا۔ ابوبکرؓ نے کہا اور بھی زیادہ کیجیے اے رسول خدا آپ نے پھر اسی طرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا اے ابوبکر ہمیں (عمل کرنے

besturdubooks.wordpress.com

اور خوف عذاب الٰہی میں سعی وکوشش کے لیے) چھوڑ دیجیے ابوبکر نے فرمایا تمہارا اس میں کیا نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

تحقیقات وتعلیقات

(۲) یعنی حضور اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح جمع کر کے لپین بنائیں جیسے کہ کوئی شخص دیتے وقت کرتا ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکایت حق سبحانہ وتقدس کے فعل کی ہے چنانچہ شارحین کی ایک بڑی جماعت نے اس کے یہی معنی بیان کیے ہیں کہ یہ مثل اب بنانے کی اس لیے ہے کہ دینے والے کی اچھی شان پر دلالت کرتی ہے کہ جب زیادتی مطلوب ہوتی ہے تو دونون ہاتھوں سے لپ بھر کر دیتا ہے یعنی بلاحساب طالب کو مالا مال کر دیتا ہے پس لپ بھر کر مبالغہ بہت دینے سے ہے ورنہ حق سبحانہ تعالیٰ کی ہتھیلی ہے نہ لپ وہ ان عوارض جسمانی اور جوارح سے بالکل منزا ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۲/۶۷۴

متن

ان شاء ان یدخل خلقه الجنة بكف واحد فعل فقال النبی ﷺ صدق عمر رواه فی شرح السنة عن عبدالعزیز بن صهیب قال سمعت انس بن مالك رضی الله عنه یقول مروابجنازة فاثنوا علیها خیراً فقال النبی ﷺ وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة وهذا اثنیتم علیه شراء فوجبت له النار انتم شهداء لله فی الارض رواه البخاری عن عبدالله بن عمر ان عمر انطلق مع النبی ﷺ فی رهط قبل صیاد حتی وجدوه یلعب مع الصبیان عند اطم بنی مغالةوقد قارب ابن صیاد الحلم فلم یشعر حتی ضرب النبی ﷺ ظهره ‘بیده ثم قال اتشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد فقال اشهد

ترجمہ

کرے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت میں داخل کرنا چاہے تو ایک ہی کف میں داخل کر دے آنحضرت نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں (۱) بخاری میں عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ

besturdubooks.wordpress.com

صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ پر گزری اور اسپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر ایک اور جنازہ پر گزرے اور اس کا برائی سے ذکر کیا۔ وہاں بھی آنحضرت نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا (اے رسول خدا کے) کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص کی تم نے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسے تم نے برائی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین میں خدا کے گواہ ہو۔

بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ بنی مغالہ (یہود میں سے ایک قوم کا نام ہے) کے محل میں بچوں کے ساتھ اسے کھیلتا پایا ان دونوں میں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا سو اسے ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ آنحضرت نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں تب ابن صیاد نے آپ کو قہر آلود نظروں سے دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں۔

تحقیقات وتعلیقات

(۲) یعنی ماحصل اس حدیث کا یہ ہے کہ تم زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو جس کے بہشتی ہونے پر گواہی دو گے وہ بہشتی ہے اور جس کے دوزخی ہونے پر گواہی دو گے وہ دوزخی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت وسط فرمایا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:"وکذلک وجعلنا کم امۃ وسطا لتکونو اشھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا"۔(۲) ابن صیاد میں صحابہ کا بھی اختلاف تھا بعض کہتے ہیں کہ معہود دجال تھا کہ اخیر زمانہ میں نکلے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا اور اکثر اس پر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں سے ہے جو باعث فتنہ وفساد اور گمراہی کے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہوں گے کہ وہ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے اور آنحضرت ﷺ پر بھی اس باب میں وحی نہ اتری اور یہ امر مبہم رہا جیسا کہ آخر حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

متن

انک رسول الامیین فقال ابن صیاد للنبی ﷺ اتشھد انی رسول اللہ فرصہ وقال امنت باللہ وبرسلہ فقال لہ ما ذا تری قال ابن صیاد یا تینی صادق و کاذب فقال لہ النبی ﷺ خلط علیک الامر ثم قال لہ النبی ﷺ انی قد خبأت لک خبیئاً وخبأله یوم تاتی السماء بدخان مبین فقال ابن صیاد ھو الدُّخ فقال اخسأ فلن تعد و قدرک فقال عمر دعنی اضرب عنقہ فقال النبی ﷺ ان یکنہ فلن تسلط علیہ وان لم یکنہ فلا خیر لک فی قتلہ رواہ البخاری عن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ انہ عمر بن الخطاب جاء یوم الخندق بعد ما غربت

الشمس جعل یسب کفار قریش وقال یا رسول اللہ! ما کدت ان اصلی العصر حتی کادت الشمس ان تغرب قال النبی ﷺ وانا واللہ

ترجمہ

کہ تم ان پڑھوں کے پیغمبر ہو پھر ابن صیاد نے آنحضرت ﷺ سے کہا کیا تم میرے پیغمبر خدا ہونے کی گواہی دیتے ہو (پس آنحضرت اسے کھینچا) یا چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ (۱) ہوں پھر آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد بولا میرے پاس مخبر خبر لاتے ہیں کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی جھوٹی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ پر تیرا امر مشتبہ (۲) ہو گیا ہے پھر اس نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے اپنی جی میں ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے اور وہ یہ آیت کہ جس دن آسمان دھواں ظاہر لاویگا آپ نے پوشیدہ رکھی تھی ابن صیاد بولا وہ (۳) وہ دخ (دھوان) ہے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا دور ہو تو اپنے (۴) اس قدر سے کبھی تجاوز نہ کریگا۔ حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا مجھے چھوڑ دیجیے کہ اس کی گردن ماروں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر ابن صیاد وہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہ پاؤ گے (کیونکہ اس کے قاتل عیسیٰ ہیں) اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہاری لیے کچھ بھلائی نہیں۔ (۵) بخاری میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن سورج ڈوبنے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے اور کہا اے رسول خدا میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو ہوا آنحضرت ﷺ نے فرمایا

تحقیقات وتعلیقات

۱) یعنی میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر لایا ہوں اور تو ان میں سے نہیں پس اگر تو بھی ان میں سے ہوتا تو البتہ میں تجھ پر ایمان لاتا اور حضرت محمد ﷺ کا یہ فرمانا بنا بر فرض اور تقدیر کے ہے کہ اس سے پہلے آپ نے اپنے خاتم النبین ہونے کا علم حاصل کیا ہو کیونکہ خاتمیت کے جاننے کے بعد فرض تقدیری بھی جائز نہیں ہمارے علماء نے مراحتہ بیان کیا ہے کہ اگر اب کوئی نبوت کا دعوے کرے اور پھر اس سے کوئی شخص معجزہ طلب کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور حضرت نے اسے قتل نہ کیا باوجود یہ کہ اس نے آپ کے روبرو نبوت کا دعویٰ کیا اس واسطے کہ وہ ابھی لڑکا تھا اور حضور اکرم ﷺ لڑکوں کے قتل سے منع کئے گئے تھے یا اس وجہ سے کہ یہود ان دنوں میں ذمی تھے اور ان سے اس بات پر صلح ہو گئی تھی کہ وہ اپنے حال پر چھوڑ دیے جائیں گے اور کسی حال میں ان سے تعرض نہ کیا جائے اور ابن صیاد بھی انہی میں سے تھا یا ان کے ہم عہدوں میں سے تھا (باقی: آئندہ)

متن

ما صلیتھا ﷺ فنزلنا مع النبی ﷺ بطحان فتوضا للصلواۃ وتوضانا لھا فصلی

besturdubooks.wordpress.com

العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعد ھا المغرب رواہ البخاری **عن** عبداللہ بن عمر یقول کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلواۃ لیس ینادی لھا فتکلموا یو مافی ذلک فقال بعضھم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ وقال بعضھم بل بوقاً مثل قرن الیھود فقال عمر اولا تبعثون رجلاً ینادی بالصلوۃ فقال رسول اللہ ﷺ یا بلال قم فناد بالصلوۃ رواہ البخاری **عن** الارزق بن قیس قال صلی بنا امام ''لنا یکنیٰ ابارمثۃ فقال صلیت ھذہ الصلواۃ او مثل ھذہ الصلوۃ مع النبی ﷺ قال وکان ابو بکر و عمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شھد التکبیرۃ الا ولی من الصلواۃ فصلی نبی اللہ ﷺ ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی

ترجمہ

بخدا میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی پھر ہم بطحان (مدینہ کی وادی) میں کھڑے ہوئے پس آنحضرت ﷺ نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا پھر آنحضرت ﷺ نے سورج ڈوبنے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی۔(۱) بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ میں آئے اور نماز کے لیے جمع ہو کر وقت کی جستجو اور تلاش کرنے لگے اور نماز کے لیے کوئی ندا نہ کرتا تھا سو لوگوں نے آپس میں گفتگو کی۔بعض تو کہنے لگے عیسائیوں کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنالو۔بعضوں نے کہا نہیں بلکہ یہود کا سنکھ جیسا ایک سنکھ بنالو۔تب حضرت عمرؓ نے فرمایا تم ایک شخص کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ نماز کے لیے پکارے سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لیے پکار (۲) ابو داؤد میں ارزق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے امام نے جس کی ابورمثہ کنیت تھی ہمیں نماز پڑھائی پھر کہنے لگا یہی یا اس جیسی نماز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔

ابورمثہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ اول صف میں سیدھی طرف کھڑے ہوئے تھے اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولی میں شریک تھا موجود تھا۔پس آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیرا

تحقیقات وتعلیقات

تجھ پر تیرا امر مشتبہ ہو گیا ہے یعنی جھوٹ سے سچ کے ساتھ اور شیخ نے اس کے معنی یوں بیان کیے ہیں کہ تجھ پر تیرا حال مخلط اور مشتبہ ہو گیا ہے اور تیرے پاس شیطان آتا ہے جو ایسی خبریں لاتا اور سناتا ہے اور اس قول سے اس کے دعوی رسالت کا

besturdubooks.wordpress.com

جھلاپن صدق اور ظاہر ہوگیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کبھی جھوٹی خبر نہیں آتی اور اس نے اس بات کا خود اقرار کیا کہ کبھی میرے پاس سچی خبریں آتی ہیں اور کبھی جھوٹی پس اس کا یہ حال کاہنوں کا سا حال تھا نہ کہ پیغمبرون جیسا (۳) دخ کے معنی دھوئیں کے ہیں آنحضرت ﷺ نے جو آیت اپنے دل میں چھپائی تھی اور اس سے اس کا سوال کیا تھا وہ اسے نہ پا سکا مگر ایک ناقص لفظ اور وہ بھی بحسب عادت کاہنوں کے کہ شیاطین کوئی بات ان پر جا کر القاء کرتے ہیں اور احتمال ہے کہ رسول خدا نے اس آیت کا تذکرہ چپکے سے صحابہ سے کرلیا ہو اور شیطان نے سن کر اس پر القاء کیا ہو (۴) تو اپنی قدر سے تجاوز نہ کرے گا یعنی جب رسول خدا ﷺ کو معلوم ہوا کہ اس کا حال کاہنوں کا سا ہے تو آپ نے یہ فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۹۰/۲

۲) صحیح البخاری: ۸۵/۱

۵) مشکوۃ شریف: ۴۷۸

متن

رأینا بیاض خدیه ثم انفتل کا نفتال ابی رمثة یعنی نفسه فقام الرجل الذی ادرک معه التکبیرة الاولیٰ من الصلوة یشفع فوثب الیه عمر فاخذ بمنکبه فهزه ثم قال اجلس فانه لم یهلک اهل الکتاب الا انهم لم یکن بین صلواتهم فصل فرفع النبی ﷺ بصره فقال اصاب الله بک یا ابن الخطاب رواه ابو داؤد وفی روایة عن ابن عباس اسلم مع النبی ﷺ ثلثة وثلثون رجلاً وست نسوة ثم اسلم عمر فنزلت یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین

ترجمہ

اور گردن مبارک اس قدر پھیری کہ ہمیں آپ کے رخساروں کی سفیدی اچھی طرح معلوم ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابو رمثہ (یعنی میں) پھر کر بیٹھا ہوں سو وہ شخص جس نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تکبیر اولیٰ پڑھی تھی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اس کی طرف ایک جست لگائی اور مونڈھے پکڑ کر جھڑ جھڑائے پھر فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی دو نمازوں میں فصل نہ تھا تب آنحضرت ﷺ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالیٰ نے تجھے ٹھیک بات سمجھائی۔(۱) ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں مروی ہے کہ حضرت ﷺ کے ساتھ

besturdubooks.wordpress.com

تینتیس ۳۳ مرد اور چھ عورتیں اسلام لا چکے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تاری۔ اے نبی تجھے خدائے تعالیٰ اور مومنین میں سے جنہوں نے تیرا اتباع کیا بس ہیں۔

فصل

فی سیرة امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال رایت عمر بن الخطاب وھو یومئذٍ امیر المومنین وقد رقّع بین کتفیہ برقع ثلث لَبّد بعضھا فوق بعض رواہ مالک

فصل

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلتوں کے بیان میں

مؤطا میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو اس زمانہ میں دیکھا جب وہ امیر المومنین تھے آپ کے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے۔ (۲)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمرؓ کا تواضع بیان سے باہر ہے اپنے زمانہ خلافت میں کبھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی عمدہ کپڑا پہننا تو کیا کبھی اس کا خیال بھی نہ کیا ایک مورخ لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا لشکر کسی شہر کی فتح کے واسطے گیا (شاید یہ واقعہ بیت المقدس یا کسی اور شہر کا ہو) اس شہر کے امیر یا سرداروں سے کہا کہ تم اپنے امیر کو بلاؤ ہماری کتاب میں اس شخص کی صفت لکھی ہے جو اس شہر کو فتح کرے گا اگر تمہارا امیر وہی شخص ہے تو اس میں لڑائی سے کیا فائدہ بغیر لڑائی یہ سارا ملک و مال بخوشی اس کے حوالہ کردینگے اور اگر وہ شخص نہیں تو یہ شہر تم سے کبھی فتح نہ ہوگا چنانچہ مسلمانوں کے سرداروں نے یہ سارا واقعہ آپ کو لکھا آپ یہاں سے اس طرف چل نکلے جب اس شہر کے قریب پہنچے تو لشکر اسلامی کے سردار آپ کے استقبال کے لیے تھوڑی دور گئے

حضرت عمرؓ کو دیکھتے ہیں کہ آپ اسی حال میں وہی صوف کا جبہ جس میں چمڑے کے جا بجا پیوند لگے تھے وہی پیوند دار تہہ بند باندھے ہوئے اونٹنی کی مہار تھامے چلے آرہے ہیں۔ لوگوں نے یہ حال دیکھ کر آپ کو نہلایا عمدہ لباس زیب تن کرایا ایک ترکی نسل کا عمدہ گھوڑا حاضر کیا گھوڑا شوخ و چالاک تھا۔ حضرت عمر سوار ہوئے تو شوخی کرنے لگا فرمایا کمبخت یہ غرور کی چال تونے کہاں سے سیکھی یہ کہہ کر اتر پڑے اور پیادہ پا چلے لوگ کے استفسار پر فرمایا خدا نے ہم کو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور ہمارے لیے یہی بس ہے اور فرمایا کہ قریب تھا کہ عمر ہلاک ہو گیا تھا اس کے نفس کو یہ بات بہت پسند آئی پھر وہی کپڑے پہن کر روانہ ہوئے سب سے پہلے مسجد میں گئے محراب داؤد کے پاس پہنچ کر سجدہ داؤد کی آیت تلاوت کی اور سجدہ کیا پھر عیسائیوں کے گرجا میں آئے اور ادھر ادھر پھرتے رہے۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابی داؤد: ۱/ ۱۴۴

۲) مؤطا امام مالک: ۱۱۷

متن

عن انس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطا فسمعته وهو يقول وبيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المومنين بخ بخ يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذبنك رواه مالك **عن** انس بن مالك قال رايت و عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المومنين يطرح له صاع من تمر فيا كله حتى يا كل حشفها رواه مالك **عن** زيد بن اسلم قال استسقى يوما عمر فجي بماء قد شيب بعسلٍ فقال انه لطيب لكني اسمع الله عزو جل نعى على قوم شهوتهم فقال اذهبتم طيباتكم في حيواتكم الدنيا و استمتعتم بها فاخاف ان تكون حسنا تنا عجلت لنا فلم يشر به رواه رزين **عن** عمر بن الخطاب رضي الله عنه

ترجمہ

موطا میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا اس وقت کہ جب میں آپ کے ساتھ چلا اور آپ ایک باغ میں تھے مجھ میں اور آپ میں ایک دیوار حائل تھی میں نے انہیں کہتے سنا آپ فرماتے تھے واہ واہ اے خطاب کے بیٹے اللہ سے ڈر نہیں تو اللہ تجھے عذاب کریگا۔ (۱) موطا میں انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو اس زمانہ میں دیکھا کہ آپ مسلمانوں کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجوروں کا صرف ایک صاع ڈالا جاتا تھا آپ انہیں کھاتے یہاں تک کہ خراب اور سوکھی تک کھا لیتے تھے (۲) رزین میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک ہے لیکن میں خدائے بزرگ و برتر کو سنتا ہوں کہ اس نے ایک قوم پر انکی خواہشوں کے سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا تم اپنی زندگی ہی میں مزے اڑا چکے اور ان لذائذ سے بہرہ مند ہو چکے سو میں ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب اسی عالم (۳) میں دیا جاوے پس وہ پانی نہ

besturdubooks.wordpress.com

پیا (۴) شعب الایمان میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور آرام وچین سے زندگی گذار دوں تو مجھے خوف ہے کہ شاید یہی ثواب ہمارے عملوں کا ہو جائے جو دنیا میں دیا گیا اور تمام بدلہ ہو گیا ہو جیسا کہ کفار کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دیا جاتا ہے اور آخرت میں ہر قسم کے حصہ سے بے نصیب اور محروم کیا جاتا ہے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ''من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء'' یہ آیت کفار کے حق میں اتری ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص (۲) سبب کا اسی واسطے حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تو کبھی کھجوروں سے بھی اچھی طرح اپنا پیٹ نہ بھرا یعنی سیر ہو کر کبھی نہ کھایا حضرت عمرؓ کے بعض احوال میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ سات سات آٹھ آٹھ روز فقر وفاقہ سے رہتے تھے۔ (۴)

متن

قال وهو علی المنبر یاأیهاالناس !تواضعو افانی سمعت رسول الله ﷺ یقول من تواضع لله رفعه الله فهو فی نفسه صغیر و فی اعین الناس عظیم ومن تکبر و ضعه الله فهو فی اعین الناس صغیر و فی نفسه کبیر حتی لهواهون علیهم من کلب وخنز یر رواه البیهقی فی شعب الا یمان **عن** ابی بکر قال قال رسول الله اللهم اشد د الاسلام بعمر بن الخطاب رواه الطبرانی فی الاوسط **وعنه** قال قال رسول الله ﷺ لو لم ابعث فیکم لبعث عمر الحدیث رواه الدیلمی **عن** سالم بن عبدالله قال ابطاخبر عمر علی ابی موسی فاتی امرأة فی بطنها شیطان فسالها عنه فقالت حتی یأتی شیطان فجاء فسالته عنه فقال ترکته موتزرابکساء یسهم ابل الصدقة وذلک رجل لا یراه شیطان الاخر بمنخر یه الملک بین عینیه وروح القدس بلسانه رواه ابن عسا کر **عن** أبی هریرة

ترجمہ

کیا آپ منبر پر چڑھے ہوئے فرماتے تھے اے لوگوں فروتنی کرو کیونکہ میں نے پیغمبر خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے لوگون کے ساتھ فروتنی کرتا ہے اس کا درجہ اللہ بلند کرتا ہے گو وہ اپنی نظر میں حقیر ہے مگر لوگوں کی نظرون میں بزرگ وکبیر ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ پست کر دیتا ہے سو وہ اگر چہ آپ کو بزرگ قدر

besturdubooks.wordpress.com

جانتا ہے لیکن لوگوں کی آنکھوں میں اس درجہ حقیر ہو جاتا ہے کہ کتے اور سور سے بھی زیادہ ان کے نزدیک ذلیل وخوار شمار کیا جاتا ہے (۱) طبرانی اوسط میں ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ عمر بن الخطاب سے اسلام کی بنیاد مضبوط کر۔ دیلمی ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں تم میں پیغمبری کے ساتھ نہ بھیجا جاتا تو عمر بن الخطاب مبعوث ہوتے۔ ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہی کہ ابوموسیٰ اشعری کو حضرت عمر کی خبر معلوم نہ ہوئی وہ ایک ایسی عورت کے پاس آئے جس کے پیٹ میں شیطان بولتا تھا ابوموسیٰ نے اس عورت سے حضرت عمر کی خبر پوچھی اس نے کہا تم ٹھہر جاؤ کہ میرا شیطان میرے پاس آجاوے جب شیطان آیا تو ابوموسیٰ نے پھر اس سے پوچھا شیطان نے کہا میں نے انہیں لنگی کا تہ بند باندھتے چھوڑا ہے اب وہ صدقہ کے اونٹ بانٹ رہے ہیں وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جب اسے شیطان دیکھتا ہے تو مونہہ کے بل گر پڑتا ہے اور اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ اور زبان پر روح القدس ہے۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

تحقیقات وتعلیقات

یعنی متکبر اپنے کو بزرگ جانتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنی وقعت اور بزرگی ظاہر کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہے اور اسکی جماعت کے روبرو ذلیل وخوار شمار کیا جاتا ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی ذلیل وخوار ہوتا ہے اور تواضع و عاجزی کرنے والا اگر چہ اپنے آپ کو حقیر جانتا ہے اور لوگوں میں اپنی مسکنت اور ذلت کو ظاہر کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر اور عظیم المرتبہ ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ شمار کیا جاتا ہے اس حدیث سے حضرت عمرؓ کا کمال متواضع او رمتخاشع ہونا مفہوم ہوتا ہے اور درحقیقت ان باتوں کا کچھ اثر رسول اللہ ﷺ کے بعد تھا جو حضرت عمرؓ پر تھا۔

متن

قال قال رسول الله ﷺ من اتی حائضا او امرأ ة فی دبر ها او کاهنا فقد کفر بماانزل علی محمد رواه احمد وابن داؤد **عن** أبی هریرة ان رجلا شکی الی النبی ﷺ قلبه قال امسح رأس الیتیم واطعم المسکین رواه احمد **عن** ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال اتا نا ابو موسی قال ان عمر رضی الله عنه ارسل الیّ أن اتیه فاتیت بابه فسلمت ثلثا فلم یر د علی فرجعت فقال ما صنعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی بابک ثلثا ترد وا علی فرجعتُ وقد قال لی رسول الله ﷺ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن له فلیر جع فقال عمر اقم علیه

besturdubooks.wordpress.com

البینة قال ابو سعید فقمت معه فذهبت الی عمر فشهد ت رواه البخاری ومسلم عن ابی امامة الباهلی قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد لله لذی کسانی ما اُواری

ترجمہ

کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کاہن کے پاس آکر اس کے خبر کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں آوے (جماع کرے) یا اس کے پیچھے سے آئے تو وہ اس سے جو محمد پر اتارا گیا ہے بری ہے (۱) مسند احمد میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی قوت قلب کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے فرمایا یتیم کا سر چھوڑا (از راہ شفقت) اور مسکین کو کھلا۔ (۲) بخاری مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعری نے آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے بلانے کے واسطے میرے پاس ایک آدمی بھیجا سو میں نے ان کے دروازہ پر جا کر (بقصد اذن) تین بار سلام کیا لیکن وہاں سے جواب نہ آیا تب میں پھر کر چلا آیا۔ اس کے بعد عمرؓ نے فرمایا تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے منع کیا میں نے کہا میں تو حاضر ہوا تھا اور آپ کے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی کیا مگر کسی نے مجھے جواب نہ دیا ناچار پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے اور پھر اندر آنیکا حکم نہ ملے تو واپس لوٹ جاوے سو حضرت عمر نے فرمایا اس حدیث کی صحت پر گواہ قائم کر۔ ابو سعید کہتے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس جا کر اس کی گواہی دی۔ (۳) احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے نیا کپڑا پہن کر فرمایا سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا کہ میں نے اس سے اپنی ستر پوشی کی۔

تحقیقات وتعلیقات

ابو موسیٰ اشعریؓ نے یہ سارا قصہ ابو سعید خدریؓ سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے میرے ساتھ چلو اور حضرت عمر کے پاس چل کر اس کی صحت کی گواہی دو پس ابو سعید خدریؓ تشریف لے گئے اور اس امر کی شہادت دی کہ بیشک یہ حدیث رسول خدا ﷺ کی ہے اور حضرت عمر کی یہ گواہی طلب کرنا اس وجہ سے تھی کہ احتیاط کی رعایت ہو کہ لوگ جھوٹی حدیث بنا لینے پر جرات نہ کریں ورنہ خبر واحد بالاتفاق مقبول ہے خصوصا ابو موسیٰ اشعری جیسے جنکا شمار کبار صحابہ میں سے ایک بڑے عظیم القدر صحابی میں ہوتا ہے اور شارع نے تین سلام اس واسطے مقرر کئے کہ ایک تعریف و پہنچان کے لیے دوسرا تامل وفکر کے واسطے تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے۔

تخریج احادیث

۱) سنن الترمذی : ۱/ ۳۵

besturdubooks.wordpress.com

۲) مشکوۃ شریف: ۴۲۵

۳) مشکوۃ المصابیح: ۴۰۰

متن

بـه عـورتـی و اتجمل به فی حیاتی ثم قال سمعت رسول اله ﷺ یـقول من لبس ثوباً جـدیـداً فـقـال الـحـمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الـذی اخلق اوالقی فتصدق به کان فی کنف الله وفی حفظ الله وفی ستر الله حیاً و میّتاً رواه احـمـد و ابـن ماجة والترمذی و قال هذا حدیث غریب عن مـجـاهد قال کان عمر یری الـرؤیا فینزل به بالقران ،عن علی قال ان فی القرآن لرأیامن رأی عمررواه ابن عسا کر عن ابن عـمـر مرفوعا قال ما قال الناس فی شیء و قال فیه عمر الا نزل فیه القران علی نحوما قال عمر رواه ابـن عسا کرعن سـالـم بـن عبـدالله ان کعب الاحبار قال ویل لملک الارض من ملک السـمـاء فقال عمر الا ماحاسب نفسه فقال کعب والذی نفسی بیده انها فی التوراة لتابعتها فخرّ عمرساجداً ارواه عثمان بن سعید الدارمی

ترجمہ

اور اپنی زندگی میں زینت کرتا ہوں پھر فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہن کر کہے سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا اور جس سے اپنی زندگی میں زینت اور بناؤ کرتا ہوں پھر جو کپڑا پرانا ہے اسے اللہ کے واسطے خیرات کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے (دنیا و آخرت میں) اللہ کی پناہ اور اسکی حفاظت اور اس کی مغفرت کے پردہ میں رہتا ہے۔ا۔مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک رائے لگاتے تھے سو اللہ تعالیٰ آپکی رائے کے مطابق قرآن اتارتا تھا۔(۲) ابن عساکر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ قرآن میں عمر کی راؤں میںؓ سے ایک رائے ہے(۳) ابن عساکر ابن عمر سے رفعاً روایت کرتے ہیں کہ جس چیز میں لوگوں کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمرؓ کے قول ہی کے مطابق قرآن اترتا۔(۴)

عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے۔عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔کعب نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے توراۃ میں یہ ہی جملہ ہے۔اور آپ نے اس کی موافقت کی تب حضرت عمر

besturdubooks.wordpress.com

سجدے میں گر پڑے۔(۴)

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ جب کسی مسئلہ میں لوگوں کی گفتگو ہوتی اور وہ حضرت عمر کی مخالفت کرتے تو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے اکثر وہی صحیح ہوتا اور کبھی انکے قول کے موافق قرآن بھی اتر تا چنانچہ بدر کا قصہ جو مشہور ہے اور جسے ہم نے کئی جگہ اجمال اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ حضرت عمرؓ کی صحیح رائے اور پختگی دماغ کی روشن دلیل ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ ان امور میں جن میں وحی کا نزول نہ ہوتا تو حضرت عمر کے مشورہ سے فیصلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوا کہ آپ کسی غزوہ میں تشریف لے گئے۔ اور اس وقت صلح اور لڑائی متردد ہوئے تو حضرت عمرؓ سے مشورہ لیا پھر جیسا انہوں نے فرمایا ویسا ہی عمل میں آیا شاید اس سے پہلے ایک دو اثر اس قسم کے بھی پہلے گذرے ہیں جن سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے حضرت عمرؓ سے مشورہ لینے کا حکم کیا گیا اور آیت ''و شاورھم'' میں یہی معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابن ماجه : ۲۵۴
۲) جامع الترمذی: ۲۰۹/۲ ،تاريخ الخلفاء: ۱۲۲
۳) كنز العمال: ۲۰۹/۱۲
۴) تاريخ الخلفاء: ۱۲۲

متن

عن ابن عمر ان بلالا كان يقول اذ االذن اشهد ان لا اله الا الله حى على الصلاة فقال له عمر قل في اثرها اشهد ان محمداًرسول الله فقال رسول الله ﷺ: قل لما قال عمر رواه ابن عدى عن جابر قال لبس رسول الله ﷺ يوما قباء من ديباج اهدى له ثم اوشك ان ينزعه فارسل به الى عمر بن الخطاب فقيل قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهانى عنه جبرئيل فجا عمر يبكى فقال: يا رسول الله كرهت امرا و اعطيتنيه فمالى فقال انى لم اعطكه لتلبسه انما اعطيتك تبيعه فباعه بالفى درهم رواه مسلم عن عمر بن الخطا ب رضى الله عنه انه كان اذا بعث عمالّه شرط عليهم ان لا تر كبو ابر ذونا ولا تاكلو انقيا ولا تلبسو ارقيقا ولا تغلقوا ابوابكم دون حوائج الناس

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بلال جب اذان کہتے تھے تو اشھدان لا الہ الا اللہ کے بعد حی علی الصلوۃ پڑھتے تھے جب حضرت عمر نے فرمایا یہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے اشھدان محمداً رسول اللہ کہو تب حضرت ﷺ نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی کہو۔ (۱) مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ابریشمی قبا جو آپ کے پاس تحفۃً بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اتار کر عمر بن الخطاب کو بھیجدی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا ایسی جلدی آپ نے اسے کیوں اتار افرمایا مجھے ابھی جبرئیل نے اس کے پہننے سے منع کیا ہے اتنے میں حضرت عمرؓ روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول خدا آپ نے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے عنایت فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پہننے کے واسطے نہیں دی ہے بلکہ بیچنے کے لیے بھیجی ہے تب حضرت عمر رضی اللہ نے دو ہزار درہم کو اسے بیچ ڈالا۔ (۲) شعب الایمان میں حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ وہ جب آپ اپنے تحصیلداروں اور عاملوں کو بھیجتے تو ان سے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑوں پر سوار نہ ہونا۔ معدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک کپڑا نہ پہننا۔ اور لوگوں کی حاجتوں کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا۔

تحقیقات وتعلیقات

جس کپڑے میں تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں اس کا پہننا بالاتفاق حرام ہے۔ مگر امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک لڑائی کے موقع پر مباح ہے اور جس کپڑے میں تانا ریشم کا اور بانا سوت یا سن وغیرہ۔ کا ہو وہ بالاتفاق مشروع ہے اور جس کپڑے کا بانا ریشم کا اور تانا سوت کا ہو وہ مکروہ ہے مگر لڑائی کے وقت اس کا پہننا جائز ہے۔ پس لڑائی کے وقت صاحبین کے نزدیک خالص ریشمی بھی اور جس کا تانا سوتی اور بانا ریشمی ہو وہ بھی مباح ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ جس کا بانا حریری یعنی ریشم ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا کسی اور چیز کا وہ مطلقا مباح ہے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اس کے پہننے سے جبرئیل منع کر گئے ہیں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا مگر وحی نازل ہونے سے پہلے

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۱۲۵

۲) صحیح مسلم: ۱۹۲/۲

besturdubooks.wordpress.com

متن

فان فعلتم شيئا من ذالك فقد حلّت بكم العقوبة ثم يشيّعهم رواه البيهقى فى شعب الايمان **عن** ثوربن زيد الديلى قال ان عمر استشار فى الخمريشير بها الرجل فقال له علىّ بن ابى طالب نرى أن تجلده ثما نين فانه اذ اشرب سكرو اذا سكر هذى واذا هذى افترى أوكما قال فجلد عمر فى الخمر ثمانين رواه مالك ، **عن** ابى سهيل بن مالك عن ابيه ان عمر بن الخطاب كتب الى ابى موسى الاشعرى ان صل الظهر اذا زاغت الشمس والعصر والشمس بيضاء نقية قبل ان تد خلها صفرة والمغرب اذاغربت الشمس واخرّ العشاء مالم تنم وصلّ الصبح و النجوم بادية مشتبكة واقرأفيها بسورتين طويلتين من المفصل رواه مالك **عن** نافع مولى عبدالله بن عمر ان عمر بن الخطاب كتب الى عُمّا له ان اهم امركم عندى الصلوة فمن حفظها

ترجمہ

پھر اگر اس سے تم کچھ کرو گے تو سزا کے مستحق ہو گے ان شرطوں کے بعد آپ انہیں روانہ کرتے۔ ا۔ موطا میں ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علیؓ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ میری رائے میں اسے ۸۰ (اسی) درے مارنے چاہئیں کیونکہ وہ شراب پی کر مست ہو جاتا ہے اور اس کا مست ہونا ہذیان اور بیہودہ بکنے کا باعث ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو بہتان لیتا ہے (۲) سو حضرت عمر نے شراب کی حد میں ۸۰ (اسی) درے مارنے کا حکم دیا (۳) موطا میں ابو سہیل بن مالک سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے ابو موسیٰ کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک اس میں نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز یہاں تک دیر کر کے پڑھو جب تک نیند نہ آئے۔ اور صبح کی نماز ایسے اندھیرے میں پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہوں۔ فجر کی نماز میں مفصل سے دو بڑی سورتیں پڑھو۔ ۴۔ موطا میں نافع عبداللہ بن عمر کے غلام سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنے تحصیلداروں کو لکھا تمہاری سب خدمتوں میں میرے نزدیک نماز بہت ضروری امر ہے جس نے نماز کے مسئلے یاد رکھے اور اسے اس کے وقت پر پڑھا۔

تحقیقات وتعلیقات

بہتان لینا ہے یعنی محصنات اور پاک عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتا ہے پس نشہ قذف کا باعث ہوا اور حد قذف اسی

besturdubooks.wordpress.com

کوڑے ہیں پس حضرت عمرؓ نے باعتبار اغلب اوقات کے حضرت علیؓ کے فرمانے سے شراب کی حد میں ۸۰ (اسی) درے معین فرمائے اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہوگیا (فائدہ) جو کوئی شراب پیئے اگرچہ ایک ہی قطرہ کیوں نہ ہو مگر پکڑا جاوے اور اس کے منہ سے شراب کی بوآئے یا نشہ کی حالت میں لوگ اسے پکڑ لائیں یا اس کے شراب پینے پر دو مخصوص نے گواہی دی ہو یا وہ شراب پینے کا اقرار کرے اور یہ اقرار بھی اس کا بخوشی ہو اضطرار اور جبر سے نہ ہو تو ہشیاری کے بعد ۸۰ (اسی) کوڑے مارے جانے چاہئیں اگر آزاد ہو اور غلام کو صرف چالیس درے مارنے کا حکم ہے اور جس نشہ میں حد لگائی جاتی ہے اس کی حد یہ ہے کہ مرد اور عورت آسمان اور زمین میں امتیاز نہ کرسکے اور صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ واہی تباہی اور ہذیان بکنے لگے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

تخریج احادیث

۱) طبری : ۴۷،۲۷,۷،تاریخ الخلفاء:۱۲۸

۲) مؤطاامام مالک: ۶۹۴

۳) مؤطاامام مالک : ۵

۴) مؤطاامام مالک : ۵

متن

وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيّعها فهو لما سواها اضيعُ ثم كتب ان صلو الظهر اذا كان الفئ ذراعاً الى ان يكون ظلّ احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقيّة قدر مايسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل غروب الشمس و المغرب اذا غربت الشمس و العشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك فى الموطا عن ابى صالح قال كعب لعمر اجدك فى التوراة تقتل شهيداً قال و أنّى لى بالشهادة بجزيرة العرب ؟ وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقنى شهادة فى سبيلك واجعل موتى فى بلدرسولك هكذا رواه البخارى عن هشام بن عروة عن ابيه ان المسوربن مخرمة اخبره انه دخل رجلا على عمر بن الخطاب رضى الله عنه الليلة التى طعن فيها فايقظ عمر

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

تو اسنے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز ہی ضائع کی وہ نماز کے سوا تمام خدمتیں تلف کریگا پھر لکھا ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھل کر آدمی کے ایک ہاتھ برابر سایہ ہو یہاں تک کہ ہر چیز کا ایک مثل سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند اور صاف ہو اور اس کے بعد اسقدر وقت باقی رہے کہ اونٹنی سوار دو فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہنچ جاے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اس کی آنکھ نہ لگے تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہوں (۲) ابو صالح سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے حضرت عمر سے کہا میں آپ کو توریت میں پاتا ہوں کہ آپ اللہ کی راہ میں شہید ہونگے ۔ حضرت نے فرمایا مجھے شہادت کہاں نصیب ہوگی میں تو عرب کے جزیرہ میں ہوں ۔ (یعنی یہاں تو سب مسلمان ہیں پھر جہاد کی صورت) (۳) بخاری میں ہیں اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا اے بار خدایا! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے موت اپنے رسول کے شہر میں دے ۔ ۴۔ موطا میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے پاس جس رات میں کہ آپ زخمی ہوئے آیا اور حضرت عمر کو

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اردو میں ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے حضرت عمرؓ کا فرمانا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھنے ہوں یعنی اندھیرے میں نماز فجر پڑھو کہ تارے غائب نہ ہونے پائیں اور شفق اس سرخی کو کہتے ہیں کہ جو آفتاب غروب ہونے کے بعد محسوس ہوتی ہے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبتے ہی پڑھنی چاہیئے ۔ امام احمد نے عبداللہ بن صنابحی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امت ہمیشہ بہبودی اور بہتری کی حالت میں رہیگی ۔ جب تک نماز مغرب میں تاخیر نہ کریگی اور اپنے وقت پر ادا کرتی رہیگی کیونکہ تاخیر مغرب میں یہود کی مشابہت ہوتی ہے اور فجر کی نماز کی بھی تاخیر نہ کریگی کیونکہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت ہوتی ہے ۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ دعا مانگی تو لوگوں کو تعجب ہوا کہ دونوں باتیں کیسے ہوسکتی ہیں اس لیے کہ مدینہ میں سب مسلمان ہیں وہاں جہاد نہیں ہوسکتا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی دعا قبول فرمائی ۔

تخریج احادیث

۲) مؤطا امام مالک: ۵

۳) طبقات ابن سعد: ۱۳۲/۳ ،تاریخ الخلفاء: ۱۳۳

۴) صحيح البخاری: ۲۵۳/۱ ، مؤ طا امام مالک: ۴۷۸

besturdubooks.wordpress.com

متن

لصلاة الصبح فقال عمر نعم ولا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلوٰة فصلی عمر وجرحه يثعب دماً رواه مالک وقوله يثعب ای يسيل وفی رواية وقد كان عمر رای رؤية قبل الطعن ان الديكة الاحمر طعنه طعنتين فخطب قبل ان يكون شهيداً بثلثة أيامٍ انی أری رؤية وان اظن ان يقتلنی الاعجمی فوصی الناس مواعظة كثيرة نافعة بجميع الناس عن يحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب فی ركب فيهم عمرو بن العاص وان عمر بن الخطاب عرس ببعض الطريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر وقد كا دان يصبح فلم يجد مع الركب ماء فركب حتی جآء الماء فجعل يغسل ما رأی من ذلک الاحتلام حتی اسفرّ فقال له عمرو بن العاص اصبحت ومعنا ثياب فدع ثوبک يغسل فقال عمر بن الخطاب

ترجمہ

فجر کی نماز کے لیے جگایا حضرت عمر نے فرمایا ہاں میں نماز پڑھونگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام میں اس کے لیے کوئی حصہ اور بہرہ نہیں سو حضرت عمر نے نماز پڑھی اس حال میں کہ آپ کے زخم سے خون بہتا تھا۔ یہاں یثعب کے معنی یسیل کے ہیں اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ زخمی ہونے سے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب دیکھا تھا کہ سرخ مرغ نے آپ کے دو کچوکے مارے ہیں سو آپ نے شہید ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ مجھے شخص عجمی شہید کرے سو آپ نے تمام لوگوں کو بہت سی ایسی نصیحتوں کی وصیت کی جو نفع دینے والی تھیں۔۲۔

مؤطا میں یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ انہوں نے شتر سواروں میں حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ عمرہ کیا جن میں عمرو بن العاص بھی تھے اور عمر بن الخطاب پانی کے قریب رات کو راستہ ہی میں اتر پڑے۔ صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت ہوئی اور قافلہ میں پانی نہ تھا۔ تب حضرت عمر سوار ہوئے یہاں تک کہ پانی کے پاس آ کر جہاں جہاں کپڑے پر نجاست احتلام کا اثر تھا دھونے لگے۔ اتنے میں خوب روشنی ہوگئی پس عمرو بن العاص نے حضرت عمر بنؓ الخطاب سے کہا اب تو صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہیں آپ اس کپڑے کو رہنے دیجیے دھوڈالا جائے گا اور ہمارے کپڑوں سے نماز پڑھ لیجیے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن العاصؓ تعجب

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

(۱) امام سیوطیؒ نے فرمایا کہ اس اثر سے تمسک کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر کہتے ہیں اس شخص کو جو سستی سے نماز ترک کرے اور صحابہ کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔۳۔امام مالک نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے کپڑے میں احتلام کا اثر پایا اور اسے یہ خبر نہیں کہ کب احتلام ہوا اور جو خواب میں دیکھا وہ بھی یاد نہیں تو اس صورت میں وہ سونے کے بعد غسل کرے اور اگر اس نے اس خواب کے بعد کوئی نماز پڑھ لی تو اس نماز کا اعادہ کرے کیونکہ کبھی آدمی کو احتلام ہوتا ہے اور کچھ اثر نہیں پاتا اور کبھی دیکھتا ہے تو احتلام نہیں ہوتا تو جب تری دیکھے غسل اس کو لازم ہوگا وجہ یہ ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے جو نماز پڑھی تو اخیر نیند کے بعد اسی کا اعادہ کیا اور اس سے پہلے کی نمازوں کا اعادہ نہ کیا۔

تخریج احادیث

۲) طبقات ابن سعد: ۱۳۶/۳ ،تاریخ الخلفاء: ۱۳۳

متن

واعجبالک یا عمر و بن العاص !لئن کنت تجد ثیابا أفکل الناس یجد ثیاباو الله لوفعلتها لکانت سنة بل اغسل مارایت وانضح مالم ار **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب اختصم الیه رجل مسلم و یهودی فرای عمر بن الخطاب وانضح ان الحق للیهودی فقضی له عمر فقال له الیهودی والله لقد قضیت بالحق فضربه عمر بالدرة ثم قال وما یدریک فقال الیهودی انا نجد انه لیس قاض یقضی الا کان عن یمینه ملک و شماله ملک یسدّد انه ویو فقانه للحق مادام مع الحق فاذا اترک الحق عر جاوترکا ہ **عن** محمد بن سیرین ان عمر بن الخطابّ کان فی قوم وهم یقرء ون القرآن فذهب لحاجته ثم رجع وهو یقرأالقرآن فقال له رجل یا امیر المومنین اتقرأ ولست علی وضوء فقال عمر من افتاک بهذاأمسیلمة رواهما مالک فی الموطا

ترجمہ

کی بات ہے اگر تم نے کپڑے پالیئے تو کیا سب لوگوں کے پاس کئی کپڑے ہو سکتے ہیں واللہ اگر میں یہ کام کروں تو لوگوں کے لیے سنت ہو جاوے بلکہ جہاں نجاست معلوم ہو گی میں اس کپڑے کو دھوڈالتا ہوں اور جہاں نہ معلوم ہوگی پانی

besturdubooks.wordpress.com

چھڑک دیتا ہوں (۱) موطا میں سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی (لڑتے جھگڑتے آئے سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اسکے موافق فیصلہ لکھا یہودی نے آپ سے کہا واللہ تم نے سچا فیصلہ کیا۔۲۔ حضرت عمر نے اسے ایک کوڑا مارا (کیونکہ انہیں کسی کی خوشامد بری معلوم ہوتی تھی) اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا یہودی نے جواب دیا ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ جو قاضی سچا فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ بتاتے ہیں اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ قاضی حق پر جمارہے مگر جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی اسے چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔(۲)

مؤطا میں محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب لوگوں میں بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف لے گئے اور پھر آنکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے آپ سے کہا اے امیر المومنین آپ بے وضو قرآن مجید پڑھتے ہیں پس حضرت عمرؓ نے کہا اس کا فتویٰ تجھے کس نے دیا کیا مسیلمہ نے (۳)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یہودی کو معلوم تھا کہ حق کس طرف ہے کیونکہ وہ صاحب مقدمہ تھا۔ پھر حضرت عمرؓ کا یہ کہنا کہ تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا ذہن نشین نہیں ہوتا مگر ایک روایت میں ہے کہ یہودی نے یہ کہا کہ خدا کی قسم دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل آپ کی زبان پر بات کرتے ہیں اور تمہارے دائیں بائیں رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے اسے درے سے مارا اور فرمایا کہ تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا اس صورت میں یہ سوال صحیح ہوگا یہودی نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے جو حاکم سچا فیصلہ کرتا ہے اس کے داہنے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں ایک فرشتہ دونوں ملکر مضبوط اور سیدھی راہ بتلاتے ہیں جب تک کہ وہ حاکم حق پر جمارہتا ہے اور جب حاکم حق چھوڑ دیتا ہے وہ فرشتے بھی اس کو چھوڑ کر آسمان پر چلے جاتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱) مؤطاامام مالک: ۳۶

۲) مؤطاامام مالک: ۱۸۶

۳) مشکاۃ المصابیح: ۳۲۵

متن

عن عبدالرحمن بن عبد القاری انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة في رمضان الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلوته

besturdubooks.wordpress.com

الرهط فقال عمر انى ارى لو جمعت هولا على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابى بن كعب ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه والتى تنامون عنها افضل من التى تقومون يريد اخر الليل وكان الناس يقومون اوله رواه البخارى **عن** زيد بن اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب كان يصلى من الليل ماشاء الله حتى اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله للصلوة يقول لهم: "الصلوة الصلوة" ثم يتلو هذه الا ية: " وامر اهلك بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك رزقانحن نرزقك والعاقبة للتقوى" رواه مالك **عن** زيد بن اسلم

ترجمہ

بخاری میں عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ رمضان میں ایک رات کو مسجد میں آیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہی ہیں کیونکہ آدمی تو اکیلا پڑھ رہا ہے کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں تب حضرت عمر نے کہا کہ اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بہت بہتر ہو پھر آپ نے قصداً ان سب لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کر دیا (عبدالرحمٰن) کہتے ہیں پھر میں دوسری رات حضرت عمر کے ساتھ نکلا اور سب لوگ اپنے قاری (ابی بن کعب) کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر نے انہیں دیکھ کر فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور جس رات کے حصہ میں تم سوتے ہو وہ اس رات کے حصہ سے بہتر ہے جس میں تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمر کی مراد اس سے آخر شب تھی (یعنی پچھلی رات پہلی رات سے بہتر ہے) اور اسوقت لوگ اول شب قیام کرتے تھے (۲) موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی تو آپ اپنے بی بی بچوں کو نماز کے لیے جگاتے اور ان سے کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اس پر ٹھہرا رہ ہم تجھ سے کوئی روٹی تو مانگتے ہی نہیں کچھ دیتے ہی ہیں اور انجام کی بہتری پرہیزگار سے ہے۔
(۳) موطاء میں زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

تحقیقات وتعلیقات

بدعت لغت میں ہرنئی چیز اور ہر نئے کام کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس امر کو بدعت کہتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد نکالا جائے اور کسی دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہ ہو تراویح حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں پڑھی جاتی تھی اور جماعت سے بھی پڑھی جاتی تھی حضور اکرم ﷺ نے تین راتوں تک پڑھی جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا پھر حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ یہ اچھی بدعت ہے اس سے مراد بدعت شرعی نہیں ہوسکتی کیونکہ بدعت شرعی وہی امر ہے جو حضور اکرم ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

کے بعد دین میں نکالا گیا ہو اور اس کا ثبوت دلیل شرعی سے نہ ہو پس معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی مراد بدعت لغوی ہے یعنی حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں تراویح کا ایسا اہتمام نہ تھا نہ ہی ایک مقام مقرر تھا اس لیے یہ ایک نیا امر ہوا پس لغۃً اس کو بدعت کہا نہ شرعاً کیونکہ بدعت شرعی کی تعریف اس تراویح پر جو حضرت کے زمانہ میں تھی کس طرح صادق آسکتی ہے اور بدعت شرعی کو حضرت عمرؓ کیوں اچھا کہنے لگے بلکہ جو بدعت شرعی ہے وہ ضرور گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱/۲۶۹، مؤطاامام مالک : ۹۷

۲) مؤطاامام مالک : ۱۰۱، کنز العمال: ۱۲/۲۰۳

متن

انه قال شر ب عمر بن الخطاب لبنا فا عجبه فسأل الذى سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا لى من الباا نها فجعلته فى سقاى فهو هذا فادخل عمر بن الخطاب يده فاستقاءه رواه مالك عن زيد بن اسلم عن ابيه انه قال لعمر بن الخطاب ان فى الظهر ناقةً عميا فقال عمر ادفعها الى اهل بيت ينتفعون بها قال فقلت وهى عمياء قال يقطر و نها بالابل قال فقلت كيف تا كل من الارض قال فقال عمر امن نعم الجزية هى ام من نعم الصدقة فقلت بل من نعم الجزية فقال عمر اردتم والله اكلها فقلت ان عليها وسم نعم الجزية فامر بها عمر فنحرت و كانت عنده صحاف تسع فلا تكون فاكهة ولا طريفة الاجعل

ترجمہ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عمر ابن الخطاب نے دودھ پیا اور وہ ان کو بہت بھلا معلوم ہوا سو جسنے آپ کو وہ دودھ پلایا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا اس شخص نے حضرت عمر کو خبر دی کہ میں ایک پانی پر گیا اور اس نے اس پانی کا نام بھی لیا وہاں زکوۃ کے اونٹوں میں سے کئی اونٹ پانی پی رہے تھے سو لوگوں نے ان اونٹوں کا دودھ مجھے دوہ کر دیا میں نے اسے اپنے مشکیزہ میں رکھ لیا سو وہ یہی دودھ تھا جو آپ نے پیا تب عمر بن الخطاب نے اپنا ہاتھ ڈال کرتے کی پیٹ سے سب دودھ نکال ڈالا (۱) موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا طویلہ میں ایک اندھی اونٹنی ہے تب حضرت عمر نے فرمایا اسے کسی گھر والے کو دیدو تا کہ وہ اس سے نفع لیوے میں

besturdubooks.wordpress.com

نے کہا جناب وہ اندھی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اسے اونٹوں کی قطاروں میں باندھ دینگے میں نے کہا وہ زمین سے چارہ کسی طرح کھائیگی (راوی کہتے ہیں) تب حضرت عمر نے فرمایا وہ جزیہ کے اونٹوں میں سے ہے یا زکوۃ کے اونٹوں میں سے میں نے کہا کہ جزیہ کے اونٹوں میں سے ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا بخدا تم اس کا کھانا چاہتے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ تو اس پر جزیہ کا نشان موجود ہے تب حضرت عمرؓ نے اس کی قربانی کا حکم دیا اور وہ ذبح ہوگئی اور حضرت عمرؓ کے پاس نو کٹورے (ظرف چوبی) تھے جب آپ کے پاس کوئی میوہ یا تحفہ آتا تو آپ ان کٹوروں میں رکھ کر

تحقیقات وتعلیقات

کیونکہ وہ دودھ زکوۃ کا تھا اور زکوۃ مالدار کو درست نہیں ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ حکم ہے کہ جو کوئی اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اسے اور مسلمانوں کو لینے نہ دے تو ایسے شخص سے مسلمانوں پر جہاد کرنا واجب ہے یہاں تک کہ اس حق کو مانع نہ ہو اور مسلمانون کو لینے دے۔

۳۔ امام مالکؒ نے اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ ہمارے نزدیک جزیہ کے جانوران کافروں سے لئے جائینگے جن کے پاس جانور ہوں گے اور حق جزیہ کا بیکار نہ رکھا جائیگا پھر فرماتے ہیں کہ یہ سنت جاری ہے کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتوں اور بچوں سے نہ لیا جائے بلکہ جوان مردوں سے لیا جائیگا اس طرح ذمیوں اور مجوسیوں کی کھجور کے درختوں سے اور انگور کی بیلوں سے اور ان کے کھیتوں اور ان کے مواشی میں سے زکواۃ نہ لی جائیگی اس لیے کہ زکواۃ مسلمانوں پر مقرر ہوئی ہے۔ تاکہ ان کے اموال پاک ہوجائیں۔ جزیہ اہل کتاب پر مقرر ہوا ہے ان کو ذلیل کرنے کیلیے۔

تخریج احادیث

مؤطاامام مالک: ۳۰۵، کنز العمال: ۶۴۰/۱۲

متن

منها فی تلک الصحاف فبعث بها الی ازواج النبی ﷺ ویکون الذی یبعث به الی حفصة ابنته من اٰخر ذلک فان کان فیه نقصان کان فی حظ حفصة قال فجعل فی تلک الصحاف من لحم تلک الجزور فبعث بها الی ازواج النبی ﷺ وامر بما بقی من لحم تلک الجزور فصنع فدعا علیه المهاجرین والانصار رواه مالک فی الموطا وفی روایة عن ام المومنین عائشة وعلی بن ابی طالبؓ سمّاه الفاروق فرق بین الحق و الباطل عن زید بن اسلم قال کتب ابو عبیدة بن الجراح الی عمر بن الخطّاب یذکر له جموعا من الروم وما یتخوف من

besturdubooks.wordpress.com

امرهم فكتب اليه عمر اما بعدفانه مهما ينزل بعبدمؤمن من منزل شدة يجعل الله بعده فرجاً وانه لن يغلب عسر يسرين

ترجمہ

اس میوے کو رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں کو بھیجتے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین کو بھیجا کرتے تھے سوا گر اس چیز میں کمی ہوتی اور بٹتے بٹتے تھوڑی سی رہ جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے میں کمی ہوتی (راوی کہتے ہیں) اس وقت بھی حضرت عمر نے ان نو کٹوروں کو اس اونٹنی کے گوشت سے بھر کر نبی ﷺ کی بی بیوں کے پاس پہلے بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا آپ نے اس کے پکانے کا حکم فرمایا اور انصار و مہاجرین کی دعوت کی (۱)۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالبؓ سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اس لیے رکھا کہ انہوں نے جھوٹ اور سچ میں جدائی ڈالی (۲) موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکروں اور ان کے کاموں سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا حضرت عمرؓ نے جواب لکھا۔ حمد و ثناء کے بعد معلوم ہو کہ مومن بندے پر جب کوئی سختی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ''فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسرا'' تحقیق ایک سختی کے ساتھ آسانی ہے بلکہ ایک آسانی اور ہے حاکم نے مستدرک میں حسن سے اور ابن مردویہ نے حضرت جابر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک خوشی اور خرمی کی حالت میں باہر نکلے اور ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگوں ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے پھر اس سختی کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔ حضرت عمرؓ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کو چاہیئے کہ جب سختی کا سامنے آئے تو جزع وفزع نہ کریں بلکہ نہایت استقلال کے ساتھ اس سختی کو جھیلیں کیونکہ سختی ایسی نہیں ہے جس کے بعد آسانی نہ ہو۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں ہوا ہے کہ جب سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کیا گیا اور اس کا پھل میسر نہ آیا یعنی سختی اور مصیبت کے وقت استقلال کے دامن کو ہاتھ سے دینا اور جزع وفزع میں زندگی بسر کرنا مردان کامل اور عاقلان کافی کا شیوہ نہیں ہے۔

تخریج احادیث

۱) مؤطاامام مالک ص ۳۱۸
۲) طبقات بن سعد: ۲۹/۳

besturdubooks.wordpress.com

متن

وان اللـه يقـول فی كتابه:"يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون" رواه مالك عن زيد بن اسلم ان عمر بن الخطاب كان يقول اللهم لا تجعل قتلی بيد رجل صلی لک سجدة واحدة يحاجنی بهما عندک يوم القيمة عن زيد بن اسلم ان عمر بن الخطاب كان يقول اللهم انی اسئلک شهادة فی سبيلک ووفاة ببلد رسولک عن علی قال ما علمت احداً هاجر الا مختفيا الا عمر بن الخطاب فانه لما هم بالهجرة تقلد سيفه وتنكب قوسه و انتضی فی يده اسهما واتی الكعبة واشراف قريش بفنائها فطاف سبعا ثم صلی ركعتين عند المقام ثم اتی حلقهم واحدة واحدة فقال شاهت الوجه من اراد ان تثكله امه وييتم ولده وترمل زوجته فليلقنی وراء هذا الوادی فماتبعه منهم احد

ترجمہ

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے اے ایمان والوں مصیبتوں اور کفار کے مقابلہ میں صبر کرو اور جہاد پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ (۱) موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے خداوند مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے مت قتل کرائیو جس نے تیرے لیے ایک سجدہ بھی کیا ہو کہ مبادا اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے تیرے پاس جھگڑے (۲) موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار میں تیری راہ میں شہید ہونا چاہتا ہوں اور تیرے رسول کے شہر میں مرنیکی آرزو رکھتا ہوں (۳) حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں سوائے عمر بن الخطاب کے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے کھلم کھلا ہجرت کی ہو جب عمر بن الخطاب نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی اور ترکش سے تیر نکال کر ہاتھ میں لیے اور کعبہ میں آئے اس وقت کعبہ کے صحن میں اشراف قریش موجود تھے آپ نے سات بار طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھی اور قریش کے حلقوں پر الگ الگ گزر کر کے فرمایا تمہارے منہ برے ہوں جو کوئی اپنی ماں کو اپنے اوپر رلانا اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑنا اور اپنی بیوی کو رانڈ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان میں جو کعبہ کے پس پشت ہے نکل کر ملاقات کرے سو ان میں سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ لگا۔ (۴)

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس سے حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ قاتل کافر ہو جو ہمیشہ دوزخ میں رہے چنانچہ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ جب طائف میں جا کر بنی ثقیف کو خدا کے کلام کی طرف راغب کرنے میں کامیاب نہ ہوئے اور اہل مدینہ کے حالات نے عمدہ امیدیں دلائیں تو پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کی اجازت دی اور حکم فرمایا پہلے تو حبشہ کی طرف ہجرت ہوئی پھر مدینہ کی جانب جس میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت حمزہؓ اور اکثر صحابہ رسول مکہ سے مدینہ کو چلے گئے اس وقت حضور اکرم ﷺ کے پاس مکہ میں بجز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مخصوص دوستوں میں سے اور کوئی نہیں رہا اور انہوں نے ۱۳ھ آخر نبوی میں حضور کی صحبت اور مصاحبت میں ہجرت کی حضرت عمرؓ نے ایک ایسے عجیب ڈھنگ کے ساتھ ہجرت کی کہ وہ بھی ایک یادگار واقعہ تاریخ کے صفحوں میں ہمیشہ کندہ رہیگا۔ اور یہ بھی انہی کا حصہ تھا جو اپنے ساتھ لے گئے۔

تخریج احادیث

۱) مؤطاامام مالک :۴۶۴

۲) مؤطاامام مالک :۴۷۶

۳) مؤطاامام مالک :۴۷۸

۴) تاریخ الخلفاء : ۱۱۰، کنز العمال: ۱۲/ ۶۰۹ (رواہ ابن عساکر)

متن

عن یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب کان یا کل خبزاً بسمنٍ فدعا رجلا من اهل البادیة فجعل یا کل ویتبع باللقمة وضر الصحفة قال فقال له عمر کانک مقفر فقال والله ما اکلت سمنا ولا رایت اکلا به منذ کذاوکذا فقال عمر لااکل السمن حتی یحیٔ الناس من اول ما یحیون رواه مالک **عن** یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب ادرک جابر بن عبدالله ومعه حمال لحم فقال ماهذا فقال یا امیر المومنین قرمنا الی الحم فاشتریت بدرهم لحما فقال عمر اما یرید احدکم ان یطوی بطنه عن جاره أوابن عمه این تذهب عنک هذه الآیة اذهبتم طیّبا تکم فی حیٰوتکم الدنیا واستمتعتم بهارواه مالک **عن** یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب کان یقول کرم المؤمن تقواه و دینه حسبه ومروته خلقه و الجرأةوالجبن غرائز یضعها الله

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

موطا میں یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ گھی سے لگا کر روٹی کھا رہے تھے ایک جنگلی آیا آپ نے اسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی نوالے مارنے لگا پیالہ میں گھی کا میل کچیل روٹی کے ساتھ سب کھا گیا حضرت عمر نے فرمایا تو بڑا ندیدہ ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اتنے عرصہ سے نہ خود گھی کھایا نہ کسی کو کھاتے دیکھا (اس وجہ سے کہ اس زمانہ میں ایک مدت سے قحط تھا اور آدمی سخت تکلیف میں تھے) حضرت عمر نے فرمایا میں بھی گھی نہ کھاؤں گا جب تک لوگ پہلی سی حالت پر نہ ہو جاویں۔ (یعنی قحط جاتا رہے، اور ارزانی ہو جاوے)ا۔ موطا میں یحیٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک گوشت کا بوجھ ہے حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا اے امیر المومنین ہمیں گوشت کی خواہش تھی سو ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا ہوں حضرت عمر نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ بات نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مار کر اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کو کھلائے تمہارے خیالوں سے یہ آیت کہاں گئی تم نے اپنے مزے دنیا ہی میں اڑا لیے اور خوب فائدے اٹھا لیے موطا میں یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مومن کی عزت تقوے میں ہے اور دین اس کی شرافت ہے اور مروت اس کا خلق ہے۔ بہادری اور بزدلی دونوں جبلی صفتیں ہیں جن میں اللہ چاہتا ہے رکھتا ہے۔

تخریج احادیث

۱) مؤطاامام مالک :۷۱۷

۲) مؤطاامام مالک :۷۱۸

متن

حیث یشاء فالجبان یفر عن ابیه وامه والجریٔ یقاتل عمن لا یوب به الی رحله والقتل حتف من الحتوف والشهید من احتسب نفسه علی الله رواہ مالک عن یحیٰ بن سعید عن سعید بن المسیب انه سمعه قال لما صدر عمر بن الخطاب رضی الله عنه من منی اناخ بالا بطح ثم کوم کومة بطحاء ثم طرح علیها ردائه فاستلقی ثم مدیدیه الی السماء فقال اللهم کبرت سنی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مفرط ثم قدم المدینة فخطب الناس ثم قال:" یا ایها الناس قد سنت لکم السنن وفرضت لکم الفرائض وترکتم علی الواضحة الا ان تضلوابالناس یمینا وشمالا وضرب باحدی یدیه علی الاخری ثم قال ایاکم ان

besturdubooks.wordpress.com

تهلكوا عن اٰية الرجم ان يقول قائل لا نجد حدين في

ترجمہ

نامرد تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگتا ہے اور بہادر ایسے شخص سے لڑتا ہے کہ جس کو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دیگا اور قتل موتوں میں سے ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان کو خوشی سے اللہ کی راہ میں سپرد کر دے (۱) مؤطا میں یحییٰ بن سعید سعید ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن المسیب سے سنا کہ جب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منی سے لوٹے (یہ حج حضرت عمر کا ۲۳ ہجری کے اخیر تھا) تو آپ نے اونٹنی کو ابطح (ایک موضع ہے مکہ کے قریب جسے محصب بھی کہتے ہیں) میں بٹھا کر کنکریوں کا ایک ڈھیر بنایا۳۔ پھر اس پر اپنی چادر بچھا کر چت لیٹ گئے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ الٰہی میری عمر بہت ہوگئی اور میری قوت بالکل گھٹ گئی اور میری رعیت دور دراز ملکوں میں پھیل گئی ہو اب تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حال میں کہ میں نہ تو تیرے احکام کو ضائع کروں اور نہ عبادت میں کسی قسم کی تقصیر کروں پھر مدینہ میں آ کر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تمام طریقے تم پر کھل گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور تم ایک صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑے گئے اب ایسا نہ ہو کہ تم لوگوں کو دائیں بائیں گمراہ اور بے راہ کر دو اور خود بھی بہک جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا پھر فرمایا رجم کی آیت بھولنے سے اپنے کو بچاؤ مبادا کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کی حد نہیں پاتے۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی اس کے مقابلہ میں گھر جانا نصیب نہ ہوگا وہیں مرنا ہوگا۔ بعضوں نے اس عبارت کے یہ معنی کیے ہیں کہ نامرد اپنے ماں باپ کو جنکا دشمن کے مقابلہ میں بڑا حق ہے چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر ان کے ساتھ ہو کر دشمن کے مقابلہ سے نہیں بھاگتا بلکہ اس سے لڑتا ہے اور یہی بہادر اس شخص کے ساتھ ہو کر لڑتا ہے جس سے یہ توقع نہ ہو کہ اس کا کچھ مال لے کر گھر میں آئے گا یعنی جیسے آدمی بیماری کی وجہ سے مرجاتا ہے بچ نہیں سکتا ویسا ہی قتل کو بھی سمجھنا چاہیئے۔ یعنی ان کنکریوں کو تکیہ بنا کر اس پر چادر ڈال کر لیٹ گئے اور فرمانے لگے یا اللہ اب تو مجھے اس حال میں اٹھا لے۔ یعنی ملکوں ملکوں میری حکومت اور خلافت پھیل گئی اور دور دراز تک لوگ میری رعیت بن گئے۔

تخریج احادیث

۱) مؤطا امام مالک :۴۷۸

متن

كتاب الله فقد رجم رسول الله ﷺ ورجمنا والذى نفسى بيده لو لا ان يقول الناس

besturdubooks.wordpress.com

زاد عمر بن الخطاب فی کتاب اللہ لکتبتها الشیخ و الشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة فاناقدقرأناها قال سعید بن المسیب فما انسلخ ذوالحجة حتی قتل عمر بن خطاب رحمه اللہ رواه مالک **عن** عبداللہ بن عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب رای علی طلحة بن عبید اللہ ثوبا مصبوغا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ یا طلحة فقال طلحة بن عبیداللہ :یا امیر المومنین انما هو مدرفقال عمر انکم ایها الرهط أئمة یقتدی بکم الناس فلو ان رجلاً جاهلا رای هذا الثوب لقال ان طلحة بن عبید اللہ قدکان یلبس الثیاب المصبغة فی الاحرام فلا تلبسوا ایها الرّهط شیئا من هذه الثیاب المصبّغة رواه مالک **عن** عبداللہ بن مسعود قال ولو ان عِلْمَ عمر وضع فی کفة میزان و وضع علم احیاء الارض فی کفة لرجح علم عمر

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی لوگوں کو رجم کیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ یوں کہنے لگیں گے کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کی تو میں اس آیت کو ضرور لکھ دیتا یعنی محصن مرد اور عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو سنگسار کرنا چاہئے۔ ہم نے ابتداء میں اس آیت کو قرآن میں پڑھا۔ (پھر منسوخ ہوگئی) سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ ذی الحجہ پورا مہینہ نہ گذرا تھا کہ حضرت عمر شہید ہوئے (۱)۔ موطا میں عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام میں رنگین کپڑا پہنے ہوئے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگین کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اے لوگو تم لوگوں کے امام ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی نادان آدمی اس رنگین کپڑے کو دیکھے گا تو یوں ہی کہیگا کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام میں رنگین کپڑے پہنتے ہیں (۳) تم اے صحابہ کی جماعتو رنگین کپڑوں میں سے کچھ نہ پہنو۔ (۳)

طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلہ میں اور تمام زندہ زمین والوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو حضرت عمر کے علم کا پلہ ان تمام کے پلہ علم پر

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ بھی احرام کی حالت میں کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں اور اس کے اسناد صحیح ہیں جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کسم کا

besturdubooks.wordpress.com

رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام کی حالت میں درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ کسم بھی ایک خوشبو ہے یحییٰ کہتے ہیں کہ امام مالک سے کسی نے پوچھا کہ اگر کسی کپڑے میں خوشبو لگی ہو پھر اس کی بو جاتی رہے تو احرام میں پہننا اس کا درست ہے۔ کہا ہاں جب کہ اس میں زعفران کا رنگ باقی نہ ہو اگر چہ بو جاتی رہی ہو لیکن رنگ موجود ہو تو بھی درست نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے

تخریج احادیث

۱) مؤطا امام مالک :۶۸۵ تا ۶۸۶

۱) مؤطا امام مالک :۳۳۲

متن

بعلمهم ولقد كانو ايرون انه ذهب بتسعة اعشار العلم **عن** زيد بن اسلم عن ابيه انه قال خرج عبدالله و عبيد الله ابنا عمر بن الخطاب فى جيش الى العراق فلما قفلا مرّا على ابى موسىٰ الاشعرى وهو امير البصرة فرحّب بهما وسهل ثم قال لو اقدر لكما على امر انفعكما به لفعلت ثم قال بلى ههنا مال من مال الله اريد ان ابعث به الى امير المومنين فاسلفكماه فتبتاعان به متاعامن متاع العراق ثم تبيعانه بالمدينة فتؤديان رأس المال الى أمير المؤمنين ،فيكون لكما الربح فقالا وددنا ففعل وكتب الى عمر بن الخطاب ان يا خذ منهما المال فلما قدما باعافربحا فلما دفعا ذلک الى عمر بن الخطاب قال اكل الجيش اسلفه مثل مااسلفكما قالا لا فقال عمر بن الخطاب ابناامير المومنين فاسلفكما اديا المال وربحه فا ما عبدالله فسكت واما عبيد الله فقال ما ينبغى لک يا امير المومنين هذا

ترجمہ

بھاری ہوگا بلاشبہ صحابہ رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت عمر نوعشر علم کا حصہ لے گئے (۱)۔ موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ اور عبید اللہ حضرت عمر کے صاحبزادے عراق کی طرف ایک لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے وہاں سے لوٹتے وقت ابوموسیٰ اشعری کے پاس جو بصرے کے حاکم تھے گئے ابوموسیٰ نے مرحبا اور شاباش کے بعد کہا کہ کاش میں کسی ایسی بات پر جو تمہیں بہت نفع پہنچاتی قادر ہوتا تو ضرور کرتا ہاں میرے پاس اللہ کے مال میں سے کچھ مال ہے جسے میں حضرت عمر کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں سو میں تمہیں اس روپے کو قرض دیے دیتا ہوں اس کا عراق کے اسباب میں سے کوئی اسباب خرید لو پھر مدینہ میں جا کر اسے بیچ ڈالنا اور اصل روپیہ حضرت عمر کو دے دینا اور جو نفع ہو وہ تم لے لینا ان دونوں

besturdubooks.wordpress.com

نے کہا ہم بھی یہی چاہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ نے ایسا ہی کیا اور امیر المومنین عمر بن الخطاب کولکھ بھیجا کہ ان دونوں سے اصل روپیہ وصول کر لیجیے گا۔ جب یہ دونوں مدینہ میں آئے تو وہ مال بیچ کر بہت سا نفع اٹھایا پھر اصل روپیہ عمر بن الخطاب کے پاس لے کر گئے حضرت عمر نے فرمایا کہ ابوموسیٰ تمام لشکر کے آدمیوں کو قرض دیتے ہیں جیسے تمکو دیا وہ بولے نہیں پھر عمر بن الخطاب نے فرمایا تمہیں امیر المومنین کا بیٹا سمجھ کر اس نے قرض دیا ہوگا تم کو چاہئے کہ اصل اور نفع دونوں کو ادا کرو۔ عبداللہ تو یہ سن کر خوش ہو گئے لیکن عبیداللہ نے کہا۔۔۔

تحقیقات وتعلیقات

امام مالک فرماتے ہیں کہ مضارب اس طور پر درست ہے کہ آدمی اس شرط پر روپیہ لے کہ میں اس پر محنت کرونگا لیکن اگر کسی قسم کا نقصان ہوگا تو اس پر ضمان نہ آئے گا اور مضاربت کا خرچ سفر کی حالت میں کھانے پینے اور سواری کا دستور کے موافق اسی مال میں سے دیا جائے گا اقامت کی حالت میں ایسا نہیں اگر مال مضاربت سے رب المال کی مدد کرے یا رب المال مضارب کی مدد کرے تو دستور کے موافق بغیر کسی شرط کے درست ہے اگر رب المال مضارب سے کوئی چیز خریدے بغیر کسی شرط کے تو بھی کچھ قباحت نہیں اگر رب المال ایک غیر شخص اور ایک غلام کو جو اپنا ہی مضاربت کے طور پر مال دے اس شرط سے کہ دونوں محنت کریں تو بھی درست ہے غلام کے حصہ کا نفع تو غلام کے پاس رہیگا مگر مولیٰ اس سے لے لیوے تو مولیٰ کا ہو جائے گا اور اس شخص کے حصہ کا نفع اس کے پاس رہیگا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۱۲۰

متن

لونقص المال و هلک لضمّنا ه فقال عمر اداه فسکت عبدالله وراجعه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر يا امير المومنين لو جعلته قراضاً فقال عمر لقد جعلته قراضاًفا خذ عمر رأس المال و نصف ربحه واخذ عبدالله و عبيد الله نصف ربح المال **عن** ابن شهاب الزهری عن عروة بن الزبير ان خولة بنت حكيم دخلت على عمر بن الخطاب فقالت ان ربيعة بن امية استمتع با مراة مولدة فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب فزعاً يجرر دآء ه فقال هذه المتعة ولو كنت تقدمت فيها لرجمت، **عن** ابی الزبير المكی ان عمر بن الخطاب اتی بنكاحٍ لم

besturdubooks.wordpress.com

يشهد عليه الارجل وامرأة فقال هذانكاح السرّأجيزه ولو كنت تقدمت فيه لرجمت ،الاحاديث الثلثة كلهار واها مالك فى الموطا باسانيد صحيحة عن ابن شهاب و قال ثعلبة بن ابى مالك ان عمر بن الخطاب قسم مروطابين نساء اهل المدينة فبقى منها مرط جيد فقال له بعض من عنده ياامير المومنين اعط هذابنت رسول الله ﷺ التى عندك يريدون ام كلثوم بنت على فقال عمر ام سليط احقُّ به وام سليط من نساء الانصارممن بايع رسول الله ﷺ قال عمر فانها كانت تزفر

ترجمہ

اے امیر المومنین تمہیں یہ بات لائق نہیں ہے اگر قرض مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو ہمیں اس کی ضمانت دینی ضروری ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہیں دے دو پھر عبداللہ تو چپکے ہو گئے مگر عبیداللہ نے وہی جواب دیا اتنے میں ایک شخص حضرت عمرؓ کے ہم نشینوں میں (عبدالرحمٰن بن عوف) بول اٹھے اے امیر المومنین تم اسے اگر مضاربت کر دو تو بہت بہتر ہے آپ نے ان کے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا اور عبداللہ وعبیداللہ نے آدھا نفع حاصل کیا۔(۱)

موطا میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگیں کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے او رفرمایا یہ متعہ ہے اگر میں اس کی پہلے سے ممانعت کر دیتا تو ضرور اسے رجم کرتا۔(۲) موطا میں ابوزبیر مکی سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کے پاس ایک ایسے نکاح کا تذکرہ آیا جس میں ایک مرد اور ایک عورت کے سوا دوسرا گواہ نہ تھا آپ نے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے میں اسے جائز نہیں رکھتا اگر میں پہلے سے اسے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور رجم کرتا۔(۳) بخاری میں ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہیں عمر بن الخطاب نے مدینہ کی عورتون کو چادریں تقسیم کیں اور ایک عمدہ خوبصورت چادر آپ کے پاس باقی رہ گئی حضرت عمر سے ان کے بعض مصاحبوں نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر بنت رسول اللہ کو دے دیجیے جو آپ کے نکاح میں ہیں۔اور اس سے ان کی مراد ام کلثوم بنت علی تھیں حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط ان سے زائد حقدار ہے اور ام سلیط انصار کی عورتوں میں سے وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی حضرت عمر نے

تحقیقات وتعلیقات

(۲) ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک متعہ ناجائز ہے اوائل اسلام میں متعہ جائز تھا مگر خیبر کے دن حرام ہوا پھر عمرہ قضا میں درست ہو گیا پھر فتح مکہ کے دن حرام ہو گیا پھر جنگ اوطاس میں درست ہو گیا پھر حرام ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجتہ

besturdubooks.wordpress.com

الوداع میں حرام ہوا۔ اس بار بار کی حلت اور حرمت سے لوگوں کو اس مسئلہ میں بہت سا شبہ باقی رہا بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا حضرت عمرؓ کی اوائل خلافت میں بھی یہی حال رہا اس کے بعد حضرت عمر نے اس کی حرمت بر سر منبر بیان کیا جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، معاویہ، اسماء بنت ابی بکر، عبداللہ بن عباس، عمرو بن حویرث اور اسلمہ بنت اکوع رضوان اللہ اجمعین اور جماعت تابعین میں بھی جواز کی قائل ہوئی ہے۔ (زرقانی) (۳) مولدہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئی اور اسکے ماں باپ عرب نہ ہوں۔ متعہ کرنے والے پر بلا اتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی صرف حضرت عمر نے ڈرانے کے واسطے یہ فرمایا تھا کہ لوگ متعہ سے باز رہیں۔

تخریج احادیث

۱) مؤطاامام مالک "کتاب القراض" ماجاء فی القراض: ۶۱۶، المحلی: ۴۳۰/۹
مصنف عبدالرزاق: ۳۳۳/۱۱

۲) مؤطاامام مالک: ۵۰۷

۳) صحیح مسلم شرح النووی: ۱۷۹/۹، فتح الباری: ۷۰/۱۱، مؤطاامام مالک: ۵۰۳، سنن البیھقی: ۲۰۶/۷
، مصنف عبدالرزاق: ۵۰۱/۷، سنن البیھقی: ۱۲۶/۷

متن

لنا القرب یوم "احد" رواه البخاری وقال تزفر تخیط **عن** ابی هریرة رضی الله عنه قال کنا قعود احول رسول الله ﷺ معنا ابو بکر و عمر فی نفرٍ فقام رسول الله ﷺ من بین اظهر نا فابطا علینا وخشینا ان یقتطع دوننا و فزعنا وقمنا فکنت اول من فزع فخرجتُ ابتغی رسول الله ﷺ حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بیرٍ خارجة والربیع الجدول فاحتفزت قد خلتُ علی رسول الله ﷺ فقال ابو هریرة ؟ فقلت نعم یا رسول الله! قال ما شانک قلت کنت بین اظهر نا فقمت فابطات علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب و هو لا ء الناس ورآی فقال یا اباهریرة

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

فرمایا احد کے دن ہمارے لیے مشکیں سیتی تھیں (۱) مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول خدا ﷺ کے گرد نیٹے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر وعمر بھی ایک جماعت میں بیٹھے تھے سو رسول اللہ ﷺ ہم میں سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے اور دیر تک ہمارے پاس نہ آئے ہمیں خوف ہوا کہ مبادا آپ کو کچھ ایذا نہ پہنچے اور ہم یہیں بیٹھے رہے سو ہم گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور سب سے پہلے میں ہی گھبرایا پھر میں رسول اللہ کو ڈھونڈنے نکلا یہاں تک کہ انصار کے باغ میں جو بنی نجار کا تھا پہنچا اور اس کا دروازہ پانے کے لیے باغ کے اردگرد پھرنے لگا سو میں نے اس کا دروازہ نہ پایا ہاں ایک نالی باغ کے اندر باہر کے کنوے سے آتی تھی (راوی کہتا ہے) ربیع نالی کا نام ہے (ابو ہریرہ کہتے ہیں) پھر میں سمٹ کر اس نالی میں گھسا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا حضرت نے کہا کہ ابو ہریرہ ہے میں بولا جی ہاں اے رسول خدا فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کیا آپ ہم لوگوں میں بیٹھے تھے پھر کھڑے ہوگئے اور بہت دیر لگائی تو ہم ڈر گئے کہ مبادا آپ ہمارے سوا اکیلے ہیں کوئی ایذا نہ پہنچے جاویں پھر ہم سب کے سب گھبرا گئے اور سب سے پہلے مجھ ہی کو گھبراہٹ ہوئی پھر میں اس باغ میں آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر یہاں آن پہنچا اور یہ لوگ میرے پیچھے پیچھے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

(۲)　اس حدیث میں محدثین رحمہم اللہ نے بہت سے فائدے بیان کیے ہیں اول یہ کہ عالم کا اپنے یاروں اور مستفتیوں کے پاس بیٹھنا ثابت ہے تاکہ انہیں مسئلے سکھا دیں اور افادہ فرما دے۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی بڑی جماعت کا ذکر کرنا چاہے تو اسے جائز ہے کہ بعض پر اکتفا کرے اور ان سب میں جو اشرف ہے اسے ذکر کرے وغیرہم کہہ دے۔ تیسرے یہ کہ انسان کا غیر کی ملک میں اس کے بغیر اذن کے داخل ہونا جائز ہے مگر یہ اسی وقت کہ اس کے داخل ہونے کو وہ مالک پسند کرے ناراض نہ ہو خواہ آپس کی مودت ومحبت کی

تخریج احادیث

۱)　صحیح البخاری: ۵۸۲/۲

متن

واعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلّی هاتین فمن لقیت من ورآء هذاالحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فَبَشّرِه بالجنة فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هریرة قلت هاتین نعلا رسول الله ﷺ بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه

besturdubooks.wordpress.com

بشرته بالجنة قال فضرب عمر بيده بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله ﷺ فاجهشت بكاءً وركبني عمر فاذا هو على اِثرى فقال رسول الله ﷺ مالك يا ابا هريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذى بعثني به فضرب بين ثدييّ ضربة خررت لاستي فقال ارجع قال رسول الله ﷺ يا عمر ما حملك على ما فعلت ؟قال

ترجمہ

دونوں جوتیاں مجھے دیکر فرمایا اے ابو ہریرہ یہ میری دونوں جوتیاں لے جا اور اس باغ کے پیچھے جو کوئی آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اس پر اس کا دل یقین کرنے والا ہو تو اسے بہشت کی خوشخبری دے سو سب سے پہلے میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ یہ کس کی جوتیاں ہیں میں نے کہا۔ یہ دونوں جوتیاں حضرت محمد ﷺ کی ہیں مجھے ان دونوں کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر اس پر اس کا دل یقین کرنیوالا ہو تو اسے میں جنت کی بشارت دوں حضرت عمر نے یہ سن کر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا پھر فرمایا اے ابو ہریرہ! واپس جا تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس واپس آیا اور رو کر حمایت چاہی اتنے میں عمرؓ بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم آئے حضرت محمد ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ آپ نے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمرؓ کو اسکی خبر دی سو عمرؓ نے میرے سینے میں ایسا مارا اور دھکا دیا کہ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا اور کہا واپس جا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر اس تمہارے کرنے پر کیا چیز باعث ہوئی کہا۔

گزشتہ سے پیوستہ

وجہ سے یا اور کسی وجہ سے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ جب اس باغ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ٹھہرائے رکھا۔ اور رسول خدا کا انکار ابو ہریرہؓ پر منقول نہیں ہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ بغیر اذن کسی کی ملک میں داخل ہونا جائز ہے۔ چوتھے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام اور متبوع اپنے اتباع اور مریدوں کی طرف کسی ایسی علامت کے ساتھ بھیجے کہ اس علامت سے پہنچان لیں کہ بیشک اسے امام نے بھیجا ہے تا کہ ان کا اطمینان اور تسلی زیادہ ہو پانچویں یہ کہ اس میں اہل حق کے مذہب کی دلیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ ایمان ہی نجات دے گا اور ہمیشہ کے عذاب سے بچائے گا جس میں اعتقاد قلبی اور نطق لسانی ہوگا نہ فقط اعتقاد ہی کافی ہوسکتا ہے نہ نطق۔

چھٹے اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ان علوم کا مخفی رکھنا جن کی حاجت نہ ہو جائز ہے

besturdubooks.wordpress.com

جب کسی مفسدہ برپا ہونے اور مصلحت فوت ہونیکا خوف ہوتو اس وقت اس علم کو چھپانا اولیٰ ہوگا۔ ساتویں اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ بادشاہ کے وزیر اور امیر کے تابعین جب کسی امیر میں مصلحت دیکھیں تو اسے اپنے امام پر پیش کریں اور امام بھی اگر اس مصلحت کو خلاف واقع نہ جانیں تو اس پر عمل کرے آٹھویں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ادنیٰ آدمی اگر اپنے سے بڑے اور بزرگ کو یوں کہے کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا اور مہربان ہوں تو اس کا یہ کہنا محل عدم جواز نہیں ہے بلکہ درست ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے آخر حدیث میں فرمایا

متن

یا رسول الله! بابی انت وامی أبعثت ابا هريرة بنعليک من لقی يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشرّه بالجنة ؟قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشى ان يّتكل الناس عليها فخلهم يعملون قال رسول الله ﷺ فخلهم رواه مسلم **عن** عمر بن الخطاب قال لمانزل تحريم الخمر قال عمر اللهم بين لنا فی الخمر بيانا شافيا فنزلت الآية التی فی البقرة يسئلونک عن الخمر و الميسر قل فيهما اثم كبير الاية فدعی عمر فقرأت عليه قال اللهم بين لنا فی الخمر بيانا شافيا فنزلت الآية التی فی النساء:" يا ايها الذين امنو الا تقربوا الصلواة وانتم سكارىٰ فكان رسول الله ﷺ اذا اقيمت الصلوٰة ينادی: الا لا يقربن الصلوٰة سكران فدعی عمر فقرأت عليه فقال اللهم بين لنا فی الخمر بيانا

ترجمہ

اے رسول خدا! آپ پر سے میرے ماں باپ قربان ہوں کیا ابو ہریرہ کو اپنی جوتیاں دے کر آپ نے اسواسطے بھیجا تھا کہ جو کوئی اس سے ملے اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات یقین قلب کے ساتھ کہے تو اسے بہشت کی خوشخبری دے حضرت نے فرمایا ہاں عمر نے کہا آپ ایسا نہ کیجیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر لینگے آپ انہیں چھوڑ دیجیے کہ وہ عمل کریں تب رسول خدا ﷺ نے فرمایا اب انہیں چھوڑ دے۔ (۱) ابوداؤد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے فرمایا الٰہی شراب کے بارہ میں ہمارے لیے شافی اور کافی بیان کر دیں وہ آیت جو سورۃ بقرہ میں ہے۔ "یسئلونک عن الخمر والمیسر" نازل ہوئی یعنی اے محمد تم سے جوے اور شراب کی بابت سوال کرتے ہیں سو تم کہہ دو ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے۔ اس کے نزول کے بعد حضرت عمرؓ بلائے گئے اور یہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت ان پر پڑھی گئی آپ کو اس سے پوری تشفی نہ ہوئی دوبارہ کہا خداوند شراب میں شافی بیان فرما پھر سورۃ النساء کی آیت ''یاأیھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاۃ الخ اتری سو رسول اللہ ﷺ کا منادی ندا کرتا تھا جب نماز کی اقامت پڑھی جاتی تھی کہ مست آدمی نماز کے نزدیک نہ آئے اس وقت بھی حضرت عمر بلائے گئے اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ کی پھر بھی تسکین نہ ہوئی اور وہی لفظ فرمایا کہ اے بار خدا شراب کے بارے میں ہمارے لیے

بقیہ گذشتہ

آپ پر سے فدا ہوں کہا کہ آپ نے ابو ہریرۃ کو اپنی دونوں جوتیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی تجھ سے ملے اور اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار کرے تو اسے خوشخبری دے۔

تخریج احادیث

صحیح المسلم : ۴۵/۱

متن

شافیا فنزلت ھذہ الآیہ فھل انتم منتھون فقال عمر انتھینا رواہ ابو داؤد عن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت ھشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقراھا وکان رسول اللہ ﷺ اقرأ نیھا فکدت ان اعجل علیہ ثم امھلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأسورۃ الفرقان علی غیر ما أقرئتنیھا فقال رسول اللہ ﷺارسلہ اقرأ فقرأ القراۃ التی سمعتہٗ یقر ا فقال رسول اللہ ﷺ ھکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال ھکذانزلت انّ ھٰذا القران انزل علی سبعۃ احرف فاقر أواما تیسر منہ رواہ البخاری ومسلم واللفظ لمسلم

ترجمہ

کافی فیصلہ فرما اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''فھل انتم منتھون'' یعنی کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے فرمایا ہم باز رہے۔ (۱) بخاری مسلم میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا مگر جس طرح میں اس سورت کو پڑھتا تھا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا اس کے مخالف سو میں قریب تھا کہ اس کے پکڑنے اور لڑنے میں جلدی کروں مگر میں نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا پھر میں نے اس

besturdubooks.wordpress.com

کی گردن میں اپنی چادر ڈال کر گھسیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض کیا اے رسول خدا میں نے اسے سورۃ فرقان پڑھتے سنا مگر جس طرح آپ نے مجھے پڑھایا اس کے مخالف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو چھوڑ دے پھر ہشام سے فرمایا کہ سورۃ فرقان پڑھ اس نے اسی طرح پڑھی جیسا میں نے اسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تو مجھ پر اتاری گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم پڑھو میں نے بھی پڑھا فرمایا اس طرح یہ بھی درست ہے۔ بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پر اتارا گیا پس جس طرح آسان معلوم ہو پڑھو۔ (۳)

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث کے معنوں میں علماء کا بہت اختلاف ہے چالیس قول کے قریب منقول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے اس کے معنی اچھی طرح کسی کو معلوم نہیں اور بعضوں کی اگر چہ قراءتین زیادہ ہیں مگر ان سب کا مرجع سات مختلف وجہوں سے خالی نہیں پہلی وجہ کہ کلمہ کی ذات میں زیادتی اور نقصان کی وجہ سے اختلاف ہو دوسری وجہ یہ کہ صیغہ جمع اور واحد کے ساتھ تغیر ہو تیسری وجہ یہ کہ مذکر ومونث میں اختلاف ہو چوتھی وجہ یہ کہ تصریف میں اختلاف ہو یعنی فتح ونصب تخفیف وتشدید، کسرہ اور ضمہ کا اختلاف ہو۔ پانچویں وجہ یہ کہ حرکات کا اختلاف ہو چھٹے حروف کا اختلاف، ساتویں لغات کا اختلاف جیسے تفخیم اور امالہ اور اس کی مفصل شرح کتاب العلم میں موجود ہے۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابی داؤد : ۵۱۷/۲

۳) صحیح مسلم : ۲۷۲/۱، صحیح البخاری : ۷۴۷/۲

besturdubooks.wordpress.com

مناقب

امیر المومنین امام المتقین عبد الله عثمٰن ابی بکر الصدیق العتیق و امیر المومنین امام المسلمین ابو حفص الفاروق عمرَ بن الخطاب رضی الله عنهما

عن عبدالرحمن بن صخر الدوسی ابی هریرة رضی الله عنه قال بینما رجل یسوق بقرة اذا عیی فرکبها فقالت انا لم نخلق لهذا انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرة تُکلم فقال رسول الله ﷺ فانی اومن به اناو ابو بکر و عمر وما هما ثم وقال بینما رجل فی غنم له اذعدا الذئب علی شاةٍ منها فا خذها فادرکها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب ثمن لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیر ی فقال الناس سبحانَ الله ذئب یتکلم فقال اومن به انا وابو بکر و عمر وما هما ثم رواه البخاری ومسلم عن ابن ابی ملیکة انه سمع

حضرت امیر المومنین امام المتقین عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق عتیق اور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ابوحفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل میں

صحیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک وقت ایک شخص بیل کو ہانکے لئے جاتا تھا جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ بیل بولا ہم سواری کے لیے پیدا نہیں ہوئے ہیں ہاں زمین کی کاشت کاری کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے متعجب ہو کر کہا کہ سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں اس کی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی (راوی کہتا ہے) حالانکہ اس مقام پر یہ دونوں صاحب نہ تھے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا ایک اور وقت ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ یکایک بھیڑیے نے اس ریوڑ کی ایک بکری پر حملہ کیا اور بکری پکڑ کر لے چلا۔ اتنے میں اس کا مالک پہنچا اور بھیڑیے سے اس بکری کو چھڑا لیا پس اس شخص سے بھیڑیا بولا اچھا سبع کے دن اس بکرے کا کون نگہبان ہوگا۔ جس دن کہ میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا پس لوگوں نے متعجب ہو کر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں اس کے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابوبکر وعمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس جگہ نہ تھے (۱) بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اس حدیث میں اسباب پر دلیل ہے کہ بیلوں پر سوار ہونا اور بوجھ لادنا اچھا نہیں ہے چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے اس سے استدلال کیا ہے چوپائے اس چیز میں استعمال کئے جاسکتے ہیں کہ جن میں ان کے استعمال کرنے کی عادت ہوگئی اور اہل عرف اس کام میں اس کا استعمال جائز رکھتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے اشارہ اولیٰ اور افضل کی طرف ہو یعنی بہتر یہ ہے کہ جن چیزوں کے لیے وہ پیدا کئے گئے ہیں ان سب میں جو کام بہتر ہے اس میں استعمال کریں ورنہ حقیقت حصر مراد نہیں ہے کہ فقط کھیتی ہی میں استعمال کیے جائیں کیونکہ جن چیزوں کے لیے وہ پیدا ہوئے ہیں انمیں سے ایک ذبح کرنا بھی ہے۔ اور یہ باتفاق علماء درست ہے۔(۲) یعنی اس بات پر کہ بیلوں کا کلام کرنا حق ہے اور وہم وخیال یا القاء شیطان سے نہیں ہے یا یہ معنی ہیں کہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں کہ بیل کا کہنا ہے کہ ہم کھیتی کے واسطے پیدا ہوئے ہیں حق ہے۔

تخریج احادیث

ا) مشکوٰۃ المصابیح: ۵۵۹/۲،صحیح البخاری: ۵۱۷/۱،صحیح مسلم: ۲۷۴/۲

۲۔متن

ابن عباس یقول وضع عمر علی سر یر فتکفنه الناس یدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فیهم فلم یرعنی الارجل اخذ منکبی فاذا علیّ ترحمّ علی عمرؓ وقال ماخلَّفتُ احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منک وایم الله انی کنت لا ظن ان یجعلک الله مع صاحبیک وحسبت انی کنت کثیرا اسمع النبی ﷺ یقول ذهبت انا وابو بکر و عمر و دخلت انا و ابو بکر و عمر و خرجت انا وابو بکر و عمر **وفی** روایة اخری عنه قال انی لواقف فی قوم فدعَوُا الله لعمر و قد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول یرحمک الله انی کنت لا رجو ان یجعلک الله مع صاحبیک لانی کثیرا ماکنت اسمع رسول الله ﷺ یقول کنت و ابو بکر و عمر فعلت و ابو بکروعمر

ترجمہ

ابن عباس سے سناوہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے بعد جب تختہ پر غسل کے لیے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن پہنایا تو جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائے خیر کرنے اور رحمتیں بھیجنے لگے اس وقت میں بھی ان میں تھا مجھے کسی چیز نے بجز اس

besturdubooks.wordpress.com

کے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں مونڈھے آ کر پکڑ لیے میں مڑ کر کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علی ہیں اول تو انہوں نے حضرت عمرؓ پر رحمت بھیجی پھر فرمایا اے عمر بن الخطاب! اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ نے اپنے پیچھے کسی شخص کو ایسا نہیں چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ اس میں کہ ملاقات کروں میں اللہ سے ان کی طرح اسلئے کہ بخدا میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ تمہیں تو تمہارے دونوں یاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ ملا دے اور میں اس بات کو بھی جانتا ہوں کہ بار بار رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے فلانے کام کو میں اور ابوبکر و عمر گئے فلانی مسجد میں میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے فلانے گھر سے میں اور ابوبکر و عمر نکلے (۱) اور دوسری روایت میں ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں قوم کے لوگوں میں کھڑا تھا پس انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے خیر مانگی اس حال میں کہ حضرت نہلانے کے لیے تختہ پر رکھے گئے تھے اتنے میں ایک شخص پیچھے سے آ کر میرے مونڈھوں پر اپنی کہنیاں رکھکر کہتا تھا (اے عمر بن الخطاب) خدا تجھ پر رحم کرے بلا شبہ مجھے امید ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں تمہارے دونوں یاروں (حضرت اور ابوبکر) کے ساتھ ملا دے (قبر میں یا جنت میں) کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنتا تھا فرماتے تھے فلانے مکان میں میں اور ابوبکر اور عمر تھے۔ فلانا کام میں نے اور ابوبکر عمر نے کیا

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ تمہیں تمہارے دونوں یاروں کے ساتھ ملا دے یعنی اے عمر بن الخطاب مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرے اس میں دو احتمال ہیں ایک تو یہ کہ دفن میں انکی معیت آپ کو حاصل ہو دوسرے یہ کہ انتقال کے بعد جنت میں آپ اور وہ ساتھ رہیں اس سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمال منقبت اور منتہائے عظمت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے سوا مجھے دوسرا محبوب نہیں اور حضرت نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ عمر اہل جنت میں ہیں اس کے علاوہ اور بہت سے اثر موجود ہیں جن سے ان دونوں صاحبوں کی غایت درجہ کی محبت و مودت ثابت ہوتی ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۲۰/۱

متن

و انطلقت و ابو بكر و عمر ودخلت و ابو بكر و عمر وان كنت لأرجوا أن يجعلك الله معهما فالتفت فاذا علىّ بن ابى طالب رواه البخارى و مسلم عن ابى سعيد ن الخدرى رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال ان اهل الجنة ليتراء ون اهل عليين كما ترون الكوكب

besturdubooks.wordpress.com

الدری فی افق السماء و ان ابا بکر و عمر منهم وانعما رواه فی شرح السنة وروی نحوه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة القزوینی **عن** انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لأبی بکر و عمر :هذان سید اکهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الاالنبین والمرسلین رواه الترمذی وابن ماجة **عن** علی بن ابی طالب کرم الله وجهه، **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انی لا ادری مابقائی فیکم فاقتدوابالذین من بعدی وأشار الی ابی بکر و عمر رواه الترمذی

ترجمہ

فلانے مقام میں میں اور ابوبکر اور عمر چلے فلاں مسجد میں میں اور ابوبکر اور عمر داخل ہوئے فلانے مکان سے میں اور ابوبکر وعمر نکلے، (ابن عباس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے جومڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔(۱) شرح السنہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہشتی علیین ؎ والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے کناروں میں چمکتا دیکھتے ہو اور بلا شبہ ابوبکر وعمر اہل علیین میں سے ہونگے۔اور یہ دونوں انکے مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہیں یہی روایت ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گوالفاظ کا تفاوت ہے(۲) ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر وعمر نبیوں اور پیغمبروں کے سوا پچھلے اور پہلوں میں سے سے تمام ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔اسی حدیث کو ابن ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا ہے(۳) ترمذی میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم میں کتنی مدت رہیگی۔سوتم میرے پیچھے دو شخصوں کا اقتداء کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر(۴)

تحقیقات وتعلیقات

؎ علیین ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس میں مومنوں کی روحیں رہتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ملائکہ حفظہ کا دیوان ہے کہ اس کی طرف اعمال صالحہ اٹھائے جاتے ہیں اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو مروارید کے ساتھ تشبیہ دینا روشنی اور صفائی کے ساتھ ہے۔(۵) اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا دور ویسا ہی خدا نے کردیا کہ ان کا انعقادِ خلافت باجماع صحابہ ہوا۔اور کسی اہل سنت میں سے انکار نہیں کیا سوائے رافضی ملاحدہ کے''اعاذنا الله من شرورهم و فسادهم''

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۱۹/۱، صحیح مسلم: ۲۷۴/۲

۲) مشکوٰۃ المصابیح: ۵۵۹/۲

۳) جامع الترمذی: ۲۰۷/۲، سنن ابن ماجہ: ۱۰

۴) جامع الترمذی: ۲۰۷/۲، سنن ابن ماجه: ۱۰

متن

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال کان رسول الله ﷺ اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسه غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسّمان الیه ویتبسّم الیهما رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن انس ان رجلاً سال النبی ﷺ عن الساعة فقال متی الساعة قال و ما ذا اعددتّ لها قال لا شیٔ الا أنی احب الله ورسوله فقال انت مع من احببت قال انس فما فرحنا بشی فرحنا بقول رسول الله ﷺ انت مع من احببت قال انس فانا احب النبی ﷺ و ابا بکرو عمر وارجو أن أکون معهم بحبی ایا هم وان لم اعمل بمثل اعمالهم رواه البخاری عن علی انه قال یوم الجمل ان رسول الله ﷺ

ترجمہ

ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں آتے تھے تو خوف کی وجہ سے صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کو سر اٹھا کر نہ دیکھتا تھا ہاں ابو بکر و عمر آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے تھے اور آپ بھی انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے تھے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے (۱)

بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کی بابت سوال کیا کہ وہ کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کونسے نیک عمل تیار کر رکھے ہیں اس نے کہا میرے پاس تو بجز اللہ اور رسول کی محبت کے اور کچھ نہیں سو حضرت نے فرمایا جسے تو دوست رکھتا ہے قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا انس کہتے ہیں جیسے ہم اس کلمہ سے خوش ہوے ویسے کبھی خوش نہ ہوئے تھے۔ اس کے بعد انس نے کہا میں نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو دل سے دوست رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے میں ان کی معیت میں ہوں اگر چہ ان جیسے عمل میں نہ کروں اور ان جیسی فضیلت مجھ میں نہ ہو۔ (۲)

besturdubooks.wordpress.com

مسند امام احمد میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمل کے دن فرمایا کہ حضرت ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ یہ محبت کی خاصیت اور محبوبوں کی عادت ہے کہ آپس میں جب ایک دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور آپس میں خوش ہوتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲

۲) مشکوٰۃ المصابیح: ۵۶۰/۲،صحیح البخاری: ۵۲۱/۱

متن

لم یعهدالیناعهدااناخذ به فی امارة ولکنه شی رأیناه من قبل انفسنا ثم استخلف ابو بکر رحمه الله علی ابی بکر فاقام و استقام ثم استخلف عمر رحمة الله علی عمر بن الخطاب فاقام واستقام حتی ضرب الدین بجرانته رواه احمد عن نافع عن عبدالله بن عمر أنی فیمن غسل عمر بن الخطابؓ وکفنه و صلی علیه وکان شهیداً قال مالک رحمه الله و تلک السنة فیمن قتل فی المعترک فلم یدرک حتی مات واما من حمل منهم فعاش ماشاء الله بعد ذلک فانه یغسل ویصلی علیه کما فعل بعمربن الخطاب رضی الله عنه رواه مالک فی الموطا با سناد صحیح عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال ان الله ایّد نی بار بعة اثنین من اهل السماء جبرئیل و میکائیل و اثنین من اهل الارض ابی بکر و عمر رواه الطبرانی

ترجمہ

نے ہماری طرف کوئی ایسا عہد مقرر نہیں کیا جس سے ہم خلافت کے باب میں کوئی دلیل لے لیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے مقرر کیا پس ابوبکر پر اللہ رحم کرے پہلے وہ خلیفہ ہم پر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ میں سیدھے رہے پھر اللہ کی رحمت عمر پر وہ خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے یار کی طرح سیدھے رہے یہاں تک کہ دین نے راحت پائی (۱) موطاء میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں ہوں جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور جنازہ کی نماز ان پر پڑھی گئی اور وہ شہید تھے (شہداء احد میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ ان پر حضرت نے

besturdubooks.wordpress.com

نماز پڑھی بعضے کہتے ہیں صرف دعا کی) امام مالک کہتے ہیں (۲) طریقہ ان شہیدوں میں یہ ہے جو معرکہ قتال میں قتل کیے جائیں اور وہیں مرجاویں مگر جو معرکہ سے زندہ اٹھائے جائیں پھر کچھ جی کر مرجائیں تو ان کو غسل دیا جائے نماز پڑھی جاوے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا۔ (۳) طبرانی اوسط میں اور ابونعیم حلیہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے میری مدد کی دو تو آسمان والوں میں سے ہیں جبرئیل اور میکائیل اور دو زمین والوں میں سے ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما (۴)

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل علم سے تواترا یہ بات پہنچی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شہید کو غسل نہیں دینا چاہیئے نہ ان پر نماز پڑھنا ضروری ہے بلکہ جن کپڑوں میں شہید ہوئے ہیں انہیں کپڑوں میں دفن کرنا چاہئے میں کہتا ہوں کہ صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء کو نہ غسل دیا اور نہ کفن اور نماز بھی نہیں پڑھی مگر سلف کا اس امر میں اختلاف ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی یا نہیں۔

بعض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف دعا وغیرہ کر کے دفن کر دیا اور انہیں کپڑوں میں دفن کیا جو پہنے ہوئے تھے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اس وجہ سے بعض حضرات شہیدون پر نماز پڑھنے کے قائل ہو گئے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

تخریج احادیث

۲) مؤطا امام مالک :۴۷۸، مصنف ابن ابی شیبہ :۳۰۸/۲

۴) مشکوٰۃ المصابیح :۵۶۰/۲، جامع الترمذی: ۲۰۹/۲

متن

وابو نعیم فی الحلیة عن ابی ذر عن رسول الله ﷺ قال ان لکل نبی وزیرین ووزیرائی و صاحبای ابو بکر و عمر عن علی والزبیر معاً ان النبی ﷺ قال خیر امتی بعد ابو بکرو عمر رواهما ابن عسا کر عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال ابو بکر و عمر خیر الا ولین والاخرین و خیر اهل السموات وخیر اهل الارضین الا النبین والمرسلین رواه الحاکم فی المستدرک وابن عدی فی الکامل عن معاذ بن جبل ان رسول الله ﷺ قال رایت انی وضعت فی کفة وامتی فی کفة فعد لتها ثم وضع ابو بکر فی کفة وامتی فی کفة فعد لها ثم وضع

besturdubooks.wordpress.com

عمر فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعد لھا ثم وضع عثمان فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعد لھا ثم رفع المیزان

رواہ الطبرانی عن عائشۃ ان رسول اللہ قال ابو بکر منی و انا منہ و ابو بکر اخی فی الدنیا

ترجمہ

ابن عساکر ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر ہوتے ہیں میرے دو وزیر اور مصاحب ابوبکر و عمر ہیں۔ (۱) ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا میری امت کے بہترین شخص میرے پیچھے ابوبکر اور عمر ہیں۔ (۲)

حاکم مستدرک میں اور ابن عدی کامل میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا نبیوں اور پیغمبروں کے علاوہ حضرت ابوبکر اور عمر تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے بہتر ہیں اور سب پچھلوں اور پہلوں سے بزرگ (۳)

طبرانی میں معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ (۴) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ترازو کے ایک پلہ میں میں اور دوسرے پلہ میں میری تمام امت رکھی گئی سو میں نے دونوں پلے برابر پائے پھر ابوبکر ایک پلے میں اور میری ساری امت ایک پلے میں رکھی گئی اور وہ دونوں برابر اترے پھر عمر ایک پلہ میں اور میری ساری امت دوسرے پلہ میں رکھی گئی تو وہ بھی برابر تلے پھر عثمان اور میری امت تولے گئے اور وہ بھی برابر اترے پھر ترازو اٹھالی گئی۔ (۵) دیلمی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ابوبکر سے اور وہ دنیا و آخرت میں میرے بھائی

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ ۲۔ ۳۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے ترازو اٹھ جانے کی تعبیر اس طرح فرمائی کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما کے زمانہ میں خالص خلافت ہوگی بادشاہت کی آمیزش نہ ہوگی اور خلافت کا انتہا زمانہ حضرت ابوبکر و عمر کی زندگی تک کا ہے اور ان کے بعد بادشاہی کی آمیزش ہو جائے گی اور کچھ اختلاف اور بے انتظامی نے جگہ لے لی اور چاروں صحابہ کے بعد خالص بادشاہی ہوگی۔ جس سے لوگوں کو رنج اور صدمے پہنچے ہونگے جیسا کہ حدیث میں آچکا ہے کہ ترازو اٹھ جانے سے یہ تعبیر سمجھنا اس وجہ سے کہ آپس میں تولنا رعایت کیا جاتا ہے ان چیزوں میں جو آپس میں ایک دوسرے سے نزدیک ہیں اور جب آپس میں دوری ہو جائے تو ان کے آپس میں تلنے کے کچھ معنی نہیں پس اٹھایا گیا اور دور کیا گیا آپس میں تولنا پس یہ خواب دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر و

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے انحطاط کے بعد پر۔

تخریج احادیث

۵) مشکوٰۃ المصابیح : ۵۶۰/۲

متن

والآخرة رواه الديلمي عن علي قال لا اجد احد ا افضلني على ابي بكر و عمر الا جلدته حد المفترى رواه الدار قطني وصححه عن مالك عن جعفر الصادق عن ابيه الباقران عليا وقف على عمر بن الخطاب وهو مسجي وقال ماأقلت الغبراء ولااظلّت الخضراء احدا أحب الى ان القى الله بصحيفته من هذا المسجي وفي رواية صحيحة انه قال له وهو مسجي :صلى الله عليك ودعاله عن المغيرة قال ان عمر بن عبدالعزيز جمع بني مروان حين استخلف فقال ان رسول الله كانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغيربني هاشم ويزوج منها أيِّمهم و ان فاطمة سالته ان يجعلها لها فابى فكانت كذلك في حيوة رسول الله ﷺ حتى مضى لسبيله فلما ان ولى ابو بكر عمل فيها بما عمل رسول الله ﷺ في حيوٰته

ترجمہ

اور یار ہیں دار قطنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ مجھے ابوبکر وعمر سے بزرگ جاننے والا ہو میں اس پر مفتری جیسی حد ماروں گا۔ جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے ہوئے اور ان پر کپڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کپڑا اڑھا دیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود نے کسی ایسے کو اٹھایا اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس کپڑا پڑے ہوئے سے مجھے زائد محبوب ہو اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صحیفہ اعمال کے ساتھ ملاقات کروں۔ اور صحیح روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ جس وقت ان پر کپڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے اور اس کے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرمائے (۳) ابوداؤد میں مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کر کے کہا کہ رسول ﷺ کے لیے فدک (نام باغ) تھا سو آپ اس میں سے اہل وعیال فقراء اور مساکین پر خرچ کرتے (۴) اور بنی ہاشم کے چھوٹے بچوں پر احسان کرتے اور ان کی بیواؤں کا نکاح کرتے تھے اور حضرت فاطمہؓ نے آپ سے

besturdubooks.wordpress.com

فدک مانگا مگر آپ نے نہ دیا سو وہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی حیات میں رہا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بھی فدک میں رسول اللہ ﷺ کے موافق عمل کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ جاننا چاہیئے کہ نضیر کے اموال اور فدک اور خیبر کے قصہ میں جو حضور اکرم ﷺ کی خالص املاک میں سے تھا اور آپ کے بعد جو جو وقائع پیش ہوئے ان میں طویل قصہ اور لمبی بحث ہے مختصر یہ ہے کہ جو ہم بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں حدثان بن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ نے مجھے بلایا میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کا خادم یرفاء نام آیا اور کہنے لگا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص دروازہ پر بیٹھے ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے دو پس وہ صاحبان اندر تشریف لے آئے تھوڑی دیر بعد پھر یرفاء آیا اور کہنے لگا حضرت عباس اور حضرت علی تشریف لائے ہیں فرمایا کہ انہیں بھی آنے دے جب وہ اندر تشریف لائے تو حضرت عباس فرمانے لگے کہ یا امیر المومنین مجھ میں اور ان میں فیصلہ کیجیے یہ مجھ سے اس مال میں جھگڑتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے اموال بنی نضیر میں سے اپنے رسول پر فئے لایا تھا اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے بھی کچھ فرمایا یہاں تک کہ دونوں میں آپس میں خوب قیل وقال ہوئی۔

متن

حتی مضی لسبیله فلما ان ولی عمر بن الخطاب عمل فیها بمثل ما عملا حتی مضی لسبیله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبدالعزیز قال عمر یعنی ابن عبد العزیز فرایت امرا منعه رسول الله ﷺ فاطمة لیس لی بحق و اِنی اشهدکم انی قد رددتها علی ما کانت یعنی علی عهد رسول الله ﷺ و ابی بکر و عمر رواه ابو داؤد عن ابن عباس قال کنت آخر الناس عهدا بعمر فسمعته یقول: القول ما قلتُ، قلتُ وما قلتَ؟ قال قلتُ: الکلالة من لا ولد له ولا والد هذا الاسناد صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه رواه الحاکم عن جابر بن عبدالله قال توفی ابی وعلیه دین فعرضت علی غرمائه ان یاخذ والتمر بما علیه فابوا ولم یروا ان فیه وفاءً أتیت النبی ﷺ فذکرت ذلک له فقال اذا جددته فوضعته فی المربد فاذنت رسول الله ﷺ فجاء معه

ترجمہ

یہاں تک کہ وفات کر گئے پھر جب عمر بن الخطابؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی اپنے دونوں یاروں جیسا عمل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

یہاں تک کہ شہید ہوئے اس کے بعد مروان نے حضرت عثمانؓ کے عہد میں فدک کو اپنی جاگیر بنالیا پھر یہ عمر بن عبدالعزیز کے لیے ہوا سو میں دیکھتا ہوں کہ جب اس مال کو رسول اللہ نے حضرت فاطمہ کو نہ دیا تو مجھے کب لائق ہے اور میرا حق کیوں کر ہوسکتا ہے اور میں تمہیں اب گواہ کرتا ہوں کہ اس مال کو اسی طریقہ پر میں نے پھیر دیا جیسا کہ حضرت ابوبکر و عمر کے زمانہ میں تھا (۱) حاکم میں ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے زمانہ میں سب لوگوں سے آخر تھا سو میں آپ کو وہ بات کہتے ہوئے سنتا تھا جس کا میں قائل تھا (راوی کہتا ہے میں نے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے تھے ابن عباس نے کہا میں کہتا تھا کلالہ اسے کہتے ہیں جس کی اولاد اور ماں باپ نہ ہوں۔ یہ حدیث شیخین نے روایت نہیں کی مگر اس کی اسناد ان کی شرط پر صحیح ہے۔ بخاری میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ کا انتقال ہوا اور ان پر کئی آدمیوں کا قرضہ تھا میں نے ان کے قرضخواہوں پر یہ بات پیش کی کہ وہ اس قرضہ کے عوض میں مجھ سے کھجوریں لے لیں سو انہوں نے نہ مانا (کیونکہ) وہ جانتے تھے کہ اس میں ہمارا قرضہ ادا نہ ہو گا۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب تو کھجوریں کاٹے تو ان کا ایک ڈھیر الگ لگا کر مجھے بلا لینا سو میں نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی پس آپ تشریف لائے اور ساتھ ساتھ

تخریج احادیث

۱) سنن ابی داؤد: ۴۱۵/۲

باقی: گزشتہ

اور ایک نے دوسرے سے خلاصی مانگی حضرت عمرؓ نے فرمایا صبر کرو میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم میراث نہیں چھوڑتے جو کچھ ہمارے پیچھے مال رہتا ہے وہ صدقہ ہے ان حاضرین صحابہؓ نے کہا بے شک آپ سچ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت علی حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو رسول خدا نے یہ لفظ فرمائے تھے انہوں نے کہا ہاں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اب میں تم کو اس امر سے مطلع کرتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے ساتھ اس فئے میں وہ خصوصیت بخشی تھی جو ان کے علاوہ اور کسی کو نہ تھی پھر آپ نے یہ آیت ما افاء اللہ علی رسولہ آخر تک پڑھ کر سنائی پھر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اس مال میں سے اول اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے تھے پھر مصارف اور مصالح مسلمین میں صرف کرتے تھے۔

(بقیہ: آئندہ)

متن

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مجلس علیہ فدعا بالبرکۃ ثم قال ادع غرمائک

besturdubooks.wordpress.com

فاوفهم فماتركت احداً له على ابى دين الاقضيته وفضل ثلثة عشر و سقاسبعته عجوة وستته لون اوستته عجوة وسبعته لون فوافيت مع رسول الله ﷺ المغرب فذكرت ذلك له فضحك فقال ايت ابا بكر و عمر فاخبر هما فقالا لقد علمنا اذصنع رسول الله ﷺ ماصنع ان سيكون ذلك رواه البخارى عن ابى جحيفة قال كنت ارى ان عليا افضل الناس بعد رسول الله ﷺ فذكر الحديث قلت لا والله يا امير المومنين انى لم اكن ارى ان احداً من المسلمين افضل منكم بعد رسول الله ﷺ قال افلا اخبرك با فضل الناس كان بعد رسول الله ﷺو ابى بكر قلت بلى قال عمر رواه احمد

ترجمہ

ابوبکر وعمر بھی تھے پھر آپ کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کے واسطے دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلاکر ادا کردے پس جس جس کا میرے والد پر قرضہ تھا میں نے سب کا ادا کر دیا کسی کو ان میں سے نہ چھوڑا۔ اور تیرہ وسق (وسق ساٹھ مصاع کو کہتے ہیں صاع تخمیناً ڈھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجوریں بچی رہیں سات وسق تو عجوہ (مدینہ کی عمدہ کھجور) کے چھ لین (ردی کھجور) کے یا اس کے عکس پھر میں مغرب کے وقت حضرت سے ملا اور اس برکت کا ذکر کیا آپ ہنسنے لگے۔ اور فرمایا جا ابوبکر اور عمر کو اس بات کی خبر دے میں ان کے پاس آیا انہوں نے فرمایا ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے جو یہ دعا مانگی ہے تو اس میں برکت ضرور ہوگی۔

امام احمد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی کے افضل الناس ہونے کا معتقد تھا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ سے افضل مسلمانوں میں کسی کو نہیں دیکھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخص کے خبر دوں میں نے کہا جی ہاں فرمایا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

بقیہ گزشتہ

پھر اسی عمل کے مطابق حضرت ابوبکر اپنی خلافت میں کرتے رہے اور اے عباس وعلی تم اس وقت ابوبکر کو برا جانتے ہو گے کہ انہوں نے اس عمل میں خطا کی مگر ایسا نہ تھا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر اس کام میں صادق نیکو کار اور راہ راست پر حق کے تابع تھے پھر ان کی وفات کے بعد میں حضرت ابوبکر اور رسول خدا کا خلیفہ مقرر ہوا اور اس مال کو دو سال تک اپنی

besturdubooks.wordpress.com

امارت میں رکھا پھر جس طرح رسول خدا ﷺ اور حضرت ابوبکر کرتے تھے کیا گیا اور خدا خوب جانتا ہے کہ میں اس میں صادق اور نیکو کار اور راہ راست اور حق کا تابع ہوں پھر دو سال کے بعد تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں کا ایک یہ دعویٰ تھا سو میں نے تم سے کہا تھا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہم میراث نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں صدقہ ہے اس وقت میرے ذہن میں یہ آیا کہ اس مال کو تمہارے سپرد کروں سو میں نے کہا اگر تم اس مال کو اپنے پاس رکھنا چاہتے ہو تو اس شرط پر میں تم کو دیتا ہوں کہ جس طرح رسول خدا ﷺ اور ابوبکر اور میں نے اس میں عمل کیا ہے تم بھی ویسا ہی کرو ورنہ مجھ سے اس باب میں بات نہ کرو تم نے کہا یہ مال ہمیں سونپ دو اور یہ شرط ہمیں منظور ہے چنانچہ میں نے تمہارے سپرد کیا۔ آیا تم چاہتے ہو۔ (باقی آئندہ)

متن

عن عطاء بن يسار ان رسول الله ﷺ ارسل الى عمر بن الخطاب بعطائه فرده عمر فقال رسول الله ﷺ رددته فقال يارسول الله! اليس قد اخبرتنا ان خيرا لا حدنا ان لا يا خذ من احد شيئا فقال له رسول الله ﷺ ذلك عن المسئلة فاما ما كان من غير مسئله فانما هو رزق يرزقكه الله تعالىٰ فقال عمر بن الخطاب اما والذى نفسى بيده لا اسائل احداً شيئا ولا يا تينى شىء من غير مسئلتهِ الا اخذته رواه مالك فى الموطا عن عبدالله بن عمر رضى الله عنه ان النبى ﷺ خرج ذات يوم فدخل المسجد و ابو بكر و عمر احد هما عن يمينه والاٰ خر عن شماله وهو اخذ بايد يهما وقال هكذا نبعث يوم القيٰمة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب

ترجمہ

موطاء میں عطا بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے عمر بن الخطاب کو کوئی عطیہ بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا حضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اسے کیوں واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ ہم میں سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ لے حضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے مانگ کر کچھ نہ لے اور جو شخص بن مانگے دے تو وہ رزق ہے اللہ تعالیٰ تجھ کو دیتا ہے پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اب کسی سے کچھ نہ مانگوں گا اور جو بن مانگے میرے پاس آئیگا اسے لے لونگا۔ (۱)

ترمذی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ایک صاحب آپ کے دائیں اور دوسرے صاحب بائیں تھے اور حضرت ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے

besturdubooks.wordpress.com

ہوئے تھے۔ پھر فرمایا ہم قیامت کے دن قبروں سے یوں ہی اٹھائے جائینگے۔ (۲) یہ حدیث غریب

بقیہ: گزشتہ

کہ اس کے برخلاف حکم کروں پس اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں میں قیامت تک اس کے خلاف حکم نہ کروں گا ہاں اگر تم اس کام سے عاجز ہو اور تم سے نہیں ہوسکتا تو اسے پھیر دو اور میرے سپرد کر دو اسی طرح جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے میراث سمجھ کر مال فدک مانگا تو بھی آپ نے یہ جواب فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم معاشر انبیاء کسی مال کے وارث نہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ اور وقف ہے۔ پھر یہ حدیث بخاری ومسلم وسنن اربعہ میں کئی طرح مروی ہے۔ معنی سب کے ایک ہیں الفاظ میں تفاوت ہے۔

(صحیح البخاری، الفرائض" باب قوله لا نورث" صحیح مسلم " الجهاد" حکم الفیء: ۹۰/۲

تخریج احادیث

۱) مؤطا امام مالک: ۷۳۴، مشکوٰۃ المصابیح: ۵۶۰/۲

۲) جامع الترمذی: ۲۰۸/۲

متن

عن ابی قتاده قال خرجنا مع النبی ﷺ عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فضربته من ورائه علی حبل عاتقه بالسیف فقطعت الدرع واقبل علی فضمنی ضمة وجدت منها ریح الموت ثم ادرکه الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله عزوجل ثم رجعوا وجلس النبی ﷺ فقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه فقلت من یشهد لی ثم جلست قال قال النبی ﷺ مثله فقمت من یشهد لی ثم جلست ثم قال النبی ﷺ مثله ثم قمت فقال مالک یا اباقتادة فاخبرته فقال رجل صدق و سلبه عندی فارضه منی فقال ابو بکر لا هاالله اذالا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله ورسوله

ترجمہ

بخاری اور مسلم میں ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں نکلے سو جب ہم

besturdubooks.wordpress.com

کافروں سے ملے تو مسلمانوں میں گڑ بڑ مچی مشرکوں میں سے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک مرد پر غالب ہوا سو میں نے اسکے پیچھے سے آکر اس کے مونڈھے اور گردن کے بیچ میں تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی اور وہ میری طرف آیا میں نے اس سے موت کی بو پائی یعنی مرنے کے قریب ہوا پھر وہ مرگیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے حضرت عمر سے مل کر کہا کہ آج لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے جواب دیا خدا کا یوں ہی حکم ہے پھر مسلمان واپس آئے اور نبی ﷺ بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسی کو مار ڈالیگا اسے اس کا اسباب ملے گا مگر جب قتل کرنے پر اس کا کوئی گواہ بھی ہو میں نے اپنے دل میں کہا اس مشرک کے قتل پر میرے لیے کون گواہی دیگا۔ پھر میں بیٹھ گیا پھر آنحضرت نے وہی فرمایا کہ جو کسی کو قتل کرے گا اس کا سامان مارنے والے کو ملیگا۔ میں نے پھر اپنی جی میں کہا میری گواہی کون دیگا پھر میں بیٹھ گیا پھر نبی ﷺ نے وہی کلمہ فرمایا پھر میں کھڑا ہو گیا حضرت نے فرمایا اے ابوقتادہ تجھے کیا ہوا پس میں نے آپ کو سارے قصہ کی خبر دی اتنے میں ایک شخص بول اٹھا یہ سچ کہتا ہے اس کافر کا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ سامان مجھے معاف کرا دیجیے۔ ابوبکر بول اٹھے کہ نہیں ایسا نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کبھی اس بات کا ارادہ نہ کرینگے کہ اللہ کے شیرون میں سے ایک شیر اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے۔ (۱)

تحقیقات وتعلیقات

اس غزوہ میں مسلمانوں کو تھوڑی سی شکست واقع ہوئی تھی اور رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس خود موجود تھے۔ آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب، ابوسفیان بن الحارث اس خچر کی باگ پکڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کو آگے بڑھنے سے روکتے تھے مگر حضور اکرم ﷺ کی شجاعت آپ کو حملہ کرنے میں ابھارتی اور برانگیختہ کرتی تھی اور آپ حملہ کا ارادہ کرتے تھے اور اثناء حملہ میں یہ الفاظ بطور رجز زبان مبارک پر لاتے تھے۔ انا النبی لاکذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں پیغمبر خدا ہوں اور یہ کوئی جھوٹا دعویٰ نہیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۲/۶۱۸

متن

فیعطیک سلبه فقال النبی ﷺ صدق فاعطاه فاعطانیه فابتعت به مخرفاً فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلتهُ فی الاسلام رواه البخاری و مسلم عن عبدالله بن حنطب ان رسول اله ﷺ رای ابا بکر و عمر فقال هذان السمع والبصر رواه الترمذی مرسلا عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما من نبی الا وله وزیر ان من اهل السماء و

besturdubooks.wordpress.com

وزیر ان من اھل الارض فاما وزیر ای من اھل السماء فجبرئیل و میکائل واما وزیرای من اھل الارض فابو بکر و عمر رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال یطلع علیکم رجل من اھل الجنۃ فاطلع ابو بکر ثم قال یطلع علیکم رجل من اھل الجنۃ فاطلع

ترجمہ

اوراس کا اسباب تجھے دلا دیویں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا سووہ سامان اسے دے دیا چنانچہ اس نے مجھے دے دیا پس میں نے اسے بیچ کر بنی سلمہ کے قبیلہ میں ایک باغ خریدا سووہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں جمع کیا ترمذی میں عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابو بکر وعمر کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں۔ا ترمذی میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیے آسمان والوں یعنی فرشتوں میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دونوں وزیر ابو بکر وعمرؓ ہیں۔ ۲؎

ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پر ایک شخص جنتیوں میں سے آتا ہے اتنے میں ابو بکرؓ آئے پھر فرمایا جنتیوں میں ایک اور شخص تمہارے پاس آتا ہے اتنے میں۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ آسمان کے فرشتوں میں سے دو وزیر ہیں کہ اس کی عالم ملکوت میں اعانت ومدد کرتے ہیں اور دو زمین میں وزیر ہیں یعنی اس کے پاس یاروں میں سے کہ اس کی خدمت اور نصرت عالم ناسوت میں کرتے ہیں اور جب اسے کوئی امر پیش آتا ہے تو ان سے مشورہ کرتا ہے جیسا کہ بادشاہ کو جب کوئی اہم اور مشکل امر پیش آتا ہے کہ تو وہ وزیروں کے مشورہ اور تدبیروں سے حل ہوتا ہے میرے آسمانی دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں اس میں اس بات پر دلیل ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ جبرائیل اور میکائیل سے بہتر اور افضل ہیں اور رسول خدا کا یہ فرمانا کہ زمین والوں میں میرے دو وزیر ابو بکر وعمر ہیں۔ اس پر دلیل ہے کہ یہ دونوں صاحب تمام صحابہ سے افضل ہیں اور باقی صحابہ ساری امت سے افضل ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر حضرت عمر سے افضل ہیں کیونکہ کلام عرب میں واؤ مطلق جمع کے لیے آتا ہے لیکن لفظی ترتیب کلام حکیم میں ضرور ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے لیے ایک اثر عظیم ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۲/۲۱۸، صحیح مسلم: ۲/۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

۲) مشکوٰۃ شریف: ۵۶۰/۲، جامع الترمذی: ۲۰۸/۲

۳) جامع الترمذی: ۲۰۹/۲

متن

عمر رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب **عن** عائشة زوج النبی ﷺ قالت بينا رأس رسول الله ﷺ فی حجری فی ليلة ضاحية اذ قلت يا رسول الله هل يكون لا حد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاين حسنات ابی بكر قال انما جميع حسنات عمر كحسنة واحد ة من حسنات ابی بكر رواه ابو الحسين رزين بن معوية العبدری **عن** ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بينما انا نائم رايتنی علی قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذ ها ابن ابی قحافه فنزع بها ذنوباً اوذنوبين وفی نزعه ضعف والله يغفرله ثم استحالت غرباً فاخذ ها ابن الخطاب فلم ارعبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتی ضرب الناس

ترجمہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے ابوالحسین رزین بن معاویہ عبدری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ایک چاندنی رات میں۔ رسول اللہ ﷺ کا سر میری گودی میں تھا ناگہاں میں نے رسول خدا ﷺ سے کہا اے رسول خدا کیا کسی کی نیکیاں تاروں کے شمار کے برابر ہونگی۔ آپ نے فرمایا ہاں عمر کی نیکیاں اس قدر ہیں پھر میں نے کہا ابوبکر کی نیکیاں کہاں گئیں فرمایا عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے مانند ہیں۔ (۲)

بخاری مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک بے منڈیر کے کنویں پر دیکھا کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اسی کنوئیں میں سے جتنا اللہ نے چاہا کھینچا پھر اس ڈول کو ابوبکر بن ابی قحافہ نے لے کر اس کنویں میں سے ایک دو ڈول کھینچے مگر ابوبکر کے کھینچنے میں ایک سستی او رضعف معلوم ہوتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی سستی بخشدی پھر وہ ڈول ایک بڑا چرٹ بن گیا اور عمر بن الخطاب نے اسے لے کر کھینچا میں نے لوگوں میں سے کسی کڑیل جوان کو نہیں دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچے حتیٰ کہ لوگوں نے

تحقیقات وتعلیقات

۲) یعنی ابوبکر کی نیکیاں ان کی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جائے کہ حضرت عمر کی نیکیاں حضرت ابوبکر سے

besturdubooks.wordpress.com

زیادہ ہیں تب بھی ابوبکر کی فضیلت ثابت ہے ان کی قوت حسنات کی وجہ سے از روئے کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے اخلاص اور شہود معرفت کے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ابوبکر کی فضیلت تم پر کثرت نماز اور روزہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس چیز کی وجہ سے ہے جوان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ چنانچہ اس حدیث کوبسط کے ساتھ امام غزالیؒ نے لکھا ہے۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۰

۲) مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۵۶۰

متن

بعطن **وفی** روایة عن ابن عمرؓ قال ثم اخذ ها ابن الخطاب من ید ابی بکر فاستقی فاستحالت غرباً فلم ار عبقریّامن الناس یفری فریّه حتی روی الناس و ضربوابعطن رواهما البخاری و مسلم **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله عنه فی مشاورة النبی ﷺ مع ابی بکر و عمر فی اساری بدر قال قال رسول الله ﷺ ما تقولون فی هؤلآء ان مثل هو لاء کمثل اخوة لهم کانو امن قبلهم قال نوح رب لا تذرعلی الارض من الکافرین دیاراو قال موسیٰ ربنا اطمس علی اموالهم واشددعلی قلو بهم وقال ابراهیم فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم وقال عیسی ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم رواه الحاکم وصححه وفی روایة **عن** الحجاج التیمی

ترجمہ

اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی اور ابن عمر کی روایت میں یوں آیا ہے کہ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے اس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں چرٹ بن گیا پھر میں نے عمر جیسا کوئی کڑیل جوان نہیں دیکھا کہ وہ عمر کا سا عمل کرے یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کے لیے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ (۱) حاکم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کے قیدیوں میں ابوبکر اور عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان لوگوں کے باب میں کیا کہتے ہو ان کی مثل ان بھائیوں جیسی ہے جو ان سے پہلے تھے جن کے حق میں نوح نے یوں فرمایا اے پروردگار زمین پر کسی کافر کا گھر مت چھوڑ۔ اور جن کے حق میں موسیٰ علیہ السلام نے یوں فرمایا: اے ہمارے رب ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کی مہر لگا دے اور ابراہیم علیہ السلام نے ان کے حق میں یوں فرمایا: جو کوئی میری پیروی کریگا وہ مجھ سے ہے اور

besturdubooks.wordpress.com

جو شخص میری نافرمانی کریگا تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور عیسیٰؑ نے ان کے حق میں یوں کہا کہ اگر تو انہیں عذاب کرے وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کرے تو تو غالب حکمت والا ہے (۲)۔ اور ایک روایت میں حجاج تیمی . سے یوں

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱/ ۵۲۰، صحیح مسلم: ۲/ ۲۷۵، صحیح البخاری: ۲/ ۱۰۳۹، تاریخ الخلفاء: ۱۱۹

۲) مستدرک حاکم: ۳/ ۲۱

تحقیقات وتعلیقات

عطن کہتے ہیں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو جو پانی کے گرد ہوتی ہے قاضی کہتے ہیں شاید کنواں دین سے عبارت ہے کیونکہ وہ منع ہے ان چیزں کا جنکے سبب سے نفوس زندہ اور امور معاش تمام کو پہونچتے ہیں اور پانی کھینچنا اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دین رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابو بکر کو پہنچا پھر ان سے حضرت عمر کو ملا اور حضرت ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول کھینچنا ان کی قلیل مدتِ خلافت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ امر ان کے ہاتھ میں برس یا دو برس رہیگا۔ پھر عمر کی طرف منتقل ہوگا اور حضرت عمرؓ کی خلافت مدت دراز ہوگی چنانچہ دس برس اور تین مہینے رہی کہ حضرت ابو بکرؓ کا ضعف اس کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے ایام خلافت میں اختلاف اور اضطراب اور ارتداد ہوگا یا اس کی طرف اشارہ ہے کہ وہ متواضع ہوں گے اور لوگوں کی مدارات کرینگے۔ اور ان کی سیاست بہ نسبت حضرت عمر سے کم ہوگی چنانچہ اس پر رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ''و الله یغفرله ضعفه'' سے دلالت کرتا ہے اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے اس کو آنحضرت ﷺ نے اس واسطے ذکر کیا تا کہ ان کی معفو اور مغفور ہونا معلوم ہو جائے اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرٹ بن جانا اس طرف اشارہ ہے کہ ان کے ایام خلافت میں دین کی تعظیم اور اسلام کا بول بالا ہوگا (باقی: آئندہ)

متن

ان رسول الله ﷺ قال من رأیته ذکرا با بکر و عمر بسوء یرید هدم الا سلام **عن** سالم بن ابی حفصة قال دخلت علی ابی جعفر یعنی محمد ن الباقر فقال اللهم انی اتولا ابا بکر و عمر اللهم انکان فی نفسی غیر ذلک فلا تأتنی شفاعة محمد ﷺ یوم القیمة قال سالم اراه قال ذٰلک زمن اجله **عن** ابی عبدالله جعفر ن الصادق عن ابیه ان رجلا جاء الیٰ ابیه زین العابدین علی بن الحسین فقال اخبرنی عن ابی بکر و عمر فقال عن الصدیق قال وتسمیّه الصدیق قال فلله ثکلتک امک قد سمّاه الصدیق رسول الله ﷺ و المهاجرون و الا انصار

besturdubooks.wordpress.com

ومن لم يسمّه صديقا فلا صّدق الله قوله فى الدنيا والآخرة اذهب فاحب ابا بكر و عمر رواهما

ترجمہ

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے میں دیکھوں کہ ابوبکر وعمر کو برائی کے ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھادینے کا ارادہ کرتا ہے سالم بن ابی حفصہ کہتے ہیں کہ میں ابوجعفر یعنی محمد باقر کے پاس گیا فرمارہے تھے خداوند میں ابوبکر وعمر کو دوست رکھتا ہوں الٰہی میرے جی میں اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہو تو قیامت کے دن محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ کرنا۔ سالم (راوی) کہتے ہیں میں ابوجعفر کو گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کلمہ مرتے وقت فرمایا۔

دار قطنی میں ابوعبداللہ جعفر صادق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا زین العابدین کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ مجھے ابوبکر وعمر کی کوئی خبر سنایئے۔ فرمایا صدیق کی خبر اس نے کہا اور آپ نے ان کا نام صدیق رکھا ہے آپ نے فرمایا تیری ماں تجھے کھوئے ان کا نام رسول اللہ ﷺ تمام مہاجروں اور انصار نے صدیق رکھا ہے جو کوئی ان کا صدیق نام نہ رکھے تو خدا تعالیٰ اس کی بات کی دنیا وآخرت میں۔ تصدیق نہ کرے۔ جا اور ابوبکر وعمرؓ کو دوست رکھ۔

تحقیقات وتعلیقات

بقیہ: گزشتہ

اور اس جرٹ کے کھینچنے میں قوت کا ہونا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ ترقی دین میں بلیغ کوشش کرینگے اور اسے مشارق ومغارب میں پھیلادیں گے اور جس قسم کی سعی ان سے پہلے نہ ہوئی تھی اس کا وجود ان کے زمانہ میں ہوگا اور نہ ان کے بعد کوئی ایسی کوشش کرے گا امام نوریؒ رسول اللہ ﷺ کے اس قول میں کہتے ہیں کہ میں نے اس کنویں میں سے جتنا اللہ نے چاہا کھینچا پھر اسے ابن ابی قحافہ نے لیا اس طرف اشارہ ہے کہ میرے بعد انہیں خلافت اور نیابت ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کا دنیا کی مشقت اور رنج سے چھوٹنا وفات کے سبب اور آنحضرت ﷺ کے اس قول میں کہ پھر اس کے بعد عمر بن الخطاب نے لیا اس طرف اشارہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین عرب کا قلع قمع کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور ان کے زمانہ میں فتوحات شروع ہوئیں مگر ان کے ثمرات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اتمام اور اکمال کو پہنچے اور شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے اشارہ انتفاع صغیر وکبیر کی طرف ہے۔ جو حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں واقع ہوا۔

متن

الدارقطنى باسناد صحيح عن انس بن مالك عن النبى ﷺ انه قال حب ابى بكر و

besturdubooks.wordpress.com

عمر ایمان و بغضهما نفاق رواه ابن عدی عن جابر ان النبی ﷺ قال حُبُّ ابی بکر و عمر من الایمان وبغضهما کفر رواه ابن عساکر عن بسطام بن اسلم قال قال رسول الله ﷺ لا بی بکر وعمر لا یتا مر علیکما احد بعدی رواه ابن سعد عن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ان آل ابی لیسوا بأولیاء انماً ولیّیَ الله وصالح المومنین ولکن لهم رحم ابلّها ببلائها رواه البخاری ومسلم روی جمهور العلماء ان صالح المومنین ابو بکر و عمر رضی الله عنهما عن أبی هریرةؓ

ترجمہ

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابوبکر وعمر کی دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان دونوں کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے۔ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر وعمر کی محبت ایمان ہے اوران کی دشمنی کفر کے قریب ہے۔ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر وعمر سے فرمایا میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے گا۔

بخاری مسلم میں عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل ابوفلاں میرے یار اور دوست نہیں ہیں البتہ میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان ہیں لیکن میرا ان سے ناتا ہے تو میں اس ناتے کو تری پہونچاتا ہوں اُس کی تری کے ساتھ یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں۔اور جمہور علماء اسکے قائل ہیں کہ نیک بخت مسلمانوں سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

۱) علماء نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے آل فلاں کا صریح نام لیا تھا مگر راوی نے ظاہرا روایت کے وقت اس کا صراحۃً نام ذکر کرنے سے خوف کی وجہ سے کنایہ کیا اور اصول کے نسخوں میں لفظ ابی کے بعد سفیدی چھوٹی ہوئی دیکھی اور نام لکھا نہیں دیکھا اور ابوفلاں سے مراد ابولہب ہے اور بعضوں نے کہا ابوسفیان یا حکم ابن العاص اور ظاہر اًیہ کہ یہ علی العموم ہے یعنی اس سے مراد طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت ﷺ کا اور آپ کا یہ قول اس آیت کے موافق ہے ان اولیاءہ الاالمتقون۔ اس آیت میں بہت سے فوائد بیان ہوئے ہیں اول دنیا سے نفرت اور زھد۔حضور اکرم ﷺ اور ان کے پاس دنیا کی قلت اور کسی کسی وقت آپ کا ضیق وعیش اور بھوک سے امتحان کرنا بعض اس کی توجیہہ میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حال قبل از فتوح بلاد تھا اور فتوح بلاد کے بعد یہ حال نہ رہا مگر یہ خیال باطل ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی ابو ہریرۃؓ ہیں اور یہ بات

besturdubooks.wordpress.com

ظاہر ہے کہ انہوں نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا پھر اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ ظاہر کے خلاف ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ ٹھیک بات یہ ہے (بقیہ آئندہ)

متن

قال خرج رسول الله ﷺ في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد "فاتاه ابو بكر فقال ماجاء بك يا ابا بكرفقال خرجت القى رسول الله ﷺ وانظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ماجاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا الى منزل ابى الهيثم بن التيهان الانصارى وكان رجلا كثير

النخل والشاء ولم يكن له خدم فلم يجدوه فقالوا الا مرأته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا المآء فلم يلبثوا ان جاء ابو الهيثم بقربة يُزعبُهافوضعها ثم جاء يلتزم النبى ﷺ ويفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطاً

ترجمہ

ترمذی اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایسے وقت نکلے کہ اس میں کبھی نہ نکلتے تھے اور نہ اس وقت آپ سے کوئی ملاقات کر سکتا تھا (یعنی وہ وقت آرام وراحت کا تھا) پھر آپ کے پاس ابوبکر آئے آپ نے فرمایا اے ابوبکر کون سی حاجت تمہیں اس وقت لائی۔ انہوں نے کہا کہ میں صرف اس واسطے نکلا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کروں اور ان کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر سلام کروں ابھی ان باتوں کو کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ عمر بھی آ پہنچے حضرت محمد ﷺ نے ان سے بھی وہی فرمایا کہ اس وقت کون چیز تمہیں لائی اے عمر! انہوں نے عرض کی بھوک کی شدت اے رسول خدا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا میں نے بھی کچھ بھوک کا اثر پایا ہے پس سب کے سب مل کر ابو ہیثم بن تیہان انصاری کے گھر گئے اور وہ انصار میں سے ایک شخص تھے جن کے پاس کھجوریں اور بکریاں بکثرت تھیں اور ان کا کوئی خادم نہ تھا سو آپ نے انہیں گھر پر نہ پایا۔ اس کی بی بی سے پوچھا تیرا خاوند کہاں گیا ہے اس نے عرض کیا ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے ابھی کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ابو ہیثم ایک مشکیزہ پانی کا بھرا ہوا لے کر آئے اور اسے زور سے کھینچتے تھے پس اس پانی کے مشک کو رکھ کر رسول خدا ﷺ کو

besturdubooks.wordpress.com

چمٹ گئے اور آپ پر سے اپنے ماں باپ کو قربان کرنے لگے (یعنی کہتے تھے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں) پھر ان سب یاروں کو اپنے باغ میں لے گئے اور ایک بچھونا بچھا کر بٹھا دیا۔

(بقیہ: گزشتہ)

کہ رسول اللہ ﷺ کبھی راحت اور کبھی تکلیف میں گزر بسر فرماتے تھے کبھی خرچہ کی وسعت پاتے تھے اور کبھی کل خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابو ہریرہؓ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور جَو کی روٹی سے کبھی سیر نہ ہوئے۔

متن

ثم انطلق الی نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبی ﷺ افلا تنقیت لنا من رطبه فقال یا رسول الله! انی اردت ان تختاروا أو قال تخیروا من رطبه وبُسره فا کلو اوشربوا من ذلک الماء فقال النبی ﷺ :هذا والذی نفسی بیده من النعیم الذی تسألون عنه یوم القیٰمة ظل باردو رطب طیب وماء بارد فانطلق ابو الهیثم الحدیث رواه الترمذی والمعنی لمسلم عن ابی عسیب قال خرج رسول الله ﷺ لیلاً فمر بی فدعانی فخرجت الیه ثم مربابی بکر فدعاه فخرج الیه ثم مر بعمر فدعاه فخر ج الیه فانطلق حتی دخل حائطاً لبعض الانصار فقال لصاحب الحائط اطعمنا بسراً فجاء بعذق فوضعه فاکل رسول الله ﷺ واصحابه ثم دعابماء بارد فشرب فقال لتسالن عن هذا النعیم یوم

ترجمہ

اور آپ کھجوروں کے درختوں کے پاس جا کر کئی کھجور کے خوشے لے آئے اور نبی ﷺ کے پاس رکھ دیے نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تم ہمارے لیے رطب (ترخرما) چن کر کیوں نہیں لائے انہوں نے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ میں نے چاہا آپ ان کے رطب اور بسر میں سے پسند کرلیں۔ سو سب نے کھجوریں کھائیں اور جو پانی وہ لائے تھے پیا پھر رسول خدا نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کا قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ ایک ٹھنڈا سایہ دوسرے پکی اور پاکیزہ کھجوریں تیسرے ٹھنڈا پانی۔ [1] امام احمد نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو عسیب سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے اور مجھ پر گذرے پھر مجھے بلایا میں آپ

besturdubooks.wordpress.com

کے ساتھ ہولیا پھر ابوبکر صدیق پر گذر ہوا اور انہیں بھی بلایا اور وہ بھی آپ کے ہمراہ ہو لیے پھر آپ کا گزر عمر بن الخطاب پر ہوا انہیں بھی بلایا وہ بھی آپ کے ہمراہ ہو لئے پھر رسول خدا ﷺ چلے یہاں تک کہ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لائے پھر باغ والے سے فرمایا ہمیں کھجوریں کھلا۔ وہ ایک خوشہ کھجوروں کا لے آیا اور آپ کے آگے رکھ دیا سو آپ نے اور آپ کے یاروں نے مل کر کھایا۔ اس کے بعد ٹھنڈا پانی مانگا پھر پانی پی کر فرمایا تم سے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا۔

تحقیقات وتعلیقات

اس کے بعد ترمذی کی روایت میں اتنا بیان اور ہے کہ پھر ابوالہیثم نے آپ کے اور آپ کے یاروں کے واسطے کھانا تیار کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے بکری کا بچہ مادہ یا نر ذبح کی اور پکا کر لائے پھر آپ نے اور آپ کے صحابہ نے تناول فرمایا اس کے بعد ابوالہیثم سے فرمایا تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو تم ہمارے پاس آنا پھر حضور اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی آئے ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہ تھا۔ ابوالہیثم۔ آپ کے حسب الارشاد خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک پسند کرلو ابوالہیثم بولے آپ ہی پسند کر دیجیے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہے اور ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم اس کو لے لو اور وجہ ترجیح یہ ہے کہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور تم اس کے ساتھ حسن معاملہ کرنا یعنی آرام اور راحت سے رکھنا ابوالہیثم اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کے اس قول مبارک کی خبر دی ان کی اہلیہ نے کہا تم رسول اللہ ﷺ کی وصیت پوری نہ کرسکو گے سو تم اسے آزاد کردو ابوالہیثم نے اسی وقت آزاد کر دیا۔

نوٹ: حافظ منذری نے جلد ۵: ۱۶۷ پر فرمایا ہے کہ بظاہر یہ قصہ ایک مرتبہ حضرت ابوالہیثم اور ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری کے ساتھ پیش آیا۔

تخریج احادیث

۱) سنن الترمذی: ۶۲/۲

متن

القيمة قال فاخذ عمر العذق فضرب به الارض حتى تناثر البسر قبل رسول الله ﷺ ثم قال يا رسول الله انا لمسؤلون عن هذا يوم القيمة قال نعم الامن ثلث خرقة لف بها الرجل عورته او كسرة سدّ بها جوعته او جحر يتدخل فيه من الحرو القر رواه احمد والبيهقى فى شعب

besturdubooks.wordpress.com

الایمان **وفی** روایة للحاکم فی المستدرک عن ابی هریرة:" فلما کبر علی اصحابه ﷺ قال اذا اصبتم مثل هذا وضربتم بایدیکم فقولو ابسم الله وعلی برکة الله فاذ اشبعتهم فقولوا :"الحمد الله الذی هو اشبعنا وارو انا وانعم علینا وافضل فانه کفاف هذا

ترجمہ

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے اس خوشے کو لے کر زمین پر دے مارا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس میں سے کچی کھجوریں جا پڑیں پھر کہا اے رسول خدا ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاوینگے۔آپ نے فرمایا جی ہاں مگر تین چیزوں کے بارے میں ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند کرے یا ایسا سوراخ کہ جس میں گرمی اور جاڑے کے صدمہ سے پناہ لے۔۲ مستدرک میں حاکم ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے یاروں پر یہ بات گراں گذری تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یوں کہا کرو اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں اور اس کی برکت پر۔اور جب سیر ہو جاؤ تو یوں کہو سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور سیراب کیا اور ہم پر بڑا انعام اور فضل فرمایا سو یہ کہنا اس کا بدلہ اور جبر ہو جائیگا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی اللہ جل جلالہ نے خود فرمایا ہے "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" تو نعیم سے مراد خدا کی نعمتیں ہیں جو اس نے دنیا میں عطا فرمائی ہیں سب سے بڑی نعمت ٹھنڈا پانی، شیرین، گوشت، یا خرما ہے جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث سے ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے رسول خدا ﷺ کے سامنے تازی، باسی اور سوکھی کھجوریں رکھیں

تخریج احادیث

۱) مشکوٰة المصابیح : ۳۶۹/۲

besturdubooks.wordpress.com

أبو عبدالله ذی النورين عثمان بن عفان الأموی القرشي رضی الله عنه

عن ام المومنين عائشة الصديقة زوج النبی ﷺ قالت كان رسول الله ﷺ مضطجعاً في بيته كاشفا عن فخذيه اوساقيه فاستاذن ابو بكر فاذن له وهو على تلك الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو كذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله ﷺ وسوی ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابو بكر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تُبالِه ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابک فقال الا استحيی من رجل تستحی منه الملائكة رواه البخاری و مسلم **وفي رواية** ان عثمان رجل حيیّ وانی خشيت ان اذنت له على تلک الحال ان لا يبلغ اِلیّ فی حاجته رواه مسلم (۲) **عن** ابی عيسى طلحه بن عبيد الله قال

ترجمہ

ابوعبداللہ ذوالنورین حضرت عثمان ابن عفان الاموی القریشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

صحیح بخاری مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے لیٹے تھے اتنے میں ابوبکر نے آ کر اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دی اور اسی طرح پنڈلیاں کھلی ہوئی لیٹے رہے اور ان سے کچھ باتیں کرتے رہے تھوڑے عرصے میں عمر بن الخطاب نے اندر آنیکی اجازت چاہی آپ نے انہیں بھی آنے کی اجازت دی اور اسی حالت میں لیٹے رہے پھر باتیں کرنے لگے۔ اس کے بعد عثمان نے اندر آنیکی اجازت اذن مانگی تو حضرت اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کرنے لگے پھر جب عثمان اپنے ہمراہیوں سمیت چلے گئے تو میں نے آپ سے پوچھا کہ ابوبکر آئے اور آپ نے جنبش تک نہ کی نہ ان کے آنیکی کوئی پروا کی پھر عمر بن الخطاب آئے ان کے لیے بھی آپ نہ ہلے اور نہ انکی کچھ پروان کی ہاں جب عثمان آئے تو آپ اٹھ بیٹھے اور آپ نے کپڑے سنبھالے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص سے فرشتے حیا کرتے ہیں کیا میں اس سے شرم نہ کروں (۱) اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا عثمان ایک شرم والا آدمی ہے مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اسی حالت پر اندر آنیکی اجازت دونگا تو وہ اپنی حاجت میں مجھ تک بات نہ پہنچے گا۔ یعنی بدون حاجت کہے واپس چلا جائیگا (۲)۔ ترمذی میں ابوعیسیٰ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس میں عثمان رضی اللہ عنہ کی ظاہراً فضیلت ہے کیونکہ حیاء ملائکہ کی عمدہ صفتوں میں سے ایک صفت ہےاوروہ حضرت عثمان کے لیے ثابت ہوئی اس حدیث میں حضرت عثمان کی توقیر آنحضرت ﷺ کے نزدیک مدلل بیان ہوئی ہےلیکن اس سے شیخین کی فضیلت میں کچھ فرق نہیں آتا اوران کی طرف آپ کی بےتوجہی مفہوم نہیں ہوئی کیونکہ جب محبت مرتبہ کمال کوپہنچ جاتی ہےتو درمیان سے تکلف اٹھ جاتا ہےاور بات اصل میں یہ ہے کہ جس میں جوصفت غالب ہوتی ہےحضوراکرم ﷺ اس کی رعایت فرماتے تھے کیونکہ حضرت عثمان میں صفت حیاء غالب تھی اس وجہ سے ان کالحاظ رکھتے تھےاوران صاحبوں سے بےتکلفی تھی اس لیے معاملہ میں بےتکلفی رکھتے تھےاور ملائکہ نے جن مواضع میں حضرت عثمان سے حیاء کی ہم انہیں آئندہ کےصفحوں میں بیان کرینگے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۲۲/۲،مسند احمد بن حنبل : ۷۱/۱،و رواہ ابن جریر وابن عساکروکذا فی کنز العمال ۳۵/۱۳

۲) صحیح المسلم : ۲۷۷/۲

متن

قال رسول اللہ ﷺ لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنة عثمان رواہ احمد والترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی وھو منقطع وروی ابن ماجة القزوینی عن ابی ھریرة باسناد حسن صحیح عن عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجة اللہ وحاجة رسولہ وانی ابا یع لہ فضرب رسول اللہ ﷺ بسھم ولم یضرب لا حدٍ غاب غیرہ رواہ ابو داؤد عن ابی امامة بن سھل بن حنیف ان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اشرف یوم الدار فقال انشد کم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ ﷺ قال لا یحِلُّ دَمُ امرءِ الا من ثلث زنی بعد احصان او کفر بعد الاسلام

ترجمہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہرپیغمبر کے لیے رفیق ہےاور میرارفیق یعنی جنت میں عثمان ہے ا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہےاس کی اسنادقوی نہیں ہےاوروہ منقطع بھی ہےاورابن ماجہ نے اسی حدیث کوابوہریرہ سے صحیح اورحسن

besturdubooks.wordpress.com

اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابوداؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن کھڑے ہو کر فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام یعنی اللہ ورسول کی مدد میں گئے ہیں سو میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح کے بعد ان کا حصہ لگایا اور ان کے سوا کسی اور غائب کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ میں ابو امامہ بن کہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے دار کے دن (دار سے مراد وہ گھر ہے جس میں عثمان گھرے ہوئے تھے اور جس میں وہ شہید ہوئے) تابدان میں سے سر نکال کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوائے تین باتوں کے کسی آدمی کا خون حلال نہیں ۱ بیاہ کے بعد کوئی شخص زنا کرے ۲ اسلام کے بعد کوئی کافر ہو جاوے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ ''فی الجنۃ'' مبتداء اور خبر کے درمیان جملہ معترضہ ہے طلحہ کا کلام ہے یا کسی اور راوی کا ہے کہ قرینہ سے کچھ سمجھ کر بیان کیا پھر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا اس کے منافی نہیں ہے کہ بجز حضرت عثمانؓ کے آپ کا اور کوئی رفیق نہ ہو جیسا کہ ابن مسعودؓ سے وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کے لیے اس کے اصحاب میں سے ایک مخصوص ہے اور مخصوص اصحاب میں سے ابوبکر وعمرؓ ہیں ہاں اس سے یہ بات ضرور معلوم ہوئی ہے کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق تھا اور رسول اللہ ﷺ کے کئی رفیق تھے اور اس حدیث کی غرابت اس کی صحت کو منافی نہیں ہے اس لیے کہا گیا کہ اس کی اسناد قوی نہیں ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل کے باب میں قوی ہے اور اس حدیث کی وہ روایت موید ہے جو ابن عساکر نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان ابن عفان ہر نبی کا امت میں ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں (خطیب نے متفق ابن عساکر نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کیا ہے)

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۱۱/ ۲۸۲

۲) جامع الترمذی: ۲/ ۲۱۰

متن

اوقتل نفسا بغیر حق فقتل بہ فواللہ مازنیت فی جاھلیۃ ولا اسلام ولا ارتدت منذبایعت رسول اللہ ﷺ ولا قتلت النفس التی حرم اللہ فبم تقتلو ننی رواہ الترمذی وابن

besturdubooks.wordpress.com

ماجة والنسائی وللدارمی لفظ الحدیث **عن** عبدالرحمن بن خباب قال شهدت النبی ﷺ وهو یحثّ علی جیش العسرة فقام عثمان بن عفان فقال یارسول الله! علیّ مائة بعیر باحلاسها واقتابهافی سبیل الله ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال یا رسول الله!علیّ مائتا بعیر با حلاسها واقتابها فی سبیل الله ثم حضّ علی الجیش فقام عثمٰن فقال علیّ ثلثمائة بعیر با حلاسها واقتابها فی سبیل الله فانارأیت رسول الله ﷺ ینزل علی المنبر وهویقول ماعلی عثمان ما عمل بعد هذه ماعلی عثمان ما عمل بعد هذه رواه الترمذی

ترجمہ

۳۔ کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار ڈالے۔ سو ایسا شخص قتل کیا جا سکتا ہے میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ جاہلیت میں نہ اسلام میں میں نے کبھی زنا نہیں کیا اور جس روز سے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد نہ ہوا اور نہ میں نے اس جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مار ڈالا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے قتل کرتے ہو۔ ! ترمذی میں عبدالرحمٰن بن خباب سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس اس حالت میں حاضر ہوا کہ آپ جیش العسرۃ ۲ (لشکر تبوک) پر خرچ کرنے کے لیے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ یہ سن کر عثمان کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ سو اونٹ ان کی جھولوں اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے ذمہ دو سو اونٹ مع ان کی جھولوں اور کجاووں کے اللہ کے راستہ میں ہیں حضرت ﷺ نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں تین سو اونٹ ان کی جھولوں اور کجاووں سمیت اللہ کے راستے میں دوں گا طلحہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ منبر سے اترتے ہوئے فرماتے تھے عثمان کو کوئی چیز اس نیکی کے بعد ضرر نہ کریگی، دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا (۲)

تحقیقات و تعلیقات

عسرۃ سختی اور تنگی کو کہتے ہیں اور چونکہ اس غزوہ میں مسلمانوں پر بڑی تنگی اور سختی تھی کیونکہ مسلمان تھوڑے تھے اور کفار کی تعداد زیادہ تھی اور مسافت راہ دور دراز تھی۔ گرمی کی شدت اور ایام قحط اور کمی زاد راہ اور سواری کی اور کھانے پینے کی کمی ایسی تھی کہ درختوں کے پتے کھاتے اور اونٹوں کی اوجھ نچوڑ کر منہ تر کرتے تھے غرضیکہ بے سروسامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اس لیے اس کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا۔

۳۔ یعنی ان سو اونٹوں کے علاوہ دو سو اونٹ اور دوں گا یہ مراد نہیں کہ ان سمیت دو سو دوں گا جیسا کہ اس طرف وہم

besturdubooks.wordpress.com

جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ نے چھ سواونٹ اپنے ذمہ لازم کر لیے پہلی بار سو دوسری بار دو سو تیسری بار تین سو اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمانؓ نے ساڑھے نو سو اونٹ دیئے اور ہزار کی گنتی کو پچاس گھوڑوں سے تمام کیا۔

تخریج احادیث

١) مسند احمد بن حنبل، طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۸۹، رواہ نعیم بن حماد فی الفتن و کذافی کنز العمال: ۱۳/ ۵۰

۲) جامع الترمذی: ۲/ ۲۱۱

متن

عن عبدالرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الى النبى ﷺ بالف دينار فى كمه حين جهّز جيش العسرة فنثرها فى حجره فرأيت النبى ﷺ يقلبها فى حجره ويقول ما ضرّ عثمان ما عمل بعداليوم مرتين رواه احمد عن انس بن مالك رضى الله عنه قال لما امر رسول الله ﷺ ببيعة الرضوان كان عثمان بن عفان رسول رسول الله ﷺ الى اهل مكة قال فبايع الناس فقال رسول الله ﷺ ان عثمان فى حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله ﷺ لعثمن خيراً من ايديهم لانفسهم رواه الترمذى عن ثمامة بن حزن القشيرى

ترجمہ

امام احمد عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت آنحضرت ﷺ تبوک کے لشکر کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشرفیاں اپنی آستین میں رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں حضرت محمد ﷺ کی گود میں بکھیر دیا پس میں نبی ﷺ کو دیکھتا تھا کہ آپ ان شرفیوں کو اپنی گود میں اچھالتے اور الٹ پلٹ کر کے فرماتے تھے آج کے دن کے بعد عثمان جو عمل کرینگے ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ (١) دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا تو اس سے پیشتر آنحضرت ﷺ کو مکہ کی طرف بھیج چکے تھے ۳ سو لوگوں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام میں اور اس کے رسول کی مدد کے لیے گئے ہیں پھر حضرت ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا (یہ عثمان کا ہاتھ ہے) پس رسول اللہ ﷺ کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لیے تھا وہ تمام صحابہ کے ہاتھوں سے

besturdubooks.wordpress.com

جو خود ان کیلئے تھے سے بہت بہتر تھا۔ ۵ ترمذی اور نسائی اور دار قطنی میں ثمامہ بن حزن سے

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ ریاض النضرۃ میں عبدالرحمٰن بن عوف کے متعلق لکھا ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس اس حال میں حاضر ہوا کہ عثمان بن عفان جیش العسرۃ میں نوسو اوقیہ سونے کے لائے اخرجہ الحافظ السیوطیؒ اور اس سے اختلاف قول اور تناقض روایت کا وہم ہوتا ہے اور ان میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمانؓ نے چھ سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کے دیئے ہوں جیسا کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر ہزار دینار لائے مسافروں کے اخراجات کے لیے پھر جب اس بات پر مطلع ہوئے کہ یہ مال لشکر کے لیے کافی نہ ہوگا تو اونٹوں میں بھی زیادتی کی کہ ہزار پورے کردیئے اور دیناروں میں بھی زیادتی کی یہاں تک کہ نوسو اوقیہ کی نوبت پہنچی۔

۴۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حدیبیہ سے مکہ مکرمہ بھیجا کہ آپ مع صحابہ کے مکہ مکرمہ میں جائیں اور عمرہ بجالائیں پس اس وقت مشہور ہوگیا کہ مکہ والوں نے حضرت عثمان کو شہید کرڈالا (۵) یعنی اپنا ہاتھ عثمان کے ہاتھ کا نائب بنایا اور حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کو بعض کہتے ہیں کہ وہ ہاتھ جو حضرت عثمان کے ہاتھ کا نائب کیا ہوا تھا وہ بایاں ہاتھ تھا بعض کہتے ہیں کہ دایاں اور یہی صحیح ہے۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی : ۲/۲۱۱، فتح الباری: ۷/۴۴، زرقانی: ۳/۱۶۴، مستدرک: ۳/۱۰۲

۳.۴) جامع الترمذی : ۲/۲۱۱

۵) جامع الترمذی : ۲/۲۱۱

عبداللہ بن سمرۃ رضی اللہ عن طبرانی بروایت عمران بن حصین احمد بروایت عبدالرحمٰن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ (کنز العمال ۱۱/۲۸۱)

متن

قال شهدت الدّارحين اشرف عليهم عثمان فقال :ايتونى بصاحبيكم اللذين أكباكم علىّ قال فجيء بهما كأنهما جملان أو كأنهما حماران قال فأشرف عليهم عثمان فقال انشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله ﷺ قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بير رومة فقال من يشترى بيررومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها فى الجنة فاشتر يتها

besturdubooks.wordpress.com

من صلب مالی فانتم الیوم تمنعو نی ان اشرب منها حتیٰ اشرب من ماء البحر فقالو اللهم نعم فقال انشدکم بالله و الا سلام هل تعلمو ن ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله ﷺ من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی المسجد بخیر له منها فی الجنة فاشتر یتها من صلب مالی وانتم الیوم تمنعو نی ان اصلی فیها رکعتین فقالو اللهم نعم قال انشدکم بالله و الاسلام هل تعلمون انی جهزّت جیش

ترجمہ

روایت ہے کہ میں حضرت عثمان کے گھر میں حاضر ہوا جس وقت وہ ان لوگوں پر جھانکے جنہوں نے ان کے گھر پر گھیرا ڈالا تھا۔ سو حضرت عثمان نے ان سے فرمایا میں تم سے بحق خدا اور اسلام پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ میں بجز بیر رومہ کے اور کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہ تھا۔ سو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کون شخص ہے کہ بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ ڈالے۔ (یعنی اپنی ملکیت سے نکال کر مسلمانوں پر وقف کر دے) ۱ اور یہ خریدنا کوئی دنیاوی غرض سے نہ ہو بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدنے والے کو عوض میں جنت ملیگا سو میں نے اس کنوے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج مجھے اس شیریں پانی پینے سے منع کرتے ہو حتیٰ کہ میں دریا کا شور پانی پیتا ہوں لوگوں نے کہا ہاں ہم اللہ کو شاہد کرتے ہیں کہ تم نے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبوی نماز پڑھنے والوں پر تنگ تھی سو رسول اللہ نے فرمایا کون شخص ہے کہ آل فلاں (۲) کی زمین خرید کر اسے مسجد میں بڑھا دے۔ ۲ اور یہ کسی دنیاوی غرض سے نہ ہو بلکہ بدلے میں اس نیکی اور ثواب ہے کہ خریدنے والے کو جنت میں ملیگا سو میں نے اس زمین کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو۔ حاضرین بولے خداوندا ہم اقرار کرتے ہیں کہ عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی اس کو وقف کر دے اور اپنا ڈول مسلمانوں کے برابر کر لے اور اپنی ملک سے نکال دے اپنے اور اپنے عزیزوں کے لیے مخصوص نہ کرے اس میں وقف سقایات پر بدیہی دلیل ہے اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالے کی ملک سے نکل جاتی ہے۔ (۲) آل فلاں سے انصار کی ایک جماعت مراد ہے کہ مسجد کے قریب رہتی تھی ان کی ملک میں ایک اچھی زمین تھی اگر وہ مسجد میں داخل کی جائے تو مسجد فراخ اور وسیع ہو جائے پس ایک دن حضور

besturdubooks.wordpress.com

اکرم ﷺ نے صحابہ کو ترغیب دی اور فرمایا کہ کوئی ایسا ہے کہ اس زمین کو خرید کر مسجد میں ملا دے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بیس اور پچیس ہزار درہم میں وہ زمین خرید لی رواہ الدارقطنی اور بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں بنائی گئی تھی جس کی چھت کھجوروں کی ٹہنیوں سے پٹی ہوئی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے حضرت ابو بکرؓ نے تو اسے ویسا ہی رہنے دیا اور حضرت عمرؓ نے اس میں زیادتی کی یعنی چوبی ستون نصب کئے پھر حضرت عثمانؓ نے اس میں بہت کچھ اضافہ کیا اور اس کی دیوار پتھروں کی منقش اور ساگوان کی چھت ڈلوائی۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۳۷/۱۳

۲) کنز العمال: ۴۱/۱۳

متن

العسرة من مالی قالوا اللهم نعم قال انشد کم بالله والا سلام هل تعلمون ان رسول الله ﷺ کان علی ثبیر مکة ومعه ابو بکر و عمر وانا فتحرک الجبل حتی تساقطت حجارته بالحضیض فرکضه برجله قال اسکن ثبیر فانما علیک نبی و صدیق و شهید ان قالو ا اللهم نعم قال الله اکبر شهدوالی ورب الکعبة انی شهید ثلثار رواه الترمذی و النسائی والدار قطنی با سانید صحیحة عن مرة بن کعب قال سمعت من رسول الله ﷺ وذکر الفتن فقربها فمر رجل مقنع فی ثوب فقام هذا یومئذٍ علی الهدیٰ فقمت الیه فا ذاهو عثمن بن عفان فا قبلت علیه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح

ترجمہ

کہ میں نے لشکر عسرہ (یعنی لشکر تبوک) کا سامان درست کیا اپنے ذاتی مال سے حاضرین بولے خداوندا ہم اقرار کرتے ہیں کہ عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے کہا میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک پہاڑ پر (جس کا نام ثبیر تھا) تشریف رکھتے تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہاں تک کہ اس کے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے سو آنحضرت ﷺ نے اپنے پاؤں سے پہاڑ کو ٹھکرا کر فرمایا اے ثبیر ٹھیر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں (۱) سامعین نے کہا خداوندا ہم گواہ ہیں کہ عثمان سچ کہتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی کعبہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں یہ کلمہ تین بار فرمایا (۲)

besturdubooks.wordpress.com

ترمذی اور ابن ماجہ میں مرہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہونگے اتنے میں ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت کے پاس سے گذرا حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ کے دن سیدھی راہ پر ہوگا۔ (۳) میں اس شخص کے دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھوں کون ہے سو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے حضرت عثمان کا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ کر کے عرض کیا وہ شخص یہی ہیں آپ نے فرمایا ہاں (۴) ترمذی کہتے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی حقیقی شہید کیونکہ زخم سے قتل کیے گئے ہیں اور ضرب کے اثر سے انتقال کر گئے اور ان شہیدوں سے مراد حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما ہیں مگر یہ حدیث اس بات کو منافی نہیں کہ حضور اکرم ﷺ اور صدیق اکبر حکمی شہید نہ تھے اس لیے کہ ان دونوں صاحبوں کے انتقال کا سبب زہر قدیم کا اثر تھا۔

۳۔ اور اس باب میں ابن عمر، عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہ اس حدیث سے بھی بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمان پاک تھے۔ اور ان کے اعداء اور ان کے قاتلین سب گرفتار ہوئے اور خلیفہ حق پر تھا او وہ سب کے سب باطل پر۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۱، مسند احمد بن حنبل: ۱/۷۴، کنز العمال: ۱۳/۴۶

۲) جامع الترمذی: ۲/۲۱۱، مسند احمد بن حنبل: ۱/۷۴

۳) کنز العمال: ۱۳/۳۱

۴) جامع الترمذی: ۲/۲۱۱، سنن نسائی: ۲/۱۰۹، أشعة اللمعات: ۲/۲۶۸، سنن ابن ماجه: ۱۱

متن

عن عائشة زوج النبی ﷺ ان النبی ﷺ قال یا عثمان! انه لعل الله یقمصک قمیصاً فان ارادوک علی خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذی و ابن ماجةوقال الترمذی فی الحدیث قصة طویلة **عن** عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال ذکر رسول الله ﷺ فتنة فقال یُقتل هذا فیها مظلوما لعثمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسنادا **عن** جابر قال اتی النبی ﷺ بجنازة رجل لیصلّی فلم یصل علیه فقیل یا رسول الله!مار أیناک ترکت

besturdubooks.wordpress.com

الصلوة على احد قبل هذا قال انه كان يبغض عثمان فابغضه الله رواه الترمذى وفى رواية للبخارى من يحفر

ترجمہ

ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمان! شاید خدائے تعالیٰ تمہیں (خلافت کا) خلعت پہنائیگا پھر اگر تمہارے مخالف اس خلعت کو اتارنا چاہیں تو تم ان کے لیے اس خلعت کو نہ اتارنا۔ ترمذی نے کہا اس حدیث میں ایک طویل قصہ نقل کیا گیا ہے۔[1]

ترمذی میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرما کر حضرت عثمان کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ شخص اس فتنہ میں مظلوم مارے جائیں گے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی حیثیت سے غریب ہے۔[2]

ترمذی میں جابر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لیے لایا گیا مگر آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ خدا ہم نے اس سے پہلے کبھی آپ کو نہیں دیکھا کہ کسی پر نماز نہ پڑھی ہو۔ آپ نے فرمایا (نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے) کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا سو اللہ اس سے بغض رکھتا ہے[3] بخاری کی روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بیر (چاہ) رومہ

تحقیقات وتعلیقات

عثمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کا متولی بنالے اور منافقین تیری قمیص اتارنا چاہیں جو تجھے اللہ نے پہنائی ہے سو تو ہرگز نہ اتارنا تین بار یہی فرمایا نعمانؓ نے فرمایا میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی تھی ابن عباس سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ عثمان بن عفان کے پاس آیا اور جب قریب آئے تو آپ نے فرمایا اے عثمان !تم مقتول ہو گے ایسے وقت میں کہ سورۃ البقرۃ پڑھتے ہو گے اور ایک قطرہ خون کا ''فسيكفيكهم الله'' پر گرے گا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کرینگے قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر تمہاری شفاعت قبول کیجائیگی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا عثمان بن عفان۔ (ابن عساکر نے حسن سے مرسلا نقل کیا ہے)

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۱، کنز العمال ۱۳/۳۶، کنز العمال: ۱۱/۲۸۳، سنن ابن ماجه: ۱۱

۲، ۳) جامع الترمذی: ۲/۲۱۲

besturdubooks.wordpress.com

متن

بیر رومة فله الجنة فحفرها عثمان وقال من جهز جیش العسرة فله الجنة فجهزّه عثمان

عن ابی سهلة قال قال لی عثمان یوم الدار انّ رسول الله ﷺ قد عهد الیّ عهدا فانا صابر علیه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح **عن** عثمان بن عبدالله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر وحجّ البیت فرای قوماً جلوساً فقال من هؤلآءِ القوم فقالو ا هؤلآء قریش قال فمن الشیخ فیهم قالو اعبدالله بن عمر قال یا ابن عمر انی سائلک عن شی فحد ثنی هل تعلم انّ عثمان فّر یوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغّیب عن بدر ولم یشهدقال نعم قال تعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان ولم یشهدها قال نعم قال الله اکبر قال ابن عمر

ترجمہ

کھودے اس کے لیے جنت ہے سو حضرت عثمان نے اس کنوے کو کھودا اور فرمایا جو تبوک کے لشکر کا سامان درست کرے اس کے لیے جنت ہے سو عثمان نے اس لشکر کو سامان دیا۔ [۱] ترمذی میں ابو سہلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جس وقت وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور میں اس پر صابر ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (۲)

بخاری میں عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ مصریوں میں سے ایک شخص جو خانہ کعبہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا مکہ میں آیا اور ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے لوگوں نے کہا اکابر قریش میں سے ہیں پھر پوچھا ان میں شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عمر پس اس مصری نے کہا اے ابن عمر میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں اس کا جواب مجھے دے دو۔ کیا تم جانتے ہو کہ عثمان احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے ابن عمر نے کہا ہاں پھر اس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر میں بھی غائب تھے اور وہاں موجود نہ تھے۔ جواب دیا ہاں پھر اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے وہاں بھی موجود نہ تھے ابن عمر نے فرمایا ہاں اس شخص نے خوش ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ ابن عمر نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حاکم میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ نبی

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ آج کی شب میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ روزہ افطار کرنا۔ صبح کو حضرت عثمانؓ روزہ سے تھے اور روزہ ہی کی حالت میں شہید ہوئے۔

۴۔ چونکہ مصری لوگ ہی باعث قتل وحصر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی وجہ سے مصری کو بھی ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمرؓ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے اچھی طرح اس کی تسلی کردی اللہ تعالیٰ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کرے آمین یارب العالمین۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۲۲/۱

۲) جامع الترمذی : ۲۱۲/۲ ،صحیح البخاری : ۳۸۹/۱

متن

تعال ابین لک امافر اره یوم احد فا شهد ان الله عفاعنه وغفر له واما تغیبه عن بدر فانه کانت تحته رقیة بنت رسول الله ﷺ وکانت مریضة فقال له رسول الله ﷺ ان لک اجر رجل ممّن شهد بدرًا وسهمه واما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد أعزّ ببطن مکة من عثمان لبعثه مکانه فبعث رسول الله ﷺ عثمان وکانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکةفقال رسول الله ﷺ بیده الیمنی هذه ید عثمان فضرب بها علی یده فقال هذه لعثمان فقال له ابن عمر اذهب بها الآن معک رواه البخاری عن ابی سهلة مولی عثمان قال جعل النبی ﷺ یُسِرُّ الی عثمان ولون

ترجمہ

آ میں تجھ سے یہ حقیقت حال بیان کروں لیکن ان کا احد کے دن بھاگنا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے معاف کردیا اور ان کا بدر میں غیر حاضر ہونے کا باعث یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رقیہ رسول خدا کی صاحبزادی تھیں اور وہ سخت بیمار تھیں سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اے عثمان (رقیہ کی تیمارداری کرو) اور تمہارے لیے اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اس کا حصہ بھی تمہیں ملیگا۔ اور ان کی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھ کر کنبہ کے اعتبار سے مکہ میں عزت رکھتا تو آنحضرت ﷺ عثمان کے عوض اسے بھیجتے سو حضرت ﷺ نے انہیں مکہ روانہ کیا۔ اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے کے بعد واقع ہوئی۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے

besturdubooks.wordpress.com

اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابوں کو اپنے ساتھ لیجا۔[٢]

ابو سہلہ حضرت عثمان کے مولی سے روایت ہے کہ رسول ﷺ عثمان سے سرگوشی کرتے تھے (یعنی آپ نے ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا اور وہ ضرور فتنہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رنگ

تحقیقات وتعلیقات

١) اور یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز معاف ہو جاتی ہے وہ عیب میں شمار کرنے سے خارج ہے اور ابن عمرؓ کا یہ کہنا گویا اس آیت کی طرف اشارہ ہے: "ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفور رحیم" ۔ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ نے احد کے دن ایک جماعت کو ایک جگہ ٹھیرایا اور حکم فرمایا تھا یہاں سے ہلنا مت پس کافروں کے شکست پاتے ہی مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور بقصد غنیمت اس جگہ کو چھوڑ دیا اور اس وجہ سے جنگ احد کا معاملہ پلٹ گیا سو حق تعالیٰ ان کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے: کہ خدا تعالیٰ نے ان سے اس گناہ کو معاف کیا اور یہ معافی کچھ حضرت عثمانؓ کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھی بلکہ جو کوئی اس تقصیر میں داخل تھا سب سے اللہ تعالیٰ نے عفو فرمایا۔ یعنی اے عثمان تمہارے لئے حاضرین بدر کا دنیا و آخرت میں حکم ہے۔ (بقیہ: آئندہ)

تخریج احادیث

٢) صحیح البخاری : ٥٢٣/٢، جامع الترمذی : ٢١٢/٢

متن

عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ ﷺ عھد الی امرا فانا صابر نفسی علیه عن ابی حبیبة انه دخل الدار و عثمان محصور فیھا و انه سمع ابا ھریرة یستاذن عثمان فی الکلام فاذن له فقام فحمد اللہ و اثنی علیه ثم قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول انکم ستلقون بعدی فتنة و اختلافا اوقال اختلافا وفتنة فقال له قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ! اوما تا مرنا به قال علیکم با لامیر و اصحابه وھو یشیر الی عثمان بذلک رواھما البیھقی فی دلائل النبوة عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنه قال ان رجا لا من اصحاب النبی ﷺ حین تو فی النبی ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

متغیر ہوتا تھا سو جب احد کا دن واقع ہوا میں نے عثمان سے کہا کیا ہم آپ کی طرف سے ہو کر نہ لڑیں انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ رسول خدا نے ایک امر کا مجھ سے عہد لیا ہے اور میں اس پر اپنے نفس کو صبر کر دینے والا ہوں۔[۱] ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں اس وقت آئے کہ عثمان پر گھیرا ڈالا گیا تھا انہوں نے ابو ہریرہؓ کو سنا کہ وہ حضرت عثمان سے کلام کرنے کی اجازت مانگتے تھے آپ نے ابو ہریرہ کو بولنے کی اجازت دی ابو ہریرہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کے بعد کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میرے پیچھے بہت سے فتنوں اور اختلافوں میں پھنسو گے۔ یا رسول خدا ﷺ نے اول اختلاف اور پھر فتنہ کا ذکر کیا سو لوگوں میں سے ایک کہنے والے نے کہا اے رسول خدا اس فتنہ کے وقت ہمارے لیے کون شخص ہوگا (یعنی ہم اس وقت کس کی متابعت کریں) یا اس کہنے والے نے کہا اے رسول خدا اسوقت آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم کو امیر اور اس کے یاروں کی متابعت لازم ہے۔ اور رسول خدا لفظ امیر سے حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرتے تھے[۲] (یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے روایت کی ہیں مسند امام احمد میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے یاروں میں سے چند آدمیوں نے آپ کی وفات کے وقت

تحقیقات وتعلیقات

بقیہ: گزشتہ

کہ بدر سے غائب ہونا ان کے لیے کچھ مضر نہیں اور ان کا بدر سے غائب ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت علیؓ کا تبوک سے کہ ان کو حضور اکرم ونے اہل بیت کی خبر گیری کے لیے چھوڑا تھا لیکن حضرت علیؓ کو مال غنیمت میں سے حصہ ملنا معلوم نہیں ہوتا یعنی حضور اکرم ﷺ کا ان کے لیے حصہ مقرر کرنا معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا حصہ لگایا گیا یا نہیں؟ واللہ اعلم اور حضرت رقیہؓ مدینہ منورہ میں بیمار ہوگئیں تھیں حضور اکرم ﷺ نے ان کی خبر گیری اور تیمارداری کے لیے چھوڑا تھا یہاں تک کہ حضرت رقیہؓ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا اور آپ غزوہ ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور یہ کمال رضامندی کے علامت تھی حضور اکرم ﷺ کی حضرت عثمان سے کہ اولاً آپ نے ایک بیٹی ان کے نکاح میں دی پھر دوسری یعنی ام کلثوم حضرت رقیہؓ کے وفات کے بعد انہیں ذی النورین کہتے ہیں پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں ان سے نکاح کر دیتا اور ریاض النضرۃ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی بناتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی'' یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ بتایا کہ اپنی دونوں پیاری بیٹیوں رقیہ اور ام کلثوم کا عثمان بن عفان سے نکاح کروں اس کے علاوہ اور کئی روایتیں ملا علی قاری نے روایت کیں۔ (بقیہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد : ۳/ ۱۸۸ ،تاریخ الخلفاء : ۱۵۲

۲) مشکوٰۃ المصابیح : ۲/ ۵۶۲

متن

حزنوا علیه حتی کاد بعضهم یوسوس قال عثمان و کنت منهم فبینا انا جالس مرّعلیّ عمر وسلم فلم اشعر به فاشتکی عمر الی ابی بکر ثم اقبلاحتی سلّما علیّ جمیعاً فقال ابو بکر ماحملک علی ان لا تردُّ علی اخیک عمرسلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلی و الله لقد فعلت قال قلت و الله ماشعرت انک مررت ولا سلمت قال ابو بکر صدق عثمان قد شغلک عن ذلک امر "فقلت اجل قال ما هوقلت توفی الله تعالیٰ نبیه قبل ان نسائله عن نجاة هذا الامر قال ابو بکر قد سألته عن ذلک فقمت الیه وقلت بابی انت و امی انت احق بها قال ابو بکر قلت یا رسول الله! ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله ﷺ من قبل منی الکلمة التی عرضت علی عمی فردها فهی له

ترجمہ

آپ پر سخت غم کیا یہاں تک کہ بعضوں نے وسوسہ کیا اور شک میں پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا۔ یعنی مجھے بھی کچھ وسوسہ سا ہو گیا تھا) اور میں انہیں کے پاس اس وقت بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عمر نے آ کر مجھے سلام کیا اور میں ان کے سلام کرنے سے مطلع نہ ہوا چنانچہ حضرت عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابو بکر سے کی پھر وہ دونوں صاحب آئے اور دونوں نے مجھ پر سلام کیا ابو بکر فرمانے لگے (اے عثمان) تمہیں اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا کیا باعث ہوا۔ میں نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا حضرت عمر فرمانے لگے خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا (یعنی مجھے سلام کا جواب نہیں دیا) حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر سے کہا بخدا مجھے آپ کے آنے اور سلام کرنے کی مطلق خبر نہ ہوئی حضرت ابو بکر نے فرمایا عثمان سچ فرماتے ہیں۔ اے عثمان تمہیں کسی بڑے جلیل القدر کام نے اس جواب سے غافل کیا ہو گا میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا وہ کیا تھا میں نے کہا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے اٹھا لیا۔ کہ ہم آپ سے (شیطانی وسوسوں یا دنیا کی محبت یا برے کاموں کے خواہش کی بابت) پوچھیں کہ ان کاموں سے نجات کیونکر ہو گی ابو بکر نے کہا میں حضرت سے اس کو پوچھ چکا ہوں میں یہ سن کر ابو بکر کی طرف کھڑا ہو کر کہنے لگا میرے ماں باپ تم پر سے قربان ہوں بیشک تم ہی اس سوال کے زیادہ لائق تھے پھر ابو بکر فرمانے لگے میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے رسول خدا اس کام سے کیونکر نجات ہو گی حضرت نے فرمایا جس نے

besturdubooks.wordpress.com

مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے میں نے اپنے چچا پر پیش اور اس نے اسے رد کیا (یعنی نہ مانا سو وہی کلمہ اس کے لیے

تحقیقات وتعلیقات

بقیہ گزشتہ

یعنی بجائے عثمانؓ کے لیکن ان کے برابر کوئی عزت والا نہیں پایا یہاں تک کہ بعض صاحبان اپنی جان کے خوف سے نہ گئے اور عذر یہ بیان کیا کہ اے رسول خدا میری قوم میں سے مکہ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میری مدد کرے اور محافظت کے درپے ہو اور میرا ہمدرد و خیر خواہ بن کر مجھے اپنی پناہ میں لے۔ (۱) یعنی مکہ مکرمہ کی طرف تا کہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے گفتگو کریں اور ان کو حضور اکرم ﷺ سے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس جب حضرت عثمانؓ مکہ مکرمہ پہنچے تو ان کا اور ان کے اہل وعیال کا استقبال کیا اور سواری پر اپنے آگے آگے لے چلے۔ اور اپنی پناہ میں لے لیا کہ ان سے کوئی تعرض نہ کرے اور آپ کو خانہ کعبہ کے طواف کرنیکی اجازت دی کہ عمرہ کا طواف کرو حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ حاشا وکلا میں حضور اکرم ﷺ کے بغیر کبھی طواف نہ کرونگا۔

متن

نجاة رواه احمد **عن** حمران مولى عثمان بن عفان رضى الله عنه أخبره انه رأىٰ عثمان بن عفان دعا باناء فافرغ على كفيه ثلث مرار فغسلهما ثم ادخل يمينه فى الاناء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ويديه الى المرفقين ثلث مرارٍ ثم مسح براسه ثم غسل رجليه ثلث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله ﷺ من توضاءَ نحو وضوئى هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه **قال** ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران فلما توضاء عثمان قال لأحدثنكم حديثاً لولا آية ماحدثتكموه سمعت النبى ﷺ يقول لا يتوضا رجل فيحسن وضوءه ويصلى الصلوة الا غفر له مابينه وبين الصلوة حتى يصليها

ترجمہ

نجات ہے۔ بخاری میں حمران حضرت عثمان کے مولیٰ (غلام آزاد) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ پانی کا برتن منگایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈال کر خوب دھویا پھر پانی میں دایاں ہاتھ ڈالا اور کلی کر کے ناک میں پانی دیکر جھاڑا پھر تین دفعہ منہ دھو کر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھوئے پھر سارے سر کا ایک بار مسح کر

besturdubooks.wordpress.com

کے ٹخنوں تک تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے پھر آپ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو میرے اس وضو جیسا وضو کر کے ایسے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت پڑھے کہ انمیں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے یعنی وسوسہ کو جگہ نہ دے تو اس سے پہلے کے اس کے سارے گناہ بخشے جاویں گے۔ ا

ابن شہاب کہتے ہیں کہ لیکن عروہ اس حدیث کو حمران سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے تو فرمانے لگے میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر قرآن مجید میں ایک آیت (کتمان) نہ ہوتی تو میں تمہیں وہ حدیث نہ سناتا (وہ حدیث یہ ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو جو گناہ اس کے اور نماز کے درمیان میں ہوئے ہیں وہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس نماز کو پڑھے۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی جن لوگوں نے قرآن مجید کے احکام کو چھپایا اور جو دلیلیں ہم نے کتاب میں نازل کیں انہیں پوشیدہ کرتے ہیں اس کے بعد ہم نے انہی لوگوں کے واسطے بیان کیا اور ظاہر کر دیا سو یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی انہیں لعنت کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کی اس سے غرض یہ ہے کہ حدیث مذکورہ کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے میں بھی مجھے اور کوئی باعث نہ تھا بجز اس کے کہ مجھے اس آیت نے خوف دلایا اگر قرآن مجید میں یہ آیت نہ ہوتی تو کبھی میں یہ حدیث نہ سناتا اور مرنے تک خفیہ ہی رکھتا مگر اس آیت کے مضمون نے بالکل مجبور کر دیا اس واسطے ظاہر کرتا ہوں اس حدیث سے کمال تحدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اور خوف الٰہی معلوم ہوتا ہے۔

تخریج احادیث

ا) أخرجه ابو يعلى كذافي الكنز : ١/ ٤٧، وابن سعد : ٢/ ٢١٣، صحيح البخاري: ١/ ٢٧

متن

قال عروة الاية:" ان الذين يكتمون ماانزلنا الاية رواه البخارى عن عروة بن الزبير ان عبيد الله بن عدى بن الخيار اخبره ان المسوربن مخرمه وعبدالرحمن بن الاسو دبن عبد يغوث قالا ما يمنعک ان تکلم عثما ن لاخيه الوليد فقد اكثر الناس فيه قال فقصدت لعثمان حين خرج الى الصلو ة قلت ان لى اليک حاجة وهى نصيحة لک قال يا ايها المرء قال ابو عبدالله اراه اعوذبالله منک فانصرفت فرجعت اليهم اذجاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتک فقلت ان الله بعث محمداً ﷺ بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله ﷺ ورأيت هديه وقد اكثر الناس فى شان الوليد قال ادركت رسول الله ﷺ

ترجمہ

عروہ کہتے ہیں وہ آیت جسے عثمان فرماتے تھے یہ ہی: ''ان الذین یکتمون'' الخ (۱) بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے عروہ کو اس بات کی خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبدیغوث نے عبیداللہ سے کہا کہ حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید کی شان میں (تاخیر اقامت حد کی بابت کی) تجھے کلام کرنے سے کون چیز مانع ہے لوگوں نے تو اس کے حق میں بہت کچھ کہا سنا ہے عبیداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا جس وقت وہ نماز کی طرف نکلے میں نے کہا اے امیرالمومنین! مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے، اور اپنی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت آپ کی ہی خیرخواہی ہے حضرت عثمان نے فرمایا اے شخص تجھ سے پناہ ہے، معمر کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عثمان نے یوں فرمایا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عبیداللہ کہتے ہیں میں یہ سن کر پھرا اور ان لوگوں کے طرف لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمان کا قاصد مجھے بلانے آیا سو میں ان کے پاس گیا فرمایا وہ تیری خیرخواہی کیا ہے بیان کر میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب اتاری اور آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کرلیا اور (مدینہ اور حبشہ) کی طرف دو ہجرتیں کیں اور رسول خدا ﷺ کے ساتھ رہ کر ان کی خصلت اور عادت دیکھی حالانکہ لوگوں نے[۲] ولید کے حق میں بہت کچھ کہا ہے سو تمہیں اس پر حد قائم کرنی چاہئے۔) حضرت عثمان نے فرمایا تو نے رسول خدا ﷺ کو پایا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ صحیح مسلم میں ابی ساسان کہتے ہیں کہ جس وقت ولید حضرت عثمان کے پاس آیا میں بھی حاضر تھا اور اس نے فجر کی دو رکعت پڑھ کر کہا کہ میں اور زیادہ پڑھوں گا تو اس پر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے شراب پی ہے حضرت عثمان نے فرمایا اے علی اٹھو اور اس پر حد قائم کرو حضرت علی نے حضرت حسن سے فرمایا اے حسن تم اسے حد مارو مگر انہوں نے حد قائم کرنے سے انکار کیا پھر آپ نے عبداللہ بن جعفر سے فرمایا کہ تم اٹھو اور حد لگاؤ سو انہوں نے کوڑا ہاتھ میں لیا اور مارنا شروع کیا حضرت علی گنتے جاتے تھے حتیٰ کہ جب چالیس تک پہنچے تو حضرت علی نے فرمایا ٹھہر جاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور ان کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے چالیس ہی کوڑے مارے ہیں اور حضرت عمرؓ نے اسی قائم کئے اور یہ سب کے سب سنت ہیں۔

تخریج احادیث

besturdubooks.wordpress.com

۱) صحیح البخاری : ۱/ ۲۸

متن

قلت لاولكن خلص الى من علمه يخلص الى العذراء فى ستر ها قال اما بعد!

فان الله بعث محمد اً ﷺ بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمنت بما بعث به و هاجرت الهجرتين كما قلت وصحبت رسول الله ﷺ وبايعته فوالله ماعصيته ولا غششته حتى توفاه الله عز وجل ثم ابو بكر مثله ثم عمر مثله ثم استخلفت افليس لى من الحق مثل الذى لهم قلت بلى قال فما هذه الا حاديث التى تبلغنى عنكم اما ما ذكرت من شأن الوليد فسناخذفيه بالحق ان شاء الله ثم دعا علياًفامره ان يجلده فجلده ثما نين عن سعيد بن المسيب قال وقعت الفتنة الاولى يعنى مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنة الثانية يعنى الحرة فلم يبق

ترجمہ

میں نے کہا ان کے دیار سے تو مشرف نہیں ہوا لیکن ان کا وہ علم جو کنواری عورتوں کو پردہ میں پہنچا ہے مجھے پہونچتا تھا (یعنی نبی ﷺ کا علم پوشیدہ نہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا کہ پردہ نشین عورتوں کو بھی معلوم تھا تو مجھے باوجود اس پر حریص ہونے کے بدرجہ اولیٰ ہونا چاہئے) یہ سن کر حضرت عثمان نے فرمایا

امابعد! بیشک خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کیا اور جس کتاب کے ساتھ آپ بھیجے گئے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور جیسا کہ تو نے کہا میں نے دو ہجرتیں بھی کیں اور رسول خدا کی صحبت میں بھی رہا پس خدا کی قسم میں نے رسول خدا کی کبھی نافرمانی اور بدخواہی نہیں کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھالیا پھر میں نے ابوبکر کی بھی اسی طرح کبھی نافرمانی اور بدخواہی نہیں کی پھر حضرت عمرؓ کی بھی اسی طرح پھر میں خلیفہ بنایا گیا سو کیا میرا اتنا بھی ان پر حق نہیں ہے جتنا ان کا مجھ پر ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایا تو جو باتیں تمہاری طرف سے مجھے پہنچتی ہیں وہ کیسی ہیں (یعنی تم کہتے ہو عثمان نے ولید پر حد کیوں نہیں قائم کی دیر کا کیا باعث) ہاں تو نے ولید کی بابت جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اس سے انشاء اللہ شرع کا حق لے لینگے یہ کہہ کر حضرت علی کو بلایا اور اسے ۸۰ اسی کوڑے مارنیکا حکم فرمایا چنانچہ وہ اس سزا کو پہنچا۔ بخاری میں سعید بن میسیب سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہوا سو اس وقت ان صحابہ میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے کوئی بھی باقی نہ رہا پھر دوسرا فتنہ حرہ کا واقع ہوا۔ اس وقت ان صحابہ میں سے جو احد میں حاضر ہوئے تھے کوئی

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

عطیہ شاعر نے اس قصہ میں ایک عمدہ نظم بیان کی ہے جس کے بعض اشعار اس طرح ہیں:

شهد الحطية يوم يلقى ربه ۔۔۔ ان الوليد كان احق بالعذر

نادى و قدمت صلاتهم ۔۔۔ لا زيدكم سفها وما يدرى

فاتوا اباوهب ولو اذنوا ۔۔۔ لقرنت بين الشفع والوتر

كفوا عنانك اذجريت ولو ۔۔۔ تركوا عنانك لم تزل تجرى

علامہ مسعودی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے ان لوگوں سے فرمایا جو آپ کے پاس ولید کی شکایت لے کر آئے تھے کہ تمہیں کس چیز سے معلوم ہوا کہ اس نے شراب پی ہے لوگوں نے کہا کہ ایام جاہلیت میں اسے بکثرت شراب پیتے دیکھتے تھے اور وہ اس کا عادی تھا۔

تخریج احادیث

۱) صحيح البخارى: ۲/ ۵۲۲، مسند احمد: ۴/ ۴۲۴

متن

من اصحاب الحديبية احد ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواه البخارى **عن** انس بن مالك رضى الله عنه ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمٰن و كان يغازى اهل الشام فى فتح ارمينية و آذر بيجان مع اهل العراق فافزع حذيفة اختلافهم فى القرائة فقال حذيفة لعثمان يا امير المومنين ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا فى الكتاب اختلاف اليهود والنصارىٰ فارسل عثمٰن الىٰ حفصه ان ارسلى الينا بالصُحُف ننسخها فى المصاحف ثم نردُّها اليك فارسلت بها حفصة الى عثمٰن فامر زيد بن ثابت و عبدالله بن الزبير و سعيد بن العاص و عبدالرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها فى المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلثة اذا اختلفتم انتم و زيدبن ثابت

ترجمہ

بھی باقی نہیں رہا پھر تیسرا فتنہ جو واقع ہوا تو وہ ہمیشہ لوگوں میں رہا اور رفع نہ ہوا اس حال میں کہ انہیں قوت ہو بخاری

besturdubooks.wordpress.com

میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیوں اور عراقیوں کے لیے ارمینیہ (عجم کے شہروں میں سے مشہور شہر کا نام ہے) اور آذر بیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی لڑائی کے واسطے جہاد کا سامان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف قرأت قرآن نے خوف میں ڈالا اس وقت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا اے امیر المومنین اس سے پہلے کہ یہ امت یہود ونصاریٰ جیسا قرآن میں اختلاف۲ کرے کچھ تدارک کریں اور اختلاف سے بچا ئیں تب حضرت عثمان نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا۔ کہ ہمیں اپنے صحیفے بھیجدو کہ ہم ان کی اور مصحفون میں نقل کرا کے تمہارے پاس بھیج دینگے۔ حضرت حفصہؓ نے ان صحیفوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا پھر آپ نے ان چار شخصوں ا۔ زید بن ثابت۔۲۔ عبداللہ بن زبیر۔۳۔ سعید بن عاص۔۴۔ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم فرمایا سوان سب لوگوں نے ان صحیفوں کو اور مصحفون میں نقل کردیا (مگر جب زید بن ثابت اور قریشیوں میں اختلاف پڑا) تو حضرت عثمان نے قریش کی جماعت کو جو زید کے علاوہ تین شخص تھے صاف فرمادیا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں قرآن کے

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ یہود ونصاریٰ کی طرح کہ جس طرح انہوں نے توریت وانجیل میں تغیر وتبدل اور کمی زیادتی کی ہے مبادا قرآن کریم میں اسی قسم کے عوارض لاحق ہوں۔ چنانچہ اس فتنہ کے برپا ہونے سے پہلے کچھ تدبیر کیجیے حضرت حذیفہؓ کے اس کہنے پر حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کیا تو پچاس ہزار افراد جمع ہو گئے پھر حضرت عثمان نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے لوگ آپس میں کہتے ہیں ہماری قرأۃ فلانے کی قرأۃ سے بہتر ہے اور یہ رفتہ رفتہ کفر تک پہنچانے کا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ آپ اس میں کیا مناسب جانتے ہیں فرمایا میں یہ مناسب جانتا ہوں کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کردوں تاکہ آپس کا اختلاف مٹ جائے لوگوں نے کہا کہ یہ بات خوب ہے چنانچہ لوگوں نے ایک مصحف جمع کرنے کا ارادہ کیا اور سارے ملکوں میں اس بات کو شہرت دے دی کہ سب لوگ ایک مصحف پر جمع ہو جائیں۔

متن

فی شیءٍ من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصُّحُف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامرهم بما سواه من القران فی کل صحیفة اومصحف ان یّحرق قال ابن شهاب فاخبرنی خارجه بن زید بن ثابت انه سمع زید بن ثابت قال فقدت ایةمن الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول الله ﷺ یقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزیمة بن ثابت

besturdubooks.wordpress.com

الا نصاری:"من المومنین رجال صدقو اما عاهدو الله علیه" فالحقنا ها فی سورتهافی المصحف رواه البخاری عن شقیق بن سلمة قال دخلت علی ابن مسعود فی مرضه الذی توفی فیه وعنده قوم یذکرون عثمان فقال لهم مهلاً فانکم ان تقتلوه

ترجمہ

کسی چیز میں اختلاف ہوتو اس کوقریش کی زبان کے موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید انہیں کی زبان میں اترا ہے[1] انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کواور قرآنوں میں نقل کرلیا تو حضرت عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے ان کے پاس بھیج دیے اور جو مصاحف ان سے نقل کئے تھے انہیں ہر طرف روانہ کیا اوران کے سوا جس قدر قرآن ہر صحیفے یا مصحف میں تھے سب کوجلانے کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت کے بیٹے خارجہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا کہ جب ہم اور قریش مصحف نقل کررہے تھے تو سورہ احزاب کی ایک آیت جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے کم پائی پس میں نے اس آیت کوتلاش کیا تو خزیمہؓ بن ثابت انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ "من المومنین رجال صدقوا ما عاهدو الله علیه" الخ سو ہم نے اسی صورت میں اسے ملا دیا(۱) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس اس بیماری میں جس میں انہوں نے وفات پائی گیا اوران کے پاس ایک قوم حضرت عثمان کا کچھ ذکر کررہی تھی۔ (عبداللہ بن مسعود کواس سے پیشتر حضرت عثمان سے کچھ رنجیدگی تھی) عبداللہ بن مسعود نے قوم کی یہ گفتگو سن کر فرمایا خبردار اگر تم اسے قتل کروگے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱) قرآن مجید اصل میں تو لغت قریش ہی میں نازل ہوا مگر حضرت کے التماس سے فراخی اور وسعت ہوئی یعنی اس بات کی اجازت کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑھے مگر حضرت عثمانؓ نے بوجہ خوف اختلاف الناس ان لغات کے موقوف کرنے کا حکم فرمایا اور لغت قریش میں پڑھنے کی تاکید کی علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت لوگوں نے لفظ تابوت میں اختلاف کیا زید نے کہا کہ یہ لفظ توبوہ ہے اور لوگوں نے کہا کہ تابوت ہے لوگوں نے حضرت عثمانؓ کی طرف رجوع کیا آپ نے فرمایا اسے "تا" کے ساتھ یعنی تابوت لکھو کیونکہ قریش کی زبان میں یونہی ہے آپ سے جب "لم یتسنّ" کو پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں یہ کہو کہ قریش کی لغت یہ ہے اور ہر اختلاف میں آپ نے ایسا ہی حکم کیا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۲/۷۴۶، البدایة والنهایة: ۷/۲۱۶

besturdubooks.wordpress.com

متن

لا يصيبون مثله **عن** عثمان بن عفان رضي الله عنه انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلاتبكى و تبكى من هذا فقال ان رسول الله ﷺ قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرة فان نجامنه فما بعده يسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال و قال رسول الله ﷺ مارأيت منظرا قط الاوالقبر افظع رواه الترمذى و ابن ماجه وقال الترمذى هذا حديث غريب **عن** سعيد بن عمير قال خطب امير المومنين يعنى على بن ابى طالبؓ يوم بعد ما قتل عثمان فقال بعد حمد الله والصلوة على رسوله محمد ﷺ ايها الناس تدرون مامثلى ومثلكم ومثل عثمان كمثل ثلاثة اثوارٍ كن فى اجمة ثور "ابيض وثور" اسود وثور احمر ومعهم اسدٌ "وكان الاسد لا يقدر عليهم لا جتما عهم

ترجمہ

اس جیسا پھر کسی کو نہ پاؤ گے۔[۱] ترمذی اور ابن ماجہ میں عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ وہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی کسی نے عرض کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں فرمایا رسول خدا ﷺ فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہے سو جس نے قبر سے نجات پائی تو جو چیز اس کے بعد ہے وہ اس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹکارا نہ ہوا تو جو اس کے بعد ہے وہ اس سے بہت سخت ہے عثمان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں کوئی ایسی دیکھنے کی جگہ کبھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بڑی جگہ ہو یعنے قبر سب سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔[۲]

ابونعیم حلیہ میں سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کے قتل کے بعد امیر المومنین علی بن ابیطالب نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول خدا ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا اے لوگوں تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے اور حضرت عثمان کی مثل ان تین بیلوں کی مانند ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل، اور ایک کالا بیل اور ایک سرخ اور ان میں ایک شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے اجتماع اور اتفاق سے ان پر قابو نہ پاتا تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اپنی حضرت عثمانؓ اور جملہ بقیہ صحابہؓ اجتماع اور اتفاق کی تصویر تین بیلوں میں نہایت

besturdubooks.wordpress.com

عمدگی کے ساتھ بیان فرمائی اور اپنے آپ کو لال بیل سے تشبیہ دے کر معہود مضمون کو ثابت کر دیا چنانچہ سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ رہے مجھے ہر طرح کی تقویت اور مضبوطی رہی مگر ان کے قتل ہوتے ہی ضعف نے آگھیرا اور میں نہایت عاجز اور بیکس ہو گیا حضرت عثمان پر جس قدر مجھے زور تھا وہ اب بالکل جاتا رہا اور اس لال بیل کی طرح لقمہ اجل بن گیا پس جس طرح وہ لال بیل پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس روز شیر کا کھاجا سمجھا تھا جس روز ان دونوں بیلوں کا نوالہ ہوا تھا اسی طرح میں نے اپنے آپ کو گرفتار اعداء اسی روز سمجھا تھا جس روز سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور میں بھی تمہیں چھوڑ کر دوسرے جہاں میں سفر کرنیوالا ہوں۔

تخریج احادیث

۲) حیاۃ الصحابہ: ۲/ ۸۴۷ وابو نعیم فی الحلیۃ: ۱/ ۶۱، کتاب الخراج: ۱۵

متن

علیه واتفاقهم فقال الاسد للثور الا سود والا حمرانه لا یدُلُّ الناس علینا الاالثور الا بیض فانه مشهور بالبیاض فلو ترکتمونی اُکُلُهُ فتصفوا الا جمة لنا ونعیش فیها فقالا افعل فاکله ثم لبث مدة وقال للثور الاحمرانه لا یدل الناس علینا الا الثور الاسود بسو ادلو نہ فان لونی ولونک لا یختلفان ولا یشبها ن فان ترکتنی اکله فتصفو الا جمة لی ولک فاکله ثم لبث مدة وقال للثور الا حمر انی اکلک فقال فدعنی اناد ثلثة اصوات قال ناد فصاح: "الا انی اکلت یوم اکل الثور الا بیض قالها ثلثاثم قال علیّ رضی الله عنه الا انی وهنت یوم قتل عثمان قالها ثلاثاً رواه ابو نعیم فی حلیة عن عبدالله بن عباس قال رأیت النبی ﷺ فی المنام علی برذون وعلیه عمامة من نور ویعمم بها وبیده قضیب

ترجمہ

ایک دن اس شیر نے کالے اور لال بیل سے کہا دیکھو ہمارے یہاں ہونے کی بجز سفید بیل کے اور کوئی لوگوں کو خبر نہیں دیتا ہے کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے۔ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں اسے کھا جاؤں پھر یہ جنگل ہمارے لیے خالص ہو جائے گا اور خوب مزے سے اس میں عیش کریں ان دونوں نے کہا کھا لے سو وہ اسے کھا گیا پھر چند روز ٹھہر کر لال بیل سے کہا کہ یار ہمارے یہاں ہونے کی خبر لوگوں کو بجز کالے بیل کے اور کوئی نہیں دیگا کیونکہ وہ سیاہی کے ساتھ معروف ہے اور میرا اور

besturdubooks.wordpress.com

تیرا رنگ تو نہ مختلف ہے نہ مشابہ سو اگر تو مجھے چھوڑ دے تو میں اسے کھا جاؤں پھر تو جنگل میرے اور تیرے لیے صاف ہو جائے گا اس نے کہا اگر یہی بات ہے تو کھالے سو وہ اسے بھی کھا گیا۔ پھر تھوڑی سی مدت کے بعد اس نے لال بیل سے کہا میں تجھے بھی کھاتا ہوں بیل نے کہا اچھا اتنی مہلت دے کہ میں تین آوازیں دے لوں شیر نے کہا اچھا پکار سو اس نے چیخ کر کہا آگاہ ہو میں نے تو اسی دن اپنے آپ کو کھایا ہوا جانا تھا کہ جس دن سفید بیل کھایا گیا۔ یہ کلمہ تین دفعہ اس نے کہا پھر حضرت علی نے فرمایا اے لوگوں خبردار ہو ا عثمان کے قتل کے دن سے میں بالکل ضعیف ہو گیا اور اس کلمہ کو تین بار فرما کر منبر سے اتر آئے ۲ حسین بن عبداللہ۔ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک ترکی گھوڑے پر سوار ہیں اور نورانی عمامہ سر پر رکھے ہوئے ہیں اور اس عمامہ کا شملہ پیچھے چھوڑا ہوا ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں ایک جنت کی

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ امام شعرانی نے طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے۔ اول شب میں سونے اور اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے لوگوں کو بکثرت خطبہ سناتے اور ایک تہبند عدنی موٹی پہنتے اور لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے اور خود گھر میں جا کر سرکہ اور تیل کھاتے اپنے غلام کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور اس کو عیب نہ جانتے اور جب کسی قبر پر گذرتے اس قدر روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی مساکین وفقراء کو اپنا مال تقسیم کیا کرتے اور سب سے زیادہ محبوب آپ کے نزدیک رعیت کے یتیم اور مسکین بچے ہوتے اکثر اوقات محلّہ کے یتیم بچے آتے اور آپ کے کندھوں پر چڑھ چڑھ کر کھیلتے مگر آپ کسی کو منع نہ کرتے اور جب تک وہ سر سے خود نہ اترتے آپ نہ اتارتے۔

تخریج احادیث

۲) البدایہ والنہایہ : ۲/ ۳۸۲، کنز العمال: ۱۳/ ۵۲

متن

من الفردوس فقلت يا رسول الله انى الى روياك بالاشواق واراك مبادراً فالتفت الى وتبسم وقال ان عثمان بن عفان اضحى عندنا فى الجنة ملكا وعروساً وقد دعينا الى وليمته فانا مبادر لذلك رواه حسين بن عبدالله النباء الفقيه عن حسن بن على بن ابى طالب سبط رسول الله وريحانته قال ماكنت لا قاتل بعد رؤيا رأيتها رأيت رسول الله ﷺ واضعا يده على العرش ورأيت ابا بكر واضعا يده على منكب رسول الله ﷺ ورأيت عمر واضعاً يده على منكب ابى بكر ورأيت عثمان واضعاً يده على منكب عمر و رأيت مادونه فقلت ما هذا قال دم عثمان

besturdubooks.wordpress.com

یطلب اللہ بہ رواہ الدیلمی بسند صحیح عن قیس بن عباد قال سمعت علیا یوم الجمل یقول اللھم انی ابرأالیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمن

ترجمہ

عمدہ چھڑی موجود ہے میں نے کہا اے رسول خدا میں تو آپ کو خواب میں دیکھنے کا بہت مشتاق تھا اور اب میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جلدی جلدی تشریف لیے جاتے ہیں آپ نے مجھے مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا عثمان بن عفان کی جنت میں حور سے شادی ہے اور ہم ان کے ولیمہ میں بلائے گئے ہیں اس وجہ سے میں جلدی جلدی جاتا ہوں۔

دیلمی صحیح سند کے ساتھ ساتھ حسن بن علی بن ابی طالب رسول اللہ کے صاحبزادے اور آپ کے ریحانہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اس خواب کے بعد جس میں رسول خدا ﷺ کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا۔ میں نے رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ابوبکر اپنا ہاتھ رسول اللہ کے مونڈے پر رکھے ہوئے تھے اسی طرح حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ ابوبکر کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے تھے پھر عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور اس کے سوا کچھ اور بھی میں نے دیکھا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یہ کیا بات ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جس کا خدا طالب ہے۔ ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جمل کے دن حضرت علی کو یہ فرماتے سنا اے خداوند میں عثمان کے خون سے تیری طرف اپنی بریئت ظاہر کرتا ہوں جس دن عثمان شہید ہوئے میرے ہوش وحواس باختہ تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دو ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ شیخین یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما کو حاصل نہیں ہیں ایک قرآن کریم کا لکھ کر شہر شہر اور بستی بستی پھیلانا تا کہ دنیا سے اختلاف مٹ جائے دوسرے اپنے قتل کیے جانے پر صبر کرنا اور راہ جاناں میں اپنی جان کو خرچ کر دینا اور لوگ کہتے ہیں کہ اول جو شخص قرآن مجید کے لکھنے میں مشرف ہوا وہ حضرت عثمان ہی ہیں چنانچہ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کے ہاتھ پر لوگوں نے تلوار ماری تو آپ نے فرمایا یہ وہ ہاتھ ہے جس نے قرآن مجید لکھا ہے غرضیکہ آپ کے فضائل حد سے زیادہ ہیں جیسے کوئی کہنے والا شاعر کہتا ہے

بسیط ساحت قدر تو باغ پر ثمر است — محیط منبع فضل تو بحر پر گر است

چہ حاجت مداح وقصہ خواندن او — کہ نشر فضل وکمال تو در جہاں سمیر است

besturdubooks.wordpress.com

مکاں مدح نہ تو دل را مقام و منفعت است | محل نقص تو جائز انشیمن ضرر است
ہر کجا کہ رسد رفعت تصور عقل | ہنوز پایہ قدرت ترا ازاں رفیع تر ست

متن

وانکرت نفسی وجاء ونی للبیعة فقلت الا استحی من الله ان ابایع قوما قتلوا رجلا قال له رسول الله ﷺ الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة وانی لاستحی من الله ابایع و عثمان قتل فی الارض لم یدفن بعد فانصر فوا فلما دفن رجع الناس یسئلون البیعة فقلت اللهم انی مشفق مما اقدم علیه ثم جاء ت عزیة فبایعت قال فقالوا امیر المومنین فکانما صدع قلبی رواه ابن السمان عن محمد بن الحنفیته ابن علی بن ابی طالب وریحانته رضی الله عنهما ان علیا قال یوم الجمل لعن الله قتله عثمٰن لعنهم الله فی السهل والجبل عنه ان علیا بلغه ان عائشة تلعن قتلة عثمان فرفع یدیه حتی بهما وجهه فقال انا العن قتلة عثمٰن لعنهم الله فی السهل

ترجمہ

اور میرا دل ان کے قتل کو برا جانتا تھا اور جب لوگ مجھ سے بیعت کرنے آئے میں نے صاف کہہ دیا کہ واللہ مجھ کو ایسی قوم کی بیعت لینے سے (جس نے ایسے شخص یعنی عثمان کو مار ڈالا۔ اور جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ یوں فرمائیں آگاہ ہو کہ میں ایسی آدمی سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں) شرم آتی ہے میں اللہ سے شرماتا ہوں کہ لوگ مجھ سے بیعت کریں اور عثمان بدون دفن یوں ہی پڑے رہیں سو یہ سن کر وہ قوم واپس چلی گئی پس جب کہ عثمان دفن ہو چکے، اور دوسری بار وہ لوگ آئے اور مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے تو میں بولا بار خدایا میں اس سے ڈرتا ہوں جس کی پیش قدمی عثمان پر کی گئی پھر ایک بڑی جماعت نے بزور مجھ سے بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارا۔ اس لفظ کے سنتے ہی میرا دل دکھ گیا اور عثمان کا واقعہ یاد آیا۔[1]

محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ریحانہؓ سے روایت ہے کہ جمل کے دن حضرت علی نے فرمایا جن لوگوں نے حضرت عثمان کو قتل کیا[2] خدا تعالیٰ انہیں نرم زمین اور پہاڑوں میں جہاں کہیں ہوں لعنت کرے اور اپنی رحمت سے دور۔ اور محمد بن الحنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو خبر پہنچی کہ حضرت عائشہ عثمان کے قاتلوں کو لعنت کرتی ہیں اور اس وقت آپ نے بھی دونوں ہاتھ اٹھا کر منہ کے مقابل کیے اور فرمایا میں بھی عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اور دو یا

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں اپنے رفیقوں کے ساتھ شام میں تھا میں نے ایک آدمی کو سنا وہ کہتا تھا کہ واویلاہ من النار میں اس کے پاس گیا جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص دست پا بریدہ نابینا اوندھے منہ پڑا چلا رہا ہے۔ میں نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اے شخص میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو یوم الدار میں حضرت عثمان کے قتل کرنے کو داخل ہوئے تھے جب میں حضرت عثمان کے قریب گیا تھا تو ان کی بیوی مجھے دیکھ کر چلائیں میں نے ان کے ایک طمانچہ مارا حضرت عثمان نے فرمایا: مالک قطع الله یدیک ورجلیک واعمیٰ عینیک وادخلک النار یعنی اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ قطع کرے اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھا کرے اور جلتی آگ میں داخل کرے۔ مجھ اسی وقت ایک سخت لرزہ ہوا وہاں سے جوں توں کر کے بھاگا اور ہاتھ پاؤں کٹ گئے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی صرف آگ باقی رہی ہے عیاذاً باللہ فی الواقع قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو کر مرے۔

تخریج احادیث

ا) البدایة والنهایة :۷/ ۳۸۱

متن

والجبل مرتین اوثلثا **عن** عبدالله بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه وقد ذکر عنده قتل عثمٰن فبکی حتی بل لحیته **عن** جندب قال دخلت علی حذیفة فقال لی ما فعل الرجل یعنی عثمٰن فقلت اراهم قاتلیه ثمه قال ان قتلوه کان فی الجنة وکانوا فی النار الا حادیث الا ربعة رواه ابن السّمان بسند حسن صحیح

ترجمہ

تین دفعہ یوں فرمایا اللہ ان کو لعنت کرے خواہ وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں ہے۔ ا؎ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب حضرت عثمان کے قتل کا تذکرہ ہوا۔ ۲؎ تو وہ یہاں تک کہ روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی جندب کہتے ہیں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا کے عثمان کے ساتھ کیا کیا گیا میں نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ انہیں وہیں قتل کریں گے فرمایا اگر وہ اسے قتل کریں گے تو اس کا کیا بگاڑ ینگے۔ وہ تو جنت میں ہوگا اور اس کے قاتل دوزخ میں۔ ان چاروں اثروں کو ابن السمان نے روایت کیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

فصل

فی قصة البیعة و الا تفاق علی عثمان بن عفان رضی الله عنه و فیه مقتل عمر بن الخطاب رضی الله عنه

عن عمر و بن میمون قال رأیت عمر بن الخطابؓ قبل ان یصاب بایام بالمدینة وقف علی حذیفة بن الیمان و عثمان بن حنیف قال کیف فعلتما اتخافان ان تکونا قد حملتما الارض ما لا تطیق قالا حملنا ها امرا هی له مطیقة

حضرت عثمان کی بیعت اور ان پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چار دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرماتے تھے۔(حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد کی زمین پر بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں سے خراج اور اس زمین پر جزیہ مقرر کریں) تم دونوں نے کیا کیا (کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ تم نے اس زمین پر ایسا بوجھ رکھا ہو جس کے اٹھانیکی وہ طاقت نہیں رکھتے انہوں نے کہا ہم نے ایسے امر کا اس پر بوجھ رکھا ہے جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں یعنی کچھ زائد

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت حضور اکرم ﷺ پہلے ہی فرما چکے تھے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے اصحاب میں سے ایک شخص میرے پاس آئے تا کہ بعض لوگون کی شکایت جو مجھے لاحق ہوئی ہے اس سے بیان کروں لوگوں نے کہا کہ ابوبکر کو بلاویں فرمایا نہیں کہا عمر کو بلادیں فرمایا نہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کیا فرمایا نہیں جب عثمان بن عفان کا نام لیا فرمایا ہاں لوگوں نے انہیں بلایا آپ انہیں گھر کے ایک کونے میں لے گئے اور چپکے چپکے کچھ ایسی باتیں کیں کہ حضرت عثمان ان کے سننے سے رنجیدہ اور کبیدہ خاطر معلوم ہونے لگے ان کا رنگ وگرگوں ہونے لگا اس بھید کو آپ نے کسی سے ظاہر نہ فرمایا یہاں تک کہ جب ان کے مخالفوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا تب فرمایا کہ مجھ سے پیغمبر خدا ﷺ نے عہد لیا ہے کہ اپنے قتل پر صبر کرنا تو میں اب صبر کروں گا اسی طرح اور بہت سے حدیثیں آپ

besturdubooks.wordpress.com

کے شہید ہونے کی خبر دی گئیں جو اپنے موقع پر بیان ہونگی۔

متن

ما فیھا کبیر فضل قال انظر ا ان تکونا حملتما الارض ما لا تطیق قال قالا لا فقال عمر لان سّلمنی الله لا دعن ارامل اهل العراق لا یحتجن الی رجل بعدی ابدا قال فما اتت علیه الا رابعه حتی اصیب قال انی لقائم مابینی وبینه الاعبد الله بن عباس غداة اصیب و کان اذا مر ّبین الصفین قال استو وا حتی اذا لم یر فیهن خللاً تقدّم فکبر وربما قراء بسورة یوسف اوالنحل اونحو ذلک فی الرکعة الا ولی حتی یجتمع الناس فما هو الا ان کبر فسمعته یقول قتلنی او اکلنی الکلب حین طعنه فطار العلج بسکین ذات طرفین لا یمرعلی احد یمیناً ولا شمالاً الا طعنه حتی طعن ثلثة عشر رجلاً مات منهم سبعة فلما رای ذلک رجل من المسلمین طرح علیه برُنساً فلما ظن العلج

ترجمہ

جزیہ ہم نے اس پر مقرر نہیں کیا۔ اس زمین میں کچھ بڑا مال نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا ذرا غور سے دیکھو مبادا تم نے اس زمین پر ایسا بوجھ رکھا ہو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو راوی کہتے ہیں ان دونوں نے وہی جواب دیا جو پہلے کہہ چکے تھے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ مجھے سلامت رکھیگا تو میں عراقیونکی بیوہ عورتوں اور محتاجوں کو ایسے حال میں چھوڑوں گا۔ کہ میرے بعد کسی شخص کے محتاج نہ ہوں راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عمر پر چوتھی رات پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ شہید کئے گئے اور میں صبح کی نماز کے لیے صف میں منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کو آپ شہید ہوئے ہیں مجھ میں اور حضرت عمر میں صرف عبداللہ بن عباس حائل تھے۔ (یعنی میں حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا) حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ نماز کے وقت جب وہ صفوں میں گذرتے تھے تو فرماتے تھے صفیں سیدھی اور برابر کرو یہاں تک کہ جب کسی طرح کا خلل نہ دیکھتے تھے تو آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورہ یوسف یا سورہ نحل یا ان جیسی کوئی اور سورت پڑھتے یہاں تک کہ سب لوگ جماعت میں ملجاتے واپس ابھی آپ نے تکبیر ہی کہی تھی جو میں نے یہ کہتے سنا کہ مجھے کتے نے مار ڈالا یا یوں کہا کہ مجھے کتا کھا گیا اور یہ اس وقت آپ نے فرمایا کہ جب آپ کے (ابولؤلؤ) نے زخم لگایا پس وہ عجمی غلام تو اس تلوار کو لیے ہوئے جس کے دونوں طرف دھاریں تھیں بھاگا اور دائیں بائیں جس پر گذرتا تھا اسے برابر زخمی کرتا چلا جاتا تھا یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں

besturdubooks.wordpress.com

سے سات شخص جان سے جاتے رہے سو جب مسلمانوں میں سے ایک شخص نے یہ حال دیکھا تو اس پر چادر ڈال دی۔ جب اس عجمی غلام نے یہ خیال کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ بعض کتب معتبرہ میں یہ قصہ یوں لکھا ہوا ہے کہ عبداللہ بن سبا ایک مرد یہودی تھا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام قبول کیا تھا یعنی ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر تھا اور کوئی حکم اس کی طبیعت کے خلاف امیر المومنین کی طرف سے صادر ہوا تھا آپ کی طرف سے کیونکہ وہ عداوت رکھتا تھا غرضیکہ وہ یہودی منافق مدینہ سے مصر آیا اور اہالیان مصر کو آپ کی عداوت پر ترغیب دلائی کیونکہ یہ شخص علم توریت اور انجیل پر کمال مہارت رکھتا تھا اس وجہ سے اپنے امور باطلہ کو حق کی صورت میں ظاہر کر کے ان کے دلوں میں بٹھا دیا۔ اور جب کہ اہل مصر بھی عبداللہ بن سعد سے جو حضرت عثمان کے عامل تھے ان سے رنجیدہ تھے اس کی بیہودہ باتوں پر فریفتہ ہو کر اھل مصر حق سے برگشتہ ہو گئے اور مشورہ سے طے کیا کہ لوگوں کو جمع کر کے حج کے بہانے سے مدینہ چلیں اور ان کوفیوں و بصریوں کو نامے لکھیں جو امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ناراض ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب باغی آکر جمع ہو گئے ایک ہزار آدمی مصر کے تھے جن کا سردار غافقی بن حرب العکی تھا پانچ سو بصری تھے جن کا امیر حرقوص بن زہیر سعدی تھا اسی قدر کوفی حضرات بھی تھے مصریوں میں سے جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے امیر ہونے کی خواہش رکھتے تھے حضرت علی کے پاس خفیہ آکر کہنے لگے کہ ہم نے سوچا ہے کہ عثمان کو خلافت سے علیحدہ کر کے آپ کی دولت خلافت اور سایہ عدالت میں زندگی بسر کریں حضرت علی کرم اللہ وجہ یہ سنتے ہی کانپ گئے اور پکار کر فرمایا کہ اے لوگو

(بقیہ برآئندہ)

متن

انہ ماخوذ نحر نفسہ و تناول عمر ید عبدالرحمن بن عوف فقدمہ فمن یلی عمر فقدرای الذی اری و اما نواحی المسجد فانھم لا یدرون غیر انھم قد فقد و ا صوت عمر و ھم یقولون سبحان اللہ سبحان اللہ فصلی بھم عبدالرحمن بن عوف صلوۃ خفیفۃ فلما انصرفوا قال یا ابن عباس انظر من قتلنی فجال ساعۃ ثم جاء فقال غلام المغیرۃ قال الصنع قال نعم قال قاتلہ اللہ لقد امرت بہ معروفاً الحمد للہ الذی لم یجعل میتتی بید رجل ید عی الاسلام قد کنت انت وابوک تحبان ان تکثر العلوج بالمدینۃ وکان العباس اکثر ھم رقیقاً فقال ان شئت فعلت ای

besturdubooks.wordpress.com

ان شئت قتلنا فقال كذبت بعد ما تكلمو ابلسانكم و صلو اقبلتكم و حجو احجكم

ترجمہ

میں پکڑا گیا تو خودکشی کی یہاں حضرت عمر نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ مقدم کیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے پاس تھے انہیں تو یہ حال معلوم تھا۔ اور جیسا میں دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے کونوں اور پچھلی صف میں تھے انہین بجز اس کے اور کچھ خبر نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور (اس خیال سے کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے) سبحان الله سبحان الله کہہ رہے تھے عبدالرحمٰن بن عوف نے انہیں بہت ہلکی سی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو تو مجھے کسی نے قتل کیا ابن عباس تھوڑی دیر میں گشت کر کے آئے اور کہنے لگے (ابولؤلؤ) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اس کاریگر نے کہا ہاں فرمایا اللہ اسے قتل کرے۔ میں نے تو اسے اچھی بات کا حکم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا مدعی نہ تھا۔ اے ابن عباس تم اور تمہارے والدین ان عجمی غلاموں کا مدینہ میں آنا جانا بہت چاہتے تھے اور ابن عبّاس غلاموں پر بہت رحمدل تھے۔ یہ سن کر ابن عباس نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں کروں یعنی اگر تمہاری اجازت ہو تو ہم انہیں قتل کر ڈالیں حضرت عمر نے فرمایا یہ بات تمہاری ٹھیک نہیں انہوں نے تمہاری زبانوں کے ساتھ کلام کیا۔ (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو انہوں نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد ان کا خون حلال نہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

رسول اللہ ﷺ نے ذی حسب اور ذی مروہ پر جن میں سے تم لوگ ہو لعنت کی ہے اس کے بعد بصری جو طلحہ کے طالب تھے اور کوفی جو زبیر کے خواستگار تھے ان کے پاس گئے اور ان سے بھی یہی جواب سنا ابھی تک یہ لوگ مدینہ ہی میں تھے کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی آپ رات کے وقت حضرت علیؓ کے پاس آئے اور فرمانے لگے اب قرابت کا حق بجالاؤ اور ان لوگوں کو جو فتنہ برپا کرنے کے ارادہ سے یہاں آئے ہیں نکال دو حضرت علی نے فرمایا آنجناب میں نے جو کچھ اس سے پہلے عرض کیا تھا اس پر آپ نے عمل نہ کیا اور اپنے چچیرے بھائی مروان اور عبداللہ بن سعد کے قول پر عمل کیا اور یہ فتنہ اپنے سر پر آپ لیا اب اس جماعت کو یہاں سے ایک شرط پر دور کرتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کے کہنے پر عمل نہ کریں حضرت عثمان نے اس کو قبول فرمایا۔ اس وقت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت کو اپنے ہمراہ لے کر اس نابکار جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں مدینہ سے نکال دیا اور یہ شرط کر لی کہ

besturdubooks.wordpress.com

اب سے خود حضرت عثمان اور ان کے عامل تمہاری دلجوئی اور تسلی کریں گے اس کے بعد حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ان آدمیوں کو جس طرح ممکن تھا۔ ہم نے نکال دیا اب آپ منبر پر چڑھ کر لوگوں کے سامنے اپنی اس تقصیر کا اعتراف کریں اور لوگوں کے ساتھ مسلوک ہونے کا وعدہ کریں اور ان کی اچھی طرح تسلی کریں جب یہ باتیں لوگوں میں مشہور ہوں گی تو سب کے دل آپ کی طرف رجوع کریں گے اور دل سے آپ کے تابع ہوں گے ورنہ پھر عنقریب یہ فتنہ یہیں کھڑا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اسکو قبول فرمایا اور تمام اہل مدینہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اپنی بعض تقصیرات کا عذر پیش کیا اور فرمایا میں اپنے دروازہ پر دربان مقرر نہ کرونگا۔ جو شخص آئے میرے پاس آئے (: آئندہ)

متن

فاحتمل الی بیته فانطلقنا معه وکان الناس لم تصبهم مصیبة قبل یومئذٍ فقائل یقول لا باس وقائل یقول اخاف علیه فاتی بنبیذ فشربه فخرج من جوفه ثم اتی بلبن فشرب فخرج من جوفه فعرفوا انه میت فد خلنا علیه وجاء الناس فجعلو ایثنون علیه وجاء رجل شاب فقال ابشریا امیر المومنین ببشری الله لک من صحبة رسول الله ﷺ وقدم فی الاسلام ماقد علمت ثم ولیت فعدلت ثم شهادة قال وددت ان ذلک کفافالا علی ولا لی فلما اد براذا ازاره یمس الارض قال ردو اعلی الغلام قال یا ابن اخی ارفع ثوبک فانه انقی لثوبک واتقی لربک یا عبدالله بن عمر! انظر ماعلیّ

ترجمہ

اس کے بعد حضرت عمر کو ان کے گھر لے گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے اور اس دن سے پہلے لوگوں کو کوئی ایسی مصیبت نہ پہنچی تھی بعض تو انمیں سے کہتے تھے کوئی خوف کی بات نہیں اچھے ہو جائینگے اور بعض کہتے تھے ہمیں اپنا خوف معلوم ہوتا ہے اتنے میں آپ کے پاس نبیذ لائی گئی اسے آپ نے نوش کیا مگر وہ اس وقت زخموں کی راہ سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی پیتے ہی جوں کا توں زخموں سے نکل گیا اس سے لوگ پہنچان گئے کہ انتقال کا وقت قریب ہے پس ہم حضرت عمر کے پاس گئے اور لوگ بھی آئے سو آپ کی تعریفیں اور بھلائیاں یاد کرنے لگے اتنے میں ایک جوان مرد آ کر کہنے لگا اے امیر المومنین تمہیں اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو ایک تو تم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی۔ دوسرے اسلام میں پیش قدمی اور ہمیشگی کی جسے آپ بھی جانتے ہیں پھر آپ نے خلیفہ بن کر انصاف کیا اس سب کے بعد شہادت نصیب ہوئی حضرت عمر نے فرمایا۔ میں اس

besturdubooks.wordpress.com

بات کو دوست رکھتا ہوں کہ یہ سب باتیں برابر سرابر ہوں نہ تو مجھ پر کوئی بوجھ رہے۔ اور نہ میرا کسی پر۔ جب وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلنے لگا تو اس کا تہ بند زمین کو لگتا تھا۔ آپ نے فرمایا اس جوان کو میرے پاس واپس لاؤ جب لوگ اسے آپ کے پاس لائے آپ نے فرمایا اے میرے بھتیجے اپنے کپڑے کو اٹھا کیونکہ اس سے تیرا کپڑا نجاست کی آلودگی سے بہت صاف رہیگا اور تیرے رب کے عذاب سے بہت بچائیگا۔ اس کے بعد فرمایا اے عبداللہ بن عمر دیکھ مجھ پر لوگوں کا کتنا

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ: گذشتہ)

جو شخص چاہے میرے پاس آئے اور اپنی حاجت عرض کرے اور اگر مجھ سے کوئی تقصیر ہو جائے تو اس پر اطلاع دے تا کہ میں اسے دفع کروں اب میں گھر جاتا ہوں تمہارے سردار اور بزرگ خلافت کے امور میں جیسا صواب اور نیک جانیں گے اس کے موافق کیا جاویگا یہ سن کر حضرت علی اٹھے اور فرمانے لگے اے لوگو امیر المومنین کے ذمہ جو کچھ تھا وہ اسے ادا کر چکے اب اس سے زیادہ اور کوئی بات کہنے کے قابل نہیں۔

تخریج احادیث

صحیح البخاری : ۲/ ۵۲۳، ۵۲۴

متن

من الدين فحسبو ه فوجده ستة وثمانين الفااونحو ه قال ان وفى له مال آل عمر فادّه من اموالهم والا فسل فى بنى عدى بن كعب فان لم تف اموالهم فسل فى قريش ولا تعْدُ هم الى غير هم فادعنى هذاالمال انطلق الى عائشة ام المومنين فقل يقرأ عليك عمر السلام ولا تقل "امير المومنين" فانى لست اليوم للمومنين اميرا وقل يستاذن عمر بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه فسلم فا ستاذن ثم دخل عليها فوجدها قاعدة تبكى فقال يقرأعليك عمر بن الخطاب السلام و يستاذن يدفن مع صاحبيه فقالت كنت اريده لنفسى ولأوثرن به اليوم على نفسى فلما اقبل قيل هذا عبدالله بن عمر قد جآ ء قال ارفعو نى فاسنده رجل اليه فقال مالديك قال الذى تحب يا امير المومنين قد اذنت قال الحمد لله ماكان شىء اهم الى من ذلك فاذا

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

لوگوں کا کتنا قرضہ ہے شمار کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار درہم کے آپ قرضدار تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر یہ قرضہ آل عمر کے مال سے پورا ہو جاوے تو ٹھیک ہے، انکے مال سے بھی قرضہ پورا نہ ہو تو قریش سے سوال کرنا اور ان سے ان کے غیر کی طرف تجاوز نہ کرنا میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا (۱) (اب سب سے اہم کام یہ ہے) کہ تو حضرت عائشہ ام المومنین کے پاس جا کر کہہ کہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے ان کے سامنے اب امیر المومنین کا لفظ نہ کہیو کیونکہ آج میں مومنوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں سے آج منقطع ہوئی جاتی ہے میری طرف سے ان سے کہو کہ عمر بن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے (سو عبداللہ بن عمر حضرت عائشہ کے پاس آئے) پھر سلام کر کے اندر آنے کی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بیٹھیں زاروقطار رو رہی ہیں انہوں نے کہا آپ کو عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن ہونکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ جگہ میں نے اپنی قبر کے لیے رکھی تھی مگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب کو اختیار کرتی ہوں (اور برضا ورغبت یہاں مدفون ہونیکی اجازت دیتی ہوں) جب عبداللہ واپس آئے تو لوگوں نے کہا یہ عبداللہ بن عمر آئے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ۔ سو ایک شخص نے اپنے سہارے سے انہیں بٹھا دیا آپ نے عبداللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تیرے پاس کیا ہے (یعنی کیا خبر لایا ہے) کہا اے امیر المومنین جسے آپ دوست رکھتے تھے حضرت عائشہ نے اجازت دیدی فرمایا خدا کا شکر ہے اس سے اہم زیادہ کوئی امر مجھے نہ تھا سو جب میں

تحقیقات وتعلیقات
(بقیہ گذشتہ)

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے فرزند عبداللہ سے فرمایا کہ اے عبداللہ تو اس حق پدری کو جو تیرے ذمہ ثابت ہے اسی وقت میرے قرضہ کا حساب کر کے مجھے بتا کہ کس قدر لوگوں کا قرضدار ہوں عبداللہ نے اسی وقت حساب کیا کاغذوں کی دیکھ بھال کے بعد آ کر کہنے کہ چھیاسی ہزار درہم آپ کو دینے ہیں فرمایا کہ اگر آل عمر میرے مال میں سے یہ قرض ادا کر سکے تو ادا کرادو اور اگر کچھ کمی رہے تو بنی عدی سے جو میرا اصلہ ہے اور ان کے مال سے قرض انجام نہ پائے تو قریش سے چارہ جوئی کرنا اور اس کے بعد ان سے تجاوز نہ کرنا چنانچہ آپ کے دفن کے ایک ہفتہ بعد آپ کے تمام قرضہ کو حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پیش کر دیا اور سب لوگوں کی کوڑی کوڑی چکا ردی اور فرمایا جس کا قرضہ مجھے معلوم نہیں وہ خود آ کر لے لے۔

متن

انا قبضت فاحملونی ثم سلم فقل یستاذن عمر بن الخطاب فاذ اذنت لی فادخلو نی و

besturdubooks.wordpress.com

ان ردتنی فردونی الی مقابر المسلمین وجاء ت ام المومنین حفصة والنساء تسیر معها فلما رأینا ها قمنا فولجت علیه فبکت عنده ساعة وا ستاذن الرجال فولجت داخلاً لهم فسمعنا بکاء ها من الداخل فقال ااوص یا امیر المومنین استخلف قال ما اجد احق بهذا الا مرمن هولاء النفراوالرهط الذین توفی رسول الله ﷺ وهو عنهم راض فسمی علیا و عثمان والزبیر وطلحة وسعدا وعبدالرحمن بن عوف وقال یشهدکم عبدالله بن عمر ولیس له من الامر شیء کهیئة التعزیة له فان اصابت الا مرة سعد اً فهو ذلک والا فلیستعن به ایکم ما امر فانی لم اعز له من عجز ولاخیانة وقال اوصی الخلیفة من بعدی بالمهاجرین الا ولین ان یعرف لهم حقهم ویحفظ لهم حرمتهم واوصیه بالا نصار خیرا الذین

ترجمہ

مرجاؤں تو میری لاش اٹھا کر اے عبداللہ دوبارہ حضرت عائشہ کو سلام کہہ کر عرض کرنا کہ عمر بن الخطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت سے وہ میرے لیے حکم دیدیں تو وہاں داخل کرنا اور اگر منع کر دیں تو مسلمانوں کے مقبروں میں لے جانا (راوی کہتے ہیں) اتنے میں ام المومنین حضرت حفصہؓ تشریف لائیں اور انکے ساتھ چند عورتیں بھی تھیں ہم نے جب انہیں آتے دیکھا تو حضرت عمر کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور وہ حضرت عمر کے پاس آئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں پھر مردوں نے گھر میں آنیکی اجازت مانگی اور حضرت حفصہ اندر کے مکان میں چلی گئیں سو ہم ان کے رونیکی اندر سے آواز سنتے تھے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کچھ وصیت کیجیے اور کسی کو خلیفہ بنایئے فرمایا میں ان چھ شخصوں کے علاوہ جن سے رسول خدا ﷺ مرتے دم تک راضی تھے اس خلافت کے لیے کسی اور کو مستحق زائد نہیں پاتا (پھر آپ نے ان چھ شخصوں کے ترتیب وار نام لیے) علی۔عثمان۔زبیر۔طلحہ۔سعد۔عبدالرحمٰن اور کہا عبداللہ بن عمر بھی تمہاری مجلس میں شریک ہوگا مگر یہ خلافت کے لائق نہیں نہ اس کے لیے یہ ہوسکے ہاں تمہاری تقویت ہے اس سے ہوسکتی ہے پس اگر سعد کو حکومت پہنچی تو فہو المراد ورنہ جونسا تم میں سے امیر بنایا جائے وہ اس (سعد) سے امرِ دین میں مدد چاہے کیونکہ میں نے اسے عجز اور خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا اور فرمایا جو میرے بعد خلیفہ ہوگا میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کے حقوق پہنچانے ان کے آمروں کی حفاظت کرے اسی طرح میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے جگہ پکڑی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

ا۔ یعنی جب میری نعش اٹھا کر لے چلو تو حضرت عائشہ کے دروازہ کے باہر رکھ کر پھر دوسری بار ان سے اجازت لینا کیونکہ شاید ان کی رائے متغیر ہوگئی ہو پھر فرمایا میرا کفن اوسط درجہ کا ہو اس میں کسی قسم کی زیادتی اور غلو نہ کرنا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میری کوئی وقعت ہے اور میں اس کے پاس کچھ مرتبہ رکھتا ہوں تو اس کفن کی حاجت نہیں وہ مجھ کو حُلّے کے ساتھ خود نواز دے گا اور اگر العیاذ باللہ بخلاف اس کے ظہور میں آئے تو کفن کے تکلف سے مجھے کیا عزت مل سکتی ہے اور میری قبر کو بھی متوسط رکھنا کیونکہ اگر خدا مجھ سے راضی ہے تو میری قبر میری بصر کی مقدار کشادہ کر دے گا اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہے تو کتنی ہی کشادہ قبر کیوں نہ ہو وہ ایسی تنگ ہو جائے گی کہ میری ایک ایک پسلی ٹوٹ جائیگی اور جب میرا جنازہ لے کر چلو تو کوئی عورت میرے جنازے کے پیچھے نہ چلے اور میرے عزیز و اقارب اور دوست واحباب میں کوئی مجھ پر نہ روئے نہ کوئی میری مدح کرے کیونکہ مدح کے لائق نہیں ہوں۔

متن

تبوؤا الدار والا یمان من قبلهم ان یقبل من محسنهم وان یعفی عن مسیئهم واوصیه باهل الا مصار خیراً فانهم ردء الا سلام وجباة المال وغیض العدوّوان لا یوخذ منهم الا فضلهم عن رضا هم واوصیه بالاعراب خیرا فانهم اصل العرب ومادة الاسلام ان یوخذ من حواشی اموالهم ویرد علی فقرائهم واوصیه بذمة الله وذمة رسول الله ﷺ ان یوفی لهم بعهد هم وان یقاتل من ورائهم ولا یکلفوا الا طاقتهم فلما قبض خرجنا به فانطلقنا نمشی فسلم عبدالله بن عمر قال یستاذن عمر بن الخطاب قالت ادخلوه فادخل فوضع هنا لک مع صاحبیه فلما فرغ من دفنه اجتمع هؤ لاء الرهط فقال عبدالرحمن اجعلوا امر کم الی ثلثة منکم قال الزبیر قد جعلت امری الی علی فقال طلحة قد جعلت امری الی عثمان و قال سعد قد جعلت امری

ترجمہ

ہجرت گھر میں یعنے مدینے میں اور ایمان میں ان سے پہلے اور وصیت کا یہ مضمون ہے کہ ان کے نیکوں سے بھلائیاں قبول کرے اور ان کے بدوں کے گناہ معاف کرے نیز میں اس شہر والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کی قوت اور مدد کے بازو ہیں اور مال کے جمع کرنے والے اور دشمنوں کو غصے میں ڈالنے والے ہیں اور اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کی حاجت سے زائد جو مال ہیں ان کی رضا سے لیوے اور میں اس خلیفہ کو جنگی لوگوں کے ساتھ بھلائی کی

besturdubooks.wordpress.com

وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کے اصل اور اسلام کا مادہ ہیں نیز یہ کہ ان کے وہ مال جو حاجت سے زیادہ ہیں، لے کر انہی کے فقیروں کو دے اس خلیفہ کو میں یہی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جن کو امن اور پناہ دی ہے ان کا عہد ان کے لیے پورا کرے اور ان کے علاوہ اور لوگوں سے جہاد کرے اور ان کو ان کی طاقت کے موافق تکلیف دے (راوی کہتے ہیں) جب حضرت عمر فوت ہو گئے (۱) تو ہم وہاں سے نکل کر چلے عبداللہ بن عمر نے حضرت عائشہ کو سلام کر کے کہا عمر بن الخطاب آنے کا اذن چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ سو لوگ اندر لے گئے اور ان کے دونوں یاروں کے پاس وہیں رکھ دیا جب دفن سے فراغت پا چکے تو وہ قوم جن میں خلافت دائر تھی جمع ہوئے عبدالرحمٰن نے کہا ہم چھ آدمی اپنی رائے کو اپنے ہی میں سے تین شخصوں کو سونپ دیں زبیر بولے میں نے اپنا اختیار علیؓ کو سونپا طلحہ بولے میرا کام عثمانؓ کی طرف مفوض ہے سعد نے کہا میں نے اپنا اختیار

تحقیقات وتعلیقات

۱) آپ کے انتقال کے قریب حضرت ام کلثوم بنت علی مرتضی زوجہ عمر رونے لگیں اور واعمراہ کہہ کر ایک سرد آہ کھینچی گھر میں جس قدر عورتیں تھیں وہ بھی ان کی موافقت کی وجہ سے زاروقطار روتی تھیں اور آپ کے صفات حمیدہ اور خصال پسندیدہ میں سے ایک ایک وصف گن گن کر بیان کرتی تھیں اور اندرو رنج میں گھٹی جاتی تھی۔

متن

الی عبدالرحمن بن عوف فقال له عبدالرحمن ایکما تبرء من هذا الا مرفنجعله الیه واللـه علیه والا سلام لینظر ن افضلهم فی نفسه فسکت الشیخان فقال عبدالرحمن افتجعلو نه الی والله علی ان لا الو عن افضلکم قالا نعم فا خذ بید احد هما فقال لک قرابة من رسول الله ﷺ والقد م فی الاسلام ما قد علمت فالله علیک لئن امر تک لتعدلن ولئن امرت عثمان لتسمعن و لتطیعن ثم خلا بالا خر فقال له مثل ذلک فلما اخذ المیثاق قال ارفع یدک یا عثمن فبایعه فبایع له علی وولج اهل الدار فبا یعوه رواه البخاری قال العلما ولا یعرف احد تزوج ابنتی نبی غیره ولذلک سمی ذوالنورین فهو من السابقین الاولین واول المهاجرین واحد العشرة المشهودلهم بالجنة واحدالستة الذین توفی

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

عبدالرحمٰن کو سونپا پھر عبدالرحمٰن نے کہا تم دونوں (عثمان وعلی) میں جو شخص اس امر سے بریت ظاہر کرے ہم اس امر کو دوسری طرف مقرر کر دینگے، اللہ اور اسلام اس پر شاہد ہے کہ اپنے اعتقاد میں اپنے سے افضل شخص کو دیکھے اس سے راضی ہو جاوے۔ سو عثمان وعلی دونوں خاموش ہو گئے اس وقت عبدالرحمٰن نے کہا تم مجھے اپنا اختیار دیتے ہو اور خدا مجھ پر شاہد ہے کہ میں تمہارے افضل شخص کے حق میں تصور نہ کرونگا ان دونوں صاحبوں نے کہا ہاں ہم نے اپنا اختیار تمہیں دیدیا۔ پس عبدالرحمٰن نے ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ (یعنی علی رضی اللہ عنہ) کو پکڑ کر کہا تم رسول خدا سے قرابت رکھتے ہو اسلام میں قدیم ہو جو تم ہو جانتے ہو پس خدا تعالیٰ تم پر شاہد ہے کہ اگر میں تمہیں امیر بناؤں تو تم دوادینا اور انصاف کرنا اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو تم اس کی سننا اور اطاعت کرنا پھر دوسرے (عثمان) سے خلوت کر کے وہی باتیں۔ کہیں اور جب دونوں سے عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ سب سے پہلے عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان سے بیعت کی پھر حضرت علی نے پھر گھر والے آئے اور سب نے بیعت کر لی۔ (۱) اہل علم فرماتے ہیں کہ بجز حضرت عثمان کے کوئی دوسرا شخص ایسا معلوم نہیں ہوتا جن کا پیغمبرؐ کی دو صاحبزادیوں سے نکاح ہوا اسی وجہ سے انہیں ذی النورین کہتے ہیں حضرت عثمان سابقین میں سے ایک ہیں جن کے واسطے جنت کی بشارت دی گئی اور ان چھ شخصوں میں سے ایک ہیں جن سے

تحقیقات وتعلیقات

اس کے بعد حضرت حفصہؓ تشریف لائیں اور والد کی یہ کیفیت دیکھ کر بے اختیار رو دیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے عبداللہ مجھے اٹھا کر بٹھا دو کہ حفصہ کے اس رونے کی مجھے تاب نہیں عبداللہ نے اپنے سینہ سے تکیہ دے کر آپ کو بٹھا دیا آپ حضرت حفصہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ اے جان پدر! تجھے خدا کی قسم اب اس کے بعد نہ رونا اور نوحہ کی زبان میں نہ رونا اور اپنے ایمان میں رخنہ نہ پیدا کرنا منہ پیٹنے، بال نوچنے کپڑے پھاڑنے سے اپنی آبرو اللہ کے سامنے ضائع نہ کرنا۔

تخریج احادیث

صحیح البخاری: ۲/ ۵۲۳ تا ۵۲۵

متن

رسول الله ﷺ وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعو القرآن وقال ابن سعد استخلفه رسول الله ﷺ على المدينة فى غزوة ذات الرقاع والى غطفان عن عبدالرحمن قال مارأيت من اصحاب رسول الله ﷺ كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان الا انه كان رجل يهاب الحديث رواه ابن سعد عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم لمنا سك

besturdubooks.wordpress.com

عثمان و بعده ابن عمر رواه ابن سعد عن عبدالله بن عمر ان ابان الجعفی قال تدری لم يسمى ذوالنورين قلت لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي منذخلق الله ادم الى ان تقوم الساعة غير عثمان فلذلک سمی ذوالنورين رواه البيهقی عن الحسن قال انما سمى عثمان ذوالنورين لا نه لا نعلم احداً أغلق

ترجمہ

رسول خدا ﷺ مرنے تک راضی تھے اسی طرح جنہوں نے قرآن جمع کیا ان میں سے ایک ہیں۔(۱) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو غزوہ ذات الرقاع اور غطفان میں مدینہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا (۲) ابن سعد عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے اصحاب رسول اللہ میں سے کسی کو ایسا نہیں دیکھا کہ جب وہ حدیث بیان کرے تو اتم اور احسن الحدیث ہو مگر حضرت عثمان ایک ایسے ہی شخص تھے لیکن وہ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان تمام صحابہ سے حج کے مناسک زیادہ جانتے تھے اور ان کے بعد ابن عمر (۳)

(الف) بیہقی عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابان الجعفی نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذوالنورین کیوں رکھا گیا میں نے کہا نہیں کہا آدمؑ کی پیدائش سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس نے پیغمبر کی دو بیٹیوں کو (یکے بعد دیگرے) جمع کیا ہو اسی واسطے ان کا نام ذوالنورین رکھا گیا (ب) ابونعیم حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کا نام ذوالنورین اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ ان کے سوا کسی کو تم ایسا نہیں جانتے کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں پر اپنا دروازہ بند کیا ہو (یعنی نبی کی دو بیٹیوں سے نکاح کیا ہو) (۴)

تحقیقات وتعلیقات

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ذوالنورین ملقب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سخاوت جاہلیت اور اسلام میں رکھتے تھے بعض کہتے ہیں کہ صیام و قیام کی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا گیا یا اس وجہ سے قیامت کے دن آپ کے دونوں جانب نور چمکیگا۔ جناب قدوۃ المحدثین اسوۃ المذکرین امیر جلال الدین طاب الله ثراه و جعل الجنة مثواه اس لقب کی ایک غریب وجہ بیان فرماتے ہیں کہ نسب کے اعتبار سے آپ دو جہتیں رکھتے تھے ایک والدہ کی طرف سے کیونکہ حضرت عثمانؓ کی والدہ آپ ﷺ کی پھوپھی تھیں جن کا نام اروی تھا اور دوسرا نسب آپ کے والد کی طرف سے کہ ان کا نام ابوالعاص امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھا اور یہاں آ کر ان کا نسب رسول خدا کے نسب سے ملتا ہے اس کے علاوہ اور بھی مختلف اقوال بعض محدثین سے یہاں منقول ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۴۸ (عربی)
۲) تاریخ الخلفاء : ۱۴۸
۳) طبقات ابن سعد: ۱۸۳/۳
۴) تاریخ الخلفاء :۱۴۸

متن

بابه علی ابنتی نبی غیره رواه ابو نعیم عن علی بن ابی طالب انه سئل عن عثمان فقال ذلک یدعی فی الملاء الا علی ذوالنورین کان صهر رسول الله ﷺ فی بنتیه رواه ابن عسا کر قال ابن سعد کان عثمان یکنی فی الجاهلية ابا عمر و فلما کان الاسلام ولدت له رقية عبدالله فا کتنی به وامه اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد المناف وامها حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب بن هاشم توأمة ابی رسول الله ﷺ فام عثمان بنت عمة النبی ﷺ قال ابن اسحق وکان اول الناس اسلامابعد ابی بکروعلی وزید وحارثة

فصل فی صفته

اخرج ابن عسا کر من طرق ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه ابیض مشر با حمرة بوجهه نکتا ت جدری کثیراللحیة

ترجمہ

ابن عساکر کہتے ہیں کہ علیؓ بن ابی طالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ ایسا شخص تھا کہ فرشتوں کی جماعت میں ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا داماد تھا ان کی دو بیٹیوں میں (۱) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت میں ابوعمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور حضرت رقیہ کے ہاں عبداللہ پیدا ہوئے تو ان کی کنیت ابوعبداللہ ہوئی ان کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہے اور ان کی نانی حکیم البیضا بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ اور یہ حکیم البیضا حضرت کے والد عبداللہ کی جڑواں بہنیں ہیں اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی ہوئی۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابوبکر وعلی زید و حارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد

besturdubooks.wordpress.com

سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے۔(۲)

فصل

حضرت عثمان کی صفت میں

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نہ تو بہت پست قد تھے نہ دراز قد میانہ قد کے آدمی تھے ان کا چہرہ بہت خوبصورت سفید سرخی مائل تھا منہ پر چیچک کے دانے۔ ڈاڑھی بہت گھنی تھی۔

تحقیقات وتعلیقات

اگر چہ حلیہ حمیدہ چند روایتوں سے یوں ثابت ہوا ہے کہ آپ کا میانہ قد درازی کی طرف مائل تھا اور آپ کی داڑھی بہت گھنی تھی اور دونوں شانوں میں بہت بعد اور مسافت تھی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کی داڑھی بہت لمبی تھی سر کے گھنے بال تھے صورت کی زیبائی میں یکتا تھے چنانچہ اخبار میں وارد ہے کہ حضرت جبریل امین نے ایک دن رسول اکرم ﷺ سے فرمایا کہ اگر یوسفؑ کی تصویر اور شبیہہ دیکھنا چاہیں تو عثمان پر نظر کیجیے اور آپ کا لباس کبھی ارباب فقر کے مشابہ ہوتا اور کبھی ارباب تجمل کی طرف اپنا ترفع اور عمل ظاہر فرماتے تھے چنانچہ محمود بن لبید سے آپ کی دونوں حالتیں نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ کتاب الفضائل میں مذکور ہیں۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۴۹

۲) تاریخ الخلفاء (عربی) : ۱۴۹ . الاصابة ۴۵۵/۲ مع الاستیعاب، کنز العمال ۶/ ۳۷۳

متن

عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین خدل الساقین طویل الذراعین شعرة قد کساذراعیه جعد الرأس اصلع احسن الناس ثغراجمته اسفل من اذنیه یخضب بالصفرة و کان قد شد اسنانه بالذهب عن عبدالله ابن حزم المازنی قال رأیت عثمان بن عفان فما رأیت قط ذکر اولا انثی احسن وجها منه رواه ابن عساکر عن موسی بن طلحة قال کان عثمان اجمل الناس عن اسامة بن زید قال بعثنی رسول الله ﷺ الی منزل عثمان بصحفة فیها لحم فد خلت

besturdubooks.wordpress.com

فاذا رقیہ جالسة فجعلت مرة انظر الی وجه رقیة ومرة انظر الی وجه عثمان فلما رجعت سالنی النبی ﷺ قال لی دخلت علیهما قلت نعم قال هل رأیت زوجا احسن منهما قلت لا یا رسول الله! رواهما ابن عساکر عن محمد بن ابراهیم بن حارث التیمی قال لما اسلم عثمان بن عفان

ترجمہ

مونڈھوں اور زانوں وغیرہ جوڑوں کی ہڈیاں بڑی تھیں دونوں مونڈھوں میں بڑا فاصلہ تھا دونوں پنڈلیاں گوشت سے پرتھیں باتیں لمبی اپنر اس درجہ بال تھے کہ وہ ان سے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھیں گھونگر والے گھنے بال اور دانت سب لوگوں سے زائد خوبصورت تھے بالوں کے، پٹھے کانوں سے نیچے رہا کرتے تھے آپ نہ۔۔۔۔کا خضاب اکثر کرتے تھے۔آپ نے آپ نے دانت سونے کے تاروں سے باندھ رکھے تھے۔(۱) ابن عساکر عبداللہ بن حزم بازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو دیکھا سو میں نے، کوئی مرد و عورت ان سے خوبصورت زائد کبھی نہیں دیکھا (۲) موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ عثمان سب لوگوں سے زائد خوبصورت تھے۔(۳) ابن عساکر اسامہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے ایک رکابی گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب میں گیا تو حضرت رقیہ بیٹھی تھیں میں کبھی تو حضرت عثمان کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب میں واپس آیا تو حضرت نے مجھ سے پوچھا تو دونوں پر داخل ہوا تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا تو نے کسی شوہر و بی بی کو ان دونوں سے خوبصورت زائد دیکھا ہے کہ میں نے کہا نہیں اے رسول خدا (۴) ابن سعد محمد بن ابراہیم بن الحرب سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان اسلام لائے۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ یوں منقول ہے کہ عثمان وطلحہ ملک شام میں تجارت کی غرض سے تشریف لے گئے تھے جب مکہ مکرمہ میں آئے تو حضرت صدیق اکبر کی معیت میں دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اکرم ﷺ نے قرآن کریم سنایا اور وعدہ کرامت فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں کو توفیق ازلی اسلام سے مشرف فرمایا اسی مجلس میں حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں شام سے ہوتا ہوا آرہا ہوں راستے میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ کوئی غیب سے منادی ندا کرتا ہے کہ اے سونے والو ہوشیار ہو جاؤ محمد ﷺ طوائف انام کو اسلام اور دخولِ دار السلام کی طرف بلاتا ہے جب میں آیا اور آپ کے دولتکدہ

تخریج احادیث

(۱) طبقات ابن سعد ۱۸۲/۳، طبری ۴۴۴/۳، تاریخ الخلفاء: ۱۵۰

besturdubooks.wordpress.com

۲) تاريخ الخلفاء : ۱۵۰
۳) المصدر السابق
۴) المصدر السابق

متن

اخـذه عـمـه الحكم ابن ابى العاص بن امية فأوثقه رباطاً وقال ترغب عن ملة ابائک الى دين محدث والله لا ادعک ابدا حتى تدع ما انت عليه فقال عثمان والله لا ادعه ابدا ولا افارقه فلما راى الحكم صلابته فى دينه تركه رواه ابن سعد عن انس قال اول من هاجر من المسلمين الى الحبشة باهله عثمان بن عفان فقال النبى ﷺ سبحان الله ان عثمان لا ول من هاجر الى الله باهله بعد لوط رواه ابو يعلى الموصلى عن عائشة قالت لمازوج النبى ﷺ ابنته ام كلثوم لعثمان قال لها ان بعلک اشبه الناس بجدک ابراهيم وابيک محمد رواه ابن عدى عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ انا نشبه عثمان بابينا ابراهيم رواه ابن عدى وابن عسا كر

ترجمہ

تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنی آبائی دین سے منہ موڑ کر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ کھولوں گا جب تک تو جس دین پر ہے اسے ترک نہ کرے حضرت عثمانؓ نے فرمایا بخدا میں اس دین کو نہ چھوڑوں گا۔ اور نہ اس سے کبھی جدائی اختیار کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمانؓ کے دین میں وثوق اور سختی دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا[۱]

ابویعلی موصلی اس سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ حبشہ کی طرف جس نے ہجرت کی وہ عثمان ہیں اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے اپنی اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ان سب میں اول عثمان ہیں[۲] ابن عدی اور ابن عسا کر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگوں سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہے۔ ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیم ﷺ کے ساتھ عثمان کو مشابہ پاتے۔

تحقیقات وتعلیقات

besturdubooks.wordpress.com

(بقیہ گذشتہ) پر حاضر ہوا تو اس خواب کو دلیل اور حجت دعویٰ شمار کیا اور اسی نعمت غیر مترقبہ سے سرفراز ہوا

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد : ۱۷۹/۳، ۱۸۰، تاریخ الخلفاء : ۱۵۰

۲) الاصابة ۲۹۸/۴، البداية والنهاية ۱۹۹/۷

۳) تاریخ الخلفاء: ۱۴۹

۴) كنز العمال: ۲۷۹/۱۲

متن

عن ابی عبدالرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم فقال انشدكم بالله ولا انشد الا اصحاب النبی ﷺ الستم تعلمون ان رسول الله قال من جهز جیش العسرة فله الجنة فجهزتهم الستم تعلمون ان رسول الله ﷺ قال من حفر بئر رومة فله الجنة فحفرتها فصدقوه بما قال رواه البخاری **عن** ابی هریرة قال اشتری عثمان الجنة من النبی ﷺ مرتین حیث صفر بئر رومة وحیث جهز جیش العسره رواه ابن عساکر **عن** ابی هریرة ان النبی قال عثمان من اشبه

ترجمہ

؎ بخاری میں ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھر آ گئے تو لوگوں پر جھانک کر فرمایا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور میرا سوال اصحاب رسول خدا سے ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص تبوک کے لشکر کا سامان درست کر دے اس کے لیے جنت ہے میں نے ان کا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ کو (کنویں کا نام ہے) کھودے اس کے لیے جنت ہے سو میں نے اسے کھود دیا سو جو کچھ انہوں نے فرمایا: لوگوں نے سب کی تصدیق کی ۔؎ ابن عساکر ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے رسول خدا سے دو دفعہ جنت خرید کی ایک اس وقت جب رومہ کا کنواں کھدوایا دوسرے اس وقت جب لشکر تبوک کا سامان درست کیا۔؎

ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا عثمان میرے سب یاروں میں میرے خلق کے ساتھ زائد مشابہ ہیں ۔؎

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

عسرۃ کے معنی سختی کے ہیں اور اس کو جیش العسرۃ اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں مسلمان سخت عسرت اور تنگی میں تھے وجہ یہ تھی کہ مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کفار کی تعداد زیادہ تھی اور مسافت بھی دور دراز تھی سخت گرمی اور قحط کا زمانہ، زاد راہ کی کمی، پانی کی تنگی۔ سواری کی قلت اور کھانے کی تکلیف تھی کھانے اور پانی کی ایسی کمی تھی کہ درختوں کے پتے کھاتے اور اونٹوں کے اوجھ نچوڑتے تھے اور خشک لب تر کرتے تھے غرضیکہ بے سروسامان اور تنگی حد سے زیادہ تھی اس وجہ سے اس کا یہ نام رکھا۔ اس جہاد میں حضرت عثمانؓ نے پہلی مرتبہ چھ سواونٹ دوسری بار دوسو اونٹ تیسری بار تین سو اونٹ اپنے ذمہ لیے بعض روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمان نے غزوہ تبوک میں ساڑھے نوسو اونٹ دیئے اس کے علاوہ پانچ سو گھوڑے دیئے اس طرح ہزار کی گنتی پوری کی۔

تخریج احادیث

۱) أخرجه ابن سعد :۳/ ۳۷
۲) البداية والنهاية :۳/ ٦٦
۳) تاريخ الخلفاء : ۱۴۹
۴) صحيح بخاری : ۵۲۲/۱
۵.٦) تاريخ الخلفاء: ۱۵۱

متن

اصحابی خلقا رواه ابن عسا کر عن عصمة بن مالک قال لماماتت بنت رسول الله ﷺ تحت عثمان قال رسول الله ﷺ زوّجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته وما زوجته الابالوحي من الله رواه الطبراني عن علي سمعت رسول الله ﷺ يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة زوجتک واحدة بعد واحدة حتى لايبقى منهن واحدة رواه ابن عسا کر عن زيد بن ثابت سمعت رسول الله ﷺ يقول اتاني عثمان وعندی ملک من الملائكة فقال شهيد تقتله قوم انا نستحی منه رواه ابن عسا کر عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ان الملائكة تستحيى من عثمان كما تستحی فی الله ورسوله رواه ابو يعلى

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

طبرانی میں عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ جب رسول خدا کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کی نکاح میں تھی انتقال کر گئیں تو حضرت نے فرمایا عثمان کا نکاح کرواگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو ان سے نکاح کرتا میں نے عثمان سے نکاح اللہ کی وحی کے سبب سے کیا تھا ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے عثمان کے حق میں فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگر عثمان سے سب کا نکاح کر دیتا۔ یہاں تک کہ ایک بھی انمیں سے باقی نہ رہتی۔[۲] ابن عساکر زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے فرماتے سنا کہ میرے پاس عثمان ایسے وقت آئے کہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس موجود تھا اس فرشتے نے کہا یہ شخص شہید ہوگا ایک قوم اسے قتل کرے گی ہمیں اس شخص سے شرم آتی ہیں۔[۳] ابو یعلی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا بلاشبہ فرشتے عثمان سے ایسی شرم کرتے ہیں جیسے اللہ اور اس کے رسول کے حق میں شرماتے ہیں۔[۴]

فصل فی خلافته و وفاته رضی الله عنه

بویع بالخلافة بعد دفن عمر بثلاث لیال فروی ان الناس کا نوا یجتمعون فی تلک الایام الی عبدالرحمن بن عوف یشاورونه ویناجونه فلا یخلو ابه رجل ذو رأی فیعدل بعثمان احداً فلما جلس عبدالرحمن للمبایعة حمد الله واثنی علیه وقال فی کلامه انی رأیت الناس یابون الا عثمان عن المسور بن مخرمة وفی روایة

حضرت عثمان کی خلافت اور وفات کا بیان

میں حضرت عمرؓ کے دفن کے تین دن بعد آپ کی خلافت پر لوگوں نے بیعت کی۔ منقول ہے کہ لوگ ان دنوں میں عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس آ آ کر جمع ہوتے اور ان سے مشورہ اور سرگوشی کرتے تھے سو کوئی ایسا صاحب رائے ان سے خلوت نہ کرتا تھا کہ عثمانؓ کے مقابلہ میں کسی اور کو برابری دیوے جب عبدالرحمٰن بیعت کرنے کے لیے بیٹھے تو خدا کی حمد وثنا کے بعد اپنے کلام میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ علاوہ عثمان کے سب کی خلافت کا انکار کرتے ہیں ابن عساکر مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبدالرحمٰن نے فرمایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کا نکاح حضرت رقیہ بنت رسول اکرم ﷺ سے تبوک سے پہلے ہوا تھا اور غزوہ بدر کی ایک رات میں انتقال ہوا ان کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی اجازت

besturdubooks.wordpress.com

سے غزوہ بدر میں حاضر نہ ہو سکے اور جس دن ان کو دفن کیا گیا اسی دن فتح کی خوشخبری مدینہ میں پہنچی پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا ان کا انتقال سن ۹ ہجری میں ہوا۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص امتیوں میں معلوم نہیں ہوتا جس نے کسی پیغمبر کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کیا ہو یہی وجہ ہے کہ انہیں ذی النورین کہتے ہیں یہ سابقین اولین۔ اول مہاجرین۔ عشرہ مبشرہ اور ان چھ شخصوں میں سے ہیں جن سے حضور اکرم ﷺ وفات تک راضی رہے۔

تخریج احادیث

۱۔۲۔۳) تاریخ الخلفاء : ۱۵۲، مسند احمد بن حنبل : ۱/ ۷۱

متن

اما بعد! یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان وقال نبایعک علی سنة الله وسنة رسوله و سنة الخلیفتین بعده فبایعه عبدالرحمن و بایعه المهاجرون والانصار رواه ابن عساکر عن انس قال ارسل عمر الی ابی طلحة الانصاری قبل ان یموت بساعة فقال کن فی خمسین فی الانصار مع هولاء النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احب سیجتمعون فی بیت ارقم علی ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم یمضی الیوم الثالث حتی یوثر واحد هم رواه ابن سعد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن عوف کیف بایعتم عثمان و ترکتم علیا فقال ماذنبی قد بدات بعلیّ فقلت ابا یعک علی کتاب الله وسنة رسول الله ﷺ وسیرة ابی بکر و عمر فقال فیما استطعت ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم رواه احمد ویروی ان عبدالرحمن قال لعثمان خلوة ان لم ابا یعک فمن تشیر علیّ قال علِیّ وقال لعلی ان لم ابا یعک فمن تشیر علی قال عثمان ثم

ترجمہ

اما بعد! اے علی میں نے لوگوں میں خوب غور کیا سو میں نے ان میں سے کسی کو ایسا نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو عثمان کے برابر کرے سو تم اپنے جی میں غصے نہ ہونا پھر عثمانؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ہم تم سے اللہ کے طریقے اور اس کے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد

besturdubooks.wordpress.com

دونوں خلیفوں کے طریقے سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ پہلے تو عبدالرحمٰن نے بیعت کی پھر مہاجرین وانصار نے۔[۱] ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے وفات سے تھوڑی دیر پہلے کسی کو ابوطلحہ انصاری کے پاس بھیجا۔ اور فرمایا کہ تم پچاس انصاریوں کو لے کر اس جماعت اصحاب شوریٰ کے ساتھ ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریب ایک گھر میں جمع ہونگے سو تم اپنے یاروں کے ساتھ مل کر اس گھر کے دروازے پر کھڑے رہنا پھر کسی کو اندر جانے کے لیے نہ چھوڑنا۔ (یعنے کسی کو اصحاب شوریٰ کے سوا گھر میں نہ جانے دینا) اور جب تیسرا دن گذر جائے تو جب تک کہ وہ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ نہ بنالیں انہیں بھی مت چھوڑنا۔[۲] امام احمد ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علی کو کیوں چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا اس میں میرا کیا قصور ہے میں نے تو علی ہی سے ابتدا کی تھی ان سے کہا میں آپ سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور ابوبکر وعمر کی خصلت پر بیعت کرتا ہوں انہوں نے جواب دیا جس چیز میں مجھ سے ہو سکے گا پھر میں نے یہی گفتگو عثمان پر پیش کی انہوں نے فرمایا جی ہاں۔[۳] منقول ہے کہ عبدالرحمٰن نے عثمان سے خلوت میں کہا اگر میں تم سے بیعت نہ کروں تو پھر کس کا مجھے اشارہ کروگے فرمایا علیؓ اور علیؓ سے کہا اگر میں تم سے بیعت نہ کروں تو پھر مجھے کس کی طرف اشارہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ عثمانؓ کی طرف

تحقیقات وتعلیقات

حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد دوشنبہ ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ میں دوراتیں باقی رہ گئیں تھیں حضرت عثمانؓ سے بیعت ہوئی ان کے خلیفہ ہوتے ہی محرم ۲۴ھ شروع ہوگیا بعض مورخین فرماتے ہیں کہ بیعت بروز شنبہ غرہ محرم سن مذکور کو ہوئی اور حضرت عمرؓ کو تین دن فن کو ہوئے تھے مختصر میں لکھا ہے کہ جب وفات فاروق کو تیسرا دن ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ باہر تشریف لائے تو ان کے سر پر وہ عمامہ تھا جو حضرت نے باندھا تھا تلوار لگائے ہوئے منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگوں میں نے تم سے جہراً اور سراً؛ پوچھا تھا میں نے تم میں سے کسی کو نہیں پایا کہ ان دوشخصوں کے برابر تم کسی کو جانو علی یا عثمان کو خلیفہ بنانا چاہتے ہو پھر فرمایا اے علی اٹھو حضرت علی اٹھ کر منبر کے نیچے کھڑے ہوگئے اور حضرت عبدالرحمٰن نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ تم مجھ سے بیعت کروگے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکر وعمر کے فعل پر۔ حضرت علی نے فرمایا: "اللھم لا ولکن علی جھدی من ذالک وطاقتی" یہ بات سن کر حضرت علی کا ہاتھ چھوڑ دیا پھر فرمایا (بقیہ: آئندہ)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء للسیوطی: ۱۵۳ (عربی)

۲) المصدر السابق

۳) المصدر السابق

besturdubooks.wordpress.com

متن

دعا سعد افقال: من تشير علی فاما انا وانت فلا نريد هذا فقال عثمان ثم استشار عبدالرحمن الا عيان فرای هو لاء اكثر هم فی عثمان عن محمد بن شهاب الزهری قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبر كيف كان قتل عثمان وما كان شان القوم وشانه ولم خذله اصحاب محمد ﷺ ؟فقال قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذور اقلت كيف كان ذلک قال ان عثمان لما ولی كره ولاية نفر من الصحابة لا ن عثمان كان يحب قومه فولی الناس اثنی عشر سنة وكان كثير اما يولی بنی امية من لم يكن له مع رسول الله ﷺ صحبة فكان يجیء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد عليه الصلواة والسلام وكان عثمان يستعتب فيهم فلا يعز لهم فلما كان فی الست الا واخر استامر بنو عمه فولا هم وما اشرک معهم وامرهم بتقوی الله وولّی عبدالله بن ابی سرح مصر فمكث عليها سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلک من عثمان هنا ة الی عبدالله بن مسعود وابی ذرو عمار بن ياسر

ترجمہ

پھر زبیر کو بلا کر یہ گفتگو بیان کی انہوں نے فرمایا علی یا عثمان پھر عبدالرحمٰن نے سعد کو بلا کر کہا تو مجھے کس کا مشورہ دیتا ہے کیونکہ میں اور تو تو اس حکومت کے خواستگاری نہیں ہیں انہوں نے عثمان کو فرمایا پھر عبدالرحمٰن نے اشراف اور بزرگوں سے مشورہ لیا تو ان کے اکثر لوگوں کو عثمان ہی کی طرف متوجہ دیکھا۔ ابن سعد اور ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن میسّب سے کہا کیا تو مجھے عثمان کی قتل کی خبر دینے والا ہے کہ وہ واقعہ کیونکر ہوا اور اس کا حال اور قوم کی کیا کیفیت تھی اور محمد کے یاروں نے انہیں کیوں رسوا کیا۔ سعید نے جواب دیا کہ عثمان مظلوم مارے گئے اور ان کے قاتل ظالم تھے اور جنہوں نے انہیں فضیحت دی وہ معذور تھے میں نے کہا کیونکر' کہا جب عثمان خلیفہ ہوئے تو ان کی خلافت کو صحابہ کی ایک جماعت نے ناپسند جانا وجہ یہ تھی کہ عثمان اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے وہ پورے بارہ برس لوگوں کے خلیفہ رہے اور اکثر اوقات بنی امیہ میں سے ان لوگوں کو جنہیں رسول خدا کی صحبت نہ ملی تھی عامل اور سردار بناتے تھے ان کی طرف سے وہ لوگ امیر بن کر آتے تھے جنہیں اصحاب محمد ﷺ برا جانتے تھے اور عثمان ان کے حق میں دلجوئی اور رضامندی طلب کرتے تھے۔ مگر انہیں معزول

besturdubooks.wordpress.com

نہ کرتے تھے اور آخر خلافت کے چھٹے برس میں عثمان کے اپنے چچیرے بھائیوں نے حکومت مانگی سو آپ نے انہی کو سردار بنایا اور انکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کا والی مقرر کیا وہ مصریوں پر کئی برس حاکم رہا یہاں تک مصریوں نے اس کے ظلم کی شکایت کی اور فریاد لے کر آئے اور اس سے پہلے عثمان کی طرف سے عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار

تحقیقات وتعلیقات

اے عثمان بن عفان! تم اٹھو وہ اٹھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کا بھی ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تم سے بیعت لیتا ہوں تم کیا میری بیعت کرو گے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل پر انہوں نے فرمایا: ''اللھم نعم'' اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا سر مسجد کی چھت کی طرف اٹھا کر فرمایا: ''اللھم اسمع قد خلعت بانی رقبی من ذالک فی رقبته'' عثمان تب لوگ جوق در جوق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے لگے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ منبر پر اس جگہ پر بیٹھے جہاں حضور اکرم ﷺ بیٹھا کرتے تھے اور حضرت عثمان ان کے نیچے دوسرے درجے میں تھے اور لوگ بیعت کرتے اور چلے جاتے تھے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء للسیوطی (عربی) : ۱۵۴

متن

فکانت بنو هزيل و بنو زهرة فی قلوبهم ما فيها لحال ابن مسعود و كانت بنو غفار واحلافها من غضب ابی ذر فی قلو بهم ما فيها و كانت بنو مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال عمار بن ياسر و كان ابن مسعود و ابو ذر و عمار قدرضوابعثمان بعد وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابی سرح فكتب اليه كتابا يتهدده فيه فابی ابن ابی سرح يقبل مانها ه منه عثمان وضرب بعض من اتاه من قبل عثمان فقتله من اهل مصرعن كان اتی فخرج اهل مصر سبعمائة رجل فنزلو المسجد وشكواالی الصحابة فی مواقيت الصلوة ماصنع ابن ابی سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و ارسلت عائشة اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد وسالوک عزل هذا الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم فی عاملک ودخل عليه

besturdubooks.wordpress.com

علی بن ابی طالب فقال انما یسئلونک رجلا مکان رجل وقد ادعوا قبله دما فاعزله عنهم

ترجمہ

بن یاسر کی نسبت کوئی مکروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبداللہ بن مسعود کی وجہ سے قبیلہ بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلوں میں عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابوذر کی وجہ سے قبیلہ بنی غفار اور انکے ہم عہدوں کے دلوں میں غصہ تھا اور عمار بن یاسر کے باعث بنی مخزوم غصہ میں تھے مگر ابن مسعود اور ابوذر اور عمار عثمان سے راضی ہو چکے تھے (غرضیکہ) جب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپ نے اس کو ایک فرمان تہدیدی لکھا مگر جن چیزوں سے عثمانؓ نے انہیں منع کیا تھا وہ اس نے نہ قبول کیں اور جو لوگ عثمان کی طرف سے آئے ان میں سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا۔ مصریوں میں سے سات سو آدمی آئے اور مسجد میں اتر کر ابن ابی سرح کے ظلموں کے اور جو اس نے ان کے ساتھ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے شکایتیں کیں یہ سن کر طلحہ بن عبیداللہ کھڑے ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اوپر سے حضرت عائشہ نے عثمان کے پاس کسی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تمہارے پاس اصحاب محمد ﷺ آئے تھے اور اس شخص کے معزول کرنے کی درخواست کی تھی تم نے انکار کیا سو اس نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل سے انکا انصاف دلاؤ۔ اتنے میں علی بن ابی طالبؓ آئے اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کے عوض قصاص میں ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اس کی طرف سے خون کا دعویٰ لائے ہیں سو آپ ان میں فیصلہ کیجیے اور اسے حکومت سے معزول کیجیے۔

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ حافظ سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ ۳۵ھ میں شہید کئے گئے علامہ زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی نے بارہ سال خلافت کی شروع کے چھ سال میں لوگوں کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوئی بلکہ قریش میں حضرت عمرؓ سے بھی زیادہ محبوب سمجھے گئے کیونکہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں ذرا سختی تھی چھ برس کے بعد حضرت عثمان بہت ہی نرم ہو گئے اور اپنے اعزہ اور اقرباء کو عامل بنانا شروع کر دیا اور مروان عامل افریقہ کو ملک کا خمس معاف کر دیا اور اپنے اقرباء کو بیت المال سے مال دیدیا اور اس میں آپ نے یہ تاویل فرمائی کہ گو کہ حضرت عمر و حضرت ابوبکرؓ کو بھی جائز تھا مگر انہوں نے نہیں کیا اور خداوند تعالیٰ کے حکم کے موافق صلہ رحمی کرتا ہوں اس سے لوگوں میں شورش پیدا ہوگئی۔ اخرجہ ابن سعد (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۶) عربی مطبع میر محمد کتب خانہ۔ کراچی

متن

واقض بینهم فان وجب علیه حق فانصفهم فیه فقال لهم اختاروا رجلا نولیه علیکم مکانه

besturdubooks.wordpress.com

فاشار الناس عليه بمحمد بن ابی بكر فقالو استعمل علينا محمد بن ابی بكر فكتب عهده وولاة وخرج معهم عدد من المهاجرين والانصار ينظرون فيمابين اهل مصر و ابن ابی سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان على مسيرة ثلاث من المدينة اذاهم بغلام اسود على بعير يخبط البعير خبطا كانه رجل يطلب اويطلب فقال له اصحاب محمد عليه الصلوٰة والسلام ماقصتک وما شانک كانک هارب اوطالب فقال لهم انا غلام امير المومنين وجهتى الى عامل مصر فقال رجل هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد وا خبر بامره محمد بن ابی بكر فبعث فی طلبه رجلا فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت فاقبل مرة يقول انا غلام امير المومنين ومرة يقول انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال له محمد الیٰ من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا قال برسالة قال معک كتاب قال لا ففتشو افلم يجدوا كتابا وكانت معه

ترجمہ

اگر واقع میں اس پران کا حق واجب ہےتو اس سے انکا انصاف دلائے حضرت عثمان نے فرمایا تم ایک شخص کو پسند کر لو کہ میں اس کی جگہ اسے عامل بناؤں سو لوگوں نے حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کی طرف اشارہ کیا اور کہا محمد بن ابی بکر کو ہم پر والی مقرر کیجیے عثمان رضی اللہ عنہ نے مصر کی ولایت انہیں دے دی اور ان کے نام پر فرمان لکھ دیا۔ ان کے ساتھ کئی مہاجرین وانصار بھی اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی سرح کے درمیان جو معاملہ ہے نظر انداز کریں اور پس محمد اور ان کے ساتھی نکلے جب مدینہ سے تین منزل دور نکل گئے تو ایک حبشی غلام اونٹ بھگائے ہوئے آپہنچا۔ گویا کہ وہ کسی کو ڈھونڈتا ہے بھاگا ہوا ہے۔ کہ اسے کوئی ڈھونڈتا ہے سو اس سے محمد کے یاروں نے فرمایا تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھاگا ہوا ہے یا کسی کو ڈھونڈتا ہے اس نے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں انہوں نے مجھے مصر کے عامل کی طرف بھیجا ہے کسی نے کہا مصر کے عامل یہ ہیں کہا میں انہیں نہیں ڈھونڈتا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اس کی خبر دی آپ نے اس کی طلب میں ایک شخص کو بھیجا اور وہ اسے پکڑ کر محمد کے پاس لے آیا انہوں نے فرمایا تو کس کا غلام ہے سو کبھی تو اس نے کہا: امیر المومنین عثمان بن عثمان کا غلام ہوں اور کبھی کہتا تھا کہ مروان کا غلام ہوں یہاں تک کہ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمانؓ کا غلام ہے یہ تو محمد نے اس سے پوچھا کہ تو کس کی طرف بھیجا گیا ہے کہا مصر کے سردار کیطرف فرمایا کس چیز کے ساتھ کہا قاصدی کے ساتھ فرمایا تیرے پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کی تلاشی لی اور کوئی خط وغیرہ اس کے پاس نہ پایا۔ اور اس کے پاس پانی کی ایک

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ جب اہل مصر نے عبداللہ بن ابی سرح کی مدینہ والوں سے شکایت کی تو ان میں سے اکثر کو قید کر دیا گیا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا اس وقت سات سو افراد اہل مصر مدینہ میں آئے اور اکابرین مہاجرین وانصار سے اس کی شکایت کی کہ ہمارا مقصود عبداللہ بن ابی سرح کو معزول کرنا ہے اور اس خون ناحق کا قصاص دلوانا چاہیئے یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر آپ عبداللہ کو مصر کی ولایت سے معزول نہ کرینگے اور اس کے بجائے کسی مصلح اور نیکو کار آدمی کو مقرر نہ کرینگے۔ اور اس خون ناحق کی انصاف کے ساتھ معلومات نہ نکالیں گے۔ تو ضروری ہے کہ ایک عظیم فتنہ اور تلاطم پیدا ہو جائیگا۔ اسی طرح حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ نے بھی حضرت عثمانؓ سے بالمشافہ یہ بات کہی تو حضرت عثمانؓ فرمانے لگے تم لوگ جس کو پسند کرتے ہو میں اسے مقرر کر دیتا ہوں چنانچہ سب نے محمد بن ابی بکر کو پسند کیا چنانچہ ریاست مصر کا فرمان ان کے نام لکھ کر انکو مصر روانہ کیا ان کے ساتھ ایک مہاجرین وانصار کی جماعت بھی گئی تا کہ محمد بن ابی بکر اتفاق رائے سے مصریوں اور عبداللہ بن ابی سرح میں فیصلہ کریں اور ان کے دعوے خون کا عدالت سے فیصلہ کریں جب یہ لوگ مدینہ منورہ سے تین منزل دور چلے گئے تو راستے میں ایک حبشی غلام

متن

اداوة قد يبست فيها شي يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقو الا داوة فا ذا فيها كتاب من عثمان الى ابن ابى سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضرهم فاذا فيه اذا اتاك محمد وفلان وفلان فاحتل فى قتلهم وابطل كتابه وقر على عملك حتي ياتيك رأيي واجلس من يجى ء الى يتظلم منك لياتيك رأيي فى ذلك انشاء الله تعالىٰ فلما قرأ واالكتاب فزعوا وازمعوا ورجعواالى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير وعليا وسعد اومن كان من اصحاب محمد ﷺ فضواالكتاب بحضرتهم واخبروهم بقصة الغلام واقرأهم الكتاب فلم يبق احد من اهل المدينة الاحنق على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لا بن مسعو دوابى ذرالغفارى وعمار بن ياسر حنقا وغيظا وقام اصحاب محمد ﷺ فلحقوا بمنا زلهم ما منهم احدالاوهو مغتم لما قرأواالكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

خشک چھاگل تھی جسمیں کوئی چیز ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ہر چند کہ لوگوں نے اسے ہلایا تا کہ اس میں سے کچھ نکلے مگر کچھ نہ نکلا پس لوگوں نے اس چھاگل کو پھاڑ ڈالا اس میں ایک خط تھا جو عثمانؓ کی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا۔ برآمد ہوا یہ دیکھ کر محمد نے اپنے ساتھیوں مہاجرین وانصار کو جمع کر کے ان کے سامنے اس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تیرے پاس محمد اور فلاں فلاں شخص پہنچے تو ان کے قتل میں حیلہ کرنا اور اس خط کو جوان کے ہمراہ ہے باطل سمجھنا اور جب تک اور کوئی میری رائے تیرے پاس نہ پہنچے اپنے عمل پر ٹھہرے رہنا اور جو لوگ تیری فریاد میرے پاس لائے ہیں انہیں ایک مدت تک قید رکھنا اسکے بعد عقب میں انشاءاللہ تعالیٰ میرا دوسرا خط تیرے پاس پہنچے گا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو سب کے سب گھبرا گئے۔ اور رعب میں آ کر مدینہ واپس آئے محمد نے اس خط پر ان لوگوں کی مہریں جو ان کے ہمراہ سفر میں تھے لگوالی تھیں اور انہیں میں سے وہ خط ایک شخص کے حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ میں آتے ہی طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد ﷺ تھے سب کو جمع کر کے ان کے سامنے خط کی مہریں توڑیں اور غلام کے سارے قصہ اور ان کے خط پڑھنے کی خبر دی پس مدینہ والوں میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ نہ ہو اور جو لوگ عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ تھے ان کے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث ٹھہری اور وہ سب کے سب رسول خدا کے یار تھے اس کے بعد وہ اپنے اپنے ٹھکانے پر چلے گئے اس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک شخص مغموم تھا یہاں عثمانؓ پر لوگوں نے گھیرا ڈالا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

سے جو اونٹ پر سوار تھا ملاقات ہوئی اس کے پاس ایک خط تھا جسمیں لکھا تھا کہ محمد بن ابی بکر جب پہنچیں تو ان کو فوراً قتل کر ڈالنا اور جو فرمان اسے لکھ کر دیا گیا ہے اس کا کچھ اعتبار نہ کرنا اور جو آدمی وہاں شکایت لائے انہیں اچھی طرح سزا دینا تا کہ آئندہ تیری شکایت کرنے کی کسی کو جرات نہ ہو پس ان لوگوں نے اس غلام کو گرفتار کر لیا اور واپس مدینہ منورہ آئے اور اس خط کو کبار صحابہ کے سامنے کھول کر پڑھا حضرت علی ایک بڑی جماعت کو اپنے ساتھ لے کر حضرت عثمانؓ کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا یہ آپ کا غلام ہے فرمایا ہاں کہا یہ اونٹ بھی آپ کا ہے۔ فرمایا ہاں کہاں یہ خط آپ نے لکھا ہے حضرت عثمانؓ نے قسم کھا کر فرمایا اس خط کی مجھے خبر نہیں حاضرین نے قسم کی وجہ سے آپ کی تصدیق کر لی اور کہا اچھا مروان کو ہمیں دید یجیے تا کہ ہم اس سے اس بات کی تحقیق کر لیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں اسے تمہارے حوالہ نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے کہ تم اسے قتل کر ڈالو اور شاید وہ اس کی خبر نہ رکھتا ہو کسی اور نے یہ خط دشمنی کی وجہ سے لکھ دیا ہو اور میرے کو اطلاع دیئے بغیر مہر لگا کر غلام کو دیدیا ہو

besturdubooks.wordpress.com

مروان کہہ رہا تھا کہ اگر اس غلام کو خط دے کر میں بھیجتا تو دریا کے راستے سے بھیجتا تا کہ وہ ان سے بہت جلد اور آگے پہنچتا اور راستے میں ان سے ملاقات نہ کرتا غرضیکہ ان باتوں سے صحابہ میں رنجش پیدا ہوگئی اور کبیدہ خاطر اس مجلس سے باہر آئے۔

(بقیہ آئندہ)

متن

محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیر هم فلما رای ذلک علی بعث الی طلحة والزبیر وسعد وعمار و نفر من الصحابة کلهم بدری ثم دخل علی عثمان و معه الکتاب و الغلام والبعیر فقال له علی هذا الغلام غلامک ؟قال نعم قال والبعیر بعیرک قال نعم قال فانت کتبت هذا الکتاب قال لا و حلف بالله ما کتبت هذا الکتاب و لا امرت به و لا علم لی به قال له علی فالخاتم خاتمک قال نعم قال کیف تخرج غلامک ببعیرک بکتاب علیه خاتمک لاتعلم به فحلف بالله ماکتبت هذا الکتاب و لا امرت به و لا وجهت هذا الغلام الی مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشکوا فی امر عثمان وسالوه ان یدفع الیهم مروان فابی وکان مروان عنده فی الدار فخرج اصحاب محمد علیه الصلوة والسلام من عنده غضبانا وشکوافی امره وعلمواان عثمان لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوایبرأ عثمان من قلو بنا الا ان یدفع الینا مروان حتی نبحثه ونعرف حال الکتاب وکیف یا مر

ترجمہ

اور محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیرہ کو عثمان پر چڑھالائے پس جب علیؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمار اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سب کے سب بدری تھے کسی کو بھیجا پھر اس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتھ لے کر عثمان کے پاس آئے اور حضرت علی نے عثمانؓ سے کہا کہ یہ غلام تمہارا غلام ہے جواب میں فرمایا ہاں علیؓ نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے جواب دیا ہاں فرمایا کیا تم ہی نے یہ خط لکھا ہے عثمانؓ نے فرمایا نہیں اور قسم کھا کر فرمایا نہ میں نے خط لکھا نہ میں نے اس کا کسی کو حکم کیا نہ مجھے اس کا کچھ علم ہے حضرت علیؓ نے فرمایا یہ مہر تو آپ ہی کی ہے فرمایا ہاں مہر تو میری ہی ہے علیؓ نے فرمایا اچھا تمہارا غلام اونٹ لے کر کیونکر نکلا اور یہ خط جس پر تمہاری مہر ہے اور جس کا تمہیں علم نہیں کہاں سے آیا عثمان نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ نہ میں نے یہ خط لکھا ہے اور نہ اس کے لکھنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام کو مصر کی طرف میں نے بھیجا۔لیکن

besturdubooks.wordpress.com

جب لوگوں نے خط پہنچا نا تو مروان کا خط معلوم ہوا لوگوں کو امر عثمان میں شک سا پڑ گیا اور ان سے سوال کیا کہ مروان کو ہمیں دیدیا جاوے مگر عثمانؓ نے انکار کیا اور اسوقت مروان عثمانؓ کے پاس گھر میں موجود تھا سو اصحاب محمد ﷺ غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے اور عثمانؓ کے کام میں شک کرنے لگے۔ گو عموماً لوگوں نے جان لیا کہ عثمانؓ جھوٹی قسم کبھی نہ کھائیں گے۔ مگر ایک قوم نے کہا کہ جب تک عثمانؓ مروان کو ہمیں سونپ نہ دینگے ہمارے دلوں سے کبھی بری نہ ہوں گے۔ ہم مروان سے اس کا کھوج لگائیں خط کا حال معلوم کریں۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

رفتہ رفتہ یہ خبر تمام اطراف وجوانب میں پھیل گئی اور جو سنتا تھا مروان کی حمایت کو پسند نہ کرتا تھا جب کوفہ اور مصر کے فتنہ انگیزوں نے یہ خبر سنی تو ایک جماعتِ کثیر کو ورغلا کر مدینہ میں لائے اور بنی تیم کے قبیلہ سے محمد بن ابی بکر کی معاونت پر کمر باندھی ان حضرات کو پہلے ہی عبداللہ بن مسعود، ابوذر غفاری اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو بھی حضرت عثمانؓ سے رنجش اور ناچاقی تھی وہ تو ختم ہوگئی لیکن ان چاروں قبیلوں نے باہم اتفاق کر کے حضرت عثمانؓ کے گھر کو گھیر لیا اور چالیس انتالیس روز یا پورے دو مہینے علی الاختلاف وہاں بیٹھے رہے۔

متن

بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق فان يكن عثمان كتبه عزلنا ه وان يكن مروان كتبه على لسان عثمان نظر نا ما يكون منافى امر مروان ولزموا بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم مروان وخشى عليه القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء فاشرف على الناس فقال افيكم على ؟فقالو لا قال افيكم سعد قالو الا فسكت ثم قال الا احد يبلغ عليا فلياتنا ماءً افبلغ ذلك عليا فبعث اليه بثلاث قرب مملوة ماء فما كادت تصل اليه وجرح سببها عدة من موالى بنى هاشم وبنى امية. حتى وصل الماء اليه فبلغ عليا ان عثمان يراد قتله فقال انما اردنا منه مروان فاما قتل عثمان فلا و قال للحسن والحسين اذهبا بسيفكما حتى تقوما على باب عثمان فلا تدعا احدا يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب النبى عليه الصلوة والسلام ابناء هم يمنعون الناس ان يدخلوا على عثمان ويسالونه اخراج مروان فلما

besturdubooks.wordpress.com

رای ذلک الناس رموا باب عثمان بالسھام حتی خضب

ترجمہ

وہ محمد ﷺ کے یاروں میں سے ایک مرد کو کیوں قتل کرے گا اگر عثمان نے یہ خط لکھا ہے تو ہم انہیں خلافت سے علیحدہ کر دینگے اور اگر مروان نے عثمان کی معرفت لکھا ہے تو ہم اس میں نظر کرینگے ہر چند کہ لوگوں نے ان کے گھر کا پیچھا نہ چھوڑا مگر عثمان نے مروان کے نکالنے سے انکار ہی کیا اور اس پر قتل کا خوف کر کے انہیں نہ سونپا پھر تو لوگوں نے سارے گھر کا محاصرہ کر لیا اور پانی بالکل بند کر دیا۔ سو عثمانؓ گھر کے روشندان سے لوگوں کو جھانک کر کہنے لگے کیا تم میں علی ہیں کہا نہیں فرمایا کیا سعد ہیں لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ چپکے ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خبر علی کو پہنچا دے پھر وہ ہمیں پانی پلا دیں سو جب علیؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے تین مشکیں پانی کی بھری ہوئی اوران کے پاس بھیجیں قریب تھا کہ پانی ان تک نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے حتیٰ کہ انکے پاس پانی پہنچا۔ جب علی کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہم تو عثمان سے مروان کو چاہتے ہیں اور قتل عثمان ہمیں منظور نہیں پھر حسن و حسین سے آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اپنی تلواریں لے کر جاؤ اور عثمانؓ کے دروازے پر کھڑے ہو اور کسی کو ان تک پہنچنے نہ دو ادھر سے زبیر نے اپنے بیٹے کو طلحہ نے اپنے بیٹے کو اور بہت اصحاب محمد ﷺ نے اپنے اپنے فرزندوں کو بھیجا کہ عثمانؓ پر لوگوں کو حملہ کرنے سے منع کریں اور مروان کو وہاں سے نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ واقعہ دیکھا تو جلدی سے آئے تو لوگوں نے عثمانؓ پر تیر برسانے شروع کیے۔ یہاں تک کہ حسن دروازے پر خون میں رنگین ہو گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ جب ان نالائقوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر لیا تو آپ اس عرصہ میں بار بار کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی برأت او ر فضائل کی احادیث ارشاد فرماتے تھے مگر لوگوں کا حال تھا کہ پہلے پہل انہیں نصیحت اثر کرتی تھی پھر جب آپ دوبارہ نصیحت کرتے تھے ان میں اثر نہ کرتی تھی اس کے بعد آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن مجید لے کر بیٹھ گئے اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھ بیٹھے حضرت ذی النورین نے فرمایا تم ایسی جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر کبھی اس جگہ نہ بیٹھے تھے یعنی وہ میرا بہت احترام کرتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اس کے بعد دوسرا شخص جس کا نام موت الاسود تھا گھر میں گھس آیا اس ملعون نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر آ کر لوگوں سے کہنے لگا عثمان کے گلے کے علاوہ کوئی چیز میں نے نرم نہیں پائی اور میں نے اس کا گلہ یہاں تک گھونٹا کہ اس کی جان سانپ کی طرح بدن میں تڑپنے لگی پھر تیسرا شخص گھر میں گھسا آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور

besturdubooks.wordpress.com

تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا آپ نے اسے ہاتھ پر روکا اور دست مبارک کٹ کر جدا ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے (بقیہ: آئندہ)

متن

الحسن بالدماء علی بابه واصاب مروان سهم وهو فی الدار و خضب محمد بن طلحة وشج قنبر مولی علی فخشی محمد بن ابی بکر ان یغضب بنو هاشم لحال الحسن والحسین فیشیر وها فتنة فاخذ بید الرجلین فقال لهماان جاء ت بنو هاشم فرأواالدماء علی وجه الحسن کشف الناس عن عثمان و بطل ما نرید ولکن ذهبوا بنا حتی نتسور علیه الدار فنقتله من غیر ان یعلم به احد فتسور محمد وصاحباهٔ من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان ولا یعلم احد ممن کان معه لان کل من کان معه کانو افوق البیوت ولم یکن معه الا امرأته فقال لهما محمد مکانکما فان معه امرأته حتی ابدا کما بالدخول فاذا انا ضبطته فادخلا فو جّئاه حتی تقتلاه فدخل محمد فاخذ بلحیته فقال له عثمان والله لو رآک ابوک لسائه مکانتک منی فتراخت یده ودخل الرجلان علیه فوجآه حتی قتلاه وخرجوا هاربین من حیث دخلوا وصرخت امرأته فلم یسمع

ترجمہ

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اس حال میں کہ وہ گھر ہی میں تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کے خون بہنے لگا قنبر علیؓ کے غلام کا سر پھوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف تھا کہ مبادا حسن وحسین کی وجہ سے بنو ہاشم غصہ میں آئے اور ایک نیا فتنہ پیدا ہوا سو انہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر بنو ہاشم آ کر حسنؓ کے منہ پر خون بہتا دیکھیں گے تو عثمان سے لوگوں کو بالکل علیحدہ کر دینگے اس وقت ہمارا مقصود بالکل باطل ہو جاوے گا وہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر چڑھ کر ان کے گھر میں کودیں اور بدون کسی کے جاننے کے ہم انہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور ان کے دونوں ہمراہی ایک انصاری مرد کے گھر میں سے کودے اور عثمان کے پاس آئے یہاں عثمانؓ کے ساتھیوں کو ان کے آنے کا بالکل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گھر کی چھت پر موجود تھے اور صرف ان کی بیوی ان کے ساتھ تھیں محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرے رہو جب تک کہ میں اندر آنے کی تمہیں اجازت دوں کیونکہ ان کی بیوی ان کے پاس موجود ہے جب میں انہیں پکڑ لوں گا تم چلے آنا اور ان پر پل جانا یہاں تک کہ قتل کر ڈالنا یہ کہہ کر محمد

besturdubooks.wordpress.com

آئے اور عثمانؓ کی ڈاڑھی مضبوطی سے پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابو بکرؓ) یہ حال دیکھتے تو یہ تیری گستاخی انہیں بہت بری لگتی یہ سنتے ہی محمد کا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا اور داڑھی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں کمبخت آن کر عثمانؓ پر پل پڑے یہاں تک کہ انہیں قتل کر ڈالا اور جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے بھاگ کر نکل گئے ہر چند ان کی بی بی چلائیں روئیں مگر ان کا چلانا کسی نے نہیں سنا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

مفصل قرآن لکھا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر بن عتاب نام کا گھر میں گھسا برچھیاں اس کے ہاتھ میں تھیں وہ حضرت عثمان کے کان کی جڑ میں گھسا دیں جو آپ کے حلق کے اندر پہنچ گئیں پھر وہ تلوار لے کر آپ کے اوپر چڑھ گیا اور آپ کو شہید کر دیا خون آپ کا اس آیتِ مبارک پر گرا'' فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم'' اور اس کا داغ مصحف مطہر میں پڑ گیا اور آپ کی زوجہ محترمہ نائلہ بنت القراضہ نے آپ کو شہید ہونے سے پہلے یا بعد میں گود میں لے لیا تھا بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑی سرین ہے روای کہتا ہے کہ مجھے یقیناً معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو دنیا کے واسطے مارا۔

معاذ اللہ من ذالک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ و خذل اللہ اعداء ہ (از ازالۃ الخفاء : ۳۶۷/۴)

متن

• صراخها لما كان في الدار من الجلبة وصعدت امرأته الى الناس فقالت ان امير المومنين قد قتل فد خل الناس فوجدوه مذبوحاوبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعد اومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذى اتا هم حتى دخلواعلى عثمان فوجدوه مقتولا فاستر جعو اوقال على لا بنيه كيف قتل أمير المومنين وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة وعبدالله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس يهرعون اليه فقال انبا يعك فمديدك فلابد من امير فقال على ليس ذلك اليكم انما ذلك الى اهل بدر فمن رضى به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر الا اتى عليا فقالو اله مانرى احدا احق بها منك مديدك نبا يعك فبا يعوه وهرب

besturdubooks.wordpress.com

مروان وولده وجاء علی الی امراة عثمان فقال لها من قتل عثمان ؟ قالت لا ادری دخل علیه رجلان لا اعر فهما ومعهما محمد بن ابی بکر و اخبرت علیا

ترجمہ

وجہ یہ کہ گھر میں ایک عجیب تلاطم اور شور ہورہا تھا آخر کار حضرت عثمانؓ کی بی بی کوٹھے پر چڑھ کر کہنے لگیں کہ امیر المومنین قتل کر دیئے لوگوں نے آ کر ان کو مذبوح پایا جب یہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور اہل مدینہ کو پہنچی تو سب کے سب نکل کھڑے ہوئے اور اس قتل کی خبر نے ان کی عقلیں کھودیں یہاں تک کہ جب عثمان کے پاس آئے تو انہیں مقتول پایا پھر سب نے مل کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت علی نے اپنے دونوں صاحبزادوں سے فرمایا امیر المومنین کیوں قتل کیے گئے حالانکہ تم دروازے پر تھے اور اپنا ہاتھ اٹھا کر حسن کے ایک گھونسا مارا اور حسین کی چھاتی پر زور سے تھپڑ مارا اور محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن زبیر کو بہت برا بھلا کہا اور وہاں سے نکل کر غصہ میں بھرے ہوئے اپنے مکان پر آئے اور پھر لوگ دوڑے ہوئے حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہئے سو اپنا ہاتھ دراز کیجیے حضرت علی نے فرمایا۔ (یہ خلافت کسی کو سونپنا) تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ تمہارے کہنے سے میں بیعت کرسکتا ہوں یہ تو بدریوں کے اختیار میں ہے اہل بدر جس سے راضی ہونگے وہی خلیفہ ہوگا سو اہل بدر میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ وہ علیؓ کے پاس نہ آیا ہو پھر سب نے مل کر ان سے کہا کہ علی ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے زائد مستحق نہیں جانتے اب اپنا ہاتھ کھولیے کہ ہم بیعت کریں پس سب نے ان سے بیعت کرلی۔ مروان اور اس کا بیٹا وہاں سے بھاگ کر کسی طرف چلے گئے اور حضرت علی عثمان کی بی بی پاس آ کر کہنے لگے تمہیں معلوم ہے عثمان کو کس نے قتل کیا وہ بولیں مجھے معلوم نہیں اتنا جانتی ہوں کہ دو ایسے آدمی جن سے میں واقف نہ تھی، عثمان کے پاس آئے اور ان کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے پھر جو کچھ محمد نے اور لوگوں نے ان کے ساتھ کیا تھا ان کی بی بی نے سب کی علیؓ کو اطلاع دی،

متن

والناس بما صنع محمد فدعا علیّ محمدا فساله عما ذکرت امرأة عثمان فقال محمد لم تکذب قد واللہ دخلت علیه وانا ارید قتله فذکرلی ابی فقمت عنه وانا تائب الی اللہ تعالیٰ واللہ ماقتلته ولا امسکته فقالت امرأته صدق ولکنه ادخلهما عن کنانة مولی صفیة وغیره قالوا قتل عثمان رجل من اهل مصر یقال له حمار ازرق اشقر رواه ابن عسا کر عن المغیرة بن شعبة انه

besturdubooks.wordpress.com

دخل علی عثمان وهو محصور فقال انک امام العامة وقد نزل بک ماتری وانی عرض علیک خصالا ثلاثا اختر احدٰهن اما تخرج فتقاتلهم فانک معک عدداً وقوة وانت علی الحق وهم علی الباطل وانا ان نخرق لک بابا سوی الباب الذی هم علیه فتقعد علی راحلتک فتلحق بمکة فانهم لن یستحلوک وانت بها واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام وفیهم معاویة فقال عثمان اما ان اخرج واقاتل فلن اکون اول من خلف رسول الله ﷺ فی امته یسفک الدماء

ترجمہ

سوحضرت علی نے محمد کو بلا کر جو ماجرا عثمان کی بیوی نے ذکر کیا تھا ان سے پوچھا محمد بولے وہ جھوٹ نہیں بولیں بے شک میں عثمان کے پاس گیا اور انہیں قتل کرنا چاہتا تھا سوانہوں نے میرے باپ کو مجھے یاد دلایا میں اس وقت ان کے پاس سے کھڑا ہو گیا اور اللہ سے توبہ کی خدا کی قسم نہ میں نے انہیں قتل کیا اور نہ پکڑا عثمانؓ کی بیوی نے کہا محمد سچ کہتا ہے مگر وہ ان دونوں شخصوں کے ہمراہ ضرور آیا تھا۔[1] ابن عساکر کنانہ صفیہ کے غلام وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ عثمانؓ کو مصریوں میں سے ایک نیلی آنکھ سرخ رنگ والے شخص نے جسے حمار کہا جاتا تھا شہید کیا۔[2] احمد مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمانؓ کے پاس اس وقت کہ جب لوگوں نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگون کے امام ہیں اور جو مصیبتیں آپ پر اتری ہیں انہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں میں تین باتیں آپ پر پیش کرتا ہوں ان میں سے ایک کو اختیار کر لیجیے یا تو آپ یہاں سے نکلیے اور ان سے مقابلہ کیجیے کیونکہ آپ کے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب تیار ہیں اور آپ حق پر اور وہ باطل پر ہیں دوسرے یہ کہ ہم آپ کے لیے اس دروازہ کے علاوہ جس پر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کھول دیں سو آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر مکے چلے جاویں کیوں کہ جب تک آپ مکہ میں رہینگے وہ ہرگز آپ کے خون کو مباح نہ جانینگے۔ تیسرے یہ بات کہ آپ اہل شام میں ملجاویں کیونکہ وہ شامی ہیں اور ان میں معاویہ بھی ہیں عثمان نے فرمایا اگر میں یہاں سے نکل کر مقابلہ کرتا ہوں (تو مسلمانوں کے خون بکھریں گے)۔ سو میں ان لوگوں میں سے جو رسول خدا ﷺ کے پیچھے ان کی امت میں رہیں ہیں اول خونریزی کرنے والا ہرگز نہ بنوں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمانؓ جب کڑوا کھاری پانی پیتے پیتے تنگ ہو گئے تو ان کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ بہت کوشش سے ذرا سا میٹھا پانی مانگ کر لائیں اور ہمسایہ نے رحم کھا کر ایک مشک میٹھا پانی ان کے واسطے بھیجا مگر صبح کا وقت ہو چکا تھا ان کی بیوی کٹورا بھرا پانی حضرت عثمان کے سامنے لائیں تو فرمایا اب تو صبح ہو گئی میں پانی کس طرح پیوں انہوں نے کہا

besturdubooks.wordpress.com

کہ آپ آج روزہ رکھیے۔ کیونکہ رات کو نہ روٹی کھائی ہے اور نہ پانی پیا ہے حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے اس رات رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نے شیریں پانی کا ایک ڈول بھرا ہوا مجھے دیا ہے غرضیکہ وہ جمعہ کی صبح تھی اور آپ روزہ سے تھے کہ لوگوں نے حملہ کر دیا اور جتنے آپ کے غلام تھے سب دشمنوں کی مدافعت سے باز رہے اور حضرت حسین اور اولاد صحابہ جن کے باپوں نے آپ کی حفاظت کے لیے بھیجا تھا جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان کی مرضی ان کو دفع کرنے کی نہیں ہے تو وہ بھی خاموش ہو رہے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دشمن بہت تھے یہ لوگ انہیں دفع نہ کر سکے غرضیکہ دشمن اور کوٹھے پر سے چڑھ کر اندر آ گئے آپ (بقیہ: آئندہ)

تخریج احادیث

۱،۲) تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی (عربی) :۱۵۷ تا ۱۶۱ (مطبوعہ میر محمد آرام باغ کراتشی)

متن

واما ان اخرج الی مکة فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول یلحد من قریش بمکة یکون علیه نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق دارهجرتی ومجاورة رسول الله ﷺ رواه احمد عن ابی ثور الفهمی قال دخلت علی عثمان وهو محصور فقال لقد اختبات عندر بی عشر ا انی لرابع اربعة فی الاسلام وانکحنی رسول الله ﷺ ابنته ثم توفیت فانکحنی ابنته الاخری وما تغنیت ولا تمنیت ولا وضعت یمینی علی فرجی منذبایعت بها حبی ﷺ ولا مرت بی جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فیها رقبة الا ان لا یکون عندی شی فاعتقها بعد ذلک ولا زنیت فی جاهلیة الی عهد رسول الله ﷺ والعاشران عثمان رضی الله عنه قد اشتری من رسول الله ﷺ الجنة مرتین مر ة علی بئررومة ومرة علی تجهیز جیش العسرة وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق

ترجمہ

اور اگر یہاں سے نکل کر جاتا ہوں (تو بھی بن نہیں پڑتی) کیونکہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص مکہ کے حرم میں ستم کریگا اس پر تمام جہان کے آدمیوں کا نصف عذاب ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہیں بنوں گا اور اگر شامیوں میں جا کر ملتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دار ہجرت اور رسول خدا کے پڑوس سے کبھی جدا نہ

besturdubooks.wordpress.com

ہوں گا۔[1] ابن عساکرابی ثور فہمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں عثمان کے پاس اس وقت گیا کہ وہ گھرے ہوئے تھے سوانہوں نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار کے پاس دس خصلتیں پوشیدہ رکھی ہیں (۱) یہ کہ میں اسلام میں چار میں کا چوتھا ہوں۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور جب وہ فوت ہوگئیں تو دوسری بیٹی مجھے بیاہ دی (۳) میں نے کبھی راگ کی خواہش نہ کی۔ (۴) کبھی برائی کی آرزو نہیں کی۔ (۵) جب سے اپنے محبوب رسول خدا سے مدینے بیعت کی تو اپناداہنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر کبھی نہ رکھا۔ (۶) اسلام لانے کے زمانہ سے اس وقت تک کوئی ایسا جمعہ نہ گذرا کہ میں نے اس میں ایک بردہ آزاد نہ کیا ہو ہاں جب میرے پاس نہ ہوا تو اس کے بعد اس کے عوض آزاد کیا۔ (۷) میں نے اسلام میں اور نہ جاہلیت میں کبھی زنا نہ کیا۔ (۸) کسی کی کبھی چوری نہ کی نہ اسلام نہ جاہلیت میں (۹) میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور (دسویں) خصلت حضرت عثمان یہ ہے کہ انہوں نے رسول خدا سے دومرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیررومہ پر اور دوسرے مرتبہ لشکر تبوک کے سامنے تیار کرنے پر، حضرت عثمان کا قتل سن ۵ ۱ ایام تشریق کے اوسط میں ہوا۔[2]

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

نماز پڑھ رہے تھے اور سورۂ طٰہٰ نماز میں تمام کر کے مصلے پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید کھول کر یہ آیت: ''الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم'' الخ پڑھ رہے تھے اور اسی آیت مبارکہ کی بار بار تکرار کر رہے تھے کہ یکا یک ایک سیہ کار نابکار نے سر مبارک پر ایک تلوار ماری اور چند خون کے قطرے آیت: ''فسیکفیکهم اللّٰه'' پر گرے آپ نے تلوار روکنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اس بے رحم ظالم نے ہاتھ پر ایسی تلوار ماری کہ انگلیاں مبارک کٹ کر گر پڑیں اور سودان نامی ظالم نے ایک ضرب شمشیر میں آپ کا کام تمام کر دیا اس کے بعد حضرت نائلہ نے چھت پر چڑھ اطلاع دی تھی حضرات حسنین اور فرزندان صحابہ جو ایام محاصرہ میں آپ کی محافظت میں مشغول تھے سب کے سب گھر میں آئے اور حضرت عثمان کو مقتول دیکھ کر شور وفغان کرنے لگے اور روتے ہوئے باہر کی طرف دوڑے جب حضرت عائشہ صدیقہ کو خبر پہنچی تو کمال حزن والم سے باہر تشریف لائیں اور رو رو کر فرماتی تھیں کہ عثمان مظلوم مقتول ہوئے۔

تخریج احادیث

۱، ۲) تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی (عربی) : ۱۶۱ تا ۱۶۲، البدایہ والنہایہ : ۷ / ۲۱۱

متن

من سنة خمس وثلاثين وقيل قتل يوم الجمعة لثمان عشر خلت من ذى الحجة و دفن

besturdubooks.wordpress.com

لیلة السبت بین المغرب و العشاء فی خش کوکب بالبقیع وهو اول من دفن به وقیل کان قتله یوم الاربعاء وقیل یوم الا ثنین وقیل قتل یوم الجمعة وکان له یوم قتل اثنان وثمانون سنة وقیل احدی وثما نون سنة وقیل اربع وثمانون وقیل ست وثمانون وقیل ثمان او تسع وثمانون وقیل تسعون قال قتادة صلی علیه الزبیر ودفنه وکان اوصی بذلک الیه **عن** یزید بن ابی حبیب قال بلغنی ان عامة الرکب الذین سارِوالی عثمان عامتهم جُنُّوا رواه ابن عسا کر **عن** حذیفة قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج الدجال ومن فی قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان الا تبع الدجال ان ادرکه وان لم یدرکه امن به فی قبره **عن** ابن عباس قالو الو لم یطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء **عن** الحسن قال قتل عثمان وعلی

ترجمہ

اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھارویں ذی الحجہ جمعہ کے دن آپ شہید ہوئے اور ہفتہ کی رات مغرب وعشاء کے درمیان خش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) بقیع میں مدفون ہوئے اور سب سے پہلے بقیع میں آپ ہی دفن کیے گئے بعض کہتے ہیں بدھ کے دن اور بعض پیر کے دن اور بعض جمعہ کے دن عثمانؓ شہید ہوئے آپ کا سن شریف شہادت کے دن پورا بیاسی سال کا تھا۔ اور بعض کے نزدیک اکیاسی اور بعض کے نزدیک چھیاسی اور نواسی اور نوے بھی ہے قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی نماز جنازہ حضرت زبیر نے پڑھائی اور قبر میں اتارا کیونکہ انہوں نے نماز اور دفن کی وصیت زبیر کو کی تھی۔[۱] ابن عسا کر یزید بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اطلاع ہوئی کہ جو سوار عثمانؓ کے قتل کے لیے گئے تھے ان میں سے اکثر دیوانے اور باؤلے ہو گئے۔[۲] حذیفہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا فتنہ عثمان کا شہید ہونا تھا اور سب سے پچھلا فتنہ دجال کا نکلنا ہوگا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کی دست قدرت میں میری جان ہے جس شخص کے دل میں عثمانؓ کے قتل کی محبت رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگی وہ دجال کا تابع ہو کر مریگا اگر اپنی زندگی میں اسے پائیگا ورنہ قبر میں دجال پر ایمان لائیگا۔[۳] ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر لوگ عثمان کے خون کا مطالبہ نہ کرتے تو ان پر آسمان سے پتھر برستے۔[۴] حسن کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ

تحقیقات وتعلیقات

لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد دشمنوں نے ان کے گھر اور ان کے پڑوسی ابو ہریرۃؓ وغیرہ کے

besturdubooks.wordpress.com

مکانوں کو لوٹ لیا حضرت عثمانؓ کے خزانہ میں سے ایک صندوقچہ مقفل نکلا انہوں نے اس گمان سے اس میں انواع واقسام کے جواہرات ہوں گے علیحدہ کر لیا اور ایک گوشہ میں اسے سب نے مل کر کھولا دیکھتے کیا ہیں کہ ایک ٹکڑا کاغذ کا رکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے: ''اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور'' ۔جس دن آپ شہید ہوئے تو تمام دن آپ کا جسم مبارک یوں ہی پڑا رہا اور کسی سے نہ اٹھایا یہاں تک کہ رات کو آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہ دس آدمیوں کو لے کر آئیں اور تجہیز وتکفین عمل میں آئی حضرت زبیر بن عوامؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں اور وہی انہیں قبر میں اتاریں۔

تخریج احادیث

۱۔۲۔۳۔۴) تاریخ الخلفاء: ۱۶۱ تا ۱۶۲

متن

غائب فی ارض لہ فلما بلغہ قال اللھم انی لم ارض ولم امالی رواھما ابن عسا کر عن ابی خلدۃ الحنفی قال سمعت علیا یقول ان بنی امیۃیزعمون انی قتلت عثمان لا واللہ الذی لا الہ الا ھو ماقتلت ولا مالأت ولقد نھیت فعصو نی عن سمرۃ قال ان الاسلام کان فی حصن حصین وانھم ثلمو افی الاسلام ثلمۃ قتلھم عثمان لاتسد الی یوم القیمۃ وان اھل المدینۃ کانت فیھم الخلافۃ فاخرجو ھا ولم تعد فیھم عن محمد بن سیرین قال لم تفقد الخیل البلق فی المغازی والجیوش حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاھلۃ حتی قتل عثمان ولم ترھذہ الحمرۃ التی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین روی ھذا لا حادیث ابن عسا کر عن حمید بن ھلال قال کان عبداللہ بن سلامؓ یدخل علی محاصری عثمان فیقول لا تقتلو ہ فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقی اللہ اجذم لا یدلہ وان سیف اللہ لم یزل مغموداً وانکم

ترجمہ

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب انہیں یہ خبر پہنچی تو فرمایا بارخدایا میں نہ ان کے قتل سے راضی تھا اور نہ اس کے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابوخلدہ حنفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ میں

besturdubooks.wordpress.com

عثمانؓ کے قتل کا باعث ہوا اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے عثمان کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا میں نے تو لوگوں کو منع کیا مگر انہوں نے میرا کہنا نہ مانا سمرہ کہتے ہیں کہ اسلام ایک مضبوط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمان کو قتل کر کے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کبھی بند نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو انہوں نے اسے خود نکال دیا اور اب وہ ان میں کبھی دوبارہ نہ آئے گی۔[۳] محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمانؓ کے قتل ہونے کے بعد ابلق گھوڑے جہادوں میں اور لشکر میں گم ہو گئے اور اسی طرح انکے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے پہلے کبھی اختلاف نہ ہوا تھا۔ اور یہ سرخی (شفق) جو آسمان کے کنارہ میں دیکھی جاتی ہے حسین کو قتل کے پہلے نہ تھی ان کے قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے[۴] عبدالرزاق اپنی مصنف میں محمد بن بلال سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام محمد بن ابوبکر اور عثمان کے گھیرا ڈالنے والوں کے پاس آ کر فرمانے لگے کہ اے لوگو تم عثمان کو قتل نہ کرنا خدا کی قسم جو شخص تم میں سے اسے قتل کریگا وہ اللہ کے پاس مجذوم ہو کر جائیگا یعنے وہ ہاتھ نہ رکھتا ہوگا بلا شبہ اللہ کی تلوار ہمیشہ میان میں رہے، اور خدا کی قسم

تحقیقات وتعلیقات

بعض مورخین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ جب بقیع میں گیا اور وہاں لوگوں نے آپ کو دفن کرنا چاہا تو اسی وقت ان ظالموں میں سے ایک ظالم آ کر کہنے لگا کہ خبردار یہاں انہیں دفن نہ کرو میں ابھی بادشاہ کو خبر کرتا ہوں وہ نہایت فضیحت کے ساتھ انہیں قبر سے نکال کر باہر پھینک دے گا۔ یہ لوگ مجبور ہو کر وہاں سے واپس آئے اور موضع حشن کوکب میں آ کر دفن کیا بعض لوگ یوں بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت سے پہلے ایک دفعہ موضع حشن کوکب میں گذرے فرمایا قریب ہے۔ اس باغ میں ایک نیک آدمی مدفون ہوگا اور لوگ اسے یہاں دفن کرینگے۔ جب آپ کی روح پر فتوح عالم بالا کی طرف منتقل ہوئی تو حاضرین نے گھر کے چاروں کونوں سے یہ آواز سنی ''یا عثمان ابشر لجنان ذات الوان'' دوسرے کونے سے یہ آواز آئی ''یا عثمان ابشر بنعیم عرفان'' تیسرے کونے سے یہ آواز آئی ''یا عثمان ابشر بروح و ریحان''، چوتھے کونے سے یہ آواز آئی ''یا عثمان البشر برب غیر غضبان''

تخریج احادیث

۱.۲.۳.۴) تاریخ الخلفاء : ۱۶۲، ۱۶۳

متن

واللہ ان قتلتمو ہ لیسلنہ اللہ ثم لا یغمدہ عنکم ابد او ما قتل نبی قط الاقتل بہ سبعون الفا و لا خلیفۃ الاقتل بہ خمسۃ و ثلثون الفاقبل ان یجتمعوا رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن

besturdubooks.wordpress.com

عبدالرحمن بن مهدی قال خصلتان لعثمان ليستا لا بی بكر ولا لعمر رضی الله عنهما صبره على نفسه حتى قتل وجمعه الناس على المصحف رواه ابن عساكر عن الشعبی قال ما سمعت مرائی عثمان احسنَ من قول كعب بن مالك حيث قال

فكف يديه ثم اغلق بابا	وايقن ان الله ليس بغافل
وقال لا هل الدار لا تقتلو هم	عفا الله عن كل امری لم يقاتل
فكيف رأيت الله صب عليهم	العداوة والبغضا بعد التواصل ؟
وكيف رأيت الخير ادبر بعده	عن الناس ادبار الرياح الجوافل ؟

(رواه الحاكم)

ترجمہ

اور اگر تم لوگ اسے قتل کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار کو ایسا میان سے کھینچیگا کہ پھر اسے غلاف میں جانا نصیب نہ ہو گا۔ اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اسکے فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں نے قتل کیا تو اس کی عوض پینتیس ہزار آدمی قتل کیے گئے۔[1] اس سے پہلے کہ آپس میں جمع ہو جاویں ابن عساکر عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمانؓ میں دو ایسی خصلتیں تھیں جو حضرت ابوبکرؓ عمرؓ میں نے نہ تھیں ایک تو ان کا اپنے نفس پر صبر کرنا یہاں تک کہ شہید ہو گئے دوسرے سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کرنا۔[2] حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کے مرثیوں میں سے کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا اور زیادہ کوئی مرثیہ نہیں سنا چنانچہ وہ کہتا ہے سو اس نے (عثمان نے) اپنے دونوں ہاتھ بند کر لیے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اس بات کا یقین کر لیا کہ اللہ خبر دار ہے اور اس نے گھر والوں (اپنے مددگاروں سے) کہا تم اے لوگوں نہ لڑو جو شخص مقاتلہ نہ کرے خدا اسے معاف کرے سوائے دیکھنے والے تو نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ملنے اور آپس میں محبت کے بعد ان میں کیونکر عداوت اور دشمنی ڈال دی اور تو نے دیکھا کہ اس کے (عثمان) بعد بھلائی نے لوگوں سے کیونکر منہ پھیرا نیکی ان سے ایسی جاتی رہی جیسے تیز چلنے والی ہوا۔[3]

فصل

اخرج ابن سعد عن موسىٰ بن طلحة قال رأيت عثمان يخرج يوم الجمعة وعليه ثوبان اصفر ان فيجلس على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث يسال الناس عن اسعارهم

besturdubooks.wordpress.com

فصل

ابن سعد موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دو زرد کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ گئے موذن تو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کر رہے تھے لوگوں سے ان کے نرخ کے باب میں اور ان کی خبروں

تخریج احادیث

۱.۲.۳) تاریخ الخلفاء: ۱۶۳، ۱۶۴، طبقات ابن سعد: ۳/ ۲۰۲

متن

وعن مرضا هم فاخرج عبدالله الرومي قال كان عثمان يلي وضوء الليل بنفسه فقيل له لو امرت بعض الخدم فكفوك قال لا،الليل لهم يستريحون فيه عن عمر و بن عثمان قال كان نقش خاتم عثمان "آمنت بالذى خلق فسوى" رواه ابن عسا كر عن عائشةؓ ان رسول الله ﷺ قال ان عثمان رجل حى " وانى خشيت ان اذنت له على تلك الحال ان لا يبلغ الى فى حاجته وعنها ان رسول الله ﷺ قال الا استحى من رجل تستحيى منه الملائكة رواهما احمد و مسلم عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال عثمان احى امتى واكرم رواه ابو نعيم عن ابى امامة ان رسول الله ﷺ قال ان اشد هذه الامة بعد الا نبياء حياء عثمان بن عفان رواه ابو نعيم عن ام عياش ان رسول الله ﷺ قال ما زوجت عثمان ام كلثوم الا بوحى من الله رواه الطبرانى عن ابى هريرة ان رسول الله قال لعثمان يا عثمان هذا جبرائيل يخبرنى ان الله قد زوجك ام كلثوم بمثل صداق رقية

ترجمہ

اور انکے مریضوں کے احوال سے سوال کرتے عبداللہ بن الرومی کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ رات کو خود اٹھ کر پانی لاتے اور وضو کرتے لوگوں نے کہا کہ آپ اپنے خادموں کو حکم کریں تو وہ اس محنت کو آپ سے کفایت کریں فرمایا نہیں رات ان کے لیے اس واسطے ہے کہ اس میں آرام لیں ۱؎ عمرو بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی انگوٹھی کا نقش آمنت بالذی خلق فسوی (میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک کیا ۲؎ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بیشک عثمان ایک شرم والا آدمی ہے میں نے خوف کھا کر کہا کہ اگر میں انہیں اپنی اس حالت میں آنیکی اجازت دوں

besturdubooks.wordpress.com

تو مجھ تک اپنی حاجت کو نہ پہنچ سکتے حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں روایتوں کو احمد اور مسلم نے نقل کیا ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے شرم والا اور زیادہ بزرگ ہے۔۳؎ ابونعیم حضرت ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا نبیوں کے بعد اس امت میں سب سے زائد حیا میں عثمان بن عفان ہیں۔۴؎ طبرانی ام عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں نے ام کلثوم کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے عثمان سے فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ میں تم سے ام کلثوم کا نکاح بعوض رقیہ کے مہر کے

تحقیقات وتعلیقات

۴۔ دوسری حدیث میں جناب پیغمبر ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی حیا کے باب میں فرمایا ہے اشدہم حیاء عثمان کہ حیا کی صفت میں سب سے بڑھے ہوئے عثمان ہیں اسی طرح ایک اور روایت میں آیا ہے کہ احیاء امتی واکرمہا عثمان یعنی میری تمام امت سے شرمناک اور سب سے زیادہ سخی عثمان ہیں۔ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ قریش میں سے تین شخص ایسے گذرے ہیں جو چہرہ میں سب سے زیادہ وجیہ اور خلق میں سب سے زیادہ نیکوکار اور حیا میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور وہ تینوں شخص ابوبکر اور عثمان اور ابوعبیدۃ بن جراح ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی کمال حیا اس مرتبہ تک پہنچ گئی تھی کہ جب غسلخانے میں نہانے کے لیے جاتے تو کرتہ اور ازار نہیں اتارتے بلکہ اوپر ہی سے پانی بہاتے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے کہ

حیا بحریست بے پایاں کہ در وے غرق شد عثمان | برند از ظلمت عصیاں ز شرم حضرت داود
بش کان صفا بودے کفش بحر سخا بودے | ملک راز و حیا بودے چنیں گفتہ ست پیغمبر

تخریج احادیث

۱) طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۸۲
۲) تاریخ الخلفاء: ۱۶۴
۳) صحیح مسلم: ۲/۲۷۷

متن

وعلی مثل صحبتها رواه ابن ماجة عن جابر ان النبی ﷺ قال عثمان بن عفان ولی

besturdubooks.wordpress.com

فی الدنیا ولی فی الآخرة رواه ابو یعلی **عن** ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال لکل نبی خلیل فی امته وان خلیلی عثمان بن عفان رواه ابن عسا کر **عن** طلحة قال النبی ﷺ قال لکل نبی رفیق ورفیقی عثمان یعنی فی الجنة رواه الترمذی و ابن ماجة عن ابی هریرة **عن** ابن عباس قال رسول الله ﷺ لتدخلن بشفاعة عثمان سبعون الفاکلهم قد استوجبوا النار الجنة بغیر حساب رواه ابن عسا کر **عن** ام المومنین عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ادعی لی بعض اصحابی قلت عمر قال لا قلت ابن عمار ابن عمک قال لا قلت عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحی فجعل یساره ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار وحصر فیها قال یا امیر المومنین الا نقاتل قال لا ان رسول الله ﷺ عهد الی امراً فانا صابر نفسی علیه رواه احمد

ترجمہ

اور اس جیسی صحبت و ملاپ پر تم سے کردوں ابو یعلی جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا عثمان بن عفان دین و دنیا میں میرے دوست اور ولی ہیں ابن عسا کر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہر نبی کے لیے اس کی امت میں ایک خاص دوست ہوتا ہے اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ ترمذی میں طلحہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔ ابن عسا کر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا عثمان کی شفاعت کی وجہ سے ایسے ستر ہزار آدمی جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی جنت میں بلا حساب داخل ہونگے امام احمد ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا نے فرمایا میرے واسطے کسی میرے یار کو بلا لو میں نے عرض کیا ابو بکرؓ کو فرمایا نہیں پھر میں نے کہا عمرؓ کو فرمایا نہیں پھر میں نے کہا حضرت علیؓ کو فرمایا نہیں میں نے عرض کیا عثمانؓ کو بلاؤں فرمایا ہاں پھر جب عثمانؓ آئے تو آپ ان سے ایک کونے میں ہو کر سرگوشی کرنے لگے اور عثمانؓ کا رنگ دگرگوں ہو رہا تھا سو جب وار کا دن ہوا اور عثمان محصور ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپ کی طرف سے نہ لڑیں فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ رسول خدا ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا اور میں اپنے نفس کو اس پر روکے ہوئے ہوں۔

تحقیقات وتعلیقات

اس باب میں اور بہت سی روایتیں آئی ہیں چنانچہ ابن عباسؓ سے مروی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت عثمان بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپ نے فرمایا کہ اے عثمان تم مقتول ہو گے اس

besturdubooks.wordpress.com

حال میں کہ سورۃ بقرۃ پڑھی ہوگی اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکھم اللہ کے اوپر گرے گا مشرق اور مغرب کے لوگ تم پر رشک کرینگے اور تمہاری شفاعت قبیلہ مضر اور ربیعہ کے قبیلوں کے برابر قبول کی جائے گی۔ اور تم قیامت کے دن ہر محروم پر امیر المومنین بنا کر اٹھائے جاؤ گے۔ (ازالۃ الخفاء: ۳۵۳۔ ج۔۴)

تخریج احادیث

۱) ترمذی شریف : ۲۱۰/۲

۳) طبقات ابن سعد : ۱۸۸/۳

متن

عن انس عن النبی ﷺ قال ارحم امتی بامتی ابو بکر واشد هم فی امر الله عمر واصدقهم حیاء عثمن بن عفان وافرضهم زید بن ثابت واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل و اقرأهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادة مرسلا وفیه واقضاهم علی رضی الله

ترجمہ

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالے ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور اللہ کا حکم بجالانے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان ہیں اور حلال وحرام میں سب سے زیادہ واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض کے علم میں سب سے زیادہ زید بن ثابت ہیں اور قرات میں سب سے زیادہ عالم ابی بن کعب ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک روایت میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ اسمیں یہ لفظ ہیں کہ سب سے زیادہ قضا میں علی ہیں۔

فصل فی مناقب ھو لآء الثلاثة رضی الله عنهم

عن انس بن مالک ان النبی ﷺ صعد احد افتبعه ابو بکر و عمر و عثمانؓ فرجف بهم فضر به نبی ﷺ برجله فقال اثبت احد فانما علیک نبی و صدیق و شهید ان رواه البخاری و ابو داؤد و نحوه عن عبدالله بن قیس ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه انه توضا

besturdubooks.wordpress.com

فی بیته ثم خرج فقلت ولا لزمن رسول الله ﷺ

فصل

ان تینوں حضرات کے فضائل میں

بخاری اور ابوداوٗد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو احد (مکہ کا مشہور پہاڑ ہے) پر چڑھے ہے پس پہاڑ ہلا (آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے) حضرت نے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا اے احد! ٹھہر ارہ! تجھ پر نبی اور صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر وعثمان) ہیں بخاری اور مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ وہ وضو کر کے اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسیٰ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول خدا ﷺ کو چمٹا رہونگا۔

تحقیقات وتعلیقات

واضح ہو کہ حضرت زید بن ثابتؓ علم فرائض وعلم میراث خوب جانتے تھے اور فقہاء صحابہ میں شمار ہوتے تھے وحی بھی لکھا کرتے تھے اور جمع بھی کیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر وحضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں قرآن مجید بھی لکھتے تھے اور حضرت ابی بن کعبؓ بھی کاتب وحی تھے اور یہ ان چھ صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن مجید یاد کیا تھا رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں انہیں سید القراء کے لقب سے پکارا جاتا تھا اور خود نبی کریم ﷺ نے ان کا نام سید الانصار رکھا تھا اور حضرت عمرؓ ان کو سید المسلمین کہہ کر پکارتے تھے۔ اور لم یکن کے اترنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے خدا کا حکم ہوا ہے کہ اس سورت کو تم پر پڑھوں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ نے میرا نام لیا ہے فرمایا ہاں تمہارا نام لیا ہے یہ سن کر رونے لگے اور حضور بھی روئے حضرت معاذ بن جبلؓ انصار میں سے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ان کا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بھائی چارہ کرادیا تھا اور حضور نے ان کو یمن کا معلم اور قاضی بنا کر بھیجا تھا اور یہ اس وقت اٹھارہ برس کے تھے۔

تخریج احادیث

۲) جامع الترمذی : ۲/ ۲۱۹

۳) صحیح البخاری : ۵۲۳، سنن ابی داؤد : ۶۳۹، ، احمد : ۱/ ۵۹

متن

ولأ کونن معه یومی هذا قال فجاء المسجد یسأل عن النبی ﷺ فقالو اخرج ووجهه

besturdubooks.wordpress.com

ھھٰنا فخرجت علی اثرہ اسال عنہ حتی دخل بیراریس فجلست عند الباب وبابها من جرید حتی قضی رسول اللہ ﷺ حاجتہ فتوضا فقمت الیہ فاذا ھوجالس علی بیراریس و توسط قفها وکشف عن ساقیہ ودلھما فی البیر فسلمت علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لأکونن بوابا للنبی ﷺ الیوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت من ھذا قال ابو بکر فقلت علی رسلک ثم ذھبت فقلت یا رسول اللہ ھذا ابو بکر یستاذن فقال ایذن لہ وبشرہ بالجنة فاقبلت حتی قلت لابی بکرادخل و رسول اللہ ﷺ یبشرک بالجنة فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول اللہ ﷺ معہ فی القف ودلی رجلیہ بالبیر کماصنع النبی ﷺ وکشف

ترجمہ

اور آج سارے دن ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ سو ابوموسیٰ مسجد میں آ کر رسول خدا ﷺ کو پوچھنے لگے لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکل کر اوپر تشریف لے گئے ہیں (ابوموسیٰ کہتے ہیں) میں آپ کو پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم چلا یہاں تک کہ آپ بیراریس (مدینہ کا مشہور باغ) میں تشریف لائے اور میں باغ کے دروازہ پر جو کھجور کی ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تھا بیٹھ گیا جب رسول خدا ﷺ قضا حاجت کر کے وضو کر چکے تو میں آپ کے پاس کھڑا ہوا سو آپ کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کی منڈیر کو بیچھے لے کر دونوں پنڈلیاں کھول کر دونوں پیر کنویں میں لٹکائے بیٹھے رہے، میں آپ کو سلام کر کے چلا آیا اور وہیں باغ کے دروازہ پر آ بیٹھا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ آج رسول خدا ﷺ کی دربانی کرونگا اتنے میں ایک شخص آیا جسے میں پہچانتا تھا) اور دروازہ کو کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے کہا ابوبکر میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہو پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا کہ اے رسول خدا ابوبکر اندر انکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا انہیں آنے دو اور جنت عالیہ کی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا آیئے رسول خدا ﷺ آپ کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں پس ابوبکر آئے اور رسول خدا ﷺ کی دائیں طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور جس طرح رسول خدا ﷺ نے کیا تھا انہوں نے بھی کنویں میں پیر لٹکائے اور پنڈلیوں کو کھول دیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کی دوسری روایت میں ہے جسے ترمذی نے نقل کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں آیا آپ نے وہاں قضائے حاجت کی اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ تم دروازہ پر رہو اور بغیر اذن کے کوئی داخل

besturdubooks.wordpress.com

نہ ہونے پائے ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون؟ کہا ابو بکر میں نے کہا اے رسول خدا ﷺ ابو بکر اذن مانگتے ہیں فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو ابو بکر تشریف لے آئے اتنے میں دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے کہا عمر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ اجازت مانگتے ہیں فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری دو میں نے آ کر دروازہ کھولا۔ اور انہیں بھی بہشت کی بشارت دی پھر ایک شخص آئے اور دروازہ کھٹکٹایا میں نے کہا کون کہا عثمان میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں فرمایا آنے دو اور ایک بلوے پر جو ان پر ہوگا جنت کی بشارت دو۔

تخریج احادیث

جامع الترمذی : ۲/۲۱۲

متن

عن ساقيه ثم رجعت وجلست وقد تركت اخي يتوضا ويلحقني فقلت ان يرد الله بفلان يريد اخاه خيرا يات به فاذا انسان يحرك الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت على رسلك ثم جئت الى رسول الله ﷺ فسلمت عليه فقلت هذا عمر بن الخطاب يستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فجبئت فقلت ادخل وبشرك رسول الله ﷺ بالجنة فدخل فجلس مع رسول الله ﷺ في القف عن يساره ودلى رجليه في البير ثم رجعت فجلست فقلت ان يرد الله بفلان خيراً يات به فجاء انسان يحرك الباب فقلت من هذا قال عثمان بن عفان فقلت على رسلك وجئت الى النبي ﷺ فاخبر ته فقال ائذن له ويبشره بالجنة على بلوى تصيبه فجئته فقلت له ادخل وبشرك رسول الله ﷺ بالجنة

ترجمہ

(ابو موسیٰ کہتے ہیں) پھر میں واپس آ کر وہیں اپنی جگہ بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چھوڑ آیا تھا سو میں اپنے دل میں کہتا تھا اگر اللہ فلانے کے ساتھ یعنی میرے بھائی کو بھلائی پہنچانا چاہیگا تو اسے بھی یہاں لے آئے گا۔ اتنے میں ایک اور شخص نے دروازہ کی کنڈی ہلائی میں نے کہا کون کہا عمر بن الخطاب میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہیے میں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آنیکی اجازت مانگتے ہیں فرمایا انہیں آنے دیں اور جنت کی بشارت

besturdubooks.wordpress.com

دیدے۔سو میں نے آکر کہا آیئے۔تشریف لایئے رسول خدا ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں سو عمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے پیروں کو کنویں میں لٹکا دیا پھر میں وہاں سے آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا اگر اللہ فلاں شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا تو اسے یہاں لے آئے گا۔اتنے میں ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون کہا عثمان بن عفان میں نے کہا یہیں ٹھہرے رہیے اور میں نے رسول خدا ﷺ کے پاس آکر عثمانؓ کے آنے کی خبر دی انہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔اس ایک بڑی مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی پھر میں آکر کہنے لگا کہ آیئے اور رسول خدا ﷺ آپ کو جنت کی بشارت اس بلائے عظیم پر جو آپ کو پہنچے گی دیتے ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

١۔ یعنی میں اپنے دل میں بار بار کہتا تھا کہ اگر میرے بھائی کے ساتھ بھی خدائے تعالیٰ کو بھلائی منظور ہے تو آج ہو گی وہ بھی اسی طرح آکر باغ کا دروازہ کھلوائے اور رسول اللہ ﷺ اسے بھی جنت کی بشارت دیں چنانچہ جب کوئی دروازہ پر آیا تو مجھے اسی کا خیال گذرا حضرت عمرؓ تشریف لائے تو بھی میں نے گمان کیا کہ شاید میرا بھائی بھی آتا ہو گا حضرت عثمان تشریف لائے تو بھی یہی خیال ہوا کہ شاید وہ آتا ہو گا مگر خدا کو اس وقت اسے بھلائی پہنچانی منظور نہ تھی گو اس واقعہ کے بعد جناب سرور کائنات افضل موجودات حضرت محمد ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی اور وہ یقینی جنتیوں میں سے ہوا۔

متن

علی بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملیء فجلس وجاهه من الشق الآخر قال شریک قال سعید المسیب فاولتها قبو رهم وفی روایة فحمد الله ثم قال الله المستعان رواه البخاری و مسلم **عن** زید بن ثابت رضی الله عنه قال ارسل الی ابو بکر مقتل اهل الیما مة 'کثیر عنده عمر قال ابو بکر ان عمراتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بالناس وانی اخشی ان یستحر القتل بالقرّا ءِ فی المو اطن فیذهب کثیر من القرآن الا ان تجمعوه وانی لا اریٰ ان تا مر بجمع القرآن قال ابو بکر قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله ﷺ فقال عمر هو والله خیر فلم یزل عمر یر ا جعنی فیه حتی شرح الله لذلک صدری ورأیت الذی رای عمر قال زید فقال ابو بکر انک رجل شاب عاقل 'ولا نتهمک کنت تکتب الوحی لرسول الله ﷺ فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو کلفنی نقل جبل من الجبال

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

پس عثمانؓ آئے اور منڈیر کو بھرا ہوا پایا آپ اس کے مقابلہ میں دوسری طرف بیٹھ گئے شریک (اوپر کا راوی) کہتا ہے کہ سعید بن مسیّب نے کہا میں اس کی تاویل اور تفسیر انکی قبریں دیکھتا ہوں اور ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ عثمانؓ نے رسول خدا کے اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عنایت فرما دے۔[1] امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے کسی شخص کو اہل یمامہ (معروف شہر ہے) کے ایام قتل میں میرے پاس بھیجا جب میں گیا تو ان کے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابوبکرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ عمرؓ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاریان قرآن کے قتل کا بازار بہت گرم ہوا یعنی اس لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہوگئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اور مواضع میں قاری لوگ بکثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ جاتا رہے گا میں اس میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم فرمادیں اس پر میں نے عمر سے کہا کہ تم وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی عمرؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ بہتری کا کام ہے سو ہمیشہ عمر اس باب میں مجھ سے کلام کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ نے قرآن کے جمع پر میرا سینہ کھول دیا اور مجھے بھی اس میں وہی مصلحت معلوم ہوتی ہے جو حضرت عمر کو ہوئی تھی زید بن ثابت کہتے ہیں کہ (اس تقریر کے بعد) ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تو جوان اور سمجھدار آدمی ہے ہم تجھے اس میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتے اور تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی تھا سو تو قرآن کو تلاش کر اور اکٹھا کر۔ (زید کہتے ہیں) خدا کی قسم اگر وہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی بڑے پہاڑ کی۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یمامہ ایک مشہور شہر کا نام (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار مقرر کر کے وہاں بھیجا تھا چنانچہ وہاں کے لوگوں سے سخت لڑائی ہوئی اور مسلیمہ کذاب بھی وہیں مارا گیا ادھر قاری حضرات لوگ بکثرت کام آئے بعضوں نے سات سو کہا ہے اور بعضوں نے بارہ سو پس وہاں کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور فرمایا زید تم کاتب وحی رسول خدا کے تھے یعنی اکثر تم لکھا کرتے تھے ورنہ کاتب وحی رسول اللہ چوبیس حضرات ثابت ہوئے ہیں اور ان میں خلفاء اربعہ بھی ہیں اور قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لکھا ہوا تھا لیکن ایک مصحف میں جمع نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑوں وغیرہ پر مختلف لکھا ہوا تھا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر کو حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ قرآن مجید کو جمع کر ڈالا جانا چاہیئے کہ سورتوں کی ترتیب حضرت کے زمانہ میں نہ تھی اور صحابہ کرام کے اجتہاد سے حضرت کے بعد ہوئی ہاں آیتوں کی ترتیب آپ کے زمانہ میں موجود تھی چنانچہ تواتراً معلوم ہو چکا

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ جب حضرت جبرئیل ایک آیت لاتے تو فرماتے کہ اس آیت کو فلاں آیت کے متصل رکھیئے کیونکہ لوح محفوظ میں اسی ترتیب سے موجود ہے۔ (بقیہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱/ ۵۱۹، صحیح المسلم : ۲/ ۲۷۷، سنن ترمذی : ۲/ ۲۱۲

متن

ماکان اثقل علی مما امرنی من جمع القرآن قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله ﷺ قال ابو بکر هو والله خیر فلم ازل اراجعه حتی شرح الله صدری للذی شرح الله له صدرابی بکر و عمر فقمت فتتبعت القرآن اجمعه من الرقاع والاکتاف العسب وصدور الرجال حتی وجدت من سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری لم اجد هما مع احدغیره :"لقد جاء کم رسول من انفسکم" حتی خاتمة برآة وکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاه الله ثم عند عمر حتی توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاری عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما قال اتخذ رسول الله ﷺ خاتما من ورق فکان فی یده ثم کان فی ید ابی بکر و عمرؓ ثم کان فی ید عثمان حتیٰ وقع فی بیرار یس نقشه:" محمد رسول الله"

ترجمہ

نقل کی تکلیف دیتے تو اس چیز سے جو مجھے انہوں نے حکم کیا یعنے قرآن کے جمع کرنیکا مجھ پر بھاری نہ ہوتا (زید کہتے ہیں) میں نے کہا تم لوگ وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی حضرت صدیق نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہتر ہے پس ابوبکرؓ ہمیشہ مجھ سے گفتگو کرتے یہاں تک کہ جس چیز کی طرف ابوبکر وعمرؓ کا سینہ اللہ نے کھولا تھا اسی چیز کی طرف اللہ نے میرا سینہ کھولا پس میں نے قرآن کو ڈھونڈا حالانکہ میں اسے جمع کرتا تھا کھجور کی شاخوں اور پتھروں اور حافظوں کے سینہ سے حتیٰ کہ سورۃ توبہ کی آخری آیت میں نے خزیمہ انصاری کے پاس جو ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ پائی تھی [۱] اور وہ "لقد جاء کم رسول من انفسکم" سے آخر سورۃ برات تک تھی سو وہ لکھے ہوئے صحیفے حضرت ابوبکر کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی پھر حضرت عمر کے پاس ان کی حیات تک رہے پھر حضرت حفصہ عمرؓ کی صاحبزادی کے پاس رہے [۲] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی تھی اور وہ آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی پھر ابوبکر وعمر

besturdubooks.wordpress.com

رضی اللہ عنھما کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان کے ہاتھ آئی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر پڑی اس کا نقش محمد رسول اللہ ﷺ تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہے اور جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک میں ایک بار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال حضور اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو دو بار دور کیا۔(۱) حضرت کے زمانہ میں بعض صحابہ جیسے ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنھم نے تمام کلام اللہ یاد کیا تھا اور نہ پانے سے مراد یہ ہے کہ لکھا ہوا تمام وکمال کسی کے پاس موجود نہ پایا۔ (سنن ترمذی ۲۱۹/۲)

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری: ۶۷۶/۲

متن

فضیلة ابی بکر الصدیق بعد النبی ﷺ ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی الله عنهم

عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال کنا فی زمن النبی ﷺ لا نعدل بابی بکر احداً ثم عمر ثم عثمٰن ثم نترک اصحاب النبی ﷺ لا نفاضل بینهم رواه البخاری و مسلم و ابو داؤد عن سالم بن عبدالله بن عمر قال کنا نقول ورسول الله ﷺ حی افضل امة النبی ﷺ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رواه ابو داؤد عن عبد خیر عن علی قال الا اخبر کم بخیر هذه الا مة بعد نبینا ﷺ ابو بکر ثم خیر ها بعد ابی بکر عمر ثم یجعل الله الخیر حیث احب رواه احمد عن محمدبن الحنفیة ابن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ قال ابو بکر قال قلت ثم من قال عمر و خشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواه البخاری و مثله ابو داؤد

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

نبی ﷺ کے بعد بزرگی حضرت ابوبکر کو ثابت ہے پھر عمرؓ پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم کو ثابت ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے پھر ہم اصحاب نبی ﷺ کو چھوڑ دیتے۔ اور ان میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دیتے تھے اسے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔[1] ابوداؤد میں سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ زندہ تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کے پیچھے افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کیا تم کو اپنے نبی ﷺ کے بعد بہترین اس امت کے خبر نہ دوں وہ ابوبکرؓ ہیں پھر ابوبکرؓ کے بعد بہترین اس امت کے عمر ہیں پھر رکھے گا اللہ بھلائی کو جہاں دوست رکھے۔[2] بخاری اور ابوداؤد میں محمد بن الحنفیہ حضرت علی بن ابی طالب کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں کون شخص بہتر ہے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر اس کے بعد مجھے خوف ہوا کہ مبادا آپ عثمانؓ کا نام لے لیں میں نے کہا عمر کے بعد پھر آپ ہیں فرمایا نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان آدمی ہوں۔

تخریج احادیث

۱.۲.۳) صحیح البخاری : ۱/ ۵۱۸، سنن ابی داؤد : ۲/ ۶۳۶

متن

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا نخیر بین الناس فی زمن رسول اللہ ﷺ فتخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان فیسمع النبی ﷺ ذاک ولا ینکرہ رواہ الطبرانی **عن** ابی عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یقبل بوجھہ وحدیثہ علی القوم یتالفھم بذلک فکان یقبل بوجھہ وحدیثہ علی حتی ظننت انی خیر القوم فقلت یا رسول اللہ انا خیر ام ابو بکر قال ابو بکر فقلت انا یا رسول اللہ خیرٌ ام عثمن فقال رسول اللہ عثمان فلما سالت رسول اللہ ﷺ فصدقنی فلو ددت انی لم اکن سالت رواہ الترمذی **عن** عبداللہ بن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول ﷺ فتخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان بن عفان رواہ البخاری

ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

طبرانی عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں سب لوگوں میں سے ابوبکرؓ کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان کو نبی ﷺ سنتے اور انکار نہ کرتے۔ ترمذی میں ابوعبداللہ سے عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ بدترین قوم پر اپنی بات کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے (یعنے ان کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے تھے) تاکہ اس کلام کی وجہ سے اُن سے الفت پکڑیں سو مجھ پر اکثر توجہ فرمایا کرتے تھے اس سے میں نے گمان کیا کہ ساری قوم میں میں ہی بہتر اور افضل ہوں پس میں نے عرض کیا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا ابوبکر فرمایا ابوبکر پھر میں نے کہا میں بہتر ہوں یا عمر آپ نے فرمایا عمر پھر میں نے کہا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا عثمان آپ نے فرمایا عثمان سو جب میں نے رسول خدا سے پوچھا تو آپ نے میرے سوال کا جواب بدون رعایت فرمایا سو میں دوست رکھتا تھا کہ کاش اسکا میں نے آپ سے سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں ہم تمام لوگوں میں سے ابوبکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم کو۔

تحقیقات وتعلیقات

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک طرح کے صحابہ کو آپس میں فضیلت نہ دیتے تھے ایک کو دوسرے پر، ورنہ اہل بدر، اہل احد اور بیعت الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہیں اور یہ تفاضل شاید اصحاب میں مقصود ہے کیونکہ اہل بیت اس سے مخصوص ہیں اور ان کا حکم صحابہ کے حکم کے مغائر ہے پس حضرت علی، حضرات حسنین کے ذکر نہ کرنے کی وجہ سے کوئی اعتراض واقع نہ ہوگا۔ مظہر فرماتے ہیں کہ اس سے ابن عمرؓ کی مراد بوڑھے اور سن رسیدہ اصحاب ہیں کیونکہ جب کوئی امر درپیش آتا تو حضور اکرم ﷺ انہی سے مشورہ لیتے تھے حضرت علی حضور کے زمانہ میں جوان، اور نوعمر تھے ورنہ ان کی فضیلت کا ان مذکورین کے بعد کوئی بھی منکر نہیں اور یہ بھی ہے کہ تفاضل ثابت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مناقب أمير المومنين امام المتقين ابى الحسن على بن ابى طالب رضى الله عنه

متن

عن سعد بن ابى وقاص قال رسول الله ﷺ لعلى انت منى بمنزله هارون من موسىٰ انه لا نبى بعدى رواه البخارى و مسلم عن سعد بن ابى وقاصؓ قال خلف رسول الله عليا كرم الله وجهه فى غزاة تبوك فقال يا رسول الله تخلفنى فى النساء والصبيان فقال الاترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ غيرانه لا نبى بعدى رواه احمد عن زر بن حبيش قال قال على رضى الله عنه والذى فلق الحبة وبرأ النسمة انه لعهد النبى الامى ﷺ الى ان لا يحبنى الامومن ولا يبغضنى الا منافق رواه مسلم عن سهل بن سعد ن الساعدى ان رسول الله ﷺ قال يوم خيبر لا عطين هذهِ الر أية غدا رجلاً يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله ﷺ كلهم ير جون ان يعطا ها فقال اين على بن ابى طالب؟ فقالوا هو يارسول الله!

ترجمہ

امیر المومنین امام المتقین ابوالحسن علی بن ابی طالب مرتضی رضی اللہ عنہ کے فضائل

بخاری ومسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے علیؓ سے فرمایا جیسے ہارون کو موسیٰ کے ساتھ خصوصیت تھی اسی مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے[1] امام احمد سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں رسول خدا ﷺ نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیچھے چھوڑا انہوں نے کہا اے رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ جو ہارون کو موسیٰ سے قرب تھا اس مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں[2] مسلم میں زر بن حبیش سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو پہاڑ کی طرح اُگا دیا اور جس نے ذی روح کو پیدا کیا نبی امی ﷺ نے مجھے اس

besturdubooks.wordpress.com

بات کی وصیت کی اور حکم فرمایا کہ مجھے مومن کے سوا اور کوئی دوست نہ رکھیگا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ کریگا۔[۳] بخاری ومسلم میں سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا میں کل اس جھنڈے کو (جو سرداری کی علامت ہے) ایک ایسے شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھے گا اور اسے خدا اور رسول دوست رکھیں گے سو جب لوگوں نے صبح کی تو سب کے سب صحابہ علی الصباح رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور سب اس جھنڈے کے ملنے کی امید رکھتے تھے۔ سو رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ علی بن ابی طالب کہاں ہیں صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا ان کی

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی آخرت میں اور قرب مرتبہ میں اور امر دین کی مددگاری میں علامہ توربشتی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضور اکرم ﷺ نے اس وقت فرمائی جب حضرت علی کو اپنے اہل وعیال کے لیے خلیفہ بنایا اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تھے اس وقت منافقوں نے طعن کیا کہ آنحضرت ﷺ نے انہی حقیر اور سبک جان کر یہاں چھوڑا ہے حضرت علی نے جب سنا تو ہتھیار باندھ کر نکلے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ سے ملے اور حضور اکرم ﷺ اس وقت موضع جرف میں اترے ہوئے تھے۔ انہوں نے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں میں نے تم کو اس واسطے چھوڑا ہے کہ میرے پیچھے میرے اہل وعیال کے محافظت کرو، تو تم اب پھر جاؤ اور میرے اہل میں میرے خلیفہ ہو کیا تم اے علی اس بات سے راضی نہیں کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے کہ جب موسیٰ میقات کو گئے تو ہارون کو خلیفہ کر گئے اور اپنی قوم میں انہیں نائب بنا گئے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۲/ ۵۲۶، صحیح مسلم : ۲/ ۲۷۸، جامع الترمذی : ۲/ ۲۱۴

۳) صحیح البخاری : ۲/۵۲۶، صحیح مسلم : ۲/ ۲۷۸

متن

یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسول الله ﷺ فی عینیه و دعاله حتی کان لم یکن به وجع فاعطاه الرایة فقال علی یا رسول الله اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یهدی الله بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم رواه

besturdubooks.wordpress.com

البخاری و مسلم **عن** عمر ان بن حصین رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال ان علیامنی وانا منه وهو ولی کل مومن رواه الترمذی **عن** زید بن ارقم ان النبی ﷺ قال من کنت مولا ه فعلی مولا ه رواه احمد والترمذی **عن** حبشی بن جنادة قال قال رسول الله ﷺ علی منی وانا من علی ولا یودی عنی الا انا اوعلی رواه الترمذی رواه احمد **عن** ابی جنادة عن عبدالله بن عمرؓ قال اخی رسول الله ﷺ

ترجمہ

آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا آج انہیں بلانے کے لیے کسی کو بھیجو پس جب لوگ علیؓ کو لائے تو رسول خدا نے اپنا لعاب دہن ان کی دونوں آنکھوں میں ڈال دیا علیؓ خاصے بھلے چنگے ہو گئے گویا ان کی آنکھوں میں کبھی درد ہی نہ تھا پھر آپ نے انہیں جھنڈا دے دیا حضرت علیؓ نے فرمایا اے رسول خدا میں ان سے یہاں تک لڑوں کہ وہ ہم جیسے ہو جاویں۔(مسلمان) فرمایا تم ان پر آہستگی اور نرمی کے ساتھ گزرو یہاں تک کہ جب ان کی زمین میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اور جو حقوق الٰہی ان پر واجب ہیں ان کی خبر دو۔[1] خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔[2]

ترمذی میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست و مددگار ہیں۔[3] احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔[4] ترمذی اور امام احمد حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے کوئی میری طرف سے (بند عہد) ادا نہ کرے مگر میں یا علی[5] ترمذی میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے یاروں میں ایک کا دوسرے سے بھائی چارہ کرایا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے جو رہنمائی فرمائی کہ حضرت علی کفار کو اسلام کی طرف بلائیں اس کی تاکید کے لیے یہ بات قسم کھا کر ارشاد فرمائی اس لیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے ان کے ایمان کا بغیر قتال کے ہونا متفرع ہے اس پر حصول غنائم کا قسم سرخ چوپایوں وغیرہ سے پس ایک مومن کا ہونا ہزار کافروں کو معدوم کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ علامہ ابن ہمام نے کتاب النکاح میں اس کی تصریح کی ہے۔

۲۔ عرب کی عادت تھی کہ جب ان میں گفتگو ہوتی نقص ابرام اور صلح وغیرہ میں تو اسی قسم کے کام وہی شخص ادا کرتا تھا جو

besturdubooks.wordpress.com

اس قوم کا سردار ہوتا تھا یا وہ شخص جو اس کے رشتہ میں بہت قریب ہوتا تھا اس کے علاوہ کسی اور سے وہ لوگ یہ باتیں قبول نہ کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاجیوں کا امیر بنا کر بھیجا تو ان کے پیچھے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا تاکہ مشرکوں کے عہد کو توڑ دیں اور سورۃ براۃ کی آیتیں پڑھیں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم : ۲/ ۲۷۹، صحیح البخاری : ۱/ ۵۲۵

۲) کنز العمال : ۵۹/۱۳

۳) جامع الترمذی : ۲۱۲/۲

۵) جامع الترمذی : ۲۱۳/۲

متن

بين اصحابه فجآء على تدمع عيناه فقال اخيت بين اصحابك ولم تواخ بيني و بين احد فقال رسول الله ﷺ انت اخى فى الدنيا والآخرة رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن غريب عن انس بن مالك رضى الله عنه قال كان عند النبى ﷺ طير فقال اللهم ائتنى باحب خلقك اليك يا كل معى هذا الطير فجاء على فاكل معه رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب عن على رضى الله عنه قال كنت اذ سئلت رسول الله ﷺ اعطانى واذا سكت ابتدانى رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن غريب عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انا دار الحكمة وعلىّ بابها رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وقال روى بعضهم هذا الحديث عن شريك ولم يذكر فيه عن الصنابحى ولا نعرف هذا الحديث عن احد من الثقات غير شريك رواه احمد

ترجمہ

پھر علیؓ آئے اس حال میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے یاروں میں سب کا بھائی چارہ کرایا۔ مجھ میں اور کسی میں دینی بھائی کی نسبت نہ کرائی آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے بھائی اور یار ہو۔ ۲۔ ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پکا ہوا پرند جانور تھا آپ نے فرمایا بار خدایا تیری مخلوق میں سے جو مجھے بہت محبوب ہو اسے میرے پاس لا کہ وہ میرے ساتھ

besturdubooks.wordpress.com

اس پرندجانور کو کھائے۔ پس آپ کے پاس علی آئے اور کھانا کھایا۔[۳]

ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول خدا سے کچھ مانگا تو بھی آپ نے مجھے دیا اور جب میں خاموش ہو رہا تو بھی بے مانگے مجھے عنایت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔[۴]

ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے یہ ہی حدیث شریک تابعی سے روایت کی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی دو صحابیوں میں بھائی چارہ کرایا ابوذر اور سلمان آپس میں دینی بھائی ہیں اسی طرح اور بہت سے صحابہ میں آپ نے بھائی چارہ کرایا اور یہ مدینہ میں ہجرت کے پانچ مہینے بعد ہوا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ موضوع نہیں ہے۔ مختصر میں لکھا ہے کہ اس کے طرق بہت سے ہیں لیکن سب کے سب ضعیف ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین خلائق تھے اب اس جملہ میں شارحین نے کچھ خصوصیتیں اور قیدیں بیان کی ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ تمام خلق سے محبوب ترین تھے خدائے تعالیٰ کے نزدیک یا حضور اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹوں میں سے حضرت علی یہ محبوب ترین تھے یا قریب کے رشتہ داروں میں آپ اقرب تھے مگر ہمارے نزدیک ان تخصیصات کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ تمام خلق سے علی العموم مخلوق مراد نہیں اس لیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین ﷺ ہیں اور صحابہ میں اگر بعضوں سے محبوب تر کہہ دیا جاوے وہ بھی بعض حیثیات بعض وجوہ سے کیا چنانچہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبتدعین کے واسطے اس بات پر دلیل نہیں ہوسکتی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر طعنہ زنی کریں اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت۔ بعض صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔ **ماطلعت الشمس علی خیر من عمر** اور دوسری حدیث میں ہے **ارفع درجة فی الجنة عمر**۔

تخریج احادیث

۵.۴) جامع الترمذی: ۲/۲۱۳

۲) جامع الترمذی: ۲/۲۱۳

متن

عن الصنابحی عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه قال دعارسول الله ﷺ علیایوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقدطال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله ﷺ ماانتجیتهٔ

besturdubooks.wordpress.com

ولكن الله انتجاه رواه الترمذي عن ام سلمة قالت والذي يحلف به ان كان علي بن ابي طالب لأقرب الناس عهداً برسول الله ﷺ مرض رسول الله ﷺ مرض موته فلما كان الذي قبض فيه دعا علياً فناجاه طويلا و ساره كثيرا ثم قبض في يومه ذلك فكان اقرب عهداً برسول الله ﷺ رواه احمد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لعلي يا علي لا يحل لاحد ان يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن المنذر قلت لضرار بن صرد وما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك رواه الترمذي وقال هذا حسن غريب عن ام عطية قالت بعث

ترجمہ

اور اس اسناد میں صنابحی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقات سے نہیں پہچانتے اور اسی حدیث کو امام احمد نے صنابحی سے روایت کیا ہے ترمذی میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ طائف کے دن حضرت علی کو بلا کر کچھ سرگوشی کی لوگوں (منافقوں یا عوام صحابہ) نے کہا بلاشبہ حضرت نے اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی آنحضرت نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی[2] امام احمد حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے آخر زمانہ میں آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زائد قریب علی بن ابی طالب تھے۔ جس مرض موت میں آپ بیمار ہوئے اور جس دن آپ کا انتقال ہوا تو حضرت علی کو بلا کر بہت دیر تک ان سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے باتیں کیں پھر اسی دن آپ کا انتقال ہو گیا۔ سو اس اعتبار سے حضرت علی رسول خدا کے آخر زمانہ میں سب سے زیادہ قریب تھے۔ ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے علیؓ سے فرمایا کہ اے علی! جسے جنابت پہنچے اور نہانے کی حاجت ہو اسے اس مسجد میں گذرنا جائز نہیں بجز میرے اور تیرے[3] علی بن منذر نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث کے کیا معنی ہیں ضرار نے جواب دیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میرے اور تیرے سوا اور کسی کو حلال نہیں کہ مسجد کو راہ گذر اور راستہ بنائے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو ترمذی میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے

تحقیقات وتعلیقات

یعنی میں نے انہیں اللہ کی طرف سے وہ چیز پہنچائی جس کا مجھے حکم ہوا تھا سرگوشی سے چنانچہ اس صورت میں اللہ نے ان سے سرگوشی کی پس یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اسی قول کے مانند ہے: ''و ما رميت اذ رميت ولكن الله رمىٰ'' اور ظاہر

besturdubooks.wordpress.com

یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحت اور اسرار دنیویہ کی خبر دی ہو یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ علم دین میں سے کوئی بات ان سے خفیہ اور چھپا کر کہی ہو کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت علی سے لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہیں ہے انہوں نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑ اور جاندار کو پیدا کیا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ مگر وہ چیز جو قرآن میں ہے یہ اللہ کا عطیہ ہے کہ وہ کسی کو اپنی عنایت مہربانی سے قرآن میں سمجھ عنایت فرمائے سو مجھے کتاب الٰہی میں سمجھ دی گئی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے اور اس میں دیت وغیرہ کے احکام تھے۔

تخریج احادیث

۲) جامع الترمذی : ۲/۲۱۴

۳) اتفاقاً حضور اکرم ﷺ اور حضرت علی کا دروازہ اور ان کی گزرگاہ مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی (تاریخ الخلفاء : ۱۷۲ (عربی)

۴) جامع الترمذی : ۲/۲۱۴

متن

رسول الله ﷺ جیشا فیهم علی قالت فسمعت رسول الله ﷺ وهو رافع یدیه یقول اللهم لاتمیتنی حتی ترینی علیاروٰاه الترمذی عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مؤمن رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسناد اعن البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول الله ﷺ نزل لغدیر خم واخذبید علیّ فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم ؟ قالو ابلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسه؟ قالو ا بلی فقال اللهم من کنت مولا ہ فعلی مولاه اللهم وال من والا ہ وعاد من عاداه فلقیه عمر بعد ذلک فقال هنیاً یا ابن ابی طالب! اصبحت وامسیت مولی کل مؤ من ومؤمنة رواه احمد وفی روایة له اللهم فانصر من نصره واخذ ل من خذله واحب من احبه و ابغض من ابغضه عن ام سلمة

ترجمہ

ایک لشکر جس میں حضرت علی بھی تھے کسی طرف کو بھیجا میں نے رسول خدا ﷺ کو کہتے سنا کہ آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے کہ بار خدایا جب تک مجھے علی کو نہ دکھائے موت نہ دینا۔ یہ آپ کا فرمانا لشکر کے کوچ کے وقت تھا یا آنے کے وقت [۱] ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست نہیں رکھتا۔ اور کامل مومن ان کی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے [۲]۔ امام احمد براء بن عازب سے

besturdubooks.wordpress.com

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) پر آنحضرت ﷺ اترے تو علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زائد مہربان اور دوست ہوں۔ حاضرین بولے جی ہاں ہم خوب جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر ہر مومن کے ساتھ اس کی جان سے زائد مہربان ہوں لوگوں نے کہا ہاں آپ ایسے ہی ہیں اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا خداوند جسے میں دوست کہتا ہوں علی اس کا دوست ہے بار خدایا جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کو دشمن جان اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے ملاقات کر کے فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے تمہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن مرد اور مومن عورت کے دوست ہو ۴؎ اور امام احمد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بار خدایا جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو اسے رسوا کرنا چاہے تو اسے ذلیل کر اور جو اسے دوست رکھے اس کو دوست رکھ اور جو اس کا دشمن ہو تو اس کا دشمن ہو۔ (۵) امام احمد ام سلمہ سے روایت

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ واضح ہو کہ شیعوں نے جو بعض روایتوں سے حضرت علی کے خلیفہ اور احق بالخلافت پر تمسک کیا ہے ان میں سے یہ حدیث ان کے نزدیک قوی دلیل ہے کہتے ہیں کہ یہ حدیث ان کی حقیقت خلافت اور افضلیت پر صریح دلیل ہے کیونکہ مولا کے معنی اولی بالامامۃ کے ہیں اور حجت اس پر یہ ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ''الست اولیٰ لکم'' ناصر اور محبوب کے معنی میں نہیں ہے ورنہ صحابہ کے جمع کرنے اور انہیں خطاب کرنے کی کیا حاجت تھی کیونکہ یہ تو سب صحابہؓ جانتے ہی تھے کہ آپ ﷺ محبوب ترین مخلوق تھے اور اس قسم کی دعا نہیں ہوتی مگر امام مفروض الطاعۃ کے لیے اس کا جواب ہمارے علماء نے بہت بسط و تفصیل کے ساتھ دیا ہے ہم عدم وسعت کی وجہ سے ترک کرتے ہیں اور ایسے اعتراضات کا جواب مولانا قطب الدین صاحبؒ (مترجم مشکوٰۃ) نے بھی نہایت عمدگی کے ساتھ دیئے ہیں۔ من شاء فلیراجع الیہ

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۴

۲) جامع الترمذی: ۲/۲۱۳

۴) تاریخ الخلفاء: ۱۶۹، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر؛ ۴/۴۱۵، ۴۱۶ از امام نسائی

متن

قالت قال رسول الله ﷺ من سبّ علیا فقد سبنی رواہ احمد **عن** بریدة قال خطب ابو بکر وعمر و فاطمة فقال رسول الله ﷺ انها صغیرہ ثم خطبها علیّ فزوجها منه رواہ

besturdubooks.wordpress.com

النسائی عن عبدالله بن عباس ان رسول الله ﷺ امر بسد الا بواب الا باب علی رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی الله عنه قال قال لی النبی ﷺ فیک مثل من عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوامة امه واحبته النصاری حتی نزلوه المنزلة التی لیست له ثم قال یهلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فیّ ومبغض یحمله شنأنی علی ان یبهتنی رواه احمد عن انس قال قال رسول الله لینتهین بنو ولیغه او لا بعثن الیهم رجلاً کنفسی یمضی فیهم امری یبتل المقاتلة ویسبی الذریة قال ابو ذر فما راعنی الا برد کتف عمر من خلفی

ترجمہ

کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔[۱] نسائی بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر نے حضرت فاطمہ سے نسبت کا پیغام بھیجا رسول خدا نے فرمایا کہ وہ ابھی بچی ہے پھر علیؓ نے منگنی کا پیغام بھیجا آپ نے ان کا نکاح علی سے کر دیا۔[۲] ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے علی کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا[۳] مسند احمد میں حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا تجھ میں عیسیٰ کی صفت پائی جاتی ہے کہ اس سے یہود نے یہاں تک عداوت کی کہ اس کی ماں کو تہمت زنا لگائی اور نصاریٰ نے اسے یہاں تک دوست کہا کہ جو مرتبہ اس کے لائق نہ تھا وہاں تک پہنچایا پھر علی نے فرمایا میرے باب میں دو آدمی ہلاک ہونگے ایک محبت میں زیادتی کرنے والا کہ اس چیز میں زیادتی کرے جو مجھ میں نہ ہو دوسرا دشمنی کرنے والا کہ اسے میری عداوت یہاں تک ابھارے کہ مجھ پر بری تہمت لگاوے۔[۴] امام احمد انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ بنو ولیغہ (عرب کی ایک قوم ہے) باز رہیں ورنہ میں ان کی طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو مجھ جیسا ہوگا وہ ان میں میرا حکم چلائے گا۔ اور لڑائی پر فتح پا کر ان کی اولاد و اہل کو قید میں لائے گا۔ ابوذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے مونڈھے کی خنکی کے علاوہ جو میری پیٹھ کے پیچھے سے آ کر انہوں نے رکھی تھی اور کسی چیز نے خوف میں نہ ڈالا۔

تحقیقات وتعلیقات

اس سے معلوم ہوا کہ محبت اس قدر محمود ہے کہ حد سے متجاوز نہ ہو اور عقل و نقل کے موافق ہو کیوں کہ جو محبت حد سے زیادہ ہوتی ہے وہ اکثر گمراہی کی طرف لے جاتی ہے اور عدالت کی راہ مستقیم سے باہر ہے اور گمراہی کی طرف منسوب کرتی ہیں اور اس صفت کے ساتھ اہل سنت والجماعت کی جماعت ہی منصف ہے کہ دونوں طرف کے افراط و تفریط سے اس باب میں محفوظ ہے خصوصاً وہ لوگ جن کے ذہنوں میں تعصب کی گرد نہ بیٹھی ہو حاصل یہ کہ سعادت کا سرمایہ صرف دو چیزیں ہیں۔ محبت

besturdubooks.wordpress.com

خاندان نبوت دوسرے تعظیم حضور کے اصحاب پس ہر شخص کولازم ہے کہ حتیٰ المقدور اس امر میں کوشش کرے کہ یہ دونوں چیزیں بوجہ اعتدال اپنے میں جمع کرے رزقنا اللہ ولجمیع المسلمین اور حضرت علیؓ خود فرماتے ہیں کہ یحبنی اقوام حتی یدخلون النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتی یدخلون النار فی بغضی، دوسرے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ''اللھم العن کل مبغض لنا و کل محبہ لنا غال'' (بقیہ برصفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱، ۲) مشکوۃ المصابیح: ۵۶۵/۲

۳) جامع الترمذی: ۲۱۴/۲

۴) البدایة والنهایة: ۳۵۶/۷، تاریخ الخلفاء: ۱۷۳

متن

فقال من تراه یعنی قال فعلت ما یعنیک وانما یعنی خاصف النعل علیّ بن ابی طالب وبنو ولیغه قوم من العرب رواه احمد **عن** ربعی بن خراش قال حدثنا علی بن ابی طالب بالرحبة فقال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا ناس من المشرکین فیهم سهیل بن عمرو والناس من رؤساء المشرکین فقالوا یا رسول الله! خرج الیک ناس من ابناء نا واخواننا وارقاء ناولیس لهم فقه فی الدین وانما خرجو فرارا من اموالنا عنافارددهم الینا فان لم یکن لهم فقه فی الدین سنفقههم فقال النبی ﷺ یا معاشر!قریش لتنتهُن اولیبعثن الله علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الذین قد امتحن الله قلوبهم علی الا یمان قالوا من هو یا رسول الله؟ فقال له ابو بکر من هو یا رسول الله ؟ وقال عمر من هو یا رسول الله ؟ قال وهو خاصف النعل وکان اعطی قال علیا نعله یخصفها وکنت جالسا اخصف نعل رسول الله ﷺ **عن** علی رضی الله عنه قال کانت لی منزلة من رسول الله ﷺ

ترجمہ

انہوں نے فرمایا تو اس شخص کو جسے حضرت فرمارہے ہیں جانتا ہے کون ہے ان سے مراد علی بن ابی طالب حضرت کی جوتی درست دوست کرنے والے ہیں اور بنو ولیغہ عرب کی ایک قوم ہے! ترمذی میں ربعی بن خراش علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ کے رحبہ میں فرمایا کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک جن میں سہیل بن عمر اور کئی

besturdubooks.wordpress.com

سردار تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے کئی شخص آپ کے پاس آئے ہیں اور انہیں دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور اموال سے بھاگ آئے ہیں سو آپ انہیں ہم پر واپس کر دیجیے تا کہ ہم انہیں دین کی تعلیم کر دیں۔ حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ خدا تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجا گا جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا اور وہ، وہ ہے جس کے دل کا ایمان اللہ نے آزما لیا ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون ہے اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ وہ کون ہے فرمایا جوتی ٹانکنے والا علیؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت بیٹھا ہوا رسول خدا ﷺ کی جوتی درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے نزدیک میرا وہ مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا۔

تخریج احادیث

١. ٢) ازالة الخفاء : ٤/٤٢٥ ، البداية والنهاية : ٢/٥٩٤، جامع الترمذی : ٢/٢١٣

متن

لم تكن لا حد من الخلائق اتيه يا على سحر فاقول السلام عليك يا نبى الله فان تنحخ انصرفت الى اهلى والا دخلت رواه النسائى **عن** سعيد بن المسيب عن عمر رضى الله انه سمع رجلا يذكر عليا بشر فقال ويلك تعرف من فى هذا القبر واشار الى قبر رسول الله ﷺ فسكت الرجل فقال عمر فيه محمد بن عبدالله بن عبد المطلب اذا اذيته عليا فقد اذيته **عن** على رضى الله عنه قال كنت شاكياً فمر بى رسول الله ﷺ وانا اقول اللهم انكان اجلى قد حضر فارحنى وان كان متاخر افارفغنى وان كان بلاء فصبر نى فقال رسول الله ﷺ كيف قلت فاعاد عليه قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شك الراوى قال فما اشتكيت وجعى بعد رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح **عن** عبدالله بن ابى او فى قال دخلت على رسول الله ﷺ فى مسجد فقال لى

ترجمہ

میں بہت سویرے آپ کے پاس جا کر کہتا: ''السلام علیکم یا نبی اللہ! یعنی اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ (یہ سلام گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت مانگنی تھی) پس اگر رسول خدا کھنکارتے تو میں اپنے گھر واپس چلا آتا ورنہ

besturdubooks.wordpress.com

آپ کے پاس چلا جاتا۔۱ سعید بن مسیب حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو برائی سے یاد کرتا ہے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو اور رسول خدا کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا تو اس قبر والے کو پہنچاتا ہے وہ شخص یہ سن کر خاموش ہو گیا عمرؓ نے فرمایا اس قبر میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والے کو ستایا۔۲ ترمذی میں علیؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھ پر رسول خدا ﷺ اس حال میں گذرے کہ میں کہہ رہا تھا بار خدایا اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر میری موت میں تاخیر ہے تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ بیماری میرے لیے آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول خدا نے فرمایا پھر تو کہو کیا کہا سو علی نے جو کچھ کہا تھا آپ کے سامنے اس کا اعادہ کیا آپ نے پاؤں سے ٹھوکر ماری۳ فرمایا خداوندا اسے صحت یا شفا دے۴ راوی کو ان دونوں کلموں میں سے ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں سو اس کے بعد میں نے اپنی بیماری کی کبھی شکایت نہیں کی۵ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۶ امام احمد بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا ﷺ

تحقیقات وتعلیقات

۶ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے حق میں عافہ فرمایا اور او اشفـه فرمایا یہ کلام کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ انسان کو اپنی بیماری میں یوں کہنا چاہئے: ''اللھم عافنی یا اللھم اشفنی'' کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا جبر نہیں چلتا وہ اپنے ملک اور سلطنت میں کسی کا محتاج نہیں ہاں اس کی درگاہ عاجزی پسند ہے اگر کسی نے عاجزی سے دعا کی تو مقبول ہوئی۔۳ پاؤں سے ٹھکرانا غصہ اور غضب کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس سبب سے تھا کہ اپنی غفلت پر متوجہ ہو جائیں اور شکایت حال سے باز آئیں یا اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ کے قدم مبارک کی برکت پہنچے اور حضرت کی کمال متابعت اور پیروی قدم بقدم حاصل ہو۔

تخریج احادیث

۱) مشکوٰۃ المصابیح : ۵۶۵/۲
۲) کنز العمال : ۴۶/۵
۴) دلائل النبوۃ للبیھقی : ۱۷۹/۶ . البدایۃ والنھایۃ : ۷/۰۰ ۷. مسند احمد : ۱۳۵/۱
۵) مشکوٰۃ المصابیح : ۵۶۵/۲

متن

ایـن فلا ن و این فلان؟ فـجـعـل ینـظـر فی وجوہ اصحابه ویتفقد ھم ویبعث الیھم حتی تـوافـواعـنـده فحمد الله واثنی علیه و آخی بینھم فقال له علی بن ابی طالب لقد ذھبت روحی یا

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله!حین رایتک فعلت با صحابک ما فعلت غیری فانکان هذا من الله فلک العتبی والکرامة فقال رسول الله ﷺ والذی بعثنی بالحق نبیاً ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسی وانت اخی و وارثی فقال یا رسول الله وما ارث منک قال ماورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب الله وسنن انبیاء وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة ابنتی والحسن والحسین ابنی وانت رفیقی ثم تلا رسول الله ﷺ: " اخواناً علی سرر متقابلین " رواه احمد عن ابن بریدة قال حاضر نا خیبر فاخذ اللواء ابو بکر رضی الله عنه فلم یفتح له ثم اخذ عمر من الغد فرجع ولم یفتح له واصاب

ترجمہ

کے پاس گیا مجھ سے فرمایا فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں آدمی کہاں ہے پھر اپنے یاروں میں انہیں دیکھنے اور ڈھونڈنے لگے اور جنہیں گم پایا تھا ان کے پاس آدمی بلانیکے لیے بھیجنے لگے یہاں تک کہ سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے پھر آپ نے اللہ کی حمد وثناء کے بعد انمیں بھائی چارہ کرا دیا حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی جس وقت میں نے آپ کو دیکھا کہا پنے صحابہ کے ساتھ وہ کام کیا جو میرے ساتھ نہیں کیا (یعنی بجز میرے اور سب میں بھائی چارہ کرایا) سو یہ اگر اللہ کی طرف سے ہے تو آپ کے لیے رضا اور کرامت ہو رسول خدا ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے تمہیں محض اپنے لیے پیچھے رکھا ہے اور تمہارا میرے پاس تمہارا وہ مرتبہ ہے جو ہارون کو موسیٰ کے پاس تھا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپ سے کس چیز کی میراث لونگا فرمایا مجھ سے پہلے انبیاء نے جس چیز کی میراث لی ہے علیؓ نے کہا انہوں نے کس چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی طرف اور اس کے پیغمبروں کے طریقوں کی اور تم میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ میرے دونوں بیٹے حسن وحسین کے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہونگے۔اور تم میرے رفیق ہو پھر آپ نے یہ آیت اخوانا علی سرر متقبلین پڑھی۔[1] امام احمد بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جنگ میں حاضر ہوئے سو پہلے دن ابو بکرؓ نے جھنڈا لیا مگر انکے ہاتھ پر خیبر فتح نہ ہوا پھر دوسری صبح کو حضرت عمر نے لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور فتح نہ ہوا۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی آخرت اور قرب مرتبہ میں اور امر دین میں مددگار اور یار ہونے کی حیثیت سے علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ

besturdubooks.wordpress.com

جب رسول خدا ﷺ غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے تو آپ نے اپنے پیچھے اپنے اہل وعیال پر حضرت علی کو خلیفہ چھوڑا تو اس وقت حضور نے حضرت علیؓ سے یہ فرمایا کہ یہاں منافقوں نے طعنہ زنی شروع کی ہے کہ انہیں حقیر وسبک جان کر چھوڑا ہے حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتھیار باندھ کر اور مسلح ہو کر حضور اکرم ﷺ سے جا ملے آپ موضع جرف میں تھے آپ نے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ بد بخت جھوٹ بولتے ہیں میں نے تو تم کو صرف اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے واسطے چھوڑا ہے تم جاؤ اور میرے اہل وعیال پر خلیفہ رہو اے علی کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو کہ جب حضرت موسیٰ میقات کو گئے تو حضرت ہارون کو اپنے پیچھے خلیفہ بنا گئے اسی طرح جب میں غزوہ میں آیا تو تمہیں اپنے پیچھے خلیفہ کر آیا ہوں۔

تخریج احادیث

ا) البداية والنهاية :۲۵۷/۷ وكنز العمال : ۴۲۶/۱

متن

الناس شدة وجهد فقال رسول الله ﷺ انى دافع اللواء غدا الى رجل يحبه الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح او يفتح الله على يديه قال فبتناطيبة انفسنا ان يفتح غدافلما صلى ﷺ الفجر قام قائما فدعا باللواء والناس على مصافهم ثم دعا عليافاخذ رسول الله ﷺ الراية فهز هاشم قال من ياخذ ها بحقها فقال فلان انا فقال امط فجاء اخر فقال انا فقال امط ففعل ذلك مرار بجماعة ثم قال رسول الله ﷺ والذى كرم وجه محمد لا عطينها رجلاً لم يهزها يا على!فانطلق بها ففتح الله خيبر على يديه قال فبرزاليه من خيبر مرحب وهو يرتجزو يقول:"قد علمت خيبر انى شاكى السلاح بطل محرب اذا مرحب الحروب اقبلت تلهب عن الطعن احيانا وحينا اضرب فاجابه على وقال:

انا الذى سمتنى امى حيدره — كليث غابات كريه المنظره

ترجمہ

لوگوں کو شدت اور مشقت پہنچی تب رسول خدا نے فرمایا میں کل صبح کو یہ جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جسے خدا اور خدا کا رسول دوست رکھتا ہے اور وہ بدون فتح کیے واپس نہ آئیگا۔ یا آپ نے یوں فرمایا کہ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دیگا (ابن بریدہ کہتے ہیں) کہ

besturdubooks.wordpress.com

ہم نے ساری رات خوشی میں گزاری کہ صبح فتح نصیب ہوگی سو جب رسول خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہوکر جھنڈا منگا اور لوگ لڑائی کی صفوں میں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور اپنے دست مبارک سے جھنڈے کو لے کر خوب ہلا کر فرمایا اس کو حق کے ساتھ کون شخص لیتا ہے کوئی شخص بولا میں لیتا ہوں آپ نے فرمایا پرے رہو پھر کوئی اور آیا اس کو بھی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک جماعت کے ساتھ کئی مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد کے منہ کو بزرگی دی ہے میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بھاگے گا اے علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اس جھنڈے کو لے گئے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر خیبر فتح کرادیا راوی کہتا ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص مرحب نام یہودی علیؓ کی طرف اشعار پڑھتا ہوا ظاہر ہوا اور وہ کہتا تھا اہل خیبر جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے مسلح اور لڑائی کے واقعات میں نہایت آزمودہ کار جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرنے آتے ہیں تو میں کبھی نیزہ کا گھاؤ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار سے مارتا ہوں۔ حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے میں صحرائی شیر خوفناک صورت کے مانند ہوں۔

تحقیقات وتعلیقات

(گزشتہ کا بقیہ حاشیہ)

اس حدیث میں شیعوں نے بہت زور لگا کر یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے کہ خلافت کے زیادہ مستحق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی ہی تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خلافت کی وصیت بھی کی تھی اس گمراہی اور کجروی کی وجہ سے روافض نے حضرت علی کے علاوہ اور صحابہ کو کافر کہا کہ انہوں نے غیر علی کو خلافت پر کیوں مقدم کیا اور ان میں سے بعض بیوقوں نے حضرت علی کی طرف نسبت کفر کی ہے کہ انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیوں نہیں کیا پس ان احمقوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جو لوگ تمام امت کے کفر کے قائل ہوں خاص کر دور اول کے تو انہوں نے بلا شبہ تمام شریعت کو باطل قرار دیدیا اور اسلام کی بنیاد کو ڈھادیا اور ہمارے محققین علماء نے اس کے بہت کچھ جواب دیئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ روافضہ کی اس حدیث میں کوئی حجت نہیں بلکہ پس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنے اہل وعیال پر خلیفہ بنایا مگر اس مدت تک جس میں آپ غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو غایت میقات تک اپنا خلیفہ بنایا تھا اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد خلیفہ نہیں تھے حضرت موسیٰ کی وفات سے چالیس سال پہلے حضرت ہارون وفات پاچکے تھے۔ اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اس مدت تک عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کو آپ نے (:آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

مسند احمد : ۳۳۳/۲ صحیح البخاری : ۲۰۵/۲ ازالۃ الخفاء : ۴۲۷/۴

متن

عبل الذر اعین شدید القسورہ اضرب بالسیف وجوہ الکفرہ

ثم ضرب بالسیف راس مرحب ففلقه ثم قال علی وجئت براس مرحب الی بین یدی رسول الله ﷺ فسر بذلک ودعالی رواه احمد و **ذکر** احمد فی الفضائل ایضا انهم سمعو ا تکبیراً من السماء فی ذلک الیوم وقائلاً یقول :لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیّ" فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله ﷺ ان ینشد شعرا فاذن له فقال جبریل نادی معلناوالنقع لیس بمنجلی والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل لا سیف الا ذوالفقار فتی الا علی **عن** ابی مریم عن علی رضی الله عنه قال انطلقت انا والنبی ﷺ حتی اتینا الکعبة فقال لی رسول الله ﷺ اجلس فجلست فصعد علی کتفی فذهبت لا نهض به فلم اطق فرأی منی ضعفاً فنزل وجلس لی رسول الله ﷺ

ترجمہ

میرے بازوؤں مضبوط اور کلائیاں سخت ہیں میں تلوار سے کافروں کے منہ کالے کرتا ہوں یعنی ان کے منہ پر تلواریں مارتا ہوں۔ پھر علیؓ نے مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ اس کا سر الگ کر دیا علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مرحب کے سر کو لا کر رسول خدا کے آگے رکھ دیا آپ اس سے بہت خوش ہوئے اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی امام احمد نے فضائل میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس دن لوگوں نے آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کسی کو یہ کہتے سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے برابر کوئی جوان نہیں سو حسان بن ثابت نے رسول خدا ﷺ سے شعر پڑھنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دی انہوں نے اس وقت فرمایا جبرئیل نے ظاہر ہو کر پکارا بلند آواز سے جو پوشیدہ نہ تھی اور مسلمان نبی مرسل کے گرد اگرد کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ذوالفقار کے برابر کوئی تلوار نہیں اور علی کے مقابل اور کوئی جوان نہیں۔ امام احمد ابو مریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول خدا چلے یہاں تک کہ کعبہ میں آئے پھر رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا سو آپ میرے مونڈھوں پر چڑھ گئے آپ کو لے کر کھڑا ہونے لگا مگر اٹھنے کی طاقت نہ تھی آنحضرت ﷺ مجھ میں

besturdubooks.wordpress.com

کمزوری کے آثار دیکھ کر نیچے اتر آئے اور بیٹھ کر فرمانے لگے۔

تحقیقات وتعلیقات

(حاشیہ گزشتہ)

نماز کی امامت کا خلیفہ بنایا چنانچہ حضرت علی اہلبیت رسول خدا کی خبر گیری کرتے تھے اور عبداللہ بن ام مکتوم لوگوں کی امامت کرتے تھے اگر مطلق خلافت حضرت علی کو ہوتی تو نماز کی امامت کا بھی انہیں ہی حکم ہوتا بلکہ یہ حکم زیادہ اولیٰ اور اہم تھا۔

متن

وقال لی اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیه فنهض بی فانه لیخیل الی انی لوشئت ان انا ل افق السماء لنلته حتی صعدت وعلیه تمثال صفراونحاس فجعلت ازاوله عن یمینه وشماله وبین یدیه ومن خلفه حتی اذا استمکنت منه قال لی رسول الله ﷺ اقذف به فقذفته فتکسر کماتکسر القوار یر ثم نزلت فانطلقنا نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیة ان یلقانا احد من الناس رواه احمد عن المطلب بن عبدالله بن حنطب عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ فی خطبة:" أوصیکم بحب ذی اقر بها اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانه لا یحبه الا مومن ولا یبغضه الا منافق وفی روایة فمن احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن احبنی ادخله الله الجنة ومن ابغضنی ادخله الله النار رواه احمد عن عمر و بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذااتاه رهط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد علیهم ابن عباس وقال لما ها جر

ترجمہ

آ میرے کندھوں پر چڑھ تو میں آپ نے کندھوں پر چڑھ گیا آپ نے مجھے اٹھا لیا اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر میں آسمان کے کنارے پہنچنا چاہوں تو اس تک پہنچ سکتا ہوں۔ غرضیکہ میں کعبہ پر چڑھا اور اس پر پیتل اور تانبے کے بت رکھے تھے میں ان کو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے سے اکٹھا کرنے لگا جب میں ان پر قادر ہو گیا تو مجھ سے رسول خدا نے فرمایا انہیں نیچے ڈال دے میں نے انہیں نیچے پھینک دیا سو وہ شیشے جیسا ٹوٹ گئے پھر میں اتر آیا اور رسول خدا اور میں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور اس خوف کی وجہ سے کہ مبادا مشرکوں میں سے کوئی ہمیں ملجائے گھروں میں چھپ گئے۔[1] امام احمد مطلب بن عبداللہ بن حطب سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے کہا رسول خدا ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا اے

besturdubooks.wordpress.com

لوگوں میں تمہیں اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرنے کی وصیت کرتا ہوں جو کنبے میں سب سے زیادہ قریب ہے کیونکہ اسے کوئی دوست نہیں رکھتا مگر کامل مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق ۲ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے اسے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھے دوست رکھے گا اسے اللہ جنت میں داخل کریگا اور جو مجھ سے عداوت رکھیگا اسے خدا تعالیٰ دوزخ میں داخل کریگا۔۳ امام احمد عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کے پاس ایک قوم آئی جو علی بن ابی طالب کے باب میں طعن کرتے تھے ابن عباس نے ان پر رد کیا اور فرمایا جب رسول خدا ﷺ نے ہجرت کی۔

تحقیقات وتعلیقات

حاکم نے مستدرک میں اس واقعہ کو مفصل نقل کیا ہے لیکن فتح مکہ کے بجائے شب ہجرت کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اس کے علاوہ دوسرے محدثین اور ارباب سیر نے فتح مکہ میں لکھا ہے اور یہی صحیح اور قرین عقل ہے ہجرت کی ایسی نازک رات میں جب کہ جان خطرہ میں تھی ایسے بڑے اور خطرناک کام کا انجام دینا بعید از قیاس ہے دوسرے مکہ کی زندگی میں بت شکنی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔(۲) اس حدیث سے صاف اور واضح ہوگیا کہ حضرت علی کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان کی عداوت نفاق کی پہنچان ہے۔حضرت علی سے خود روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:''من احبنی واحب هذين واباهما وامهما كان معي في الجنة في درجتي يوم القيامة (اخرجه احمد و الترمذی وقال الترمذی هذا حديث حسن غريب) ابن عدی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ''حب ابی بكرو عمر و عثمان ايمان و بغضهم نفاق'' ابن عساکر کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حب ابو بكر وعمر من الا يمان و بغضهما كفر و حب الا نصار من الا يمان و بغضهم كفر و حب العرب من الايمان و بغضهم كفر ومن سب اصحابی فعليه لعنة الله ومن حفظنی فيهم فانا احفظه يوم القيامة ۳

تخریج احادیث

۱) کنز العمال :۸۵/۱۳،مسند احمد بتحقیق احمد شاکر :۶۴۴/۲، ۶۴۵ ،ازالة الخفاء :۴۱۱/۴

۳) ازالة الخفا:۴/ ۴۳۹

متن

رسول الله ﷺ لبس على ثوبه ونام على فراشه وكان المشركون يؤذون رسول الله عليه وسلم فجاء ابو بكر وهو نا ئم فحسبه رسول الله ﷺ فصاح يا نبی الله! فقال له على ان

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ﷺ قد انطلق نحو بئر ميمون فادركه فانطلق ابو بكر رضى الله عنه حتى لحق رسول الله ﷺ وبات الكفار يرمون عليا بالحجارة وهو يتضور قد لف راسه فى الثوب الى الصباح رواه احمد عن على قال امر نى رسول الله ﷺ ان اضحى عنه ابدا فكان يضحى عنه الى ان استشهد بكبشين املحين قال محمد بن شهاب الزهرى انما خص عليا بذلك دون اقاربه واهله لقربه منه فكان ﷺ فعل ذلك بنفسه رواه احمد عن جابر بن عبدالله الا نصارى قال كنا مع النبى ﷺ فقال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة اوقال يد خل عليكم فد خل على قال

ترجمہ

حضرت علیؓ نے آپ کے کپڑے پہنے اور آپ کے بچھونے پر سو رہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دیتے تھے سو ابو بکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں نے علی کو رسول خدا گمان کر کے ایک چیخ ماری اور کہا اے نبی اور حضرت علیؓ نے ابو بکرؓ سے فرمایا رسول خدا تو بیر میمون کی طرف تشریف لے گئے آپ ان سے جا ملیئے سو ابو بکر چلے یہاں تک کہ رسول خدا سے مل گئے یہاں تمام رات کفار نے حضرت علی پر پتھر کنکر کی بوچھار کی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح تک سوتے رہے۔[۱] مسند امام احمد میں حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں) حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو ابلق مینڈھے رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب اور کنبے کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علی کو خاص کیا اس واسطے کہ علی آپ سے بہت قریب تھے گویا کہ اس قربانی (جسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا بنفسہ کرتے تھے امام احمد جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا فرمایا کہ داخل ہوتا ہے سو علی تشریف لائے جابر کہتے ہیں

تخریج احادیث

۱) ازالة الخفاء : ۴۴۶/۴، البداية والنهاية : ۲۶۳/۷

متن

جابر فهنيناه بعد ذلك رواه احمد عن عمر ان بن الحصينؓ قال بعث رسول الله ﷺ جيشا واستعمل عليهم على بن ابى طالب كرم الله وجهه فمضى فى السيرية فاصاب جارية فانكر واعليه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله ﷺ فقالو ا اذا لقينا منهم اذا من

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ﷺ اخبر نا ہ بم صنع فلما قد موا علیه قام الا ول فقال یا رسول الله الا تری الی علی بن ابی طالب صنع کذا و کذافاعرض عنه ثم قال الثانی فقال کذلک فاعرض عنه وقام الثالث و الرابع فقالا کذلک فاعرض عنهما ثم اقبل علیهم ﷺ والغضب یعرف فی وجهه وقال ما تریدون من علی قالها ثلاثا علیٌ منی وانا منه ولا یودی عنی الا علی رواه الترمذی وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب ولا حمد: لا یقضی دینی الا علیّ، عن ابی سعید الخدری ان علیا لما قراء صدر براء ۃ الا یات التی اخذها من ابی بکر فی الطریق:" الالاتدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا یقرب المسجد

ترجمہ

اس کے بعد ہم نے انہیں مبارک دی[1] ترمذی اور مسند امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک لشکر کو بھیجا ان پر علی بن ابی طالب کو امیر بنایا اور وہ لشکر میں گئے پھر غنیمت کے مال میں سے انہوں نے ایک لونڈی لے لی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابہ نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب رسول خدا کے پاس جائیں گے تو اس کی خبر کریں گے پھر جب وہ آپ کے پاس آئے تو ان چار شخصوں میں سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے رسول خدا دیکھئے علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرت ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا دوسرے نے کھڑے ہو کر اسی طرح کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا تیسرا اور چوتھا کھڑا ہوا اسی طرح کہنے لگا آپ نے ان دونوں سے بھی اعراض کیا پھر رسول خدا ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ مبارک میں پہنچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علی سے کیا چاہتے ہو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور علی کے سوا کوئی مجھ سے ادا نہ کرے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن اور غریب ہے[3] امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میرا قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نہ کرے۔[4] ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے جب سورۃ براءت کے اول کی وہ آیتیں جو حضرت ابوبکر سے رستہ ہی میں لے لی تھیں حج کی دن پڑھیں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں بجز مسلمان شخص کے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکے۔

تحقیقات وتعلیقات

شیعہ حضرات جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اس سے مراد خلافت بلافصل ہے چند وجوہ سے یہ استدلال بالکل باطل ہے اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں میں آتا ہے اس کا اطلاق کبھی رب پر کبھی مالک، کبھی سید، کبھی منعم، کبھی

besturdubooks.wordpress.com

معتق، کبھی ناصر، کبھی محب، کبھی تابع، کبھی پڑوسی، کبھی ابن عم، حلیف، عقید، صہر، عبد اور کبھی منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف عقل ہے دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرۃ محتملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے ثبوت خلافت بلا فصل محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل نزاع اور خلاف نہیں ہم بھی اور تم بھی اس کے قائل ہو تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ ولایت سے مشتق ہوتا ہے جو بالفتح ہے اور اس کا استعمال نصب، نصرت اور عتق میں ہوا کرتا ہے چنانچہ اس صورت میں اس کی دلالت امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے جس کے معنی امارت کے ہیں اس سے مشتق ہے اس صورت میں بھی پھر وہی اشکال باقی رہے گا کہ امارت مطلقہ سے امارت مقیدہ کا اثبات محالات سے ہے۔

تخریج احادیث

۲) ازالة الخفاء: ۴۳۶/۴، البداية والنهاية: ۷/۷۷۶

۳) جامع الترمذی: ۲/ ۲۱۲

۴) البداية والنهاية: ۷/۲۰۷

متن

بعد هذا العام مشرک ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله ﷺ عهد فاجله مدته" فقال بعض الكفار نحن نبرأ من عهدک وعهد ابن عمک فقال علی: لو لا ان رسول الله ﷺ امرنی ان لا احدث امراً حتی اتيه لقتلتک قال الزهری انما امر النبی ﷺ عليا ان يقراء براءة دون غيره لان عادة العرب ان لا يتولی العهود الا سيد القبيلة وزعيمها اورجل من اهل بيته يقوم مقامه كاخ اوعم اوابن عم فاجری علی عادتهم عن انس قال قلنا لسلمان الفارسی: سل رسول الله من وصيه؟ فسال سلمان رسول الله فقال من كان وصی موسی بن عمران؟ فقال يوشع بن نون فقال ان وصيی و وارثی ومنجز و عدی علی بن ابی طالب يعنی وارث علمی رواه احمد عن عمرو بن شارش قال خرجت مع علی الی اليمن فجفانی جفوة فلما قدمت المدينة اظهرت شكاية فی المسجد

ترجمہ

اور خانہ کعبہ کا کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے اور جس کافر اور رسول خدا ﷺ کے مابین عہد ہے اس کا وقت اس کی

besturdubooks.wordpress.com

مدت ہے (یعنی جتنی مدت کا عہد ہے اس مدت تک ہم اس سے متعرض نہ ہونگے ۔) سو بعض کافر کہنے لگے ہم تیری اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہیں حضرت علی نے فرمایا اگر رسول خدا ﷺ مجھے اس بات کا حکم نہ کرتے کہ میں جب تک آپ کے پاس آؤں اپنی طرف سے کوئی بھی نیا کام نہ کروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہنچاتا۔ زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت علی کو سورۃ برات پڑھنے کا حکم فرمایا اور ان کے غیر کو نہ فرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت ہے کہ عہدوں اور پیمانوں کا وہی شخص مالک ہوتا ہے جو قبیلہ کا سردار اور اس کا بزرگ ہو یا اس کے اہل بیت میں سے کوئی ایسا شخص ہو جو اس کے قائم مقام ہو جیسے بچایا چچا کا بیٹا سو رسول خدا نے اہل عرب کی عادت پر اس کام کو رہنے دیا۔[۱] امام احمد انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سلمان فارسی سے کہا کہ رسول خدا سے پوچھ کہ ان کا وصی کون شخص ہے پس سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ بن عمران کا کون وصی تھا سلمان نے جواب دیا کہ یوشع بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا وفا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے یعنی میرے علم کی میراث اسے پہنچے گی ۔[۲] امام احمد عمرو بن شارش سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف گیا انہوں نے مجھ پر کوئی زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علی کی شکایت مسجد میں لوگوں سے کی۔

تخریج احادیث

۱) ازالة الخفاء : ۴۳۵/۴ ، سيرة ابن هشام : ۲۴۲/۲

۲) مسند احمد : ۱۵۵/۱

متن

فبلغ ذلک رسول الله ﷺ فخرجت يوما الى المسجد وهو جالس في جماعة من اصحابه فجعل يحد في النظر ثم قال يا عمر واما والله لقد اذيتني فقلت اعوذ بالله ان اوذيك يا رسول الله فقال ما علمت ان من اذى عليا وقد اذاني رواه احمد عن ابي البختري حدثنا علي قال بعثني رسول الله ﷺ الى اليمن وانا شاب فقلت يا رسول الله تبعثني الى قوم لا قضي بينهم وانا شاب لا علم لي بالقضاء فقال ادن مني فدنوت منه فضرب في صدري وقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه قال فما شككت بعدها في قضاء اثنين وفي رواية اذا جلس بين يديک خصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الا خر مثل ما سمعت منه فانک اذا فعلت ذلک تبين لک القضاء رواه احمد ورواه ابو داؤد و الترمذي و ابن ماجة نحوه عن علي قال بعثني

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ﷺ الی الیمن فانتهینا الی قوم حفروا

ترجمہ

اور اس شکایت کی خبر رسول خدا کو پہنچی اس کے بعد میں ایک دن مسجد میں گیا اور رسول خدا ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کی جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے مجھے آپ گھورنے لگے اور فرمایا اے عمرو خدا کی قسم تو نے مجھے ایذا دی میں نے کہا اے رسول خدا ﷺ میں آپ کو ایذا دینے سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔[1] ترمذی اور ابوداؤد و ابن ماجہ میں ابوالبختری سے روایت ہے کہ ہم سے علیؓ نے بیان کیا کہ مجھے رسول خدا نے یمن کی طرف بھیجا اور میں جوان تھا میں نے عرض کیا اے رسول خدا آپ مجھے ایک قوم پر اس واسطے بھیجتے ہیں کہ میں ان میں قضا کروں۔ میں تو جوان آدمی ہوں قضا کو جانتا نہیں۔ حضرت نے فرمایا آؤ میرے پاس آؤ میں آپ کے قریب ہوا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ بارخدایا علی کے سینہ کو ہدایت کر اور اس کی زبان کو ثابت رکھ علی فرماتے ہیں اس کے بعد پھر میں نے دو شخصوں کے فیصلوں میں کبھی شک نہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اے علی جب تمہارے سامنے مدعی اور مدعا علیہ بیٹھے تو جب تک مدعا علیہ سے مدعی کی بات نہ سن لو ان میں فیصلہ نہ کرو جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے لیے قضا ظاہر ہو جاوے گی۔

[2] امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا نے یمن کی طرف بھیجا ہم ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے شیر پکڑنے کے لیے گڑھے کھود رکھے تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

ایک شخص کو عمر بن الخطاب کے پاس لائے حاضرین نے اس سے پوچھا کیف اصبحت اس نے جواب میں کہا ''أحب الفتنة وأكره الحق وأصدق اليهود و النصارىٰ وأومن بما لم أره وأفخر بمالم يخلق''۔ اس کلام سے لوگوں کو حیرت ہوئی اور کسی کے ذہن میں اس کے معنی نہ گذرے آخر میں حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا آپ نے اس شخص کا یہ کلام سن کر فرمایا یہ سچ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انما اموالكم واولادكم فتنة''۔ یعنی تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہے اور حق یعنی موت کو مکروہ اور برا جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''وجاءت سكرة الموت بالحق ذالك ما كنت منه تحيد''، یعنی بیہوشی موت کی حق کے ساتھ آئی یہ وہ چیز ہے جس سے تو کتراتا تھا اور یہ شخص مصدق اہل کتاب ہے: ''قال الله تعالىٰ وقالت اليهود ليست النصارىٰ على شى وقالت النصارىٰ ليست اليهود على شى'' یعنی یہود نے کہا نصاریٰ کسی دین پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کسی دین پر نہیں حالانکہ وہ سب کے سب کتاب پڑھتے ہیں اور یہ شخص مومن بغیر مرئی ہے یعنی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس ذات وحدہ لاشریک لہ کو بن دیکھے مانتا

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور مقر غیر مخلوق ہے یعنی مقر ساعت ومعاد ہے حضرت علیؓ کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر نے فرمایا اعوذ باللہ من معضلة لا علی بھا حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللھم لا تبقنی لمعضلة لیس لھا۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرت علی کا یہ جواب قابل تحسین ہے اور نہایت جودت طبع اور فہم وذکاء پر دلالت کرتا ہے مگر اس قسم کی حکایات از قبیل معمہ اور چیستان ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اگر اس میں غور نہ کیا (: آئندہ)

تخریج احادیث

١) مسندا حمد :٤٨٣/٣، والبیھقی :١٢٩/٩

٢) مسند احمد بن حنبل :٨٣/١، زرقانی :١٢٢/٣، جامع الترمذی :٣٩٥/٢

متن

زبیة الی لا سد فبینا ھم یتد افعون اذسقط رجل منھم فی الزبیة فتعلق با خر ثم تعلق آخر با خرحتی صاروا فیہ اربعة وکان فیھا اسد فجرح الکل فابتدرالیہ رجل بحربتہ فقتلہ ومات الاربعة من جراحتہ فقام اولیاء الا ول الی اولیاء الثانی بالسلاح لتقتتلوامع اولیاء الثانی فقال علیّ: علَیّ با ولیا ء الا ول فجاء و فقال اترید ون ان تقتتلواور سول اللہ ﷺ بین اظھرکم انی اقضی بینکم بقضاء فان رضیتموہ والا فتحاجزواحتی تذھبواالی رسول اللہ ﷺ فیقضی بینکم فقالوانعم فقال اجمعوامن قبائل حافر البیر ربع الدیة وثلث الدیة ونصف الدیة فلأولیاء الا ول الربع لا نہ اھلک من فوقہ ولأولیا ء الثانی الثلث ولأ ولیا ء الثالث النصف ولأولیا ء الرابع الدیة الکاملة فلم یرضوابذلک فاتوا رسول اللہ ﷺ واخبر وہ بالقصة و قال ساقضی بینکم فقال رجل منھم

ترجمہ

ایک وقت وہ آپس میں مدافعت کررہے تھے کہ یکا یک ایک آدمی ان میں کا اس گڑھے میں جاپڑا اور اس کے ساتھ دوسرا اور دوسرے کے ساتھ تیسرا لپٹا ہوا گڑھے میں جاپڑا یہاں تک کہ چار آدمی اس گڑھے میں گر پڑے اور اس میں شیر موجود تھا اس نے سب کو زخمی کر ڈالا۔ سو ایک مرد برچھا لیکر اس پر دوڑا اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں اس کے زخم سے مر گئے۔ سو جو شخص سب سے پہلے اس گڑھے میں گرا تھا اس کے ولی وارث دوسرے شخص کے وارثوں کے سامنے ہتھیار لے کر کھڑے ہوئے تا کہ ان سے لڑائی کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کے وارثوں کو میرے پاس لاؤ اور جب وہ آئے تو

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے فرمایا کیا تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو حالانکہ رسول خدا ﷺ تم میں موجود ہیں تمہارے لیے اس باب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اسے پسند کرو فہو المراد ورنہ مانو حتیٰ کہ رسول خدا کے پاس جا کر فریاد کرو وہ تم میں صاف فیصلہ کر دینگے انہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمایئے علی نے فرمایا جس نے وہ کنواں کھودا ہے اس کے قبائل سے دیت کا چوتھا اور تیسرا اور نصف حصہ جمع کرو اور پہلے شخص کے وارثوں کو چوتھا حصہ دو کیونکہ اس نے اپنے اوپر والے کو ہلاک کیا ہے اور دوسرے شخص کے وارثوں کو تیسرا حصہ اور تیسرے شخص کے ولیوں کو نصف دیت اور چوتھے شخص کے وارثوں کو پوری دیت دو مگر وہ اس فیصلہ سے راضی نہ ہوئے اور رسول خدا ﷺ کے پاس آ کر اس قصہ کی خبر دی آپ نے فرمایا میں قریب تم میں فیصلہ کرونگا پھر ایک مرد نے ان میں سے کہا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

تو اس سے کچھ ان کے علم وسیع میں نقصان نہیں آتا ایک جماعت نے ایک کتاب حیرۃ الفقہ بنائی ہے اس میں اس قسم کی بہت سی اغلوطات مندرج ہیں یہ کچھ فضیلت کی دلیل نہیں ہے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اغلوطات سے منع فرمایا ہے البتہ اس روایت سے ذکاوت مرتضوی پر خصوصاً بالبداہت اور اس عجلت کے ساتھ استدلال کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے ذہن میں اس قسم کی وسعت رکھی تھی جو دوسروں میں نہ تھی آپ کے فہم رسا پر ایک عمدہ دلیل وہ واقعہ ہے کہ ایک شخص نے ایک خنثی سے نکاح کیا اور ایک لونڈی مہر میں دی اور اس کے پاس گیا تو اس سے ایک بچہ پیدا ہوا یہ قصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے پیش ہوا فرمایا اس کے پاس جا کر دونوں طرف کی پسلیاں گنو اگر برابر ہوں تو اسے عورت کہو اور اگر داہنی طرف کی پسلیاں بائیں طرف سے زائد ہوں تو اسے مرد جانو جب گنا تو بائیں جانب کی ایک پسلی کم نکلی فرمایا یہ مرد کے حکم میں ہے آپ نے اس کے شوہر سے اس کی تفریق کرا دی دلیل اس پر یہ ہے کہ اللہ نے حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس وجہ سے آدم کی ایک بائیں پسلی کم ہوئی عورت کی تمام پسلیاں دونوں طرف کی ۲۴ ہوتی ہیں اور مرد کی ۲۳۔ بارہ تو سیدھے پہلو میں اور گیارہ بائیں پہلو میں۔ انتھی من الفصول المھمہ بطولہ

متن

یا رسول الله! ان علی بن ابی طالب قضی بکذاو کذافا جاز قضاء علیّ رواه احمد **عن** انس قال قال رسول الله ﷺ لعلی تولی یوم القیمة بنا قة من نوق الجنة فترکبها و رکبتک مع

besturdubooks.wordpress.com

ركبتي حتى ندخل الجنة جميعاً رواه احمد في كتاب الفضائل **عن** علي قال كنت امشي مع رسول الله ﷺ في بعض طرق المدينة فمررنا على حديقة فقلت يا رسول الله! ما احسن هذه فقلت فقال لك مثلها في الجنة حتى اتينا على سبع حدائق رواه احمد في الفضائل **عن** زيد بن ارقم قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من احب ان يتمسك بالقضيب الاحمر الذي غرسه الله بيمينه في جنته عدن فليتمسك بحب علي بن ابي طالب رواه احمد في كتاب الفضائل **عن** عبدالله بن عباس قال بعثني رسول الله ﷺ الى علي بن ابي طالب فقال قال له انت سيد في الدنيا سيد في الاخرة من احبك فقد احبني ومن

ترجمہ

اے رسول خدا! علی بن ابی طالب نے اس مقدمہ میں ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے سو رسول خدا نے علیؓ کا فیصلہ جائز رکھا۔! امام احمد فضائل میں انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے علی سے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر تم سوار ہو کر لائے جاؤ گے اور ہم تم اکھٹے مل کر جنت میں داخل ہونگے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ مدینہ کے بعض رستوں میں چلا جاتا تھا سو ہم ایک باغ پر گذرے میں نے کہا اے رسول خدا یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا تمہارے لیے اس جیسا جنت میں ہے (علی فرماتے ہیں) کہ ہم اسی طرح سات باغوں پر گذرے اور آپ نے وہی فرمایا۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اس سرخ شاخ کو جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے جنت عدن میں بویا ہے لینا محبوب رکھے۔ اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کی محبت میں قیام کرے۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا ﷺ نے علی بن ابی طالب کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اس سے جا کر کہو تو دنیا و آخرت میں سردار ہے جس نے تجھے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور

تخریج احادیث

مسند احمد: ۱/۱۴۴، ۲۴۶

ازالة الخفاء: ۴/۴۷۹

متن

ابغضك فقدابغضني **عن** عليّ قال قال رسول الله ﷺ يا علي اني ماحب لك ما احب لنفسي واكره لك مااكره لنفسي لا تقع بين السجدتين رواه الترمذي **عن** علي رضي

besturdubooks.wordpress.com

الله عنه قال لما كانت ليلة بدر قال رسول الله ﷺ من يستقي لنا من الماء فاحجم الناس قال فقمت فاحتضنت قربة ثم اتيت قليبابعيد القعر مظلما فانحدرت فيه فاوحى الله الى جبرئيل وميكائيل تاهبو النصرة محمد ﷺ وحزبه فهبطوا من السماء، لهم دوى يذهل من سمعه فلما حازرا القليب وقفو اوسلموعلى من عند اخر هم اكراما وتجيلا وتعظيما رواهما احمد فى الفضائل عن عبدالله بن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول الله ﷺ يا على انت معى فى الجنة قالها ثلاثا رواه احمد عن محمد بن احمد الغطريف الجرجانى الصوفى

ترجمہ

جس نے تجھے دشمن جانا اس نے مجھ سے دشمنی کی ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علی جو چیز میں اپنے لیے دوست رکھتا ہوں وہی تمہارے لیے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لیے بری جانتا ہوں وہی تمہارے واسطے بھی ناپسند رکھتا ہوں۔تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کرو۔[1] امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب بدر کی رات ہوئی تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے پانی کون شخص لاتا ہے یہ سن کر لوگ حیران کھڑے رہ گئے میں اٹھا اور مشک بغل میں دبا کر ایک بہت گہرے اور تاریک کنویں پر آیا پھر اسمیں اترا اور اسوقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور میکائل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ تم محمد ﷺ اوران کے گروہ کی مدد کے لیے آمادہ اور تیار ہو جاؤ سو وہ آسمان سے اترے ان کی ایسی بھینی بھینی آواز تھی کہ جو سنتا تھا بے ہوش ہو جاتا تھا پس جب وہ کنویں کے مقابل ہوئے تو وہاں ٹھہر کر بزرگی اور تعظیم کے لیے سب نے مجھے سلام کیا۔ابو محمد بن احمد غطریف جرجانی صوفی ،حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے علی تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے۔[2] ابوظبیان روایت کرتے ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

۲ ترمذی اور حاکم کی روایت میں رفعا آیا ہے کہ " ان الجنة تشتاق الى ثلثة على و عمار و سلمان " یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے۔ایک حضرت علی دوسرے حضرت عمار تیسرے حضرت سلمان اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث حضرت علی کی فضیلت اور اعلیٰ علیین کی بشارت پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور علی جنت میں ایک درجہ میں ہونگے اور مجھ میں اوران میں کچھ فاصلہ اور بعد ہی نہ ہوگا۔

تخریج احادیث

١) جامع الترمذى : ٢١٢/٢

besturdubooks.wordpress.com

متن

ابی ظبیان ان عمر رضی اللہ عنه اتی با مرأة قد زنت فامر برجمها فذهبو الیرجموها فراهم علی فی الطریق فقال ما شان هذه فاخبر وه فخلا سبیلها ثم جا ء الی عمر فقال له لم رددتها فقال لا نها معتوهة وقد قال رسول الله ﷺ رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستیقظ و الصبی حتی یحتلم و المجنون حتی یفیق فقال عمر لو لا علی لهلک عمر رواه احمد فی الفضائل **عن** علی رضی الله عنه قال یایها الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن منهم و من لم یحصن فان امة لرسول الله ﷺ زنت فامرنی ان اجلد ها فاذا هی حدیث عهد بنفاس فخشیت ان انا جلد تها ان اقتلها فذکرت ذلک للنبی ﷺ فقال احسنت رواه مسلم وفی روایة ابی داؤد قال دعها حتی ینقطع دمها ثم اقم علیها الحدو اقیمو ا الحد ودعلی ما ملکت ایمانکم

ترجمہ

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جس نے زنا کیا تھا لائی گئی آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا لوگ اسے رجم کرنے کے واسطے لے جارہے تھے کہ علیؓ نے انہیں راستے میں دیکھ کر فرمایا: اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اس کے حال سے آپ کو خبر دی آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر حضرت عمر کے پاس آئے انہوں نے فرمایا اے علی! تم نے اس عورت کو کیوں واپس کر دیا کہا وہ دیوانی تھی اور رسول خدا ﷺ فرما گئے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے۔ (یعنی وہ محل تکلیف نہیں) (۱) سویا ہوا جب تک کہ جاگے (۲) بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جاوے (۳) مجنوں حتیٰ کہ ہوش میں آئے حضرت عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا تھا۔[۱] مسلم میں حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! اپنے غلام اور لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ بیاہی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے حد لگاؤں اتفاق سے وہ بچہ جننے کے قریب ہی تھی پس میں ڈرا کہ مبادا اگر میں اسے حد لگاؤں تو میرے ہاتھ سے مر جاوے چنانچہ میں نے اسے حد نہ ماری اور رسول خدا سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا[۲] اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا خون تھم جاوے پھر حد قائم کرو اور اپنی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو۔

تحقیقات وتعلیقات

[۲] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت سے درہ مارنے میں تاخیر کی جائے یہاں تک کہ وہ نفاس سے فارغ ہو

besturdubooks.wordpress.com

جائے کیونکہ نفاس ایک طرح کا مرض ہے پس اچھے ہونے تک مہلت دی جائے علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں اگر کوئی مریض زنا کرے اور اسکی حد رجم ہو اس وجہ سے کہ وہ محصن ہو تو اسی وقت رجم کیا جائے اور اگر اسکی حد درے مارنا ہوں تو اچھے ہونے تک درے نہ مارے جائیں اور اگر اس قسم کی بیماری ہو جس سے بچنا مشکل ہو جیسے سل یا وہ شخص ناقص اور ضعیف الخلقت ہو تو ہمارے اور امام شافعی کے نزدیک بڑی کھجور کی سات ٹہنیاں ماری جائیں اس میں سو ٹہنیاں چھوٹی ہوں اور یہ کل ٹہنیاں ایک ہی دفعہ ماری جائیں اور ہر ٹہنی سے بدن کو ضرر پہنچے اسی طرح جاڑے کے سخت موسم میں جان کے تلف کے خوف سے حد قائم نہ کیجائے۔

تخریج احادیث

١) مسند احمد بن حنبل . فضائل الصحابة : ٢/٧٠٧ . ٧٠٨

فصل

فی سیرۃ امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب ابی الحسن کرم اللہ وجهه

عن ابن شهاب قال کان عمر بن عبدالعزیز یقول ما علمنا ان احداً من هذه الامة بعد رسول الله ﷺ از هد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنته علی لبینته ولا قصبة علی قصبته رواه احمد **عن** علی بن ربیعة الوالبی قال جاء ابن النبیاج الی امیر المومنین کرم الله وجهه فقال یا امیر المومنین! امتلأ بیت المال من صفراء وبیضاء فقال علی الله اکبر ثم قام متوکأ علی ابن النباج فدخل بیت المال ثم قال علی یاشیاع الکوفة فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال وهو یقول یا بیضاء یا صفراء! غُرّی غیری ها وها حتی لم یبق فیه درهم ولا دینار ثم امره بنضحه فصلی فیه رکعتین رواه احمد

فصل

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت وخصلت میں

امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے ہم نے اس امت میں رسول خدا ﷺ کے بعد علی بن ابی طالب سے زیادہ کسی اور کو زاہد تر نہیں جانا انہوں نے کبھی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی۔ چھپر کے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈہ نہ رکھا امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن النباج امیر المومنین حضرت علی کے پاس آ کر

besturdubooks.wordpress.com

کہنے لگا اے امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے حضرت علی نے (تعجب کی رو سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر ابن النباح کے ہاتھ پر سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے پھر فرمایا کوفہ کے شیعوں (دوستوں قبیلہ کے لوگوں) کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں میں ندا کی گئی (جب سب جمع ہو گئے) تو آپ نے سارا بیت المال کا مال انہیں دے دیا اور اس وقت وہ فرماتے تھے اے چاندی اے سونے تم میرے غیر کو فریب دینا میں تمہاری فریب دہی میں نہ آؤں گا۔ اور آپ نے یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درہم نہ ایک دینار باقی رکھا۔ پھر وہاں پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا اور اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

تحقیقات وتعلیقات

اس روایت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زاہد اور دنیا سے متنفر ہونا اور کمال درجہ کی سخاوت ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے بیت المال کا خزانہ ایک ہی دفعہ فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور دنیا سے اس درجہ نفرت ظاہر فرمائی کہ بیت المسلمین کے خزانہ میں ایک حبہ تک نہ چھوڑا تمام مال مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کر ڈالا اس قسم کی اور بہت سی احادیث اس باب میں اسلاف سے منقول ہیں چنانچہ اس سے پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے جب صحابہ کے احوال کی جستجو کی تو سب سے زیادہ زہد حضرت علیؓ میں پایا گیا چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کی ساری امت میں حضرت علی ہی زاہد ہیں۔

تخریج احادیث

۱) أخرجه ابو نعيم فى الحلية : ۸٦/۱

متن

عن عكرمةؓ قال اتى علىّ بزنادقة فاحرقهم فبلغ ذلک ابن عباس فقالوا لو كنت انا لم احرقهم لنهى رسول الله ﷺ لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلتهم لقول رسول الله ﷺ من بدل دينه فاقتلوه رواه البخارى **عن علىؓ** قال اهديت لرسول الله ﷺ بغلة فركبها فقال علىّ لو حملنا الحمير على الخيل فكانت لنا مثل هذه فقال رسول الله ﷺ انما يفعل ذلک الذين لا يعلمون رواه ابو داؤد النسائى **عن علىؓ** قال اهديت لرسول الله ﷺ حلة سيراء فبعث بها الى فلبستها فعرفت الغضب فى وجهه فقال انى لم ابعث بها اليک لتلبسها انما بعثت بها اليک لتشققها خمراً بين النساء رواه البخارى ومسلم **عن عبدالله بن زرير** قال دخلت على

besturdubooks.wordpress.com

علی یوم اضحی فقرب الینا خزیرة فقلت یا امیر المومنین قد اکثر اللہ الخیر فقال یا ابن زریر! سمعت رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

(تاکہ وہ زمین قیامت کے دن گواہی دے کہ حضرت علی نے مسلمانوں سے ایک درہم تک نہ روکا) ؎ امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک بے دین قوم لائی گئی آپ نے انہیں آگ سے جلا دیا۔ ابن عباس کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا اگر میں ہوتا تو انہیں کبھی نہ جلاتا کیونکہ رسول خدا ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو عذاب الٰہی کے ساتھ تکلیف نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کر ڈالتا کیونکہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔ ؎ ابوداؤد اور نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے پاس ایک خچر تحفۃً بھیجا گیا آپ اس پر سوار ہوئے علیؓ نے کہا اگر ہم بھی گدھوں کو گھوڑیوں پر چھوڑیں تو اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہ کام جاہلوں کا ہے۔ ؎۲ بخاری اور مسلم میں علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کے واسطے ایک ریشمی خط دار جوڑا بھیجا گیا آپ نے اسے میرے پاس بھیج دیا میں نے اسے پہن لیا اسکے پہننے سے چہرہ مبارک میں غصہ کے آثار مجھے معلوم ہوئے پھر فرمانے لگے۔ میں نے اسے تمہارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا۔ بھیجا تو اس واسطے تھا کہ اس کی اوڑھنیاں بنا کر عورتوں کو تقسیم کر دو۔ ؎۳ عبداللہ بن زریر کہتے ہیں میں حضرت علی کے پاس عیدالاضحیٰ کے دن حاضر ہوا آپ نے میری طرف گوشت کا حلیم کر دیا میں نے کہا اے امیرالمومنین اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال متاع آپ کو عنایت فرمایا ہے علیؓ نے فرمایا اے زریر! میں نے رسول خدا سے سنا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

زندیق دراصل اس قوم کا نام ہے جو کتاب زند (جیسے رزدشت مجوسی نے بنائی تھی) کے تابع ہیں اور عرف میں ہر ملحد فی الدین کو زندیق کہتے ہیں مگر یہاں زندیقوں سے مراد مرتدین ہیں بعض محققین کہتے ہیں کہ یہ قوم عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھی جنہوں نے اسلام اس واسطے ظاہر کیا تھا کہ فتنہ برپا کریں اور امت محمدیہ ﷺ کو گمراہ کریں ان لوگوں نے نہایت بیباکی اور بغایت سفاکی سے حضرت علی کے حق میں الوہیت کا دعویٰ کیا تھا پس حضرت علی نے انہیں پکڑا اور توبہ کرانی چاہی مگر ان ازلی بدبختوں نے توبہ نہ کی اس بیہودہ دعوے سے باز نہ آئے ناچار حضرت علی نے ان کے لیے ایک بڑا گہرا گڑھا کھدوا اس میں آگ جلائی اور منہ کے بل اوندھا اس کنویں میں ڈالدیا۔ جس سے وہ جل بھن کر خاکستر ہو گئے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جب حضرت علی کو حضرت ابن عباس کے قول کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان کا

besturdubooks.wordpress.com

اجتہاد اور رائے تھی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱۰۲۳/۲

۲) سنن ابی داؤد : ۳۴۷/۱، سنن نسائی : ۱۲۴/۲، مسند احمد : ۲۵۵/۱

۳) صحیح البخاری : ۸٦۸/۲ وصحیح مسلم : ۱۹۲/۲، مسند احمد : ۱۴٦/۱

متن

یقول لا یحل للخلیفة من ما ل الله الا قصعتان قصعة یا کلها هو واهله وعیا له وقصعة یضعها بین یدی الناس عن سوید بن غفلة قال دخلت علی علی فی هذا القصر یعنی قصرالا مارة وبین یدیه رغیف من شعیر و قدح من لبن والرغیف یا بس تارة یکسره بیدیه وتارة بر کبتیه فشق علی ذلک فقلت لجاریة له یقال لها فضه الا ترحمین هذا الشیخ وتنخلین له هذا الشعیر اما ترین نشارته علی وجهه وما یعانی منه فقالت لا ی شی یوجر هو وناثم نحن وانه عهد الینا ان لا ننخل له طعاما قط فالتفت الی وقال ماتقول لها یا ابن غفلة ؟ فاخبر ته وقلت یا امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید! ما شبع رسول الله واهله من خبز بر ثلاثا حتی لقی الله تعالیٰ ولا نُخِلَ لهٗ طعام قط ولقد جعت مرة بالمدینة جوعاً شدیداًفخرجت اطلب العمل فاذا انا بامرأة قد جمعت مد را ترید ان تبله

ترجمہ

فرماتے تھے اللہ کے مال میں سے خلیفہ کو دو پیالوں کے سوا ایک کو تو وہ اور اس کے اہل وعیال کھائیں اور دوسرا پیالہ مہمانوں کے آگے رکھے اور کچھ حلال نہیں ہے۔

مسند احمد میں سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کے پاس اس محل یعنی دارالامارۃ میں آیا اس وقت آپ کے پاس ایک جو کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی تو اسے آپ ہاتھوں سے توڑتے اور کبھی گھٹنوں سے توڑتے تھے ان کی یہ حالت مجھ پر بہت گراں گزری آپ کی لونڈی تھی جس کا فضہ نام تھا میں نے اس سے کہا کیا تو اس شیخ پر رحم نہیں کرتی اور ان کے لیے جو چھان کر روٹی نہیں پکاتی کیا تو ان کی مشقت اور جس چیز سے انہیں رنج ہوتا ہے ان کے چہرے میں نہیں دیکھتی لونڈی نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اس میں اجر ملتا ہے اور ہم گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ انہوں

besturdubooks.wordpress.com

نے ہم سے عہد لے لیا ہے کہ ان کا کھانا چھان کر کبھی نہ پکاویں اتنے میں حضرت علی نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے میں نے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین اپنے نفس پر رحم فرمایئے اور اسے اتنی مشقت میں نہ ڈالیے آپ نے فرمایا اے سوید تجھے خرابی ہو رسول خدا ﷺ اور ان کے اہل نے تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی سے پیٹ نہ بھرا یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات کی اور کبھی آپ کے واسطے کھانا چھان پھٹک کر نہ پکایا گیا ایک دفعہ مدینہ میں مجھے سخت بھوک لگی میں مزدوری ڈھونڈ نے نکلا ناگاہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلے جمع کر کے انہیں بھگونا چاہتی تھی۔

تخریج احادیث

ا) البداية والنهاية : ٢/٣، مسند احمد : ١/١٢٥

متن

فقاطعتها على دلو بتمرة فمد دت ستة عشر دلوا حتى مجلت يدى ففتحت ثم اخذت التمر واتيت النبى ﷺ فاخبرته فاكل معى منها رواه احمد فى الفضائل **عن** هرون بن عنترة عن ابيه قال دخلت على على وهو بالخورنق وهو يرعد فى يوم بارد وعليه شملة فقلت يا امير المومنين ان الله قد جعل لک ولا هلک نصيباً فى هذا المال وانت تصنع بنفسک ما تصنع فقال والله ما ارضا كم من اموالكم اومالكم شيئا والله انها لقطيفتى التى خرجت بها من المدينة **عن** ابى المطرف قال رايت على بن ابى طالب كرم الله وجهه موتز را بازار مترديا بر داء ومعه درة كانه اعرابى يدور الا سواق حتى بلغ سوق الكرابيس فو قف على شيخ فقال يا شيخ احسن بيعى فى قميص بثلاثه دراهم فعرفه الشيخ فقال نعم فعلم انه قد عرفه فتركه ومضى ولم يشترمنه شياً فاتى غلاما حدثاً فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء

ترجمہ

میں نے اس سے ایک ڈول پر ایک کھجور چکائی اور سولہ ڈول کھینچ کر اس مٹی کو تر کر دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے میں نے نیب کھجوریں لیں اور رسول خدا ﷺ کے پاس آ کر اس امر کی خبر دی آنحضرت ﷺ نے بھی اس میں سے نوش جان فرمائی۔ ہارون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں علی کے پاس گیا اور وہ خورنق میں (ایک معروف محل کا نام ہے) سردی کے موسم میں کانپ رہے تھے اور ان پر پرانی چادر پڑی تھی میں نے کہا اے امیر المومنین آپ

besturdubooks.wordpress.com

کے اور آپ کے اہل کے واسطے اس بیت المال سے ایک حصہ اللہ نے مقدر فرمایا ہے اور آپ اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں جو کرتے ہیں۔ علی نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہاری باتوں سے راضی نہیں میں نے اپنے لیے کچھ بھی مقرر نہیں کیا واللہ یہ میری وہی چادر ہے جسے میں مدینہ سے لے کر اپنے ساتھ نکلا تھا۔ امام احمد ابوالمطرف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک لنگی کا تہہ بند اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور ایک درہ اپنے ساتھ لیے ہوئے بدوی اور اعرابی کی طرح بازاروں میں ٹہل رہے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے بزاری کے بازار میں پہنچے پھر ایک بوڑھے شخص کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا اے شیخ! تو تین درہم کے عوض اس کرتے کو مجھ سے بیع کرتا اس نے آپ کو پہنچان کر کہا جی ہاں آپ کو بیچنا منظور ہے حضرت علی کو معلوم ہوگیا کہ اس نے مجھے پہنچان لیا ہے آپ اسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے اور اس سے کچھ نہ خریدا پھر ایک نوجوان لڑکے کے پاس آکر تین درہم کا اس سے ایک کرتا خریدا۔

تخریج احادیث

١) ازالۃ الخفاء: ٤٧٢/٤

٢) البدایہ والنہایہ: ٨/٦ ١٧ والحلیۃ لابی نعیم: ٨٢/١

متن

ابو الغلام فاخبره وقال اشترى منى رجل قميصا بثلاثة دراهم من صفة كذا وكذا فاخذ درهما وجاء اليه فقال يا امير المومنين هذا الدرهم فاضل عن ثمن القميص فخذه فان ابنى غلط فما ثمنه الادرهمان فقال يا شيخ اذهب! بدرهمك فانه باعنى على رضا ئى واخذ رضاه رواه احمد **عن** عمرو بن قيس تالملائى قال راى على على كرم الله وجهه ازار مرقوع فعوتب فى ذلك فقال يخشع له القلب ويقتدى به المومن رواه سفيان الثورى قال سفيان وكان يقطع الثوب الى اطراف اصابعه يعنى الكم **عن** ابى مطر انه راى على علىّ قميصا بثلاثة دراهم وفى رواية انه اشترى قميصا ولبسه ففضل عن الرسغين والكعبين فقطعه وقال الحمد الله الذى رزقنى من الرياش ما اتحمل به بين الناس واوارى به عورتى فقيل له اهذ اشى ترويه عن نفسك اوعن رسول الله ﷺ فقال بل

ترجمہ

اس لڑکے کا باپ آیا تو اس نے اس کی خبر دی کہ ایک شخص نے مجھ سے تین درہم کا ایک کرتا خریدا ہے اور اس کی ایسی

besturdubooks.wordpress.com

ایسی صورت ہے وہ شخص ایک درہم لے کر حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگا اے امیر المومنین یہ درہم اس کرتے کی قیمت سے زائد ہے آپ اسے لے لیجیے کیونکہ میرے لڑکے نے قیمت میں غلطی کی اس کی قیمت تو دو ہی درہم تھی آپ نے فرمایا اے شیخ! اس درہم کو تو تو ہی لیجا کیونکہ اس نے میری خوشی سے مجھ سے بیع کی ہے اور میں نے اس کی خوشی سے یہ کرتا لیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر ایک پیوند دار تہہ بند دیکھ کر لوگوں نے اس باب میں عتاب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی سے رہتا اور اس کے ساتھ مومن اقتدا کرتا ہے۔۲؎ اسے سفیان ثوری نے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اس کپڑے کو جو انگلیوں کی طرف ہوتا ہے یعنی آستینوں کے پھاڑ ڈالا کرتے تھے امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی پر ایک کرتا تین درہم کی قیمت کا اس نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کرتا خرید کر پہنا اور پہنچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا اسے کتر ڈالا اور فرمایا سب تعریف اس خدا کے لیے ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا جس سے لوگوں میں تجمل کرتا اور اپنی شرم گاہ کو ڈھانکتا ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سن کر آپ سے پوچھا کیا تم اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا، میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۵۷/۵

۲) کنز العمال: ۸۹/۱۳

متن

سمعتهن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن علي بن الا قمر عن ابيه قال رايت عليا كرم الله وجهه وهو يبيع سيفا فى السوق ويقول من يشترى هذا السيف فوالذى فلق الحبة وبرأ النسمةلطال ما كشفت به الكرب عن وجه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولو كان عندى ثمن ازار لمابعته رواه ابو نعيم عن عمر و بن يحى عن ابيه قال اهدى لعلى كرم الله وجهه زقاق من عسل وسمن فراها قد نقصت فسال عنها فقيل له بعثت ام كلثوم فاخذت منه فبعث اليها بعد ان قوم العسل بخمسة دراهم فاخذها منها وقال هذا للمسلمين عن عمر و بن يحيى عن قنبر قال جاء الى بيت المال زقاق من عسل فقال الحسن بن علي يا قنبر!اذهب واتنى من الزقاق بمقدار نصيبى من بيت المال فقد نزل بى ضيف وما عندى ما اطعمه واذا قسم امير المومنين العسل فخذ بمقدار نصيبى ورده فى بيت المال فجاء قنبر

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

بلکہ رسول خدا ﷺ سے سنا ہے علی بن الاقمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو کون خرید تا ہے اس ذات کی قسم جس نے دانہ پھاڑ کر اگایا اور جان کو پیدا کیا میں نے اس تلوار سے بہت زمانہ تک رسول خدا ﷺ کے چہرہ مبارک سے رنج وفکر دور کیا ہے اگر میرے پاس ایک ازار کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا عمرو بن یحیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے شہد اور روغن کی کئی مشکین بھیجی گئی ایک دو دن کے بعد جو آپ نے اسے دیکھا تو ان میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپ نے دریافت کیا کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کیا کہ اس میں سے کچھ لے کر ام الکلثوم (آپ کی صاحبزادی) کو بھیج دیا ہے آپ نے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر ان کے پاس کسی کو بھیجا اور قیمت لے کر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔[۳] عمرو بن یحیٰ قنبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال میں شہد کی مشکیں آئیں حضرت حسن حضرت علی کے بڑے صاحبزادے نے فرمایا اے قنبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آ کیونکہ میرے پاس ایک مہمان آیا ہے اور اس کے کھلانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جب امیر المومنین شہد تقسیم کرینگے تو میرے حصہ کی مقدار میں سے لے کر بیت المال کا حق ادا کر دینا۔ قنبر ان مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ حضرت علی کرم اللہ رضی اللہ عنہ کی دیانت اور امانت میں قلمرانی کرنا سورج کی روشنی کا اظہار کرنا ہے اور ان کی غربا نوازی میں کلام کرنا درحقیقت مہتاب کی چمک کو ظاہر کرتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک مسافر مدینہ منورہ شہر میں نو وارد ہوا اسے امام حسن نے اپنے مکان میں ٹھہرالیا اور مہمانی فرمائی اس زمانہ میں حضرت حسن تمام اولاد رسول اللہ ﷺ میں غنی اور متمول تھے آپ کے دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے اور نہایت پرتکلف لذیز مشروبات ومطعومات ہر وقت تیار رہتے تھے چنانچہ وہ مسافر آپ کے دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھا تو عجیب وغریب نئے قسم کے کھانے دیکھے تو کہنے لگا حضرت مجھے کچھ کہنا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو عرض کروں امام حسن نے فرمایا کہیے کیا کہنا ہے اس نے کہا کہ میں نے مغرب کی نماز اس مسجد میں پڑھی تھی تھوڑی دیر وہاں ٹھہرا رہا کہ ایک فقیر آیا اور بغل کے نیچے سے ایک تھیلی نکالی اس میں بھنے ہوئے جو تھے۔ اس شخص نے تین دفعہ اپنی ہتھیلی پر جو رکھے اور کھائے اور مجھ سے کہا کہ اگر تو کہے تو تھوڑے سے تجھ کو بھی دوں میں نے اس غرض سے کہ کہیں یہ برا نہ مانے تھوڑے سے جو لیکر کھائے مگر وہ ذائقہ میں نہایت ناگوار تھے اگر آپ میری خاطر اس فقیر کو بھی دسترخوان پر کھانے میں شریک فرمالیں اور اس کی محنت کو نعمت اور رنج کو اس راحت سے مبدل فرمادیں تو میں از حد مشکور ہوں گا

besturdubooks.wordpress.com

امام حسن اس بات کو سنتے ہی رو دیئے اور فرمانے لگے کہ اے شخص اس بزرگوار کو اس دار فانی کے لذائذ کا مطلق خیال نہیں ہے
(باقی: آئندہ)

تخریج احادیث

۱) مسند احمد : ۱/۲۵۴، البدایه النهایه :۹/۸/۷۱

۲) حلیه الاولیاء : ۱/۸۳، البدایه النهایه :۳/۸

متن

الی زق منها فاخذ منه مقدار رطل ثم جاء علی کرم الله وجهه الی الزق فراه قد نقص فقال یا قنبر! ویحک ما هذا فاخذ یتعلل علیه فقال والله لتصدقنی الحدیث فصد قه فغضب غضباً شدیدا وقال علی بالحسن فجاء فوقع علی قد میه وقال له بحق عمی جعفر وکان اذا سل بحق جعفر سکن غضبه فقال له ما حملک علی ان تا خذ من عسل المسلمین قبل القسمة فقال اما لی فیه حق فقال فکیف تنتفع به قبل المسلمین والله لو لا انی رایت رسول الله ﷺ یقبل ثنایاک لا وجعلنک ضرباً قم واشترعوضة وصبه فی الزق ففعل وقسمه بین المسلمین وبکی ثم قال اللهم اغفر للحسن فانه لم یعلم ولقد کنا مع رسول الله ﷺ نقتل اخواننا وابنا ئنا واعما منا واهلنا ما نرید بذلک الا وجه الله تعالیٰ ولقد کان الرجل منا یختار الله ورسوله علی نفسه فلما رای صدقنا انزل بعد ونا الکبت والذل

ترجمہ

اور اس میں سے ایک رطل کے مقدار لے لیا اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیت المال میں آئے اور اس مشک میں کمی دیکھ کر فرمایا اے قنبر تجھے خرابی ہو یہ کیا ہوا وہ آپ سے حیلہ اور بہانہ کرنے لگا آپ نے فرمایا خدا کی قسم سچ بات کہو کہ کیا ہے اس نے سچ سچ آپ کو بتا دیا آپ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا میرے پاس حسن کو لاؤ وہ آئے اور آتے ہی آپ کے قدموں میں گر پڑے اور فرمانے لگے بطفیل میرے چچا جعفر کے آپ مجھے معاف کیجیے اور حضرت علی کا قاعدہ تھا کہ جب جعفر کا واسطہ دیا جاتا تو آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا پھر آپ نے فرمایا مسلمانوں کے شہد لینے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا حالانکہ وہ ابھی تقسیم نہ ہوا تھا حسن نے عرض کیا کیا میرا اس میں کوئی حق نہ تھا فرمایا سب مسلمانوں سے پہلے ہی تو اس سے کیوں نفع حاصل کرنے لگا خدا کی قسم اگر میں رسول خدا ﷺ کو تیرے دانتوں کا بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو تجھے ضرور دردناک مار مارتا۔ جا کھڑا ہو اور اس کے

besturdubooks.wordpress.com

عوض شہد خرید کر مشک میں ڈال۔ حسن نے ایسا ہی کیا علی المرتضیٰ نے اسے مسلمانوں کو بانٹا اور رو کر فرمایا خداوندا! حسن کو بخشدے کیونکہ وہ اسے نہ جانتا تھا بے شک ہم رسول خدا کے ساتھ ہو کر اپنے بھائیوں اپنے بیٹوں۔ اپنے چچاؤں اپنے اہل کو قتل کرتے تھے اور اس سے صرف خدا کی رضامندی چاہتے تھے اور ہم میں ایک مرد ہوتا تھا کہ وہ خدا اور رسول کو اپنی جان پر اختیار کرتا تھا سو جب خدا تعالیٰ نے ہمارا ایسا سچا اعتقاد دیکھا تو ہمارے دشمنوں پر ہلاکت اور ذلت اتاری۔

تحقیقات وتعلیقات

(باقی گزشتہ)

وگرنہ تمام جہاں کی نعمتیں اس کے تصدق ہیں وہ شخص فقیر نہیں ہے ہم سب کے سب اس کے خادم ہیں فرمایا کیا کریں اس نے اس جہاں کی لذات کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور نعیم مقیم جاودانی ہمیشہ اس کو مطلوب ہے۔ اس نے اپنے قلب کو رنج وریاضت میں گھلا دیا ہے اس مسافر نے نہایت منت سے کہا اے حضرت برائے خدا سچ بتایئے وہ کون شخص ہے اور اس کا نام مبارک کیا ہے حضرت امام حسن نے فرمایا کہ وہ میرے والد بزرگوار سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔

متن

وانزل علینا النصر حتی استقر الاسلام ملقیا جرانه مبوء أوطانه والله لو اتینا الیوم ما تاتون ما قام للدین عمود و لا اخضر للایمان عود رواه القرشی عن سوید بن غفلة قال دخلت علی علی کرم الله وجهه یوما ولیس فی داره سوی حصیر رث وهو جالس علیه فقلت یا امیر المومنین انت ملک المسلمین والحاکم علیهم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی هذا الحصیر فقال یا سوید!ان البیت لا یتاثث فی دار النقلة وامامنادار المقامة قد نقلنا الیها متاعنا ونحن منقلبون الیها عن قریب قال فابکانی والله کلامه رواه القرشی عن ابی خیر عن شیخ لهم قال رایت علیا کرم الله وجهه و علیه ازار غلیظ فقلت ما هذا قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهما بعته ایاه قال وکان یا تزر بعباة ویشد وسطه بعقال ویهنأ بعیره وهو یومئذ خلیفة رواه احمد فی الفضائل عن عبدالله بن عباس قال دخلت علیه

ترجمہ

اور ہم پر مدد ونصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم بھی وہ

besturdubooks.wordpress.com

کام کرتے جوتم آج کررہے ہوتو دین کا ستون کبھی قائم نہ ہوتا اور ایمان کی شاخ کبھی سبز نہ ہوتی۔

امام قرشی سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور ان کے گھر میں ایک پرانے بوریئے کے سوا جس پر وہ لیٹے تھے اور کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار ہیں ان پر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں آپ کے پاس بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی اور قاصد آتے ہیں اور آپ کے گھر میں اس پرانے بوریئے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید بلا شبہ عقلمند نقل میں اقامت پسند نہیں ہوتا اور ہمارے سامنے دار مقامہ (ہمیشگی کا گھر) ہے ہم اپنا سرمایہ اور پونجی اس گھر کی طرف منتقل کر چکے ہیں اور اب ہم بھی اس کی طرف عنقریب پھرنیوالے ہیں سوید کہتے ہیں خدا کی قسم ان کے اسلام نے مجھے رلا دیا امام احمد ابوالخیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے شیخ نے ان سے کہا کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ پر ایک موٹا گاڑھا تہہ بند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا پانچ درہم میں اسے خریدا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھ سے خرید لے تو اسے بیچتا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک چادر کا تہہ بند باندھتے اور اس کے بیچ میں ایک رسی سے اسے سخت اور مضبوط کر کے کستے اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہو کر ملتے اور وہ اس زمانہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پاس گیا۔

تخریج احادیث

ا) کنزالعمال: ۹۰/۱۳

متن

یوما وهو يخصف نعله فقلت له ماقيمة هذا النعل التى تخصفه؟ فقال هى والله احب الى من دنيا كم اوامر تكم هذه الا ان اقيم حقا وادافع با طلا ثم قال كان رسول الله ﷺ يخصف نعله ويرقع ثوبه ويركب الحمار ويردف خلفه قال ابن عباس: وما كان يا كل الا من شى ياتيه من المدينة قال وقدم اليه فالوذ فلم يا كله فقلت احرام هو قال لا ولكنى اكره ان اعود نفسى مالم تعود اكل منه رسول الله ﷺ رواه احمد عن ابى النوار بايع الكرابيس قال اشترى على كرم الله وجهه تمرابدرهم فحمله فى ملحفه فقال له رجل انا احمله عنك فقال لا ابو العيال احق ان يحمل حاجته قال وهو يومئذ خليفة وكان يلبس الكرابيس السنبلانية وهى ثياب غلاظ يساوى الثوب درهمين او ثلاثة دراهم ويقول: " الحمد لله الذى كسانى ما اوارى به واتجمل به بين خلقه" عن الحسن بن حرموز المرادى

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

اور وہ جوتیاں سی رہے تھے میں نے کہا اس جوتی کی کیا قیمت ہے کہ آپ اسے سی رہے ہیں فرمایا خدا کی قسم یہ جوتیاں سینی تمہاری دنیا سے مجھے بہت محبوب ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت سے زیادہ محبوب ہے مگر میں اس سے حق ادا کرتا اور باطل کو دفع کرتا ہوں پھر فرمایا کہ رسول خدا ﷺ اپنی جوتیاں سیتے اور اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے اور گدھے پر سوار ہوتے اپنے پیچھے اور شخص کو بھی بٹھا لیتے تھے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔[۱] مگر وہ چیز جو آپ کے پاس مدینہ سے آتی تھی ایک دن آپ کے سامنے فالودہ رکھا گیا سو آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو ایسی چیز کے ساتھ خوگر کرنا مکروہ جانتا ہوں۔[۲] جس کا وہ معتاد نہیں رسول خدا ﷺ نے اسے نہ کھایا ابوالنوار بزاز (یا گڈریے) سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں اور اپنی چادر میں انہیں اٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض کیا میں اسے اٹھا کر پہنچا دوں فرمایا کچھ ضرر نہیں۔ ابوالعیال (حضرت علی کی ذات مراد ہے) اپنی حاجت کا بوجھ اور ٹھکانے کا زیادہ مستحق ہے راوی کہتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت علیؓ خلیفہ تھے آپ سنبلا یہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم یا تین درہموں میں خرید کر پہنتے اور فرماتے تھے سب تعریفیں اس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اس کی مخلوق کے آگے اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ (۳) حسن بن حرموز المرادی کہتے ہیں کہ

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ چنانچہ ایک صحیح روایت میں آیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین دن برابر روزہ رکھا اور ہر شام میں افطار کے وقت ایک سائل نے سوال کیا اور آپ نے وہ افطاری اس کو دے دی اس کے علاوہ اور کھانا آپ کے پاس نہ تھا بغیر کھائے دوسرے دن بھی روزہ رکھا اور اسی طرح پے در پے تین روزے رکھے اور اس امت کے لیے ایک نہایت عمدہ قانون اور دستور العمل چھوڑا کہ اس وقت سے لے کر آج تک اکثر امت اس فعل میں آپ کی متابعت اور فرمانبرداری کرتی ہے اور ہمیشہ کرے گی اور من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها ،تابعین کے روزوں کا ثواب ان کی روح پاک کو ہمیشہ پہنچتا رہیگا۔

تخریج احادیث

۲) البدایہ والنھایہ : ۸/۷ ا ۷، طبقات ابن سعد : ۲/۱۸۵

۳) رواہ ھنا د و ابو نعیم فی الحلیة : ۱/۸۷، کنز العمال : ۱۳/۹۰

besturdubooks.wordpress.com

متن

عن ابیہ قال رایت علیا کرم اللہ وجهه یخرج من هذا القصر یعنی قصر الکوفة وعلیه ازار الی انصاف ساقیه ورداء مشمرا قریبا منه ومعه الدرة یمشی بها فی الاسواق ویقول یا قوم! اتقو الله وفی روایة یامرهم بحسن البیع ویقولو اوفوا الکیل والمیزان ولا تنفخوا اللحم وفی روایة و یرشد الصالحة ویعین الحمال علی الحمولة ویقرا:" تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض "الآیة ویقول هذه الایات نزلت فی الولات وذوی القدرة من الناس عن ابی النوار قال رایت علیا کرم الله وجهه وقف علی خیاط فقال له یا خیاط صلب الخیط ودقق الدرز وقارب الغرز فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول یؤتی یوم القیامة بالخیاط الخائن وعلیه قمیص ورداء خاطه فیه دخان فیفضح علی رؤس الاشهادثم قال یا خیاط!ایاک والفضلات والسقطات فان صاحب الثوب احق بها ممن تجد عنده ید الطلب بها الحجارات

ترجمہ

کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنی کوفہ کے محل سے نکلتے دیکھا کہ وہ ایک وہ ایک تہہ بند آدھی پنڈلیوں تک باندھے ہوئے اور ایک چادر اس کے قریب قریب اوڑھے ہوئے اور آپ کے پاس ایک درہ تھا جسے بازاروں میں لے کر پھرتے چلتے پھرتے تھے اور فرماتے تھے اے میری قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں حسن بیع کے ساتھ حکم فرماتے اور کہتے ناپ اور تول کو پورا کرو گوشت کو پھیلا کر نہ رکھو[۱] اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی گم ہوئی چیز کو یا بھولے بھٹکے ہوئے شخص کو راہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کے بوجھ اٹھانے میں مدد کرتے تھے اور یہ آیت:" تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یرید ون علوا فی الارض ولا فسادا" پڑھ کر فرماتے یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اتری ہے ابو النوار کہتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپ نے اس سے فرمایا اے درزی تاگا مضبوط بٹ اور درز باریک کر سوئی قریب قریب نکال کیونکہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جائیگا کہ جو کرتا اور چادر اس نے سیا ہے اور اس میں خیانت کی ہے وہ اس پر پڑا ہوگا[۲] پھر تمام مخلوق کے سامنے رسوا ہوگا اس کے بعد علی نے فرمایا اے درزی بچے ہوئے کپڑوں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے لیے کچھ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اس کا بہت حق دار ہے اس شخص سے کہ اسے قیمت سے لیتا ہے جس کے ساتھ دنیا میں

besturdubooks.wordpress.com

مکافات طلب کی جاتی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب آدمی کسی کو کسی نیک کام کرنے اور برے کام سے روکتا ہے تو تاوقتیکہ اس کا ظاہر حال اچھی باتوں کو قبول نہ کرے تو وہ نصیحت اس کی موثر اور کارگر نہیں ہوتی دیکھو جب تک آئینہ میں زنگ ہوتا ہے تو وہ کسی کا عکس قبول نہیں کرتا ہاں جس قدر اس میں صفائی اور شفاف پنہ ہوگا اسی قدر اس کا اثر زائد پڑیگا چونکہ حضرت علی تمام ممنوعات سے بچتے تھے۔ تو آپ کا کام یہ ہوگیا تھا کہ بازاروں میں گشت کرتے تھے اور لوگوں کا حال دریافت کرتے پھرتے تھے اور ہر شخص کو اس کے مزاج کے مطابق وعظ ونصیحت فرماتے آپ کی نصیحت میں ایک ایسا اثر تھا کہ جس نے سنا فوراً مان لیا چوں وچرا نہ کی لہٰذا ان کے زمانہ کے اکثر لوگ نیک صفتوں سے آراستہ تھے اور اس زمانہ میں کسی قسم کا کوئی فساد پیدا نہ ہوا تھا۔

تخریج احادیث

۱) البداية والنهاية :۸/۷ ا ۷

متن

فی الدنیا رواہ احمد بن عبدالرزا ق عن ابی اراکة قال جاء سائل الی علی فقال لبعض ولده اذهب الی امک وقل لها هات ذالک الدرهم الذی عندک فمضی ثم عاد وقال قد قالت خبأناه للدقیق فقال اذهب واتنی به فذهب وعاد وهو معه فاخذه ورفعه الی السائل وقال لا یصدق ایمان عبد حتی یکون بما فی ید الله اوثق منه مما فی یدیه فبینا هو یتحدث اذ مربه رجل یبیع جملا فاشتراه منه بمائة درهم ثم باعة بمائتین فدفع المائة الی ولده وقال اذهب بها الی امک وقل لها هذا ما وعدنا علی لسان نبیه ﷺ اخبارا عن ربه سبحانه وتعالیٰ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قال ابواراکه وکان علی یمشی یوم العید الی مصلی ولا یرکب عن حصین بن المنذربن الحارث بن وعلة قال لما قال علی للحسن قم فاجلده قال فیم انت زذاک فقال علیّ بل عجزت ووهنت قم یا عبدالله بن جعفر!

ترجمہ

اس اثر کو احمد بن عبدالرزاق نے روایت کیا ہے کہ ابواراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے

besturdubooks.wordpress.com

کسی صاحبزادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جا کر کہو کہ وہ درہم جو تمہارے پاس ہیں دیدو وہ لڑکا گیا اور اسی وقت واپس آ کر کہنے لگا وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اسے آٹے کے لیے اٹھا رکھا ہے فرمایا نہیں جا اور وہ درہم لے آ پھر وہ گیا اور واپس درہم لے کر آیا آپ نے اس سے وہ درہم لے کر فقیر کو دے دیئے اور فرمایا بندہ کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تاوقتیکہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ اس چیز سے جو اس کے پاس ہے زائد بھروسہ کی نہ ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اسی اثناء میں کہ حضرت علی یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص گذرا جو اونٹ بیچتا تھا علی نے سو دراہم میں ایک اونٹ اس سے خرید کر دو سو دراہم میں بیچ ڈالا اور سو درہم اپنے فرزند کو دے کر فرمایا لو یہ اپنی والدہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ آپ نے رسول خدا کی معرفت ہم سے کیا۔ چنانچہ آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ۔ابوارا کہ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عید گاہ پیدل جاتے تھے اور کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے امام احمد اپنی مسند میں حصین بن منذر بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اے حسن کھڑے ہو اور ولید کو حد مارو انہوں نے کہا آپ کو اس سے کیا علاقہ ہے علی نے فرمایا بلکہ تم عاجز اور کاہل ہو گئے۔ اے عبداللہ بن جعفر

تخریج احادیث

۱) امیر المومنین علی بن ابی طالب من المیلا دالی الا ستشهاد :۶۳ و کنز العمال :۶/۶۸۸

متن

فاجلده فقام فجلده ویعد علیّ حتی بلغ اربعین قال امسک ثم قال جلد رسول ﷺ اربعین جلد او ابو بکرؓ اربعین وجلد عمر الله عند اربعین صدرا من خلافته ثم اتمها ثما نین وکل سنة رواه احمد فی المسند عن ابی حازم قال جاء رجل الی سهل بن سعد فقال هذا فلا ن یذکر علی بن ابی طالب عند المنبر فقال ما یقول قال یقول ابو تراب اویلعن ابا تراب فغضب سهل وقال والله ما کنا ه الا رسول الله ﷺ وما کان اسم احب الیه منه دخل علی رضی الله عنه علی فاطمة رضی الله عنها فاغضبته فخرج الی المسجد فاضطجع علی التراب وفی لفظ فسقط رداء ه علی التراب وخلص التراب علی ظهره فجاء رسول الله ﷺ فمسح التراب علی ظهره وقال اجلس ابا تراب و قال الزهری والذی سب علیا فی تلک الحالة مروان بن الحکم لا نه کان حاکما علی المدینة من قبل معاویة رواه احمد فی المسند عن علی رضی الله عنه

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

تم اٹھ کرا سے حد لگاؤ وہ اٹھے اور اس پر حد لگائی حضرت علی شمار کرتے چلے جاتے تھے عبداللہ بن جعفر جب چالیس تک پہنچے تو آپ نے فرمایا بس کرو پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہی کوڑے اس کے حد لگائی ہے اسی طرح چالیس ہی درے حضرت ابو بکر نے معین رکھے اور حضرت عمر نے ابتداء خلافت میں تو چالیس کوڑے لگائے مگر پھر انہیں پورا اسی کر دیا اور سب کی سب سنت برحق ہے [۱] امام احمد ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد کے پاس آ کر کہا کہ فلاں شخص (اس سے مروان مراد ہے) منبر پر بیٹھ کر علی بن ابی طالب کو برائی سے یاد کرتا ہے کہا وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب (حقارت سے کہتا ہے یا (راوی نے کہا) کہ ابو تراب پر لعن وطعن کرتا ہے یہ سن کر سہل غصہ میں بھر آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ان کی کنیت خاص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور اس نام سے زیادہ پیارا ان کو کوئی نام نہ تھا (اس کنیت کی وجہ یہ ہوئی) کہ ایک دن حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے۔ تو حضرت فاطمہؓ سے کسی قسم کا آپ کو رنج پہنچا سو آپ مسجد میں آ کر خاک پر لیٹ گئے اور ایک روایت میں ہے کہ علیؓ کی چادر زمین میں گر پڑی تھی جس میں کچھ مٹی آپ کی پیٹھ مبارک کو لگ گئی تھی اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کی پیٹھ سے مٹی پوچھ کر فرمایا اے ابوتراب! اٹھ زہری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علی کی اس حالت میں عیب لگایا وہ مروان بن حکم ہی تھا۔ کیونکہ وہ معاویہؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ مسند امام احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت علیؓ

تحقیقات وتعلیقات

[۲]۔ شواہد النبوت میں حضرت علی کی ابوتراب کنیت ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے حضرت علی کو گھر میں نہ پایا تو پوچھا کہ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے فرمایا کہ مجھ سے کچھ ناراضگی ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے آج یہاں قیلولہ نہیں کیا اور غصہ کی وجہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیج کر دریافت فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں وہ شخص گیا اور تھوڑی دیر میں آ کر خبر دی کہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ان کے کندھے سے چادر علیحدہ پڑی ہے اور مونڈھا خاک آلود ہو گیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کے کندھے اور پیٹھ پر سے مٹی جھڑاتے جاتے تھے اور فرماتے تھے ابوتراب اٹھو گھر چلو یہ لفظ کئی مرتبہ آپ کی زبان سے نکلا پس اسی روز سے حضرت علی اس کنیت کے ساتھ مشہور ہو گئے۔

تخریج احادیث

۱) البدایه والنهایة:

besturdubooks.wordpress.com

متن

قال قال لی رسول الله ﷺ ان لک فی الجنة قصرا وانک ذوقرینها رواه احمد فی المسند ورواه النسائی مسند ا **عن** ابی حازم ان رجلا جاء الی سهل بن سعد فقال ماهذافلان لا میر المدینة یدعو اعلیا عند المنبر قال فیقول ما ذا؟ قال قال یوما له ابو تراب فضحک فقال والله ماسماه الا النبی ﷺ وما کان له اسم احب الیه منه فاستطعمت الحدیث سهلا فقلت یا ابا عباس! کیف ذلک قال دخل علی علی فاطمة ثم خرج فاضطجع فی المسجد فقال النبی ﷺ این ابن عمک؟قالت فی المسجد فخرج الیه فوجد رداه قد سقط عن ظهره وخلص التراب الی ظهره وجعل یمسح التراب من ظهره فیقول اجلس یا ابا تراب! مرتین رواه البخاری **عن** الضحاک بن مزاحم عن علی قال قال لی رسول الله ﷺ یا علی اتدری من اشقی الاولین قلت الله ورسوله اعلم

ترجمہ

فرماتے ہیں مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے علی تیرے لیے جنت میں ایک بڑا محل ہے اور تو اس کا مالک اور حاکم ہے صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد سے آ کر کہا اس مدینہ کے امیر کو کیا ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علی پر لعن طعن کرتا ہے سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابوتراب کہتا ہے یہ سن کر سہل ہنسے پھر کہا بخدا یہ ان کا نام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے اور آنحضرت کو اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا (ابو حازم کہتے ہیں) کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب کی اور کہا اے ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ ایک دن حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس آئے پھر وہاں سے خفا ہو کر مسجد میں آ کر لیٹ رہے اتنے میں رسول خدا ﷺ تشریف لائے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ بولیں کہ مسجد میں ہیں آنحضرت ﷺ ان کے پاس آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے چادر گری پڑی ہے اور پیٹھ کو مٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب اٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا (٢) ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت کون تھا۔ میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

حضرت علی کی دوسری کنیت ابوالریحان ہے چنانچہ شواہد النبوۃ میں ہے کہ حضرت علی دو کنیتوں کے ساتھ مشہور تھے۔ ایک ابوتراب دوسری ابوالریحان ابوتراب ہونے کی کنیت پہلے بیان کی جا چکی ابوالریحان کے متعلق یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے انتقال سے تین روز پہلے حضرت علی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے ابوریحان میں تجھے اپنے دو ریحان کی حفاظت اور پرورش کے باب میں وصیت کرتا ہوں اور اب وہ وقت عنقریب ہے کہ تیرے دونوں بازو ٹوٹ جائینگے پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اکرم ﷺ کے انتقال کے بعد کہا یہ میرا پہلا بازو ٹوٹا پھر حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا یہ دوسرا بازو ٹوٹا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا سچ ثابت ہوا۔

تخریج احادیث

ا) صحیح البخاری : ۵۲۵/۱

متن

قال عاقر الناقة ثم قال اتدری من اشقی الاخرین قلت الله ورسوله اعلم فقال من يخضب هذه من هذه يعنی لحيته من هامته عن زيد بن وهب قال قدم علی علی وفد من الخوارج من اهل البصرة فيهم رجل يقال له الجعد بن نعجة فقال له يا علی اتق الله فانک ميت فقال بل انا مقتول ربه علی هذا تخضب هذه يعنی لحيته من راسه عهد معهود وقضاء مقضی و قد خاب من افتری وعاتبه ابو نعجة فی لباسه فقال هو ابعد من الکبر واجدر ان يقتدی به المسلم رواه احمد عن فضالة بن ابی فضالة الانصاری وکان ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت مع ابی عائد العلی بن ابی طالب من مرض اصابه ثقل منه قال فقال له ابی ما يقيمک ها هنا بين اعراب تحمل الی المدينة فان اصابک اجلک وليک اصحابک وصلو اعليک فقال علی ان رسول الله ﷺ عهد الی ان لا اموت حتی تخضب هذه من هذه ای لحيته من دم هامة قتل

ترجمہ

فرمایا وہ صالحؑ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ہے (جس کا نام قدار بن سالف تھا۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ پہلوں میں سب سے زائد بدبخت کون ہے میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ شخص ہے جو اس داڑھی کو اس سر کے

besturdubooks.wordpress.com

خون سے رنگین کریگا (یعنی ابن ملجم قاتل علیؓ)۔ ا امام احمد زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس بصریوں میں سے خوارج کا ایک قافلہ آیا ان میں سے ایک شخص نے جس کا نام جعد بن نعجہ تھا حضرت علی سے کہا اے علی اللہ سے ڈرو کیونکہ تم مرنیوالے ہو آپ نے فرمایا بلکہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونگا۔ ۲ اس داڑھی کے سر کے خون سے رنگین ہونے پر مقرر عہد اور جاری کی ہوئی قضا معین ہے۔ اور مفتری ٹوٹے اور نقصان میں ہے۔ اور ابونعجہ نے جب آپ کو لباس میں طعنہ دیا تو آپ نے جواب دیا یہ لباس تکبر سے دور اور اس امر کے بہت لائق ہے کہ اس کے ساتھ مسلمان اقتدا کریں۔ ۳ فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے روایت ہے کہ ابوفضالہ بدریوں میں سے ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب کے اس مرض میں جو شہادت سے پہلے انہیں لاحق تھا۔ عیادت کے واسطے گیا۔ میرے باپ نے ان سے عرض کیا کہ اس جگہ جنگلیوں میں آپ کو کس چیز نے ٹھہرا رکھا ہے اگر آپ کو موت کے آثار پہنچیں گے تو مدینہ میں اٹھائے جائیں گے۔ آپ کے یار آپ کے پاس ہونے چاہئیں اور وہ آپ پر نماز درود پڑھیں حضرت علی نے فرمایا کہ رسول خدا نے مجھ سے اس پر عہد لیا ہے کہ تا وقتیکہ یہ داڑھی اس کے سر کے خون سے رنگین نہ ہوگی مجھے موت نہ آئے گی۔

تحقیقات وتعلیقات

۲) بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے گو وہ کسی درجہ کی بھی روایتیں ہوں مگر شہرت کی وجہ سند کے قابل ہوسکتی ہیں حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت علی کی شہادت کی خبر دے دی تھی چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور نے حضرت علی سے پوچھا کہ اگلے لوگوں میں سے سب سے بدبخت شخص کون تھا۔ حضرت علی نے جواب میں کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ سب سے بدتر قذار بن سالف قوم ثمود کا سردار تھا۔ جس نے حضرت صالح کی نافرمانی کر کے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور اسے قتل کر ڈالا پھر آپ نے فرمایا اے علی بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ بدبخت اور بدترین شخص کون ہوگا حضرت علی نے وہی جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں فرمایا اس امت میں سب سے بدبخت اور بدتر وہ شخص ہوگا جو تمہاری اس داڑھی کو خون سے رنگین کرے گا۔ حضرت علی یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس طرح دعا مانگنے لگے کہ بار خدایا اول مجھے صبر عطا فرما کہ پھر اس کے بعد مصیبتوں کے سہنے پر اجر عنایت فرما اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر وحضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر دی تھی اسی طرح حضرت علی کی بھی شہادت کی خبر دی مگر اتنا فرق ہے کہ ان کی شہادت کی خبر صحیح حدیثوں سے ثابت ہوئی جس میں صراحۃً یعنی ان کی شہادت کی خبر دی گئی اور حضرت علی کی شہادت ضعیف حدیثوں سے ثابت ہے اور ضمناً اور کنایۃً معلوم ہوتی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) کنزالعمال: ۹۴/۱۳

۳) ازالہ الخفاء: ۵۱۲/۴، کنزالعمال: ۱۴۹/۱۱، مسند احمد: ۹۱/۱

متن

ابو فضالة مع علی رضی الله عنه **عن** ابی مجلز قال جاء رجل من مراد الی علی یرید وهو یصلی فی المسجد فقال له احترس فان ناسا من مراد یریدون قتلک فقال ان مع کل رجل ملکین یحفضانه ممالم یقد رفاذا جاء القدر خلیا بینه وبینه وان الا جل جنة حصینة **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلة بن الا سقع قال دعا امیر المومنین الناس الی البیعة فجاء ه عبدالرحمن بن ملجم المرادی فرده مرتین ثم اتاه فقال مایحبس اشقا ها لیخضبن اولیصبغن هذه من هذه رواه ابو الفرج بن جوزی

عن ام جعفر سریةعلی قالت انی لاصب الماء علی یدیه اذرفع راسه فاخذ بلحیته ورفعها الی انفه وقال واهالک لتخضبن بدمی قالت فاصیب یوم الجمعة **عن** ام المومنین عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ حب علیّ عبادة

ترجمہ

ابوفضالہ بھی حضرت علیؓ کے ساتھ شہید ہوئے۔[۱] ابومجلز کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا قبیلہ مراد سے (ایک شہر کا نام ہے) حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا حالانکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اے امیر المومنین اپنی حفاظت کیجیے کیونکہ مراد کے بہت سے لوگ آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں وہ دونوں اس خبر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر الٰہی میں مقدر نہیں ہوئی ہو اور جب اس اللہ کی قدر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اس سے اور قدر الٰہی سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور بلاشبہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے۔[۲] ابوالفرح بن جوزی ابی الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا پس آپ کے پاس عبدالرحمٰن بن ملجم مراد کا رہنے والا آیا آپ نے اسے دو دفعہ واپس کر دیا پھر وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس امت کے بد بخت آدمی کو کس نے روک رکھا ہے ضرور اس داڑھی کو اس سر کے خون سے رنگین کریگا۔

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ یکا یک

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی داڑھی پکڑ کر ناک کی طرف اٹھا کر فرمایا تجھے خوشی ہو کہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔ امام جعفرؒ کہتی ہیں حضرت علی جمعہ کے دن شہید ہوئے۔ (۴) دیلمی ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کی محبت ایک قسم کی عبادت ہے۔ (۵)

تخریج احادیث

۱) البدایہ والنہایة :۷/۳۳۴, تاریخ ابن کثیر :۶/۲۱۸، مسند احمد : ۱/۱۰۲، ازالہ الخفاء : ۲/۵۰۲
طبقات ابن سعد :۳/۲۱۶

۲) طبقات ابن سعد :۳/۱۸۸

۳) طبقات ابن سعد :۳/۲۱۵

۴) طبقات ابن سعد :۳/۲۱۷

۵) تاریخ الخلفاء : ۱۷۱

متن

رواه الديلمي وروى الشعبي وابن المسيب قالا جاء حبر من احبار اليهود الى على فناظره فقطعه فقال له انتم ما دفنتم نبيكم حتى اختلفتم فيه فقال له عليّ كذبت ويلك نحن ما اختلفنا فيه و انما اختلفنا عنه وانما انتم ماجفت ارجلكم من ماء البحر حتى قلتم ياموسىٰ اجعل لنا الها كما لهم الهه فاسلم روى عكرمة عن ابن عباس والشعبي عن ابى اراكة قال لما انصرف امير المومنين من الانبار اومن الكوفة لقتال الخوارج بالنهر وان كان معه سافر ابن عوف بن الاحمر وكان ينظر فى النجوم فقال له يا امير المومنين لا تسر فى هذه الساعة وسرفى ثلاث ساعات من النهار قال ولم قال لا نك ان سرت الساعة اصابك ومن معك بلاء وشدة وان سرت فى الساعة الثالثة ظفرت فقال الله لا اله الا هو وعلى الله فليتوكل المومنون قال الله تعالىٰ لنبيه ﷺ:" قل لا املك لنفسى نفعاً ولا ضراً الا ماشاء الله ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير وما مسنى السوء

ترجمہ

امام شعبی اور ابن مسیّب کہتے ہیں کہ یہود کے عالموں میں سے ایک بڑا عالم حضرت علی کے پاس آ کر مناظرہ کرنے

besturdubooks.wordpress.com

لگا سو آپ نے اسے چپ کر دیا اس نے علی سے کہا تم وہ ہو کہ اپنے پیغمبر کے دفن کرنے میں بھی اختلاف کیا حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا تو جھوٹا ہے تجھے خرابی ہو ہم آنحضرت ﷺ کے دفن کرنے میں مختلف نہ ہوئے ہاں موضع دفن میں کچھ اختلاف کیا اور تم تو وہ قوم ہو کہ ابھی دریائے قلزم کے پانی سے پاؤں خشک بھی نہ ہوئے تھے جو کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے لیے پتھر کے معبود ہیں تو بھی ہمارے لیے کئی معبود بنا دے یہودی یہ سن کر مسلمان ہو گیا۔[۱] عکرمہ ابن عباس سے اور شعبی ابوارا کہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی شہر انبار یا کوفہ سے خوارج سے جہاد کر کے شہر نہرواں میں رجوع کرنے لگے تو ان کے ساتھ ابن عوف بن احمر نے بھی سفر کیا اور یہ شخص تاروں میں خوب غور کرتا تھا (یعنی علم نجوم میں کامل استعداد رکھتا تھا) حضرت علی سے کہنے لگا اے امیر المومنین! آپ اس وقت سفر نہ کریں جب تین ساعتیں دن میں باقی رہیں تب تشریف لے چلیں حضرت علی نے فرمایا کیوں۔ کہا اگر آپ اس ساعت میں سفر کرینگے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بلا اور سختی پہنچیگی۔ اور اگر تیسری ساعت میں سفر کرینگے تو فتحیاب ہونگے حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا کہ اے محمد ان سے کہہ دو میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس یہودی کی غرض یہ تھی کہ تم لوگوں میں اجتماع اور اتفاق نہیں تم نے یہاں تک اختلاف کیا کہ اپنے پیغمبر کے انتقال کے بعد دفن میں اختلاف کرنے لگے کوئی کہتا کہ انہیں دفن نہ کرنا چاہئے کوئی کہتا دفن کرنا چاہئیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے جواب میں فرمایا اے یہودی تو جھوٹا ہے ہم نے ان کے دفن میں اختلاف نہیں کیا اگر اختلاف کچھ تھا تو جگہ میں تھا کہ آیا رسول اللہ ﷺ کو کونسی جگہ دفن کریں اور تم اے یہودیو! اپنے اس وقت کو یاد کرو کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دریائے قلزم منجمد ہو گیا اور اس میں کئی راہیں پیدا ہو گئیں اور تم بآسانی وہاں سے عبور کر آئے اور تمہارے سامنے تمہارے دشمنوں کو اللہ رب العزت نے ہلاک کر دیا باوجود اس نعمت کے تم نے کہا کہ ہم کو بھی اسی طرح کے چند معبود بنا دے کہ ان کی پوجا کریں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے نادانو! کیا اللہ کی نعمت کا یہی شکر ہے جو تم ادا کر رہے ہو اب دیکھو جو لوگ پیغمبر کے ساتھ ایک مدت تک رہے اور بڑے بڑے بھاری معجزے دیکھتے رہے اور پھر ایسے کلمات زبان سے نکالیں یہ زیادہ بری ہے یا پیغمبر کے موضع دفن میں معمولی سا اختلاف زیادہ برا ہے یہ جواب سن کر یہودی بالکل خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا اس کے علاوہ اور بہت سے کلمات سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبان سے نکلے تھے جن کا بیان انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۲) ربیع الابرار : ۱/۳۷۵

متن

وسمعت رسول الله ﷺ يقول من صدق منجما او كاهنا فانما كذب ماانزل على محمد وفي رواية فقد كفر وسمعته يقول انما اخاف على امتي اثنتين التصديق بالنجوم والتكذيب بالقدر ثم قال ماكان لمحمد ﷺ منجم ولا للخلفاء بعده ثم قال هل تعلم مافي بطن فرسي هذه فقال ان حسبت علمت فقال من صدقك لهذا القول كذب بالقران قال الله تعالىٰ ان الله عنده علم الساعة الاية وما كان محمد ﷺ يدعي ماادعيت علمه فمن صدق في قولك كمن كان اتخذ من دون الله انداد ا اللهم لا طائر الا طائرك ولا خير الا من عندك ولا اله غيرك ثم قال يا ابن الاحمر نكذبك ونخالفك ونسير في الساعة التي نهيت عنها ثم اقبل على الناس وقال اياكم وتعلم النجوم الا تهتدون به في ظلمات البر والبحر المنجم كافر والكافر في النار يا ابن الاحمر لقد بلغني انك بعدها تنظر في النجوم وتعمل بهالا جلدنك جلد المفتري ولاخلدنك في الحبس

ترجمہ

مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی برائی نہ پہنچتی اور میں نے خود رسول خدا ﷺ سے سنا فرماتے تھے جو منجم یا کاہن کی تصدیق کرے تو جو محمد پر اتارا گیا ہے اس نے اسے جھٹلایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا نیز رسول خدا کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر دو چیز سے خوف کرتا ہوں ایک نجوم کی تصدیق اور دوسرے قدر کی تکذیب سے پھر فرمایا کہ محمد ﷺ کے لیے اور نہ ان کے بعد خلفاء کے لیے کوئی نجومی تھا پھر اس نجومی سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میرے پاس گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے اس نے کہا اگر میں حساب لگاؤں تو معلوم کر لوں فرمایا جو شخص تیرے اس قول کو سچا جانے اس نے قرآن کو جھٹلایا حق تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور جو کچھ ماؤں کے رحم میں ہے اسے وہی جانتا ہے جس چیز کے علم کا تو نے دعویٰ کیا ہے اس کا دعویٰ کبھی محمد ﷺ نے بھی نہیں کیا سو جو شخص تیرے قول کی تصدیق کریگا گویا اس نے خدا کے سوا اور شریک ٹھہرا لئے اے اللہ! تیرے فال

besturdubooks.wordpress.com

کے سوا کوئی اور فال نہیں اور تیرے ہی پاس بھلائی ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں پھر فرمایا اے ابن احمر! ہم تیری تکذیب کرتے اور تیری مخالفت کر کے جس ساعت میں تو نے منع کیا ہے اسی میں ہم سفر کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگوں نجوم کے سیکھنے سے بچو ہاں اس قدر جس سے دریا اور جنگل کی راہ معلوم کر سکو کچھ مضائقہ نہیں نجومی کا انجام کفر ہے اور کافر کا ٹھکانہ دوزخ ہے اے ابن احمر اس کے بعد اگر مجھے خبر ہوئی کہ تو نجوم میں غور و فکر کرتا اور اس پر عملدرآمد کرتا ہے تو تجھے مفتری جیسی ضرور حد لگاؤں گا اور جب تک میں اور تو زندہ ہیں ہمیشہ قید میں رکھوں گا۔

متن

مابقیت وبقیت ولا حرمنک العطاء ما عشت وکان لی سلطان ثم سار امیر المومنین فی الساعة التی نهاه عن السیر فیها فظفر بالخوارج وایادهم المنجم قال فتحنا بلاد کسری وقیصروتبع وحمیروجمیع البلدان بغیرقول منجم ایهاالناس! توکلوا علی الله واتقوه واعتمدوا علیه لو انا سر نا فی الساعة التی اشار الیها المنجم لقال الناس انما ظفرنا بقول المنجم فثقوا بالله واعلموا ان هذه النجوم مصابیح جعلت زینة ورجوما للشیاطین ویهتدی بها فی ظلمات البر والبحر و المنجمون اضداد الرسل یکذبون بما جاء وابه من عندالله تعالیٰ لا یرجعون الی قرآن ولا شرع انما یستترون بالاسلام ظاهراً ویستهزئون بالنبیین باطنا انهم الذین قال الله تعالیٰ فیهم :"وما یومن اکثر هم بالله الا وهم مشرکون وفی روایة ان ابن الاحمر قال له یا امیر المومنین !لا تسر فی هذه الساعة قال ولم قال لان القمر فی العقرب فقال قمرنا اوقمر هم وهذا من احسن الاجوبة عن شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی

ترجمہ

اور جب تک میں زندہ رہونگا اور میری حکومت رہے گی تو تجھ پر اپنے عطیے اور صلے حرام رکھوں گا اس کے بعد حضرت علی امیر المومنین اسی ساعت میں جس میں اس نے چلنے کو منع کیا تھا نکل کھڑے ہوئے۔ اور خارجیوں اور ان کے ساتھیوں پر فتحیابی ہوئی پھر علیؓ نے فرمایا ہم نے کسریٰ قیصر تبع حمیر کے شہر اور ان کے علاوہ اور بہت سے ملک بدون قول منجم کے فتح کیے اے لوگو! اللہ پر توکل کرو (۱) اور اسی سے ڈرو اور اسی پر بھروسہ کرو اگر ہم اس ساعت میں جس کی طرف نجومی نے اشارہ کیا تھا نکلتے تو لوگ کہنے لگتے ہمیں نجومی کے قول سے فتح ہوئی سو اللہ پر بھروسہ کرو اور جانو کہ یہ تارے آسمان کے چراغ ہیں جو

besturdubooks.wordpress.com

آسمان کی زینت اور شیطانوں کو رجم کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان کے سبب سے دریا اور جنگل کے اندھیروں میں لوگ راستہ پاتے ہیں اور نجومی پیغمبروں کے مخالف ہوتے ہیں جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ لاتے ہیں اس کی تکذیب کرتے اور قرآن وشرع کی طرف رجوع نہیں کرتے بظاہر اسلام کا اظہار کرتے اور در پردہ پیغمبروں سے تمسخر اور ٹھٹھا کرتے ہیں انہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک پر مرمٹتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن احمر نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین اس ساعت میں سفر نہ کیجیے فرمایا کیوں کہا اس وقت قمر برج عقرب میں ہے فرمایا ہمارا قمر یا ان کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے۔(۲)

امام احمد شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس جب وہ عراق میں تھے۔شامیوں کا ذکر ہوا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا توکل کمال درجہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایسے مواقع میں انسان کو اکثر ایک قسم کی خلش اور خیال پیدا ہو جایا کرتا ہے مگر حضرت علی نے کمال تقویٰ اور توکلاً علی اللہ فرمایا کہ ہم نجومیوں اور کاہنوں کی بات پر عمل نہیں کرینگے حضور اکرم ﷺ اور ان کے خلفاء نے نجومیوں کے قول پر عمل کیا ہرگز نہیں تو ہم کو یہ کب لائق ہے کہ کسی کاہن اور نجومی کا اعتبار کریں چنانچہ آپ نے اس کے برخلاف اسی وقت سفر شروع فرمایا اور اللہ کے بھروسہ پر میدان حرب میں کود گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے دشمنوں پر فتح دی اس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور توکل اختیار کرو۔

تخریج احادیث

۲) تاریخ ابن کثیر :۵٦٤/۷

متن

وهو بالعراق فقالو نلعنهم ياامير المومنين فقال لا انى سمعت رسول اله ﷺ يقول الا بدال يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلمامات منهم رجل بدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الا عد اء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد فى المسند عن قتادة رضى الله عنه قال كنا مع امير المومنين فى قتال اهل النهروان كنا ستين اوسبعين من الانصار وكنت على الرجالة فلما رجعناالمدينة دخلنا على عائشة فسا لتنا عن مقدمنا فاخبرناها بقتل الخوارج فقالت ما كانو يقولون قلنا يسبون امير المومنين عليا و عثمان بن عفان وانت يُكفر ونكم

besturdubooks.wordpress.com

فلم نزل نقاتلهم وعلى بين ايدينا وتحته بغلة رسول اله ﷺ اذوقفت على بعض القتلى فقال على اقلبوهم فقلبنا هم فاذا رجل اسود على كتفه مثل حلمة الثدى فقال على الله اكبر والله ماكذبت وما كذبت كنت مع رسول الله ﷺ وهو يقسم غنائم حنين فجاء هذا فقال

ترجمہ

ان سے کہا گیا کیا ہم ان پر لعنت کریں فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس شخص ہیں جب ان میں کا ایک آدمی مرجاتا ہے تو اس کی جگہ ایک اور شخص معین ہو جاتا ہے ان کے طفیل سے مینہ برستا ہے اور دشمنوں پر مدد و نصرت کی جاتی ہے اور انہیں کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے (۱) مسند بزار میں ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ہم اہل نہرواں کی لڑائی میں حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ تھے ہم انصاری ساٹھ یا ستر آدمی تھے اور میں پیادوں پر سردار تھا جب ہم مدینہ واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس گئے انہوں نے ہم سے سوال کیا ہم نے انہیں خوارج کے قتل کی خبر دی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ لوگ کیا کہتے ہیں جو تم ان سے لڑے ہم نے کہا کہ امیر المومنین حضرت علی اور عثمان بن عفان اور آپ کو برا کہتے اور کافر بتاتے تھے۔ سو ہم ان سے لڑتے رہے اور حضرت علی ہمارے آگے رسول خدا ﷺ کے خچر پر سوار تھے اتفاق سے میں خارجیوں کے بعض مقتولوں پر کھڑا تھا کہ حضرت علی نے فرمایا ان لوگوں کو پلٹو ہم نے انہیں اوندھا ڈال دیا ان میں سے ایک کالا آدمی تھا جس کے ایک مونڈھے پر چھاتی کی ٹونڈی جیسی ایک گوشت کی بوٹی تھی اسے دیکھ کر حضرت علی نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے کسی نے جھٹلایا میں ایک دن رسول خدا ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کر رہے تھے سو یہ کالا آدمی جو مرا پڑا ہے آ کر کہنے لگا ۲

تخریج احادیث

۱) مسند احمد: ۱/۱۱۲

۲) تاریخ ابن کثیر: ۷/۵۷

متن

یا محمد! اعدل فوالله ما عدلت منذاليوم فقال رسول الله ﷺ ثكلتك امك ومن يعدل اذالم اعدل؟ فقال عمر بن الخطاب دعنى اضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله ﷺ دعه فان له من يقتله سيخرج من ضيضئ هذااقوام يقرء ون القرآن لا يجاوزتراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فقالت عائشة انت رايت هذا قال نعم قالت مايمنعنى ماكان بينى وبين على

besturdubooks.wordpress.com

بن ابی طالب ان اقول الحق سمعت رسول الله ﷺ يقول ستفترق امتی فرقتين يمرق بينهما فرقة محلقة رؤسهم محفوفة شواربهم ازرهم الى انصاف سوقهم يقرون القرآن لا يجاوز تراقيهم يقتلهم احب الخلق الى الله ورسوله قال ابو قتادة قلت فقدعلمت هذا فلما كان منك اليه ما كان فقالت وكان امر الله قدر امقدوراً رواه ابو محمد البزار وقد ذكره ابو الفرج الاصبهانی

ترجمہ

اے محمد ﷺ انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف نہیں کیا رسول خدا ﷺ نے فرمایا تیری ماں تجھے روئے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون کریگا۔ ابن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجیے کہ اس منافق کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو اس کا قاتل ایک مخصوص شخص ہے اس کی نسل سے عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھیں گے اور ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اتریگا جیسا تیر شکار کے جانور سے پار ہو جاتا اور نکل جاتا ہے پھر اس میں کچھ باقی نہیں رہتا اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے نکل جاوینگے۔(۱) عائشہ نے فرمایا تو نے اپنی آنکھ سے اس شخص کو دیکھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا مجھ میں اور علی میں جو رنجید گی تھی وہ حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ میں نے خود رسول خدا ﷺ سے سنا فرماتے تھے میری امت میں دو فرقے مختلف ہونگے ان میں ایک فرقہ نکلے گا جن کے سر منڈے ہوئے ہونگے اور ان کی مونچھیں بالکل صاف ہونگی ان کی ازاریں نصف پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اتریگا۔ تمام خلق میں سب سے زائد خدا اور رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ انہیں قتل کریگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے عائشہؓ سے کہا جب آپ اس کو جانتی تھیں تو جو کچھ ان کی نسبت آپ سے صادر ہوا کیوں تھا۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک حکم مقدر تھا۔[۲]

تحقیقات وتعلیقات

نسائی شریف کی روایت سے یہ قصہ مستفاد ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے کچھ مال آیا آپ اسے تقسیم فرمانے لگے جو لوگ آپ کے ارد گرد تھے سب کو علی قدر مراتب تقسیم کیا جو لوگ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہیں کچھ نہ دیا ان میں سے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا اے محمد اس تقسیم میں آپ نے انصاف نہ کیا ابو برزہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا ایک سیاہ آدمی سر منڈا تھا اس پر دو سفید کپڑے پڑے ہوئے تھے حضور اکرم ﷺ کو اس کی اس گستاخی اور بیباکی پر سخت غصہ آیا اور فرمایا خدا کی قسم میرے بعد تم کسی شخص کو نہ پاؤ گے کہ وہ مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو پھر اس کے قریب قریب فرمایا اس زمانہ کے آخر ایک قوم ایسی نکلے گی گویا کہ یہ شخص انہی میں سے ہے یعنی ان کی جماعت اور ان کے طریقے سے ہے۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر ان کی گردن سے آگے نہ بڑھے گا وہ اسلام سے یعنی طاعت امام سے ایسا

besturdubooks.wordpress.com

نکل جاویں گے جیسے شکار سے تیر پار ہو جاتا ہے۔

تخریج احادیث

۲) مسند احمد : ۲۵۲/۱، الصحیح لمسلم : ۳۴۰/۱

متن

فـی کتاب مرج البحرین وقال فیه بعد قولها وکان امر الله قدراً مقدوراً یا ابا قتادة وللقدر سبب وهو ان الناس خاضوافی حدیث الافک وکان عامة المهاجرین یقولون لرسول الله ﷺ امسک علیک زوجک حتی یاتی امر ربک وکان علی رضی الله عنه یقول النساء کثیر وما ضیق الله علیک وفی نساء قریش من هی اجل نسباً منها وابهی وما الومه فانه کان کلمارای قلق رسول الله ﷺ وحزنه وما یحصل له من کلام المنافقین یقول له ذلک فوجدت علیه وکان لی من رسول الله ﷺ حظ فخفت علیه فکان منی ماکان وانا الان فاستغفر الله بما فعلت عن ابی سعید ن الخدری رضی قال بینما نحن عندرسول الله ﷺ وهو یقسم قسما اتاه ذوالخویصره وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول الله اعدل فقال ویلک فمن یعدل

ترجمہ

ابوالفرج اصفہانی کتاب مرج البحرین میں اس کے بعد یہ مضمون بھی زائد کرتے ہیں کہ اے ابوقتادہ قدر الٰہی کے لیے ظاہر میں ایک سبب بھی ہوتا ہے وہ سبب یہ تھا کہ جب لوگوں نے مجھ پر تہمت کے باب میں بحثیں کیں تو اس وقت عام مہاجرین رسول خدا ﷺ سے عرض کرتے تھے کہ جب تک وحی الٰہی نہ آئے آپ اپنی بی بی کو ٹھہرائے رکھیے اور اس وقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اے رسول خدا ﷺ عورتیں بکثرت ہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر تنگی نہ کرے گا قریش کی عورتوں میں اور بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں (عائشہ فرماتی ہیں) میں اس سے علیؓ کو کوئی ملامت نہیں کرسکتی کیونکہ جب انہوں نے رسول خدا کے اضطراب وقلق رنج والم کو اور منافقوں کی باتوں سے جو انہیں صدمہ حاصل ہوا تھا دیکھا تو یہ لفظ فرمائے اس لیے مجھ کو ان پر غصہ آیا کیونکہ میرے لیے رسول خدا ﷺ سے ایک مخصوص حصہ تھا سو میں نے اس کے فوت ہونے پر خوف کیا پھر جو کچھ مجھ سے ہوا یہ تھا اور اب میں اپنے اس عمل پر اللہ سے بخشش مانگتی ہوں۔(۱)
بخاری مسلم میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم ایک وقت رسول خدا ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ غنیمت کا مال تقسیم

besturdubooks.wordpress.com

کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ (خرقوص بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہے) آیا اور وہ بنی تمیم میں سے ایک شخص تھا کہنے لگا اے رسول خدا ﷺ! آپ انصاف کیجیے فرمایا تجھے خرابی ہو اگر میں عدل نہ کروں گا تو اور کون کریگا۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضور اقدس ﷺ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا اس نے کہا انصاف سے تقسیم کیجیے آپ نے اس تقسیم میں ناانصافی کی ہے اس شخص کی بات سن کر حضرت عمر فاروقؓ کی تاب نہ رہی فرمانے لگے حکم ہو تو اس کی گردن ماروں کیوں کہ یہ گستاخ بے حیاء کافر ہے اس وقت حضور اکرم ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی اور ان کی یہ یہ علامتیں ہونگی چنانچہ قوم خوارج کا خروج ہوا تو حضرت علیؓ نے اس قوم کو قتل کرڈالا حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں جس نشانی کا مرد فرمایا تھا اسی نشان کا آدمی اس قوم میں موجود تھا۔

متن

اذالم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر بن الخطاب ایذن لی فیه اضرب عنقه فقال رسول الله ﷺ دعه فان له اصحابا یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم و صیامه مع صیامهم و یقرء ون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة ینظر الی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی رصافه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی نضیه فلا یوجد فیه شی" ثم ینظر الی قذذه فلا یو جد فیه شی قد سبق الفرث و الدم اٰیتهم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة اومثل البضعه تدردر یخرجون علی حین فرقة من الناس قال ابو سعید فا شهد انی سمعت هذا من رسول الله ﷺ واشهد ان علی بن ابی طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلک الرجل فالتمس فوجد فاتی به حتی نظرت الیه علی نعت رسول الله ﷺ الذی نعت رواه البخاری و مسلم عن علیؓ قال بعث رسول الله

ترجمہ

اگر میں انصاف نہ کروں تو ٹوٹے اور نقصان میں پڑ جاؤں یہ سن کر حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے حکم فرمادیں کہ اس کی گردن ماروں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جانے دو اس کا قاتل اور شخص ہے اس کے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزوں کو اس کے روزوں کے سامنے حقیر جانیگا وہ قرآن

besturdubooks.wordpress.com

پڑھیں گے اور ان کے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اتریگا۔ (یعنی دل میں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے ایسا نکل بھاگیں گے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اس کے پالان کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے پھر اس کے باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے اور پھر اس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو یہی کچھ اثر نہ پائے تیر پار ہو گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے (مطلب یہ ہے کہ جیسے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں رہتا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر نہ رہیگا) اس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان میں ایک کالا مرد ہوگا اس کے ایک بازو پر عورت کی چھاتی جیسا گوشت یا لوتھڑا ہوگا جو ہر وقت جنبش کیا کریگا وہ آدمیوں کے بہتر فرقے پر خروج کرینگے (یعنی علی مرتضی سے باغی ہونگے۔) ابوسعید کہتے ہیں میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول خدا سے سنی ہے اور اس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب نے ان سے جہاد کیا اور میں ان کے ساتھ تھا حضرت علیؓ نے اس مرد کی تلاش شروع کرنیکا حکم دیا سو وہ لایا گیا حتیٰ کہ جو اس کی صفت رسول خدا نے بیان فرمائی تھی وہ میں نے اس میں دیکھی۔ (۲) حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا پیر کو مبعوث ہوئے۔

تحقیقات وتعلیقات

حضور اکرم ﷺ کے اس قول کے معنی کہ قرآن گلے سے نیچے نہ اتریگا یہ ہے کہ ان کی قرات کا اثر دل میں نہ پہنچے گا۔ اور وہ ان چیزوں کے ہرگز معتقد نہ ہوں گے جن کا حکم قرآن مجید میں ہے اور جن پر عمل کرنے کا حکم ہوا ہے وہ اس پر کبھی عمل نہ کرینگے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قراۃ بلند نہ کریگا اور اس کا پڑھنا اس کی درگاہ میں مقبول نہ ہوگا پس گویا ان کی قراۃ ہنسلیوں سے متجاوز نہ ہوگی بعض روایتوں میں یوں یوں بھی آیا ہے کہ ان کا دین میں پھر آنا ایسا ہے جیسے تیر کا اپنے کمان کی طرف عود کرنا اور یہ تعلیق بالمحال ہے یعنی جیسے تیر کا کمان کی طرف واپس آنا محال ہے اسی طرح ان کا پھر اسلام میں لوٹنا محال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط** اور یہ مبالغہ ہے کہ ان کا دین کی طرف رجوع کرنا کبھی ممکن نہیں اور اس کی وجہ جہالت وضلالت اور فاسد گمان ہے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہیں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۰۹/۱، صحیح مسلم : ۳۴۱/۱، کنز العمال : ۱۵۴/۱۱

متن

یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء وکان عمرہ حین اسلم عشر سنین وقیل تسع و قیل ثمان و قیل دون ذلک قال الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد الا صنام قط لصغرہ واخرج ابن سعد ولماھاجر رسول اللہ ﷺ الی المدینۃ امرہ ان یقیم بعدہ بمکۃ ایاماحتی یودی عنہ امانتہ

besturdubooks.wordpress.com

والودایع والوصا یا التی کانت عند النبی ﷺ ثم یلحق باھله فعل ذلک وشھد مع رسول الله بدارواحد وسائر المشاھد الاتبوک فان النبی ﷺ استخلفه علی المدینة وله فی جمیع المشاھد اثار مشھودة واعطاه النبی ﷺ اللواء فی مواطن کثیرة و قال سعید بن المسیب اصاب علیا یوم احد ست عشرة ضربةوثبت فی الصحیحین انه اعطاه الرایة یوم خیبر واخبر ان الفتح یکون علی یدیه واحواله فی الشجاعة واثاره فی الحروب مشھورة وکان علی شیخا اصلع کثیر الشعر ربعة الی القصر اقرب عظیم البطن عظیم اللحیة جداقد ملئت مابین منکبیه بیضاء کانھما قطن ادم شدید الادمة قال جابر بن عبدالله حمل

ترجمہ

اور میں منگل کو اسلام لایا اسلام لانے کی وقت ان کے دس برس یا نو یا آٹھ کی عمر تھی اور بعض اس کے علاوہ بھی کہتے ہیں حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش نہ کی کیونکہ چھٹپنے ہی میں اسلام لے آئے تھے ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ نے مدینہ میں ہجرت کی تو علی کو حکم فرمایا کہ آپ کے پیچھے چندروز مکہ میں مقیم رہیں یہاں تک کہ جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو رسول خدا کے پاس تھیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں میں آملیں علی نے ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدر اور احد اور کل مشاہد میں حاضر ہوئے مگر تبوک میں اس وجہ سے غیر حاضر رہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں انہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور ان کے لیے تمام مشاہد میں آثار جمیلہ تھے اور نبی ﷺ نے انہیں بہت جگہ جھنڈا دیا سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں خیبر کے دن نشان دیا اور ان کے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپ کی شجاعت میں بہت سے احوال اور جنگوں میں آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک شیخ اصلع (یعنی سر کے بال بکثرت رکھتے تھے) میانہ قد مگر کوتاہی کی طرف زائد مائل تھے پیٹ ذرا بڑا تھا داڑھی بہت بڑی تھی اس نے دونوں کندھوں کے مابین کو پر کر لیا تھا اور بہت سفید روئی کے مانند تھے آپ سخت گندم گوں تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے دن قلعہ کے دروازے کو اپنے پیٹھ پر لے لیا۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ نور الابصار میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بدن کے ثقیل عظیم العینین تھے ان کی داڑھی عریض تھی۔ ذخائر العقبیٰ میں لکھا ہے کہ حضرت علی میانہ قد سیاہ وکلاں چشم خوبصورت تھے گویا ماہ نیم ماہ ہیں عظیم البطن عریض مابین منکبین تھے ان

besturdubooks.wordpress.com

کی دوش میں نرمی تھی عضد ساعد سے جدا نہ تھی بلکہ یکساں تھی ششن الکفین ضخم الکدارلیس تھے۔گردن گویا ابریق سیم تھی صاحب اسد الغابہ نے لکھا ہے کان رجلا فوق الربعۃ ضیح المنکبین طویل اللحیۃ دور سے گندم گوں رنگ تھے اور قریب سے سفید رنگ معلوم ہوتے تھے ابوسعید تیمی کہتے ہیں کہ ہم اپنے کندھوں پر کپڑا لادے ہوئے بازار میں فروخت کرتے پھرتے تھے اس وقت ہم لڑکے تھے جب حضرت علی کو آتے دیکھتے تو کہتے بزرگ اشکم حضرت علی پوچھتے کہ یہ کیا کہتے ہیں کہتے یقولون عظیم البطن اور فرماتے تھے اجل اعلاہ علم و اسفلہ طعام۔۱۲

متن

علی الباب علی ظهره یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیه ففتحوها و انهم جروه بعده ذلک فلم یحمله . الا اربعون رجلا خرّجه ابن عسا کر و خرج ابن اسحاق فی المغازی عن ابی رافع ان علیا تنا ول با با عندالحصن حصن خیبر فترس به عن نفسه فلم بزا فی یده وهو قاتل حتی فتح الله ثم القاه فلقد رایتنا ثمانیة نفر نجعل ان ننقلب ذلک الباب فما استطعنا ان نقلب

ترجمہ

حتیٰ کہ مسلمانوں نے اس پر سے چڑھ کر خیبر فتح کر لیا اور اس کے بعد صحابہ نے اس دروازہ کو کھینچا تو چالیس آدمیوں سے کم اسے نہ اٹھا سکے۔ابن عساکر اور ابن اسحٰق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑ اکھیڑ کر اسے ڈھال بنایا تا کہ اپنے آپ سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ دروازہ اپنے ہاتھ میں لیے مقاتلہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح کر دیا پھر آپ نے اسے ڈال دیا ہم آٹھ آدمی یکسر اس دروازہ کو پلٹ رہے تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔۲

تحقیقات وتعلیقات

محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن حسن سے اور وہ اپنے بعض افراد خاندان سے اور وہ ابو رافع سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت علی کو ایک ضرب لگائی جس سے ان کی ڈھال گر گئی حضرت علی نے قلعہ کے پاس ایک دروازہ کو پکڑ لیا اور اس کو اپنی ڈھال بنا لیا اور وہ اس وقت تک آپ کے ہاتھ میں رہا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو آپ کے ہاتھ پر فتح نہیں کر دیا۔ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے خیبر کے روز اپنے آپ کو اور اپنے جیسے سات آدمیوں کو دیکھا کہ ہم لوگ کوشش کرتے رہے کہ اس دروازہ کو پلٹ دیں مگر ایسا نہ کر سکے اور لیث ابوجعفر سے اور وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس دروازہ کو چالیس آدمی مل کر اٹھا سکے ابن عساکر کہتے ہیں کہ چالیس افراد نے اسے پلٹا مگر وہ پلٹا نہ گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۔ امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں کہ غدیر خم ایک غیطہ کا نام ہے جحفہ سے تین میل پر ہے۔ وہاں ایک تالاب ہے اس کو غیطہ کی طرف اضافت کر کے غدیر خم بولتے ہیں۔ ۴۔ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص میرا حمایتی مددگار اور دوست ہے پس علی اس کا مددگار دوست اور حمایتی ہے اور ایک روایت میں یہ لفظ بھی زائد ہے کہ من احب احبہ و ابغض من ابغضہ و انصر من نصرہ و اخذل من خذلہ و دار الحق معہ حیث

فصل

فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ

قال احمد بن حنبل ماورد لا حد من اصحاب رسول اللہ ﷺ من الفضائل ماورد لعلی رضی اللہ عنہ اخرجہ الحاکم **عن** ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ انشد باللہ کل امرء مسلم سمع رسول اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم ما قال لماقام فقام الیہ ثلاثون من الناس فشھدوا عن رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من ولاہ وعادمن عاداہ رواہ احمد **عن** زید بن ارقم عن النبی قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ الترمذی **عن** حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: علیّ منی وانا من علیّ

یہ فصل ان احادیث میں ہے جو حضرت علی کی فضیلت میں آئی ہیں

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا ﷺ میں سے کسی کے اسقدر فضائل نہیں جس قدر علی رضی اللہ عنہ کے ہیں ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے رحبہ میں جمع کر کے فرمایا میں ہر ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا ﷺ نے جو کچھ غدیر خم کے دن کھڑے ہو کر فرمایا تھا بیان کرے سو لوگوں میں سے تیس آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے خداوند جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

تخریج احادیث

۱) البدایۃ والنہایۃ : ۲۲۵/۲

besturdubooks.wordpress.com

۳) تاریخ الخلفاء: ۱۶۶، ۱۶۷

۴) مسند احمد: ۱/۱۱۸، مسند احمد: ۴/ ۳۷۰، مستدرک حاکم: ۳/ ۱۰۹، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۴/ ۵ ا ۴، ۶ ا ۴ نقلا عن الامام احمد و النسائی

متن

رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نعرف المنافقین ببغضهم علیا رواه الترمذی واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط **عن** جابر عن علی قال قال رسول الله ﷺ انا مدینة العلم وعلی بابها هذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قاله جماعة منهم ابن الجوزی والنووی اخرج ابن سعد **عن** علی انه قیل مالک انت اکثر اصحاب رسول الله ﷺ حدیثا قال انی کنت اذا سالته نبا نی واذا سکت ابتدانی **واخرج** عن ابی هریرة قال قا ل عمر بن الخطاب علی اقضانا واخرج ابن مسعود قال اقضی اهل المدینة علی **واخرج** عن ابن عباس قال اذا حد ثنا ثقة عن علی فکنا لا نعدوها واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ من معضلة لیس لها ابو الحسن **واخرج** عن سعید بن المسیب قال لم یکن من الصحابة احد یقول سلونی الا علیّ اخرج **عن** ابن عسا کر عن ابن مسعود قال افرض اهل المدینة واقضاهم علی بن ابی طالب **واخرج** عن عائشة

ترجمہ

ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے (یعنی نفاق کی علامت علیؓ کی عداوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ تو صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے ان میں سے ابن جوزی اور نووی بھی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ رسول خدا ﷺ کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان کرنے میں بہت زائد ہیں۔ جواب دیا کہ جب میں رسول خدا سے پوچھتا تھا تو بھی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو بھی مجھ سے ابتداء کرتے تھے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ علیؓ ہم سب میں بڑے قاضی ہیں ابن مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی ثقہ حضرت علی سے حدیث کرتا ہے تو ہم اس سے تجاوز نہ کر

besturdubooks.wordpress.com

تے تھے۔سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اس مشکل قضیہ میں جس میں ابوالحسن (حضرت علی) کی رائے نہ ہوتی اللہ سے پناہ مانگتے تھے۔سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلونی (مجھ سے پوچھو) کہتا ہو۔۲؎ ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے والوں میں سے علم فرائض میں دانا تر اور قاضی علی بن ابی طالب تھے۔حضرت عائشہ کے پاس

تحقیقات وتعلیقات

ترمذی شریف میں یہ لفظ یوں آیا ہے انا دارالحکمۃ وعلی بابھا یعنی میں حکمت ودانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اور ایک روایت میں یہ لفظ بھی آئے ہیں فمن ارادالعلم فلیاتہ من بابہ اس حدیث سے حضرت علی کی نہایت فضیلت اور بزرگی نکلتی ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکھتے تھے اور یہ بات محقق ہے کہ علم حدیث فقہ،اور تفسیر تمام صحابہ نے اخذ کی ہے حضرت علی کے ساتھ مخصوص نہیں پس عدم انحصار حضرت علیؓ کے حق میں واضح ہے اور ظاہر ہے البتہ قضا کے ساتھ اگر تخصیص بیان کی جائے تو ہوسکتی ہے کہ کیونکہ ان کی شان میں وارد ہوا ہے۔انہ اقضا کم ۔ابی بن کعب کے حق میں انہ اقرأکم اور معاذ بن جبل کے باب میں آیا ہے انہ اعلمکم بالحلال والحرام علامہ طیبی کہتے ہیں کہ شاید شیعہ کا تمسک اس تمثیل سے یہ ہے کہ اخذ علم وحکمت حضور اکرم ﷺ حضرت علی کے ساتھ مخصوص ہے۔(باقی: آئندہ)

تخریج احادیث

۱) کنزالعمال :۶۹/۱۳

متن

ان علیا ذکر عندھا فقالت اما انہ اعلم من بقی بالسنۃ وقال مسرورق انتھی علم اصحاب رسول اللہ ﷺ الی عمر و علی وعبداللہ وقال عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ کان لعلی ماشئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ البسطۃ فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والصھر من رسول اللہ والفقہ فی السنۃ و النجدۃ فی الحرب والجود فی المال عن ابن عباس قال ماانزل اللہ یا ایھا الذین امنوا الا وعلی امیر ھا وشر یفھا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر موضع وما ذکر علیا الابخیر رواہ الطبرانی و ابن ابی حاتم عن ابن عباس قال مانزل فی احد من کتاب اللہ تعالیٰ ما نزل فی علی عن ابن عباس قال نزل علی علی بن ابی طالب ثلاثمأۃ

besturdubooks.wordpress.com

آیة عن سعد قال قال رسول اللہ لعلی لا یحل لا حد ان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک رواہ البزار عن ام سلمة قالت کان رسول اللہ اذا غضب لم یجترأ احد یکلمه الا علی رواہ الطبرانی والحاکم وصححه عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیة عشر

ترجمہ

جب حضرت علیؓ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ وہ سنت کو خوب جانتے ہیں ان لوگوں سے جوابؔ باقی ہیں۔ مسروق کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے تمام صحابہ کا علم حضرت عمر و علی و عبداللہ کی طرف ختم ہے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ میں وہ خصلتیں تھیں جو تم چاہو علم میں مضبوطی اور اتقان، سارے کنبے میں فضیلت' اسلام میں قدامت اور رسول خدا کی دامادی۔ سنت میں فقاہت اور لڑائی میں دلیری مال میں سخاوت حاصل تھی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت یاایھاالذین آمنوا'' نہیں اتاری مگر حضرت علی اس کے امیر اور شریف تھے اللہ تعالیٰ نے رسول خدا کے یاروں کو کئی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ کو بھلائی کے سوا اور کسی چیز سے یاد نہیں فرمایا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جس قدر علیؓ کے حق میں کتاب اللہ اتری ہے۔ اتنی کسی کے باب میں نہیں اتری۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ علیؓ کے باب میں تین سو آیتیں اتری ہیں۔

بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں جنبی ہو طبرانی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوتے تو علی کے سوا کسی اور کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ آپ سے کلام کرے۔ طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی میں اٹھارہ ایسی خصلتیں تھیں۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

اور وہ علم وحکمت بغیر حضرت علی کے اور کسی سے نہیں مل سکتی کیونکہ گھر میں داخل ہونا بغیر دروازہ کے ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وأتو البیوت من ابوابھا'' حالانکہ اس تمثیل میں ان کے لیے بالکل حجت نہیں ہوسکتی دووجہ سے اول تو یہ کہ اس حدیث میں اختلاف ہے بعض محدثین تو اس کی تصحیح کے قائل ہیں بعض تحسین اور بعض تنکیر کے چنانچہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی کچھ اصل نہیں ہے اور ایک جماعت نے وضع کی نسبت کی ہے حافظ ابوسعید کہتے ہیں کہ طرق کے اعتبار سے یہ حدیث نہ حسن ہے نہ ضعیف نہ موضوع دوسرے یہ کہ جنت کا گھر حکمت کے گھر سے فراخ اور وسیع تر ہے کیونکہ اس کے

besturdubooks.wordpress.com

آٹھ دروازے ہیں۔

متن

منقبة ما كانت لاحد من هذه الامة رواه الطبراني في الاوسط **عن** ابي هريرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطى علي ثلاث خصال لا ن يكون لي خصلة منها احب الي من ان اعطى حمر النعم قيل وما هي قال تزو جه ابنته وسكناه المسجد لا يحل فيه ما يحل له والرأية يوم خيبر رواه ابو يعلى **عن** علي قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول الله وجهي وتفل في عيني يوم خيبر اعطاني الراية رواه احمد و ابو يعلى بسند صحيح **عن** سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله من اذى عليا فقد اذاني رواه ابو يعلى و البزار **عن** ام سلمة عن رسول الله من احب عليا فقد اجبني ومن اجبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله رواه الطبراني بسند صحيح **عن** ام سلمة سمعت رسول الله يقول من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول ﷺ قال لعلي انك تقاتل على تاويل القرآن كما قاتلت على تنزيله رواه احمد والحاكم بسند صحيح

ترجمہ

جو اس امت میں اور کسی کے لیے نہ تھیں ابویعلی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا علی کو تین ایسی خصلتیں دی گئی ہیں کہ ان میں سے میرے لیے ایک خصلت کا بھی ہونا سرخ اونٹوں کے دیئے جانے سے بہت محبوب ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا خصلتیں ہیں فرمایا رسول خدا کا اپنی بیٹی فاطمہ کا ان سے نکاح کرنا اور مسجد میں انہیں بسانا وہاں ان کے لیے وہ چیز حلال تھی جو میرے لیے حلال نہیں ہے۔ اور خیبر کے دن انہیں جھنڈا دینا ابویعلی صحیح سند کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن جب مجھے رسول خدا ﷺ نے جھنڈا دیا اور میرے منہ کو چھوا اور میری دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اس وقت سے نہ تو میری آنکھیں کبھی دکھنے آئیں اور نہ سر میں درد ہوا۔ (۳) ابویعلی اور بزار سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی (۴) طبرانی صحیح سند کے ساتھ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے علی کو دشمن جانا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور

besturdubooks.wordpress.com

میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے(۵) امام احمد اور حاکم ابوسلمیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا سے سنا کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا(۶) امام احمد اور حاکم ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا تو قرآن کی تاویل میں لوگوں سے مقاتلہ کرے گا جیسا کہ اس کی تنزیل میں مقاتلہ کر چکا ہے۔(۷)

تحقیقات وتعلیقات

علامہ عینیؒ شارح بخاری اس حدیث کے معنی یوں بیان کرتے ہیں جس نے ان کو برا کہا گویا کہ مجھے برا کہا پس مقتضاء اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہنا کفر ہے۔ کیونکہ انہیں برا کہنا حضور اکرم ﷺ کو برا کہنا ہے اور آپ کو برا کہنا عین کفر اور الحاد ہے یا یہ حدیث تہدید وعید پر محمول ہے یا اس کا مبنی حلال جاننے پر ہو اور یہ ہی حدیث حاکم اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ: ''من سب اصحابی فعلیه لعنة الله و الملائكة والناس اجمعين'' او رطبرانی کی ایک اور حدیث میں حضرت علی سے منقول ہے من سب الانبياء قتل ومن سب اصحابى جلد

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۶۳/۱۳
۲) تاریخ الخلفاء: ۱۷۲
۳) تاریخ الخلفاء: ۱۷۲
۴) مسند احمد: ۴۸۳/۳، والبیهقی: ۱۲۹/۹
۵) کنز العمال: ۲۸۵/۱۱
۶) کنز العمال: ۶۹/۱۳
۷) تهذیب الاحکام: ۲۵۰/۱، ودلائل النبوة: ۲۷۸/۶

متن

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله يقول على مع القران والقرآن مع على لا يفترقان حتى يرد اعلى الحوض رواه الطبرانى فى الاوسط عن عمار بن ياسر ان النبى قال لعلى اشقى الناس رجلان احمر ثمود الذى عقر النا قة والذى يضربك يا على على هذه يعنى قرنه حتى يبتل منه هذه يعنى لحيته رواه احمد والحاكم بسند صحيح عن ابى سعيد الخدرى قال اشتكى الناس عليا فقام رسول الله فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لا خيشن فى ذات الله اوفى سبيل الله قال ابن سعد بويع على بالخلافة للغد من قتل عثمان بالمدينة فبايعه جميع

besturdubooks.wordpress.com

من كان بها من الصحابة ويقال ان طلحة والزبير رضي الله عنهما بايعا كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشه بها فاخذ اها وخرجا البصرة يطلبون بدم عثمان فبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق فلقي بالبصرة طلحة والزبير و عائشة ومن معهم وهي وتعته الجمل وكان في جمادى الاخرة سنته ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير و غيرهما و

ترجمہ

طبرانی اوسط میں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ہمراہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے جدانہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں۔[۱] حاکم عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو آدمی ہیں قوم ثمود میں سرخ مرد جس کا نام قذار تھا اور جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور اس قوم میں وہ شخص جو تمہارے گیسو کے مقام پر ماریگا یہاں تک کہ خون سے داڑھی تر ہو جائے گی۔[۲] حاکم ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے علیؓ کی شکایت کی سو رسول خدا ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو علی کی شکایت نہ کرو خدا کی قسم وہ اللہ کی راہ میں یا اس کی ذات میں بہت سختی کرنے والا ہے (۳) ابن سعد کہتے ہیں کہ عثمان کے قتل کے دوسرے دن مدینہ میں خلافت علی پر لوگوں نے بیعت کی جتنے صحابہ اس جگہ موجود تھے سب نے بیعت کی طلحہ اور زبیر کی بیعت ناخوشی سے ہوئی اسی واسطے یہ دونوں مکہ پہنچے اور مکہ سے عائشہ کو لے کر عثمان کا خون طلب کرنے بصرہ میں پہونچے۔ علیؓ کو جب یہ خبر پہنچی تو عراق کی طرف سفر کیا اور بصرہ جا کر طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کی یہ واقعہ جمل ہے جو جمادی الاخریٰ ۳۶ھ میں ہوا۔ اس لڑائی میں طلحہ اور زبیر وغیرہما مارے گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

تکریم المومنین میں بحوالہ نور الابصار واقعہ جمل اور قتال صفین کا واقعہ لکھا ہے تفصیلات تو اصل کتابوں سے معلوم کی جا سکتی ہیں مختصراً تحریر ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اہل بصرہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مسجد نبوی میں جمع ہوئے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سب نے بیعت کی تو ایک شخص نے کہا: "**انا للہ اول ید بایعت ید شلاء لایکم ھذا الامر**" اس کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر بقایا انصار و مہاجرین نے بیعت کی بجز چند آدمیوں کے جو عثمانی مشہور تھے بیعت کا یہ واقعہ بروز جمعہ ۲۶ ذی الحجہ ۳۵ھ کو پیش آیا اس کے بعد نعمان بن بشیر حضرت عثمانؓ کا خون آلودہ کرتہ اور ان کی اہلیہ حضرت نائلہ کی انگلیوں کو جو تلوار سے کٹ گئی تھیں انہیں لے کر شام گئے اور وہاں مرجا کر حضرت امیر معاویہؓ سے ملاقات کی۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) کنز العمال : ۲۸۵ . وازالة الخفاء : ۵۲۰/۱۱

۲) کنز العمال : ۲۸۵/۴

۳) تاریخ الخلفاء : ۱۷۴ ، و طبقات ابن سعد : ۱۸۶/۳

متن

بلغت القتلى ثلاث عشر الفا واقام على البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى الكوفة ثم خرج عليه معاوية بن ابى سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا فصار اليه فالتقوا بصفين فى صفر سنة سبع و ثلاثين ودام القتل بها اياما فرفع اهل الشام المصاحف يدعون الى ما فيها مكيدة من عمر و بن العاص فكره الناس الحرب وتدعوا الى الصلح وحكمو الحكمين فحكم على ابا موسىٰ الاشعرى وحكم معاوية عمر و بن العاص وكتب بينهم كتابا على ان يوفوا را س الحول باذرج فينظر وافى امر الامة فافترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلى الى الكوفة فخرجت عليه الخوارج من اصحابه ومن كان معه وقالو الاحكم الالله وعسكروابحرورا فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم و حجهم فرجع منهم كثير وثبت قوم وسار والى النهروان فتعرضوا للسبيل فسار اليهم على فقتلهم بالنهروان و قتل منهم ذالثدية وذلک سنته ثمان وثلثين واجتمع الناس باذرح فى شعبان من

ترجمہ

اورمقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی علی رضی اللہ عنہ پندرہ شب بصرہ میں مقیم رہ کر کوفہ میں آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اوران کے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علیؓ پر خروج کیا جب علی کو یہ خبر پہنچی تو وہ بھی اس طرف چل نکلے اور صفر کے مہینے ۳۷ھ میں آمنا سامنا ہوا اور اس جگہ مدت تک لڑائی رہی آخر شامیوں نے قرآنوں کو نیزہ پر اٹھایا اور قرآن کے حکموں کی طرف انہیں بلایا اور یہ درحقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک مکر تھا اس وقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں ہوئے اور آپس میں دو حکم مقرر ہوئے علیؓ نے تو ابوموسیٰ اشعری کو اپنا حکم بنایا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور اس بات پر تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح میں سب لوگ جمع ہو کر امر امت میں نظر کریں اس کے بعد لوگ متفق ہو گئے اور معاویہ شام میں اور علیؓ کوفے میں چلے آئے یہاں اصحاب میں سے خارجیوں اور ان کے ساتھیوں نے علیؓ پر خروج کیا اور کہا کہ بجز

besturdubooks.wordpress.com

خدا کے کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں اور حرورا میں انہوں نے لشکر جمع کیا حضرت علی نے ان کے پاس ابن عباس کو بھیجا انہوں نے ان سے مخاصمت اور حجت کی قوم کے کافی لوگوں نے تو رجوع کر لیا مگر کچھ لوگ اپنے قول پر جمے رہے اور موضع نہروان میں چلے گئے اور راستہ میں لوگوں سے لڑے یعنی انہیں ایذا پہنچائی حضرت علی نے ان کی طرف روانہ ہو کر نہروان میں تہ تیغ کیا اور ذوالثدیہ کو (جس کے قتل کی خبر رسول خدا نے دی تھی) مارڈالا یہ واقعہ ۳۸ھ کو ہوا اسی سال شعبان کے مہینے میں لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

ادھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اس بیعت کے چار مہینے کے بعد مکہ مکرمہ چلے گئے یہاں حضرت علی نے اپنے عامل اور تحصیلدار شہر کے ہر طرف روانہ کئے اور بعض عمال عثمانؓ کو بھی خط لکھے کہ تم لوگ بہت جلد یہاں حاضر ہو اسی طرح حضرت معاویہؓ کو بھی خط لکھا کہ آپ بھی یہاں تشریف لائیں چنانچہ حضرت مغیرۃ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ اے علی تم معاویہ سے تعرض نہ کرو ان کے قبضہ میں شام کے تمام شہر ہیں اور وہ حضرت عثمانؓ کے ابن عم بھی ہیں فی الحال خاموش رہیں پھر دیکھا جائیگا حضرت علی نے نہ مانا چنانچہ حضرت مغیرہ مکہ مکرمہ کو روانہ ہو گئے حضرت ابن عباس نے بھی یہی فرمایا۔ لیکن حضرت علیؓ نہ مانے بلکہ اور یہ چاہا کہ ابن عباس کو حضرت معاویہؓ کی جگہ شام میں مقرر کر دیں اور انہیں وہاں کا امیر بنا دیں مگر ابن عباس نے منظور نہ کیا اور فرمایا کہ اگر ایسا ہوگا تو وہ مجھے فوراً قتل کر ڈالیں گے پہلے انہیں خط لکھیں پھر دیکھیں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں (:آئندہ)

متن

هـذه السنة وحضر ها سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و غيرهما من الصحابة فقد م عمر و ابـا مـوسـىٰ الا شعر ى مكيدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمر و فاقر معاوية وبايع له وتفرق الـنـاس عـلـى هذا وصار على فى خلاف من الصحابة حتىٰ صار يعض على اصبعه ويقول اعصى ويطـا ع مـعـاوية وانتـدب ثـلاثـه نفر من الخوارج عبدالرحمن بن ملجم المرادى والبرک بن عبدالله و عمرو بن بكير التميمى فاجتمعوا بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا اتقتل هو لاء الثلاثة على بن ابـى طـالـب و معٰوية بن ابى سفيان و عمر بن العاص ويريحو العباد منهم فقال ابن ملجم انا لكم بـعلى وقال البرک انا لكم بمعاوية وقال عمر و بن بكيرانا اكفيكم عمر و بن العاص فتعاهدوا

besturdubooks.wordpress.com

علی ذلک و نفر والیلة سبع عشرة من رمضان ثم توجه کل منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم الکوفة فیلقی اصحابه من الخوارج فکاتمهم لما یریدون الی لیلة الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعین فاستیقظ علی سحر اوقال لابنه الحسن رایت رسول الله فقلت یا رسول الله !

ترجمہ

اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر وغیرہما بھی اسی جگہ حاضر ہوئے عمرو بن العاص نے براہ حکمت ابو موسیٰ اشعری کو مقدم کیا ابو موسیٰ نے زبردست بیان کر کے علیؓ کو خلافت سے معطل کیا اور عمرو بن العاص نے چست کلامی کی وجہ سے معاویہ کو مقرر کیا اور ان سے بیعت کی اس پر لوگ متفرق ہو گئے اور علیؓ اپنے اصحاب سے ورطۂ خلافت میں پڑ گئے حتیٰ کہ انگلی دانتوں میں لے کر فرمایا افسوس کی بات ہے کہ لوگ میری نافرمانی کریں اور معاویہ کی اطاعت پھر خوارج میں سے تین آدمی عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی اور برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکیر تمیمی اس کے کفیل ہوئے اور مکہ میں جمع ہو کر باہم عہد و پیمان کیا اور علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کے قتل کے لیے بیڑا اٹھایا کہ انہیں قتل کرنا چاہئے تاکہ لوگ ان سے راحت پائیں ابن ملجم بولا: میں علی سے سمجھ لوں گا اور برک بولا میں معاویہ کو کافی ہوں ابن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالوں گا۔ رمضان کی سترہویں شب میں یہ عہد قائم ہو کر ان میں سے ہر ایک شخص اس شہر کی طرف چل نکلا جس میں اس کا صاحب تھا ابن ملجم تو کوفہ میں آیا اور اپنے اصحاب خوارج سے ملا رمضان کی سترہ تاریخ شب جمعہ ۴۰ھ میں ان خارجیوں سے اس امر میں مشورہ کیا اسی رات کو صبح کے وقت حضرت علی جاگے اور اپنے بڑے صاحبزادے حسن سے فرمایا۔ میں نے آج کی رات رسول خدا کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اے رسول خدا! میں آپ ن

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

حضرت علی نے حضرت ابن عباسؓ کے کہنے سے خط لکھا لیکن وہاں سے کوئی جواب باصواب نہیں آیا تب حضرت علی نے لشکر تیار کیا اور شام پر مصمم چڑھائی کا ارادہ کیا اتنے میں خبر آئی کہ حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کے برخلاف ہیں۔ اور خروج کرنا چاہتے ہیں ابن عمرؓ سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا ہم اہل مدینہ ہیں جو ان کا حال ہوگا وہی اپنا۔ اس کے بعد حضرت طلحہ نے حضرت حفصہ ابن عمر کی بہن کو اپنے ہمراہ لیجانا چاہا مگر ابن عمر نے

besturdubooks.wordpress.com

انہیں منع کر دیا۔ یعلیٰ بن امیہ نے چھ لاکھ درہم اور چھ سو اونٹ سواری کے واسطے دیئے یہ شخص حضرت عثمانؓ کا عامل تھا آپ نے اسے یمن کا حاکم بنایا تھا یہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مکہ مکرمہ آیا۔ یہاں حضرت عائشہؓ کے منادی نے آواز لگائی کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ (بقیہ: آئندہ)

متن

مالقيت من امتک من الاود والکرو فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني بهم خير الي منهم وابدلهم بي شر الهم مني ودخل ابن النباح الموذن علي ذلک فقال الصلوة فخرج من الباب ينادی الصلواة فاعترضه ابن ملجم فضربه با لسيف فاصاب بجبهته الي قرنه ووصل الي دماغه فشد الناس عليه من کل جانب و اوثق واقام علي الجمعة والسبت وتوفي ليلة الا حد وغسله الحسن والحسين وعبدالله بن جعفر و صلي عليه الحسن ودفن بدار الا مارة بالکوفة ليلا ثم قطعت اطراف ابن ملجم وجعل في قوصرة واحر قوة بالنار هذا کله کلام ابن سعد وقد احسن في تلخيصه هذه الوقايع ولم يوسع فيها الکلام کماصنع غير ہ الان هذا هو اللائق بهذا المستدرک عن السدی قال کان عبدالرحمن بن ملجم المرادی عشق امراة من الخوارج يقال له قطام ثم نکحها واخذ فيها ثلاثة الاف درهم و قتل علي وفي ذلک يقول الفرزدق شعر:

فلم ارمهر اساقه ذو سماحة　　　کمهر قطام بين عرب و عجم

ترجمہ

امت سے سخت جھگڑے اور کجی میں پہنچا فرمایا ان پر اللہ سے بددعا کر میں نے کہا خداوند جو لوگ ان سے بہتر ہیں انہیں میرے لیے بدل دے اور ان کے لیے مجھ سے بدتر جو لوگ ہیں انہیں بدل دے اتنے میں ابن النباح موذن نے آ کر کہا نماز تیار ہے پس حضرت علی دروازے سے نکلے اور الصلوۃ الصلوۃ کی ندا کرتے تھے۔ ابن ملجم نے آپ کے پاس آ کر تلوار ماری سو پیشانی سے سر کے گیسو تک پہنچی اور دماغ تک کھل گیا لوگ اس پر ہر طرف سے دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکیں باندھیں حضرت علی جمعہ اور ہفتہ تک زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرمایا۔ حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑھ کر دار الامارہ کوفہ میں رات کو دفن کر دیا پھر ابن ملجم کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی ٹوکری میں رکھ دیا اور

besturdubooks.wordpress.com

آگ سے جلا کر خاکستر کر دیا یہ سارا کلام ابن سعد کا ہے اور اس نے اس واقع کی اختصار میں اچھا طریقہ برتا ہے۔ اور جیسے کہ اس کے غیر نے لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اس نے اس میں فراخی نہیں کی کیونکہ اس مقام میں اس قدر لائق اور کافی ہے مستدرک میں سدی سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خوارج کی عورتوں میں سے قطام نامی ایک عورت پر عاشق ہو گیا تھا پھر اس سے نکاح کیا اور تین ہزار درہم اور علی رضی اللہ عنہ کے قتل کو مہر مقرر کیا چنانچہ فرزدق شاعر نے اس کو یوں لکھا ہے میں نے کسی مہر کو قطام کے مہر جیسا عرب وعجم میں نہیں دیکھا۔ کہ کسی صاحب سخا اور جوان مرد نے اسے مقرر کیا ہو۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بصرہ جاتے ہیں جس کو اعزاز دین اور حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور جس کے پاس سواری نہ ہو وہ ہم سے سواری لے لے چنانچہ مکہ مکرمہ سے ایک ہزار مردان کے ساتھ چلے اور اطراف سے کتنے ہی آدمی اور بھی آ گئے سب تیس ہزار کی جمعیت ہوگئی۔ یعلی بن امیہ نے حضرت عائشہؓ کو ایک اونٹ دیا جس کا نام عسکر تھا اس کی قیمت دوسو دینار تھی حضرت عائشہ جب رخصت ہوئیں تو امہات المومنین ان کو رخصت کرنے کے لیے ذات عرق تک گئیں اس دن اسلام پر شدید آہ و بکا ہوا۔ اور اس دن کا نام یوم النحیب ہوا (بلند آواز سے رونے کو کہتے ہیں) راستہ میں ایک جگہ کتے بھونکے حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ کیا پانی ہے اور اس جگہ کا نام کیا ہے لوگوں نے جواب دیا اسے ماء الحوأب کہتے ہیں آپ نے فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ میں نے ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا (بقیہ آئندہ)

متن

ثلاثة آلاف و عبد و قينة وضرب علي بالحسام المصمصم فلا مهر اغلى من علي وان غلاو لا قتل الا دون قتل ابن ملجم قال ابو بكر بن عياش عمي قبر علي لئلاينبشه الخوارج وقال شريك نقله الحسن من انبه الى المدينة وقال المبرد عن محمد بن حبيب: اول من حول من قبر الى قبر علي رضي الله عنه و اخرج ابن عسا كر عن ابن عبدالعزيز لما قتل علي بن ابي طالب حملوه ليد فنوه مع رسول الله فبينما هم في ميسر هم ليلا اذ ندّ الجمل الذى هو عليه فلم يدروا اين ذهب ولم يقدر عليه قال فلذالك يقول اهل العراق هو في السحاب وقال غيره ان البعير وقع في بلادطي فاخذ وه ودفنوه وقيل في النجف وكان لعلي حين قتل ثلاث وستون سنة

besturdubooks.wordpress.com

وكان له تسع عشر سرية ذكره جلال الدين السيوطى فى تاريخ الخلفاء

ترجمہ

وہ مہر تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک گانیوالی لونڈی۔ اور حضرت علی کا قتل براں شمشیر سے۔ سو علی کے قتل سے کوئی مہر گراں زائد نہیں اگر چہ گراں ہی ہووے اور کوئی قتل ابن ملجم کے قتل سے سوا ناگہانی کا قتل نہیں ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی کی قبر ناپید ہوگئی تاکہ خارجی اسے نہ اکھیڑیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی اپنے والد کی لاش کو مدینہ لے آئے۔ مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہوئے وہ علی ہیں ابن عساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ جب علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے تو ان کے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لے چلے تاکہ انہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ رات کو چل ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر ان کا جنازہ تھا وہ بچلا اور ایسا بھاگا کہ کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا اور کوئی شخص اس کے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا اسی وجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ حضرت علی امیر میں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طی کے شہروں میں جا پڑا سو لوگوں نے اسے پکڑ کر علیؓ کو دفن کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی کی عمر قتل کے وقت تریسٹھ برس کی تھی اور ان کی انیس (۱۹) لونڈیاں تھیں۔[۱]

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفا (عربی) : ۱۷۴ تا ۱۷۶

فى مناقب امير المؤمنين على كرم الله وجهه

فصل

من نبذ اخباره وقضايا وكلماته

عن حجاج عن شيخ من فزارة قال سمعت عليا يقول الحمد لله الذى جعل عدونا ليسألنا

فصل

حضرت علی کے اخبار اور بعض قضایا اور کلمات میں

حجاج ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے

besturdubooks.wordpress.com

ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے اس قضیہ کو پوچھتا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

اور آپ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس بیٹھی تھیں لیت شعری ایتکن تنبحہا کلاب الحواب کاش تجھے معلوم ہوتا تم میں سے وہ کون ہے جس پر الحواب کے لیے کتے بھونکنے لگیں پھر اونٹ بٹھا کر فرمایا اے لوگو مجھے یہیں سے واپس کرو چنانچہ ایک دن اور ایک رات وہیں قیام فرمایا ابن الزبیر نے کہا کہ یہ ماء الحواب نہیں لوگوں نے آپ سے جھوٹ کہا کہ ہر چند کہ حضرت عائشہ اصرار کرتی رہیں وہ وہاں سے آگے جانا نہیں چاہتی تھیں مگر یہ لوگ پیچھے پڑ کر زبردستی لے گئے اور کہا اگر یہیں رہو گی اور ہمارے ساتھ نہ چلوگی تو حضرت علی بن ابی طالب آپ کو گرفتار کرلیں گے ناچار بصرہ میں پہنچ کر شدید قتال ہوا۔ اور سخت لڑائی کے بعد عثمان بن حنیف عامل بصرہ سے بصرہ لے لیا اور چالیس آدمی عامل بصرہ کے مارے گئے عامل بصرہ کو پکڑ کر اس کی داڑھی، پلکیں سر اور ابروسب نوچ کھسوٹ کر قید کر دیا ادھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ (بقیہ: آئندہ)

متن

عما نزل به من امر دينة ان معاوية كتب الى يسائلنى عن الخنثى المشكل فكتبت ان يوراثه من قبل مباله عن الحسين قال لما قدم على البصرة قام اليه ابن الكواو قيس بن عبادة فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذى سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض؟ أعهد من رسول الله ﷺ وعهده اليك ؟فحد ثنا فانت الموثوقون المامون ماسمعت فقال اما ان يكون عندى عهد من النبى ﷺ فى ذلك لئن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عندى من النبى ﷺ عهد فى ذلك ماتركت اخابنى تيم بن مرة وعمر بن الخطاب يقومان على منبره وتقاتلتهما بيدى ولكن رسول الله ﷺ لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءه مكث فى مرضه ايا ماوليا لى ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوٰة فيامر ابا بكر فيصلى بالناس وهو يرى مكانى ولقد ارادت امراة من نسائه ان يصرفه عن أبى بكر فابى وغضب وقال انتن صواحب يوسف مروا ابا بكر يصلى بالناس فلما قبض

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

جوامر دین میں سے اس پر اترا مجھے معاویہ نے لکھا ہے اور وہ ایک ایسے خنثی کا جو مشتبہ ہے حال دریافت کرتا ہے میں نے اس سے لکھ کر بھیجا کہ وہ اپنے پیشاب گاہ کی طرف سے اس کا وارث ہوگا یعنی اگر اس کی پیشاب گاہ مردوں کی مانند ہے تو مرد کی میراث لیگا ورنہ عورت جیسی۔(۱) ابن عساکر حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب علیؓ بصرہ میں تشریف لائے تو ابن کوا اور قیس بن عبادہ نے آپ کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا آپ ہمیں اس راہ سے جس پر چلتے ہو (یعنی خلافت) کی خبر کیوں نہیں دیتے آپ ایسے امت پر والی ہیں کہ ان میں کا ایک دوسرے کو ایذا دیتا ہے یا رسول خدا ﷺ کا کوئی ذمہ ہے کہ آپ سے امر خلافت میں کیا ہے آپ ہم سے بیان کیجیے کیونکہ تم نے جو کچھ سنا ہے اس پر معتمد علیہ اور امانت دار ہو علیؓ نے فرمایا اگر میرے پاس اس بابت کوئی عہد ہوتا تو خدا کی قسم میں اول ان لوگوں کا ہوں جنہوں نے حضرت کی تصدیق کی ہے تو کبھی ان لوگوں کا نہ ہوں گا جو حضرت پر جھوٹ بولیں اگر میرے پاس رسول خدا ﷺ کا اس خلافت میں کوئی عہد ہوتا تو نبی تیم بن مرہ کے قبیلہ اور عمر بن الخطاب کو کبھی نہ چھوڑتا کہ آنحضرت کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہیں میں ان دونوں سے بنفس نفیس لڑتا ہاں رسول خدا نہ تو ناگہاں قتل کئے گئے اور نہ یکا یک انہیں موت آئی جس مرض میں آپ نے وفات پائی تو چند رات دن بستر علالت پر رہے موذن آپ کی پاس آتا اور نماز کی اطلاع دیتا سو آپ ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے اور میرا مرتبہ آپ پر پوشیدہ نہ تھا ہر چند کہ حضرت کی بیبیوں میں سے ایک بی بی (عائشہ) نے ابوبکرؓ سے امامت پھیرنی چاہی مگر رسول خدا ﷺ نے انکار کیا اور غصہ ہو کر فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی مصاحب ہو ابوبکر کو ہی نماز پڑھانے کا حکم کرو پھر جب نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

نے مدینہ منورہ سے نکل کر مع لشکر شام کے ارادہ سے باہر آئے حضرت علیؓ نے ۲۵ ربیع الثانی ۳۶ھ میں مدینہ منورہ چھوڑا راستہ میں ام الفضل نام کا قاصد ملا اس نے حضرت عائشہ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی خبر سنائی تب حضرت علی نے مدینہ منورہ کے سرداروں کو بلا کر خطبہ پڑھا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: ''ان آخر هذا الا مر لا يصلح الا بما صلح اوله فانصر والله ينصر كم ويصلح امر كم'' اس وقت آپ نے شام کا ارادہ ملتوی کر دیا اور بصرہ کی طرف کوچ کیا جب مقام ربذہ میں پہنچے تو خبر آئی کہ انہوں نے بصرہ لے لیا اور قبضہ کئے ہوئے بیٹھے ہیں تب حضرت علیؓ نے طلحہ اور زبیرؓ کو خط لکھا اور حضرت عائشہؓ کو بھی خط لکھا پھر حضرت علی نے قعقاع کو بصرہ بھیجا کہ وہ حضرت زبیر اور حضرت طلحہ

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء (عربی): ۱۷۴ تا ۱۷۶

متن

الله نبيه ﷺ نظرنافي امور نافاختر نا لدنيانا من رضيه النبي ﷺ لدينا وكانت الصلوة اصل الاسلام وهي امير الدين وقوام الدين فبايعنا ابا بكر و كان لذلك اهلالم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم تقطع منه البراة فاديت الى أبي بكر حقه له وعرفت له طاعة وغزوت معه في جنوده وكنت اخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغراني واضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما قبض ولا ها عمر فاخذ بسنة صاحبه وما يعرف من امره فبا يعنا ولم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم تقطع منه البر أة فاديت الى عمر حقه و عرفت طاعته و غزوت معه في جيوشه وكنت اخذ اذا اعطاني واغز و اذااغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما قبض تذكرت في نفسي قرابتي وسابقتي و فضلي وانا اظن ان لا يعدل لي ولكن خشي ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه في قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو كانت محاباة منه لا ثر بها ولده فبرئى منها الى رهط من قريش

ترجمہ

تو ہم نے اپنے کاموں میں غور کیا سوجسے رسول خدا ﷺ نے ہمارے دین کے لیے پسند کیا ہم نے اسے اپنی دنیا پر اختیار کر لیا اور یہ ظاہر ہے کہ نماز اسلام کی جڑ ہے اس اعتبار سے ابوبکرؓ دین کے سردار اور اصل ہیں سو ہم نے ابو بکر سے بیعت کر لی اور وہ اس کے اہل بھی تھے ہم میں سے دو شخصوں نے کبھی ان پر اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے کسی کے ضرر پر گواہی دی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے ان سے بیزاری چاہی ہو میں نے ابو بکر کا حق ادا کر دیا اور ان کی فرمانبرداری میں ان کے ساتھ ان کے لشکروں میں ہو کر ان کے ساتھ جہاد کیا جب وہ مجھے کچھ دیتے تھے تو میں لے لیتا تھا اور جب جہاد کا حکم فرماتے تھے تو جہاد کرتا تھا اور ان کے آگے اپنے کوڑے سے لوگوں پر حدیں قائم کرتا رہا پس جب ابو بکر کا انتقال ہو گیا تو خلافت کا والی حضرت عمر کو بنایا انہوں نے اپنے یار کے طریق پر عمل کیا اور جو ان کا حکم پہنچایا گیا اس پر عمل کیا۔ سو ہم نے عمرؓ سے بیعت کی اور ہم میں سے دو آدمیوں نے بھی ان پر کبھی اختلاف نہ کیا اور ہماری ایک نے دوسرے کے ضرر پر کبھی گواہی نہ دی اور یقین نہیں کیا گیا

besturdubooks.wordpress.com

کہ کسی نے عمرؓ سے بیزاری چاہی ہو اور میں نے عمرؓ کا حق ادا کر دیا اور ان کی فرمانبرداری پہنچان کران کے لشکروں میں ہو کران کے ساتھ جہاد کیا وہ مجھے جب دیتے تھے تو میں لے لیتا تھا اور جب جہاد کا حکم کیا تو جہاد کرتا تھا اور ان کے سامنے اپنے کوڑے سے لوگوں پر حدیں قائم کرتا رہا اور جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے اپنے جی میں اپنی قرابت اور بزرگی اور اعمال اور اسلام میں پیش قدمی اور اپنا قدیم الاسلام ہونا یاد کیا اور میں گمان کرتا تھا کہ حضرت عمر خلیفہ ہونے میں مجھ سے تجاوز نہ کرینگے۔ مگر انہوں نے اس بات کا خوف کیا کہ خلیفہ اپنے بعد کوئی گناہ عمل میں نہیں لاتا مگر وہ اس کی قبر میں لاحق ہوتا ہے سو انہوں نے خلافت سے اپنے آپ کو اور اپنے فرزند کو نکال لیا۔ اگر حضرت عمر کی طرف سے بخشش اور عطا ہوتی تو وہ اپنے فرزند کو خلافت کے ساتھ۔

تحقیقات وتعلیقات

سے صلح کی فرمائش کرے چنانچہ وہاں سے ناامیدی نظر آئی حضرت علی بصرہ پہنچ کر ابن زیاد کے قصر کے قریب ٹھیرے اور تین دن تک دونوں لشکروں نے قیام فرمایا یہ لشکر جمادی الثانیہ ۳۸ھ میں اترا حضرت علی کے لشکر کی تعداد بیس ہزار اور حضرت عائشہ کے لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی حضرت علی نے ابن عباس کو حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے پاس مصالحت کے لیے بھیجا وہ بھی راضی ہو گئے یہ خبر دور نزدیک مشہور ہو گئی مسلمان عموماً خوش ہوئے اور رات آرام سے گزاری مگر جو لوگ حضرت عثمان کے بابت مصر تھے وہ ساری رات نہ سوئے اور مشورہ کرتے رہے۔ (بقیہ: آئندہ)

متن

ستة انا احد هم فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعد او اب فاخذ عبدالرحمن ابن عوف مواثيقاعلى ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امر نا ثم اخذيد عثمان بن عفان وضرب بيده على يده فنظرت فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بيعتی واذا ميثاقی قد اخذ لغيری فبا يعنا عثمان فاديت له حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فی جيو شه وكنت اخذ اذا اعطانی و اغزو اذا اغزانی و اضرب بين يديه الحدود بسوطی فلما اصيب نظرت فی امری فاذا الخليفتان اللذان اخذا ها بعهد رسول الله اليهما بالصلوة قد مضياو هذاالذی قد اخذله الميثاق قد اصيب فبا يعنی اهل الحرمين و اهل هذين المصرين فوثب فيها من ليس مثلی ولا قرابة كقر ابتی ولا علمه كعلمی ولا سابقته كسابقتی وكنت احق لها منه رواه ابن عسا كر بسند صحيح حسن عن جعفر بن محمد عن ابيه قال عرض لعلی رجلا ن فی خصومة فجلس فی اصل جدا رفقال له رجل

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

ان کے دفن کے بعد جب وہ جماعت اکٹھی ہوئی تو میں نے گمان کیا کہ یہ لوگ مجھ سے تجاوز نہ کریں گے (یعنی مجھے ہی خلیفہ بنائینگے) عبدالرحمٰن بن عوف نے ہم سے اس بات پر عہد لیا کہ جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ بناوے ہم اس کی اطاعت کریں اور پھر انہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتھ پکڑ کر اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر مارا پھر جو میں نے اپنے کام میں غور کیا تو ناگہاں میری فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت لے گئی تھی اور میرا عہد و پیمان میرے غیر کے لیے لیا گیا تھا اور اس وقت ہم نے عثمان سے بیعت کی اور ان کا حق اطاعت ادا کر دیا اور ان کی فرمانبرداری پہنچان کر ان کے ساتھ لشکروں میں ہو کر جہاد کیا وہ جب مجھے دیتے لے لیتا اور جب جہاد کو فرماتے کرتا اور اپنے کوڑے سے ان کے سامنے لوگوں کو حدیں مارتا حضرت عثمان کے شہید ہونے کے بعد جو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا ﷺ کے عہد سے خلافت کو لیا تھا گذر گئے اور یہ خلیفہ جس کے لیے پیمان ہوا تھا شہید ہو گئے اس وقت حرمین اور ان دونوں شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی پھر اس خلافت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکودا جو میری مانند نہ تھا اور اس کی قرابت مجھ جیسے قرابت اور اس کا علم میرا سا علم اور اس قدیم الاسلام ہونا مجھ جیسا نہ تھا اور اس سے ہر طرح خلافت کا میں ہی مستحق تھا۔[۱] ابونعیم جعفر بن محمد اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے سامنے دو شخص کسی جھگڑے میں آئے اور آپ دیوار کے جڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے عرض کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

بعد کثرت رائے اور مشورہ کے یہ طے ہوا کہ علی الصباح جنگ شروع کر دیں چنانچہ اصحاب طلحہؓ وغیرہ نے صبح کو لڑائی شروع کر دی کسی کو معلوم نہ ہوا کہ لڑائی کس طرح شروع ہوئی حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر سوار تھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم ﷺ کے خچر پر سوار تھے جب صبح ہوئی تو حضرت علی اپنے خیمہ سے نکل کر دونوں صفوں کے درمیان گئے اور حضرت زبیر بن عوام کو آواز دیکر پکارا وہ آئے فرمایا اے زبیر تم نے یہ کام کیوں کیا انہوں نے جواب دیا ہم عثمانؓ کے خون کے طالب ہیں فرمایا (بقیہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء (عربی): ۱۷۷ تا ۱۷۸

besturdubooks.wordpress.com

متن

الجدار يقع فقال على:" امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط الجدار رواه ابو نعيم فى الدلائل **عن** حجر بن المدرى قال. قال لى على بن ابى طالب كيف بك اذاامرت ان تلعننى قلت دكائن ذلك قال نعم قلت كيف اصنع قال العنى ولا تبرأ منى قال فامرنى محمد بن يوسف اخو الحجاج وكان امير اعلى اليمن ان العن عليا فقلت ان الامير امرنى محمد بن يوسف ان العن عليا فالعنوه لعنه الله فما فطن لها الا رجل رواه عبدالرزاق فى مصنفه **عن** عطاء قال اتى على برجل و شهد عليه رجلا ن سرق فاخذ فى شى من امور الناس وتهد د شهود الزور وقال لا اوتى بشاهد زور الافعلت به كذا وكذ اثم طلب الشاهدين فلم يجد هما فخلاسبيله رواه ابن ابى شبية فى المصنف **عن** جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم على بن ابى طالب كان من ورق نقشه نعم القادر الله رواه ابن عسا كر **عن** عمر و بن عثمان قال كان نقش خاتم على الملك لله رواه ابن عسا كر **عن** زربن حبيش قال جلس رجلان يتغذيان مع احد هما

ترجمہ

اے خلیفہ دیوار گرتی ہے فرمایا تو اپنا کام کر اللہ حفاظت کے لیے کافی ہے پھر وہیں بیٹھے بیٹھے آپ نے ان دونوں میں فیصلہ کیا اور جب کھڑے ہوئے تو وہ دیوار آپڑی۔(۱) عبدالرزاق حجر المدری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کریگا جب مجھ پر لعنت کرنے کا حکم کیا جاویگا۔ میں نے کہا اور کیا ایسا زمانہ آئیگا فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں فرمایا مجھ پر تبرا مت کرنا اور جان بچانے کے واسطے تعریضاً لعنت کرنا مجھے محمد بن یوسف حجاج کے بھائی نے جو یمن کا حاکم تھا حضرت علی پر لعنت کا حکم کیا میں نے لوگوں سے کہا امیر نے مجھے علی کرم اللہ وجہہ پر لعنت کرنے کا حکم کیا سو تم اس پر (یعنی امیر المومنین) پر لعنت کرو خدا اسپر لعنت کرے گا سو اس رمز کو بجز ایک شخص کے اور کوئی نہ سمجھا۔(۲) ابن ابی شیبہ عطا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایسا آدمی جس پر دو شخصوں نے چوری کی گواہی دی تھی لایا گیا آپ نے لوگوں کے عیوب اور ان کے احوال میں توجہ کی اور جھوٹے گواہوں کے باب میں بہت کچھ تہدید بیان کی اور فرمایا جب جھوٹے گواہ میرے پاس لائے گئے تو میں نے انہیں ایسی ایسی سزا دی پھر آپ نے ان دونوں گواہوں کو بلایا تو انہوں نے شہادت نہ دی۔ سو آپ نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔(۳) ابن عساکر جعفر بن محمد اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کی انگوٹھی کا نقش: "نعم القادر

besturdubooks.wordpress.com

اللہ'' تھازر بن حبیش کہتے ہیں کہ دو شخص صبح کا کھانا کھانے بیٹھے۔ان دونوں میں سے ایک کے پاس پانچ

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اگرتم انصاف سے دیکھوتو تم ہی لوگوں نے ان کوقتل کیا حضرت علی نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے زبیر تمہیں وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم علی سے محبت کرتے ہو تم نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد حضور نے فرمایا تھا کہ ایک روز تم ان سے بلا وجہ لڑو گے حضرت زبیر نے کہا ہاں مجھے یاد آ گیا (مستدرک حاکم جلد سوم) ایک روایت کے مطابق حضرت زبیرؓ نے جواب دیا کہ کاش آپ پہلے ہی یہ واقعہ مجھے یاد دلا دیتے تو میں ہرگز آپ کے مقابلہ کے لیے نہ نکلتا یہ کہہ کر حضرت زبیر میدان جنگ سے واپس ہو گئے اور آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بھی جنگ سے کنارہ کشی کرنے کی تلقین کی مگر وہ نہ مانے حضرت زبیر کو دیکھ کر حضرت طلحہ نے بھی ہاتھ روک لیا اور حضرت زبیر کے پیچھے پیچھے میدان جنگ سے روانہ ہو گئے۔مروان بن حکم نے زہر سے بجھا ہوا تیر حضرت طلحہ کی طرف پھینکا جس سے وہ زخمی ہو گئے اور اسی زخم کی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا حضرت زبیر جنگ جمل سے واپس آئے راستہ میں ایک وادی پڑی وہاں اتر گئے اس کا نام وادی السباع تھا ان کا پیچھا ایک شخص نے کیا جس کا نام عمرو بن جرموز تھا وہ اس وقت پہنچا جب کہ حضرت زبیر سو رہے تھے اس نے ان کو اچانک قتل کر دیا ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سجدہ کی حالت میں نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد وہ تلوار اور مہر لے کر حضرت علیؓ کے پاس آیا حضرت علی نے فرمایا تجھے دوزخ کی بشارت ہو بہر حال اسے حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کی علیحدگی کا اثر کہا جائے یا حضرت علی کے لشکر کی سرفروشی و جان نثاری کہ تھوڑی ہی دیر میں حضرت عائشہ کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے مگر اسی اثناء میں حضرت علی کی فوج کے بہت سے لوگ حضرت عائشہ کی ناقہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۱۷۸

۲) تاریخ الخلفاء :۱۷۹

۳) تاریخ الخلفاء :۱۸۰

۴) المصدر السابق

متن

خمسة ارغفة ومع احدهما ثلاثة ارغفة فلما وضع الغداء بين ايديهما مر بهما رجل

besturdubooks.wordpress.com

فسلم فقالوا اجلس للغد فجلس اکل معهما واستو وافی اکلهم الا رغفة الثمانية فقام الرجل وطرح اليهما ثمانية دراهم وقال خذا ها عوضا عما لكما ونلته من طعامكما فتنازعا فقال صاحب خمسة الارغفه لی خمسة دراهم ولک ثلاثة وقال صاحب الارغفة الثلاثة لاارضی الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا الى امير المومنين علی فقص عليه قصتهما فقال لصاحب الثلاثة قد عرض عليک صاحبک ما عرض وخبزه اكثر من خبزک فارض بالثلاثة فقال لا والله لا ارضيت عنه الا بامر الحق فقال علی ليس لک فی امر الحق الا درهم واحدو له سبع دراهم فقال رجل سبحان الله قال هو ذلک قال فعرفنی الوجه فيما هو الحق حتی اقبله فقال علی اليس الثمانية ارغفة اربعة وعشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلثة انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا

ترجمہ

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں ان دونوں کے پاس ایک اور شخص نے آ کر سلام کیا وہ بولے آ بیٹھ جا کھانا کھالے۔ وہ بیٹھ کر کھانے لگا اور آٹھوں روٹیوں میں سب سے برابر کھایا جب کھا چکے تو تیسرا آدمی کھڑا ہو گیا اور آٹھ درہم ڈال کر کہنے لگا لو جو میں نے تمہارا کھانا کھایا ہے اس کی عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم کا مالک ہے تین روٹیوں والے نے کہا کہ میں کبھی راضی نہ ہونگا تاوقتیکہ آدھے آدھے درہم تقسیم نہ ہوں پس ان دونوں نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مرافعہ کر کے ان سے اپنا قصہ بیان کیا علیؓ نے تین روٹیوں والے سے فرمایا تیرے یار نے جو کچھ تجھ پر پیش کیا وہ تیرے حق میں بہتر ہے کیونکہ اس کی روٹیاں تیری روٹیوں سے زائد تھیں تو تین درہموں پر راضی ہو جا اس نے کہا بخدا میں اس سے کبھی راضی نہ ہوں گا تاوقتیکہ حق فیصلہ نہ ہو علی نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم ملنا چاہیئے اور دوسرے کو سات دینے چاہئیں اس نے تعجب سے کہا سبحان اللہ یہ (عجیب بات ہے) فرمایا جیسا میں نے کہا ایسا ہی ہے اس شخص نے کہا آپ مجھے حق بات سمجھایئے کہ میں اسے قبول کرلوں فرمایا کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرا حصہ) نہیں ہوتے تم تینوں نے انہیں برابر برابر کھایا کھانے میں کسی کی زیادتی اور کمی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کھا کر اٹھے۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

besturdubooks.wordpress.com

اوران کے اونٹ کو گھیر لیا ایک عظیم قتال اور شور وغوغا برپا ہوا قریش کے ستر مرد پکڑے گئے مگر ان میں کوئی زندہ نہ بچا محمد بن زبیر بھی مارے گئے ان کے بھائی عبداللہ کے چشم نازک پر ۳۷ زخم لگے مورخین نہایت وثوق کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ جمل میں ۱۶ ہزار سات سو ۹۰ آدمی مارے گئے اور یہ سب کے سب منجملہ ان تیس ہزار کے جو حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کے ساتھ بیس ہزار تھے ان میں سے دو ہزار ۷۰ ستر مرد مقتول ہوئے اس کثرت سے قتل دیکھ کر حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے اونٹ کے پاؤں کاٹ ڈالو چنانچہ لوگوں نے اونٹ کی کوچیں کاٹ ڈالیں اور وہ گر گیا حضرت عائشہ شام تک ہودج میں بیٹھی رہیں حضرت علی نے تمام مقتولین پر نماز پڑھی۔(:آئندہ)

متن

ولا اقلّ فتحملون فی اکلکم علی السواء قال فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لک تسعه ثلاث واکل صاحبک منها ثمانية بقی له سبعة واکل لک واحداً من تسعة فلک واحد بواحدک وله سبعة فقال الرجل رضيت الآن رواه الطبرانی عن ابی الاسود الدولی قال دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب فرأیت مطرقا مفکرافقلت فبم تتفکر یا امیر المومنین فقال انی سمعت ببلدکم هذا لحنا فاردت ان اضع کتا با فی اصول العربيه فقلت ان فعلت هذا احییتنا وبقیت فینا هذه اللغه ثم اتیته بعد ثلاث فالقی الی صحیفة فیها بسم الله الرحمن الرحیم الکلام کله اسم وفعل وحرف فالا سم ما انباء عن المسمی والفعل ماانبا عن حرکة المسمی والحرف ما ابناء عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال لی تتبعه وزدفیه کما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الا شیاء ثلاثة ظاهرو مضمر و شی لیس بظاهر ولا مضمر قال ابو الا سود فجمعت منها شیئا وعرضتها علیه

ترجمہ

سوتو نے آٹھ ثلث کھائے اور تیری تین روٹیوں کی نو ثلث ہوتے ہیں یار نے بھی آٹھ ثلث کھائے اور اس کا پندرہ ثلث کا حصہ تھا جس میں اس نے آٹھ کھائے اور سات باقی رہے جسے درہم والے نے کھالیا اور تیرے نو حصوں میں سے ایک ہی حصہ اس نے کھایا سو تیرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہوسکتا ہے اور اس کے لیے سات حصوں کے عوض سات درہم ہونے چاہیے وہ بولا بے شک اب میں راضی ہو گیا (۱) ابوالاسود الدولی کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین حضرت علی کے پاس گیا جا

besturdubooks.wordpress.com

کر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سر جھکائے فکر مندوں کی طرح بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا میں نے تمہارے اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیہ میں ایک کتاب بنا جاؤں میں نے عرض کیا اگر آپ نے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کر دیا اور ان لغات کی بقا ہم میں رہے گی پھر میں تین دن کے بعد ان کے پاس حاضر ہوا آپ نے میری طرف ایک کتاب ڈال دی جس میں لکھا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کلام کل کا کل اسم ہے یا فعل ہے یا حرف اسم اسے کہتے ہیں جو اپنے مسمے سے خبر دے اور فعل وہ ہے جو مسمے کی حرکت سے آگاہی بخشے اور حرف اسے کہتے ہیں جس میں نہ تو فعل کے معنے ہوں نہ اسم کے پھر مجھے ارشاد فرمایا تو جستجو کر اور جو جو معلوم ہوتا جائے اس میں زیادہ کر دے اے ابوالاسود معلوم کر کہ جتنی چیزیں ہیں تین حال سے خالی نہیں ایک ظاہر دوسرے مضمر تیسرے جو نہ ظاہر ہو نہ مضمر ابوالاسود کہتے ہیں پھر میں نے اس سے بہت سی چیزیں جمع کیں اور ان کو حضرت علی پر پیش کیا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

حضرت طلحہ کو مقتول دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ پڑھا اور فرمایا کنت اکرہ ان اری قریشا صرعی یعنی میں قریش کو مقتول دیکھنا ناپسند جانتا تھا اس کے بعد تین دن بصرہ میں قیام کر کے دوشنبہ کے دن شہر میں داخل ہوئے اہل بصرہ نے آپ سے بیعت کی پھر حضرت عائشہ نے مدینہ منورہ جانے کی خواہش ظاہر کی حضرت علی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے آرام کی خاطر بصرہ کی چالیس معزز خواتین کو آپ کے ساتھ کر دیا کئی میل تک بطور مشایعت خود حضرت عائشہ کے ساتھ گئے اور پھر دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کر کے واپس آ گئے پھر حضرت ابن عباسؓ کو بصرہ پر عامل مقرر کیا (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء :۱۷۷

متن

فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منها ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لم ترکتها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها فزدها الیها رواه ابو القاسم الزجاجی فی امالیه عن الحارث قال جاء رجل الی علی فقال اخبرنی عن القدر قال طریق مظلم لا تسلکه فقال أخبرنی عن القدر قال بحر عمیق لا تلجه قال فاخبرنی عن القدر قال سر الله قد خفی

besturdubooks.wordpress.com

علیک فلا تفتشہ قال فاخبر نی عن القدر قال یا ایھا السائل ان اللہ خلقک لمایشاء اولما شئت قال بل لماشاء قال فیستعملک فیما شاء رواہ ابن عسا کر وقد اخرج ابن سعد و غیرہ عن الطفیل عن علی قال واللہ مانزلت لآ یۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد و غیرہ عن ابی الطفیل عن علی قال سلونی عن کتاب اللہ فانہ لیس من ایۃ الا وقد عرفت بلیل نزلت ام نھا رام فی سھل ام فی جبل واخرج ابن ابی داؤد عن محمد بن سیر ین قال لما توفی رسول اللہ ﷺ ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ أبو بکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت لا ارتدی بردائی

ترجمہ

ان میں سے بعض حروف نصب بھی تھے اوران ناصبہ حرفوں میں سے میں نے اِنَّ ،اَنَّ، لَیتَ اور لَعَلَّ اور کَأنَّ کا ذکر کیا اور لفظ لکن کو ذکر نہ کیا آپ نے فرمایا تو نے لکن کو کیوں نہیں ذکر کیا اسے کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا لکن کو حروف ناصبہ میں میں نے شمار نہیں کیا فرمایا نہیں وہ تو ان ہی میں سے ہے اسے بھی ان میں زیادہ کر۔(۱) حارث کہتے ہیں کہ ایک شخص علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا مجھے قدر سے خبر دیجیے فرمایا وہ ایک تاریک راستہ ہے تو اس میں مت چل پھر اس نے کہا مجھے تقدیر الٰہی سے خبر دیجیے فرمایا یہ گہرا دریا ہے اس میں مت داخل ہو کہا نہیں مجھے قدر سے خبر دیجیے فرمایا وہ اللہ کا ایک سر ہے جو تجھ پر پوشیدہ ہوا ہے سو تو اس میں جستجو نہ کر پھر فرمایا اے سائل بتا تجھے اللہ نے اس چیز کے لیے پیدا کیا ہے جو وہ چاہتا ہے یا اس شے کے لیے جو تو چاہتا ہے کہا نہیں بلکہ جس چیز کے لیے خدا نے چاہا فرمایا تو جس طرح تجھ میں چاہے وہ تصرف کرے۔(۲) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا بخدا جو آیت قرآن مجید کی اتری ہے میں اسے جانتا ہوں کہ کس باب میں اتری اور کہاں اتری اور کس شخص پر اتری مجھے میرے رب نے قلب سلیم اور زبان گویا عطا فرمائی ہے ابن سعد ابوالطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا مجھ سے کتاب اللہ کی تفسیر پوچھو کیوں کہ کوئی آیت ایسی نہیں جسے میں نہ پہنچانتا ہوں خواہ وہ دن میں اتری ہو یا رات میں نرم زمین میں اتری ہو یا پہاڑ میں۔(۳) محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو علی نے اُبوبکر سے بیعت کرنے میں تاخیر کی پس اُبوبکر نے ان سے ملاقات کر کے کہا کیا تم میری حکومت کو مکروہ جانتے ہو فرمایا نہیں اصل بات یہ ہے کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ بجز نماز کے اپنی چادر نہ اوڑھوں

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اور خود کوفہ روانہ ہو گئے یہاں پہنچ کر اس کا کچھ انتظام کیا عراق، مصر، یمن، حرمین، فارس، خراسان، سب پر قبضہ ہو گیا حضرت معاویہؓ شام میں تھے اور جملہ اہل شام ان کے مطیع اور فرمانبردار تھے حضرتِ علی نے جریر بن عبداللہ البجلی کو امیر معاویہ کے پاس بھیجا کہ ان سے بیعت لے حضرت معاویہ نے دیر کی یہاں تک کہ عمرو بن عاص فلسطین سے آئے دیکھا کہ اہل شام حضرت عثمانؓ کے خون کے طالب ہیں حضرت معاویہ کو عمرو بن عاص نے ابھارا کہ تم مجھ کو مصر کا حاکم بنا دینا، حضرت معاویہ نے اس بات کو منظور کر لیا اور عمرو بن عاص نے لوگوں کو لڑائی پر آمادہ کر دیا۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۸۱، العبقریات الاسلامیه : ۹۶۹
۲) تاریخ الخلفاء : ۱۸۲
۳) تازیخ الخلفاء : ۱۸۵

متن

الا الی الصلوة حتی اجمع القرآن فز عموا کتبه علی تنزیله وقال یاتی علی الناس زمان المومن فیه اذل من الامة اخرجه سعید بن منصور ولابی الاسود الدولی یرثی علیا رضی الله عنه

الا یا عین ویحک أسعدینا لا تبکی امیر المؤمنینا
وتبکی ام کلثوم علیه بعبرتها وقد رأت الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا فلا قرت عیون الحاسد ینا
أفی شهر الصیام فجعتمو نا بخیر الناس طُرّا أجمعینا
قتلتم خیر من رکب المطایا وذللها ومن رکب السفینا
ومن لبس النعال ومن حذاها ومن قراالمثانی والمئینا
وکل مناقب الخیرات فیه وحب رسول رب العالمینا
لقد علمت قریش حیث کانت بانک خیر هم حسباً ودینا

besturdubooks.wordpress.com

اذا استقبلتُ وجه ابی حسين رايت البدر فوق النا ظر ينا

و كنا قبل مقتله بخير نرى مولى رسول الله فينا

يقيم الحق لا ير تاب فيه ويعدل فی العدى والا قربينا

وليس بكاتم علما لديه ولم يخلق من المتكبر ينا

كأن الناس اذ فقد وا عليا نعام حارفی بلد سنينا

فلا تشمت معوية بن صخر فان بقية الخلفاء فينا

ترجمہ

تاوقتیکہ قرآن جمع نہ کرلوں سولوگوں کا اعتقاد تھا کہ علیؓ نے قرآن اس کے نزول کی موافق لکھا علی فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مومن مرد لونڈی سے زیادہ ذلیل وخوار ہوگا (۲) ابوالاسود الدولی نے کہا حضرت علی کا مرثیہ اس طرح لکھا ہے:

۱) اے آنکھ تجھے خرابی ہو ہمیں سعادت کا حصہ دے تو امیر المومنین پر کیوں نہیں روتی۔

۲) حضرت ام کلثوم ان پر اپنے آنسوؤں کی ندی بہا کر روتی ہیں کیونکہ انہوں نے یقین کو دیکھا۔

۳) خارجی جہاں کہیں ہوں ان سے کہہ دو حاسدوں کی آنکھیں کبھی ٹھنڈی نہ ہوں۔

۴) کیا تم نے رمضان جیسے مہینے میں ہمیں مصیبت پہنچائی کہ سب لوگوں سے بہتر شخص کو ہم سے جدا کر دیا۔

۵) تم نے ایسے آدمی کو قتل کیا جو ان تمام لوگوں میں بہتر تھا جنہوں نے اونٹنیوں پر سواری کی اور انہیں مسخر کیا اور کشتیوں پر بیٹھے۔

۶) اور جنہوں نے جوتیاں پہنیں اور انہیں سیا اور جو مثانی اور مئین پڑھتا۔

۷) تمام بھلائی کی صفتیں اس میں موجود تھیں وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔

۸) قریش اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ وہ ان میں حسب اور دین کی رو سے بہتر تھا۔

۹) اگر ابوالحسین کے چہرہ کے مقابل تو آئے تو اس کے چہرہ کو چودھویں رات کا چاند دیکھنے والوں کے اوپر دیکھے۔

۱۰) اس کے شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی بھلائی اور بہبودی میں تھے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست دیکھتے تھے

۱۱) وہ ایسی حق بات قائم کرتا تھا جس میں کسی کو شک نہ ہوتا تھا اور وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تھا۔

۱۲) جو علم اس کے پاس تھا اسے کبھی چھپایا نہیں اور وہ متکبر مغروروں میں سے نہ تھا۔ یعنی اس کی عادت متکبروں جیسی نہ تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۳) جب لوگوں نے حضرت علی کو گم کیا تو گویا وہ ایسے شتر مرغ کے مانند ہو گئے جو قحط زدہ شہر میں حیران و پریشان پھرتا ہو۔

۱۴) اب تو معاویہ بن صخر کو برا نہ کہہ کیوں کہ بقیہ خلفاء ہم میں موجود ہیں۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۸۵

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۸۶

متن

عن ابراهيم بن حسن بن حسن بن على بن ابى طالب عن ابيه عن جده قال قال على بن ابى طالب قال رسول الله ﷺ يظهر فى اخر الزمان قوم يسمون الرافضة ير فضون الا سلام رواه احمد عن زاذان ان عليا قيل له ان قاتل الزبير على الباب فقال على ليدخل قاتل ابن صفيه النار سمعت رسول الله ﷺ يقول ان لكل نبى حو ارى وان حوارى الزبير بن العوام رواه احمد فى مسند ه عن ابن عمر قال وضع عمر بن الخطاب بين المنبر والقبر فجاء على حتى قام بين يدى الصفوف فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمته الله عليك ما من خلق الله تعالىٰ احب الى من ان القاه لصحيفته النبى من هذا المسجى عليه ثوبه عن ابى جحيفة قال كنت عند عمر و هو مسجى ثوبه قدقضانحيه فجا ء على فكشف الثوب عن وجهه ثم قال رحمة الله عليك اباحفص !فو الله مابقى بعد رسول الله احد احب

ترجمہ

۱ امام احمد اپنی مسند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم جسے رافضی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے گی اور اسے ترک کردے گی۔ (۲) زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کسی نے کہا کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے بیٹے کا قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے اپنے کانوں سے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے مابین رکھا گیا تو حضرت علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے لگے یہ وہی شخص ہے تین مرتبہ کہہ کر فرمایا تم پر اللہ رحم کرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا شخص نہیں کہ رسول خدا ﷺ کے اعمالنامہ کے علاوہ میں اس کے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا

besturdubooks.wordpress.com

سے ملاقات کروں۔ بجز اس شخص کے جس پر کپڑا ڈالا ہوا ہے۔ پھر فرمایا اے ابوحفص اللہ تم پر رحم کرے خدا کی قسم رسول خدا ﷺ کے بعد کوئی ایسا نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں کہ میں اس کے صحیفہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کروں۔(۵)

تحقیقات وتعلیقات

حضرت زبیر بن عوام کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ قریشی ہے ان کی والدہ حضرت صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی اور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں حضرت زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور اسلام کے ترک نہ کرنے پر انہیں دھوئیں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر انہوں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کی اور اسلام سے منہ نہ موڑا یہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تمام جہادوں میں شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں سب سے پہلے انہوں ہی نے تلوار کھینچی احد کی لڑائی میں گو اور لوگ کچھ تھوڑی شکست کھا کر بھاگے مگر یہ حضور اکرم ﷺ کے گھوڑے کی باگ تھامے کھڑے رہے یہ گورے دراز قد دبلے پنے کی طرف مائل تھے۔عمرو بن جرموز نے صفوان میں (بصرہ میں ایک جگہ کا نام ہے) سن ۳۶ چھتیس میں انہیں قتل کیا اس وقت کل چونسٹھ برس کی عمر تھی آپ وادی سبا میں دفن کیے گئے پھر وہاں سے بصرہ کی طرف منتقل کیا گیا وہاں ان کی قبر مشہور اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے۔

تخریج احادیث

١) تاریخ الخلفاء : ١٨٦، ١٨٧

٢) مسند احمد : ١٦٦/١

٣) مسند احمد : ٨٩/١

٤) مسند احمد : ١٦٤/١

٥) مسند احمد : ١٧٦/١ ، ازالة الخلفاء : ٢٦٠/١

متن

الی ان القی اللہ تعالیٰ بصحفة منک رواہ احمد **عن** ریاح بن الحارث قال جاء رھط الی امیر المومنین علی فقالو السلام علیک یا مولانا وکان بالرحبه فقال کیف اکون مولا کم وانتم قوم عرب قالو اسمعنا رسول اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال ریاح فقلت من ھو لا فقیل نفر من الانصار فیھم ابو ایوب الانصاری صاحب رسول

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ رواہ احمد فی الفضائل **قال** ھشام بن محمد ولما دخل علی الکوفۃ انعزلت عنہ الخوارج وکانو اثنی عشر الفا واتوا حروراء ونزلو ابھا وھی قریۃ بالعراق بارض النھروان تمد وتقصر ونادی منادیھم ان امیر القتال شیث بن ربعی التمیمی وامیر الصلواۃ عبداللہ بن الکوار الیشکری ونادوا: لاحکم الا للہ فقال علی کلمۃ حق ارید بھا باطل فقال لعلی عبداللہ بن عباس لا تعجل الی قتالھم حتی اخرج الیھم واعود فمضی الیھم فقالو اما الذی جاء بک یا ابن عباس قال جئتکم من عندالمھاجرین والانصار وابن عم رسول اللہ وصھرہ والقرآن

ترجمہ

امام احمد فضائل میں ریاح بن حارث سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک جماعت نے آکر السلام علیکم یا مولٰنا کہا اور آپ حجرے میں تھے فر مایا تمہارا مولا کیوں کر ہوں تم تو عرب کی قوم ہو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے رسول خدا کو غدیر خم کے دن فرماتے سنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔ ریاح کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ کون لوگ تھے تو کسی نے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی ایک جماعت تھی جس میں ابوایوب انصاری رسول خدا ﷺ کے یار بھی تھے، ہشام بن محمد کہتے ہیں کہ جب علی کوفہ میں آئے تو خوارج ان سے علیحدہ ہو گئے اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے جنہوں نے حروراعراق کی سرحد اور زمین نہروان میں ایک بستی کا نام ہے اسے بالمد اور بالقصر دونوں طرح کہا ہے، میں اتر کر قیام کیا اور ان میں سے ایک منادی نے ندا کی کہ جہاد وقتال کا سردار شیث بن ربعی تمیمی ہے اور نماز پڑھانے کا امام عبداللہ بن کوار یشکری ہے اور اسبات کا بھی اشتہار دیدیا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا یہ تو حق بات تھی جس کے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا (۱) اس وقت عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا تم ان سے لڑنے میں جلدی نہ کرو جب تک میں ان کے پاس جاؤں اور پھر آؤں تم توقف کرو پس ابن عباس خوارج کے پاس گئے وہ بولے اے ابن عباس یہاں تمہارے آنیکا باعث کیا فرمایا میں تمہارے پاس مہاجرین وانصار اور رسول خدا کے داماد اور ان کے ابن عم کے پاس سے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ ان لوگوں پر قرآن اترا ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ خوارج کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ حضرت علی صفین سے کوفہ واپس آئے تو حروریہ نے مخالفت کا جھنڈا بلند کیا حضرت علی پر خروج کیا منکر تحکیم ہو کر کہا لاحکم الا اللہ ولا طاعۃ لمن عصی اللہ یعنی خدا کے سوا کسی کا حکم نہیں اور جو اللہ کی نافرمانی

besturdubooks.wordpress.com

کرے اس کی اطاعت نہیں یہ پہلی بات ہے جوان سے ظاہر ہوئی یہ موضع حرورہ میں نازل ہوئی تھی اس لیے حروریہ کہلائی اور یہ بارہ ہزار آدمی تھے حضرت علی نے حضرت ابن عباس کو ان کے پاس بھیجا لیکن وہ قابو میں نہ آئے حضرت علی نے عبداللہ بن الکواء سے فرمایا تم نے ہم پر کیوں خروج کیا کہا تحکیم بسبب یوم صفین کے حضرت علی نے ان کو قائل کیا اور وہ ساکت ہوئے پھر حضرت علی واپس چلے آئے جب کسی طرح فہمائش نے ان پر کوئی اثر نہ کیا۔ تب حضرت علی نے لشکر تیار کیا اور افسر مقرر کیے اور فرمادیا کہ جو کوئی ان میں سے کوفہ اور مدائن جانا چاہے واپس چلا جائے وہ امن میں ہے (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

تلبیس ابلیس لابن الجوزی :۹۳

متن

علیهم نزل وهم اعلم منكم بتا ويله فما الذى نقمتم علينا قالوا ثلاث خصال احدها انكم حكمتم الرجال فى دين وقد قال الله ان الحكم الا لله والثانية قاتل ولم يسب ولم يغنم فما الذى اباح دماء هم وحرم اموالهم والثالثة انه محى اسمه فى امرة المومنين فهو امير الكافرين فقال ابن عباس انما انقض قولكم بالقرآن العظيم اماقولكم فانه حكم فى دين الله الستم تعلمون ان الله حكم الرجال فى قيمة ارنب اربعة درهم فقال يحكم به ذوى عدل منكم و قال فى المرأة وزوجها فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريد ا اصلاحا يوفق الله بينهما و اما قولكم لم يسب ولم يغنم فان قلتم ان عائشةؓ ليست بامكم خرجتم من الاسلام و ان قلتم هى امكم فكيف تسبون امكم وكذاالجواب فى اهل صفين فانما قوتلوا الير جعوا الى الحق لا لتحل اموالهم قالوا صدقت واما قولكم محى نفسه فى امرة فقد فعل رسول الله ﷺ فى غزاة الحديبية فهل خرج بذلك من النبوة

ترجمہ

اور وہ اس کی تفسیر تم سے اچھی جانتے ہیں تم نے ہم لوگوں میں کیا عیب کی بات دیکھی خوارج بولے تین خصلتیں تم میں معیوب ہیں (۱) یہ کہ تم نے اللہ کے دین میں آدمیوں کو حاکم ٹھیرایا حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں (۲) یہ کہ علی رضی اللہ عنہ نے مقاتلہ کیا اور ان کی عورتوں کو نہ تو لونڈی بنایا نہ غنیمت لوٹی پس ان کے خون مباح ہونے کی

besturdubooks.wordpress.com

کیا وجہ اور ان کے مال حرام رہنے کا کیا باعث (۳) یہ کہ علیؓ نے اپنے نفس کو مومنوں کی حکومت سے علیحدہ کر لیا وہ کافروں کا سر دار ہو گیا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے تینوں قول قرآن مجید سے ٹوٹ جاتے ہیں یہ تمہارا کہنا کہ وہ اللہ کے دین کا حاکم بن بیٹھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کوئی شخص حرم میں خرگوش کا شکار کرے تو اس کے قیمت چار درہم کی مقرر کرنے میں خدا تعالیٰ نے مردوں کو حاکم بنایا جیسا کہ فرمایا تحکم بہ ذوی عدل منکم اور جب بی بی خاوند میں نا اتفاقی کی صورت پیدا ہو تو ان کے باب میں فرمایا: ''فابعثوا حکما من اهله و حکما من اهلها ان یرید اصلاحا یوفق الله بینهما'' اور تمہارا یہ کہنا کہ اس نے غنیمت کا مال نہ لوٹا عورتوں کو لونڈی نہ بنایا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عائشہؓ ہماری ماں نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہوئے اور اگر کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں ہیں تو تم اپنی ماں کو کس طرح لونڈی بنا سکتے ہو اور یہ جواب اہل صفین کی طرف سے ہے کہ ان سے اس واسطے مقاتلہ کیا گیا کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں کوئی ان کے مال کو حلال کرنے کے لیے جہاد نہ ہوا تھا خوارج بولے یہ تم سچ کہتے ہو پھر ابن عباس نے فرمایا اور تمہارا یہ کہنا کہ اس نے اپنے نفس کو حکومت سے علیحدہ کر لیا اس کا کیا مضائقہ رسول اللہ ﷺ نے تو بھی جنگ حدیبیہ میں ایسا ہی کیا تھا سو کیا وہ اس وجہ سے نبوت سے نکل گئے۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اس سے کوئی شخص تعرض نہ کرے چنانچہ فروہ بن نوفل پانچسو سوار لیکر چلا گیا اور ایک گروہ کوفہ چلا گیا اور ایک گروہ مدائن چلا گیا اکثر جمعیت متفرق ہو گئی بارہ ہزار کی جمعیت کل چار ہزار رہ گئی اس اعلان کا ایک خوشگوار اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگ خوارج کے لشکر سے نکل کر حضرت علی کے پاس آ گئے جس سے خارجیوں کی طاقت کمزور پڑ گئی۔ علوی لشکر نے پہلے ہی حملہ میں خوارج کی کمر توڑ دی۔ ان کی صفوں میں انتشار پیدا کر دیا وہ لوگ بری طرح شکست کھا کر بھاگے مگر علوی لشکر نے انہیں تیروں اور نیزوں پر رکھ لیا ان کے تمام نامور سردار بھی مارے گئے اس جنگ کا ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی ہے کہ خوارج ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے مگر حضرت علی کے لشکر میں صرف سات آٹھ آدمی شہید ہوئے۔

متن

قالو اصدقت فرجع منهم الفان و خرج الباقون فقتلوا بالنهر وان قال علماء اهل السير لما انتهى الاجل اجتمع عمر و بن العاص وابو موسى الاشعرى بدومة الجندل وبعث على شريح بن هانئ فى اربعمأة ومعهم ابن عباس و كان مع عمر و بن العاص اربعمأة من وجوه الشام

besturdubooks.wordpress.com

و ذلک بدومة الجندل وقیل بادرج و حضر ذلک الجمع سعد بن ابی وقاص و عبدالله بن عمر بن العاص و عبدالله بن الزبیر وعبدالرحمن بن الحارث بن هشام المخزومی و المغیرة بن شعبه وقیل ان سعد الم یشهد هم وفی عبدالله بن عمر خلاف قال ابو الواقدی فلما اجتمعو اقال عمرو لا بی موسی الست تعلم ان عثمان قتل مظلوما قال بلی قال الست تعلم ان معاویة ولی اثاره والله تعالیٰ یقول: "ومن قتل مظلومافقدجعلنا لولیه سلطانا" فمایمنعک من معاویة و نسبه فی قریش کما علمت وهو کاتب رسول الله ﷺ واخوام حبیبة زوج رسول الله ﷺ فان اختر ته اکرمک اکراما لم یکر مک هو غیره فقال له

ترجمہ

انہوں نے کہا یہ بات بھی تم نے سچ کی ہوان میں سے دو ہزار آدمی حضرت علی کے پاس پھر آئے اور باقی دین سے نکل بھاگے چنانچہ وہ نہروان میں قتل کیے گئے۔علماء اہل تواریخ کہتے ہیں کہ جب مدت گذر چکی تو عمرو بن العاص اور ابو موسیٰ اشعری دومۃ جندل ایک موضع کا نام ہے میں جمع ہوئے ادھر سے علیؓ نے چار سو آدمیوں کے ساتھ شریح بن ہانی کو بھیجا۔اور ابن عباس کو بھی ان کے ساتھ کر دیا عمرو بن العاص کے ساتھ چار سو شام کے ذی عزت آدمی ساتھ تھے اور یہ اجتماع دومہ جندل یا ازرح میں ہوا اور اس مجمع میں سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام المخزومی اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔بعضے کہتے ہیں کہ سعد وہاں موجود ہی نہ تھے اور عبداللہ بن عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

واقدی کہتے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تو عمرو بن العاص نے ابو موسیٰ اشعری سے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمان مظلوم شہید ہوئے ابو موسیٰ نے کہا ہاں معلوم ہے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ معاویہ انکے پیچھے ان کے وارث ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم قتل کیا جاتا ہے اسکے وارثوں کو ہم غلبہ دیتے ہیں سو تم کو کس نے معاویہ کی بیعت کرنے سے منع کیا ان کا نسب قریش سے ملتا ہے چنانچہ تم اسے جانتے ہو اور وہ رسول خدا کا منشی اور ام حبیبہ رسول خدا کی بی بی کا بھائی ہے۔اگر تم اسے اختیار کرو گی تو وہ تمہاری ایسی عزت کریگا کہ ویسی عزت کہیں اور غیر ممکن ہے ابو موسیٰ نے اسے جواب دیا

تحقیقات وتعلیقات

حضرت علی کی شہادت کے واقعہ کو کسی زبان کو بیان کرنے کی تاب وطاقت نہیں اور کسی کان کو اس کے سننے کا یارا نہیں مگر یہاں تھوڑا سا واقعہ شہادت کو بیان کرنا ہے تا کہ اس کے سننے سے محبوبوں کے دل محزون ہوں اگر واقعہ شہادت سنکر آنکھ سے

besturdubooks.wordpress.com

کوئی آنسو ٹپکے تو موجب طراوٹ ریاض دل و جان اور سبب نضارت عرفان ہے غرضیکہ اس کا مجمل بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بارہ ہزار آدمی برگشتہ ہو گئے جنہیں خوارج کہتے ہیں جب ان کے برگشتہ ہونے کی خبر حضرت امیر کو ہوئی تو آپ نے ابن عباسؓ کو ان کی نصیحت کے واسطے بھیجا حضرت ابن عباسؓ تشریف لے گئے اور بہت ساری نصیحتیں کیں اور رشد و ہدایت پر آنے کی صورتیں بیان کیں۔

مگر کچھ فائدہ نہ ہوا البتہ آٹھ ہزار آدمی حضرت ابن عباسؓ کے سمجھانے سے سمجھ گئے اور راہ حق پر آ گئے اور اپنے گناہوں سے توبہ استغفار کیا باقی خوارج اپنے اسی اقرار پر رہے اور دو شخصوں کو اپنا امیر مقرر کیا ایک عبداللہ بن واھب دوسرا حرقوص بن زھیر اسی کو ذوالثد یہ بھی کہتے ہیں غرضیکہ انہوں نے ان دونوں کو اپنا امیر بنایا اور موضع نہروان کیطرف چل دیئے اور یہاں آتے ہی انہوں نے شر و فساد شروع کر دیا اور رہزنی و لوٹ مار شروع کر دی مفلسوں اور غریبوں کو ستایا۔ لوٹا مارا۔ (بقیہ آئندہ)

متن

ابو موسیٰ اتق الله یا عمر و فان هذا الامر انما هو بالدین ولو کان باالشرف لکان علی اولیٰ به و کیف ولّی معاویةوودع المهاجرین والانصار واماتعریضک باکرامک ایا ی فوالله لوخرج من سلطانه ودفعه الّی ماویته وماکنت لا رتشی فی دین الله وحکمه ولکن ان شئت احیینا اسم عمر بن الخطاب وکان فی عزم ابی موسی تولیة عبدالله بن عمر وان کنت یرید الفضل والصلاح فما یمنعک من ابنی وقد عرفت فضله و صلاحه ،فقال ابنک رجل صدق ولکنه مُسَتَّ معک فی هذه الفتنة فقال عمر و وقد اردتک ان تبایع معاویة فابیت فهلم بنا نخلع علیا و معٰویة ونجعل الامر شوری یختار المسلمون من شاء وقیل ان الذی ابتدأبذ لک ابوموسیٰ فقال عمرونعم ومارایت فاخبر الناس اننا اتفقنا علی امر فیه صلاح هذه الامة فقال عمروصدق ثم قال یا ابا موسی قم فتکلم فقال ابو موسی قم انت فقال انت صاحب رسول الله ﷺ و لا یسعنی الکلام قبلک فقال ابن عباس و یحک یا عبدالله بن قیس والله انی

ترجمہ

اے عمرو بن العاص خدا سے ڈرو یہ امر خلافت دین کے اعتبار سے ہے اگر شرف و بزرگی کی وجہ سے ہے تو بھی اس

besturdubooks.wordpress.com

کے ساتھ علیؓ ہی اولیٰ ہیں اور میں مہاجرین وانصار کو چھوڑ کر معاویہ کو کیونکر خلیفہ بناؤں اور تمہارا میری تعظیم وتوقیر کے لیے اشارہ کرنا ایک بیہودہ بات ہے۔ بخدا اگر وہ اپنی حکومت سے دست بردار ہوکر ساری حکومت مجھے دے دے تو بھی میں اسے اپنا خلیفہ نہ بناؤں اور میں اللہ کے دین اور اس کے حکم میں رشوت خور نہیں ہوں ہاں اگر تم چاہتے ہو تو ہم عمر بن الخطاب کا نام زندہ کر دیں (گویا ابوموسیٰ کی رائے میں عبداللہ بن عمر کو خلافت کے لیے تجویز کرنا تھا) اور اگر تم فضل وصلاح کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے بیٹے کی بیعت کرو اس کی بیعت سے تجھے کون سی چیز مانع ہے تم کو اس کا فضل وصلاحیت معلوم ہی ہے تو عمرو بن العاص نے کہا بیشک تیرا بیٹا سچا آدمی ہے لیکن تو نے اسے اپنے ساتھ اس فتنہ میں متہم کر دیا میں نے تو یہ چاہا تھا کہ معاویہ سے بیعت کر لے سو تو نے انکار کیا تو اب آؤ ہم علی اور معاویہ دونوں سے بیعت کا خلع کر لیں (یعنی بیعت توڑ دیں) اور خلافت کو مشورہ سے طے کر لیں مسلمان جسے چاہیں اختیار کر لیں بعضے لوگ کہتے ہیں اس جملہ کی ابتدا ابوموسیٰ نے کی تھی اس پر عمرو بن العاص نے کہا جو تم نے اپنی رائے بیان کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اب تم لوگوں کو خبر کر دو کہ ہم نے ایک ایسے امر پر اتفاق کر لیا ہے جس میں اس امت کی خاطر خواہ صلاحیت متصور ہو عمرو بن العاص بولے یہ بات ٹھیک ہے پھر کہا اے ابوموسیٰ تم کھڑے ہو کر لوگوں میں بیان کرو ابوموسیٰ نے جواب دیا تم ہی کھڑے ہو کیونکہ تم رسول خدا ﷺ کے بڑے دوست ہو۔ مجھے تم سے پہلے بولنے کی مجال نہیں ابن عباس یہ گفتگو سنکر بولے اے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت امیر نے یہ سن کر ایک کثیر جماعت اس شریر قوم کی تادیب کے لیے روانہ فرمائی ان سے سخت محاربہ ہوا اور سب کو چن چن کر قتل کر ڈالا مگر ان میں سے نو آدمی بھاگ نکلے حضرت امیر کے لشکر میں سے کل نو آدمی شہید ہوئے آپ نے ایک آدمی کو کوفہ بھیجا کہ وہ جا کر فتحیابی کی خبر سنا دے عبدالرحمٰن ایک شخص تھا حضرت علی کے سامنے آ کر کہنے لگا کہ اے امیر المومنین میں جاؤں اور کوفیوں کو فتح کا مژدہ سناؤں ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ ابن ملجم حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کے ساتھ مصر میں تھا اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یمن میں تھا جب یمن سے لوگ حضرت علی کے پاس آئے تو انمیں یہ بھی تھا ان تمام آدمیوں نے بطور تحفہ ایک ایک عمدہ چیز پیش کی ابن ملجم نے بھی ایک تلوار جو نہایت بیش قیمت اور گراں بہا تھی۔ پیش کی آپ نے سب کے تحفے قبول فرمائے لیکن ابن ملجم کا تحفہ قبول نہ فرمایا اور اس سے اعراض فرمایا ابن ملجم تنہائی اور خلوت میں حضرت امیر کے پاس آیا (بقیہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

متن

اظن ابن النابغة قد خدعک وکان ابو موسیٰ رجلا مغفلا فقال انا قداتفقنا فقال یاایھا الناس!انا نظر نا فی ھذا الا مرفلم نراصلاح الامة الا بخلع علیٍّ و معوية وتستقل الامة بھذا الا مر فیولو اعلیھم من احبو اوانی قد خلعتھماثم تنجی فقام عمر و فقال ان ھذا خلع صاحبه وقد خلعته ایضا و اثبت صاحبی معوٰیة فقال له ابو موسی مالک لا وفقک الله او لعنک الله غدرت و فجرت انما مثلک کمثل الحمار یحمل اسفاراوحمل شریح بن ھانی علی عمروفقنعه بالسوط وکان شریح یقول ماندمت لی شی کندامتی علی انی لم اضرب عمروابا لسیف وتفرق الناس ورکب ابوموسی راحتله ومضی الی مکة فقال ابن عباس قبحک الله یا ابن قیس لقد حذرتک غدرة الفاسق الخبیث فقال ابو موسیٰ ظننت انه ینصح الامة وما ظننت انه یبیع الآخرة بالدنیا ثم عاد عمروالی دمشق وسلم علی معوية بالخلافة وھو اول یوم سلم علیه فیه بھا ورجع ابن عباس وشریح بن ھانی الی علی فاخبراہ بما جری

ترجمہ

کہ تجھے ابن النابغہ نے فریب کی جال میں پھنسالیا اور ابوموسیٰ ہر شخص کے فریب میں آ جاتے تھے وہ ایسے محتاط اور زیرک نہ تھے ابوموسیٰ نے جوابدیا کہ اب تو ہم اتفاق کر چکے ہیں اور کھڑے ہوکر فرمایا اے لوگوں ہم نے امر خلافت میں جب غور سے دیکھا تو امت کی اصلاح حضرت علی اور معاویہ کے خلع بیعت میں دیکھی یہ امت اس خلافت کے ساتھ نہ بطور خود مستقل رہیگی اپنے اوپر جسے دوست رکھیگی والی بنائیگی اور میں نے تو ان دونوں سے خلع بیعت کر لی یہ کہہ کر ایک طرف کھڑے ہوگئے اس کی بعد عمرو بن العاص نے کھڑے ہوکر فرمایا انہوں نے اپنی صاحب علیؓ سے خلع بیعت کی ہو اور میں نے ان سے خلع کیا اور میں اپنے دوست معاویہ سے خلع بیعت نہیں کرتا بلکہ انہیں ثابت اور برقرار رکھتا ہوں اس کو سن کر ابوموسیٰ بولے تجھے کیا ہوا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی کی توفیق نہ دے کہا خدا تجھ پر لعنت کرے تو نے پیمان توڑ کر گناہ کی گھڑی سر پر لی تیری مثال اس گدھے کی مانند ہے جو کتابوں کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہے (یعنی عمل اور تعمیل حکم الٰہی تجھ میں نہیں ہے) اتنے میں شریح نے جسے علیؓ نے بھیجا تھا عمرو بن العاص پر حملہ کیا اور زور سے کوڑا مارا اس واقعہ کے بعد شریح کہتے ہیں مجھے جس قدر اس بات پر ندامت ہوئی کہ میں نے عمرو بن العاص کو تلوار سے کیوں نہ مارا اور کسی چیز پر شرمندگی نہ ہوئی پس لوگ وہاں سے متفرق ہوگئے اور ابوموسیٰ اپنی

besturdubooks.wordpress.com

اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ چلے آئے ابن عباس نے کہا اے ابن قیس تیرے حال میں خدا تعالیٰ صلاحیت پیدا نہ کرے میں نے تجھے اس فاسق خبیث کے فریب سے ڈرایا تھا تو اس کے مکر پر فریفتہ ہو گیا ابو موسیٰ نے جواب دیا میں نے گمان کیا تھا کہ وہ امت کی خیر خواہی کرتا ہے یہ خبر نہ تھی کہ وہ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچتا ہے اس کے بعد عمرو بن العاص دمشق میں تشریف لے گئے اور معاویہ کی خلافت تسلیم کی اور یہ پہلا دن ہے کہ جس نے معاویہ پر تسلیم خلافت ہوئی اور ادھر ابن عباس اور شریح بن ہانی حضرت علیؓ کی پاس آئے اور سارے ماجرے کی خبر دی۔

تحقیقات وتعلیقات

اور کہا اے امیر المومنین آپ نے سب کے تحفے قبول فرمائے مگر میرا تحفہ قبول نہ کرنے کی کیا وجہ ہے میری تلوار ایسی گراں قیمت ہے کہ تمام عرب کی تلواروں میں سے دس تلواروں سے بڑھ کر ہے حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس تلوار کو کیوں لوں کیونکہ تیرا مطلب اسی تلوار سے حاصل ہوگا یعنی ایک دن اسی تلوار سے تو مجھے قتل کر کے اپنی مراد کو پہنچے گا ابن ملجم بولا افسوس صد افسوس اے حضرت اس بات کا آپ ہرگز خیال نہ فرمائیں بخدا یہ محال خیال میرے دل میں بھی نہیں گذرا اور یہ صورت مکر کی میرے قریب بھی نہیں پھر میں تو اپنے عزیز و اقارب سے جدائی اختیار کر کے آپ کی محبت و مودت کی امید پر یہاں تک آیا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو سچ کہتا ہے مگر قسام ازلی نے یہی امر مقرر کر دیا ہے اس میں کسی کی خطا نہیں پیغمبر خدا ﷺ اس امر کی پہلے خبر فرما گئے ہیں یہ انمٹ بات ہے ضرور ہونے والی ہے ابن ملجم بولا آپ کو خدا کی قسم میرے یہ دونوں ہاتھ اسی وقت کٹوا دیجیے یا جان سے مار ڈالیے حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا جا اور مژدہ فتح کو فیوں کو پہنچا یہ شخص کوفہ گیا اور وہاں کے بازاروں اور گلیوں میں فتح کا مژدہ سناتا پھرا اسی اثناء میں ایک گھر کے اندر سے دف بجنے کی آواز سنی اور اسی دروازہ پر کھڑے ہو کر دیکھا (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) البدایۃ والنہایۃ: ۷/۲۷۶، ۲۸۷

متن

فکان اذ صلی الغداۃ قنت ودعا علی معٰویۃ و عمرو و ابا الاعور السلمی و عبدالرحمن بن خالد و الضحاک بن قیس والولید بن عقبۃ فبلغ ذلک معویۃ فکان اذا قنت دعا علی علیّ والاشتر وابن عباس و شریح بن ھانی والحسن والحسین ومحمد بن الحنفیۃ عن عامر بن سعد بن ابی

besturdubooks.wordpress.com

وقاص قال امر معوية بن ابی سفيان سعد افقال ما منعک ان تسب ابا تراب؟ فقال سعد اما ما ذكرت ثلاثا سمعت رسول الله ﷺ قالهن له فلن اسبه ابد الان يكون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم وذكر منها حديث الرأية الثانية لمانزلت قوله تعالیٰ قال: تعالوا ندع ابناء نا وابناء كم الاية دعا رسول الله ﷺ علياً وفاطمه والحسن والحسين وقال اللهم هو لاء اهل بيتی الثالثة سمعت رسول الله و قد خلفه فی بعض مغازيه فقال يا رسول الله! تتركنی مع النساء والصبيان فقال الا ترضی ان تكون بمنزلة هارون من موسیٰ غيرانه لا نبی بعدی رواه مسلم ثم قال معاوية

ترجمہ

اس وقت سے جب علیؓ صبح کی نماز پڑھتے تو قنوت کرتے اور معاویہ عمرو بن العاص ابوالاعور سلمی عبدالرحمٰن بن خالد ضحاک بن قیس ولید بن عقبہ کے حق میں بددعا کرتے تھے جب اس کی خبر معاویہ کو پہنچی تو وہ بھی قنوت کرنے لگے اور حضرت علی ا۔اشتر۔۲۔ابن عباس۔۳۔ اور شریح بن ہانی اور حسن وحسین اور محمد بن الحنفیہ پر بددعا کرنے لگے عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا تجھے ابوتراب برا کہنے سے کس نے منع کیا سعد نے اس کے جواب میں کہا انہیں برائی سے یاد نہ کرنے کی تین وجہ ہیں کہ میں ان تینوں کو رسول خدا ﷺ سے حضرت علی کے حق میں فرماتے سنا۔سو میں انہیں کبھی برا نہ کہوں گا۔اگر ان خصلتوں میں سے مجھ میں ایک بھی ہوتی تو عرب کے سرخ اونٹوں سے بھی مجھے زائد محبوب ہوتی ۱؎ اس کے بعد سعد نے ان تینوں کا ذکر کیا۔ا۔ رسول خدا کا ان کو خیبر میں نشان دیکر فتح کا طالب ہونا ۲؎ جب آیت "قل تعالوا ندع ابناء نا وابناء كم" نازل ہوئی تو رسول خدا ﷺ نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن وحسین کو بلا کر فرمایا یا خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔۳؎ جب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے کہا اے رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اسبات سے راضی نہیں ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسیٰ سے تھا وہی مرتبہ تمہارے واسطے میری نسبت ہو ہاں اتنا فرق ہے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہے اس کے بعد حضرت معاویہ نے کہا

تحقیقات وتعلیقات

تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے عورتیں نکلیں جنکے مزین لباس اور مرصع زیوروں نے نظاریوں کے دل کو پامال کر دیا

besturdubooks.wordpress.com

اس میں ایک عورت نہایت حسین وجمیل قطام نام کی تھی جس کا حسن وجمال عرب کے اکثر حصوں میں معروف ومشہور تھا ابن ملجم کی نگاہ جب قطام پر پڑی تو ایسا فریفتہ ہوا کہ صبر وآرام کا خرمن بالکل برباد کر دیا فرصت کے وقت جب کہ اس کا گھر خالی تھا اپنے عشق ومحبت کا اظہار کیا اور اپنے نکاح میں آنے کی رغبت دلائی اس عورت نے کہا کہ اچھا مجھے کچھ مہلت دے تا کہ میں اپنے قبیلہ کے لوگوں میں جا کر مشورہ کروں (باقی: آئندہ)

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم : ۲/۲۷۸

متن

اما انی سمعت من رسول الله ما سمعت فی علی بن ابی طالب لكنت له خادما ما عشت عن السلولی قد كان شهد حجة الوداع قال سمعت رسول الله يقول فی ذلك اليوم علیٌّ منی وانا منه ولا يقضی عينی سواه رواه احمد فی الفضائل عن المقدام بن شريح قال سالت عائشة فقلت اخبرينی برجل من اصحاب النبی ﷺ عن المسح علی الخفين فقالت ايت عليا فسله فانه كان يلزم النبی ﷺ قال فاتيت عليا فسالته فقال امرنا رسول الله ﷺ بالمسح علی خفا فنا اذا سافرنا رواه احمد **عن** علی رضی الله عنه قال اخذ رسول الله بيد الحسن والحسين فقال من احبنی واحب هذين وابا هما وامهما كان معی فی ودرجتی يوم القيمة رواه احمد فی مسند ه **عن** انس قال قال رسول الله ﷺ الجنة تشتاق الی ثلثة علی و عمار و سلمان رواه الترمذی **عن** علی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

ترجمہ

کہ اگر میں رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے حق میں وہ حدیث سنتا جو تو نے سنی ہے تو جب تک زندہ رہتا تھا تو ان کی خدمت کرتا امام احمد فضائل میں سلولی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے دن حاضر تھا میں اپنے کانوں سے اس دن رسول خدا کو فرماتے سنا کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور ان کے سوا اور کوئی میرا قرض ادا نہ کرے امام احمد مقدام بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا تو علی کے پاس جا کر پوچھ کیونکہ وہ نبی ﷺ کو ہر وقت چمٹے رہتے تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نبی ﷺ نے ہم کو اپنے موزوں پر مسح کرنے کا

besturdubooks.wordpress.com

ارشاد کیا جب ہم سفر کریں۔۲؎ امام احمد مسند میں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے حسنؓ و حسینؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کے ماں باپ کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔۳؎ ترمذی میں حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جنت میں تین شخصوں کی مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان کی۔۴؎ ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

تحقیقات وتعلیقات

بقیہ صفحہ گزشتہ

منقول ہے کہ قطام اس قبیلہ میں سے تھی جو حضرت علی اور ان کے لشکر کے لوگوں سے یہ قتل ہوئے تھے اور خاص کر اس کا باپ اور بھائی حضرت علی کی تلوار سے قتل ہوئے تھے چنانچہ ان کا قبیلہ حضرت امیر المومنین سے بے حد کینہ اور عداوت رکھتا تھا غرضیکہ اس نے اپنے آپ کو بہت آراستہ کر کے کوٹھے پر آ کر ایک نئے انداز سے جلوہ افروز ہو کر کہا کہ اے ابن ملجم میرا قبیلہ مجھے نکاح کی اجازت نہیں دیتا مگر ایک بڑے مہر پر جس کا تو شاید متحمل نہ ہو سکے ابن ملجم بولا کہ وہ کیا ہے بتا قطام نے کہا کہ میری تین شرطیں ہیں ایک ہزار درہم ایک خوبصورت لونڈی (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) ازالة الخفاء : ۴۴۴/۲

۲) مسنداحمد : ۱۸۹/۱

۳) مسنداحمد : ۱۲۵/۱

۴) جامع الترمذی : ۲۲۰/۲

متن

ان لكل نبي سبعة نجباء و نقباء واعطيت انااربعة عشر قالوا اقلنا من هم قال ابنائي و جعفر وحمزه وأبو بكر و عمر ومصعب بن عميرو بلال وسلمان و عمار و عبدالله بن مسعود وابو ذر و المقداد وعلي رواه الترمذي

ترجمہ

کہ ہر نبی کے سات نقیب اور حفاظت کرنیوالے ہوتے تھے اور میرے لیے چودہ نقیب ہیں لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میرے دونوں بیٹے جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر، مقداد اور علی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

بقیہ گزشتہ

گانے والی اور علی بن ابی طالب کا قتل۔ کیونکہ اس نے میرے بارہ آدمیوں کو جو میرے رشتے کے بہت ہی قریب تھے انکو مارڈالا۔ ابن ملجم بولا پہلی دوشرطوں کا ایفاء کرنا چنداں مشکل نہیں مگر حضرت علی کا قتل نہایت اہم اور محال ہے یہ اتنا بڑا کام بھلا مجھ سے کب ہوسکتا ہے اسی عورت نے کہا کہ اچھا میں تجھے ہلکا کرنا چاہتی ہوں جا میں نے ایک ہزار درہم چھوڑے اور اپنا مہر قتل علی میں منحصر کیا اگر تجھے مجھ سے عشق ومحبت ہے تو اس کام سے منہ نہ پھیرو گرنہ پھر اس بات کو زبان پر مت لا۔ جب ابن ملجم نے یہ بات سنی تو اس کو محرومی ہوئی اور وہاں سے چل نکلا مگر عشق اسے پہلے ہی گھائل کر چکا تھا تھوڑی دور چل کر پھر واپس آیا اور کہا اگر تو میری مدد کے واسطے ایک دوسرے شخص کو بھی بھیج دے تو شاید ایک امر وقوع میں آئے اس نے اپنے اور آشناؤں میں سے ایک شخص کو اس کے ہمراہ کر دیا یہ دونوں بد بخت مل کر روانہ ہوئے جب حضرت امیر المومنین نے سنا وہاں سے کوفہ میں مراجعت فرمائی تو لوگ استقبال کے لیے آئے تو سب سے پہلے آپ مسجد ہی میں تشریف لے گئے اولاً تحیۃ المسجد ادا کیا پھر منبر پر چڑھ کر اللہ رب العزت کی حمد وثناء بیان کی اور خوب وعظ ونصیحت فرمائی (بقیہ صفحہ آئندہ)

تخریج احادیث

مسند احمد : ۱/۱۴۸ وجامع الترمذی : ۲/۲۱۵ ومشکوۃ المصابیح : ۲/۳۷۴

besturdubooks.wordpress.com

فصل فی هؤلاء الا ربعة

عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ قال أربعة "لا تجتمع حبهم فی قلب منافق ولا يحبهم الا مومن أبو بكر وعمر و عثمان و علی رواه ابن عسا كر باسناد حسن صحیح **عن** القاسم بن محمد بن أبی بكر الصديق قال كان أبو بكر و عمر و عثمان و علیٌّ يُفتون علی عهد رسول الله ﷺ رواه السعيد فی كتابه **وروى** الشافعی با سناد صحیح انه ﷺ قال كنت وأنا و أبو بكر و عمر و عثمان و علی أنوار علی يمين العرش قبل ان يخلق آدم بالف عام فلما خلق أسكنا ظهره ولم نزل ننقل فی الأ صلاب الطاهرة حتی نقلنی الله تعالیٰ الی صلب عبدالله ونقل أبا بكر الی صلب ابی قحافة ونقل عمر الی صلب خطاب و نقل عثمان الی صلب عفان ونقل عليا الی صلب ابی طالب ثم اختارهم لی أصحاب فجعل ابا بكر صديقا و عمر فاروقا

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں جن کی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہوتی اور انہیں بجز مومن کے اور کوئی دوست نہیں رکھتا وہ اُبوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم ہیں۔ سعید اپنی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ اُبوبکر وعمر وعثمان وعلی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا میں اور اُبوبکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے دائیں طرف نور تھا پس جب آدم پیدا ہوئے تو ہم ان کی پیٹھ میں آپ سے اور اس وقت سے ہمیشہ پاک پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عبداللہ کی پیٹھ میں منتقل کر دیا اور اُبوبکر کو ابوقحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابوطالب کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے لیے یار اور دوست بنا دیا پس اُبوبکر کو صدیق اور عمر کو فاروق

متن

و عثمان ذاالنورين وعلياً وصياًفمن سبّ أصحابی فقد سبنی ومن سبنی فقدسبّ الله ومن سب الله أكبه الله تعالیٰ فی النار علی منخريه و **روى** الطبرانی فی كتابيه رياضه وعمد ته

besturdubooks.wordpress.com

انه ﷺ قال اخبر نى جبرائيل ان الله لما خلق ادم وادخل الروح فى جسده امر نى ان اخذ تفاحة من الجنة فاعصر ها فى حلقه فعصر تها فى فيه فخلق الله تعالىٰ من الا ولى انت ومن الثانية أبا بكر ومن الثالثة عمر ومن الرابعة عثمان ومن الخامسة عليا فقال ادم يا رب من هؤلآء الذين أكر متهم فقال الله تعالىٰ هؤلاء خمسة أشياخ من ذاتك وهم اكرم عندى من جميع خلقى أنت أكرم الا نبياء والرسل وهم أكرم أتباع الرسل فلما عصىٰ آدم ربه قال يا رب بحرمة اولئك اشياخ الخمسة التى اكرمتهم وفضلتهم تُبْ عَلى

ترجمہ

اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو وصی بنایا سو جس نے میرے یاروں کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا اور جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا کو برا کہا اور جس نے خدا کو برا کہا اسے خدا تعالیٰ دونوں نتھنوں کے بل اوندھا آگ میں ڈالیگا۔طبرانی اپنی دونوں کتابوں ریاض اور عمدہ میں کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور ان کے جسم میں ان کی روح داخل کی تو مجھے حکم دیا کہ جنت کا ایک سیب لے کر ان کی حلق میں نچوڑوں چنانچہ حسب الارشاد ایزدی میں نے ایک سیب لے کر ان کے حلق میں نچوڑا پس خدا تعالیٰ نے اس پہلے سیب سے آپ کو اور دوسرے سے ابوبکر کو تیسرے سے عمر کو اور چوتھے سے عثمان کو اور پانچویں سے علی کو پیدا کیا اس وقت آدم نے فرمایا اے میرے رب جن لوگوں پر تو نے اپنی ایسی بزرگی کی ہے یہ کون ہیں حق سبحانہ نے جواب دیا کہ یہ تیری نسل میں پانچ شیخ ہونگے اور وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زائد بزرگ ہیں پھر جبرائیل نے کہا کہ محمد ﷺ آپ پیغمبروں اور نبیوں میں سے افضل واکرم ہیں اور یہ چاروں صاحب تمام پیغمبروں کے تابعداروں سے زائد بزرگ ہیں پھر جب آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو کہا اے میرے رب ان پانچوں شیخوں کے طفیل سے جن کو تو نے بزرگی اور فضیلت دی ہے میری توبہ قبول فرما۔

فصل فى الخلفاء

عن سفينة مولى رسول الله ﷺ قال لمّا بنى رسول الله ﷺ المسجد وضع فى البناء حجراً وقال لا بى بكر ضع حجرك الى جنب حجرى ثم قال لعمر ضع حجرك

خلفاء کے باب میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کا بیان

سفینہ رسول خدا کے مولیٰ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا نے مسجد بنائی تو بنیاد میں آپ نے ایک پتھر رکھا اور ابو

besturdubooks.wordpress.com

بکرؓ سے فرمایا تم میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھو پھر عمر سے فرمایا کہ ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں تم اپنا پتھر رکھو۔

تحقیقات و تعلیقات

بقیہ صفحہ گذشتہ

اس کے بعد آپ نے اپنے بڑے صاحبزادہ حضرت حسن سے فرمایا کہ اس مہینے کے کتنے دن باقی ہیں جواب دیا کہ سترہ دن۔ آپ نے اس وقت اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا اسی مہینے میں میری یہ داڑھی خون سے رنگین ہوگی یہ فرما کر اس قدر روئے کہ ساری داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی اور فرمایا کہ میں موت سے خوف کر کے نہیں روتا ہوں میرا رونے کا سبب یہ ہے کہ دیکھئے انجام کار کیا ہوتا ہے دیکھئے میرے فرزندوں پر آئندہ کیا کیا مصیبتیں پیش آنیوالی ہیں یہ فرما کر منبر سے اتر آئے اور امام حسن کے گھر سے ہو کر امام حسین کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا میرا اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ درگاہ حق میں واصل ہوں چنانچہ جس رات کی صبح آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس رات مطلق نہ سوئے اور رات اداسی کی کیفیت ملاحظہ فرما کر کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے تھے۔

متن

الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لعثمان ضع حجرک جنب حجر عمر ثم قال هؤلاء الخلفاء بعدی رواه ابن حبان باسناد صحیح جید **عن** محمد الفریابی قال سمعت سفیان یقول من زعم ان علیا کان احق بالولایة منهما فقد خطاء ابا بکر وعمر والمهاجرین والا نصار وما اراه یرتفع له مع هٰذا عمل الی السماء رواه ابو داود **عن** عباد بن السماک قال سمعت سفیان یقول الخلفاء خمسة أبو بکر و عمر و عثمان وعلی ز عمر بن عبدالعزیز رواه ابوداؤد **عن** عبد الله بن عباس قال کان ابو هریرة یحدث ان رجلا اتی الی رسول الله ﷺ فقال انی اری اللیة ظلة ینطف منها السمن والعسل فاری الناس یتکففون با یدیهم فالمستکثر والمستقبل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک یا رسول الله اخذت به فعلوت ثم اخذبه رجل اخر فعلابه ثم اخذبه رجل اخر فعلابه ثم اخذبه رجل اخر فا نقطع ثم وصل فعلابه قال أبو بکر بابی وامی لتد عنی

ترجمہ

اسی طرح عثمان سے فرمایا کہ عمر کے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر رکھو پھر فرمایا یہ لوگ میری پیچھے خلیفہ ہونگے اس حدیث کو

besturdubooks.wordpress.com

ابن حبان نے صحیح اور جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔۱؎ ابوداؤد میں محمد فریابی سے روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص گمان کرے کہ علیؓ اُبوبکر وعمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اس نے اُبوبکر وعمر اور مہاجرین وانصار کی خطا کی اور میں ایسے شخص کو گمان نہیں کرتا کہ باوجود اس اعتقاد کے اسکا عمل آسمان کی طرف چڑھے۔۲؎ ابوداؤد میں عباد میں سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا خلفاء پانچ شخص ہیں اُبوبکر وعمر وعثمان علی اور عمر بن عبدالعزیز۔۳؎ ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا ﷺ سے آکر بیان کیا کہ میں نے آج کی رات خواب میں ایک ایسا سایہ دیکھا ہے کہ جس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لےکر اس میں سے پیتے ہیں پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے بھی اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکتے ہوئے دیکھی سو میں نے اے رسول خدا آپ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر چڑھ گئے۔ پھر آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد اس رسی کو ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ اس کے بعد اسے ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑ دی گئی اور وہ شخص بھی اس پر چڑھ گیا اُبوبکرؓ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں مجھے چھوڑ دیجیے

تخریج احادیث

۱) حافظ ابن کثیر دمشقیؒ نے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ اس سند کے ساتھ ''غریب جداً'' ہے مصنف عبدالرزاق ۳/۳۱۸ (کذافی دلائل النبوة للبیهقی ۲/۵۸۰)

۲) البدایه والنهایه: ۷/۲۰۷

۳) سنن ابی دائود کتاب السنة: ۴۶۳۶، ابوداؤد: ۴۶۳۶ کتاب السنة

متن

فلا عبر تها فقال اعبر ها فقال اما الظلة فظلة الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فهو القران لینه وحلاوته واماالمستکثرو المستقل فهو المستکثر من القران و المستقل منه واما السبب الواصل من السماء الی الارض فهو الحق الذی انت علیه تا خذبه فیعلیک الله ثم یا خذبه بعدک رجل فیعلوابه ثم یا خذ به رجل اخر فیعلوابه ثم یا خذبه رجل اخر فینقطع ثم یوصل له فیعلوابه ای رسول الله! لتحد ثنی ا صبت ام اخطأت فقال اصبت بعضا واخطأت بعضاً قال اقسمت یا رسول الله! لتحد ثنی ما الذی اخطات؟ فقال النبی ﷺ لاتقسم رواه ابوداؤد ونحوه للبخاری عن ابی بکرة ان النبی ﷺ قال ذات یوم من رأی منکم رؤیا قال رجل انا

besturdubooks.wordpress.com

رایت کان میزا نا نزل من السماء فوزنت انت وأبو بکر فرجحت انت یا ابی بکر ووزن عمر و أبو بکر فرجح أبو بکر ووزن عمر و عثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان قال فاستلها رسول اللہ ﷺ یعنی فساء ذلک فقال خلافة نبوة ثم یوتی اللہ الملک من یشاء رواہ ابو داؤد

ترجمہ

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کروں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر کہو۔ اُبو بکر بولے وہ سائبان اور چھت تو اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ اس کی نرمی اور شیرینی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت سے پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن بہت سیکھنے والے اور تھوڑے سیکھنے والے ہیں اور جو رسی آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور جس حق کو آپ نے پکڑا ہے اور آپ کو حق تعالیٰ چڑھائے گا یعنی آپ مقبوض ہونگے پھر آپ کے بعد اس رسی کو ایک اور شخص لیگا۔ (یعنی ایک خلیفہ ہوگا) اور وہ بھی اس پر چڑھ جاویگا یعنی فوت ہوگا پھر اس کے بعد اس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیگا اور وہ بھی چڑھ جائیگا۔ پھر اس کے بعد ایک اور تیسرا شخص اسے لیگا اور وہ ٹوٹ جائیگا۔ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ پیدا ہوگا پھر وہ اس کے لیے جوڑ دیا جائیگا یعنی رخنہ کی مکافات ہوگی پھر وہ شخص بھی اس پر چڑھ جاویگا اس کے بعد حضرت اُبو بکر نے عرض کیا اے رسول خدا فرمائیے کہ اس خواب کی تعبیر میں نے ٹھیک کہی یا خطا کی فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا اور کچھ خطاء اُبو بکر نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپ کو قسم دیتا ہوں فرمائیے میں نے کیا خطا کی فرمایا تم قسم نہ کھاؤ۔[۱] ابوداؤد میں اُبو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک دن فرمایا کسی نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے ایک مرد بولا میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے۔[۲] اور اس میں آپ اور ابو بکر تولے گئے اور آپ بھاری اترے پھر اُبو بکر و عمر تولے گئے تو حضرت اُبو بکر ان پر بھاری اترے پھر عمر و عثمان تولے گئے تو عمر بھاری اترے اتنے میں وہ ترازو اٹھالی گئی راوی کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کو یہ خواب برا معلوم ہوا یعنی آپ نے اسے مکروہ جانا پھر آپ نے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اس کے بعد اللہ جسے چاہیگا اپنا ملک دیگا۔[۳]

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے ترازو کے اٹھ جانے سے یہ تعبیر فرمائی کہ خالص زمانہ خلافت حضرت اُبو بکر اور حضرت عمرؓ کا ہوگا اور ان کی خلافت پر کسی کو اختلاف نہ ہوگا اس کے بعد بادشاہت کی آمیزش ہوگی اور کچھ خلافت اور بے انتظامی ہوگی مگر چاروں خلفاء کے بعد خلافت صرف بادشاہی ہوگی، اور جبار اور ظالم بادشاہ ہوں گے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے اور

besturdubooks.wordpress.com

ترازو اٹھ جانے سے یہ تعبیر سمجھنا اس سبب سے ہے کہ آپس کے تولنے میں ان چیزوں کی رعایت مقصود ہوتی ہے جو باہم قریب قریب ہوں اور جب وہ چیزیں آپس میں بعید اور متبائن ہوں تو پھر تولنے کے کیا معنی پس اس کے بعد میزان اٹھائی گئی اور تولنا برطرف ہوا پس یہ جواب حضرت اُبوبکر اور حضرت عمر کے بعد خلافت میں اختلاف ہوا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱۰۴۳/۲، مسند احمد : ۲۳۶/۱، سنن ابوداؤد : ۶۳۶/۲

۳) ابوداؤد شریف : ۶۳۷/۲ .البدایه والنهایه :۲۰۴/۷

متن

عن جابر بن عبد الله الانصاری انه کان یحدث ان رسول الله ﷺ قال اری اللیة رجل صالح ان ابا بکر نیط برسول الله ﷺ ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قلنامن عند رسول الله ﷺ قلنا اما الرجل الصالح فرسول الله ﷺ اما تنوط بعضهم ببعض فهم ولا ة هذا الا مر الذی بعث الله به نبیه ﷺ رواه ابوداؤد **عن** عمرة بن جندب ان رجلا قال یا رسول الله رایت کان دلواد لی من السماء فجاء أبو بکر فاخذ بعراقیها فشرب شربا ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ عراقیها فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیها ا فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ بعراقیها فانتشطت وانتضح علیه منها شی روه ابوداؤد عن سعید **عن** سفینة مولی ام سلمة رضی الله عنها قال قال رسول الله ﷺ خلافة النبوة ثلثون ﷺ سنه ثم یؤتی الله ملکه من یشاء وقال سعید قال لی سفینة

ترجمہ

ابوداؤد میں جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات ایک صالح مرد خواب میں دکھایا گیا ہے کہ گویا اُبوبکر رسول خدا ﷺ کے ساتھ لٹکائے گئے اور عمر اُبوبکر کے ساتھ لٹکائے گئے اور پیوست کئے گئے اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابر کہتے ہیں جب ہم رسول خدا کے پاس سے اٹھے تو اپنے اجتہاد یا ظن غالب سے ہم نے کہا کہ رجل صالح سے مراد رسول خدا ﷺ ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا تعلق واتصال یہ ہے کہ یہ لوگ اس کام کے والی ہوں گے جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بھیجا ہے۔[۱] ابوداؤد میں ثمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک ڈول پانی کا بھرا ہوا آسمان سے نیچے اترا اتنے میں اُبوبکر آئے اور اس کے

besturdubooks.wordpress.com

دونوں کنے پکڑ کے پانی پیا۔[۲] مگر جیسے ضعیف لوگ پیتے ہیں۔ پھر عمر آئے اور انہوں نے بھی اس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے پھر عثمان نے آ کر اس کے دونوں کنے پکڑے اور اچھی طرح سیراب ہو کر پیا پھر علی آئے اور انہوں نے اس کے دونوں کنے پکڑے ہی تھے کہ وہ ڈول ہلنے لگا اور علیؓ پر اس میں سے کچھ پانی بکھر گیا۔[۳] ابوداؤد میں سعید سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ خلافت نبوت یعنی سنت کے موافق کامل تیس برس تک رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہیگا دیدیگا۔[۴] سعید کہتے ہیں مجھ سے سفینہ نے کہا

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ اس سے حضرت أبو بکر صدیقؓ کے ضعف خلافت کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھتا ہوں اس پر ایک بڑا ڈول پڑا ہوا ہے میں نے اس کنویں میں سے جس قدر چاہا کھینچا ابن ابی قحافہ نے میرے ہاتھ سے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے اور انکے کھینچنے میں کچھ ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضعف کو بخشے پھر وہ ڈول ایک بڑا چرٹ بن گیا اور اسے ابن الخطاب نے کھینچا میں نے ایسا کڑیل جوان کوئی نہیں دیکھا کہ عمر کا سا کھینچنا کھینچے غرضیکہ عمر نے اس قدر کھینچا کہ سب لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کے بیٹھنے کی جگہ لے گئے اس سے حضرت عمر بن الخطاب کی قوت خلافت کی طرف اشارہ ہے اور پہلے کلام میں حضرت أبو بکرؓ کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

تخریج احادیث

۱) ابو داؤد شریف : ۶۳۷/۲

۳) مسند احمد : ۱۲/۵

۴) مسند احمد: ۲۲۰/۵ ،البداية والنهاية: ۱۹۸/۶

متن

امسک علیک ابا بکر سنتین و عمر عشرا وعثمٰن اثنی عشر و علیّ کذاقال سعید قلت لسفینة ان هؤلآء یزعمون ان علیا رضی الله عنه لم یکن بخلیفة قال کذب استاه بنی الزرقاء یعنی بنی مروان رواه ابو داؤد عن ابی عبیدة ومعاذ بن جبل عن رسول الله ﷺ قال ان هذا الامر بدأ نبوة ورحمة ثم یکون خلافة ورحمة ثم ملکا عضوضاثم کائن جبریة وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا الله رواه البیهقی فی شعب الایمان عن النعمان بن بشیر عن حذیفة بن الیمان قال قال

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله ﷺ تكون النبوة فيكم ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافة علىٰ منهاج النبوة ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون ملكا عاضا فيكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون

ترجمہ

تو حساب کر اور یاد رکھ کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس رہی اور عمرؓ کی دس برس اور عثمانؓ کی بارہ برس اور علیؓ کی چھ برس سعید کہتے ہیں کہ میں نے سفینہ سے کہا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلیفہ نہ تھے کہا بنی زرقاء یعنی بنی مروان کے سرین سے جھوٹ بات نکلتی ہے۔ (۱) بیہقی شعب الایمان میں ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اس امر دین نے نبوۃ اور رحمت کے ساتھ ابتداء کی ہے اس کے بعد خلافت حق اور رحمت برحق ہوگی پھر ظالم اور ناحق ایذاء دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پھر انمیں سے قہر وغلبہ اور سرکشی وفساد پیدا ہوں گے لوگ ریشمی کپڑوں اور شراب کو حلال کر لیں گے اور وہ اس پر رزق اور مدد دیئے جاوینگے حتے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں۔ (۲) امام احمد اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب تک کہ خدا چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پھر خدا تعالیٰ اسے اپنی طرف اٹھالیگا پھر اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر جب تک اللہ چاہیگا خلافت رہے گی۔ اور اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف اٹھائیگا پھر اس کے بعد موذی بادشاہ ہونگے اور جب تک خدا چاہیگا تم میں رہینگے پھر انکو بھی خدا تعالیٰ اٹھالیگا پھر غالب اور قاہر بادشاہ ہونگے اور جب تک اللہ ان کو تم میں رکھنا چاہیگا رہیں گے اور تھوڑی مدت بعد ان کو بھی خدا تعالیٰ اٹھالیگا پھر ایک زمانہ آئیگا جس میں سنت کے موافق اور نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوجاویگی۔

تخریج احادیث

۱) ابو داؤد شریف: ۶۳۸/۲

۲) دلائل النبوۃ للبیهقی: ۲۲۰/۳

متن

ملكا جبرية فيكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافةً على منهاج النبوة ثم سكت قال حبيب فلما قام عمر بن عبدالعزيز كتبت اليه بهذا الحديث اذكره اياه و قلت ارجو ان تكون امير المومنين بعد الملك العاض والجبرية فسربه واعجبه يعنى عمر بن عبدا لعزيز رواه احمد والبيهقى فى دلائل النبوه وفى رواية الخلافة بعدى ثلثون سنة ثم يصير بعدها ملك

besturdubooks.wordpress.com

عضو ضاوفی روایة ثم ملک وامارة عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قیل یارسول الله! من نؤمر بعدک؟ قال ان تؤمروا ابا بکر تجدوه امینا زاهدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة وان تؤمروا عمر تجدوه قویا امیناً لایخاف فی الله لومة لائم وان تؤمرّو اعلیاولا اراکم فاعلین تجدوه هادیاً مهدیاًیا خذکم الطریق المستقیم رواه احمد عن ابن ابی ملیکة قال سمعت عائشة وسئلت من کان رسول الله ﷺ مستخلفاً لو استخلفه؟ قالت أبو بکر

ترجمہ

اس کے بعد رسول خدا ﷺ خاموش ہو رہے حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز قائم بالخلافت ہوئے تو میں نے یہ حدیث انہیں یاد دلانے کے لیے لکھی اور میں نے کہا مجھے امید ہے کہ موذی بادشاہ اور قاہر حاکم کے بعدتم امیر المومنین ہو۔ عمر بن عبدالعزیز اس سے بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا انہیں بہت بھلا معلوم ہوا۔اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرے پیچھے خلافت کا زمانہ کل تیس برس رہے گا پھر اسکے بعد ایذا دینے والے حاکم بادشاہ ہو جاویں گے۔[۱] امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ ہم آپ کے بعد کسے امیر بناویں فرمایا اگر تم اُبو بکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اسے امانت دار پاؤ گے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور آخرت کی نعماء میں رغبت کرنیوالا ہے۔(۲) اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو اسے زبردست امانت دار پاؤ گے وہ اللہ کے دین جاری کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کرے گا۔(۳) اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے مگر میں گمان نہیں کرتا کہ تم اسے خلیفہ بناؤ گے تو اسے بھی سیدھی راہ دکھانے والا پاؤ گے تم کو وہ سیدھے رستہ پر لیجاویگا۔(۴) مسلم میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا اور دریافت کیا کہ اگر رسول خدا ﷺ کسی کو اپنے سامنے خلیفہ بناتے تو کس شخص کو بناتے فرمایا اُبو بکر

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خلیفہ کو لائق ہے کہ اس صفت کے ساتھ موصوف ہوتا کہ اس کے لیے پورا پورا اخلاص جو خلاص کا موجب ہے وہ حاصل ہو اور ایک روایت میں یوں آیا ہے تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت میں یوں ہے تجدوہ قویافی امر الله ضعیفا فی نفسه یعنی اسے اللہ کے حق میں قوی پاؤ گے اور اپنے حق میں ضعیف (۳) یعنی کسی شخص کی امر دین میں رعایت نہیں کرتے حدیث کے جملہ کے معنی یہ ہے کہ وہ دین میں سخت ہیں جب اپنے کاموں میں سے کوئی کام شروع کرتے ہیں تو کسی منکر کے انکار کے خوف سے نہیں کرتے بلکہ وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں اور انکو حق بات کہنے سے کوئی چیز ڈگمگا نہیں سکتی نہ کسی معترض کا اعتراض اور نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویافی امر الله قویافی نفسه

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) مسند احمد : ۵ / ۲۲۰ .البدایه والنهایه : ۱۹۸/۲ ، دلائل النبوة للبیهقی ۲۲۲/۳

۲) مسند احمد : ۱۰۹/۱ ، مسند احمد : ۱۷۵/۱

متن

فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمرقیل من بعدعمرقالت ابو عبیدة بن الجراح رواه مسلم عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی و من یعص الا میر فقد عصانی وانما الامامُ جنة یقاتل من ورائه ویتقی به فان امر بتقوی الله وعدل فان له بذلک اجراً وان قال لغیره فان علیه منه وزراً رواه البخاری ومسلم عن العرباض بن ساریة قال صلی بنا رسول الله ﷺ ذات یوم ثم اقبل علینا بوجهه فوعظنا موعظة بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال رجل یا رسول الله!کان هذه موعظة مودّع فاوصنا فقال اوصیکم بتقویٰ الله والسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیرافعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوابهاوعضوعلیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور

ترجمہ

کو کہا گیا ابوبکر کے بعد کسے خلیفہ بناتے فرمایا عمر کو کہا عمر کے بعد فرمایا ابوعبیدہ بن جراح کو (۱) بخاری مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر کی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو امیر کی نافرمانی کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے کہ اس کے پیچھے سے مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے بچاؤ ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ امیر اللہ سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا حکم کرے تو اس کے لیے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اسکے مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اس پر گناہ ہوگا ۲ امام احمد اور ابوداؤد عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں ایک دن رسول خدا ﷺ نماز پڑھ کر ہمارے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوئے پھر ہمیں ایسی مؤثر نصیحتیں کیں کہ جن سے ہماری آنکھیں بہہ اور دل ڈر گئے سو ایک شخص نے کہا اے رسول خدا گویا یہ آپ کی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کچھ وصیت کیجیے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی اطاعت اور سننے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ امیر حبشی غلام ہو۔ کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے پیچھے زندہ

besturdubooks.wordpress.com

رہے گا وہ عنقریب بڑے بڑے اختلاف دیکھے گا۔ سوتم میرے طریقہ اور میرے خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقوں کو لازم پکڑلو اوران کے ساتھ تمسک کرواور کچلیوں سے خوب مضبوط پکڑلو۔ اور اپنے آپ کو نئے کاموں سے بچاؤ۔

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ دین میں جب کوئی ایسی نئی چیز نکالی جائے گی جس کے شرع میں کوئی اصل نہ ہو ظاہر نہ ہو پوشیدہ سو وہ نہایت گمراہی ہے اوراسی کا نام بدعت ہے دین میں چیزیں اصل ہیں (۱) قرآن (۲) حدیث (۳) جماع امت (۴) قیاس شرعی ان تمام کی بحث اصول فقہ میں موجود ہے سو جو بات ان چاروں اصولوں میں نہیں وہی بدعت ہے اور جتنی بدعتیں لوگوں نے خلاف شرع نکالیں وہ اس حدیث سے سب کی سب رد ہوگئیں تفصیلات کی ضرورت نہیں مثلاً قبر پر چونا کرنا، گنبد بنانا۔ قبروں پر روشنی کرنا، تعزیہ بنانا۔ بزرگوں کا میلا کرنا، اولیاء کی منت ماننا، جھنڈے نشان کھڑے کرنا، سراسر دین کے خلاف ہیں قرآن وحدیث اجماع وقیاس شرع میں ان کی کوئی اصل نہیں بلکہ بعضے کام صریح احادیث سے منع ہیں۔ اسی طرح اور بدعتوں کا خیال کرلینا چاہیئے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم ۲/۲۷۳

۲) صحیح البخاری: ۱/۴۱۵، صحیح مسلم : ۲/۱۲۴

متن

کل محدث بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمدو ابو داؤد

ترجمہ

کیوں کہ ہر نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔[۱]

تخریج احادیث

۱) سنن ابو داؤد : ۲/۶۳۵

besturdubooks.wordpress.com

فضيلة ابى محمد طلحة ابن عبيد الله القرشى رضى الله عنه

عن قيس بن ابى حازم قال رايت يد طلحه شلاء وقى بها النبى ﷺ يوم احد رواه البخارى **عن** ابى عبدالله الزبير بن العوام رضى الله عنه قال كان على النبى ﷺ يوم احد درعان فنهض الى الصخر ة فلم يستطع فقعد تحته طلحة حتى استوى على الصخرة قال فسمعت رسول الله ﷺ يقول اوجب طلحة رواه الترمذى **عن** موسى بن طلحة قال بينا عائشة بنت طلحة تقول لا مها ام كلثوم بنت ابى بكر ان ابى خير من ابيک فقالت عائشة ام المومنين لا اقضى بينكما ان ابا بكر دخل النبى ﷺ فقال يا ابا بكر انت عتيق الله من النار قالت فيو مئذ سمى عتيقا و دخل طلحة على النبى ﷺ فقال انت يا طلحة ممن قضى نحبه **عن** جابر بن عبدالله الانصارى قال نظر رسول الله ﷺ الى طلحة بن عبيد الله قال

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ شل دیکھا کہ انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن نبی ﷺ کو بچایا۔(۱) ترمذی میں ابو عبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی ﷺ پر دو زرہیں تھیں اور آپنے پتھر پر چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زرہوں کے بوجھ سے چڑھ نہ سکے یہ دیکھ کر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ اس پتھر پر چڑھ گئے اس وقت میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا کہ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔(۲) حاکم موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت عائشہ بنت طلحہ اپنی والدہ ام کلثوم بنت ابی اُبوبکر رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہؓ ام المومنین نے فرمایا میں کبھی تم میں فیصلہ نہ کرونگی ایک دن اُبوبکر حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے اُبوبکر تم دوزخ سے آزاد کیے گئے۔۳؎ ہواس روز سے انکا لقب عتیق ہوگیا اور طلحہ بھی ایک دن نبی ﷺ کے پاس آئے حضرت نے فرمایا اے طلحہ تم لوگوں میں سے ان لوگوں میں سے ہو جواپنی نذر کر چکے ہو یعنی شہید ہو چکے ہو۔ترمذی میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت

تحقیقات وتعلیقات

۵۔ احد کی لڑائی میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر فدا کر دیا تھا اور اس دن ان کے بدن

besturdubooks.wordpress.com

پر اسّی سے زیادہ زخم آئے تھے یہاں تک کہ عضو مخصوص بھی زخمی ہو گیا تھا جب صحابہ رضی اللہ عنہم احد کے دن کا ذکر کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ وہ دن پورا حضرت طلحہ کا تھا اور حضرت طلحہ عبید اللہ کے بیٹے تھے ان کی کنیت ابو محمد قرشی ہے قدیم الاسلام ہیں غزوہ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے کیونکہ غزوہ بدر میں حضور اکرم ﷺ نے انہیں کسی کام کو بھیجا تھا آپ گندم گوں نہایت خوبصورت بالوں والے تھے جنگ جمل میں پنجشنبہ کے روز قتل کئے گئے اور بصرہ میں مدفون ہوئے اس وقت ان کی عمر چونسٹھ سال تھی۔

حضرت محمد ﷺ جو دو زرہیں، پہنتے تھے تو اللہ تعالیٰ کے قول کو بجالانے میں مبالغہ کی وجہ سے پہنتے تھے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خذوا حذرکم یعنی اپنے بچاؤ کے لیے زرہ اور سپر وغیرہ لیا کرو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیاروں کا استعمال اور محافظت کے اسباب لڑائی میں توکل کے منافی نہیں ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قسم کے امور امت کی تعلیم کے لیے تھے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۵۶۷/۱
۲) جامع الترمذی : ۲۱۵/۲
۳) مستدرک حاکم : ۴۵۰/۲

متن

من احب ان ینظر الی رجل یمشی علی وجه الارض وقد قضی نحبه فلینظر الی هذا وفی روایة من سره ان ینظر الی شهید یمشی علی وجه الارض فلینظر الی طلحة بن عبید الله رواه الترمذی

ترجمہ

نے طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص ایسے مرد کو دیکھنا محبوب رکھے کہ وہ روئے زمین پر چلتا ہوا شہید ہے تو اس مرد کو دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو ایسا شہید جو روئے زمین پر چلتا ہو دیکھنا بھلا معلوم ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔[۱]

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی : ۲۱۵/۲

besturdubooks.wordpress.com

فضيلة ابى عبدالله الزبير بن العوام بن خويلد بن عمّة رسول الله ﷺ

عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ من یاتینی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی ﷺ ان لکل نبی حواریا ان حواری الزبیر رواه البخاری ومسلم عن الزبیر بن العوام رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ من یات بنی قریظة فیا تینی بخبر هم فانطلقتُ فلما رجعت جمع لی رسول الله ﷺ ابویه فقال فداک ابی وامی رواه البخاری ومسلم عن عبدالله بن الزبیر قال کنت یوم الاحزاب جعلت انا و عمر و بن ابی سلمة فی النساء فنظرت

ابوعبیداللہ زبیر بن عوام بن خویلد ابن عمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون شخص لاسکتا ہے زبیر بول اٹھے میں۔ پس رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے ۲؎ بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بنی قریظہ (یہود کا مشہور قبیلہ ہے جو مدینہ کے گرد رہا کرتا تھا) کے پاس کون جائے کہ ان کی خبر میرے پاس لاوے زبیر کہتے ہیں میں گیا اور جب خبر لے کر واپس آیا تو رسول خدا نے میرے لیے اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر سے فدا ہوں۔ ۳؎ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں میں اور عمرو بن ابی سلمہ عورتوں کی حفاظت کے لیے مقرر ہوئے۔

تحقیقات وتعلیقات

واضح ہو کہ جب رسول خدا ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہوئے تو وہیں سے بنی قریظہ کی طرف متوجہ ہوئے اور پندرہ روز تک ان کا محاصرہ کیا اور فتح پائی اور وہیں یہ بات فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ غزوہ احزاب میں نبی قریظہ بھی تھے وہاں ان کی خبر منگائی یہاں حضرت زبیرؓ کی قدر اور تعظیم معلوم ہوتی ہے اور ان کے عمل کا اعتبار بھی مفہوم ہوتا ہے کیونکہ کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے ایسا کلمہ نہیں کہتا جب تک اس کی تعظیم مقصود نہ ہو چنانچہ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے والدین کو دوبار جمع کیا احد اور بنو قریظہ کی جنگ میں۔ اپنے بیٹے سے حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹے میرا ہر عضو حضور

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ کے ساتھ زخمی ہوا ہے۔

تخریج احادیث

۲) صحیح البخاری : ۱/۵۲۷، صحیح مسلم : ۲/۲۸۱، جامع الترمذی : ۲/۲۱۵

۳) صحیح البخاری : ۱/۵۲۷، صحیح مسلم : ۲/۲۸۰، مسند احمد : ۱/۱۶۴

متن

فاذا الزبير على فرسه فيختلف الى بني قريظة مرتين اوثلثافلما رجعت قلت يا ابت رايتك تختلف قال اوهل رايتني يا بني قلت نعم قال كان رسول الله ﷺ قال من يات بني قريظة فيا تيني بخبر هم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله ﷺابويه فقال فداك ابي وامي **عن** هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قرآت:" الذين استجابو االله والرسول من بعد ما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم واتقوا اجر عظيم" قالت لعروة يا ابن اختي!كان ابوك منهم الزبير وأبو بكر لما اصاب رسول الله ﷺ ما اصاب يوم احد فانصرف عنه المشركون خاف ان يرجعو افقال من يذهب في اثرهم فانتدب منهم سبعون رجلا كان فيهم أبو بكر والزبير رضي الله عنهما رواه البخاري

ترجمہ

میں نے نظر کی، ناگہاں حضرت زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے بنی قریظہ کی طرف دومرتبہ یا تین مرتبہ آئے گئے سو جب میں وہاں سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں نے تم کو بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ زبیر نے فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کون شخص میرے پاس لاوے سو میں گیا جب واپس آیا تو میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ تجھ پر سے میرے ماں باپ فدا ہوں (۱) بخاری میں ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے آیت: "الذين استجابو الله و الرسول من بعد ما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم واتقوا اجر عظيم" پڑھ کر عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے تیرے والد زبیرؓ اور نانا ابوبکرؓ ان میں سے ہیں جب رسول خدا ﷺ کو احد کے دن تھوڑی جیسی شکست پہنچی اور مشرکین آپ سے پھر کر چلے گئے اور آپ کو ان کے پھر واپس آنے کا خوف ہوا تو حضرت نے فرمایا ان کے پیچھے کون جاتا ہے یہ سن کر ستر آدمیوں نے آپ کے فرمان کی تعمیل کی اور ان میں سے ابو

besturdubooks.wordpress.com

بکروزبیر بھی ہیں۔(۲)

تحقیقات وتعلیقات

یہاں حضرت سعد جن کی کنیت ابواسحٰق اور سعد بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہیں ان کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے والدین کو جمع کیا ہے چنانچہ آئندہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے فرمایا اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر سے فدا ہوں اوراوپر کی روایت سے ثابت ہوا کہ زبیر کے واسطے آپ نے اپنے والدین کو جمع کیا تو ظاہر میں یہ دونوں حدیثیں باہم متناقض۔معلوم ہوتی ہیں اوران دونوں میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ حضرت علی کو حضرت زبیر کے لیے فرمانے کی خبر نہ ہوئی اور محدثین نے اس کی تطبیق میں اور بہت سے وجوہ بیان کی ہیں جن کی تفصیلات مظاہر حق میں موجود ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۱/۵۶۷، طبقات ابن سعد :۳/۲۶۶

۲) صحیح البخاری :۲/۵۸۴

besturdubooks.wordpress.com

فی ذکر عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنه

عن ام المومنين عائشة زوج النبی ﷺ ان رسول الله ﷺ يقول لنسائه ان امر كن لمما يهمنی بعدی ولن يصبر عليكن الا الصابرون قال ثم تقول عائشة يعنی المتصدقين ثم قالت عائشة لا بی سلمة بن عبدالرحمن فسقی الله اباک من سلسبيل الجنة وكان ابن عوف قد تصدق علی امّهات المومنين بمال بيعت باربعين الفا رواه الترمذی **عن** ام سلمة زوج النبی ﷺ قال سمعت رسول الله يقول لا زواجه ان الذی يحثو عليكن بعدی هو الصادق البار اللهم اسق عبدالرحمن بن عوف من سلسبيل الجنة

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مناقب میں

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ میرے پیچھے تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے (نہیں معلوم تمہارا کیا حال ہوتا ہے) اور تمہارے تفقد احوال پر بجز صبر کرنے والے اور سچ بولنے والوں کے اور کوئی صبر نہ کرینگے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان صابروں اور صدیقوں سے حضرت کی مراد صدقہ دینے والے اور خبر کرنیوالے تھے پھر عائشہؓ نے ابوسلمہ عبدالرحمٰن کی بیٹی سے کہا خدا تعالیٰ تیرے باپ کو نہر سلسبیل سے پانی پلاوے اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک باغ جو چالیس ہزار درہم کو بیچا گیا تھا حضرت کی بی بیوں پر تصدیق کیا تھا[۱] امام احمد مسند میں حضرت ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو اپنی بیبیوں سے فرماتے سنا کہ جو شخص میرے پیچھے تم کو لپین پھر کر دیگا وہ صادق الایمان صاحب احسان ہے خداوند عبدالرحمٰن کو جنت کے چشمے سے جس کا سلسبیل نام ہے سیراب کر (۲)

besturdubooks.wordpress.com

ابو اسحق سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص القرشی رضی الله عنه

عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال ماسمعت النبی ﷺ جمع ابو یه لاحد الالسعد بن مالک فانی سمعته یقول یوم احدیا سعد! ارم فداک ابی وامی رواه البخاری ومسلم **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال انی لا ول العرب رمی بسهم فی سبیل الله رواه البخاری و مسلم **عن** عائشة زوج

ترجمہ

ابواسحٰق سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص قرشی کے مناقب

بخاری مسلم میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے اپنے والدین کو سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور کے لیے جمع کیا ہو میں نے حضرت سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے اے سعد پر تیر پھینک کہ میرے ماں باپ تجھ پر سے فدا ہوں [۳] بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جہاد میں تمام عربوں سے پہلے میں نے ہی تیر بارانی کی ہے۔[۴] بخاری مسلم میں حضرت عائشہ زوجہ

تحقیقات وتعلیقات

امام زہری کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں اپنا آدھا مال اور چار ہزار دینار و درہم اللہ کے نام پر دیئے پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کئے پھر پانچ سو گھوڑے جہاد کے لیے اللہ کی راہ میں دیئے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں اللہ کے نام پر دیں انکا اکثر مال تجارتی تھا ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک سو پچاس صحابہ کو دینار تقسیم کئے پھر رات کو ایک فہرست تیار کی جس میں لکھا تھا کہ میرا سارا مال مہاجرین وانصار میں تقسیم ہونا چاہئے حتیٰ کہ میری یہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلاں کو دیجائے اور یہ عمامہ فلاں کو غرضیکہ کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی جو فقراء کے لیے نہ لکھی ہو جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اتنے میں جبریل آئے اور فرمایا کہ عبدالرحمٰن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کرو اور فہرست قبول کر کے واپس کردو رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول ہوا اور تو خدا اور اس کے رسول کا وکیل ہے۔

تخریج احادیث

١) جامع الترمذی: ٢١٦/٢.

٢) حلیة الاولیأ: ٩٩/١، طبقات ابن سعد: ٢٩١/٣

besturdubooks.wordpress.com

۳) صحیح البخاری : ۱/۵۲۷، صحیح مسلم : ۲/۲۸۰

۴) صحیح البخاری : ۱/۵۲۸

متن

النبی ﷺ قال سهر رسول الله ﷺ مقدمه المدينة ليلة فقال ليت رجلا صالحا يحرسني اذسمعنا صوت سلاح فقال من هذا قال انا سعد قال ماجاء بک قال وقع في نفسي خوف على رسول الله ﷺ فجئت احرسه فدعا له رسول الله ﷺ ثم نام رواه البخاری و مسلم **عن** سعد بن ابی وقاص ان رسول الله قال يومئذ يعني يوم احد اللهم اشددرميته واجب دعوته رواه في شرح السنة **عن** علي بن ابی طالب رضی الله عنه قال ماجمع رسول الله ﷺ اباه وامه الا لسعد، قال له يوم احد ارم فداک ابی وامی وقال له ارم ايها الغلام الحزور! رواه الترمذی **عن** سعد بن ابی وقاص ان رسول الله ﷺ قال اللهم استجب لسعد اذاد عاک رواه الترمذی **عن** جابر بن عبدالله الانصاری قال اقبل سعد فقال النبی ﷺ

ترجمہ

رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول خدا ﷺ مدینہ آتے وقت جاگتے رہے اور فرمایا کاش کوئی نیک بخت آدمی دشمنوں سے میری حفاظت کرتا یکا یک ہم نے ہتھیاروں کے کھٹ کھٹ بولنے کی آواز سنی حضرت نے فرمایا یہ کون شخص ہے؟ کہا میں سعد ہوں فرمایا تیرے یہاں آنے کا کیا باعث عرض کیا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا ﷺ کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں ان کی حفاظت کے لیے آیا ہوں پس حضرت ﷺ نے ان کے واسطے دعا کی پھر سو رہے۔(۱) امام بغوی شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا اے اللہ اس کی تیراندازی قوی کر اور اس کی دعا مقبول فرما (۲) ترمذی میں علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے ماں باپ کو بجز سعد کے اور کسی کے لیے جمع نہ کیا آپ نے احد کے دن ان کے لیے فرمایا تجھ پر سے میرے ماں باپ فدا ہوں اور ان کے لیے آپ نے فرمایا اے زبردست نوجوان تیر پھینک۔ (۳) ترمذی میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بار خدایا سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما (۴) ترمذی میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ سعد آنحضرت کے پاس آئے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

اجابت دعا کی مناسبت قوت تیراندازی کے ساتھ ظاہر ہے کہ دعا کو تیر کے ساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں چنانچہ کسی بزرگ نے کہا کہ از ہر کرانہ تیر دعا مے کنم رواں گویا کہ رسول اللہ ﷺ کی اجابت دعا کا ایک اثر یہ ہوا کہ سب سے پہلے راہ خدا میں انہوں ہی نے تیر بارانی کی اور یہ نوجوان قوی حضرت اُبوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر ایمان لائے اسلام لانے کے وقت ان کی عمر سترہ برس تھی تھوڑے دنوں گھر ہی میں بیٹھے رہے وہاں سے نہ نکلے ایک چھوٹا سا قبہ بنا کر اس میں رہتے اور اپنے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ جب لوگ مجھے پوچھیں یا میری خیریت دریافت کریں تو میرا حال ان سے ہرگز نہ کہنا جب تک کہ سب ایک امام پر جمع ہوں شاید یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوا ہو۔

تخریج احادیث

۱. ۲) کنز العمال: ۱۰۳/۳

۳. ۴) جامع الترمذی: ۲۱۶/۲

متن

هـذا خـالـي فـليـر نـي امرأ خاله رواه الترمذی وقال كان سعد من بنی زهرة و كانت ام النبی ﷺ من بنی زهرة فلذلک قال النبی ﷺ هذا خالی وفی المصابيح فليكرمَنَّ بدل فليرنی **عن** سـعـد يقول انی لا ول العرب رمی بسهم فی سبيل الله و كنا نغزومع النبی ﷺ وما لنا طعام الا ورق الشـجـر حتی احد ناليضع كمايضع البعير والشاة ماله خلط ثم اصبحت بنو اسد تعز رنی عـلـى الاسلام لقد خبت اذن اوضل عملی و كانوا شكوه الی عمر قالوا انه لا يحسن يصلی رواه مسلم **عن** سعيد بن المسيب قال سمعت سعد ايقول جمع لی النبی ﷺ ابويه يوم احد رواه البخاری **عن** سـعـد قـال رايتنی وانا ثالث الاسلام وماسلم احد الا فی اليوم الذی اسلمت فيه ولقد مكثت سبعة ايام وانی لثالث الاسلام رواه البخاری

ترجمہ

یہ میرے ماموں ہیں سوچاہئے کہ ان جیسا بزرگ کوئی شخص اپنا ماموں مجھے دکھائے [۱] سعد بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت ﷺ کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں پس اس وجہ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ سعد میرے

besturdubooks.wordpress.com

ماموں ہیں اور مصابیح میں ''فلیرنی'' کی جگہ ''فلیکرمن'' واقع ہے۔۲ بخاری مسلم میں سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اول عرب ہوں جس نے راہ خدا میں تیر بارانی کی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے۔ اور ہمارے کھانے کے لیے بجز درخت کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ پائخانہ کرتے تھے جیسا کہ اونٹ یا بکری مینگنی کرتے ہیں اس میں کوئی بھی کھانے کی آمیزش نہ ہوتی پھر اب بنو اسد ایسے ہو گئے کہ مجھے اسلام پر ادب سکھاتے ہیں بیشک میں نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا جب کہ نماز اچھی طرح نہ پڑھوں اور میرے عمل بالکل ضائع ہو جاویں اور بنو اسد نے حضرت عمر کی طرف سعد کی چغلی کھائی تھی (جب حضرت عمر نے سعد کو کوفہ کا عامل بنایا تھا) اور شکایت کا مضمون یہ تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے ۔۳ بخاری میں سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن جمع کیا (۴) بخاری میں سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں تیسرا مسلمانوں میں تھا اور جس دن میں اسلام لایا اس دن اور بھی اسلام لائے مجھ سے پہلے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوا۔ بلاشبہ میں سات دن ٹھہرا رہا اور میں تیسرا اسلام کا ہوں۔۵

تخریج احادیث

۱. ۲) جامع الترمذی : ۲/۲۱۶

۳) صحیح البخاری : ۱/۵۲۸

۴) صحیح البخاری : ۱/۵۲۷

۵) صحیح البخاری : ۱/۵۲۸

besturdubooks.wordpress.com

سعيد بن زيد قرشي رضي الله عنه

عن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال سعيد بن زيد في الجنة وفي رواية عن محمد بن سعد قال بويع علي بالخلافة من يوم بالمدينة في الغدقتل عثمان رضي الله عنه فبايعه طلحة والزبير و سعيد بن زيد من العشرة المبشرين بالجنة

ترجمہ

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ سعید بن زید جنت میں ہے اور ایک روایت میں محمد بن سعد سے یوں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان کے شہید ہونے کے بعد دوسری صبح کو مدینہ میں خلافت پر بیعت ہوئے سو آپ سے طلحہ اور زبیر اور سعید بن زید نے بیعت کی اور یہ ان دس شخصوں میں سے ہیں جو جنت کے ساتھ بشارت دیئے گئے ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

یعنی اسکی شرائط ارکان یا سنتیں اچھی طرح نہیں پڑھتے اور نماز کے احوال کی رعایت جیسے چاہیئے ویسے ادا نہیں کرتے پس حضرت عمرؓ نے ان کو ایک تہدیدی خط روانہ کیا کہ تم بہت اچھی طرح نماز ادا کیا کرو۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو خط لکھا اور اپنی نماز کی حقیقت بیان کی کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاتا ہوں یعنی پہلی دو رکعتوں میں قرات دراز کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں حضرت عمر نے ان کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ میرا گمان بھی ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اور بنی اسد جو شکایت لائے تھے انہیں جھڑک دیا بنی اسد سے مراد اولا د زبیر بن عوام ہے یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اپنے علم وفضل کے ساتھ کمال کو واقعی بیان کرنا کسی مصلحت یا دفع عار ونقصان کے لیے جائز ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

فی عامر ابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنه

عن انس بن مالک رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال ان لکل امة امینا و امین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله عنه قال جاء اهل نجران الی رسول الله ﷺ فقالوا یا رسول الله ابعث الینا رجلا امینا فقال لا بعثن الیکم رجلا امینا حق امین فاستشرف لها الناس قال فبعث ابا عبیدة بن الجراح رواهما البخاری ومسلم **عن** جابر بن عبدالله انه قال بعث رسول الله ؟ ﷺ بعثا قبل الساحل فامّر علیهم ابا عبیدة بن الجراح وهم ثلثمائة قال وانا فیهم قال فخرجنا حتی اذا کنا ببعض الطریق فنی الزاد فامر ابو عبیدة بن الجراح بازواد ذلک الجیش فجمع ذلک کله فکان مزودی تمر قال فکان یقوتناه کل یوم قلیلا

عامر ابوعبیدہؓ بن جراح کے مناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہے اور اس کا امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔[۲] بخاری ومسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجرانیوں نے رسول خدا ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا کہ ہماری طرف کوئی امانت دار شخص بھیجئے۔ جسے ہم قاضی یا امیر بناویں حضرت نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجونگا جو امانت کے لائق ہے پس لوگ اس خلافت کے منتظر رہے (کہ دیکھیے رسول خدا کسے بھیجتے ہیں) حذیفہ کہتے ہیں پس حضرت نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔[۳] امام مالک موطا میں جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک لشکر دریا کی طرف بھیجا اور اس پر ابوعبیدہ بن جراح کو حاکم بنایا اور اس لشکر میں کل تین سو آدمی تھے جابر کہتے ہیں میں بھی اس میں شریک تھا جب ہم تھوڑی دور چلے تو کھا ختم ہو گیا ابوعبیدہ نے اس لشکر کے تمام کھانوں کے جمع کرنیکا حکم فرمایا سو تمام کھانا جمع کیا گیا کل دو ٹوکری کھجورونکی جمع ہوئی ابوعبیدہ اس میں سے تھوڑا تھوڑا

تحقیقات وتعلیقات

نجران یمن کے موضعوں میں سے ایک موضع کا نام ہے جو دسویں ہجری میں فتح ہوا نہایہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حجاز وشام کے درمیان ایک موضع ہے۔ (۲) دیکھیے اس منصب سے کون شخص مشرف وممتاز ہوتا ہے اور یہ بات ان کی امانت کی حرص وخواہش سے تھی نہ کہ خلافت کی وجہ سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو صفت امانت کے ساتھ موصوف کرنا باوجودیکہ امانت اور لوگوں میں بھی موجود تھی صرف وجہ یہ ہے کہ انمیں یہ صفت غالب تھی ان کی مدح میں بہت سی روایتیں آئی

besturdubooks.wordpress.com

ہیں۔ چنانچہ مرقات میں لکھا ہے کہ جس قدر مدح حضرت ابوعبیدہ کی بابت رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں ایسی اور کسی کی کم فرمائی ہیں۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی، ۲/۲۱۵، ابن حبان ۴۶۳/۱۵

۲) صحیح مسلم :۲/۲۸۲، مسند الامام احمد ۳/۱۸۹، ۲۴۵، وفتح الباری ۷/۹۳ والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/۱۳۵

۳) صحیح البخاری :۱/۵۳۰، صحیح مسلم : ۲/۲۸۲

متن

قليلا حتى فنى ولم تصبنا الاتمرة تمرة فقلت وماتغنى تمرة قال لقد وجد نا فقد ها حيث فنيت ثم انتهينا الى البحر فاذا حوت مثل الظرب فاكل منه ذلك الجيش ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين من اضلاعه فنصبنا ثم امر براحلته فرحلت ثم مرت تحتهما ولم تصبهما رواه مالك فى المؤطا

ترجمہ

روزمرہ ہمیں دیتے تھے یہاں تک کہ جب وہ بھی تمام ہونیکو ہوئے تو ہمارے حصہ میں کل ایک کھجور آنے لگی وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا بھلا ہوتا تھا انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا لشکر اٹھارہ دن تک کھاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں کے کھڑا کرنیکا حکم کیا تو اس کی ہڈی میں سے اونٹ چلا گیا اور ان دونوں کو نہ لگا۔

besturdubooks.wordpress.com

فصل

فی فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوة والسلام وعليهم الرضوان

عن عبدالرحمن بن عوف ان النبی ﷺ قال أبو بكر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبير فی الجنة وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعيد بن زيد (۳)فی الجنة وابو عبيدة بن الجراح فی الجنة رواه الترمذی **عن** سعيد بن زيد عن عبدالرحمن بن الاخنس انه كان فی المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال اشهد علی رسول الله ﷺ انی سمعته وهو يقول عشرة فی الجنة النبی ﷺ فی الجنة وأبو بكر فی الجنة و عمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبير بن العوام

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اُبوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔(۲) ابوداؤد اور ابن ماجہ میں عبدالرحمٰن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حضرت علی کو برائی سے یاد کیا سو سعید بن زید کھڑے ہو کر کہنے لگے میں رسول خدا ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے ان سے سنا فرماتے تھے دس شخص جنت میں ہیں نبی جنت میں اُبوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں

تحقیقات وتعلیقات

۳۔ سعید بن زید حضرت عمرؓ کے بہنوئی ہیں حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ کا انہی سے نکاح ہوا تھا یہ فاطمہ ہی کی وجہ سے اسلام لائے سعید بن زید کی ۵۱ھ ہجری میں وفات ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئے ستر سال سے زیادہ عمر تھی ان دس صحابہ کرام کی وجوہ شہرت میں سے ایک وجہ شہرت کی یہ تھی کہ ان سب حضرات کی شہرت ایک ہی حدیث میں واقع ہوئی ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی وجہیں علماء نے لکھی ہیں ورنہ ان ہی لوگوں میں بشارت مخصوص نہیں اوروں کے لیے بھی جنت کی خوشخبری آئی ہے یہاں

besturdubooks.wordpress.com

ایک نکتہ پر تنبیہ ہونی ضرور ہے کہ جن حدیثوں میں خلفاء اربعہ کا ذکر ہوا ہے۔ تو سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے اور اس سے حقیقت مذہب اہل سنت والجماعت کی ثابت ہوتی ہے اور یہ گمان کرنا کہ راوی نے ترتیب کو بدل کر اپنے اعتقاد کے موافق لائے ہوں سو یہ بات محض غلط ہے ان سے یہ امر ہرگز متصور نہیں۔

تخریج احادیث

۱) موطأ امام مالک "جامع ماجاء فی الطعام و الشراب": ۲/۷۱٦، ۷۱۷

۲) جامع الترمذی: ۲/۲۱۵، مسند احمد: ۱/۱۹۳

متن

فی الجنة وسعد بن مالک فی الجنة وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة وابو عبيدة بن الجراح فی الجنة ولو شئت لسميت العاشر قال قالوا من هو فسكت قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد رواه ابوداؤد وابن ماجة عن عمرو بن ميمون قال قال عمر بن الخطاب ماحد احق بهذاالامر من هولآء النفر الذين توفی رسول الله ﷺ وهو عنهم راض فسمی عليا وعثمان و الزبير وطلحة وسعدا و عبدالرحمن رواه البخاری عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ رحم الله ابا بكر زوجنی ابنته و حملنی الی دارالهجرة وصحبنی فی الغار و اعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له صديق رحم الله عثمان تستحيی منه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادرالحق معه حيث دار رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ كان علی حراء هو وأبو بكر و عمر و عثمان و علی

ترجمہ

زبیر بن عوام جنت میں سعد بن مالک جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ابوعبیدہ بن جراح جنت میں اور اگر تو چاہے تو میں دسویں کا نام لوں عبدالرحمٰن نے کہا وہ کون ہے تو سعید بن زید خاموش ہو رہے پھر جب مکرر حاضرین نے پوچھا تو جواب دیا وہ سعید بن زید ہے۔ ابخاری میں عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زائد حقدار ان لوگوں میں سے جن سے رسول خدا مرنے تک راضی تھے اور کوئی نہیں ہے پھر آپ نے حضرت علی اور

besturdubooks.wordpress.com

عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا۔ (۲) ترمذی میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بیاہ دی اور مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر کے ہجرت کے گھر کی یعنی مدینے لے گئے اور غار میں میرے ساتھ رہے بلال کو اپنے مال میں سے خرید کر آزاد کر دیا اللہ عمر پر رحم کرے وہ حق بات کہتے ہیں اگر چہ تلخ ہو انہیں حق گوئی نے چھوڑ دیا اس حال میں کہ ان کے لیے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان پر رحم کرے کہ ان سے فرشتے شرماتے تھے۔ اللہ علی پر رحم کرے خداوندا علی کے ساتھ حق دائر کر جہاں کہیں وہ ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ (۳) مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ اور ابوبکر و عثمان و علی وطلحہ و زبیر کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشرہ ومبشرہ میں سے صرف ان چھ حضرات کا ذکر کیا ہے تو اس وجہ سے آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تو ان سب میں افضل تھے سب جانتے ہی تھے کہ آپ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ان کے ذکر کی کیا حاجت تھی اور ابوعبیدہؓ جن کو حضور اکرم ﷺ نے امین امت اور حق الامین فرمایا ہے اس لیے ذکر نہ فرمایا کہ وہ حضرت عمر سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کی وجہ سے ذکر نہ کیا بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعید کو بھی انہی میں ذکر کیا ہے جن سے رسول اللہ ﷺ راضی تھے۔ مگر اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا یہاں شیعہ حضرات نے بہت کچھ خرافات بکی ہیں جنکا جواب اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتا انشاء اللہ تعالیٰ کسی موقع میں بیان کرینگے۔

تخریج احادیث

۱) سنن ابی داؤد : ۲/ ۶۳۹، مسند احمد : ۱/ ۱۸۸

۳) جامع الترمذی : ۲/ ۲۱۲

متن

وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله ﷺ اهدأ فما عليك الانبي او صديق او شهيد وزاد بعضهم وسعد بن ابی وقاص ولم يذكر علياً رواه مسلم عن انس بن مالك رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ارحم امتی بامتی أبو بكر واشد هم فی امر الله واصد قهم حياءا عثمان وافر ضهم زيد بن ثابت واقر أهم ابی بن كعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ

besturdubooks.wordpress.com

بن جبل ولكل امة امين وا مين هذه الامة ابو عبيدة الجراح رواه احمد والترمذی وقال هذاحسن صحيح وروی غير معمر عن قتادة مرسلا وفيه واقضاهم علیّ عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر عن محاسن عمله فقال لعل ذاک يسوءک قال نعم قال فارغم الله بانفک ثم ساله عن علی فذكر محاسن عمله قال هو ذاک بيته اوسط بيوت النبی ﷺ ثم قال لعل ذاک يسوئک قال اجل قال فارغم الله بانفک انطلق فاجهد علی جهدک رواه البخاری عن سهل بن سعد الساعدی رضی الله عنه

ترجمہ

اس پہاڑ کا پتھر ہلنے لگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے پہاڑ! دم لے ٹھہر جا تجھ پر اور تو کوئی نہیں پیغمبر یا صدیق یا شہید ہی ہیں بعض راوی نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ اور اس بعض نے حضرت علیؓ کو ذکر نہیں کیا۔(۱) امام احمد اور ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر سب سے زیادہ رحم اور شفقت کرنے والا ابوبکر ہے۔ اور ساری امت میں سب سے زیادہ سخت اللہ کے دین میں عمر ہے۔ اور سب سے زیادہ حیا کے سچے عثمان ہیں اور علم فرائض کو سب سے زائد جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور سب میں بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور حلال اور حرام کو سب سے زائد جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے لیے ایک امین ہوا ہے اس امت کے امانت دار عبیدہ بن جراح ہیں''۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور معمر کے علاوہ ایک اور شخص نے قتادہ سے مرسلا روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے بڑے قاضی علیؓ ہیں۔(۲) بخاری میں سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال دریافت کئے۔ ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کئے پھر فرمایا اے شخص! شاید یہ تجھے برے معلوم ہوتے ہیں اس نے کہا جی ہاں فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے پھر اس نے حضرت علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے ان کے بھی نیک کام یاد کئے اور فرمایا شاید تجھے برے لگتے ہیں اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے جا تو نے مجھے مشقت میں ڈالا۔(۳)

تحقیقات وتعلیقات

منقول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دو اونٹنیاں پال کر تیار کر رکھی تھیں اور منتظر تھے کہ ہجرت کا کب حکم ہو اور میں اور رسول اللہ ﷺ ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر چلیں، اس کے بعد آپ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک عمدہ اور فربہ اونٹنی لاکر کہنے لگے کہ اے رسول خدا! اس کو قبول کیجیے۔ اور سوار ہو کر مدینہ تشریف لے جائیے، حضور اکرم ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

نے فرمایا۔ اے صدیق! اس پر سوار نہ ہونگا ہاں اگر تم اسے میرے ہاتھ بیچ ڈالو اس کو قبول کرلوں گا۔ چنانچہ صدیق اکبر نے آٹھ سو درہم کے عوض حضور اکرم ﷺ کو بیچ ڈالی۔ اور سوار ہوکر دار ہجرت تشریف لے گئے۔ آگے حدیث میں حضرت علی کے باب میں فرمایا بارخدایا! علی کے ساتھ حق ہو جہاں کہیں وہ ہوں یہ حدیث اس حدیث کے موافق ہے جو علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہے کہ ''القرآن مع علی و علی مع القرآن'' یعنی قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم: ۲۸۲/۲

۲) جامع الترمذی: ۲۱۹/۲

۳) صحیح البخاری: ۵۲۵/۱

متن

قال لما قدم النبی ﷺ من حجة الوداع صعد المنبر واثنی علیه ثم قال ایها الناس! ان ابا بکر لم یسئنی قط فاعرفوا له ذلک ایهاالناس! انی راض عن ابی بکر و عمر و عثمان وطلحة والزبیر وسعد و عبدالرحمن والمهاجر الا ولین فاعر فوا ذلک لهم رواه الطبرانی با سناد حسن صحیح

ترجمہ

طبرانی حسن اور صحیح سند کے ساتھ حضرت سہلؓ بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھ کر خدا کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو! بلاشبہ ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کی سو اس کے لیے یہ حق پہچانو۔ اے لوگو! میں ابوبکر و عمر اور عثمان و طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم بھی ان کے لیے یہ حق پہچانو۔

فصل

فی ذکر مقتل ابی محمد طلحة بن عبید الله وابی عبدالله الزبیر بن العوام رضی الله عنهما

فی روایة ان مروان بن الحکم هو الذی قتل لانه رأه قائما و قد امکنت الفرصة منه فقال لااطلب بثأری بعد الیوم وثارات عثمٰن ثم رمی بسهم فاصاب رکبته فحمل الی البصرة فد خل

besturdubooks.wordpress.com

علیہ بعض اصحاب علی رضی الله عنه وهو یجود بنفسه فقال اشهد علی انی قد بایعت امیر المومنین علی رضی الله عنه ثم مات فاخبر ذالک الرجل علیا رضی الله عنه فقال رحمه الله وتاسف علیه ثم قال الحمد لله الذی لم یخرجه من الدنیا الا وبیعتی فی عنقه عن ابن سعد انه مر الزبیر علی الاحنف بن قیس وهو معتزل الناس

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ اور ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

ایک روایت میں آیا ہے کہ مروان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیوں کہ جب اس نے ان کو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے دل میں کہا: آج کے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص طلب نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر ان کے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے گھٹنے میں لگا پھر انہیں بصرہ میں لوگ اٹھا کر لے گئے اور حضرت علیؓ کے بعض دوست ان کے پاس ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المرگ تھے طلحہؓ نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی یہ کہہ کر انتقال کر گئے اس واقعہ کی ایک شخص نے حضرت علیؓ کو اطلاع دی آپ نے سنکر فرمایا: خدا! اس پر رحم کرے اور طلحہ پر سخت افسوس کر کے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا مگر میری بیعت کا رقیہ انکی گردن میں رہا۔(۳) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گذر احنف بن قیس پر ہوا اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ حضرت زبیرؓ عوام کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو عبد اللہ قرشی ہے ان کی والدہ محترمہ عبد المطلب کی بیٹی حضرت صفیہ ہیں یہ نبی ﷺ کی پھوپھی ہیں حضرت زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے انہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے چچا نے ان کو دھوئیں کا عذاب دیا اور اسلام کے چھوڑنے پر بہت اصرار کیا مگر انہوں نے اسلام نہ چھوڑا وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں سب سے پہلے انہوں نے تلوار کھینچی اور احد کے دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے اگر چہ عموماً لوگ تھوڑی سی شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئے مگر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

تخریج احادیث

۳) تاریخ ابن کثیر ۷/۴۸۷، ازالۃ الخفاء ۴/۵۲۴

besturdubooks.wordpress.com

متن

فقال الاحنف هذا الذى يفسد بين الناس واتبعه رجلين فحمل عليه احد هما فطعنه وضربه الاخرفقتله ثم جاء براسه الى باب علىّ فقال ائذ نوالقاتل الزبير فسمعه علىّ فقال بشر قاتل ابن صفية بالنار وبكى علىّ وترحّم عليه عن امير المومنين على بن ابى طالب رضى الله عنه قال سمعت اذنى من فىّ رسول الله ﷺ يقول طلحة والزبير جاراى فى الجنة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب عن ابى عثمان النهدى قال لم يبق مع نبى الله ﷺ فى بعض تلك الا يام التى قاتل فيهن رسول الله ﷺ غير طلحة وسعد

ترجمہ

احنف بولا: یہ ہی شخص ہے جس نے لوگوں میں فساد برپا کیا اور ان کے پیچھے دو آدمی لگ گئے سو ان دونوں میں سے ایک نے زبیر پر حملہ کر کے نیزہ مارا اور دوسرے نے تلوار مار کر شہید کر ڈالا پھر وہ شخص حضرت علیؓ کے دروازہ پر ان کا سر لا کر کہنے لگا اے لوگو! زبیر کے قاتل کے لیے اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے سن کر فرمایا: ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو آپ ان پر بہت روئے اور رحمکم اللہ کہا۔[1] جامع ترمذی میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[2] ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ بعض ان ایام میں جن میں رسول خدا ﷺ نے مقاتلہ کیا تو آپ کے ساتھ بجز طلحہ اور زبیر کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

besturdubooks.wordpress.com

باب مناقب امیر المومنین ابی محمدن الحسن و امیر المومنین ابی عبدالله الحسین رضی الله عنهما

عن ابی بکرۃ رضی الله عنه قالت رایت رسول الله ﷺ علی المنبر و الحسن بن علی الی جنبه وهو یقبل علی الناس مرّۃً وعلیه اخری ویقول ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبداللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے آپ کبھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حسن کی طرف التفات فرماتے تھے۔ اور کہتے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید خدا تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعت میں صلح کرائے۔[۴]

تحقیقات وتعلیقات

منقول ہے کہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا: کہ واللہ میں نہیں چاہتا کہ امت محمدیہ ﷺ کے خون کا ایک قطرہ بھی گرے جب یہ بات آپ کے دوستوں اور لشکر والوں نے سنی تو ان پر بہت شاق گزری اور جب صلح ہوگئی تو ان میں سے ایک سردار نے آپ کے پاس آ کر کہا السلام علیک یا عار المومنین! حضرت امام حسن نے فرمایا "العار خیر من النار" اور اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ دونوں فرقے ملت اسلام پر تھے باجود اس کے ایک فرقہ مصیب تھا ایک فرقہ مخطی ء اور اہل سنت والجماعت کے لیے امام حسنؓ کی صلح ان کی حقیقت امامت اور حقیقت امارت معاویہ پر صریح دلیل ہے۔ مگر سلف نے کہا ہے کہ پہلے فتنہ میں یعنی صحابہ کے مشاجرات اور اختلافات میں کلام کرنا اچھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکے خون سے ہمارے ہاتھ رنگین نہیں کیے پس اب ہم اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو ان آلودگیوں سے کیوں ملوث کریں۔

تخریج احادیث

١) البداية والنهاية ١٩١/٧، طبقات ابن سعد: ٢٦٥/٣

٢) جامع الترمذی: ٢١٥/٢، البداية والنهاية: ٤٧٧/٧

٣) صحيح مسلم: ٢٨١/٢، صحيح البخاری: ٣٧٣/١

٤) صحيح البخاری "كتاب الفتن" ١٠٥٣/٢ و جامع الترمذی: ٢١٨/٢، سنن ابو داؤد: ٢٤١/٢

besturdubooks.wordpress.com

متن

بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری **عن** عقبة بن الحارث رضی اللہ عنہ قال صلی أبو بکر العصر ثم خرج یمشی ومعہ علیّ فرأی الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ و قال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیھا بعلیّ وعلی یضحک رواہ البخاری **عن** البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رایت النبی ﷺ والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللھم انی اُحبہ فاحبہ رواہ البخاری و مسلم **وعن** ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ ﷺ فی طائفة من النھار حتی اتی خباء فاطمة فقال اثَمّ لکع اثَمّ لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ ﷺ اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ رواہ البخاری و مسلم **عن** انس قال لم یکن احد یشبہ بالنبی ﷺ الا الحسن بن علی رواہ البخاری **وعنہ** قال کان الحسن بن علی اشبھھم وجھا برسول اللہ ﷺ رواہ الترمذی

ترجمہ

صحیح بخاری میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ اُبوبکرؓ عصر کی نماز پڑھ کر نکلے اور حضرت علی آپ کے ساتھ چلے جاتے تھے سو اُبوبکرؓ نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتا پا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا: میرا باپ قربان ہو یہ تو رسول خدا سے مشابہ ہیں علی کے ساتھ شباہت نہیں رکھتے اور حضرت علی مارے خوشی کے ہنستے تھے۔[1] بخاری مسلم براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے کندھے مبارک پر حسن سوار تھے اور آپ ارشاد فرماتے تھے خداوند میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ۔[2] بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ دن کے کچھ حصہ میں باہر نکلا حتیٰ کہ رسول خدا فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے، کیا یہاں لڑکا ہے؟ اس سے آپ کی مراد حسن تھے پس تھوڑی سی دیر آپ ٹھہرے ہونگے کہ اتنے میں حسن دوڑے ہوئے آئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صاحب کا معانقہ کیا یعنی حضرت حسن رسول خدا سے اور آپ حسن سے چمٹ گئے پھر حضرت نے فرمایا خداوند! میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ[3] اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ، بخاری میں حضرت انس سے روایت ہے کہ سوائے حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا ﷺ سے مشابہت نہ رکھتا تھا۔[4] امام احمد مسند میں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رسول خدا ﷺ کے چہرہ مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت

besturdubooks.wordpress.com

رکھتے تھے۔ ۵

تحقیقات وتعلیقات

مؤلف عرض کرتا ہے: امام حسن کی کنیت ابو محمد تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور ریحان تھے آپ جنت کے جملہ جملہ جوانوں کے سردار ہیں آپ کی پیدائش سن ۳ ہجری میں ۱۵ رمضان شریف ہے، اور وفات ۵۵ھ میں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ ۵۸ھ میں ہوئی اور بعض نے ۴۹ھ کہا ہے بعض نے کہا ہے کہ سن ۴۴ھ میں وفات ہوئی آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے آپ سے ان کے بیٹے حسن بن حسن، ابو ہریرہ اور بہت سی جماعتوں نے بکثرت حدیثیں روایت کی ہیں ان کے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں شہید ہوئے حضرت علی کے شہید ہونے کے بعد چالیس ہزار کے قریب آدمیوں نے آپ سے بیعت کی اور ولایت آپ کے سپرد کی اور ۴۱ھ پندرہویں جمادی الاولیٰ کو معاویہ بن سفیان کو آپ نے امارت سپرد کر دی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۱/۵۳۰، کنز العمال ۲۹۶/۱۳
۲) صحیح البخاری: ۱/۵۳۰ و صحیح مسلم ۲۸۲/۲ و جامع الترمذی ۲۱۹/۲
۳) صحیح البخاری: ۱/۵۳۰ وصحیح مسلم ۲۸۲/۲
۴) صحیح البخاری: ۱/۵۳۰
۵) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

متن

عن عبدالله بن الزبير قال رايت رسول الله ﷺ ويجيء الحسن يركب على ظهره وما ينزله حتى يكون هو الذى ينزل ولقد رايته يجيئه وهو راكع فيفرج له بين رجليه حتى يخرج من الجانب الآخر رواه ابن سعد **عن** ابى هريرة قال خرج النبى ﷺ فى طائفة من النهار لا يكلمنى ولا اكلمه حتى جاء سوق بنى قينقاع فجلس بفناء بيت علىّ فقال اثم لكع فحبسته شيئافظننت انهاتلبسه سخابا اوتغسله فجاء الحسن يشد حتى عانقه و قبله وقال اللهم انى احبه واحب من يحبه رواه البخارى ومسلم واحمد **عن** ابى هريرة قال كنت مع رسول الله ﷺ فى سوق من اسواق المدينة فانصرف وانصرفت فقال لى يا لكع ثلاثا ادع لى الحسن بن على فدعوته فجاء وفى عنقه السخاب فالتزمه النبى ﷺ وقال اللهم انى احبه فاحبه واحب من يحبه

besturdubooks.wordpress.com

رواہ البخاری ومسلم وقال ابو ھریرۃ فما کان احد

ترجمہ

ابن سعد، عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حسن آتے تھے۔ اور آپ کی پشت مبارکہ پر چڑھ جاتے تھے اور جب تک وہ خود نہ اترتے حضرت انہیں نہ اتارتے اور میں نے حضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رکوع میں ہوتے اور حسن آپ کے پاس آتے تو آپ ان کے واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی کرتے یہاں تک کہ وہ ایک جانب سے نکل کر دوسری طرف جا بیٹھتے۔ [1] امام بخاری، امام مسلم اور امام احمد حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا۔ مگر نہ تو آپ نے مجھ سے بات کی اور نہ میں آپ سے بول سکا یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر کے صحن میں بیٹھ کر فرمانے لگے: کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہ نے آپ کو ٹھہرالیا، میں گمان کرتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہ حسن کو گلو بند پہنارہی ہونگی یا انہیں نہلا رہی ہونگی۔ اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے حتیٰ کہ حضرت نے انہیں گلے سے لگالیا اور بوسہ لے لیا اور فرمایا خداوندا! میں اسے دوست رکھتا ہوں اور جو اسے دوست رکھتا ہے اسے میں بھی دوست رکھتا ہوں۔ [1] بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جب میں وہاں سے پلٹا تو مجھے رسول خدا نے تین دفعہ فرمایا: اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے انہیں بلایا حسن آئے اور ان کی گردن میں گلو بند تھا سو نبی ﷺ نے انہیں چمٹالیا اور فرمایا بارخدایا! میں اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ۔ [2] ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں میرے نزدیک حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

تحقیقات وتعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

حضرت امام حسینؓ کی کنیت ابوعبداللہ ہے آپ پانچ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ امام حسنؓ سے پچاس دن چھوٹے ہیں آپ کی شہادت مختلف فیہ ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی شہادت بروز جمعہ عاشورہ محرم ۶۱ھ ہے آپ سرزمین عراق میں مقام کربلا میں شہید ہوئے آپ کے قاتل میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان کے قاتل کا نام سنان بن انس نخعی ہے بعضوں نے شمر ذی الجوشن کا نام لیا ہے ان کی نعش خولی لے کر آیا تھا بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ کے ساتھ بیس مرد جو آپ کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تھے شہید ہوئے اور آپ کی عمر شریف شہادت کے وقت بقول

besturdubooks.wordpress.com

اصح اٹھاون برس کی تھی بعض کہتے ہیں، چونسٹھ برس کی تھی کوئی کہتا ہے کہ انسٹھ سال کی تھی کوئی کہتا ہے کہ انچاس برس کی تھی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم ۲/۲۸۲

۲) صحیح البخاری ۱/۵۳۰، کنز العمال ۱۳/۲۹۶، حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء از حافظ ابی نعیم احمد بن عبدالله الاصفهانی : ۱/۳۵

متن

عندی احب الی من الحسن بن علی بعد ماقال النبی ﷺ وقال ابو هريرة وكان رسول الله ﷺ يقبله (۱) رواه البخاری عن محمد بن علی قال حج الحسن بن علی من المدينة الى مكة عشرين حجة على قدميه والنجائب تقاد معه وكان يقول انی استحيی من الله ان القاه ولم امش الى بيته رواه ابو نعيم الاصفهانی فی الحلية عن ابی هريرةقال قبل رسول الله ﷺ الحسن بن علی وعنده الاقرع بن حابس فقال ان لی عشرة من الولد ما قبلت منهم احدافنظر اليه رسول الله ﷺ ثم قال من لا يرحم لا يرحم رواه البخاری ومسلم عن عبدالله بن عباس قال كان رسول الله ﷺ حامل الحسن بن علی علی عاتقه فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام! فقال النبی ﷺ ونعم الراكب هو رواه الترمذی عن ام الفضل بنت الحارث زوج العباس بن عبدالمطلب رضی الله عنها

ترجمہ

اس کے بعد کہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں یہ جملہ فرمایا۔ اور ابو ہریرہ یوں ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ حضرت حسنؓ کا بوسہ لیتے تھے۔ ابونعیم اصفہانی حلیہ میں محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں حسن بن علی نے مدینہ سے مکہ تک پا پیادہ چل کر بیس حج کئے اور ان کی سواریاں ان کے ساتھ ساتھ چلتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ ایسے حال میں اس سے ملاقات کروں کہ اس کے گھر تک پیادہ رستہ نہ چلا ہوں ۔۲ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسن بن علی کو پیار کیا بوسہ لیا اور اسوقت اقرع بن حابس آپ کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے بلاشبہ میرے دس فرزند ہیں ان میں سے کسی کا آج تک میں نے بوسہ نہیں لیا حضرت ﷺ نے انکی طرف دیکھ کر فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر خدا کی طرف سے بھی رحمت نہیں ہوتی ۔۳ ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ حسن بن

besturdubooks.wordpress.com

علی کو اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے ہوئے تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو اچھی سواری پر سوار ہو حضرت نے فرمایا سوار بھی اچھا ہے۔

امام بیہقی دلائل النبوۃ میں ام الفضل حارث کی بیٹی عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کی بی بی سے روایت ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث سے حضرت حسنؓ کی کمال منقبت وعظمت ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو آپ سے اس درجہ محبت و مودت تھی کہ اپنی صلبی اولاد سے بھی نہ تھی یہ حدیث تو مشہور ہے کہ آپ حضرت امام حسن کو مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں کندھے پر چڑھائے پھرتے تھے اور لوگ دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ سواری بھی اچھی ہے اور سوار بھی اچھا ہے مگر ایک اور حدیث جو اس قدر مشہور نہیں ہے، فصول المہمۃ میں موجود ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی گود میں حضرت حسن تشریف رکھتے تھے حضرت جبرئیل آئے بعد سلام کے فرمایا: آپ اپنے صاحبزادے ابراہیم اور حسن میں جسے چاہو اختیار کرلو آپ نے فرمایا کہ ابراہیم کے غم سے تو مجھے ہی غم ہوگا اور حسن کے انتقال سے مجھے اور علی اور فاطمہ کو بھی رنج ہوگا۔ بہتر یہی ہے کہ ابراہیم کا انتقال ہو جائے چنانچہ وہ فوت ہوگئے اس کے بعد سے جب حسن آپ کے پاس آئے تو آپ فرمایا کرتے اے حسن! تو وہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے ابراہیم کو تجھ پر سے فدا کردیا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۸۸۷/۲

۲) البدایہ والنہایہ ،مکارم سیدنا حسن :۳۷/۸، ۳۹

۳) صحیح البخاری : ۸۸۷/۲،وسنن ابی داؤد: ۷۰۸/۲

۴) جامع الترمذی ۲۱۸/۲ ،الجوھرۃ فی نسب النبی والصحابہ العشرۃ : ۲/ ۲۰۱ ج ۲، کنز العمال : ۲۹۷/۱۳

متن

انها دخلت علی رسول الله ﷺ فقالت یا رسول الله! انی رأیت حلما منکرا اللیلة قال وما هو قالت انه شدید قال وما هو قالت رأیت کان قطعة من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول الله ﷺ رایت خیراً تلد فاطمة ان شاء الله غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمة الحسین فکان فی حجری کما قال رسول الله ﷺ فد خلت یوما علی رسول الله ﷺ فوضعته فی حجره ثم کانت منی التفاتة فاذا عینا رسول الله ﷺ یهر یقان الدموع

besturdubooks.wordpress.com

قالت فقلت یا نبی الله! بابی انت و امی مالک ؟قال اتانی جبرئیل علیه السلام فاخبر نی ان امتی ستقتل ابنی هذا فقلت هذا قال نعم واتا نی بتربة من تربته حمرا رواه البیهقی فی دلائل النبوة
عن عبدالرحمن بن نعم قال سمعت عبدالله عمر رضی الله عنه وسأله رجل من المحرم قال شعبة حسبه یقتل الذباب قال اهل العراق یسالو ننی عن الذباب وقد قتلوا ابن

ترجمہ

کہ وہ رسول خدا کے پاس جا کر کہنے لگیں اے رسول خدا! میں نے آج رات کو ایک بڑا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اس کا بیان سخت ہے یعنی اس کا اظہار ناگوار طبیعت ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے؟ کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکرا کاٹ کر میری گودی میں رکھ دیا گیا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو نے عمدہ خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اسے تیرے کنار عاطفت میں دینگے چنانچہ حضرت فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گودی میں آئے جیسا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا ام الفضل کہتی ہیں اس کے بعد میں ایک دن رسول خدا ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور حسین کو اپنی گودی میں سے حضرت کی گودی میں دے دیا پھر میں اور طرف دیکھنے لگی کہ ناگہاں رسول خدا ﷺ کی دونوں آنکھیں آنسو بھرے تھے میں نے کہا اے رسول خدا میرے والدین آپ پر سے قربان ہوں آپ کو کیا ہوا کیوں رونے لگے۔ فرمایا جبرائیلؑ نے مجھے آکر خبر کی ہے کہ میری امت عنقریب اس لڑکے کو قتل کریگی میں نے عرض کیا کیا اس کو قتل کریگی فرمایا ہاں اور ان کے مقتل کی سرخ مٹی مجھے لاکر دی ہے۔[۱] بخاری میں عبدالرحمٰن بن نعیم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے ایک شخص نے محرم کی بابت سوال کیا تھا۔ شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں اس سائل کو گمان کرتا ہوں کہ اس نے مکھی کے مارنے کے متعلق پوچھا (یعنی اگر محرم حالت احرام میں مکھی مارڈالے تو اس پر کیا جرمانہ ہے) عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اہل عراق یعنی کوفی مکھی کی بابت مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ یعنی اس جگہ کی مٹی جہاں امام حسین قتل ہوں گے اور ذخائر میں حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس آکر ایک دن آکر کیا دیکھتی ہوں کہ وہ زار وقطار رو رہی ہیں میں نے کہا کہ اے ام سلمہ تمہیں کس چیز نے رلایا ہے ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابھی رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے سر اور داڑھی مبارک پر گرد جمی ہوئی ہے اس وقت میں یہ حال دیکھ کر بالکل بے آپے ہوگئی۔ اور نہایت بے قراری سے پوچھا کہ اے رسول خدا ﷺ یہ آپ کو کیا ہوا یہ گرد وغبار آپ کے نورانی چہرہ پر کس وجہ سے ہے آبدیدہ ہوتے ہوئے فرمایا اے ام سلمیٰ کیا پوچھتی ہو ابھی میں حسین کے مقتل میں حاضر

besturdubooks.wordpress.com

ہوا تھا اور وہیں سے چلا آ رہا ہوں دیکھو میرے ہاتھ میں یہ شیشہ ہے ان کا اور ان کے ساتھیوں کا اس میں خون ہے صبح سے اسے اکٹھا کرتا پھرتا ہوں۔

تخریج احادیث

۱) دلائل النبوۃ البیہقی ۲/۲۹۸، کنز العمال ۱۲/۴۱۵

متن

بنت رسول اللہ ﷺ وقال رسول اللہ ﷺ هما ریحانی من الدنیا رواه البخاری وفی روایة الترمذی عنه ان رجلا من اهل العراق سال ابن عمرؓ عن دم البعوض یصیب الثوب فقال ابن عمرؓ انظر واالی هذا یسأل عن دم البعوض قد قتلوا ابن رسول الله ﷺ وسمعت رسول الله ﷺ یقول ان الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا عن عبدالله بن عباس قال رأیت النبی ﷺ فیما یری النائم ذات یوم بنصف النهار اشعث اغبر بیده قارورة فیها دم فقلت بابی انت وامی ما هذا؟ قال هذا دم الحسین واصحابه لم ازل التقطه منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواه احمد و البیهقی فی دلائل النبوة عن سلمی قالت دخلت علی ام سلمة وهی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول الله ﷺ تعنی فی المنام وعلی راسه ولحیته التراب فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت قتل الحسین انفا رواه الترمذی وقال هذا

ترجمہ

حالانکہ انہوں نے رسول خدا کے نواسہ کو ناحق قتل کر ڈالا جن کی شان میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حسنین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[۱] ترمذی کی ایک روایت میں عبدالرحمٰن سے یوں آیا ہے کہ عراقیوں میں سے ایک شخص نے ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو پہونچے سوال کیا ابن عمرؓ نے فرمایا اس سائل کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول خدا ﷺ کے فرزند کو قتل کر ڈالا میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسن وحسین دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔[۲] امام احمد اور بیہقی عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ سونے والا دیکھتا ہے ایک دن دو پہر کو رسول خدا کو خواب میں دیکھا پراگندہ بال اور گرد آلودہ آپ کے ہاتھ ہیں ایک شیشہ تھا جس میں خون بھرا ہوا تھا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں کیا حال ہے اور یہ

besturdubooks.wordpress.com

خون کیسا ہے فرمایا یہ حسین اور ان کے یاروں کا خون ہے میں صبح سے اس وقت تک خون کو جمع کرتا رہا ہوں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت تک کا حساب کیا تو یہ ہی وقت حسین کے قتل کا وقت تھا۔[3] ترمذی میں سلمی سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس آئی۔ وہ بیٹھیں رو رہی تھی میں نے کہا آپ کے رونے کا کیا باعث ہے کہا میں نے رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا اور ان کے سر اور داڑھی مبارکہ میں خاک تھی جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا میں قتل حسین میں ابھی حاضر ہوا تھا۔[4]

تحقیقات وتعلیقات

ریحان رحمت، راحت اور رزق کے معنی میں بھی آتا ہے اور فرزند کو بھی کہتے ہیں خوشبودار گھانس کو بھی ریحان کہا جاتا ہے اور ریحان اس پھول کو بھی کہتے ہیں جو سونگھنے کے قابل ہوتا ہے۔ یہاں امام حسن وحسین کو ریحان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہیں اور بوسہ لیا کرتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری ۱/۵۳۰. کنزالعمال ۱۳/۳۰۷

۲) جامع الترمذی ۲/۲۱۸. صحیح البخاری ۲/۸۸٦

۳) دلائل النبوۃ ۳/۳۰۰. مسنداحمد ۱/۲۴۳، ۲۸۳. البدایۃ والنھایہ ٦/۲۳۱

۴) جامع الترمذی ۲/۲۱۸

متن

حدیث غریب انس قال اتی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا فقال انس کان اشبھھم برسول ﷺ وکان مخضو بابالوسمۃ رواہ البخاری **عن** الاعمش عن عمارۃ بن عمیر قال لماجیئ براس عبید اللہ بن زیاد و اصحابہ نضدت فی المسجد فی الرحبۃ فانتھیت الیھم وھم یقولون قد جاء ت قد جاء ت فاذا حیۃ قد جاء ت تخلل الروس حتی دخلت فی منخری عبید اللہ بن زیاد فمکثت ھنیۃ ثم خرجت فذھبت حتی تغیبت ثم قالو اقد جاء ت قد جاء ت ففعلت ذلک مرتین اوثلاثارواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح **عن** لبابۃ بنت الحارث ام الفضل قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ ﷺ فبال علیہ فقالت فقلت الیس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال

besturdubooks.wordpress.com

انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر رواه ابو داؤدو فی روایة یاام الفضل :لقد اوجع قلبی مافعلت به ثم قال ینضح اویرش بول الغلام ویغسل بول الجاریة عن انس بن مالک رضی الله عنه قال کنت عند ابن زیاد فجیئ براس الحسین فجعل یقول بقضیب فی انفه ویقول مارایت مثل هذا حسنا فقلت اما انه کان من اشبههم برسول الله ﷺ رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح غریب

ترجمہ

امام بخاری انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس امام حسین کا سرلایا گیا پھر وہ ایک طشت میں رکھا گیا عبیداللہ بن زیاد آپ کی ناک مبارک کو لکڑی سے کریدتا تھا اور آپ کے حسن میں کوئی عیب لگاتا تھا میں نے کہا بخدا تمام اہل بیت میں سے سب سے زائد مشابہ رسول خدا کے ساتھ یہ ہی ہیں، انس کہتے ہیں کہ امام حسین کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔[۱] ترمذی میں عمارۃ بن اعمش عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اس کے ساتھیوں کے سر مسجد کے رحبہ میں ڈالے گئے تو میں بھی وہاں گیا لوگ کہہ رہے تھے دیکھو وہ آیا وہ آیا وہاں ایک سانپ تھا جو لوگوں کے بیچ میں اور ان سروں کے درمیان میں ہوتا ہوا آیا حتیٰ کہ عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکل آیا پھر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا اور پھر لوگ کہنے لگے دیکھو وہ آیا وہ آیا پس اس نے دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔[۲] ابوداؤد میں لبابہ حارث کی بیٹی ام الفضل سے روایت کرتے ہیں کہ حسین بن علی رسول خدا کی گودی میں تھے اور آپ پر انہون نے پیشاب کر دیا ام الفضل کہتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کپڑا اوڑھ لیجیے اور مجھے اپنی ازار دید یجیے تا کہ اسے دھوڈالوں فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہوسکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اے ام الفضل تو نے جو حسین کے ساتھ کیا اس نے میرے دل کو صدمہ پہنچایا پھر فرمایا لڑکی کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکے کا پیشاب دھویا جائے۔[۳] ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد نابکار کے پاس تھا کہ حسینؓ کا سر کربلا سے لایا گیا سو وہ ان کی ناک میں چھڑی مارتا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا[۱] حسن نہیں دیکھا۔[۲] انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ رسول خدا ﷺ کے ساتھ سب سے زائد مشابہ تھے۔[۴]

تحقیقات وتعلیقات

طبرانی میں یہ روایت یوں آئی ہے کہ عبیداللہ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی ان کی ناک اور آنکھ پر مارتا تھا حضرت انس بھی وہاں موجود تھے فرمانے لگے اے عبیداللہ اپنی چھڑی ان کی آنکھ اور ناک پر سے اٹھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

besturdubooks.wordpress.com

کہ آپ انہی آنکھوں اور ناک پر بوسہ دیا کرتے تھے اور بار باران پر اپنا منہ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میرے اس کہنے سے اس نے وہ چھڑی حضرت امام حسینؓ کے چہرہ سے اٹھائی۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری: ۵۳۰/۱

۲) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

۳) کنز العمال: ۴۱۴/۱۲

۴) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

متن

قال ابن سعد ولماولد یعنی الحسین اذّن رسول الله ﷺ فی اذنه وقال ابن عباس کان رسول الله ﷺ یحبه و یحمله علی عاتقه ویقبل شفتیه وثنایاه قال دخل علیه یوما جبرئیل علیه السلام وهو یقبله فقال اتحبه قال نعم قال ان امتک ستقتله روی ابن سعد فی الطبقات عن یعلی بن عبید من عبید الله بن الولید عن عبدالله بن عبید بن عمیر قال حج الحسین خمسا و عشرین حجة ما شیاً ونجائبه تقادمعه و ذکر ابن سعد ایضا ان الحسین جاء یوما الی عمر رضی الله عنه وهو یخطب علی منبر رسول الله ﷺ فقال له:" انزل عن منبر ابی فاخذ ہ فاقعده الی جنبه وقال هل انبت الشعر علی رؤسنا الا ابوک عن محمد بن علی عن ابیه علی رضی الله عنه قال لما ولد لی الحسن سمیته باسم عمی حمزة ولما ولد الحسین سمیة باسم اخی جعفر فدعانی رسول الله ﷺ فقال یا ابا تراب ان الله تعالیٰ قد امرنی

ترجمہ

بن سعد کہتے ہیں کہ حسینؓ پیدا ہوئے تو رسول خدا ﷺ نے ان کے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ انہیں دوست رکھتے تھے اور اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے پھرتے تھے وار ان کے دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے اور ایک دن آپ کے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پیار کررہے تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا آپ کی امت انہیں عنقریب قتل کریگی۔ ابن سعد طبقات میں یعلی بن عبید اور وہ عبید اللہ بن ولید اور وہ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج پاپیادہ کیے اور آپ کی سواریاں آگے چلتی تھیں۔[۲]

besturdubooks.wordpress.com

ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آکر کہنے لگے آپ میرے باپ کے منبر سے اتریئے۔ حضرت عمر نے ان کو پکڑ کر اپنے پہلوں میں بٹھا لیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال بھی آپکے والد کے طفیل سے اگے ہیں۔[۳] امام احمد کی مسند میں محمد بن علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام اپنے چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا پھر مجھے رسول خدا نے بلا کر فرمایا اے ابوتراب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں ان دونوں

تخریج احادیث

۱) سنن ابوداؤد : ۲۹۶/۲
۲) تاریخ الخلفاء : ۱۹۰
۳) کنز العمال ۲۹۹/۱۳

متن

ان اغير اسم هذين الغلامين فسماً هما حسنا وحسينا كذافى الكنز **عن** انس بن مالک قال لم يكن احد اشبه بالنبى ﷺ من الحسن بن على وقال فى الحسين ايضا: كان اشبههم برسول الله ﷺ رواه البخارى **عن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله ﷺ الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذى **عن** عبدالله بن عمر ان رسول الله ﷺ قال ان الحسن والحسين همار يحانتا ى من الدنيا رواه الترمذى **عن** اسامة بن زيد قال طرقت النبى ﷺ ذات ليلة فى بعض الحاجة فخرج النبى ﷺ وهو مشتمل على شىء لادرى ماهو فلما فرغت من حاجتى قلت ما هذا الذى انت مشتمل عليه فكشفه فاذا حسن و حسين على وركيه فقال هذا ان ابناى وابنا ابنتى اللهم انى احبهما فاحبهما واحب من يحبهما رواه الترمذى **عن** انس

ترجمہ

لڑکوں کا نام پلٹ دوں سو آپ نے ان دونوں کا حسن وحسین نام رکھا۔[۱] بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زائد اور کوئی رسول خدا ﷺ سے مشابہ نہ تھا۔ اور حسین کے حق میں بھی انس نے کہا کہ وہ بھی رسول خدا

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ سے اوروں کی نسبت زیادہ مشابہ تھے۔۲ ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ امام حسن وحسین جنت کے جوانوں ۱ کے سردار ہیں۔۳ ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ حسن و حسین دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔۴ ترمذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں رسول خدا ﷺ کے پاس اپنی کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی ﷺ نکلے اس حال میں کہ اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں پس آپ نے اسے کھول کر دکھایا یکا یک حسن وحسین دونوں آپ کے کولوں پر تھے پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کی بیٹے ہیں۔ یا اللہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی انہیں دوست رکھ اور ان کے دوستوں کو بھی دوست رکھ۔۵ ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ

تحقیقات وتعلیقات

طیبی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ امام حسینؓ ان لوگوں سے جو راہ خدا میں جوان مرے ہیں ان سے افضل ہیں مگر یہ توجیہ محل نظر ہے کیونکہ تخصیص ان دونوں حضرات کی لوگوں پر مفہوم نہیں ہوتی۔ جو راہ خدا میں جوان مرے ہیں بلکہ بہت سے افضل ہیں جو راہ خدا میں بڈھے مرے ہیں پس اس کی وہی توجیہ ہے جو بعض محققین نے فرمائی کہ یہ حضرات اہل جنت کے سردار ہیں اس واسطے کہ اہل جنت سب کے سب جوان ہونگے۔ لیکن ان سے انبیاء اور خلفاء راشدین مستثنیٰ ہیں یعنی یہ دونوں صاحب ان سے افضل نہیں ہیں بعض فرماتے ہیں کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی ہو یعنی وہ دونوں جوان مردوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور خلفاء راشدین کے یا نام رکھنا شباب بمعنی مہربانی اور محبت کے ہیں جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان، غلام، صغیر، صبی اور ولید لکھتا ہے اگر چہ کبیر السن اور بڈھا ہو۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال: ۳۰۱/۱۳

۲) صحیح البخاری: ۵۳۰/۲

۳) جامع الترمذی: ۲۱۷/۲

۴) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

۵) جامع الترمذی: ۲۱۷/۲

متن

قال سئل رسول الله ﷺ ایّ اهل بیتک احبّ الیک قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمة ادعی لی ابنی فیشمهما ویضمهما الیه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن

besturdubooks.wordpress.com

غریب **عن** حذیفة بن الیمان قال سالتنی امی: متی عهدک تعنی بالنبی ﷺ؟ فقلت مالی به عهد منذ کذا و کذا فنالت منی فقلت لها دعینی اتی النبی ﷺ فاصلی معه المغرب و اساله ان یستغفرلی و لک فاتیت النبی ﷺ فصلیت معه المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی فقال من هذا؟ حذیفة؟ قلت نعم قال ما حاجتک غفر الله لک و لا مک هذا ملک لم ینزل الا رض قط قبل هذه اللیلة استاذن ربه ان یسلم علیّ و یبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة و ان الحسن و الحسین سیداشباب اهل الجنة رواه الترمذی و قال هذا

ترجمہ

کہ رسول خدا ﷺ سے کسی نے پوچھا آپ کو اہلبیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب ہے فرمایا حسن وحسین اور آنحضرت ﷺ فاطمہؓ سے فرماتے ہیں کہ میرے لیے اپنے دونوں بیٹوں کو بلالو پھر آپ انہیں سونگھتے اور اپنی طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت میں کس وقت جایا کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ اتنی مدت سے میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں یہ سن کر وہ مجھ پر بہت خفاء ہوئیں میں نے کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے ساتھ مغرب کی نماز جا پڑھتا ہوں۲ اور حضرت سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی آپ نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز سنکر فرمایا۔۴ کون؟ کیا حذیفہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسن وحسین جوان جنتیوں کے سردار ہیں۔۵

تحقیقات وتعلیقات

۲۔ شاید ان کی ماں اس وقت کے جانے سے منع کرتی ہوں مکان کے دور ہونے یا خوف و دہشت کی وجہ سے کوئی بھی وجہ ہوسکتی ہے۔ ۳۔ یہاں سے نوافل میں مشغول رہنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھے وہ بزرگ ہو جاتا ہے اور مشائخ کی اصطلاح میں اسے احیاء مابین المغرب والعشاء کہتے ہیں (۴) میرے پاؤں کی آواز یا جوتی کا کھٹکا آپ نے سنا یا حضرت حذیفہ نے کچھ بات کہی جسے حضور ﷺ نے سنا اس حدیث کا اوپر کے حاشیہ میں تذکرہ ہو چکا ہے اور سید اشباب اھل الجنة کی اچھی طرح تفصیل کی گئی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی ۲۱۸/۲

۵) جامع الترمذی ۲۱۸/۲، کنز العمال ۲۹۳/۱۳

متن

حدیث حسن غریب عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال الحسن اشبه برسول الله ﷺ مابین صدر الی الراس والحُسین اشبه بالنبی ﷺ ما کان اسفل من ذالک رواه الترمذی عن یعلی بن مرة قال قال رسول الله ﷺ حسین منی وانا من حسین احب الله من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواه الترمذی عن بریدة قال خطبنا رسول الله ﷺ فاقبل الحسن والحسین وعلیهما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما ووضعهما بین یدیه ثم قال صدق الله انما اموالکم واولاد کم فتنة نظرت الی هذین الصبیین یمیشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتهما رواه الترمذی وابوداؤد النسائی عن هانیء بن هانیء عن علی رضی الله عنه قال لما ولد الحسن سمیته حربا

ترجمہ

ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسن وحسین کو دیکھ کر فرمایا اے اللہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ، ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسن سینہ سے سر تک رسول خدا ﷺ سے زائد مشابہت رکھتے تھے اور امام حسین سینہ ۱؎ سے نیچے تک ۱؎

ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ جس نے حسین کو دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ حسین ۲؎ اسباط میں اسے ایک سبط ہے۔ ۲؎ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی میں بریدہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ہمیں خطبہ سنایا اتنے میں حسن وحسین آئے اور وہ دو سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے (ضعف یا صغرسنی کی وجہ سے) چلتے اور گر پڑتے تھے۔ رسول خدا دیکھ کر منبر سے اترے۔ اور انہیں گودی میں لے لیا اور اپنے آگے بٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ وہ چلتے تھے اور گر پڑتے تھے سو مجھے صبر نہ ہو سکا حتیٰ کہ میں نے اپنا کلام قطع کیا اور ان دونوں کو گودی میں اٹھالیا۔ ۳؎ امام احمد ہانی بن ہانی سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ یعنی مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کے گویا کہ یہ دونوں شہزادے ملکر سارے حضور ﷺ کے مشابہ تھے اور حضور اکرم ﷺ کے وجود شریف نے انہی دونوں حضرات میں تقسیم پائی تھی۔۲۔عرب کے محاورہ میں سبط اس درخت کو کہتے ہیں جس کی شاخیں اور ٹہنیاں تو بکثرت ہوں مگر جڑ ایک ہی ہو پس باپ بمنزلہ جڑ کے اور اولاد بمنزلہ ٹہنیوں کے ہیں اور بعض شارحین نے سبط من الاسباط کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ وہ بھلائی میں امتوں میں سے ایک امت ہے قاضی کہتے ہیں کہ سبط کے معنی اولاد کے ہیں یعنی وہ میری اولاد کی اولاد ہیں۔اور قبیلہ کو بھی سبط کہتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہے:''وقطعنھم اثنتی عشرۃ اسباطا امما'' اور اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ ان سے ایک بڑا قبیلہ اور خلق کثیر پیدا ہوگی پس یہ حدیث اس طرف اشارہ کررہی ہے کہ ان کی اولاد بکثرت ہوں گی اور باقی رہیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔(بقیہ آئندہ)

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

۲) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲

۳) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲ و کنز العمال: ۳۰۲/۱۳

متن

فقال رسول الله ارونی ابنی ما سمیتوہ فقلت: حربا فقال لا بل ہو حسن فلما ولد الحسین سمیتہ حربا فقال لابل ہو حسین باسماء ولدھارون علیہ السلام شبر و شبیر وفی روایۃ لما ولد الثالث سمیتہ حربا فقال رسول الله ﷺ بل ہو محسن مثل مشبر رواہ احمد عن سفینۃ مولی رسول الله ﷺ یقول ان رسول الله ﷺ الخلافۃ بعد ی ثلثون سنۃ ثم تصیر ملکا فقال سفینۃ واسمہ مہران نظرت فاذا خلافۃ ابی بکر سنتان وخلافۃ عمر عشر سنین وخلافۃ عثمان اثنتی عشر سنۃ و خلافۃ علی خمس سنین وباقی الشھور تمام الثلاثین فکان فعل الحسن نظر اللامۃ رواہ احمد فی الفضائل قال ابن سعد فی الطبقات رأی الحسن فی المنام مکتوبا بین عینیہ قل ہو الله احد فاستبشر اہل بیتہ بذلک فبلغ سعید بن المسیب فقال ان صدقت رؤیاہ فما بقی من اجلہ

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے میرے بیٹے کو دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو بھی میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا حسین نام رکھو۔ ہارون علیہ السلام کے فرزندوں کے موافق کہ شبر اور شبیر تھا اور ایک روایت میں ہے جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو بھی میں نے اس کا نام حرب رکھا رسول خدا ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ محسن نام رکھو۔ کہ جیسے مشبر [۱] امام احمد فضائل میں سفینہ رسول خدا ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ فرماتے تھے میرے پیچھے تیس برس تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت ہو جاوے گی سفینہ کہتے ہیں (جن کا نام مہران بھی ہے) میں نے غور کیا تو ابوبکر کی خلافت پورے دو برس رہی اور عمرؓ کی خلافت دس برس اور عثمانؓ کی خلافت بارہ برس اور حضرت علی کی خلافت پانچ برس اور کچھ مہینے جو تیس برس کو پورے کرنیوالی تھی۔ اور امام حسن کا فعل امت کی مہلت اور شفقت کی نظر پر تھا۔ [۲] ابن سعد طبقات میں کہتے ہیں کہ امام حسن نے خواب میں دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان قل ہو اللہ احد لکھی ہوئی ہے۔ اہل بیت نے اس خواب کو سن کر خوشیاں منائیں۔ مگر جب سعید بن المسیب کو خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر حسن کا خواب سچا ہے تو ان کی وفات میں تھوڑی ہی مدت باقی رہی ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

حضرت شیخ قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں سبط سین کے زبر اور با جزم کے ساتھ ہے جس کے معنی فرزند کا فرزند یا اور اس کے نیچے۔ حضرت یعقوبؑ کے فرزند اسباط بنی اسرائیل میں سے ایسے ہیں جیسے عرب کے قبائل مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حسن وحسین کثیر الاولاد ہوں گے اور ان کی اولاد مشرق مغرب شمال جنوب میں پھیل جائیگی اور بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا کہ حضرت زین العابدین سید الساجدین سے اس قدر سلسلہ شروع ہوا کہ زمین کے طبقوں میں سے کوئی طبقہ نہ ہوگا جس میں ان کی اولاد نہ بستی ہو اور یہ حضرت کی ایک پیشین گوئی سمجھنی چاہیئے جس کو اللہ تعالیٰ نے سچ کر دیا۔

تخریج احادیث

۱) مسند احمد ۹۸/۱، کنز العمال ۳۰۱/۱۳، مسند احمد ۴۴/۵، سنن ابی داؤد ۲۳۸/۲۔ دلائل النبوۃ ۲۲۱/۶

متن

الا القليل فمات بعد ايام عن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال عق رسول الله ﷺ عن الحسين بشاة وقال يا فاطمة احلقي راسه وتصدقي بزنة

besturdubooks.wordpress.com

شعره فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل لان محمد بن علی بن حسين لم يدرک علی بن ابی طالب **عن** عبدالله بن عباس ان رسول الله ﷺ عق عن الحسن والحسين كبشاً كبشاً رواه ابو داؤد وروى النسائی بكبشين كبشين **عن** ابی رافع قال رايت رسول الله اذّن فی اذُن الحسن بن علی حين ولدته فاطمة بالصلوة رواه الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح **عن** يعلی قال ان حسنا وحسينا استبقا الی رسول الله ﷺ فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة

ترجمہ

چنانچہ اس کے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا [1] ترمذی میں امام باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسینؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حسین کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا۔ اور فرمایا اے فاطمہ اس کا سر مونڈ و اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تول کر للہ خیرات کر دو ہم نے بالوں کو تولا اور اس کا وزن کیا درہم یا درہم سے کچھ کم اترا [2] ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا۔ [3]

ابو داؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ میں ذبح [4] کیا اور نسائی کی روایت میں دو دو دنبے آئے ہیں۔ [5] ترمذی میں ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپ نے ان کے کان میں نماز جیسے اذان دی ہے۔ امام احمد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن وحسین دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے آپ نے ان دونوں کو اپنے بدن سے چمٹا لیا اور فرمایا کہ اولاد باعث بخل اور باعث

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکے کا عقیقہ ایک بکری کے ساتھ بھی جائز ہے اور ابو داؤد نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ کیا جیسا کہ آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہے ولیکن حدیث: ''الغلام شاتان اقوی'' اور اتم ہے (اور بہت صحیح کیونکہ صحابہ کی ایک کثیر جماعت نے اسے روایت کیا ہے اور دوسری وجہ ترجیح اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ قول وفعل کی رو سے اتم اور اقویٰ ہے کیونکہ فعل اختصاص کا محتمل ہے اور یہ بھی ہے کہ فعل جواز پر دلالت کرتا ہے اور قول استحباب پر۔ امام ترمذی فرماتے

besturdubooks.wordpress.com

ہیں کہ اس باب میں حضرت علی، حضرت عائشہ، ام کرز، بریدہ، سمرۃ، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، حضرت انس، سلمان سے یہ حدیث آئی ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء : ۱۹۳

۲) تاریخ الخلفاء : ۱۸۸

۳) کنز العمال: ۳۰۱/۱۳

۴) سنن ابو داؤد: ۳۹۲/۲

۵) نسائی شریف: ۱۸۸/۲

متن

مجبنة رواه احمد عن عكرمة عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يحب الحسن والحسين ويقدّ مهما على ولده ولقد قسم يوما فاعطى الحسن والحسين كل واحد منهما عشرة آلاف درهم واعطى ولده عبدالله الف درهم فعاتبه ولده وقال علمت سابقتى فى الاسلام و هجرتى وانت تفضّل علىّ هذين الغلامين فقال ويحك يا عبدالله! ايتنى بجدٍ مثل جد هماوابٍ مثل ابيهما وام مثل امهما وجدة مثل جدتهما وخال مثل خالهما وخالة مثل خالتهما وعم مثل عمهماوعمة مثل عمتهما،جد هما رسول الله وابو هما علىّ وامهما فاطمه وجدتهما خديجة وخالهما ابراهيم بن رسول الله وخالتهما زينب ورقية و ام كلثوم وعمّهما جعفر ابن ابى طالب وعمتهما ام هانىء بنت ابى طالب وذكر ابن سعد فى الطبقات وقال كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن والحسين حتى ير كبا ويقول هما ابنا رسول الله ﷺ وقال ابن سعد كان الحسين يخضب بالحناء والكتم

ترجمہ

سستی ہے۔عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن وحسین کو از حد دوست رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر انہیں مقدم جانتے تھے ایک دن آپ نے کچھ مال تقسیم کیا اور حسن وحسین ہر ایک کو دس ہزار درہم دیے اور اپنے بیٹے عبداللہ کو صرف ایک ہزار درہم دیئے۔ان کے فرزند عبداللہ ان سے بہت ناراض ہوئے اور خفا ہو کر کہنے لگے میرے

besturdubooks.wordpress.com

اسلام میں پیشقدمی اور ہجرت میں تقدیم آپ کو معلوم ہے اور آپ مجھ پر ان دونوں لڑکوں کو فضیلت دینا جائز رکھتے ہیں فرمایا اے عبداللہ تجھے خرابی ہو اپنا نانا ان دونوں کے ناناؤں جیسا ثابت کر اور اپنا باپ ان دونوں کے باپ جیسا اور اپنی ماں ان کی ماں جیسی اور اپنی نانی ان کی نانی جیسی اپنا ماموں انکے ماموں کی مانند اپنی خالہ ان کی خالہ کی طرح اپنے چچا ان کے چچا جیسا اپنی پھوپھی کو ان کی پھوپھی جیسی لے آ۔ پھر ان کی برابری کرنا، انکے نانا رسول خدا ان کا باپ علی اور ان کی ماں فاطمہ ان کی نانی خدیجہؓ ان کے ماموں ابراہیم رسول خدا کے بیٹے ان کی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم ان کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ ان کی پھوپھی امہانی بنت ابی طالب ہیں۔ (۲) ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباس حسن و حسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے یہ دونوں رسول خدا ﷺ کے صاحبزادے ہیں ابن سعد کہتے ہیں کہ حسن مہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ لڑکے کے حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اس حدیث میں جو ایک مذکور ہوئی ہے تو احتمال ہے کہ یہ جواز کے لیے اقل چیز کی اکتفاء کرنے پر۔ یا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ ساتوین دن ہی دو بکریوں کا ذبح کرنا واجب ہے پس ممکن ہے کہ حضرت نے ان کی طرف سے ایک دنبہ ذبح کیا ہو ایک پیدا ہونے کے دن دوسرا ساتویں دن اور اس تقریر سے روایات مختلفہ میں تطبیق بھی ہوسکتی ہے یا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے اپنی طرف سے ایک دنبہ کیا ہو اور حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو دوسرے دنبہ کا حکم فرمایا ہو پس حضرت کی طرف سے ایک دنبہ ذبح کرنے کی نسبت حقیقی ہے اور دو دنبوں کو زبح کرنے کی نسبت مجازاً۔ اور سر اس کا تم خود مونڈ دیا یہ کسی سے مونڈ واؤ یہ امر استجابی ہے۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال : ۲۹۹/۱۳

۲) کنز العمال : ۴۱۱/۱۲

besturdubooks.wordpress.com

مناقب ام الحسن سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزھرا ء بنت رسول اللہ ﷺ

عن المسوربن مخرمۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا فقد اغضبنی **عن** عائشۃ قالت دعی النبی ﷺ فاطمۃ ابنتہ فی شکواہ التی قبض فیھا فسارّھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسارّھا فضحکت قالت فسالتھا عن ذلک فقالت سارنی النبی ﷺ فاخبر نی انہ یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ فبکیت ثم سارّنی فاخبر نی انی اول اھل بیتہ یتبعہ فضحکتُ رواھما البخاری **عن** المسور بن مخرمۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وھو علی المنبر ان بنی ھشام بن المغیرۃ استاذنونی ان ینکحوا ابنتھم علی بن ابی طالب فلا اذن لھم

جناب ام حسن۔ تمام جہان کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا ﷺ کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے مناقب

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جس نے اسے غصہ میں ڈالا اس نے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اس بیماری میں بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا پھر ان کے کان میں چپکے سے کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں پھر انہیں بلایا اور خفیہ خفیفہ ایک اور بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے جب اس بات کو پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلے مجھ سے جو رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ جس مرض میں آپ کا انتقال ہوا۔ وہ اسی مرض میں فوت ہوں گے یہ سن کر میں روی پھر مجھ سے سرگوشی کر کے خبر دی کہ اہلبیت میں سب سے پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سن کر میں ہنس دی۔ ٢ بخاری میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو منبر پر چڑھے ہوئے فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس امر میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب کے ساتھ کریں سو میں تو کبھی اجازت نہ دوں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

اس کا اصل قصہ یہ ہے کہ حارث بن ھشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ ابوجہل کی بیٹی غورا بنت ابوجہل کا نکاح

besturdubooks.wordpress.com

حضرت علیؓ سے کردے ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی نے خود اس کی خواستگاری کی تھی اور حضور اکرم ﷺ سے اس معاملہ میں مشورہ بھی کیا آپ نے نہایت غصہ سے فرمایا میں ہرگز اجازت نہیں دونگا اور فرمایا میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں مگر خدا کے دوست کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ کبھی جمع نہ ہوں گی ۔ پس حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور عذر خواہی کر کے فرمایا اے رسول خدا میں ہرگز اس چیز کا مرتکب نہ ہوؤنگا جو آپ کو ناخوش ہو شرح مسلم میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر حال اور ہر وجہ میں ایذاء دینی حرام ہے اگرچہ مباح ہی کیوں نہ ہو اور یہ حضور اکرم ﷺ کے خواص میں سے ہے حضور اکرم ﷺ کا حضرت علی کو منع کرنا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ ان کا نکاح حضرت کی ایذا کا باعث تھا دوسرا یہ کہ حضرت فاطمہ پر فتنہ کا خوف ہو مبادا غیرت سے فتنہ واقع ہو ۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری ۱/۵۲۶ وصحیح مسلم ۲/۲۹۰

۲) صحیح البخاری ۲/۲۹۰، صحیح مسلم ۲/۲۹۰، کنز العمال ۱۳/۳۰۸،دلائل النبوۃ۶/۲۳۷، صحیح البخاری ۱/۵۱۲

متن

ثم لا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ھی ابنتی بضعة منی یریبنی ماأرابھا ویو ذینی ماآذاھا رواہ البخاری **عن** علی رضی اللہ عنه ان فاطمة شکت ما تلقی من اثر الرحی فاتی النبی ﷺ سبیٌ فانطلقت فلم تجدہ فوجدت عائشة فاخبرتھا فلما جاء النبی ﷺ اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی ﷺ الینا وقد اخذ نا مضاجعنا فذھبتُ لأقوم فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت بردقدمیه علی صدری فقال الا اعلمکما خیر امما سالتمانی اذا اخذتما مضاجعکماتکبرا أربعاوثلثین وتسبّحاثلاثاًوثلثین وتحمداثلاثا وثلثین فھو خیر لکمامن خادم رواہ البخاری **عن** ام سلمة ان رسول اللہ ﷺ دعا فاطمة عام الفتح فناجی فبکت ثم حد ثھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

کبھی اجازت نہ دوں گا پھر نہ اذن دونگا چار مرتبہ اسی کلمہ کو تاکیداً فرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب کو منظور ہو تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے ۔ کیونکہ فاطمہ میرے بدن کا جزء ہے جو اسے قلق میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلق

besturdubooks.wordpress.com

میں ڈالتا ہے اور جو سے ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔[۱] بخاری میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ چکی کی مشقت سے شکایت کرتی تھیں پس رسول خدا ﷺ کے پاس کہیں سے غلام آئے تو حضرت فاطمہ آنحضرت ﷺ کے پاس گئیں اور آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کر کے انہیں اس امر کی خبر دی (یعنی کہا جب حضرت تشریف لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ایک بردہ لینے آئی تھی) سو جب رسول خدا گھر میں تشریف لائے تو عائشہؓ نے آپ کو فاطمہ کے آنے کی اطلاع دی سو نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم اپنے بچھونوں میں لیٹے ہوئے تھے میں حضرت کو دیکھ کر کھڑا ہونے لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو اور آپ ہمارے بیچ میں آبیٹھے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی پھر حضرت نے فرمایا میں تم کو ایک چیز اس چیز سے بہتر جو تم نے مجھ سے مانگی ہے نہ سکھا دوں۔ جب تم اپنے بچھونوں پر آ کر لیٹو تو ۳۴ دفعہ اللہ اکبر ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ کہا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔[۲] ترمذی میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے عام فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور تھوڑی دیر سرگوشی کرتے رہے پس حضرت فاطمہ رونے لگیں پھر ان سے کچھ اور بات کہی وہ ہنسنے لگی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب رسول خدا فوت ہو گئے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم ۲/۲۹۰، صحیح البخاری ۱/۵۲۸، جامع الترمذی ۲/۲۲۵

۲) صحیح البخاری ۱/۵۲۶، سنن ابی داؤد ۲/۶۹۰

متن

سألتها عن بكاء ها وضحكها قالت اخبر نى رسول الله ﷺ انه يموت فبكيت ثم اخبرنى انى سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران فضحكت رواه الترمذى **عن** سفينه ابو عبد الرحمن مولى ام سلمة ان رجلا ضاف على بن ابى طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعو نا رسول الله ﷺ فاكل معنا فدعوه فجاء فوضع يديه على عضادتى الباب فرأى قراما فى ناحية البيت فرجع قالت فاطمة فتبعته فقلت يا رسول الله! ما ردک قال انه ليس لى او لنبى ان يدخل بيتا مزوّقا رواه احمد و ابن ماجة **عن** عائشةانها قالت مارايت احدا كان اشبه سمتا وهديا ودلاّ وفى رواية حديثا وكلاما برسول الله ﷺ من فاطمة كرم الله وجهها كانت اذادخلت عليه قام لها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها فى مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده

besturdubooks.wordpress.com

فقبلته واجلسته فی مجلسها رواه ابو داؤد عن ام المومنین عائشة صدیقة وحبیبة رسول الله ﷺ قالت اقبلت فاطمة تمشی کان مشیتها مشی النبی ﷺ فقال ﷺ مرحبا بابنتی ثم اجلسها عن یمینه اوعن شماله ثم اسرّ الیها حدیثا فبکت فقلت لها لم تبکین ثم اسرّ الیها حدیثا فضحکت فقلت مارایت کالیوم فرحا اقرب من حزن فسألتها عما قال فقالت ماکنت لا فشی سر رسول الله ﷺ حتی قبض

ترجمہ

تو حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کو دریافت کیا انہوں نے کہا مجھے رسول خدا نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر مجھے خبر دی کہ مریم بنت عمران کے علاوہ ساری جنت کی عورتوں کی میں سردار ہوں میں یہ سن کر ہنس دی۔[۱] امام احمد اور ابن ماجہ حضرت ام سلمہ کے غلام حضرت سفینہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی دعوت کی اور ان کے آگے کھانا رکھا گیا حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ اگر ہم رسول خدا کو بلا دیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھاویں چنانچہ لوگوں نے آپ کی بھی دعوت کردی آپ آئے اور دروازہ کے دونوں بازؤں پر ہاتھ ٹیک کر ایک پردہ جو گھر کے کونے میں لٹکا ہوا تھا دیکھا اور اسی قت واپس آئے حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ پیچھے پیچھے آئی اور کہنے لگی اے رسول خدا واپس تشریف لے جانے کی وجہ فرمایا مجھے لائق نہیں یا یوں ارشاد کیا کہ پیغمبر کی شان کے مناسب نہیں کہ ایسے گھر میں آئے جس میں منقش پردہ ہو۔ ابو داؤد میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو حضرت فاطمہ سے زائد مشابہ رسول خدا ﷺ نہیں دیکھا کہ وہ چال وچلن میں اور عادت وخصلت میں حضرت کے مشابہ ہو جب رسول خدا کے پاس آتی تھیں تو آپ ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ لیتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے۔ اور جب رسول خدا ان کے پاس جاتے تو وہ بھی آپ کی تکریم کے لیے کھڑی ہو جاتی اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر بٹھاتیں اور بوسہ لے لیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رسول خدا کے پاس (مرض موت میں) آئیں اور وہ ایسی چال چلتی تھیں کہ گویا ان کی چال رسول خدا کی چال ہو۔[۱] حضرت نے انہیں دیکھ کر فرمایا میری بیٹی کو فراخی اور کشادگی ہو پھر اپنی دائیں یا بائیں طرف انہیں بٹھایا۔[۲] اور چپکے سے ان کے کان میں ایک بات کہی جس سے وہ رونے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے کہا تم کیوں روتی ہو پھر آپ نے ایک اور بات چپکے سے فرمائی جس سے وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا آج جیسی خوشی کا دن جو غم سے زائد قریب ہو میں نے نہیں دیکھا۔ سو میں نے فاطمہ سے اس چیز کی بابت دریافت کیا جو رسول خدا نے ان سے فرمایا تھا جواب دیا کہ میں رسول خدا کا بھید ظاہر کرنیوالی نہیں ہوں یہاں[۳] تک کہ

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

۱) یعنی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضور اکرم ﷺ کی چال ایک جیسی تھی ایک اور روایت میں لفظ "شیئا" کا بھی آیا ہے یعنی ان کی اور نبی کریم ﷺ کی روش میں کچھ بھی امتیاز نہ تھا دونوں ایک ہی طرح چلتے تھے۔ ۲ یعنی انہیں اپنے پاس بیٹھنے کا حکم نہ فرمایا اور چپکے سے کوئی بات کہی۔ (۳) یعنی جو چیز رسول اللہ ﷺ نے چھپا کر مجھ سے بیان کی ہے اور جو بات تم نے سب سے مخفی رکھی ہے۔ میں اسے کیونکر ظاہر کروں کیونکہ اگر رسول خدا ﷺ اس بات کا اظہار فرمانا چاہتے تو اوروں سے کیوں چھپاتے علی الاعلان سب کے سامنے بیان فرماتے آپ کا ان سے مخفی رکھنے میں اور مجھ پر ظاہر کرنے میں کوئی مصلحت ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے لوگوں کا بھید اور اپنے دوستوں کا راز اغیار سے پوشیدہ رکھنا مستحب ہے باقی اس حدیث کا بیان اسی کتاب میں آئندہ تفصیل سے آئے گا۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲۲۶/۲

۲) البدایه والنهایه: ۱۳۲/۸ ،سنن ابن ماجه: ۱۴۱

۳) جامع الترمذی: ۲۲۶/۲

۴) سنن ابی داؤد: ۲/۸۰۷

متن

النبی ﷺ فسالتها عما قال فقالت اسرّالیّ ان جبرئیل علیه السلام کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الاحضر اجلی وانک اول اهل بیتی لحاقا بی فبکیت فقال اما ترضین ان تکونی سید ة نساء اهل الجنة اونساء المومنین فضکحت لذلک رواه البخاری عن انس ان النبی ﷺ اتی فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلیٰ فاطمة ثوب اذا قنعت به رأسهالم یبلغ رجلیها واذا غطّت به رجلیها لم یبلغ راسها فلما رای رسول الله ﷺ ماتلقی قال انه لیس علیه باس انما هو ابو ک وغلامک رواه ابو داؤد عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ اذا سافر کان اخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من ید خل علیها فقدم عن غزاة وعلقت مسحاوستر اعلی بابهاوحلّت الحسن والحسین قلبین من فضة فقدم فلم ید خل فظننت ان مامنعه ان ید خل مارای فهتکت الستر وفکّت القلبین عن الصبیین و قطعه منهما

besturdubooks.wordpress.com

فانطلقا الی رسول اللہ ﷺ یبکیان فاخذہ منہما فقال یاثوبان اذہب بہذا الی آل فلان ان ہولاء اہلی اکرہ ان یاکلوا طیباتہم فی حیاتہم الدنیایاثوبان! اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج رواہ احمد وابو داؤد

ترجمہ

جب رسول خدا فوت ہو گئے تو پھر میں نے ان سے پوچھا جواب دیا کہ پہلی دفعہ مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہمیشہ ہر سال میں ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ دور کیا ہے اور میں نہیں گمان کرتا مگر اس بات کا کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور تحقیق تم سب اہلبیت سے پہلے مجھ سے ملوگی یہ سنکر رونے لگی پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا یوں فرمایا کہ تمام مومن عورتوں کی سردار ہو سو میں اس وجہ سے ہنس دی ۔ ابوداؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کے پاس ایک غلام جسے آپ نے ان کو ہبہ کر دیا تھا لائے اور فاطمہ پر ایک ایسی چادر تھی کہ جب اس سے سر ڈھانکیں تو پیروں تک نہ پہنچتی اور جب اس سے پیروں کو ڈھانکتیں تو سر کھل جاتا جب رسول خدا ﷺ نے ان کی اس مشقت کو دیکھا تو فرمانے لگے کہ تم پر کوئی خوف نہیں اس جگہ تو تمہارے باپ اور غلام ہی ہیں (۲) امام احمد اور ابوداؤد وثوبان حضرت ﷺ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا سفر کیا کرتے تھے تو اپنے سارے اہلبیت میں سے آخر وقت حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور آتے وقت سب سے پہلے ان کے پاس آتے تھے ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس آئے اور حضرت فاطمہ نے ایک چک یا پردہ منقش اپنے دروازہ پر ڈال دیا تھا اور حسن وحسین کو چاندی کے دو کنگنوں سے آراستہ کیا تھا جب حضرت تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے گھر میں داخل نہ ہوئے حضرت فاطمہ پہنچان گئیں کہ حضرت کو یہاں تشریف لانے سے بجز اس پردہ اور کنگن کے اور کوئی چیز مانع نہ ہوئی اپنے اسی وقت پردہ پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار کر انہیں توڑ ڈالا وہ دونوں بچے رسول خدا کی پاس روتے ہوئے گئے حضرت نے اس چاندی کی ڈلی کو دونوں صاحبزادوں سے لے کر فرمایا ثوبان اس کو فلاں شخص کے پاس لے جا یہ میرے اہلبیت ہیں میں مکروہ جانتا ہوں کہ یہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں اپنے لذائذ اور مزے نہ اڑائیں اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک گلوبند عصب کا خرید دے اور دو ہاتھی دانت کے کنگن

تحقیقات وتعلیقات

پورے سال جتنا قرآن کریم نازل ہوتا تھا اس کا رمضان شریف میں اپنی یادداشت کیلئے دور فرماتے تھے اور اس واسطے بھی کہ دور کرتے وقت ناسخ ومنسوخ ظاہر ہو جائے اور اس میں قرآن مجید کے دور کرنے میں استحباب کی طرف اشارہ

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ حدیث حضور اکرم ﷺ نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے بعد بیان فرمائی [۲] کیونکہ برخلاف معتاد کے دوبارہ دور کرنا اس کی طرف مشعر ہے کہ حفظ قرآن کی وصیت ہو رہی ہے اور اس کے احکام یاد کرنے کی تاکید ہے تا کہ امر دین کامل ہو جائے اور نعمت دین پوری ہو جائے اس کے بعد صحیحین کی روایت میں اور بھی بہت سے الفاظ آئے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تم میری جدائی سے غمگین نہ ہو سب سے پہلے جو مجھ سے ملیگا وہ تم ہی ہوگی یعنی میرے تمام اہلبیت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملاقات کروگی اس سے حضرت فاطمہ ہنس پڑیں اور بعد کو جب عورتوں نے پوچھا تو اپنی خوشی کا یہی سبب بیان فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری ۱/۵۱۲،صحیح مسلم ۲/۲۹۰، کنز العمال ۱۱/۲۰۴، کنز العمال ۱۳/۳۰۸

۲) سنن ابی داؤد: ۲/۵۶۷

besturdubooks.wordpress.com

متن

فی ذکر اھل بیت النبی ﷺ وقرابته

عن ام المومنین عائشة زوج النبی ﷺ ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر تساله میر اثها من النبی ﷺ مما افاء الله علی رسوله تطلب صدقة النبی ﷺ التی بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال أبو بکر ان رسول الله ﷺ قال لا نورث ماترکنا فهو صدقة انما یاکل اٰل محمد من هذا المال یعنی مال الله لیس لهم ان یزید واعلی الما کل وانی والله لاغیر شیئامن صدقات رسول الله ﷺ التی کانت علیها فی عهد النبی ﷺ ولأعملن فیها بما عمل فیها رسول الله ﷺ فتشّهد علیّ ثم قال اناقد عرفنا یا ابابکر فضیلتک وذکر قرابتهم من رسول الله ﷺ وحقهم وتکلم أبو بکر فقال والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله ﷺ احب الیّ ان اصل من قرابتی **عن** عبدالله بن عمر عن ابی بکر الصدیق قال ارقبو محمد افی اهل بیته رواهما البخاری **عن** سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الایة:" ندع ابناء نا وابناء کم" دعا رسول الله علیا و فاطمة وحسنا و حسینا فقال اللهم هؤلا اهلی رواه مسلم **عن** البر اء بن عازب قال لما توفی ابراهیم قال رسول الله ﷺ ان له مرضعا فی الجنة رواه البخاری **عن** عائشة قالت خرج النبی ﷺ غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فأدخلهاثم جاء علیّ فأدخله ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

نبی ﷺ کے اہل بیت اور قرابت کے فضائل

صحیح بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ زوجۂ رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ فاطمہ نے اُبوبکرؓ کے پاس کسی شخص کو بھیجا وہ ان سے اپنا وہ مال میراث مانگتی تھیں جو رسول خدا ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے بدون جہاد ارزانی فرمایا تھا اور جو آپ کی زمین مدینہ اور فدک اور خیبر کے خمس سے باقی رہی تھی۔اس میں سے ورثہ مانگتی تھی۔ حضرت اُبوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا جو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے صدقہ ہے ہاں محمد ﷺ کی بیبیاں اس مال سے یعنی اللہ کے مال میں سے کھائینگی انہیں کھانے کے سوا اور کچھ زیادہ نہ ملیگا میں تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے صدقے آپ کے

besturdubooks.wordpress.com

زمانہ میں جس طرح تھے ان میں ذرہ بھر بھی تغیر وتبدل نہ کروں گا اور ان میں جیسا رسول خدا ﷺ تصرف کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرونگا اس کے بعد حضرت علی نے خطبہ پڑھ کر فرمایا اے اُبوبکرؓ! ہم آپ کی فضیلت اچھی طرح پہچانتے ہیں پھر اس کے بعد اپنی قرابت جو رسول خدا ﷺ سے تھی اور اپنے حق کا ذکر کیا پھر اُبوبکر نے کلام کیا اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے قرابتوں کے صلہ رحمی سے رسول خدا ﷺ کے قرابتی بہت زیادہ محبوب ہیں۔۲ بخاری میں عبداللہ بن عمر حضرت صدیق اکبر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا محمد ﷺ کا احترام اور بزرگی ان کی اہل بیت کے ضمن میں کرو۔۳ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیت ندع ابنائنا وابنائکم اتری تو رسول خدا ﷺ نے علی فاطمہ اور حسن وحسین کو بلا کر فرمایا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں۔۴ بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے جب ابراہیم رسول خدا کے صاحبزادے فوت ہو گئے تو حضرت نے فرمایا ان کے لیے دودھ پلانیوالی جنت میں ہے۔۵ مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول خدا باہر نکلے اور آپ پر ایک نقش دار کمبلی سیاہ بالوں کی تھی سو حسن بن علی آئے آپ نے انہیں اس کے اندر کر لیا پھر فاطمہؓ آئیں۔

تحقیقات وتعلیقات

واضح ہو کہ اس آیت کو آیت مباھلہ کہتے ہیں اور بھل کے معنی لعنت کرنے کے ہیں اور مباہلہ کہتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرنے کو اور لعنت کے ساتھ دعا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے عرب کی عادت تھی جب باہمی اختلاف ہوتا اور ایک دوسرے کی تکذیب وتجہیل کے درپے ہوتے تو شہر سے باہر نکل کر ایک دوسرے پر لعنت کرتے اور کہتے **لعنة الله على الكاذب والظالم** پس حضور اکرم ﷺ کو درگاہ عزت سے حکم ہوا کہ تم نصاریٰ نجران کے ساتھ مباہلہ کرو اور یہ آیت نازل ہوئی: "**فمن حاجک فيه من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالو اندع ابناء نا وابنا کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين**" اس کے بعد حضور اکرم ﷺ حسن وحسین کو گود مین لے کر نکلے اور آپ کے پیچھے پیچھے حضرت فاطمہ اور حضرت فاطمہ کے پیچھے حضرت علی نکلے پھر آپ نے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔

تخریج احادیث

۱. ۲) صحيح البخاری: ۵۲۶/۱
۳) جامع الترمذی: ۱۲۹/۲
۴) صحيح مسلم: ۲۷۸/۲
۵) کنز العمال: ۲۲۶/۶، صحيح البخاری: ۱۸۴/۱

besturdubooks.wordpress.com

متن

فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال:" انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا" رواه مسلم **عن** المسوربن مخرمة ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبهااغضبنی وفی روایة یریبنی ما ارابها ویو ذینی لما اذا ها روا ه البخاری و مسلم **عن** زید بن ارقم قال قام رسول الله ﷺ یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکةو المدینة فحمد الله واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال **اما بعد!** الا ایها الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب واناتارک فیکم الثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنورفخذ وابکتا ب الله واستمسکوا به فحث علی کتاب الله ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکروا الله فی اهل بیتی وفی روایة کتاب الله هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه کان علی الضلا لة رواه مسلم عن جابر قال رایت رسول الله ﷺ فی حجته یوم عرفة وهو علی ناقته القصواء یخطب فسمعته یقول:" یا ایها الناس انی ترکت فیکم ماان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی رواه التر مذی عن زید بن ارقم قال قال رسول ﷺ انی تارک فیکم ما ان تمسکم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدو د من السماء الی الارض

ترجمہ

انہیں بھی کملی میں داخل کیا پھر علی آئے انہیں بھی اس کے اندر کرلیا۔ پھر فرمایا اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی لے جاوے اے اہل بیت تمہیں خوب ہی پاک کرے۔ بخاری و مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے رنج وغصہ میں ڈالا اس نے مجھے غصہ میں ڈلا اور ایک روایت میں ہے جس نے اسے قلق میں ڈالا اس نے مجھے قلق میں ڈالا اور جس نے اسے ستایا اس نے ا مجھے ستایا۲ ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک دن ہم میں ایک پانی پر جسے خم (ایک موضع کا نام ہے جحفہ میں) کہتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے سو اللہ کی حمد وثنا کی اور خوب وعظ نصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا امابعد اے لوگوں خبردار ہو جاؤ میں ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (جبرائیل) میرے پاس آئے اور اس کی پکار قبول کرلوں (یعنی میرے انتقال کا زمانہ قریب ہے) اور میں تم میں اپنے پیچھے دو بڑی جماعتیں چھوڑے جاتا ہوں ان دونوں میں سے ایک تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے سو کتاب الٰہی کو لو اور اسے مضبوطی سے پکڑو پھر آپ نے کتاب الٰہی کے عمل میں بہت برانگیختہ

besturdubooks.wordpress.com

کیا اور رغبت دلائی اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں دو دفعہ اس لفظ کو فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ کتاب الٰہی خدا کی کتاب ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہوا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی میں پڑا۔ ترمذی میں جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو ان کے حجرے میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر جس کا قصوے نام تھا سوار ہوئے خطبہ فرمارہے تھے میں نے آپ کو فرماتے سنا اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک اسے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی اہل بیتؓ ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے میرے پیچھے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک ان میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ یعنی اللہ کے کتاب جو ایک دراز رسی آسمان سے زمین تک ہے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ جامع میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے میرا دل روک دیتی ہے یعنی جس چیز سے فاطمہ کا دل دکھتا ہے اس سے میرا دل دکھتا ہے اور جس سے اس کا دل فرحت قبول کرتا ہے اور کشادہ ہوتا ہے اس سے میرا دل خوش ہوتا اور کشادگی قبول کر لیتا ہے قیامت کے دن جملہ نسب منقطع ہو جائینگے مگر میرا نسب قیامت کے دن منقطع نہ ہوگا صواعق میں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا عرش کے اندر سے ایک پکارنیوالا پکاریگا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم ۲/۲۸۳

۲) صحیح البخاری ۱/۵۲۶

۳) کنز العمال ۱۳/۲۹۳

۴) جامع الترمذی ۲/۲۱۹

متن

وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونّی فیهما رواه الترمذی **عن** جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشه فسالت ای الناس کان احب الی رسول الله ﷺ؟ قالت فاطمة فقیل من الرجال؟ قالت زوجها رواه الترمذی والحسن والحسین انا حرب لمن حاربهم وسِلم لمن سالمهم **عن** عائشة قالت ماشبع آل محمد من خبز شعیرحتی قبض رواه البخاری و مسلم **عن** اسامة قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا یا اسامة! استاذن لنا علی رسول الله ﷺ فقلت یا رسول الله علیّ والعباس

besturdubooks.wordpress.com

یستاذنان فقال اتدری ماجاء بهما قلت لا فقال لکنی ادری ائذن لهما فدخلا فقالا یا رسول الله! جئناک نسالک ای اهلک احب الیک قال فاطمة بنت محمد قالا ماجئناک نسألک عن اهلک قال احب اهلی الی من قد انعم الله علیه و انعمتُ علیه اسامة بن زید قالا ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول الله جعلت عمک اخر هم قال ان علیا سبقک بالهجرة رواه الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ احبوا الله لما یغذ وکم من نعمه وا حبونی بحب الله واحبو اهل بیتی بحبی رواه الترمذی عن ابی ذرانه قال وهواخذ بباب

ترجمہ

دوسری میری عترت اور اہل بیت یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آئیں پھر دیکھو میرے پیچھے ان دونوں میں کیسا برتاؤ کرتے ہو[1] ترمذی میں جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس آ کر پوچھا کہ تمام لوگوں میں رسول خدا کو زائد محبوب کون تھا فرمایا فاطمہ لوگوں نے کہا مردوں میں سے فرمایا ان کے خاوند علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے علی اور فاطمہ اور حسن وحسین کے حق میں فرمایا جو ان سے لڑے میں ان سے لڑوں گا اور جو ان سے صلح کرے میں ان سے صلح کرونگا[2] بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ کی آل کبھی دوروز برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول خدا فوت ہو گئے[3] ترمذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا کہ علی اور عباس تشریف لائے اور اجازت مانگی اور ان دونوں نے کہا اے اسامہ ہمارے لیے رسول خدا ﷺ کے پاس جانے کی اجازت مانگ میں نے کہا اے رسول خدا علی اور عباس آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا تجھے معلوم ہے کہ ان کے آنیکا کیا باعث میں نے عرض کیا نہیں فرمایا۔ ہاں مجھے معلوم ہے کہ ان دونوں کو آنیکی اجازت دے وہ دونوں آئے اور عرض کیا اے رسول خدا ﷺ ہم آپ کے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنی اہل میں سے آپ کو کون شخص زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ محمد ﷺ کی بیٹی انہوں نے عرض کیا ہمارا سوال آپ کی اولاد میں نہیں ہے فرمایا گھر والوں میں مجھے سب سے زیادہ وہ شخص پیارا ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہے انہوں نے کہا پھر کون فرمایا علی بن ابی طالب عباس بولے اے رسول خدا اپنے چچا کو آپ نے سب سے پیچھے کیا فرمایا علی تم سے ہجرت میں سابق ہیں[4] ترمذی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ کو دوست رکھو کیونکہ وہ ہر صبح تمہیں اپنی نعمت دیتا ہے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھے دوست رکھو اور میری محبت کے سبب سے میرے اہل بیت کو دوست رکھو[5] امام احمد ابوذر سے روایت کرتے ہے کہ ابوذر خانہ کعبہ کا

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث کے معنی یہ ہے کہ جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان کو مبغوض رکھا اس نے مجھے مبغوض رکھا اور حضرت علی سے ایک روایت آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دوست رکھا اور ان دونوں کو دوست رکھا یعنی حسنین کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔

۲۔ جاننا چاہیے کہ اللہ جل وعلا کا انعام اور حضور اکرم ﷺ کا احسان بنسبت زید کے قرآن مجید میں مذکور ہے اور چونکہ باپ پر کسی قسم کا انعام بیٹے کے انعام کو مستلزم ہے اس اعتبار سے حضور اکرم ﷺ نے مصدوق آیت کریمہ کو فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) جامع الترمذی: ۲/۲۱۹
۲) کنزالعمال: ۱۳/۲۹۳
۳) صحیح البخاری: ۹۵۲
۴) جامع الترمذی: ۲/۲۲۲
۵) جامع الترمذی: ۲/۲۱۹

متن

الکعبة سمعت النبی ﷺ یقول الاان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبهانجا ومن تخلف عنها هلک رواه احمد عن حذیفة قال قلت لا می دعینی اتی النبی ﷺ فاصلی معه المغرب واساله ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی ﷺ فصلیت معه المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی فقال من هذا؟ حذیفة؟ قلت نعم قال ما حاجتک غفر الله لک ولا مک هذا ملک لم ینزل الارض قط قبل هذه اللیلة استاذن ربه ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی ان رسول الله ﷺ اخذ بید الحسن والحسین فقال من احبنی و احب هذین وابا هما وامهما کان معی فی درجتی یوم القیٰمة رواه احمد

ترجمہ

دروازہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے اے لوگو آگاہ ہو میرے اہل بیت کی

besturdubooks.wordpress.com

مثال تم میں نوح کی کشتی جیسی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا یعنی نہ بیٹھا ہلاک ہوا۔[۱] ترمذی میں حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھے اجازت دو کہ میں رسول خدا کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور اپنے اور تمہارے لیے ان سے بخشش کا سوال کروں سو میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی رسول خدا مغرب کی نماز پڑھ کر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر گھر کی طرف واپس آئے میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا آپ نے میری آواز سن کر فرمایا یہ کون شخص ہے کیا حذیفہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تیری کیا حاجت ہے اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخشے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا آج اس نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھ پر سلام پڑھے اور اس بات کی بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین جوان جنتیوں کے دو سردار ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔[۲] امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو محبوب رکھے وہ میرے ساتھ قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا۔[۳]

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ پس اسی طرح جس نے ان کی محبت ومتابعت کو لازم پکڑا اس نے نجات پائی اور دارین میں ہلاکت سے بچا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشی منہ الھدی یعنی میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے تارے جس نے ان میں سے کسی کی اقتداء کی نجات پائی امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ الحمد اللہ ہم اہلسنت والجماعت اہل بیت کی کشتی میں سوار ہوئے اور ہم نے نجات پائی اور اصحاب رسول خدا ﷺ کے ستاروں سے ہدایت پائی سو ہمیں امید ہے کہ قیامت کے ہولوں سے اس کشتی میں بیٹھ کر نجات پائیں گے۔ اور ہمیں پوری امید ہے کہ جنت کے درجات کی طرف چلیں گے اور نعیم لامقیم کا راستہ مل جائے توضیح اس اجمال کی یہ ہے کہ جو شخص اس کشتی میں سوار نہ ہوا ہو خوارج کی طرح وہ اول وہلہ میں ہالکین کے ساتھ ہلاک ہوا اور جو کوئی اس میں داخل نہ ہوا مگر صحابہ کے ساتھ جو منزلہ ستارے کے ہیں انہوں نے بھی روافض کی طرف نجات نہ پائی تو وہ گمراہی کے جنگل میں حیران و پریشان رہا اور ایسی تاریکیوں میں پڑا جس سے کبھی نکلنے والا نہیں ہے۔ امام احمد مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ علماء کی مثال زمین میں ستاروں کے مانند ہے اور آسمانوں میں کہ بحر و بر کی تاریکیوں سے راہ دکھاتے ہیں پس جب تارے مٹ جائیں گے تو چلنے والے بھٹکتے پھرینگے اور کبھی راہ نہ پائینگے۔

تخریج احادیث

۱) کنز العمال : ۲۰۳/۱۲
۲) جامع الترمذی : ۲۱۸/۲
۳) مسند احمد : ۷۷/۱

besturdubooks.wordpress.com

فضائل ام المومنين ام عبدالله عائشة الصديقة بنت امير المومنين ابو بكر الصديق عبدالله بن ابى قحافة عثمان رضى الله عنها

عن عائشة الصديقة ان نساء رسول الله كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية و سودة والحزب الآخر اُم سلمة و سائرنساء النبى ﷺ وكان المسلمون قد علموا حب رسول الله ﷺ عائشة فاذا كانت عندهم هدية

ام المومنین ام عبداللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین اُبوبکر صدیق عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہا کے مناقب

بخاری مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کی بیبیوں کے دوگروہ تھے ایک میں تو حضرت عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور سودہ تھیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب بیبیاں تھیں اور مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول خدا سب سے زائد عائشہ سے محبت رکھتے ہیں سو جب ان کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ ہوتا۔

متن

يريد ان يهديها الى رسول الله ﷺ اخرها حتى اذا كان رسول الله ﷺ فى بيت عائشة بعث صاحب الهدية بها الى رسول الله ﷺ فى بيت عائشة فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمى رسول الله يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدى الى رسول الله هدية فليهده اليه حيث كان من نسائه فكلمته ام سلمة بما قلن فلم يقل لها شيئا فسالنها فقالت ما قال لى شيئا فقلن لها كلميه قالت فكلمته حين دار الينا ايضافلم يقل لها شيئا فسالنها فقالت ما قال لى شيئا فقلن لها كلميه حتى يكلمك فدار اليها فكلمته فقال لها لا تؤذينى فى عائشة فان الوحى لم ياتنى وانافى ثوب امرأة الا عائشة قالت فقالت اتو ب الى الله من اذاك يا رسول الله! ثم الحجن فدعون فاطمة بنت رسول الله ﷺ فارسلن الى رسول ﷺ تقول ان نساء ك ينشد نك العدل فى بنت ابى بكر فكلمته فقال يا بنية الا تحبين مااُحب فقالت بلى فرجعت اليهن فاخبرتهن فقلن ارجعى اليه فابت ان ترجع فارسلن زينب بنت حجش فاتته فاغلظت وقالت ان نسائك

besturdubooks.wordpress.com

وینشدک اللہ العدل فی بنت ابن ابی قحافة فرفعت صوتها حتی تناولت عائشة و هی قاعدة فتسابتاحتی ان رسول الله لینظر الی عائشة هل تکلم قالت فتکلمت عائشة ترد علی زینب حتی اسکتتها قالت فینظر النبی ﷺ الی عائشة وقال انها ابنة ابی بکر رواه البخاری و المسلم

ترجمہ

اور اسے رسول خدا کو بھیجنا چاہتے تو اس تحفہ کو رہنے دیتے یہاں تک کہ جب رسول خدا ﷺ عائشہ کے گھر میں تشریف رکھتے تو وہ ہدیہ والے اسے رسول خدا کو عائشہ کے گھر میں بھیجتے ایک دن ام سلمہ کے گروہ نے ان سے کہا آپ رسول خدا سے کلام کیجیے کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرماویں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو کسی قسم کا تحفہ اور نذرانہ بھیجنا چاہے تو وہ جہاں کہیں اپنی بیویوں میں ہوں وہیں بھیجے کسی گھر کی تخصیص نہ کرے چنانچہ ام سلمہ نے ان عورتوں کی گفتگو رسول خدا سے عرض کی آپ نے ام سلمہ کو اس کا کچھ جواب نہ دیا ان عورتوں نے ام سلمہ سے پوچھا کہ کیا جواب ملا فرمایا رسول خدا ﷺ نے کچھ نہ فرمایا اور انہوں نے کہا آپ پھر اس بات کو عرض کریں عائشہ کہتی ہیں جس وقت رسول خدا ﷺ ام سلمہ کے گھر آئے تو انہوں نے پھر کہا اور حضرت نے کچھ جواب نہ دیا عورتوں نے کہا حضرت سے پھر عرض کیجیے حتیٰ کہ وہ آپ کو جواب دیدیں جب رسول خدا ام سلمہ کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے پھر اسی امر کو دریافت کیا حضرت نے ان سے فرمایا اے ام سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے ایذا نہ دو کیونکہ عائشہ کے سوا کسی عورت کے لحاف وغیرہ میں مجھے وحی نہیں آتی یعنی عائشہ ہی کے بچھونے پر مجھے وحی آتی ہے) عائشہ فرماتی ہیں ام سلمہ نے کہا اے رسول خدا میں آپ کو ایذا دینے سے اللہ سے توبہ کرتی ہوں پھر اور عورتوں نے حضرت فاطمہ رسول خدا کی صاحبزادی کو بلا کر رسول خدا کے پاس بھیجا کہ رسول خدا سے جا کر کہے کہ آپ کی بیبیاں اُبوبکر کی بیٹی کے باب میں انصاف کی طالب ہیں حضرت فاطمہ گئیں اور رسول خدا سے کلام کیا حضرت نے فرمایا اے بیٹی کیا تجھے وہ چیز محبوب نہیں جسے میں دوست رکھتا ہوں فاطمہ نے کہا کیوں نہیں یہ کہہ کر آپ وہاں سے واپس آگئیں اور انہیں اس سے اطلاع دے ان عورتوں نے کہا آپ ایک دفعہ اور جائیے۔

حضرت فاطمہ نے انکار کیا اور نہ گئیں پھر انہوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا رسول خدا کے پاس آئیں اور سختی سے کہا کہ آپ کی بیبیاں اُبوبکر کی بیٹی کے باب میں اللہ کا واسطہ دے کر انصاف طلب ہیں یہ کہہ کر حضرت زینب بہت چیخیں اور حضرت عائشہ جو وہیں بیٹھی تھیں پیچھے پڑ گئیں اور بری بری باتیں سنائیں رسول خدا عائشہ کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھو کیا جواب دیتی ہے سو عائشہ نے کلام کیا اور زینب کو ایسے معقول جواب دیئے کہ بالکل خاموش کر دیا پھر حضرت ﷺ عائشہ کو دیکھتے

besturdubooks.wordpress.com

تحقیقات وتعلیقات

ا۔ اس سے پہلے کچھ اختلاف بیان ہو چکا ہے کہ عورتوں سے جنس مراد ہے یا ازواج مطہرات حضور اکرم ﷺ کے فرمان سے علی العموم حضرت خدیجہ کے بعد حدیث کے مضمون سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ تمام عورتوں سے افضل ہیں اور ظاہر اطلاق بھی اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ کمالات علمیہ اور عملیہ کو جامع نہیں جسے رسول خدا ﷺ نے ثرید کے ساتھ تعبیر کیا ہے ہر چیز کے ازواج مطہرات کا ذکر اپنے اپنے موقعوں پر ہو چکا ہے مگر مزید تحقیق کے لیے واضح ہو کہ حضرت کی سب سے پہلی بیوی سودہ تھی اور یہ پہلے اپنے چچا کے بیٹے سکران سے بیاہی گئی تھیں جو بعد کو انتقال کر گیا۔ تو حضرت نے ان سے نکاح کیا اور وہ حضور کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے گئیں جب ان کی عمر بڑی ہوگئی تو حضرت نے طلاق کا ارادہ کیا اس وقت حضرت سودہؓ نے عرض کیا آپ یہ نہ کریں یعنی طلاق نہ دیں اور میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی حضور اکرم ﷺ نے انہیں نکاح ہی میں رہنے دیا ان کی وفات مدینہ منورہ میں شوال کے مہینے میں واقع ہوئی۔ اور حضرت سودہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔ حضرت حفصہؓ کا نکاح جیش بن جفافہ سے ہوا تھا۔

متن

عن ابی موسی قل مااستشکل کل علینا اصحاب رسول الله ﷺ حدیث قط فسألناعائشة الا وجدناعندها منه علما رواه الترمذی و قال هذ حدیث حسن صحیح غریب **عن** عائشة رضی الله عنهاقالت قال رسول الله ﷺ اریتک فی المنا م ثلث لیال جاء نی بک الملک فی سرقة من حریر یقول هذه امرأتک فاکشف عن وجهک فاذا انت هی فاقول ان یک هذا عن عندالله یمضه رواه البخاری ومسلم **عن** موسی بن طلحة قال مارایت احداً افصح فی عائشة رواه الترمذی و قال هذاحدیث حسن صحیح غریب **عن** ابی سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله یومایا عائشة! هذا جبرائیل یقرئک السلام فقلت وعلیه السلام ورحمة الله برکاته لا اری ماتری یارسول الله ﷺ رواه البخاری **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله ﷺ کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام رواه البخاری **عن** القاسم بن محمد ان عائشة اشتکت فجاء ابن عباس فقال یا ام المومنین تقدمین علی فرطِ

besturdubooks.wordpress.com

صدق علی رسول اللہ ﷺ وعلی ابی بکر رواہ البخاری عن ابی وائل قال لما بعث علی عمارا والحسن الی الکوفۃ لیستنفرھم خطب عمار فقال انی لا علم انھا زوجتہ فی الدنیا والآخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ وایاھا

ترجمہ

اور فرماتے ہے نہ ابُوبکر کی بیٹی ۔ا ترمذی میں ابوموسیٰ سے روایت ہے۔ کہ جب ہم لوگوں پر یعنی اصحاب محمد ﷺ پر کوئی مشکل حدیث آپڑتی تو حضرت عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا ۔ا بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے فرمایا تو مجھے خواب میں تین روز تک برابر دکھائی گئی تجھے یعنی تیری تصویر کو فرشتہ ایک ریشمی حریر کے ٹکڑے میں لاتا تھا اور کہتا تھا یہ تمہاری بی بی ہیں۔ میں نے جو تیرے منہ سے کپڑا کھولا تو ناگہاں تو ہی تھی پھر میں نے فرشتے سے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو وہ اس مہم کو ضرور سرانجام دیگا ۔۲ ترمذی میں موسی بن طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ۔۳ بخاری میں ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن مجھ سے رسول خدا نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اس کی برکتیں ہوں جسے آپ دیکھتے ہیں اسے میں نہیں دیکھتی۔ اس سے عائشہؓ کی مراد رسول خدا تھے ۔۴ بخاری میں ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گزرے ہیں اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے سوا اور کوئی کامل نہیں گذری اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں ۵ پر بخاری میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب مرض کی شدت سے ضعیف ہوگئیں تو ابن عباس آکر کہنے لگے اے ام المومنین آپ سچے میر منزل یعنی رسول خدا اور ابُوبکر کی طرف پھر جاتی ہیں ۔۶ بخاری میں ابووائل سے روایت ہے کہ جب علیؓ نے عمار اور حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ کوفیوں کو لڑائی کے واسطے نکالیں تو عمار نے خطبہ پڑھ کر فرمایا میں یقینی جانتا ہوں کہ حضرت عائشہ رسول خدا کی دنیا وآخرت میں بیوی ہیں لیکن خدا تعالیٰ تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو یا عائشہ کی ۔۷

تحقیقات وتعلیقات

وہ اپنے خاوند کے ساتھ ہی مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں ان کا خاوند مدینہ منورہ میں آتے ہی انتقال کر گیا اس کے بعد حضرت عمر نے ابُوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کو ان کے نکاح کا پیغام بھیجا مگر ان دونوں حضرات نے منظور نہ کیا آخر الامر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا آپ نے منظور فرمالیا اور سنہ ۳ ھ میں نکاح کیا پھر کسی وجہ سے

besturdubooks.wordpress.com

انہیں طلاق دی اور وحی سے سبب رجوع فرمالیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ حفصہ سے رجوع فرمالیں وجہ یہ ہے کہ وہ شب بیدار اور روزہ دار ہے اور جنت میں آپ کی بیوی ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح مسلم : ۲۸۵/۲

۲) صحیح البخاری : ۵۵۱/۱ ، صحیح مسلم ۲۸۵/۲

۳) جامع الترمذی : ۲۲۷

۴) صحیح البخاری: ۵۳۳/۱

۵.۶.۷) صحیح البخاری : ۵۳۲/۱

متن

عن هشام عن ابيه ان رسول الله ﷺ لما كان في مرضه جعل يدور في نسائه ويقول اين انا غداً اين انا غداً حرصاً على بيت عائشة قالت عائشة فلما كان يومي سكن **عن** هشام بن عروة عن ابيه قال كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبي الى ام سلمة فقلن يا ام سلمة! والله ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخير كما تريده عائشة فمري رسول الله ﷺ ان يأمر الناس ان يهدوا اليه حيثما كان او حيث ما دار قالت فذكرت ذلك ام سلمة للنبي ﷺ قالت فاعرض عني فلما عاد اليّ ذكرت له ذلك فاعرض عني فلما كان في الثالثة ذكرت له فقال يا ام سلمة لا توذيني في عائشة فانه والله ما نزل على الوحي وانا في لحاف امرأة منكن غيرها رواه البخاري و مسلم **عن** عائشة ان سودة لما كبرت قال يا رسول الله قد وهبت يومي منك لعائشة فكان رسول الله ﷺ قبض عن تسع نسوة و كان يقسم منهن لثمان رواه البخاري **عن** عائشةؓ ان رسول الله كان يسأل في مرضه الذي مات فيه يقول اين انا غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له ازواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها رواه البخاري **وعنها** قالت كان

ترجمہ

یا بخاری میں ہشام سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا اپنی بیماری کی حالت میں

besturdubooks.wordpress.com

اپنی بیبیوں میں تشریف لیجاتے اور فرماتے تھے میں کل کہاں رہونگا میں کل کہاں رہوں گا۔ (اس کہنے سے آپ کے خواہش حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میری باری کا دن ہوا تو میرے ہی گھر میں آپ کا انتقال ہوا۔ یا آپ ''این غدا'' کہنے سے خاموش رہے۔۲ بخاری میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اپنے تحفے اور ہدیئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجنے کا قصد کرتے تھے۔ عائشہؓ فرماتی ہے کہ میری سوکنیں ام سلمہ کی پاس جمع ہو کر کہنے لگیں اے ام سلمہ! بخدا لوگ عائشہ کی باری کے دن تحفے اور ہدیئے بھیجتے ہیں اور جیسے حضرت عائشہ بھلائی چاہتی ہیں ہم بھی بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں سو آپ رسول خدا سے فرمائیے کہ وہ لوگوں کو اسبات کا حکم کریں کہ جہاں کہیں رسول خدا ہوں وہیں تحفے بھیجیں۔ عائشہ فرماتی ہیں پس یہ بات ام سلمہ نے نبی ﷺ سے ذکر کی ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول خدا نے یہ بات سن کر مجھ سے مونھ پھیر لیا پھر جب میرے پاس آئے تو میں نے اس کا پھر ذکر کیا آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا پھر جب تیسرے دفعہ میں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا اے ام سلمہ تو عائشہ کے حق میں مجھے تکلیف نہ دے۔ خدا کی قسم جب تم میں سے میں کسی عورت کے لحاف میں ہوتا ہوں تو بجز عائشہ کے اور کسی کے پاس مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ بخاری ومسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب سودہؓ بوڑھی ہوگئیں تو کہا اے رسول خدا میں نے اپنی باری عائشہؓ کو ہبہ دی سو حضرت عائشہ حضور اکرم ﷺ کے گھر باریاں کرتے تھے ایک دن تو ان کی باری کا اور ایک دن حضرت سودۃ کی۔۴ بخاری مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے رسول خدا ﷺ نو بیبیاں چھوڑ کر وفات کر گئے اور ان میں سے آٹھ کی نوبت تقسیم کرتے تھے۔۵ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جس بیماری میں رسول خدا نے انتقال فرمایا اس میں آپ لوگوں سے پوچھتے تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں ہونگا۔ اور اس سے مراد عائشہ کی نوبت تھی پس حضرت کی سب بیبیوں نے آپ کو اجازت دے دی کہ جہاں چاہیں آرام فرمادیں آپ حضرت عائشہ کے ہی گھر میں رہے حتیٰ کہ ان کے پاس ہی آپ نے وفات پائی۔۶ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی حضرت عائشہؓ کے لحاف وغیرہ میں وحی آتی ہے کہ ان کے علاوہ اور عورتوں کے بستر میں وحی کا نزول نہیں ہوتا چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ آیت انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء اس حال میں نازل ہوئی کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ لحاف میں تھی اس کے بعد ام سلمہ نے کہا کہ اے رسول خدا میں توبہ کرتی ہوں آپ کو ایذا دینے سے یعنی ایسی چیز سے جو آپ کو ایذا دینے کا باعث ہو۔

۲۔ حضور اکرم ﷺ کی بیویاں اگر چہ نو سے زائد تھیں لیکن وفات کے وقت نو ہی موجود تھیں۔ عائشہ، حفصہ، ام

besturdubooks.wordpress.com

حبیبہ، سودہ، ام سلمہ، میمونہ، صفیہ، زینب بنت جحش، جویریہ رضی اللہ عنھن ان میں سے آٹھ عورتوں کے لیے تو باری مقرر تھی اور حضرت سودہ کی باری نہ تھی کیونکہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی ان کی باری میں آپ حضرت عائشہ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ آئندہ کی حدیث میں مذکور ہے۔

تخریج احادیث

۱۔۲۔۳) صحیح البخاری: ۱/۵۳۲، صحیح مسلم: ۲/۲۸۵
۴) صحیح مسلم: ۱/۴۷۳
۵) صحیح مسلم: ۱/۴۷۳
۶) صحیح البخاری: ۲/۶۴۰

متن

رسول اللہ ﷺ اذا اراد سفرا اقرع بین ازواجه و ایهن خرج سهمها خرج بها معه رواه البخاری ومسلم **عن** عائشة قالت کنت العب بالبنات عند رسول اللہ ﷺ وکان لی صواحب یلعبن معی وکان رسول اللہ ﷺ اذا دخل ینقمعن منه فیسرّبهن الیّ فیلعبن معی **وعنها** قالت واللہ لقد رأیت النبی ﷺ علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ ﷺ یسترنی بردائه لأنظر الی لعبهم بین اذنه وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی اَنصرف فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو رواه البخاری ومسلم **عن** عائشة قال قدم رسول اللہ ﷺ من غزوة تبوک او خیبر وفی سهوتها ستر فهبت الریح فکشفت ناحیة الستر عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا یا عائشة! قالت بناتی ورأی بینهن فرساله جناحان من رقاع فقال ما هذا الذی اری وسطهن قالت فرس قال وما هذا الذی علیه قلت جناحان قال فرس له جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لها اجنحة قالت فضحک رسول اللہ ﷺ حتی رأیت نواجذه رواه ابو داؤد **عن** عائشة ان النبی ﷺ کان یمکث عند زینب بنت حجش فیشرب عندها

ترجمہ

کہ رسول خدا ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے سو ان میں سے جس کا نام نکلتا اسی کو

besturdubooks.wordpress.com

اپنے ہمراہ سفر میں لے جایا کرتے[۱] بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس اپنی ہمجولیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلتی تھی اور میری ہمجولیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھی پس جب رسول خدا تشریف لاتے تو میری ہمجولیاں شرم کی وجہ سے پردہ میں چھپ جاتیں تو حضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں[۲] بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بخدا میں نے رسول خدا ﷺ کو اپنی حجرے کی دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور حبشی لوگ برچھوں میں بچوں سے کھیلتے تھے رسول خدا اپنی چادر سے میرا پردہ کر رہے تھے تاکہ میں آپ کے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان ان کا کھیل دیکھوں پھر آپ میری خاطر سے کھڑے رہے حتی کہ میں خود وہاں سے ہٹی سو تم اندازہ کرلو اس صغیرسن لڑکی کا جو کھیل پر حریص ہوتی ہے یعنی خیال کرلو کہ خرد سال لڑکیاں کھیل پر کس قدر حریص ہوتی ہیں پس اسی قدر میں کھڑی رہی رسول خدا ﷺ میرے لئے کھڑے رہے۔[۳] ابوداؤد میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ تبوک یا خیبر کے غزوہ سے تشریف لائے تو حضرت عائشہ کے گھر کے کونے میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا پس ہوا چلی اور حضرت عائشہ کی گڑیاں جو اس پردہ سے ڈھکی ہوئی تھیں تو اس کے پردے کے کونے کو ہوا نے کھول دیا۔ حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے کہا میری گڑیاں اور حضرت نے گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے کاغذ کے دو پر لگے ہوئے تھے فرمایا یہ کیا ہے جسے میں گڑیوں کے بیچ میں دیکھتا ہوں عائشہ نے کہا یہ گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا یہ اس کے اوپر کیا ہے کہا دو پر۔ فرمایا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں عائشہ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمانؑ کے گھوڑے کے پر تھے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہنسے حتی کہ میں نے آپ کی کچلیاں تک دیکھیں۔[۴] بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ زینب بنت جحش کے پاس اکثر ٹھیرتے تھے اور آپ ان کے پاس شہید پیا کرتے تھے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ مسجد میں ایک چبوترا تھا مسجد سے متصل یا اس سے نفس مسجد مراد ہے کیونکہ ان کا برچھیوں سے کھیلنا درحقیقت سامان جہاد تھا اور جہاد کے لیے کسی قسم کی ورزش کرنا عین عبادت ہے جیسے تیرانداز کے باب میں نص صریح آئی ہے کہ: "**واعدوا لهم ما استطعتم من قوة**" اکثر مفسرین نے قوۃ سے تیراندازی ہی مراد لی ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کا ان کی طرف دیکھنا حجاب سے پہلے تھا جیسا کہ ظاہر مفہوم حدیث اس امر کا مقتضی ہے علامہ تورپشتیؒ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے اور اس حدیث سے حضور اکرم ﷺ کی خوش اخلاقی اور محبت وعنایت حضرت عائشہ پر سمجھی جاتی ہے۔

تخریج احادیث

صحیح البخاری ۲/۵۹۴، صحیح مسلم، ۲/۲۸۵، صحیح البخاری ۲/۹۰۵

۴) سنن ابو داؤد ۲/۶۷۵

besturdubooks.wordpress.com

متن

عسلافتو اصيت انا و حفصة على أن أيتنا دخل عليها رسول الله ﷺ فلتقل انى اجد منک ريح مغافير اكلت مغافير فد خل على احد اهن فقالت له ذلک فقال لا بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش فلن اعود له و قد حلفت ان لا تخبرى بذلک احد يبتغى مرضات ازواجه فنزلت:" يا ايها النبى لم تحرم ما احل الله لک تبتغى مرضات ازواجک" رواه البخارى و مسلم قال بعض العلماء روى ان رسول الله ﷺ خلا بمارية فى يوم عائشة و علمت بذلک حفصة فقال لها اكتمى علىّ و قد حرمتُ مارية على نفسى و ابشر ک ان ابابكر و عمر يملكان بعدى امر امتى فاخبرته عائشة و كانتا متصادقين وقيل خلابها يوم حفصة فارضاها بذلک واستكتمتها فلم تكتم طلاقها واعتزل نساء ه و مكث تسعا و عشرين ليلة فى بيت مارية فنزل جبرئيل عليه السلام وقال راجعها فانها صوامة قوامة و انها من نسائک فى الجنة **عن** ابن عباس انه كان ينادى فى السوق ان قوله تعالى:" انما يريد الله ليذهب عنكم الرجوس اهل البيت" نزلت فى نساء النبى ﷺ رواه ابن ابى حاتم **عن** عائشة انها قالت يا رسول الله ماالشىء الذى لايحل منعه قال الماء والملح والنار ، قالت

ترجمہ

سو میں نے اور حفصہ نے اسباب کو ٹھہرایا اور متفق ہوئے کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول خدا تشریف لاویں تو وہ یوں کہے کہ مجھے آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے، جنگلی سرو کے گوند کا نام مغافیر ہے) چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کے پاس رسول خدا تشریف لے گئے اور اس نے آپ سے وہی کہا حضرت نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا ہے سو اب کبھی نہ پیوں گا میں نے اس کے پینے کی قسم کھائی ہے۔ تو اس کی کسی اور کو خبر نہ دیجو اس سے آپ بیبیوں کی رضا مندی طلب کرتے تھے اور اس وت یہ آیت نازل ہوئی:''یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک '' ۔ علما فرماتے ہیں منقول کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے دن حضرت ماریہ سے خلوت کی اور یہ حضرت حفصہ کو کسی طرح معلوم ہو گیا حضرت نے حفصہ سے فرمایا تم اس امر کو مخفی رکھو اور میں نے اپنے نفس پر ماریہ کو حرام کر لیا ہے میں تجھے خوشی سناتا ہوں کہ ابو بکر اور عمر میرے پیچھے میری امت پر حکومت کریں گی یعنی میرے بعد خلافت انہیں پہونچے

besturdubooks.wordpress.com

گی، سو حفصہ نے اس کی حضرت عائشہ کو خبر دی اور وہ دونوں باہم موافق تھیں، بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت نے حفصہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اس کے ساتھ راضی کیا اور اس امر کے چھپانے کے طالب ہوئے، سو حفصہ سے یہ بات چھپ نہ سکی حضرت اپنی بیبیوں سے کنارہ کش ہو کر انتیس راتیں ماریہ کے گھر میں رہے پھر جبرئیل آئے اور فرمانے لگے آپ اپنی بیویوں پر مراجعت کیجیے کیونکہ وہ روزے رکھنے والیں اور شب کو قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں آپ کی بیبیاں ہیں۔ ابن حاتم کہتے ہیں کہ ابن عباس بازاروں میں پکار پکار کر کہتے تھے کہ آیت "انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت" حضرت کی بیبیوں کے باب میں اتری ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ جس چیز کا منع کرنا جائز نہیں (یعنی اگر کوئی مانگے تو اس کا نہ دینا روا نہ ہو) وہ کیا ہے۔ فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ پانی، نمک، آگ

تحقیقات وتعلیقات

حضور اکرم ﷺ کا حضرت زینب کے پاس ٹھہرنا باری کے علاوہ تھا جب آپ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو حضرت زینب کے پاس کچھ دیر ٹھہر جاتے اور مغافیر ایک میوہ کا نام ہے جو گوند کے مشابہ ہوا کرتا ہے اور اس کی بُو نہایت خراب ہوتی ہے اور کچھ شہد کی خوشبو کے مشابہ ہوتا ہے حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت کو شہد از حد مرغوب تھا حضور اکرم ﷺ حضرت زینب کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو ہر دفعہ شہد پلایا کرتیں اس وجہ سے حضور اکرم ﷺ تھوڑی دیر ان کے پاس ٹھہر جاتے یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار معلوم ہوئی انہوں نے حضرت حفصہ سے جو ان کی پہلے ہی سے ہم مزاج تھیں مشورہ کیا اور کہا کہ تم حضرت ﷺ سے عرض کرو کہ حضرت شہد پینا چھوڑ دیں اور ان کے پاس ٹھہرنا موقوف کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

تخریج احادیث

سنن ابو داؤد ۵۲۲/۲

متن

یا رسول اللہ! ھذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی ناراً فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار و من اعطی ملحاً فکأنما تصدق بجمیع ماطیّبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربة من ماء حیث یوجد الماء فکأنما اعتق فیه ومن سقی مسلما شربة من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاھا ومن احیاھا فکانما احیاالناس جمیعا

besturdubooks.wordpress.com

رواہ ابن ماجۃ القزوینی **عن** انس قال الٰی رسول اللّٰہ من نسائہ شہرا و کانت انفکت رجلہ اقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ ثم نزل فقالوا یارسول اللہ! الیت شہرا فقال ان الشہریکون تسعاً وعشرین رواہ البخاری **عن** عائشۃ ان النبی ﷺ تزوجھا وھی بنت سبع سنین و زفت الیہ وھی بنت تسع سنین ولعبھا معھا و مات عنھا وھی بنت ثمان عشرۃ رواہ مسلم **عن** عائشۃ قالت ما نظرت او ما رایت فرج رسول اللہ ﷺ قط رواہ ابن ماجۃ **و عنھا** قالت تزو جنی رسول اللہ ﷺ فی شوال و بنی بھافی شوال فای نساء رسول اللہ کان احظی عندہ منی رواہ مسلم **عن** انس قال لما کان یوم احد انھزم الناس عن النبی ﷺ قال و لقد رأیت

ترجمہ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے رسول خدا پانی تو ایک ایسی ہی چیز ہے جسے ہم بھی پہنچانتے ہیں مگر نمک اور آگ نہ دینے میں کیا خوف ہے فرمایا اے حمیرا جس نے کسی کو آگ دی تو جو کچھ اس آگ سے پکے گا گویا سب ہی تو اس نے خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیدیا تو جتنا کھانا اس سے سنوریگا گویا سب اس نے خیرات کیا اور جس نے مسلمانوں کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل سکتا ہو تو گویا اس نے ایک بردہ آزاد کیا اور اگر کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی نہیں مل سکتا تو گویا اس نے جان کو زندہ کیا اور جس نے ایک نفس کو زندہ کیا گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا اور آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔ سو آپ اپنے بالا خانہ میں انتیس راتیں ٹھیرے رہے پھر اترے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا آپ نے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں اور آپ سے ہم بستر ہوئیں۔ اس وقت میں کہ جب کہ نو برس کی تھیں اور ان کے کھیلنے کے کھلونے ان کے ہمراہ تھے اور اٹھارہ برس کی عمر میں رسول خدا نے ان سے جدائی فرمائی۔ ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کی شرم گاہ کبھی نہیں دیکھی۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں تین سال کے بعد مجھے گھر میں لائے سو مجھ سے زیادہ نصیبہ ور آنحضرت کے پاس ان کی عورتوں میں سے اور کون تھی۔ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ احد کا دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں حضرت عائشہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت ام سلمہ کو دیکھتا تھا کہ وہ دونوں اپنے پائچے

besturdubooks.wordpress.com

تخریج احادیث

سنن ابن ماجه: ۱۴۹، سنن ابن ماجه: ۱۳۸، صحيح مسلم: ۱/۴۵۶، صحيح مسلم: ۱/۴۵۶

متن

عائشة بنت ابى بكر وام سليم رضى الله عنهما وانهما لمشمرتان خدم سوقهما تنقران القرب وقال غيره "تنقلان القرب" على متونهما ثم تفرغانه فى افواه القوم ثم ترجعان لتملأنها ثم تجئيان فتفرغانه فى افواه القوم رواه البخارى عن عائشة قال استاذن رهط من اليهود على رسول الله ﷺ فقالوا السام عليكم فقالت بل عليكم السام واللعنة فقال رسول الله ﷺ ان الله رفيق يحب الرفق فى الامر كله قالت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم رواه البخارى ومسلم عن البراء قالت:" دخلت مع ابى بكر اول ما قدم المدينة وابنته مضطجعة قد اصابها حمىّ فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبّل خدها رواه ابو داؤد عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال ان الله رفيق يحب الرفق يعطى على الرفق ما لايعطى على العنف وما لا يعطى على ماسواه رواه مسلم و فى رواية له قال لعائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش ان الرفق لا يكون فى شىء الازانه ولا ينزع من شى الا شانه و عنها قالت ماشبع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله ﷺ رواه البخارى ومسلم عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام

ترجمہ

چڑھائے ہوئے تھیں مجھے انکی پنڈلیوں کی چمک معلوم ہوتی تھی وہ دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لادے ہوئے، لاتی تھیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر جاتی تھیں اور مشکیں بھر کر لاتیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی تھی۔[۱] صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول خدا کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور آنے کے بعد کہا السام علیکم (سام کے معنے موت کے ہیں) مطلب یہ ہوا کہ تم پر موت ہو جیسے ہمارے محاورہ میں کہتے ہیں۔ تم پر خدا کی مار اور لعنت ہو) عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تم ہی پر خدا کی مار اور لعنت ہو۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ! مہربان ہے وہ تمام کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ انہوں نے کہا؟ فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا

besturdubooks.wordpress.com

''علیکم،'' یعنی تم ہی پر موت ہو (۲) ابوداؤد میں حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں ابوبکر کے ساتھ آیا ناگاہ حضرت عائشہ ابوبکرؓ کی صاحبزادی لیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آرہا تھا سو ابوبکر نے ان کے پاس آکر کہا اے بیٹی! کس طرح ہو اور ان کے رخساروں کو بوسہ دیا۔ ۳ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور نرمی کرنا چاہتا ہے مہربانی اور نرمی کرنے پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں دیتا اور اس چیز پر جو سوائے نرمی کے ہے۔ ۴ مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا: کہ تم نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بے حیائی سے بچو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو یہ نرمی اسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی دور کی جاتی ہے اسے عیب دار کرتی ہے۔ ۵ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ دو دن برابر محمد ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول ﷺ انتقال کر گئے۔ ۶ بخاری مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے

تحقیقات وتعلیقات

اللہ تعالیٰ مہربانی اور نرمی کو دوست رکھتا ہے اور آسانی کو محبوب جانتا ہے تاکہ مخلوق باہم نرمی اور مہربانی کا معاملہ کریں اور اپنے تمام کاموں میں خواہ وہ طلب رزق ہی کیوں نہ ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں اس کے بعد اشارہ کیا کہ رزق اور مطلب برآری کے لیے نرمی اختیار کریں کیونکہ نرمی پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی اور درشتی میں نہیں دیتا اور نرمی کے علاوہ اور کسی چیز میں نہیں دیتا سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ نے نرمی کو سختی پر ترجیح دی اور دوبارہ اشارہ کیا کہ سختی ہی پر نہیں بلکہ جملہ مقاصد کے حاصل کرنے ان تمام اسباب پر اسی صفت کو غلبہ ہے۔

تخریج احادیث

۱) اخرجه البخاری و اخرجه ایضاً مسلم والبیهقی ۳۰/۹
۲) صحیح مسلم ۲/۳۱۴، مشکوٰة المصابیح: ۳۹۸/۲
۳۔ ۴) صحیح مسلم: ۳۱۴/۲، ابن ماجه: ۲۶۲
۵۔ ۶) سنن ابن ماجه: ۳۴۰

متن

رواه الترمذی والبخاری ومسلم ایضا عن ابی موسی الاشعری عن جابر قال دخل ابو بکر یستاذن علی رسول الله ﷺ فوجد الناس جلوسا ببابه لم یؤذن لاحد منهم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم أقبل عمر فاستاذن فاذن له فوجد النبی ﷺ جالسا حوله نساؤه واجما ساكتاً قال

besturdubooks.wordpress.com

فقال لأقولن شيئا اضحک النبی ﷺ فقال يا رسول الله!لورأيت بنت خارجة سألتنی النفقة فقمت اليها فوجأت عنقها فضحک رسول الله وقال هن حولی کما تری يسألننی النفقة فقام ابو بکر الی عائشة يجأ عنقها وقام عمر الی حفصة يجاء عنقها کلا هما يقول تسئلين رسول الله ﷺ ماليس عنده فقلن و الله لا نسال رسول الله ﷺ شيئا ابداً ليس عنده ثم اعتز لهن شهراً تسعاو عشرين ثم نزلت هذ ه الآية:" ياايها النبی قل لا زواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجراً عظيماً" قال فبد أبعائشة فقال يا عائشة! انی اريدان اعرض عليک امراً احب ان لا تعجلی حتی تستشيری ابو يک قالت وما هو يا رسول الله! فتلا عليها الاية قالت افيک يا رسول الله استشير ابوی بل اختار الله و رسوله والدار الآخرة واسئلک ان لا تخبر امرأ ة من نسائک بالذی قلت قال لا تسئلنی امراةمنهن الا أخبرتها

ترجمہ

کہ رسول خدا نے فرمایا عائشہ کو تمام عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰؓ اشعری جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر آئے اور رسول خدا کے پاس جانے کی اجازت چاہتے تھے حضرت کے دروازہ پر بہت سے ایسے لوگوں کو بیٹھا ہوا پایا کہ ان میں کسی کو اندر جانے کا اذن نہ ہوا تھا جابر کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کو اندر آنیکی اجازت ہوگی اور اندر چلے گئے پھر حضرت عمر آئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی انہیں بھی حکم ہوگیا اور وہ بھی اندر چلے گئے پس نبی ﷺ کو انہوں نے اس حال میں پایا کہ ان کے گردا گرد ازواج مطہرات بیٹھی تھیں اور حضرت غمگین خاموش بیٹھے تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اپنی دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات ضرور کہوں گا جس سے رسول خدا ہنس پڑیں پھر کہا اے رسول خدا! کاش کہ اگر آپ بنت خارجہ کو (حضرت عمر کی بی بی) اس وقت دیکھتے جس وقت وہ مجھ سے روٹی کپڑا عادت سے زیادہ مانگ رہی تھی تو میں اس کی طرف کھڑا ہوا اور اس کو کوٹا، یہ سن کر رسول خدا ہنس پڑے اور فرمایا تم دیکھتے ہو کہ یہ عورتیں جو میرے گرداگر بیٹھی ہے مجھ سے زیادہ خرچہ مانگتی ہیں یہ سن کر ابوبکر عائشہ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی گردن کوٹنے لگے اور ادھر سے حضرت عمر حفصہ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی گردن کوٹنے لگے اور وہ دونوں کہتے تھے تم رسول خدا سے وہ چیز مانگتی ہو جو ان کے پاس موجود نہیں ہے اس وقت سب بیبیوں نے ایک کلمہ متفق ہو کر کہا کہ اب ہم رسول خدا سے کبھی بھی وہ چیز نہ مانگیں گے جو ان کے پاس نہیں ہے اس کے بعد رسول خدا اپنی بیبیوں سے مہینہ بھر یا ۲۹ دن علیحدہ ہو گئے پھر یہ آیت:" يا ايها النبی قل لازواجک سے للمحسنات منکن اجراً عظيما "تک نازل ہوئی اس آیت کے

besturdubooks.wordpress.com

نزول کے بعد آپ نے عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا اے عائشہ! میں ایک بات تم پر پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اپنے ماں باپ سے اچھی طرح مشورہ کرو حضرت عائشہؓ نے کہا وہ کیا چیز ہے اے رسول خدا! پس آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی عائشہ نے فرمایا اے رسول خدا! کیا آپ کے متعلق میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟ میں نے تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کر لیا اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا اس کی خبر اپنی بیبیوں میں سے کسی بی بی کو نہ کیجئے گا۔ حضرت نے فرمایا مجھ سے تو جو عورت پوچھے گی فوراً میں اس امر کی خبر دوں گا۔

تحقیقات وتعلیقات

یہ قصہ نزول حجاب سے پہلے کا ہے اور حضرت عمر کا یہ فرمانا کہ میں رسول خدا ﷺ کو ہنساؤں گا یعنی ایسی کوئی بات خوش طبعی کی کہوں گا جس سے حضرت کا ملال دور ہو اور آپ خوش ہوں اور حضرت عمرؓ کے قول سے معلوم ہوا کہ جب آدمی اپنے کسی دوست کو غمگین دیکھے تو اس کے سامنے ایسی بات کہے جس سے وہ ہنسے اور خوش ہو کر اپنے اصل کام میں مشغول ہو جائے چنانچہ اسی طرح بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب حضرت اپنے کسی صحابی کو غمگین دیکھتے تو اسے خوش کرنے کے واسطے اس سے خوش طبعی فرماتے اور پوری آیت یوں ہے: "یا ایھا النبی قل لا زواجک ان کنتن تر دن الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً وان کنتن تردن اللہ ورسو لہ والدارالاخرۃ فان اللہ اعدّللمحسنات منکن اجراً عظیما" اور اس آیت کا ماحصل حدیث کے مضمون سے صاف واضح ہے۔

تخریج احادیث

کنز العمال: ۲۱۸/۱۲، جامع الترمذی: ۲۲۷/۲، صحیح مسلم: ۲۸۷/۲، صحیح البخاری: ۵۳۲/۱، سنن ابن ماجہ: ۲۳۶

متن

ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلّما میسرا رواہ مسلم عن عائشۃ قالت سالت رسول اللہ ﷺ عن ھذہ الآیۃ: "و الذین یوتون ماآتوا وقلوبھم وجلۃ" انھم الذین یشربون الخمر و یسرقون قال لا یا بنت الصدیق لکنھم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون ویخافون ان لا یقبل منھم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجہ وروی ان ابن عباس دخل علی عائشۃ فی مرضھا وھی خائفۃ من القدوم علی اللہ قال لا تخافی فانک لا تقدمین الا علی مغفرۃ ورزق کریم وتلا الا یۃ ای الطیبات للطیبین فغشی علیھا فرحاً

besturdubooks.wordpress.com

بماتلا و قالت عائشة لقد أعطيتُ تسعا ما اعطيهن امرأة نزل جبرئيل بصورتي في راحة حين امر عليه السلام ان يزوجني وتزوجني بكرا وماتزوج بكرا غيري وتوفي ﷺ وراسه في حجري وقبره في بيتي وينزل عليه الوحي وانا في لحافه وانا ابنة صديقه وخليفته و صديقه ونزل عذري من السماء وخلقت طيبة عند طيب ووعدت مغفرة ورزقا كريما عن عائشة قالت خير نا رسول الله فاخترنا الله ورسوله فلم يعد ذالک علينا رواه البخاري وشياأ ى طلاقا عن عمر رضي الله عنه انه دخل على حفصة فقال يا بنية لا تغرنک هذه التي تعجبها حسنها حب رسول الله ﷺ ايا ها يريد عائشة فقصصت على رسول الله ﷺ فتبسم رواه البخاري

ترجمہ

بے شک خدا نے مجھے کسی کو رنج دینے والا اور خواہ مخواہ کسی کو تکلیف دینے والا نہیں بھیجا بلکہ مجھے تو احکامِ دین کے سکھانے اور آسانی کے لیے بھیجا ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا: "والذین یوتون ما اتو وقلو بهم وجلة" کیا وہ لوگ شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی! بلکہ وہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے وہ اپنی بھلائیوں کے نہ قبول ہونے سے ڈرتے ہیں یہ ہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کی طرف دوڑتے اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں منقول ہے کہ ابن عباس حضرت عائشہ کی بیماری میں ان کے پاس آئے وہ اللہ کے پاس جانے سے خوف کر رہی تھی، ابن عباسؓ نے کہا امی عائشہ! آپ خوف نہ کیجیے کیونکہ آپ بخشش اور رزق کریم کی طرف جارہی ہیں اور ابن عباس نے یہ آیت الطیبات للطیبین الخ پڑھی حضرت ابن عباس نے جو یہ آیت پڑھی تو مارے خوشی کے حضرت عائشہ بیہوش ہوگئیں۔ اور ہوش میں آنے کے بعد فرمایا میں ایسی نو چیزیں دی گئی ہوں جو حضرت کی بیبیوں میں سے کسی بیوی کو نہیں دی گئی۔

۱) جس رات میں رسول خدا کو مجھ سے نکاح کرنیکا حکم ہوا تو جبرائیل میری تصویر لیکر اترے۔

۲) مجھ سے رسول خدا نے اس حال میں نکاح کیا کہ میں باکرہ تھی اور میرے سوا کسی باکرہ عورت سے آپ کا نکاح نہیں ہوا۔

۳) رسول خدا کا میری ہی گود میں انتقال ہوا۔

۴) حضرت کی قبر میرے گھر میں بنی۔

۵) رسول خدا پر وحی اترتی تھی حالانکہ میں آپ کے لحاف میں ہوتی تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

۶) میں رسول خدا کے دوست اور خلیفہ کی بیٹی ہوں۔

۷) میرا عذر آسمان سے اترا۔

۸) مجھے پاک پیدا کیا گیا پاک کیلئے

۹) مجھے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں اختیار دیا سو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا۔ سو یہ تخییر ہم پر طلاق نہ شمار کی گئی۔ اور صحیح بخاری میں ایک معاملہ یعنی طلاق کے بارے ہیکہ حضرت عمر اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اے بیٹی! تو اس دھوکے میں نہ آنا کہ جس طرح یہ عورت کرتی ہے میں بھی کروں اس کا حسن رسول خدا کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ رسول خدا کے محبوبہ ہے حضرت عمر کی اس سے مراد عائشہ تھیں عائشہ فرماتی ہیں یہ قصہ میں نے رسول خدا سے بیان کیا تو آپ مسکرانے لگے۔

تحقیقات وتعلیقات

۱۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا کہ اگر دنیا اور اس کی زینت چاہتے ہو تو تمہیں دنیا دیکر چھوڑ دوں اور اگر رسول اکرم ﷺ اور آخرت کے گھر کو چاہتے ہو تو تمہارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم اور نیک اجر ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ اپنے نفس کو اختیار کر لے یا مجھ کو تو کسی قسم کی طلاق واقع نہ ہوگی چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور اگر وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کر لے تو امام شافعی اور امام محمد کے نزدیک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ کے یہاں ایک طلاق بائنہ واقع ہوا جائیگی۔

تخریج احادیث

۱) اخرجه احمدو اخر جه مسلم و النسائی کذافی حیاۃ الصحابه (عربی) ۴۵۳/۲

۲) کنز العمال :۳۱۶/۷

۳) تفسیر ابن کثیر: ۴۸۱/۳

متن

عن عروۃ عن عائشة قالت جلس احدی عشر امرا ۃ فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا

قالت الا ولیٰ: زوجی لحم جمل غَث علی راس جبل لا سهل فیر تقی و لا سمین فینتقل

قالت الثانیة: زوجی لا ابث خبره انی اخاف لا اذره ان اذکر ه اذکر عجره وبجره

besturdubooks.wordpress.com

قالت الثالثة: زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق

قالت الرابعة: زوجي کليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سأمة

قالت الخامسة: زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد

قالت السادسة: زوجي ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الکف ليعلم البث

قالت السابعة: زوجي غياياء اوعياياء طباقا ء کلّ داءٍ له داء شجکّ اوفلک اوجمع کُلًّا لکِ

قالت الثامنة: زوجي المسّ مسّ ارنب والريح ريح زرنب

قالت التاسعة: زوجي مالک وما مالک، مالک خير من ذلک له ابل کثيرات المبارک قليلات المسارح و اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالک

قالت العاشرة: زوجي رفيع العماد طويل النجاّد عظيم الرماد قريب البيت من الناد

قالت الحادية عشرة: زوجي ابو زرع فما ابوزرع اَناسَ من حلی اذنی وملأمن شحم عضد ی وبجحنی فبجحت الیّ نفسي ووجد نی فی اهل غنيمة بشق فجعلنی فی اهل صهيل واطيط ودائس ومنَـقٍّ فعنده اقول فاُقبّح وارقد فا تصبح واشرب فاتقنح ام ابی زرع فما ام ابی زرع عکومها رداح وبيتها فساح ابن ابی زرع

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا رسول خدا ﷺ کے حضور میں گیارہ عورتوں کا قصہ بیان کرنا

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں اور باہم اس بات کا عہدہ پیمان کیا کہ اپنے خاوندوں کے حالات سے کچھ نہ چھپائیں گی:

ان میں سے پہلی عورت نے کہا: میرا خاوند ایسا ہے جیسا دبلے اونٹ کا گوشت اور وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر نہ اس کا راستہ آسان کہ اس پر چڑھا جائے نہ فربہ گوشت ہے کہ اسے کوئی بھی لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت شخص ہے۔

دوسری عورت نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر ظاہر نہ کرونگی میں ڈرتی ہوں کہ (خبر کے چھوٹ جانے سے کیونکہ قصہ بڑا

besturdubooks.wordpress.com

ہے) مجھ سے پورا بیان نہ ہو سکے گا اگر فرض کرو بیان کر بھی دوں تو اس کے ظاہری اور باطنی سب عیوب بیان کرنے پڑینگے۔

تیسری عورت نے کہا: میرا خاوند لمبوبے ڈول دبلا پتلا ہے اگر بولوں طلاق دی جاؤں اور اگر چپکی رہوں تو درمیان میں چھوڑی جاؤں یعنی روٹی دے نہ کپڑا۔

چوتھی عورت نے کہا: میرا خاوند ایسا ہے جیسا تہامہ کی رات (تہامہ زمینِ عرب کے اس حصہ کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات معروف ہے) جس میں نہ گرمی ہے نہ سردی نہ خوف ہے نہ ملول ہے یعنی بہت لائق سمجھدار آدمی ہے۔

پانچویں بولی: میرا خاوند اگر گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح سو رہتا ہے۔ (چیتے کی نیند مشہور ہے) اور جب باہر جاتا ہے تو جو عہد و پیمان لیا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتا۔

چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیئے تو سب پی جاوے اگر لیٹتا ہے تو اپنا بدن لپیٹ کر مجھ سے علیحدہ اپنا بدن لپیٹ کر سوتا ہے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح بجز کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہیں ہوتی عورت کی بات تک نہیں پوچھتا۔

ساتویں عورت نے کہا: کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ بولنا تک نہیں جانتا جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ یا تو تیرا سر پھوڑ دیگا یا ہاتھ توڑ دیگا۔ یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑ ڈالے گا۔

آٹھویں عورت نے کہا: میرا خاوند چھونے میں نرم جیسے خرگوش اور اسمیں سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب میں سے (زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے) یعنی میرا شوہر ظاہر و باطن سب طرح اچھا ہے۔

نویں عورت نے کہا: میرا خاوند اونچی محل والا لمبے قد والا بڑی راکھ والا یعنی باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے اور اس میں سے راکھ بکثرت نکلتی ہے اس کا گھر محلّہ اور مسافر خانہ سے نزدیک ہے یعنی وہ سردار اور سخی ہے اور اس کا لنگر جاری رہتا ہے۔

دسویں عورت نے کہا: میرے شوہر کا نام مالک ہے اور کیا اچھا مالک ہے وہ میری تعریف سے افضل ہے اور بہتر ہے اس کے شتر خانے اور چراگاہیں یعنی مہمانداری میں اسکے ہاں اونٹ بہت ذبح ہوتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں اور جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جس وقت اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو وہ اپنے ذبح ہونیکا پورا یقین کر لیتے ہیں کیونکہ ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کر اونٹ کو اپنے ذبح ہونیکا یقین ہا جاتا تھا۔ گیارہویں عورت نے کہا: کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے واہ واہ کیا خوب ابوزرع ہے اور اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلا دئے اور چربی سے میرے دونوں بازو پھلا دیئے۔ میری جان بڑی چین میں رہی اس نے مجھے ذرا سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گذر بسر کرتے ہوئے خاندان سے پایا سو اس نے مجھے گھوڑے اور اونٹ اور خرمن کا مالک دیا یعنی میں بے حد ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھے باعزت اور مالدار کر دیا پھر جب اس سے بات کرتی ہوں تو مجھے برا نہیں کہتا اور جب سوتی ہوں تو دن چڑھے تک سوئی

besturdubooks.wordpress.com

رہتی ہوں یعنی مجھے کچھ بھی کام کرنا نہیں پڑتا اور جب دودھ پیتی ہوں تو پیٹ بھر کر پیتی ہوں ابو زرع کی ماں سو خوب ہے ابو زرع کی ماں، اس کی بھری گٹھڑیاں اور کشادہ صحن گھر نے

تخریج احادیث

صحیح البخاری ۷۷۹/۲، صحیح مسلم ۲۸۸/۲، شمائل ترمذی ص: ۱۷

متن

فما ابن ابی زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملء كساءها وغیظ جارتها جاریة ابی زرع فما جاریة ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا تملا بیتنا تعشیشا قالت خرج ابو زرع والا وطاب تمخض فلقی امرأة معها ولدان لها كالفهدین یلعبان من تحت خصرها برمّانتین فطلقنی ونكحها فنكحت بعده رجلا سریا ركب شریا واخذ خطیاً واراح علیّ نعماثریا واعطانی من كل رائحة زوجاً وقال كلی ام زرع و میری اهلک فلو جمعتُ كل شی اعطانی مابلغ اصغر آنیة ابی زرع قالت عائشة: قال لی رسول الله ﷺ كنت لک كابی زرع لام زرع رواه الشیخا ن والترمذی وفی بعض نسخ الترمذی :"غیر انی لا اطلقک عن ابن شهاب قال اخبر نی عروة بن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمة بن وقاص و عبید بن عبدالله بن عتبة بن مسعود عن حدیث عائشة زوج النبی ﷺ حین قال لها اهل الافک ما قالوا فبرّ اها الله مما قالوا وكلٌ حدثنی طائفة من الحدیث وبعض حدیثهم یصدق بعضا وانكان بعضهم اوعی له من بعض الذی حدثنی عروة عن عائشة زوج النبی ﷺ قالت كان رسول الله اذا اراد سفرا اقرع بین ازواجه فایتهن خرج سهمها خرج بها رسول الله ﷺ معه قالت عائشة فاقرع بیننا فی غزوة غزاهافخرج فیها سهمی فخرجت مع رسول الله ﷺ بعدما انزل الحجاب فكنت احمل فی هودجی وانزل فیه فسرنا

ترجمہ

ابو زرع کا بیٹا سو بہت ہی خوب ہے اس کی خواب گاہ جیسی تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اسے آسودہ کر دیتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

بکری کی ایک دستی یعنی کم خور ہے ابوزرع کی بیٹی وہ اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس سے بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوکن کو رشک دینے والے یعنی خاوند کا پیار ہے اس واسطے اس کی سوکن اس سے جلتی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بہت ہی اچھی لونڈی ہے وہ ہماری بات ظاہر کر کے مشہور نہیں کرتی ہے اور ہمارا کھانا نہیں اٹھا کر لیجاتی ہے اور ہمارا گھر کوڑے سے بھرا نہیں رکھتی ہے۔ ابوزرع ایک دن باہر نکلا۔ اس حال میں کہ گھی نکالنے کے واسطے دودھ دھویا جار ہا تھا سو وہ ایک عورت سے ملا جس کے ساتھ چیتے جیسے دو بچے تھے اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے پھر ابوزرع نے مجھے تو طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا، اس کے بعد میں نے ایک سردار شخص سے نکاح کیا جو عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز تھا اس نے مجھے چوپائے (یعنی جانور) بہت سے دیئے اور اس نے ہر ایک مویشی سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور وہ مجھ سے کہنے لگا اے ام زرع! تو بھی کھا۔ اور اپنے میکے والوں کو بھی کھلا ام زرع کہتی ہے کہ دوسرے خاوند کے عطیہ کو اگر جمع کروں تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے بہت کمتر ہے (جب حضرت عائشہ نے ان گیارہ عورتوں کا قصہ حضرت کو سنایا) تو حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! میں بھی تیرے ساتھ ایسا احسان کرنیوالا ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے ساتھ احسان کرتا تھا ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ میں تجھے طلاق نہ دونگا۔[1]

حضرت عائشہؓ پر منافقوں کا تہمت لگانا پھر ان کی پاکی کے باب میں آیات کا نزول ہونا

بخاری میں ابن شہاب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی حضرت عائشہ کے قصے کے متعلق جب کہ بہتان باندھنے والوں نے جو کچھ کہا سو اللہ نے عائشہ کو ان کے بہتان اور جھوٹی باتوں سے بری کر دیا اور ہر ایک شخص نے مجھ سے حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا کہ وہ باہم ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اگر چہ بعض ان کے بعض سے اس حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں مجھے عروہ نے حدیث بیان کی وہ یہ ہے: کہ حضرت عائشہ زوجہ رسول خدا نے فرمایا کہ رسول خدا جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے تھے پھر جس کا نام قرعہ میں نکل آتا تھا رسول خدا ﷺ اسی کو سفر میں ہمراہ لے جایا کرتے تھے عائشہ فرماتی ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں حضرت نے اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالا اس میں میرا نام نکلا سو میں حضرت کے ساتھ تھی اور یہ موقع بعد نزول حجاب کے تھا یعنی پردہ کی آیت اتر چکی تھی سو میں اپنے کجاوہ میں اٹھائی جاتی تھی اور پھر اس میں بیٹھتی تھی۔

تحقیقات وتعلیقات

اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تیرے حق میں میں ابوزرع کے مانند ہوں یعنی جس طرح ابوزرع نے ام زرع کو نہایت عیش وعشرت اور آرام سے رکھا گڈریوں میں سے لاکر گھوڑوں کا مالک بنایا

besturdubooks.wordpress.com

میں نے بھی فضیلت کے گھر کا تجھے ستون بنایا اور تمام عورتوں پر فضیلت دی مگر جس طرح ابوزرع نے ام زرع کو اس راحت و آرام و آسائش سے نکال کر دور پھینک دیا یعنی چندروز میں طلاق دیدی اور اپنے سے علیحدہ کر دیا میں کبھی تجھے اپنی جان سے علیحدہ نہ کرونگا اس میں حضرت عائشہؓ کے لیے کمال فضیلت ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں پر انہیں فضیلت دی اور یہی مضمون اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

تخریج احادیث

صحیح مسلم : ۲۸۸/۲

متن

حتی اذا فرغ رسول الله ﷺ من غزوته تلک وقفل ودنونا من المدينة قافلين اذن ليلة بالرحيل فقمت حين اذنوا بالرحيل فمشيت حتى جاوزت الجيش فلماقضيت شأني اقبلت الى رحلى فلمست صدرى فاذا عِقد لى من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست عقدى فحبسنى ابتغاؤه و اقبل الرهط الذين كانوا ير حلون بى فاحتملوا هودجى فرحلوه على بعيرى الذى كنت اركب عليه وهم يحسبون انى فيه وكان النساء اذاک خفافاً لم يهبلن ولم يغشهن اللحم انما يا كلن العلكة من الطعام فلم يستنكر القوم خفة الهودج حين رفعوه وحملوه وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل فساروا ووجدت عقدى بعد ما استمر الجيش فجئت منازلهم وليس بها منهم داع ولامجيب فتيممت منزلى الذى كنت به وظننت انهم سيفقدونى فيرجعون الى فبينا انا جالسة فى منزلى غلبتنى عينى فنمت وكان صفوان بن معطل السلمى ثم الزكوانى من وراء الجيش فاصبح عند منزلى فراى سوادانسان نائم فعرفنى حين رانى وكان رانى قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفنى فخمرت وجهى بجلباب والله ما سمعت منه كلمةغير استرجاعه وهوى حتى اناخ راحلته فوطى على يدها فقمت اليها فركبتهافانطلق يقود بى الراحلة حتى اتينا الجيش موغرين فى نحر الظهيرة وهم نزول قالت فهلک من كان الذى تولى كبر الافک عبدالله بن ابى بن سلول قالت عائشة فقدمنا المدينة فاشتكيت حين

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ

پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب رسول خدا ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپس آئے اور آتے وقت ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی جس وقت لوگوں نے کوچ کی خبر دی میں اٹھ کر چلی یہاں تک کہ لشکر سے دوسری طرف نکل گئی اور جب جائے ضرورت سے فارغ ہوئی تو اپنے کجاوے کی جگہ پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ میرا ہار جو سلیمانی منکو کا تھا گر گیا میں اسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی اور اس کے ڈھونڈنے میں کچھ دیر لگی ادھر جو لوگ میرے کجاوہ کسنے پر مقرر تھے آئے اور کجاوہ کو اٹھا کر میرے اس اونٹ پر جس پر میں سوار ہوتی تھی کس دیا، کجاوہ کسنے والوں کو گمان تھا کہ میں اسمیں ہوں کیونکہ اس وقت عورتیں نہایت کم خوراک اور دبلی ہوتی تھیں ایک دو لقمہ کھانے پر اکتفاء کرتی تھیں سو قوم نے کجاوہ اٹھانے کے وقت اس کے ہلکے ہونے کو نہ پہنچانا اور میں تو اور بھی نوعمر لڑکی تھی پس میرے اونٹ کو چلتا کیا اور وہ بھی چلے گئے لشکر کے چلے جانیکے بعد مجھے ہار ملا اس وقت میں لشکر کے مقام پر آئی اور وہاں نہ کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا تھا پھر میں اپنی اسی جگہ جہاں پہلے تھی آکر بیٹھ گئی اس خیال سے کہ جب انہیں میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو آئینگے پھر میں اسی جگہ بیٹھی رہی کہ نیند کے غلبہ نے آدبایا اور میں سوگئی۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لے لے پس صبح ہوتے ہی اس نے میرے مقام کے پاس آکر ایک سوتے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھی اور میرے قریب آکر مجھے دیکھا اور پہچان لیا کیونکہ حجاب سے پہلے اس نے مجھے دیکھا تھا پس میں اس کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی جس وقت اس نے مجھے پہچان کر تعجبانہ یہ کلمہ پڑھا۔ میں نے اپنی چادر سے منہ ڈھانک لیا سو خدا کی قسم اسنے بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کے مجھ سے اور کوئی کلام نہ کیا اور نہ میں نے اس سے کوئی کلمہ سنا یہاں تک کہ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پاؤں پر کھڑا ہوگیا میں اس پر سوار ہوگئی اور وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم لشکر میں ظہر کے وقت آپہنچے تو تہمت لگانے والوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور اس کا بانی مبانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا پھر ہم مدینہ آئے میں تو مدینہ میں آتے ہی۔

متن

قدمت شهر اوالناس يفيضون في قول اصحاب الافك لا اشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في وجعي اني لا اعرف من رسول الله اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي انما يدخل عليّ رسول الله ﷺ فيسلم ثم يقول كيف تيكم ثم ينصرف فذلك الذي يريبني ولا اشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت فخرجت مع ام مسطح قِبَل المناصع وهو متبرزنا و كنالا نخرج الا ليلا الى ليل و ذلك قبل ان تتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرُنا امر العرب

besturdubooks.wordpress.com

الاول فی البریة قبل الغائط وکنا نتاذّی بالکنف ان نتخذ ها عندبیو تنا قالت فانطلقت انا وام مسطح وھی ابنة ابی رھم بن عبد مناف وامھا بنت صخر بن عامر خالة ابی بکر الصدیق وابنھا مسطح بن اثاثة فاقبلت انا وام مسطح قبل بیتی فرغنا من شاننا فعثرتُ ام مسطح فی مرطھا فقالت تعس مسطح فقلت لھا بئس ماقلت اتسبین رجلا شھد بدرا قالت ای ھنتاہ اولم تسمعی ماقال قلت ما قال قالت فاخبرتنی بقول اھل الافک قالت فازددت مرضا علی مرضی قالت فلما رجعت الی بیتی ودخل علی رسول اللہ ﷺ ثم قال کیف تیکم فقلت اٰتی ابوی قالت وانا حینئذ اریدان استیقن الخبر من قبلھم قالت فاذن لی رسول اللہ ﷺفجئت ابوی فقلت یا امتاہ ما ذا یتحدث الناس قالت یابنیة ھوّنی علیک فواللہ لقلما ما کانت امراۃ قط وضیئة عندر جل تحبھا لھا ضرائر الا کثرن علیھا قالت فقلت سبحان اللہ اولقد تحدث

ترجمہ

ایک مہینے تک بیمار ہوگئی اور لوگ تہمت والوں کی باتوں میں بحثیں کرنے لگے اور مجھے اس تہمت کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہاں اتنا تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرت مجھ پر مہربانی کیا کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نظر نہیں آرہی تھی اتنی بات ہوتی تھی کہ رسول خدا ﷺ میرے پاس آکر سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے اتنا کہہ کر چلے جاتے پس یہ امر مجھے تردد میں ڈالتا تھا اور مجھے اس تہمت کی مطلق خبر نہ تھی۔ حتی کہ جب میں مرض کی شدت سے بہت ہی ضعیف ہوگئی تو ام مسطح کے ساتھ جائے ضرورت کے لیے نکلی اور ہم بجز رات کے کبھی نہ نکلتے تھے (یعنی دن میں ہم بیت الخلاء نہ جاتے تھے) کیونکہ پردہ کی آیت اتر چکی تھی اور ابھی تک گھروں کے قریب بیت الخلاء نہ بنائے گئے تھے اور ہماری عادت اس باب میں پہلے عربوں جیسی تھی کہ وہ جنگلوں میں جائے ضرورت کے لیے جایا کرتے تھے اور گھروں کے قریب بیت الخلاء نہ بنائے جانے سے ہمیں سخت تکلیف ہوتی تھی سو میں اور ام مسطح جو ابورہم بن عبدمناف کی بیٹی ہے اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی جو ابوبکر صدیقؓ کی خالہ تھی اور اس کا بیٹا مسطح ہے، جائے ضرور کے لیے گئی پس میں اور ام مسطح جائے ضرور سے فراغت کے بعد اپنے گھر کی طرف آئے اس کا پیر چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی اس وقت وہ کہنے لگی مسطح کا برا ہو میں نے اس سے کہا تو نے برا کیا تو اس شخص کو جو بدر میں حاضر ہوا برا کہتی ہے اس نے جواب دیا اے بھولی بھالی! جو کچھ اس نے کہا ہے کیا تو نے نہیں سنا میں نے کہا اس نے کیا کہا پس اس نے تہمت والوں کی بات کی مجھے خبر دی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی پھر جب میں گھر آئی اور رسول خدا نے میرے پاس تشریف لاکر فرمایا تم کیسی ہو میں نے کہا کیا آپ میرے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور اس

besturdubooks.wordpress.com

وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ میں ان دونوں کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں پس مجھے رسول خدا نے اجازت دیدی اور اپنے والدین کے پاس آ کر ماں سے کہا اے ماں! یہ کیا بات ہے جس کا لوگ چرچا کر رہے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹی اپنے اوپر آسانی اختیار کر گھبرا مت خدا کی قسم ایسی عورت کم ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کو بہت پیاری ہو اور اس کی کئی سوکنیں ہوں مگر وہ اس پر تہمتیں لگایا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا واقعی میرے حق میں لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

متن

الناس بهذ اقالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقألي دمع ولا اكتحل بنوم حتى اصبحت ابكى قالت ودعا رسول الله ﷺ على بن ابى طالب واسامة بن زيد حين استلبث الوحى يسا لهما ويستشير هما فى فراق اهله قالت فاما اسامة فاشار على رسول الله ﷺ بالذى يعلم من براء ة اهله وبالذى يعلم لهم فى نفسه فقال اسامة اهلك وما نعلم الا خيراً واما على بن ابى طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك ومن النساء سو اها كثير وسل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله ﷺ بريرة فقال اى بريرة هل رايت من شئى يريبك قالت له بريرة والذى بعثك بالحق ما رايت وعليها امرا قط اغمصه غير انها جارية حديثة السنّ تنام عن عجين اهلها فتاتى الداجن فتاكله قالت فقام رسول الله ﷺ من يومه فاستعذر من عبدالله بن ابى بن سلول وهو على المنبر فقال يا معشر المسلمين من يعذرنى من رجل قد بلغنى عنه اذاه فى اهلى فوالله ماعملت على اهلى الا خيرا ولقد ذكر وارجلا ما علمت عليه الا خيراو ما يدخل على اهلى الا معى قالت فقام سعد اخوبنى عبدالاشهل بن معاذ الا نصارى فقال انا رسول الله اعذرك فان كان من الاوس ضربت عنقه وانكان من اخواننامن الخزرج امرتنا ففعلنا امرك قالت وقال رجل من الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته

ترجمہ

پس میں اس رات کو تمام رات روئی اور روتے روتے صبح کر دی یہاں تک کہ آنسو نہ تھمے اور صبح تک اونگھ بھی نہ آئی میں روتی رہی اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو اس وقت کہ وحی میں تاخیر ہوئی، بلایا کہ اپنی بی بی کے چھوڑنے میں ان سے مشورہ کریں اسامہ چونکہ حضرت کی اہلیہ کی بریت اور آپ کی ان سے حد درجہ کی محبت

besturdubooks.wordpress.com

جانتے تھے تو اسی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ اے رسول خدا! وہ آپ کی بی بی ہیں ہم تو سوائے پاکی اور بہتری کے اور کچھ نہیں جانتے۔علی بن ابی طالب نے کہا اے رسول خدا! آپ پر اللہ نے کچھ تنگی نہیں کی اور عورتیں ان کے سوا بہت موجود ہیں مگر آپ بریرہ لونڈی سے پوچھئے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دے گی چنانچہ حضرت نے بریرہ کو بلا کر فرمایا اے بریرہ! تو نے کبھی عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جس سے اس کی پاک دامنی میں تجھے شک ہو۔ بریرہ نے کہا اے رسول خدا مجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کا عائشہؓ پر عیب لگاؤں البتہ اتنی بات ہے کہ عائشہ نو عمر لڑکی ہے وہ اپنے گھر کا آٹا گوندکر سو جاتی ہے اور بکری آکر کھا جاتی ہے یعنی کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست پورے طور سے نہیں کر سکتی اس کے بعد رسول خدا ﷺ کھڑے ہو گئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے انصاف دلانے والے کو طلب کیا آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا مسلمانوں کے گروہ جس شخص سے میرے گھر کے لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے اس سے میرا بدلہ کون لیتا ہے خدا کی قسم میں نے تحقیق کے بعد اپنے گھر والوں میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہ پایا اور انہوں نے ایک ایسے مرد کو اس کے ساتھ تہمت لگائی جس میں بجز بہتری کے اور کچھ معلوم نہیں کر سکتا اور (نزولِ حجاب سے پہلے) جب بھی میرے گھر میں جایا کرتا تھا تو میرے ساتھ ہی جایا کرتا تھا یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا اے رسول خدا! میں اس سے آپ کا بدلہ لینے کو تیار ہوں اگر وہ تہمت لگانیوالا قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن ماروں اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج سے ہے تو آپ جیسا فرماویں عمل میں لاؤں پھر سعد بن عبادہ خزرج کا سردار کھڑا ہوا ہر چند کہ اس سے پہلے نیک بخت مرد تھا مگر قوم کی غیرت نے اسے برانگیختہ کیا۔

متن

الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق تجادل عن المنافقين فثاروا الحيان الاوس والخزرج وهموا حتى ان يقتلوا ورسول ﷺ قائم على المنبر قالت فلم يزل رسول الله ﷺ يخفضهم حتى سكتوا و سكت قالت فبكيت يومى ذلك كله لا يرقألى دمع ولا اكتحل بنوم قالت واصبح ابواى عندى وقد كنت بكيت ليلتين ويو ما لا اكتحل بنوم ولا يرقألى دمع حتى انى لاظن ان البكاء فالق كبدى فبينما هما جالسا ن عندى وانا أبكى فاستاذنت على امراة من الا نصار فاذنت لها فجسلت تبكى معى قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله ﷺ فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندى منذ قيل ماقيل قبلها ولقد لبث

besturdubooks.wordpress.com

شهراالايوحى اليه فى شأنى بشيء قالت فتشهد رسول الله ﷺ حين جلس ثم قال أمابعد ! يا عائشة انه قد بلغنى عنك كذاو كذافان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفرى الله وتوبى اليه فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه قالت فلماقضى رسول الله ﷺ مقالته قلص دمعى حتى ما احس منه قطرة فقلت لابى اجب رسول الله ﷺ عنى فقال ابى والله ما ادرى ما اقول لرسول الله ﷺ فقلت لامى اجيبى رسول الله ﷺ فيما قال قالت امى والله ماادرى ما اقول لرسول الله ﷺ فقلت وانا جارية حديثة السنِ لا اقرأ من القرآن كثيراانى

ترجمہ

اٹھ کر سعد سے کہنے لگا تو جھوٹا ہے خدا کی قسم تو اسے قتل نہیں کر سکتا اور نہ اس کے قتل پر تیرا مقدور ہے۔ یہ سن کر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کھڑے ہو کر کہا اے سعد بن عبادہ! تو جھوٹا ہے خدا کی قسم ہم تہمت لگانیوالے کو ضرور قتل کر دینگے بیشک تو منافق ہے۔ جو منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے پس دونوں قبیلے اوس اور خزرج باہم پل پڑے ورکشت وخون کا ارادہ کرلیا اور رسول خدا ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے انہیں چپکا کر رہے تھے حتی کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ نے بھی سکوت کیا عائشہؓ فرماتی ہیں سو میں اس دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی اور صبح ہوتے ہی میرے واندین میرے پاس آئے اور میں دوراتیں اور ایک دن برابر روتی رہی نہ تو مجھے نیند آئی اور نہ آنکھوں کا آنسو تھا میرے والدین کو گمان ہو گیا کہ میرا اس قدر رونا جگر کو پھاڑ ڈالیگا۔ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں برابر رو رہی تھی کہ ایک انصاریہ عورت نے میرے پاس آنیکی اجازت مانگی سو میں نے اسے آنیکی اجازت دیدی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی ہم اسی رونے پیٹنے ہی میں تھے کہ رسول خدا ﷺ ہمارے پاس آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اور اس سے پہلے جیسے کہ لوگوں نے میرے حق میں تہمت لگائی تھی حضرت میرے پاس کبھی نہ بیٹھے تھے اور آپ پر پورا مہینہ گذر گیا کہ میرے باب میں کوئی حکم نازل نہ ہوا عائشہ فرماتی ہیں کہ جس وقت میرے پاس رسول خدا بیٹھے تو بیٹھتے ہی خطبہ پڑھا پھر فرمایا۔ امابعد!

اے عائشہ! تیرے حق میں میں نے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر درحقیقت تو بے گناہ ہے اور اس سے بری ہے تو عنقریب خدا تعالیٰ تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجھ سے خلاف عادت واقع ہوا ہے تو توبہ کر اور خدا سے بخشش مانگ لے کیونکہ جب بندہ، اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ پس جب رسول خدا ﷺ یہ بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ تک محسوس اور معلوم نہ ہوا اور اس وقت میں نے اپنے والد سے کہا کہ رسول خدا کو اس کا جواب دو جو انہوں نے فرمایا وہ بولے بخدا مجھے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں اور

besturdubooks.wordpress.com

کس چیز کا جواب دوں۔۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم ہی رسول خدا ﷺ کو جواب دو۔ انہوں نے بھی وہی کہا کہ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں عائشہ فرماتی ہیں میں لڑکی صغیر سن تھی قرآن مجید کا زیادہ حصہ پڑھا نہ تھا۔

متن

واللہ لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في انفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم اني بريئة لا تصد قوني ولئن اعترفت لكم با مر والله يعلم اني منه بريئة لتصدقني والله لاجد لي ولكم مثلا الاابا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون ثم تحولت واضطجعت على فراشي والله يعلم اني حينئذ برئية وان الله مبرئي ببراء تي ولكن والله ماكنت اظن ان الله منزل في شأ ني وحياً يتلى لَشاني في نفسي كان احقر من ان يتكلم الله في امري ولكن كنت ارجوان يرى رسول الله ﷺ في النوم رؤيا يبرئني الله بها فوالله ما رام رسول الله ﷺ ولا خرج احد من اهل البيت حتى انزل عليه فاخذه ماكان يا خذه من البرحاء حتى انه يتحد ر منه من العرق مثل الجمان وهو في يوم شتاء من ثقل القول الذى انزل عليه قالت فلما فسرى عن رسول ﷺ وهو يضحک فكانت اول كلمة تكلم بها ان قال يا عائشة أمّا الله فقد برأ ک قالت لي امي قومي اليه فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله فانزل الله ان الذين جاء وابالافک عصبة منكم" العشر الايات كلها قالت فلما انزل الله هذا في براء تي قال ابو بكر الصديق وكان ينفق على مسطح بن اثاثة لقرابته منه و فقره والله لا انفق على مسطح شيئا ابدا بعد الذى قال لعائشة ما قال فانزل الله:" ولا يا تل اولواالفضل منكم

ترجمہ

میں نے اس وقت اتنا کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کو اس بات کی خبر پہنچی ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہارے دلوں میں جم گئی اور تم اسے سچ جان چکے ہو اگر میں یہ کہتی ہوں کہ اس گناہ سے پاک ہوں تو بلاشک میری تصدیق نہ کرو گے۔ اور خدا جانتا ہے کہ میں اس تہمت سے پاک ہوں اور اگر میں اس کا اقرار کرتی ہوں تو تم اسے سچ جانو گے اب میں اپنے اور تمہارے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثال نہیں پاتی کہ انہوں نے کہا ''فصبر جميل والله المستعان على ما

besturdubooks.wordpress.com

تصفون ’’ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی مددگار ہے عائشہ فرماتی ہیں پھر میں کھسک گئی اور اپنے بچھونے پر جا لیٹی ۔ اور مجھے اس وقت معلوم تھا کہ میں اس گناہ سے پاک ہوں اور اللہ ضرور میری پاکی ظاہر کریگا لیکن بخدا مجھے یہ گمان بھی نہ تھا کہ خدا تعالیٰ میری شان میں وحی اتاریگا کہ لوگ اسے پڑھیں گے کیونکہ میری ذات اس سے بہت زیادہ حقیر تھی کہ خدا تعالیٰ میرے باب میں ایسے امر کے ساتھ کلام کرے کہ لوگ اسے قرآن میں پڑھیں ہاں مجھے اس بات کی امید تھی کہ رسول خدا ﷺ خواب میں کوئی ایسی چیز ضرور دیکھیں گے کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے پاک کردے گا سو خدا کی قسم نہ تو رسول خدا اس مجلس سے علیحدہ ہوئے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا کہ وحی نازل ہونے کی نشانیاں حضرت پر ظاہر ہوئیں اور وحی کے نزول میں جو مشقت آپ کو ہوتی تھی وہی ہونے لگی حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک سے پسینے کی بوندیں موتی کی طرح یا انار کے دانوں کی مانند ٹپکنے لگیں حالانکہ وہ سخت جاڑے کا موسم تھا ۔ (یہ پسینہ کوئی گرمی کی وجہ سے نہ تھا) بلکہ وحی کی ثقل اور بوجھ کی وجہ سے تھا پس جب وحی کے آثار منقطع ہو گئے اور رسول خدا ﷺ سے وہ مشقت جاتی رہی تو آپ نے ہنستے ہوئے سب سے اول کلمہ اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ ! تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تجھے بری کر دیا میری والدہ یہ سن کر بولیں عائشہ ! کھڑی ہو اور رسول خدا کا شکریہ ادا کر میں نے کہا بجز خدا کے نہ میں کسی کا شکر کروں نہ رسول خدا کی تعظیم کو اٹھوں سو خدا تعالیٰ نے ’’ان الذین جاء وا بالافک‘‘ سے پوری دس آیتیں نازل فرمائیں ۔ عائشہ فرماتی ہیں جب خدا تعالیٰ نے میری پاکی میں آیات نازل کیں تو ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اور وہ اس سے پہلے مسطح بن اثامہ پر اپنی قرابت اور اس کی مفلسی کے لحاظ سے خرچ کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں مسطح کو اس کے بعد سے کہ اس نے عائشہ کو تہمت لگائی کبھی کچھ نہ دونگا ۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ولا یاتل او الو الفضل منکم والسعة

متن

والسعة ان یوتوا اولی القربی والمساکین الی قوله والله غفور رحیم‘‘ قال ابو بکربلی والله انی لاحب ان یغفر الله لی فرجع الی مسطح النفقة التی کانت ینفق علیه وقال والله لا انزعها منه ابدا قالت عائشة وکان رسول الله ﷺ سأل زینب بنت جحش عن امری فقال لزینب ما ذا علمت اورایت فقالت یا رسول الله احمی سمعی و بصری والله ما علمت الا خیرا قالت عائشة وهی التی کانت تسامینی من ازواج النبی ﷺ فعصمها الله بالورع قالت وطفقت اختها حمنة تحارب لها فهلکت فیمن هلک من اصحاب الا فک رواه البخاری عن عمر بن سعید بن ابی حسین قال قال حدثنی ابن ابی ملیکة قال استاذن ابن عباس قبیل موتها علی

besturdubooks.wordpress.com

عائشة وهی مغلوبة قالت اخشی ان يثنی علیّ فقيل ابن عم رسول الله ﷺ ومن وجوه المسلمين فقالت ائذ نوا فقال كيف تجدينک قالت بخير ان اتقيت قال فانت بخير ان شاء الله زوجة رسول الله ﷺ ولم ينكح بكراغيرک ونزل عذرک من السماء ودخل ابن الزبير خلافه فقالت دخل ابن عباس فاثنی علیّ وودت انی كنت نسيا منسياً رواه البخاری **عن** مسروق قال دخل حسان بن ثابت علی عائشة فشبب وقال:

حصان رزان ماتزنُّ بريبة وتصبح غرثیٰ من لحوم الغوافل

قالت لستُ كذلک قلت تدعين

ترجمہ

أن يؤتوا اولی القربی سے غفور رحيم تک نازل فرمایا حضرت ابوبکر نے یہ آیت سن کر کہا ہاں بخدا میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا مجھے بخشدے سو مسطح کو جو ہمیشہ دیا کرتے تھے وہی دینے لگے اور فرمایا بخدا میں یہ دینا کبھی کم نہ کروں گا ۔عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے باب میں زینب بنت جحش سے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے اے زینب! تو کیا جانتی ہے یا فرمایا تو نے کبھی کچھ دیکھا ہے زینب جواب دیتی تھیں میرے کان اور یہ آنکھیں ناپید ہوں کہ میں بجز بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زینب سب رسول خدا ﷺ کی بیبیوں میں میرے ہم پلہ تھیں سو خدا نے اسے بچالیا اس کی ورع اور پرہیز گاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ انکی مخالف تھیں ۔سو وہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل ہوئی اور جس طرح اور ہلاک ہوئے تھے وہ بھی اس میں ہلاک ہوئی ۔[1] بخاری میں سعد بن عمر بن سعید بن ابی حسین سے روایت ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے حدیث کی کہ حضرت ابن عباس نے عائشہ کے انتقال کے کچھ پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور وہ موت کی سختی سے مغلوب تھیں فرمایا میں اپنے اوپر تعریف کیے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں نے کہا ابن عباس رسول خدا ﷺ کے ابن عم اور تمام مسلمانوں میں ذی عزت ہیں انہیں آنے دیجیے فرمایا اچھا انہیں آنے دو۔ابن عباس نے آکر فرمایا آپ کی کیا حالت ہے کہا میں بہت اچھی طرح ہوں ابن عباس نے کہا آپ بھلائی کے ساتھ رہیں گی انشاء اللہ کیونکہ آپ رسول خدا کی بیوی ہیں،انہوں نے آپ کے سوا اور کسی باکرہ سے نکاح نہ کیا اور آپ کا عذر آسمان سے اترا ابن عباس کے چلے جانے کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عباس میرے پاس آئے تھے اور میری تعریفیں کرنے لگے ۔میں دوست رکھتی ہوں کہ میں بھولی بسری ہو جاتی تو بہتر ہوتا ۔[2] بخاری میں مسروق سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ کے پاس آکر کچھ شعر پڑھے اور کہا!

besturdubooks.wordpress.com

حصان رزان ما تزن بریبة وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

ترجمہ

باعفت اور باوقار ہیں کبھی آپ پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا بھوکی رہتی ہیں غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتی (غیبت نہیں کرتیں)

عائشہ نے فرمایا میں اس تعریف کی مستحق نہیں ہوں۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری ۲/۵۹۳، تا ۲/۵۹۶، ۲/۲۹۶ تا ۲/۲۹۸، جامع الترمذی ۲/۱۵۲ تا ۲/۱۵۳،

۲) صحیح البخاری: ۲/۲۹۸ تا ۲/۲۹۹

متن

مثل ھذا یدخل علیک وقد انزل اللہ:" والذی تولّٰی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم" فقالت وایّ عذاب اشد من العمیٰ وقالت وقد کان یرد عن رسول اللہ ﷺ رواہ البخاری عن عائشة انھا استعارت من اسماء قلادة فھلکت فارسل رسول اللہ ﷺ ناسا من اصحابہ فی طلبھا فادرکتھم الصلوة فصلو بغیر وضوء فلما اتوا رسول اللہ ﷺ شکوا ذالک الیہ فنزلت آیة التیمم فقال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیر افو اللہ مانزل بک امر قط الا جعل اللہ لک منہ مخرجا وجعل للمسلمین فیہ برکة رواہ البخاری عن رسول اللہ :"سالت ربی ان لا ازوج الا من کان معی فی الجنة فاعطانی رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہٗ

ترجمہ

مسروق کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس جیسے شخص کا آنا آپ پسند کرتی ہیں حالانکہ خدتعالیٰ اس کے حق میں فرماتا ہے :"والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب الیم" حضرت عائشہ نے فرمایا اندھے ہونے سے زیادہ اور کون ساعذاب ہوگا۔ اور فرمایا کہ یہ رسول خدا ﷺ کی طرف سے کفار کا رد کرتے رہتے تھے ا۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے اسماء سے گلوبند مانگ کر پہن لیا تھا اور وہ اتفاق سے جاتا رہا رسول خدا ﷺ نے اس کی تلاش میں اپنے صحابیوں میں سے چند آدمیوں کو بھیجا اور وہاں نماز کا وقت آگیا لوگوں نے بدون وضو نماز پڑھی کیونکہ وہاں پانی نہ تھا۔ جب وہاں سے

besturdubooks.wordpress.com

رسول خدا ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے اس کی شکایت کی۔ پس آیت تیمم نازل ہوئی۔ تب اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ! تجھے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم جو امر تمہارے باب میں اترا اس میں تمہارے لیے اللہ نے آسانی کی اور مسلمانوں کے لیے برکت۔ (۲) حاکم کی روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت سے نکاح کروں گا جو میرے ساتھ جنت میں بھی رہے سو اسے قبول فرمایا۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری : ۶۹۹/۱

۲) صحیح البخاری : ۴۸/۱

خاتمة الطبع

الحمد الله الذى اتم ما ارتضاه دنيا لخيرته من عباه نور بصائر خاصته با نوار الهدى والرشادو كماله واظهربدائع المعارف والحقائق و اشهرصنائع العوارف والدقائق والصلاة على من ارسله كافة للناس بشير ونذيرا وعلى اله وصحبه الذين جمعوا من الفضائل العليا والمناقب العظمى جمعاوكثيرا **أما بعد!**

فيقول العبد الضعيف محمد رحيم بخش حفظ الله عن الشين والنهش ان هذا الكتاب المستطاب المسمى بتفريح الاحباب فى مناقب الال والاصحاب الذى صنفه نخبة الافاضل خلاصة الا ماثل المولوى محمد عبدالله بن عبدالعلى القرشي والهاشمي قدر اشارا لى ترجمة تسهيلا لطلبة ملك التجار المشتهر فى كثير من البلاد والامصار المدعو بمير زامحمد عبدالغفار بيک "صانه الله عن كل مايضار" فبادرت الى اسعاف مرامه وبذلت جهدى بقدر طاقتي الضعيفة فجاء ت بفضل الرب الجليل ۱۳۱۱ على طبق ما اراده فطبع فى المطبع الاكمل المطابع الواقع فى الد هلى والحمد لله اولاو اخراً ظاهر اوباطنا عاجلا واجلا وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله و صحبه اجمعين

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

قطعہ تاریخ

طبعزاد شاعر شیریں مقال سخنور نازک خیال فدائی راہ ولائے اصحاب رسول تولائے تذکار اہل بتول ناظم سنہرور راجی شفاعت حضرت خیرالبشر جناب حکیم محمد عمر صاحب فصیح۔ خلف الصدق حضرت حکیم محمد یحییٰ بیگ صاحب صاجبزادہ حکیم مرزا انجم الدین شاہجہان آبادی مقیم وملازم راج نامور

مکمل عجب نسخہ خیر گشتہ	در احوال اصحاب وآل پیمبر
بیان بزرگی ہریک چہ روشن	زروئے حدیث است وآیات بنگر
دارں جملہ از چار یاراں بہ بینی	کہ عظمت چہ دارند اللہ اکبر
پئے عاشق، اہلبیت وصحابا	چہ شافی بیان است دوانی سراسر
خوشا روح پرور مضامین نسخہ	کہ از طیب ذکر است جانہا معطر
چو فکرت، نمودم پئے سال طبعش	شنیدم ز ہاتف نوائے چہ خوشتر
فصیحا بیابی سر جہد از دل	نجواں ذکر اصحاب وآل مطہر

قطعہ تاریخ از شاعر شیریں کلام مشہور خاص وعام بلیغ وفصیح ڈاکٹر محمد اسمعیل (۱۳۱۰ھ) خانصاحب ذبیح!

مرتب ساختند اکنوں کتابے	چناں اعجاز کاران محمد محمد
کہ در ہر لفظ او صد ہا صوابے	برائے دوستداران محمد
نوشتم سال طبعش لاجوابے	کہ ذکر آل و یاران محمد (۱۳۱۱ھ)

besturdubooks.wordpress.com

علمائے کرام کیلئے نادر تحفہ

(۱) سبیل الرشاد

تصنیف: حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

حواشی وتعلیقات: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۲) احادیث قدسیہ (خدا کی باتیں)

تصنیف: سحبان الہند حضرت مولانا سعید احمد دہلوی رحمہ اللہ

تزیین وتصحیح: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۳) نماز کی سب سے بڑی کتاب

تصنیف: حضرت مولانا نذیر الحق صاحب دہلوی رحمہ اللہ

حواشی وتعلیقات وتخریج احادیث: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۴) سنت کا تشریعی مقام (قرآن عظیم کی روشنی میں)

تصنیف: حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ

حواشی وتعلیقات: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۵) زجر الشبان والشیبة عن ارتکاب الغیبة (غیبت سے بچئے)

تصنیف: استاذ الہند حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب لکھنوی رحمہ اللہ

حواشی وتعلیقات: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۶) تبلیغی کشکول (تبلیغی ساتھیوں کیلئے)

مرتبہ: مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی

(۷) تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب (عشرہ مبشرہ اور اہل بیت)

ملنے کا پتہ:

۲۳/۳-اے شاہ فیصل ٹاون، کراچی پاکستان

فون نمبر: ۳۴۵۷۳۹۲۶

موبائل نمبر: ۰۳۰۰۲۲۰۲۹۳۷